فہرست مضامین کتاب رشید الدین خانی

صفحہ	مضمون
۵	مقدمہ - راجوں کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں -
۶	شعبۂ اوّل - راجہ جدھشٹر اور اُسکے ورثا کے بیان میں -
۷	راجہ پرچھیت کا بیان -
۸	راجہ جنمی جی کا بیان -
۹	راجہ اسمند اور اُسکے پیرووں کا بیان -
۱	شعبۂ دوم - راجہ بسروا اور اُس کی اولاد کا بیان -
۱۱	شعبۂ سوم - راجہ پرباہ اور اُس کی اولاد کے بیان میں -
″	شعبۂ چہارم - راجہ وندھر اور اُسکے جانشینوں کے بیان میں
۱۲	شعبۂ پنجم - راجہ سکونت کا بیان -
″	شعبۂ ششم - راجہ بکرماجیت کے بیان میں
″	شعبۂ ہفتم - راجہ سمندرپال اور اُسکے جانشینوں کے بیان میں -
۱۳	شعبۂ ہشتم - راجہ تلوک چند اور اُس کی اولاد کے بیان میں -
۱۴	شعبۂ نہم - ہرپریم درویش اور اُس کے متعلقات کے بیان میں -
″	شعبۂ دہم - دیپ سین اور اُس کی اولاد کے بیان میں -
۱۵	شعبۂ یازدہم - راجہ دیپ چند اور اُسکے جانشینوں کے بیان میں -
۱۶	شعبۂ دوازدہم - راجہ پرتھی راج کے بیان میں -
۱۷	فصل دوم - مطابق تحریر شیخ محمد قاسم فرشتہ - اس میں پندرہ ۱۵ شعبے ہیں -
″	شعبۂ اوّل - کشن اور اُسکے فرزندوں کے بیان میں -
۱۸	مہاراج بن کشن کے بیان میں -
۱۹	کیشوراج بن مہاراج کے بیان میں -
۱۹	شعبۂ دوم - سورج اور اُسکے فرزندوں کے بیان میں -
۲۰	بہراج ولد سورج کے بیان میں -
″	شعبۂ سوم - کیدار کے بیان میں -
″	شعبۂ چہارم - شنکل اور اُس کے بیٹے کا بیاں -
۲۱	راجہ رہت کے بیان میں -
″	شعبۂ پنجم - مہراج اور اُسکے جانشینوں کے بیان میں -
″	راجہ کیدراج کے بیان میں -
۲۲	راجہ جے چند کے بیان میں -
″	راجہ دہلو کے بیان میں -
″	شعبۂ ششم - راجہ فور کے بیان میں
۲۳	شعبۂ ہفتم - سینا چند کے بیان میں -
″	شعبۂ ہشتم - راجہ جونا اور اُسکے بیٹے کے بیان میں -
″	کلیان چند کا بیان -

صفحہ	مضمون
۲۳	شعبۂ نہم - بکرماجیت کے بیان میں -
۲۴	شعبۂ دہم - راجہ بھوج راج کے بیان میں -
״	شعبۂ یازدہم - باسدیو کے بیانمیں
״	شعبۂ دوازدہم - راجہ رام دیو کے بیان میں -
۲۵	شعبۂ سیزدہم - پرتاب چند کے بیان میں -
״	شعبۂ چہاردہم - راجہ انند دیو کے بیان میں
״	شعبۂ پانزدہم - مالدیو کے بیانمیں -
۲۶	دفتر اول - دربیان سلاطین ہندوستان - اندریں دہ اذکار ند -
	تذکرۂ اول - دربیان غزنویان
״	سلطان ناصر الدین کا بیان -
۲۷	سلطان محمود کا بیان -
۲۹	تذکرۂ دوم - غوریوں کے بیان میں
״	سلطان شہاب الدین غوری کا بیان -
۳۰	سلطان قطب الدین کا بیان -
	سلطان آرام شاہ کے بیان میں

صفحہ	مضمون
۳۱	سلطان شمس الدین کے بیان میں -
۳۲	سلطان رکن الدین کے بیان میں -
״	بی بی رضیہ کا بیان -
۳۳	سلطان معز الدین کے بیان میں -
״	سلطان علاؤ الدین کے بیان میں -
״	سلطان ناصر الدین کا بیان -
۳۴	سلطان غیاث الدین کا بیان -
״	سلطان معز الدین کیقباد کا بیان -
۳۶	تذکرۂ سوم - خلجیوں کے بیان میں
״	سلطان جلال کا بیان -
۳۸	علاء الدین کا بیان -
۴۰	شہاب الدین کا بیان -
۴۱	سلطان قطب الدین کا بیان -
۴۲	تذکرۂ چہارم - خرد خان نمکحرام کے بیان میں -
״	تذکرۂ پنجم - خاندان تغلق کے بیان میں
״	سلطان غازی الملک کا بیان -
۴۴	سلطان محمد شاہ کا بیان -
۴۶	سلطان فیروز شاہ کا بیان -
۴۷	سلطان غیاث الدین کے بیان میں
۴۸	سلطان ابوبکر کا بیان

صفحہ	مضمون
۴۸	سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ ک
۴۹	سلطان علاء الدین کا بیان
״	سلطان ناصر الدین کے بیان می
۵۱	تذکرۂ ششم - سادات سلطنت کے بیان میں -
״	خضر خان کا بیان -
״	سلطان مبارک شاہ کا بیان
۵۲	سلطان محمد شاہ کے بیان
۵۳	سلطان علاء الدین کا بیان
״	تذکرۂ ہفتم - لودھی پٹھانوں کے
۵۴	سلطان بہلول لودھی کے بیان می
۵۵	سلطان سکندر کا بیان -
۵۶	سلطان ابراہیم کا بیان -
۵۷	تذکرۂ ہشتم - چغتائی مغلوں کی س میں -
״	سلطان ظہیر الدین عرف جلال الدین محمد بابر شاہ کا بیان
۵۹	کرسی نامہ بابر بادشاہ
۶۰	علامہ مرزا الغ بیگ صاحب زیچ جدید خا
۶۱	سلطان نصیر الدین محمد ہمایوں با بیان -

نمبر صفحہ	مضمون
۶۲	تذکرہ نہم - پٹھانوں کے بیان میں
۶۳	شیر شاہ کا بیان-
۶۵	اسلام شاہ کا بیان-
۶۶	فیروز شاہ کا بیان-
〃	سلطان محمد کا بیان-
۶۷	تذکرہ دہم - سلاطین بابری کے بیان میں-
〃	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا بیان-
۷۲	جہانگیر بادشاہ کا بیان-
۷۵	محمد شاہجہاں بادشاہ کا بیان-
۸۴	محمد عالمگیر بادشاہ کا بیان-
۹۳	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی کا بیان-
۱۰۳	سلطان محمد معظم بہادر شاہ کا بیان
۱۰۶	محمد معز الدین کا بیان-
۱۰۹	محمد فرخ سیر کا بیان-
۱۱۸	رفیع الدرجات کا بیان-
۱۱۹	رفیع الدولہ کا بیان-
۱۲۰	روشن اختر محمد شاہ کا بیان-
۱۳۵	احمد شاہ کا بیان-
۱۴۲	محمد عالمگیر ثانی کا بیان

نمبر صفحہ	مضمون
۱۴۴	علی گوہر شاہ عالم کا بیان-
۱۵۴	اکبر شاہ ثانی کا بیان-
۱۵۹	بہادر شاہ ثانی کا بیان-
۱۶۲	دفتر دوم - شاہان دکن اور دیگر طرفدار و رؤسای مستقل و غیر مستقل کے بیان میں-
۱۶۳	تذکرہ اول - سلاطین بہمنیہ کے بیان میں
〃	سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان-
۱۶۵	سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان-
۱۶۸	سلطان مجاہد شاہ بہمنی کا بیان
۱۶۹	سلطان داؤد شاہ بہمنی کا بیان-
۱۷۰	سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان-
۱۷۲	سلطان غیاث الدین بہمنی کا بیان-
۱۷۳	سلطان شمس الدین بہمنی کا بیان-
〃	سلطان فیروز شاہ بہمنی کا بیان-
۱۷۵	سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان
۱۷۶	سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان-
۱۷۸	سلطان ہمایون شاہ بہمنی کا بیان-
۱۷۹	سلطان نظام الدین شاہ بہمنی کا بیان
۱۸۰	سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان-

نمبر صفحہ	مضمون
۱۸۱	سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان-
۱۸۳	سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان-
〃	سلطان علاء الدین بہمنی کا بیان-
۱۸۴	ولی اللہ بہمنی کا بیان-
〃	شاہ کلیم اللہ کا بیان- ۱۸۴- تذکرہ دوم
〃	احمد نظام شاہ بحری کا بیان-
۱۸۷	برہان نظام شاہ بحری کا بیان
۱۸۹	حسین نظام شاہ بحری کا بیان
۱۹۱	ابوالمظفر مرتضیٰ بحری کا بیان-
۱۹۸	میران حسین شاہ کا بیان-
۱۹۹	اسمٰعیل شاہ کا بیان-
۲۰۰	برہان شاہ کا بیان-
۲۰۱	ابراہیم نظام شاہ کا بیان
〃	احمد شاہ کا بیان-
۲۰۳	بہادر شاہ کا بیان-
۲۰۴	مرتضیٰ نظام شاہ کا بیان
۲۰۵	تذکرہ سوم - عادل شاہیوں کے بیان میں
〃	یوسف عادل شاہ کا بیان-
۲۰۷	اسمٰعیل عادل شاہ کا بیان-
۲۱۰	ملو عادل شاہ کا بیان-
〃	ابوالنصر ابراہیم عادل شاہ کا بیان-

صفحہ	مضمون
۲۱۱	ابو المظفر علی عادل شاہ کا بیان۔
۲۱۴	ابو المظفر ابراہیم عادل شاہ کا بیان۔
۲۱۵	سلطان محمد عادل شاہ کا بیان۔
〃	سلطان محمود عادل شاہ کا بیان۔
〃	سلطان علی عادل شاہ کا بیان۔
۲۱۶	سکندر عادل شاہ کا بیان۔
۲۱۷	تذکرۂ چہارم۔ عماد شاہیوں کے بیان میں۔
〃	فتح اللہ عماد شاہ کا بیان۔
۲۱۸	علاء الدین عماد شاہ کا بیان۔
〃	دریا عماد شاہ کا بیان۔
〃	برہان عماد شاہ کا بیان۔
۲۱۹	تذکرۂ پنجم۔ بریدیوں کے بیان میں۔
〃	محمد قاسم برید کا بیان۔
〃	امیر برید کا بیان۔
〃	علی برید کا بیان۔
۲۲۱	تذکرۂ ششم۔ قطب شاہیوں کے بیان میں۔
〃	سلطان قلی قطب شاہ کا بیان
۲۲۳	جمشید قلی قطب شاہ کا بیان
۲۲۴	ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۲۲۶	محمد قلی قطب شاہ کا بیان۔
۲۳۱	سلطان محمد قطب شاہ کا بیان
۲۳۲	سلطان عبد اللہ قطب شاہ کا بیان۔
۲۳۵	سلطان ابو الحسن قطب شاہ کا بیان
۲۳۹	تذکرۂ ہفتم۔ طرفداران سلاطین دہلی کے بیان میں۔
〃	بہادر دل خاں کا بیان۔
〃	رستم دل خاں کا بیان۔
〃	یوسف خان کا بیان۔
۲۴۰	مبارز خاں کا بیان۔
۲۴۱	تذکرۂ ہشتم۔ نواب آصف جاہ اور انکی اولاد کا بیان۔
۲۵۶	نواب ناصر جنگ شہید کا بیان۔
۲۵۹	ہدایت محی الدین خان کا بیان۔
۲۶۱	نواب صلابت جنگ کا بیان
۲۷۳	نواب میر نظام علیخاں بہادر کا بیان۔
۲۷۹	سفر اول۔
۲۸۱	سفر دوم
۲۹۲	سفر سوم۔
〃	سفر چہارم
۲۹۵	سفر پنجم

صفحہ	مضمون
۲۹۷	سفر ششم۔
۲۹۹	سفر ہفتم۔
۳۰۱	سفر ہشتم۔
۳۰۸	سفر نہم۔
۳۱۹	سفر دہم
۳۲۸	نواب سکندر جاہ بہادر کا بیان۔
۳۵۵	نواب ناصر الدولہ بہادر کا بیان۔
۳۶۶	نقل فرمان شاہ موصوف۔
۳۷۴	قصیدہ۔
۳۷۷	مطلع دوم
۳۸۶	اقرار نامہ سراج الملک بہادر بخدمت علمای اہل سنت والجماعۃ۔
۴۱۳	خاتمۂ دفتر دوم۔
۴۱۴	ذکر بنای قلعہ دولت آباد۔
۴۱۵	ذکر بنیاد قلعہ آسیر
۴۱۶	بیان تعمیر بلدۂ برہانپور و زین آباد۔
〃	ذکر بنا چبوترہ سیاہ و شہر اورنگ آباد
〃	بیان گولکنڈہ و اندیم پل و شہر حیدر آباد و چہار مینارہ و امارات مکہ مسجد۔
۴۱۷	ذکر نال صاحب کلاں۔
〃	حسینی علم کا بیان

صفحہ	مضمون
۴۱۸	چشمۂ بی بی کی وجہ تسمیہ۔
۴۱۹	لنگر کی ابتدا کا بیان۔
〃	علم بی بی کا بیان۔
۴۲۰	جیل کھپرا کے عرس کا بیان۔
۴۲۲	کتبۂ بم رکن الدولہ
〃	آثار سیر عالم بہادر۔
۴۲۳	باغ جہاں کا بیان۔
۴۲۶	راج باغ کا بیان۔
۴۲۷	ذکر بنای پل جدید۔
〃	راجہ چندو لال کا بیان
۴۳۴	نقل۔ گوشوارہ صوبجات دکن۔
	بموجب بیاض دیانت خان کہ بادشاہی
	دیوانی سے منقول و مستمسک ہے۔
۴۳۷	دفتر سوم۔ حکام مختلفہ کے بیان میں
〃	مقالۂ اول۔ اکثر اورنگ نشینان
	بالاستقلال و روسای صاحب اقبال
	کے بیان میں۔
۴۳۸	مہاراجہ کشن جی کا بیان۔
〃	سکندر ذوالقرنین کے حالات۔
۴۴۰	راجہ اندر کا بیان۔
۴۴۱	امیر تیمور کے احوال کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۴۴۲	حکام سندھ اور ٹھٹھہ کے حالات
۴۴۳	ملتان کے حکام کا بیان۔
۴۴۴	کابل کے حالات کا بیان۔
۴۴۵	مالوے کے حکام کا بیان۔
۴۴۶	بنگالہ کے حکام کے حالات کا بیان۔
۴۴۹	تبت کے حکام کے حالات کا بیان۔
۴۵۰	کشمیر کے حکام کے احوال۔
۴۵۲	جونپور کے حکام کے احوال۔
۴۵۳	اودھ کے حکام کے احوال۔
۴۵۸	گجرات کے حکام کے احوال
۴۵۹	خاندیس کے حکام کے احوال۔
۴۶۰	حکام ملیبار کا بیان۔
۴۶۱	مقالۂ دوم۔
۴۶۹	عنوان دوم۔ قوم انگریزوں کے بیان میں
۴۷۰	ذکر ورود تجار ولندیز مع اقوام
	فرانسیس و دنمارک۔
۴۷۱	ذکر ورود افسران قوم انگریز۔
۴۷۸	ترجمہ عہدنامہ شیخ صفی حاکم گجرات
	دستخطی جہانگیر بادشاہ مورخہ ۱۱ جنوری
	۱۶۱۲ء مطابق ۱۰۲۱ سنہ ہجری
	مشتمل بر سیزدہ شرائط۔

صفحہ	مضمون
۴۸۴	عہدنامہ شاہجہان بادشاہ باسمی
	ڈاکٹر بلیٹین صاحب۔
	محصول تاجروں کی معافی میں۔
۴۸۹	حاصل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام
	صوبہ دار بنگالہ در باب تعین کمی و بیشی
	محصول تاجران انگریزی۔
۴۹۲	نقل واجب العرض جان سارن
	صاحب و استفقش صاحب
	وکلای ہنجری صاحب اغر کلکتہ
	دستخطی فرخ سیر مشتمل بر نہ عہود جدید۔
۴۹۳	ذکر واقعات مدراس۔
۴۹۸	ذکر واقعات کلکتہ و بنگالہ۔
۵۰۲	ترجمہ عہدنامہ سراج الدولہ ناظم
	بنگالہ با بین کرنل کلیف صاحب
	بہادر مورخہ ۹۔ ماہ دوم ۱۷۵۷ء۔
	مشتمل بر شش شرائط۔
۵۱۶	جدول فہرست ممالک مقبوضہ
	سرکار باوقار کمپنی بہادر اقلیم ہند۔
۵۱۷	〃 〃 〃 〃
	〃 〃 〃 〃
۵۱۸	باب اول۔ حیدر علیخان عرف بہادر

صفحہ	مضمون
	صاحب اور اُسکے بیٹے ٹیپو سلطان کا بیان- اور ملکِ مقبوضۂ خانِ مذکور سرکار کمپنی بہادر میں داخل ہونیکا ذکر
۵۱۹	ذکر حیدر علیخان نائک مطابق چارجنامہ-
۵۲۳	ذکر جنگہای افسرانِ انگریزی با حیدر علیخان نائک عرف بہادر صاحب مطابق چارجنامہ
۵۲۶	ذکر جنگہای افسرانِ انگریزی با ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخان نائک بموجب چارجنامہ وحملہ حیدری-
۵۲۹	خلاصۂ مضمونِ اقرارنامہ مؤرخہ ۱۷۹۱ء مشتملبر چہار شروط مؤرخہ ۱۷۹۱ء-
۵۳۱	خلاصۂ خط لارڈ گورنر باسم ٹیپو سلطان
۵۳۲	خلاصۂ مضمون لارڈ گورنر-
۵۳۳	خلاصۂ مضمون خط لارڈ گورنر باسم ٹیپو سلطان مشتملبر ۲۳ شرائط
۵۳۴	ٹیپو سلطان کے خط کا جواب جنرل ہارلینس صاحب کی طرف سے-
۵۳۸	بیان تسخیر دہلی وبعض حالات بھرت پور
	مع فتح احمد نگر-
۵۴۰	باب دوم- حکام مرہٹہ کے بیان میں از ابتدای عروج فتح پونا مع واقعات ناگپور وغیرہ تا عہدنامۂ گوالیار-
۵۴۳	ذکر ریاست زناداران-
۵۴۶	ذکر جنگہاے انگریزی- بعض سرداران قوم مرہٹہ بسبب اعانت رگھناتھ راؤ بموجب چارجنامہ تا وفات رگناتھ راؤ
۵۵۱	ذکر سوائی مادھو راؤ- اور اُسکے بعد بڑی بڑی کشمکش سے سندھیا کی پیشوائی پر مسلط ہونا سوائی باجے راؤ کا انتقال نانا پھڑنویس مع دیگر وقائع مکاتیب غیر متعارفہ
۵۵۲	بندگان عالی اور سوائی مادھو راؤ کے مقام کھرلہ پر سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۱۷۹۴ء کے جنگ کا بیان-
۵۵۵	ذکر ریاست باجے راؤ- اور محی آباد پونا اور ناگپور میں انگریزوں کی کوٹھیاں بنانے کا حال-
۵۵۶	خلاصۂ مضمون عہدنامہ باجے راؤ وافسران انگریزی
۵۶۱	خلاصۂ عہد وپیمان سندھیہ و راے برار واندر رام حاکم گجرات با افسرانِ انگریزی
۵۶۳	ذکر خرابی باجے راؤ وبربادی سلطنت مرہٹہ-
۵۶۷	خلاصۂ مضمون چٹھی لارڈ گورنر صاحب بہادر بنام رزیڈنٹ بہادر دربارہ جلد گرفتار کرنے ترنبک راؤ قاتل گنگادھر
۵۶۹	خلاصۂ مضمون نامۂ لارڈ گورنر صاحب بہادر باسم باجے راؤ ترنبک راؤ کی اہانت کرنیں-
۵۷۴	حاصل عہدنامہ باجے راؤ ترنبک ڈینگلہ-
۵۷۸	فصل اوّل- خاندان بھونسلہ کے بیان میں-
۵۸۵	فصل دوم- خاندان ہولکر کے بیان میں
۵۸۷	فصل سوم- خاندان سندھیہ کے بیان میں
"	رانوجی سندھیہ کا بیان-

صفحہ	مضمون
۵۹۱	دولت راؤ سندھیہ کا بیان
۵۹۳	جھنکوجی کا بیان۔
۵۹۴	جیاجی کا بیان۔
۵۹۵	مضمون بعضے فقرات تحریر و تجویز لارڈ گورنر جنرل در باب ریاست گوالیار
۵۹۸	مضمون اشتہار لارڈ گورنر الن برا صاحب بہادر۔
۵۹۹	مضمون عہدنامہ جدید مورخہ تیرھویں جنوری ۱۸۴۴ء مشتمل بر دوازدہ شرائط۔
۶۰۱	باب سوم۔ فتح کونول کے بیان میں جو انگریزوں کو حاصل ہوئی۔
"	تیسری مرتبہ مبارز الدولہ کا قلعہ گولکنڈہ کو جانا
۶۰۴	قلعہ کرنول کے مسخر کرنے کے بیان میں
۶۰۷	باب چہارم۔ جنگ کابل کا بیان۔
۶۱۲	امیر دوست محمد خاں کی لڑائی کا بیان
۶۱۷	ذکر سلطنت شجاع الملک در بلدۂ کابل بعد گرفتاری امیر دوست محمد خاں
۶۲۰	ذکر قتل سکندر برنس
۶۲۵	ذکر قتل جنرل مگناٹن از دست محمد اکبر خاں بتقریب
۶۳۱	ذکر قتل شجاع الملک۔
۶۳۳	ذکر سلطنت فتح جنگ۔
۶۳۵	اختتام مہم کابل یعنی جنرل پالک اور جنرل سیل کا بدلہ لینا اور خراب کرنا ملک کا چھوڑنا اور اپنے قیدیوں کو چھڑا لانا اور دوست محمد خاں کو چھوڑ دینا۔
۶۴۳	باب پنجم۔ سکھوں کے بیان میں از ابتدای گرونانک تا فتح لاہور و ملتان مطابق تاریخ گلشن پنجاب۔
۶۴۶	رنجیت سنگھ کا بیان۔
۶۴۸	ترجمہ عہدنامہ فیمابین افسران انگریزی و راجہ رنجیت سنگھ مورخہ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء۔
۶۵۰	ذکر سید احمد صاحب غازی۔
۶۵۱	کھڑک سنگھ کا بیان۔
۶۵۲	نونہال سنگھ کا بیان۔
۶۵۴	شیر سنگھ کا بیان۔
۶۵۸	دلیپ سنگھ کا بیان۔
۶۶۳	تسخیر لاہور از سرکار انگریزی و ذلت وخواری سکھاں و بربادی خاندان رنجیت سنگھ۔
۶۶۴	اشتہار گورنر جنرل بہادر ہنگام فوج کشی افسران انگریزی جانب لاہور مطبوعہ سیزدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء
۶۷۰	شرائط عہدنامہ صلح جو فیمابین سرکار انگریزی اور والی لاہور کے قرار پائی ہیں۔ درمیان لارڈ گورنر جنرل سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کی طرف سے سولہ شرطیں مقرر کی گئیں
۶۷۳	خلاصہ مضمون عہدنامہ گلاب سنگھ و سرکار نامدار انگریزی۔
۶۷۵	ذکر تسخیر ملتان۔
۶۷۸	کیفیت جواہر الماس مسمّی قطعہ کوہ نور۔
۶۸۰	فصل اسمای ملکہ انگلینڈ و وزیر اعظم لارڈ گورنر ہند صاحب بہادر گورنر ہند مع خطابات جو فی زمانا زندہ موجود ہیں۔
۶۸۱	فہرست ایلچیان بموجب کتاب

صفحہ	مضمون
	اندازۂ اول ایلچی حیدرآباد دکن ایلچی لکھنؤ ایلچی
۶۸۱	اسمائے شانزدہ صوبہ ہند بموجب بیاض دیانتخاں۔
۶۸۲	جمع۔ تعلقۂ بنگالہ و اکبرآباد و بمبئی و مدراس مطابق سنہ ۱۲۶۱ ہجری۔
〃	جملہ۔ وصولات سرکار کمپنی بہادر
〃	خرچ۔
〃	باقی۔
۶۸۳	نقل اشتہارنامۂ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ہند
〃	مشتمل بر مقدمات فیصلۂ مہم برہما۔
۶۸۵	باب ششم۔ بیان میں سرکارین سرکار دولتمدار نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر اور سرکار عظمت وثار کمپنی بہادر کے ازنامجات و تعداد وکلاء والاشان و نقل ترجمہ بعضے خطوط۔
۶۸۷	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ دوم
۶۸۹	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ سوم
۶۹۳	خلاصۂ مضمون خط کارنوالس صاحب بہادر مورخہ ۷۔ جولائی سنہ ۱۷۸۹ء مطابق سنہ ۱۲۰۴ ہجری جو برابر عہدنامہ کے ہے۔
۶۹۸	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ پنجم۔
〃	فہرست دیہات سرکار باوقار نواب نظام الملک بہادر کی جو تصرف میں ٹیپو سلطان کے جاتے رہے تھے اور بعد سنہ ۱۷۹۲ء میں مطابق سنہ ۱۲۰۷ ہجری داخل ہوئے ہیں۔
۶۹۹	رقم
〃	ایام ایلچی گری کرنل ولیم کرک پاترک صاحب سفیر اول۔
۷۰۱	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری حشمت جنگ سر جیمس صاحب بہادر سفیر دوم۔
〃	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ ششم مطلب۔
۷۰۳	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ ہفتم۔
〃	فہرست دیہات کی جو فتح ملک میسور میں نواب میر نظام علیخاں بہادر کے حصے میں آئے ہیں مابقی کسبی و فرض بہار مع اُسکے علاقہ کے۔
۷۰۶	خلاصۂ مضمون عہدنامہ ہشتم بتاریخ ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ء مطابق ۲۲۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۵ھ مطلب
۷۱۱	خلاصۂ مضمون عہدنامۂ نہم
〃	خلاصۂ مضمون دستاویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
۷۱۴	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کپتان سدنہم صاحب بہادر سفیر سوم اور بعض خصائل اُنکے مذکور ہوئے ہیں
۷۱۷	سوانحات ایام ایلچی گری ثابت جنگ رسل صاحب بہادر سفیر چہارم۔
۷۱۸	بیان قیام سپاہ کنٹنجنٹ کا۔
۷۲۰	تفصیل سپاہ کنٹنجنٹ کے عہدہ داروں کی۔
۷۲۲	رسل بہادر کی تحریر راجہ چندولال کے جواب میں

صفحہ	مضمون
۲۲۶	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری شکاف صاحب بہادر سفیر پنجم اور اُن کے بعض خصائل
۲۲۷	نامہ شکاف صاحب بہادر اسمی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر
۲۲۸	تحریر شکاف صاحب بہادر راجہ چندو لال کے حق میں-
۲۳۲	خلاصہ مضمون عہد نامہ یازدہم مورخہ ۱۲- دسمبر ۱۸۲۲ء-
۲۳۴	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری مسٹر مارٹین جنرل بہادر سفیر ہشتم اور بعض اُنکے خصائل
"	تحریر مارٹین بہادر-
۲۳۷	ترجمہ خرد ہائے جلوس نواب ریاست مآب ناصر الدولہ بہادر
۲۳۸	ترجمہ نقل دستاویز حضور فیض گنجور درباب گذاشت پیشکش سیکاکول-
۲۳۹	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری جنرل فریزر صاحب بہادر سفیر ہشتم
۲۴۴	حاصل نمیقہ گورنر جنرل لارڈ ڈلھوسی صاحب بہادر اسمی حضور فیض گنجور مورخہ ہشتم ماہ جون ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲۶۷ھ ہجری-
۲۴۵	حاصل اتحاد نامہ حضور فیض گنجور بجواب نمیقہ گورنر جنرل لارڈ ڈلھوسی صاحب بہادر-
۲۵۰	ذکر سوانحات ایام نیابت ڈیوڈسن
۲۵۲	حاصل ترجمہ خط لارڈ گورنر جنرل بہادر گذرانیدہ ڈیوڈسن
۲۵۵	ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل جان لو سفیر نہم اور اُس میں دس۱۰ دربار ہیں-
۲۵۷	پہلا دربار
۲۵۹	دوسرا دربار
۲۶۱	خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر اسمی حضور پرنور درباب طلب تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ
"	خلاصہ عہدنامہ جدید-
۲۶۲	تیسرا دربار-
۲۶۳	چوتھا دربار-
۲۷۰	پانچواں دربار-
۲۷۱	خلاصہ مضمون تتمہ نامہ جدید بابت تفویض ملک بعوض تنخواہ کنٹنجنٹ مورخہ بارھوین شعبان ۱۲۶۹ھ ہجری مطابق اکیسوین ماہ مئی ۱۸۵۳ء
۲۷۴	چھٹا دربار-
۲۷۶	ساتوان دربار-
"	آٹھوان دربار-
"	نقل خریطہ لارڈ گورنر جنرل ڈلھوسی صاحب بہادر گورنر کلکتہ بنام نامی نواب آصف جاہ نظام الملک ناصر الدولہ بہادر-

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۸۰	دربار نہم۔				
۷۸۱	دربار دہم۔				
۷۸۲	فصل نامۂ نواب غفران مآب نظام الملک میر نظام علیخاں بہادر بہ مسٹر ہسٹنگس صاحب بہادر۔				
۷۸۵	نامہ از طرف نواب غفران مآب نظام الملک میر نظام علیخاں بپادشاہ انگریز۔				
۷۸۶	نامہ از طرف مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر بنام لارڈ مارنگٹن بہادر				

نحمده و نشکره و نصلی علی رسوله الکریم صلی الله علیه وسلم

در عهد سعادت مهد خدیو کامران فرمانروای شش صوبه دکن ظل الله حضرت آصفجاه نظام الملک میر محبوب علیخان بهادر خلد الله ملکه

تاریخ رشیدالدین خانی

و برحاشیه

تاریخ خورشید جاهی

حسب الحکم عالیجناب ذره نواز امیر کبیر خورشید جاه خورشید الامرا خورشید الدوله خورشید الملک تیغ جنگ محمد محی الدین خان بهادر دام ظلهم

در مطبع ریاض هند علیگڈه باهتمام محمد عباس منتخب طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کہ اسی نے اہتمام مملکت عقبیٰ کا حکام دین مبین انبیا و مرسلین اور اوصیای راشدین کو عنایت کیا ہے اور انتظام سلطنت دنیا کا بادشاہان کبار اور وزرای ذوی الاقتدار کو عطا فرمایا ہی رباعی

دفتر نہ ہو شکر حق کا اصلا ارقام	لکھا ہی کرین مدام گر جملہ انام
سوگند اُسی کی ہی وہ کرتا ہے نیک	ای ہاجر ہمارے لئے کرتا ہے جو کام

سبحان اللہ حضرت ہمارے باعث روزگار صادق الاخبار ہادی راہ خدا شافع روز جزا احمد مجتبی محمد مصطفی خلاصہ کونین کے اور نتیجہ دارین کے ہین صَلُّوا عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوا لَا تَنْقَضِی بِانْقِضَاءِ الدُّهُوْرِ وَالْاَیَّامِ وَلَا تَنْقَطِعُ بِانْقِطَاعِ الشُّهُوْرِ وَالْاَعْوَامِ نظم

کمالِ دہر ہوا ختم نوعِ انسان پر	ہی اسمین ذات محمد کی سب سے افضل تر
کیا جو فکر تو معلوم یون ہوا ای ہاجر	سوای خالق اکبر وہ سب سے ہی اکبر

اما بعد اس خوشہ چین خرمن اساتذہ متقدمین و متاخرین خادم الطلبا نائب الشعرا غلام امام خان ترین المتخلص بہ ہاجر ابن محمد منہور خان ملک غفر اللہ ذنوبہما نے سنہ ۱۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ الملک الحق ... القیوم مالک الارض والسماوات نظم ...

بادشاہ باجاہ ... کے انبیا مبعوث فرمائے اور بڑے بڑے ... پیدا کئے تا بسبب سیاست ... دانش پژوہ ... سیاست کا ہے اور باعث اونکے زور شمشیر اور صیانت رای با صواب اور قدرت تدبیر کے کسی ظالم کا ہاتھ کسی مظلوم اور ملہوف کے گریبان تک نہ پہونچے اور کوئی زبردست زیر دست کو نہ ستاوے ۔ اور پھر اوسنے نافرمانون اور گردن کشون کیلئے آخرت کا دن مقرر فرمایا اور دوزخ و بہشت بنایا پس جو شہنشاہ کہ ایسا با عدل و داد اور جسکی سلطنت تا ابد الآباد ہو اوس کا وزیر بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ ...

دیباچہ

ہمیشہ کو ... اور اوسکا دین دائم و قائم ... خیر الانام وہ ذات پاک احمد مجتبی محمد مصطفی حضرت محمد نام علیہ التحیۃ والسلام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم جنکا لقب حیات النبی ہے اور جنکا دین تا روز قیام ہر چہار جہات مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں ساری و جاری ہے آپ نے فرمایا لا نبی بعدی آپ ختم النبیین والمرسلین ہین آپ کی شریعت غرا تمام شریعتون کو جامع ...

تاریخ خورشید جاہی

مہذب الدین رائج دین مبین ستودہ صفات
ماہی منہیات ہوا اور تمام اقالیم سبعہ کے بڑے بڑے فرمانروایان ریاست پرور عدل
اور بہ بیک کام گردن کش اوسکے باجگذار اور وزیران دست بردار ہوئے ۱۱۵۰ سلاطین
وانصاف کی طرف مائل اور انتظام مملکت مین
تنازعل ہوئے اب فی زمانہ آنکہ بادشاہ افضل الدولہ
جانشین آبائی کرام مغفرت مآب
میر تہنیت علیخان بہادر
بعلی اللہ نظام الملک آصف جاہ خاص دوران
نظر فیض اثر سے مسند عدل مین حسن ستین عدل و
شن ہموید و دکن سے ہر شخص نہین جو بکلام
اوسکا کوئی ثانی نہین ہے کے اب مین
انصاف مین اوسکے دین سے تقویت دین استنکاف بار
اس جامع دین کا بیان تحریر مین نہین اپنا
ہوئے اوسکا بیان سے قاصر ہے سخاوت مین اوکی
قلم اوسکے بیان سے قاصر ہے شفقت و رافت عنایت
نظیر نہین رکھتا اطبا اطیبا آ اخلاقہ الہ ملکہ و ضیا
صاحب تاج و سریر نظیر نہین داماد اور
مجلس شاہانہ خاص الخاص وزرا سے جو نواب مغفور
وزرای سلطنت حیدر آباد شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا
پیر و امیر کبیر شمس الدولہ
تیغ جنگ محمد فخر الدین خان بہادر

نبوی مین بعہد قطب دائرۂ زمان ناصر اہل ایمان بحر الندا اعلم الہدیٰ اعلیٰ حضرت کَمَالُ الدَّهْرِ ثُمَّ عَلَى نَوْعِ الْاِنْسَانِ وَكَمَالُ نَوْعِ الْاِنْسَانِ ثُمَّ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ✽ فَكَمَالُ الدَّهْرِ ثُمَّ عَلٰى نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ گردون بسلطنت فلک رفعت خورشید منزلت ثریا جاہ کیوان بارگاہ برجیس طلعت ناہید عشرت بہرام صولت قمر صورت نور حدقۂ دولت نور حدیقۂ سلطنت المؤید من السماء المنصور علی الاعدا سلیمان مکانی ظل سبحانی آیۂ رحمت یزدانی قبۂ چتر کامرانی جمشید مرتبت فریدون مملکت ہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ منوچہر دبیر کیخسرو سریر جہان آرا اسکندر فخر نوشیروان عصر معدلت پیرا حاتم زمان رستم دوران خطاپوش عطاپاش خلایق پرور کرم گستر والی دکن رافع رنج و محن بندگان عالی متعالی حضور پرنور باعث سرور و سرور نواب مستطاب سلطنت مآب جہان پناہ آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ میر فرخندہ علیخان ✽ نظم

ناصر الدولہ بہادر یاور دین مبین — شہریار ملک دانش خسرو گیتی ستان
عدل سے اسکے جہان نے غم سے پائی ہے نجات — سایۂ امن و امان مین اسکے ہین پیر و جوان
ہے غبار پا سے اسکے آنکھ گیتی کی خنک — ہے منور اسکے رخ سے دیدۂ اہل جہان
ہین ملک کرتے فلک پر صدق دل سے یہ دعا — جب تلک قائم ہے تخت ارض و چتر آسمان
شہریاران صدر پر کرتے ہین جب تک جلوس — حاکم و محکوم سے دیتے رہین جبتک نشان
دولت اسکی ہو حساب و عقل و دانش سے فزون — اسکی ہو اولاد سے معمور اقلیم جہان

خلد اللہ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہٖ واحسانہ کے حسب الحکم قدر شیم فرازندہ چتر اجلال طرازندہ بساط اقبال فارس مضمار دلاوری تیغ مسلول عرصۂ بہادری سحاب کرم عالی ہمم نظم

دیباچہ

فرزندہ تربیت کا غیرہ اور صاحب کرم عالی ہمم مسند
آرای بزم جاہ و جلال شمشیر آبدار میدان رزم صاحب
اقبال بہادر جنگ اقتدار الملک وقار الامرا محمد
رشید الدین خان بہادر کے فرزند ارجمند
ہین نام نامی خطاب گرامی اون آفتاب سپہر سعادت
وارجمندی برج دانش و ہوشمندی کا خورشید جاہ
خورشید الامرا خورشید الملک خورشید الدولہ تیغ جنگ
محمد محی الدینخان بہادر ہین دامت
اقبالہم سنہ حال مین کہ بارہ سو چوراسی
ہجری ہے اس کمترین عقیدت گزین پیر و علما
دین مولوی محمد غلام امام خان ترین
ریاضی دان ملک تخلص کو فرمایا کہ علم تاریخ مین
ایک کتاب مختصر و مفید ہمارے ملاحظہ اور عامہ
خلایق کے فوائد کیلئے لکھکر پیش کرو تاکہ ہم اوسکو
طبع کرا کر ارباب استعداد کو بطور انعام عطا کرین
چونکہ بعد تحریر کتاب لاثانی رشید الدینخانی کے
کہ اوس وقت تخلص نادر نگار کا ہم عنان
ایام مین فرصت حاصل تھی حسب فرمان
عالی بیتکلف اوسکے لکھنے کا ارادہ کیا بخیر
اللہ و نعم الوکیل پیشتر اسمین
دو مقدمات جو رشید الدینخانی مین مندرج

	جوان ہمت جوان دولت جوان سال		نکوصورت نکوسیرت نکوچال
	سر دیباچۂ اربابِ توقیر		عطارد خامہ و بہرام شمشیر
	بہارِ گلستانِ ہوشمندی		ستونِ بارگاہِ ارجمندی
	فراتِ بذل و جیحونِ سخاوت		سحابِ آبِ دریای فراست

نواب معلی القاب اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد رشید الدین خان بہادر دام اقبالہ خلف سعید ظہیر سلطنت آصفیہ عمدہ دولت نظامیہ ارسطو فطرت افلاطون خبرت مقبولِ کافۂ انام ممدوح خاص و عام قطعہ

	اِسکے تو بھی ہین مقرّ ہی ہجر جہان مین		ہر وقت ہے تدبیر پہ تقدیر کو ترجیح
	وہ ذی خرد ایسا ہے کہ تدبیر پہ اسکی		دیتا نہین اپنی کوئی تدبیر کو ترجیح

اعنی نواب فلک جناب امیر کبیر وزیر ذی تدبیر شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا محمد فخر الدین خان بہادر مدظلہ العالی کے خلاصہ احوال فرمانروایان ہند و دکن کا راجہای کبار اور سلاطین ذوی الاقتدار سے مع ضمیمہ کیفیت ورود و نزول افسران با فرہنگ اہل فرنگ کے اور جملہ سوانحات آشتی و جنگ انکی رؤسان سے اس دیار کے ابتدای عروج سے انتہای نزول تک ہر ایک ریاست جداگانہ کے کتب قدیم و جدید سے جمع فریق اور اخبارات حال کے انتخاب کرکے سلیس فقرات ہندی مین یہ ایک کتاب مختصر تیار کی ہے تا ارباب امارت او اصحاب متانت کو وقت تقریر او تدبیر کے بکار آمد ہو اور نام اسکا اسم گرامی پر جناب ممدوح کے تاریخ رشید الدینخانی اور مادہ تاریخ بھی رشید الدینخانی ہے اور اس کتاب مین ایک مقدمہ اور تین دفتر ہین اور دوسرے دفتر کے آخر مین ایک خاتمہ ہے اور تیسرا دفتر مشتمل ہے اوپر دو مقالون کے

اور مقالۂ ثانی متضمن ہے دو عنوان پر

بیان کیے جاتے ہین اور بعض بنا بر ضرورت اور زینت کلام سکے لکھا او سمین داخل کیے ہین اور ... تذکرہ سمین فتوحات کا بلکہ احوال ... اسکی ابتدا صوبجات کیگی ہے اور اولیا اور ... کا تذکرہ اور شاہان ایران و توران کی سوانح بھی منضبط ہین اور چاردہ سال کی مفصل کیفیت سنہ بارہ سو ستر سے زمانہ ... تک بیان کی ۱۳۰۰ گئی ہے اور اوسکا نام جناب ممدوح کے نام گرامی پر خورشید جاہی رکھا گیا ہے اور مادہ تاریخ (تاریخ خلیل) ۱۳۰۲ ہے اسکے اندر ایک مقدمہ اور چار چاند اور پہلے چاند مین دو شعاع اور دوسرے چاند مین ایک ضو ہے اور اوس ضو مین دو نیر ہین اور نیر دوم مین چھ قطب اور تیسرے چاند کے آخر مین تین ہلال اور چوتھے چاند کے بعد دو کوکب ہین اور آخر خاتمہ کتاب ہے یہ بھی واضح ہو کہ یہ کتاب اور کتاب رشید الدینخانی ہر چند کہ ایک فی حد ذاتہ کلام تام ہین مگر دونون لازم و ملزوم کے مانند ہین جو شخص ایک کا مطالعہ کرے اسکو چاہیے کہ دوسری کی بھی سیر کرے تاکہ ...

دیباچہ

علم تاریخ کے فوائد مین

عجایب انقلابات پر اوسکو اطلاع حاصل ہو ... علم تاریخ ایسا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ... ہر شخص کیلئے انسان اور دنیا ہے جسمین سے کوئی جنس ... ہین (۱) عقل (۲) حواس جو کہ دیکھنے سے بھی ہوتا ہے اور محسوسات کا علم ہوشمند جانتا ہے کہ اس عالم سے بھی اور ہر ایک بجز عقل سے بخوبی معلوم کے تمام حالات بعض ہے اور یہ امر ناممکن ہے کہ ایک نہین ہوسکتے - اور بجز تاریخ کے تمام واقعات اور شخص ابتدای عالم سے اختتام تک اور تمام جزو شر کا حالات کا خود مشاہدہ کرے اس لئے تمام واقعات معلوم مطابق کرے اسکے سوا نہین ہے کہ ایک ذریعہ ایسا ہو کہ بخوبی غور و خوض کیا جا سکے کیونکہ علم تاریخ سے اس دنیا کی اطلاع ہو ... مشفقانہ نصیحت ... انسانی طبایع مین ... کدورت ... ہے اور آئینۂ دل سے ملال کی ... پیدا ہوگی ... ہے - اس امر سے ہر ایک ... انسانی ... ہوش آدمی ... واقعات ... جس بعد اور جس ... نہایت ... ہیں ... افضیلت حاصل

مقدمہ

ہندوستان کے راجاؤن کا بیان

چونکہ راجاؤن کے تاریخی حالات مین اختلاف ہے اس واسطے مینے اسکی دو فصلین کردین پہلی فصل مین بارہ ۱۲ شعبے ہین اور دوسری مین پندرہ ۱۵ - چنانچہ ہر ایک شعبہ کا بیان جدا جدا کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ؎

فصل اوّل حسب بیان صاحب سیر المتاخرین اسمین ۱۲ شعبے ہین

زمانہ سابق مین ہندوستان کی عنانِ حکومت راجہ جھتری کے ہاتھ مین تھی شہر ہستناپور اوسکا پایۂ تخت تھا اور اسکا اصلی نام راجہ بھرت ہے یہ راجہ نہایت دادگستر اور رعیت پرور تھا اِسکے بعد اُسکے سات بیٹے یکے بعد دیگری جانشین ہوئے - آٹھوین پشت مین ایک راجہ مسمی راجہ کر پیدا ہوا نامی شہر کر جھیتر تھانیسر اوسی کے نام سے موسوم ہے اسکی اولاد کو کوروان کہتے ہین راجہ کور کی چھٹی پشت مین راجہ چھتر بھوج نے بہت بڑی ناموری سے سلطنت کی اسکے تین ۳ بیٹے ہوئے (۱) دہرتراشت (۲) پانڈ (۳) بدر - چھتر بھوج کے بعد اوسکا منجھلا بیٹا پانڈ جانشین ہوا اوسنے بڑی عظمت حاصل کی اوسکی اولاد کو اوسی کے نام سے پانڈوان کہتے ہین اسکے پانچ بیٹے ہوئے (۱) جدہشٹر روئین تن (۲) بھیم سین (۳) ارجن کنتی بیوی سے (۴) انکل (۵) سہدیو مادری بیوی سے - راجہ چھتر بھوج کے بڑے بیٹے دہرتراشت کے ۱۰۱ بیٹے بنام کندھاری ہوئے اوسکی بڑی بیوی گستی کندہار عرف قندہار ویس کے راجہ کی بیٹی تھی کہتے ہین کہ اسکے بطن سے ۱۰۰ بیٹے ہوئے سب سے بڑے کا نام ورجودہن تھا اور ایک لڑکا بقال کی لڑکی سے ہوا جسکا نام لیوجہ ہے - پانڈ کے بعد

دہتراشت کا بڑا بھائی اوسکا جانشین ہوا دہتراشت کے عہد حکومت مین پانڈ کے پسر کلان جدہشٹر اور درجودہن بڑے بیٹے دہتراشت کے مابین باہمی نفاق کے اثر پیدا ہو گئے تھے مگر درجودہن نے یاوری طالع اور اپنے باپ اور دیگر ورثا کی امداد سے ۱۳ سال تک حکمرانی کی آخر کار جب وقت معہود آپہونچا جدہشٹر سے ایک جنگ عظیم برپا ہوئی کہ اس زمانہ تک ایسے خوفناک واقعات اس ملک مین وقوع پذیر نہین ہوئے۔ درجودہن اس معرکہ مین مارا گیا اور جدہشٹر مستقل حاکم ہوگیا۔ اس جنگ کے تفصیلی حالات کتاب **مہابھارت** مین مذکور ہین جو **بیاس** نامی حکیم نے تصنیف کی ہے اور **ابوالفیض فیضی** نے زبان فارسی مین اوسکا ترجمہ کیا ہے۔ مہابھارت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مہا ہندی مین بڑے کو کہتے ہین اور بھارت لڑائی کو کہتے ہین اس لڑائی مین بہت آدمی مارے گئے۔ بعض کا قول ہے پانچ لاکھ سینتالیس ہزار (۵۴۷۰۰۰) اور بعض کا قول ہے کہ چھیانوے لاکھ (۹۶۰۰۰۰۰) لیکن یہ تعداد قیاس مین نہین آسکتی اس لڑائی مین صرف گیارہ اشخاص کی جان بچی تھی ازانجملہ جدہشٹر کے ۴ بھائی اور ۲ ہمراہی اور درجودہن کے لشکر مین سے صرف ۳ باقی رہے تھے اور **کشن جی** بھی اسی زمانہ مین تھے ہنود جنکی پرستش کرتے ہین اور دفتر سوم مین اونکا ذکر آئیگا بلکہ وہ مہابھارت مین شریک اور جدہشٹر کے طرفدار تھے۔ جدہشٹر کے ۲ رفقا جو اس جنگ مین محفوظ رہے تھے اونمین سے ایک کشن جی اور ۲ دوسرے لوگ تھے ؛

شعبۂ اول راجہ جدہشٹر اور اسکے ورثا کے بیان مین

راجہ جدہشٹر کے حالات

فتحمندی کے بعد جدہشٹر شہر ہستناپور سے جو اوس زمانہ کے فرمانرواؤن کا پایۂ تخت تھا روانہ ہوا اور اپنے چچا دہتراشت کی خدمت مین حاضر ہو کر درجودہن کے مارے جانیکا واقعہ اوس سے بیان کیا اور بہت

عذر خواہی کی اور اوسکو رضامند کرلیا اور چچا کی اجازت سے رخصت ہوکر مع اپنے بھائیون کے جہانبانی مین مصروف ہوا جدہشتر راست گفتار نیک کردار عادل و فیاض تھا اُسکے حکم سے کوئی سرتابی نہین کرسکتا تھا کبھی اوسنے جھوٹ نہین بولا اکثر ملکون پر قبضہ کیا اور اکثر فرمانروایون کو اپنا محکوم بنایا یہانتک کہ اُسکا حکم ہفت اقلیم پر جاری وساری تھا روزانہ اسی ہزار (۸۰۰۰۰) برہمنون کو کھانا کھلاتا تھا اور اپنے چچا کی رضاجوئی کو ہر امر مین پیش نظر رکھتا تھا اُسکے عہد مین وقت پر بارش ہوتی تھی قحط و وبا چور اور رہزنون سے بندگانِ خدا آسودہ تھے آخرکار جدہشٹر نے بھائیون کے مشورہ اور اتفاق سے فرمانروائی کا قشقہ پریچھت پسر ابہمن پسر ارجن پسر پانڈ کی پیشانی پر لگایا اسکے سوا پانچون بھائیونکی اولاد مین کوئی ملک ومال کا وارث باقی نرہا تھا جدہشٹر نے سلطنت کے تعلقات سے کنارہ کشی کی اور سیاحت کے ارادہ سے شہر کے باہر نکلا اوسوقت چارون بھائی بھی اوسکی رفاقت کو پسند کرکے ہمراہ ہوئے دشت پیمائی کے بعد کوہ بدری مین اوسنے ریاضات شاقہ کین اور کفارۂ گناہون کے واسطے برف کے پہاڑ و نمین جنکو کوہ ہمانچل کہتے ہین برف کی طرح کشادہ پیشانی سے آپ کو گلادیا دنیا مین اپنی قوم و ملک مین نیکنام اور آخرت مین سربلند ہوا۔ بعض ہنود کا اعتقاد ہے کہ جدہشتر جسم عنصری کے ساتھ بیکنٹھ کو روانہ ہوا کوروان اور پانڈون کی مدت سلطنت متفقانہ چھتر سال ہے اور درجودہن کی تنہا تیرہ۱۳ سال اور جنگ مہابھارت اور درجودہن کے مارے جانیکے بعد جدہشتر کی ۳۶ سال ہے یہانتک کل مدت ایکسو پچیس سال ہوئی +

راجہ پریچھت کا بیان

جدہشتر کے ترک دنیا کرنے کے بعد پریچھت بن ابہمن بن ارجن بن پانڈ نے حکمرانی شروع کی اور مدت درازتک جہانبانی مین مصروف رہا وہ اپنے اسلاف کی طرح عدل گستر اور رعیت پرور تھا صورت و سیرت مین

زیبا زور وقوت مین بی ہیتا تھا آخر کار ایک عابد کی بد دعا سے تچھک نامی سانپ نے اُسکو کاٹا اور وہ مر گیا اسکی مدت سلطنت ساٹھ سال ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ برہمانے کتاب وید جو مذہب ہنود کے احکام مین تالیف کی ہے اُسکے ایک لاکھ اشلوک مین حکیم بیاس نے اور اُسکی تشریح کر کے چھ لاکھ اشلوک کر دیے ہین اور آخر مین ایک لاکھ اشلوک مین کورو اور پانڈو کی لڑائیان بیان کی ہین اور مہابھارت اُس حصہ کا نام رکھا ہے۔

راجہ جنمی جی کا بیان

وزرا اور امرا نے اتفاق کر کے راجہ جنمی جی پسر راجہ پریچیت کو جانشین کیا باوجود خورد سالی کے اس راجہ نے امور سلطنت کو ایسا منضبط کیا کہ کسی کو یارای مخالفت نہ ہوا تمام رعایا آسودہ اور خوشحال رہی چند روز کے بعد شمالی اطراف کی جانب لشکر کشی کر کے وہان کے فرمان روالون کو محکوم بنالیا اور اُنکے ملکون کو قبضہ مین کر کر دار السلطنت ہستناپور کو مراجعت کی اس مہم کے بعد اوسنے چاہا کہ سانپون سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لے اس لئے افسون گرون کو جمع کر کے حکم دیا اُنھون نے آگ روشن کر کے منتر پڑہے اُنکی تاثیر سے خودبخود سانپ ہر جگہ سے آآکر آگ مین جلنے لگے ہر روز بے تعداد سانپ جلتے تھے یہانتک کہ سیس نامی ناگ نے جسکے جسم پر ہزارون سر ہین اور درمیانی سر پر حسب اعتقاد بعض قوم کے زمین کا کرہ رکھا ہوا ہے اُسنے بھی چاہا کہ اپنے آپ کو جلادے لیکن مشیت خالق مین نہ تھا کہ کرۂ زمین اسکی وجہ سے متزلزل ہو اور سانپونکی نسل تباہ ہوجائے دفعتاً ایک برہمن راجہ کی مجلس مین حاضر ہوا اور اس خوبی سے تقریر کی کہ راجہ کی آتش غضب فرو ہوگئی اور باقی سانپون نے مع سیس ناگ کے اُس آتش جان ستان سے نجات پائی اس راجہ کا انتقال اجل طبعی سے ہوا مدت سلطنت اُسکی ۸۴ سال ہے

راجہ اسمند اور اُسکے پیروون کا بیان

باپ کے بعد راجہ اسمند بن راجہ جنمی جی نے اپنے بزرگونکی طرح رعیت نوازی اور دادگستری کو اپنا شعار کیا ۸۲ سال دو ماہ سلطنت کرتا رہا اُسکے بعد راجہ ادہین بن اسمند ۸۰ سال دو ماہ تک مرجع حکومت رہا اسکے بعد اس خاندان کا سلسلۂ حکومت حسب ذیل باقی رہا - راجہ مہاجی بن ادہین ۸۱ سال ۱۱ ماہ راجہ جسرت بن مہاجی ۷۵ سال دو ماہ - راجہ دشت دان بن راجہ جسرت ۶۷ سال ۳ ماہ - راجہ اگرسین بن راجہ دشت دان ۸۷ سال ۸ ماہ - راجہ سورسین بن راجہ اگرسین ۸۰ سال - راجہ سدشت سین بن راجہ اگرسین ۶۵ سال ۲ ماہ - راجہ رسمی بن راجہ سدشت سین ۶۹ سال پانچ ماہ - راجہ برجیل بن راجہ رسمی ۴۶ سال ۷ ماہ راجہ سوتھپال بن برجیل ۶۲ سال ایک ماہ - راجہ زہر دیو ۵۱ سال ۱۱ ماہ راجہ سوچرتھ بن زہر دیو ۴۴ سال ۱۱ ماہ - راجہ بھوپ بن راجہ سوچرتھ ۵۸ سال ۳ ماہ - راجہ سوبن بن راجہ بھوپ ۵۵ سال ۸ ماہ راجہ میدہاوی بن راجہ سوبن ۵۲ سال - راجہ سرون چر بن راجہ میدہاوی ۵۰ سال ۸ ماہ - راجہ بھیکم بن راجہ سرون چر ۴۷ سال ۹ ماہ - راجہ پدہارت بن راجہ بھیکم ۴۵ سال ۱۱ ماہ - راجہ دسوان بن راجہ پدہارت ۴۴ سال ۹ ماہ - راجہ اوتی بن راجہ دسوان ۴۴ سال ۲ ماہ - راجہ امنی بن راجہ اوتی ۵۱ سال راجہ وندیال بن راجہ امنی ۳۸ سال - راجہ ورسال بن راجہ وندیال ۴۰ سال ۳ ماہ - راجہ شیباک بن راجہ ورسال ۴۲ سال - راجہ کھیم بن راجہ شیباک ۵۸ سال ۵ ماہ - راجہ کھیمن بن راجہ کھیم ۴۸ سال ۱۱ ماہ فقط الحاصل راجہ جدہشتر سے راجہ کھیمن تک ان تیس اشخاص نے ممالک ہند مین فرمانروائی کی - راجہ کھیمن لاوبالی مزاج تھا امرا اس سے بددل ہوگئے اور اسکے وزیر سے جسکا نام بسہروا تھا سب ملگئے اس

مقدمہ ہندوستان کے راجاؤن کے بیان مین

بجنے پچیدگیان پیش آتی ہین اور مناصب و حکومتون کا زوال ہوتا ہے خاصۃً بلند طبع عالی ہمت لوگ جب گزشتہ لوگون کے فضائل پسندیدہ اور اخلاق گزیدہ مین تامل کرینگے تو اونکو رشک و غبطہ پیدا ہوگا اونکے جذبات مین جنبش ہوگی اور دل سے خواہان ہونگے کہ سابقہ جماعت سے اس دور مین سبقت لیجائین (۳) ارباب امارت ... مصالح ملکی کی ... مین مصروف رہتے ہین ان مہمات کے انکار سے اکثر پراگندہ دل رہا کرتے ہین تاریخی حالات کے سننے سے اون کو راحت حاصل ہوسکتی ہے پراگندگی اور دل گرفتگی کی حالت مین کوئی علم اس تاریخ کے سوا ایسا نہین ہے جو دل کو کدورت کے زنگ سے صاف کردے اگر کوئی شخص علم تاریخ کی تفتیش کرے کہ اکثر حالات سلف کے پاسخاتہ پرداختہ موضوع ایسے افسانے اور منقولی ہوا کرتے ہین بجے اصل تحریرات اس قابل نہین ہین کہ اونپر اعتماد کیا جائے جو امور صدق و کذب کے مخلوط منقوش اور نفی مسکر کر ہون اونمین باہم تمیز کرنا دشوار ہوتا ہے کوئی

وزیر نے سلطنت کی طمع سے کھیمن کو مار ڈالا اور خود سریر آرا ہوگیا اور یہان سے پانڈوون کی نسل کا اختتام ہوگیا اور راجہ بسروا کے خاندان مین حکومت آگئی - مدت حکومت قوم جدہشٹر کی آغاز سے ایک ہزار آٹھ سو چونسٹھ سال ہے اور آغاز سلطنت راجہ جدہشٹر سے اختتام حکومت راجہ کھیمن تک ایک ہزار سات سو ستر برس دس ماہ ہے اور ابتدای کورون اور پانڈون سے ایکہزار آٹھ سو چھپن سال ہے

شعبہ دوم راجہ بسروا اور اُسکی اولاد کے بیان مین

راجہ بسروا نے پایۂ وزارت سے درجۂ سلطنت پر ترقی کرکر ۷ سال چار ماہ فرمانروائی کی اُسکے بعد اسکا بیٹا راجہ سورسین ۴۲ سال ۸ ماہ تخت نشین رہا اُسکے بعد راجہ بیرساہ ۵۲ سال دو ماہ اور آخر تک اُنکے سلسلۂ خاندان کی ترتیب حسب ذیل ہے - راجہ آنھک ساہ ۴۷ سال ۹ ماہ - راجہ بیرجیت ۳۵ سال ۱۱ ماہ - راجہ دریہ ۴۴ سال ۳ ماہ - راجہ سود پال ۳ سال ۹ ماہ - راجہ پورمت ۴۲ سال ۲ ماہ - راجہ سنجی ۲ سال ۳ ماہ - راجہ امرجودہ ۲۷ سال ۴ ماہ - راجہ نین پال ۲۲ سال ۱۱ ماہ - راجہ سروسی ۴۷ سال ۷ ماہ - راجہ پدرہارت ۲۵ سال ۵ ماہ - راجہ بڈھل ۴۱ سال ۸ ماہ - الحاصل یہ چودہ ۱۴ اشخاص بسروا سے جو پانڈون کے خاندان کے بعد سلطنت آرا ہوئے تھے راجہ بڈھل تک ملک ہندوستان مین سریر آرا رہے راجہ بڈھل دائم الخمر تھا پرباہ نامی وزیر نے قابو پاکر غفلت کی حالت مین اوسکا کام تمام کیا اور خود ملک کا مالک ہوگیا یہان سے انکا سلسلہ ختم ہوا اور امور سلطنت دوسرے خاندان مین منتقل ہوگئے -

خاندان بسروا کے سلطنت کا پورا زمانہ اصل کے لحاظ سے ۵۰۱ سال ہے اور جمع کے لحاظ سے

(۵۰۰ سال دو ماہ)

شرائط کا بیان جو تاریخ کے جمع کرنے مین ضروری

شعبہ سوم راجہ پرباہ اور اسکی اولاد کے بیان مین

راجہ پرباہ جب وزارت سے پایہ سلطنت کو پہنچا حسب ذیل اوسکے خاندان مین حکومت کا قرنا بجتا رہا خود وہ ۳۵ سال تک حکمران رہا۔ راجہ جنجاب سنگہ ۲۷ سال ۷ ماہ۔ راجہ شرکہن ۱۲ سال۔ راجہ میپ ۴۵ سال ۴ ماہ۔ راجہ بہارامل ۴۴ سال ۸ ماہ۔ راجہ سروپ دت ۲۸ سال ۳ ماہ راجہ متر سین ۴۴ سال ۳ ماہ۔ راجہ سکھدان ۲۷ سال ۲ ماہ۔ راجہ جیمل ۸ سال ۲ ماہ۔ راجہ کلنگ ۴۹ سال ۴ ماہ۔ راجہ کلمن ۴۶ سال۔ راجہ سرمرون ۸ سال ۱۱ ماہ۔ راجہ جیون جاٹ ۲۶ سال ۹ ماہ۔ راجہ مری چک ۱۳ سال ۲ ماہ۔ راجہ بربسین ۳۶ سال دو ماہ راجہ اوہت ۴۹ سال ۱۱ ماہ فقط الحاصل راجہ پرباہ سے راجہ اوہت تک ۱۶۔ اشخاص سرزمین ہند مین پایہ افراز راجگی ہوئے جب راجہ اوہت کو مرتبہ ریاست حاصل ہوا اور زور برنائی اور غرور فرمانروائی سے ہر ایک امر مین بے پروائی کرنے لگا راجہ دندہر کے وزیر پُر تزویر نے عادت قدیم زمانہ کے موافق اوسکو بگراہی ملک عدم کا کر کے وسادۂ سلطنت کو اپنا تکیہ گاہ بنایا اب یہان سے راجہ پرباہ کا خاندان تمام ہوا اور دولت نے راجہ دندہر کی طرف رُخ کیا پورا زمانہ خاندان پرباہ کی حکومت کا اصل کے لحاظ سے چارسو چھیالیس سال ہے اور بلحاظ جمع ۱۵۴ سال ۸ ماہ ؂

چوتھا شعبہ راجہ دندہر اور اُسکے جانشینونکے بیان مین

راجہ دندہر نے وزارت سے سلطنت حاصل کر کے ۴۱ سال ۶ ماہ جہانبانی کی اوسکے بعد حسب ذیل اُسکے جانشین ہوئے۔ راجہ سورسین دہوج ۵۴ سال ۳ ماہ راجہ میگنگ ۴۱ سال دو ماہ راجہ مہاجودہ ۳۲ سال راجہ ناتھہ ۸۲ سال راجہ جیون راج ۵۴ سال ۶ ماہ راجہ اودے سین ۳۷ سال ۵ ماہ راجہ انندجل ۱۵ سال راجہ راجپال ۲۶ سال فقط اس راجہ نے اپنی دلیری سے بہت سے شہر فتح کئے اور اکثر فرمانروایون

تمہید ہندوستان کے راجاؤن کے بیان مین

محکوم بنایا وہ بکمال نخوت وغرور سے کسیکی پروا نہ کرتا تھا آخر کار سکونت نامی نے جسکا دامن کوہ کمایون مین تھوڑا سا ملک تھا بعض امرا کی تحریک سے راجہ پر لشکر کشی کی مشیت ایزدی سے سکونت غالب ہوگیا اور راجہ میدان مین مارا گیا یہان سے دولت پہر منتقل ہوگئی راجہ دندہر سے راجہ جیپال تک ۹۔ اشخاص ۳۴۰ سال اصل کے موافق اور ۴۰۳ سال اور ۱۱ ماہ جمع کے موافق فرمانروا رہے ◆

پانچوان شعبہ راجہ سکونت کا بیان

راجہ سکونت جب والی سلطنت ہوا اوسنے امراء اور وزراء سے مغرورانہ بدسلوکی کی اور نہایت کم مائگی اور تنگ حوصلگی سے وہ امور عمل مین لایا جو فرمانرواون کے شایان نہ تہے اسکے ماسوا ہمیشہ افیون کے نشہ مین سرشار رہتا تھا چند عرصہ مین ارکان دولت اوس سے بددل ہوگئے اور راجہ بکرماجیت کو جو اسکا معاصر تھا لشکر کشی پر آمادہ کیا اور اس راجہ بکرماجیت نے شہر اندرپٹ یعنی دہلی کی جانب رخ کیا جو اسکا دار السلطنت تھا راجہ سکونت نے بھی مقابلہ کیلئے صف آرائی کی جب دونون لشکر مقابل ہوئے راجہ سکونت رزمگاہ مین مارا گیا مدت سلطنت اوسکی ۱۴ سال ہے ◆

چھٹا شعبہ راجہ بکرماجیت کے بیان مین

راجہ بکرماجیت راجہ گندرپ سین بن راجہ اندر کا بیٹا ہے جسکا ذکر دفتر سوم مین آئیگا سکونت کے قتل ہونیکے بعد دہلی پر اسکا قبضہ رہا اور اخیر عمر مین موافق تحریر نسخہ راجاولی اور راج ترنگی کے ایک جوگی نے جسکا نام سمندرپال تھا فریب دیکر اوسکو قتل کیا اور خود اوسکی جگہہ فرمانروا ہوگیا ◆

ساتوان شعبہ سمندرپال اور اوسکے جانشینونکے بیان مین

بکرماجیت کے بعد سمندرپال دہلی کا راجہ ہوا اگرچہ اسنے امور جہانبانی مین نہایت جد وجہد کی لیکن آخر کار ناکامی کے

ساتھہ رہ نورد عالم عدم ہوا اوسکی مدت سلطنت ۳۴ سال ۲ ماہ ہے اور پھر حسب تفصیل ہذا اوسکے جانشین ہوتے گئے۔ راجہ چندرپال بن راجہ سمندرپال ۴۳ سال ۵ ماہ نین پال ۱۵ سال ۵ ماہ دیس پال ۴۳ سال ۲ ماہ نرسنگہ پال ۴۸ سال ۳ ماہ سوبہ پال ۳۷ سال ۱۱ ماہ نکھہ پال ۳۸ سال ۳ ماہ انبر پال ۲۷ سال ۲ ماہ مہی پال ۵۵ سال ۵ ماہ بہیم پال ۴۸ سال ۸ ماہ گوبند پال ۳۷ سال ۹ ماہ پنی پال ۳۹ سال ۱۱ ماہ ہرپال ۳۴ سال ۹ ماہ مدن پال ۱۳ سال دو ماہ کرم پال ۵۴ سال ۵ ماہ بکرم پال ۴۴ سال ۳ ماہ فقط

الغرض یہ سولہ اشخاص یکی بعد دیگری حاکم ہوتے چلے آئے بدایت سمندرپال سے ہوئی اور بکرم پال پر اوسکا خاتمہ ہوا اور بکرم پال کے وقت مین کہ اوسنے اپنے باپکے قایم مقام ہوکر مملکت ستانی کا شعار وطریقہ گردانا تھا اور اکثر حکام سے خراج لیکر اپنے تصرف مین لایا تھا۔ جب اسکے ایام زندگی کے پورے ہوئے اور خدای تعالی کا یہ ارادہ ہوا کہ اِسکے خاندان سے راج منتقل ہو۔ تو بموجب تحریک کارکنان قضا وقدر کے راجہ تلوک نے اوسپر فوجکشی کی بکرم پال عین معرکۂ جنگ وجدال مین مارا گیا۔ تمام حکام مذکور الصدر کی مدت حکومت باعتبار اصل کے ۴۳۳ سال ہوتی ہے اور ازروی شمار کے ۱۰۴۴ سال ۸ مہینے ہوتی ہے سیکڑون برس کی غلطی کا سبب نہین معلوم ہو سکتا یا کاتب کے سہو سے یا کسی اور دوسرے سبب سے

آٹھوان شعبہ راجہ تلوک چند اور اوسکی اولاد کے بیان مین

شروع شروع مین راجہ تلوک چند صرف بھڑانچ کا ہی ملک رکھتا تھا اور اندریت کے حکام کو خراج دیا کرتا تھا جب اوسکے اقبال نے یاوری کی تو بکرم پال سے مقابلہ ہوا اور پوری فتح وکامیابی اُسکو حاصل ہوئی ازان بعد اندریت مین آکر تخت حکومت پر جلوہ فرما ہوا۔ لیکن ہونٹے اوسکو فرصت نہ دی اوسکا

جلد انتقال ہوگیا اوسکی مدت سلطنت ۲ سال ہے اِسکے بعد راجہ کرم چند بن راجہ تلوک چند نے (۲۲) سال ۷ مہینے راج کیا بعد ازان کانچند نے ۲۸ سال ۳ مہینے رام چند نے ۱۴ سال ۱۱ مہینے اور ہر چند نے ۱۸ سال ۲ مہینے کلیان چند نے ۱۵ سال ۷ مہینے بھیم چند نے ۱۸ سال ۳ مہینے گوبند چند نے ۲۲ سال ۲ مہینے اِسکے بعد نبید چند کی زوجہ مسماۃ رانی ہیم دیوی نے فقط ایک سال تک سلطنت کی باعتبار اصل کے تلوک چند سے رانی ہیم دیوی تک جو دس پشت ہوتی ہین ۲۵ اسال مدت سلطنت ہے اور ازروی شمار کے جو ۹ شخص ہوتے ہین ۱۱۸ سال ۱۱ مہینے ہے ✣

نوان شعبہ ہرپریم درویش اور اُسکے متعلقات کے بیان مین

بعد فوت ہونے رانی ہیم دیوی کے لوگون نے امر سلطنت کیلئے ہرپریم درویش کو لایق سلطنت کے سمجھکر اوسکے کُلاہ درویشی کو تاج شاہی سے بدل دیا اُس بزرگ نے تہوڑے دنونمین اپنی اجل طبعی کی وجہ سے وفات پائی صاحبان کتب سیر نے لکھا ہے کہ اوسکی مدت سلطنت ۷ سال ۵ مہینے ہے ہرپریم کے بعد اُسکا بیٹا راجہ گوبند پریم تخت نشین ہوا اور ۲۰ سال ۳ مہینے تک اُسنے حکمرانی کرکے انتقال کیا اوسکے بعد راجہ گوپال پریم نے ۱۵ سال ۳ مہینے بعد گوپال پریم کے مہاپریم تخت حکومت پر بیٹھا وہ اگرچہ بظاہر تخت سلطنت پر بیٹھا لیکن باطن مین متوجہ حقیقت کا تھا بعد چندروز کے آہستہ آہستہ ہرپریم کو جادۂ حکومت پر بٹھاکر راہ فقیری کی لی اوسکی مدت سلطنت ۶ سال ۸ مہینے ہے ہرپریم کے کل خاندان مین سے چار ہی شخصون نے سلطنت اور راج کیا باعتبار اصل کے ۵۳ سال اور باعتبار شمار کے ۴۹ سال ۷ مہینے اوسکے خاندان مین مدت سلطنت رہی ✣

دسوان شعبہ دیہی سین اور اوسکی اولاد کے بیان مین

ایک کتاب مسمی مجمع السلاطین جو تصنیف الہ داد ولد غوث محمد خان رئیس جاورہ ... اور وہ بین ولاستہ بارہ سو بتیر ہجری مین

مع جدول طول و عرض تالیف کی ہے اوسکو دیکھا گیا تو اوسمین اِسطرح پر لکھا ہے کہ دس صوبہ اول دار الخلافت ... چہ شاہجہان آباد دیارہ سرکار

حویلی شاہجہان آباد ... سرکار بداون ... سرکار سنبھل ... سرکار سہارنپور ... سرکار حصار فیروزہ

بیان حدود اربعہ ہندوستان

شرقی ... سمت جنوبی ... غربی ... سمت شمالی

کیفیت اندرپت

راجہ دیبی سین والی بنگالہ مہاپریم کی حقیقت حال سے واقف ہوکر لشکر بیشمار اپنے ہمراہ لیکر مملکت اندرایت کی طرف متوجہ ہوا اور آتے ہی بلا مزاحمت غیر کے تخت جہانبانی پر جلوس کیا ارکان ریاست مین سے ہر ایک کا یہ قصد و ارادہ تہا کہ اندریت کو مسخر کرلینا چاہیے لیکن دیبی سین کے دبدبۂ شان و شوکت کو دیکھکر کسی نے اوس سے پرخاش نہ کی اور سب نے اوسکی اطاعت و فرمانبرداری قبول کی وہ اپنی تا دم الحیات سلطنت کرتا رہا اوسکی مدت سلطنت کسی نے نہین لکہی ہے۔ اوسکے بعد راجہ بلاول سین ۱۲ سال ۴ مہینے کیشو سین ۱۵ سال ۸ مہینے مادہو سین ۱۱ سال ۴ مہینے سوا سین ۲۰ سال ۲ مہینے بہیم سین ۵ سال ۲ مہینے کانک سین ۴ سال ۹ مہینے ہری سین ۱۲ سال ۲ مہینے لکہمن سین ۲۶ سال ۱۱ مہینے نرائن سین ۲ سال ۴ مہینے لکہمن سین ثانی ۲۶ سال ۱۱ مہینے دہو سین ۱۱ سال ۳ مہینے۔ راجہ بلاول سے لیکر دہوا سین تک گیارہ پشت نے حکمرانی کی مدت حکومت سب کی باعتبار شمار کے (۱۴۲) سال اور بلحاظ اصل کے (۱۵۰) سال ہوئے دہو سین چونکہ ظالم و ستمگر تہا لہذا اسی فعل شنیع کے سبب سے ملک نکلکر دوسرون کے قبضہ مین گیا چنانچہ اوسکا حال بیان کیا جاتا ہے :.

گیارہوان شعبہ راجہ دیپ سنگہ اور اُسکے جانشینون کے بیان مین

راجہ دیپ سنگہ دہو سین کے ظلم و ستم کی خبر سُنکر بہت مسرور و فرحان ہوکر کوہستان سوالک سے بہت جلد بطمع سلطنت دہو سین کے مثل شاہباز کے دوڑا اور اوس دراج نابکار کو گرفتار کرکے قفس حبس مین محبوس کیا اور آپ بوقت سعید تخت سلطنت پر جلوس کرکے گلزار روزگار کو جو خزان رسیدہ اُسکے جور و ظلم کا تہا اپنے آپ عدل و انصاف سے تازگی و شادابی بخشی اوسکی مدت سلطنت ۲۷ سال دو مہینے رن سنگہ کی ۲۲ سال ۲ مہینے راج سنگہ کی ۹ سال ۸ مہینے ہر سنگہ ۲۶ سال ایک مہینے نرسنگہ کی

تقسیم ہندوستان کے راجاؤن کے بیان مین

ایک مدت دراز کے بعد ... سمت مین ... راجہ اننگپال اندریت کے ... نزدیک ایک شہر دہلی آباد کیا ... چنانچہ اب تک ... ۴۰۴ ہجری ... ایک ... قلعہ ... اور اب تک ... اوسکی آبادی کو وہ سے ... سلطان شمس الدین التمش ... ہجری مین بنایا ہے سلطان شہاب الدین ... غوری غزنوی سے سلطان ... اسلام ... ۶۲۲ ہجری مین ... معز الدین کیقباد ... بلبن نے ... اور سلطان ... ایک شہر آباد کیا ... دریای جمنا کے کنارہ ... سلطان جلال الدین نے ... سلطان علاء الدین ... سلطان غیاث الدین تغلق ... شہر ... ۷۲۵ ہجری مین ... تغلق آباد ... فیروز شاہ ... ۷۵۵ ... مین شہر فیروز آباد ... دریای جمنا کے ... آباد کیا ...

... تین کوس پر ایک محل مع ایک منار بلند کے بنا کیا اب تک یہ منار ایک پہاڑی پر قائم ہے عوام الناس اوسکو فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہین اوسکے بعد سلطان مبارک شاہ نے شہر مبارک آباد آباد اور پہر محمد ہمایون بادشاہ نے ۹۸۲ ہجری مین اندریت کا قلعہ بنا کر دین پناہ اوسکا نام رکہا اور شیر شاہ نے اپنے عہد مین ... غلامی کو ... سے مشہور ... ویران کرکے دوسرا شہر بنا کیا پہر سلیم شاہ نے ۹۵۰ ہجری مین سلیم گڑہ ... دریای جمن کے ... قائم ... شہر دہلی کے قریب ... شاہجہان بادشاہ ... شاہجہان آباد ... مشہور ہوا ... قلعہ بارش کی ...

اس قلعہ کا طول ۳۰۰۰ گز اور عرض ۶۰۰ گز اور دیوارون کی بلندی ۹۰ گز اور فصیل کی چوڑائی
نو گز اور قلعہ مین کل ستائیس برج ہین چار لاکھ
روپیہ اس قلعہ کی تعمیر مین صرف ہوا اور شاہجہان
بادشاہ نے ۱۰۵۸ھ مین دہلی کے قریب ایک
شہر آباد کرکے اپنے نام پر شاہجہان آباد نام رکھا
اور ۱۰۶۰ھ مین شوال کی دسوین تاریخ ایک
جامع مسجد سنگ سرخ کی تعمیر کرائی اس جامع
مسجد کا طول ساڑھے چھ سو گز اور عرض
گز بادشاہی ہے اور اسمین کل سات گز گنبدی
ہین حضور کے دیوان اعلی سعد اللہ خان اور
فاضل خان خانسامان کے اہتمام سے اسکی تعمیر ہوئی
ہے لکھا ہے کہ شہر اور قلعہ اور جامع مسجد اور تمام
محلات مین پینتالیس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے
اور گیارہ جمادی الثانی ۱۰۶۹ھ ہجری تک بے
تکلف ہو گئے ہین اور تفصیل اوسکے خرچ کی یہ ہے
دولتخانہ خاص و عام مین دو لاکھ پچاس ہزار
اور حیات بخش اور حمام محل مین چھ لاکھ روپیہ
اور بیگمات کے مکانات اور جلو عورات محل کے

٢٥ سال ٣ مہینے یہ سب نیک تھے۔ جب چتون سنگہ ابن راجہ نرسنگہ پایہ حکومت پر بیٹھا چونکہ اوس کے مزاج مین لاوبالی و بے پروائی کی شان تہی تھوڑے ہی زمانہ مین زمام سلطنت کی اوسکے ہاتھہ سے نکلگئی اور وہ آوارہ دشت ادبار کا ہوکر مرگیا اوسکی مدت سلطنت ۸ سال ۵ مہینے ہے راجہ دیپ سنگہ سے راجہ نرسنگہ تک چھہ شخصون نے بموجب شمار عدد کے ١٣٠ سال ٩ مہینے متصل اور بلحاظ اصل کے (١٣٩) سال تک سلطنت کی +

بارہوان شعبہ راجہ پرتھی راج کے بیان مین

راجہ پرتھی راج رای پتھورا مشہور ہے وہ حاکم و والی مملکت میرٹھہ کا تہا اور راجہ چتون سنگہ کی خدمت مین اوسکو نیاز تہا راجہ چتون کو امور سلطنت مین غافل پاکر وقت فرصت جانکر لشکر جرار سے دفعتًا اوسکے سر پر آپہونچا اور ہنگامہ کارزار کا گرم کیا۔ راجہ چتون سنگہ کے پاس سامان جنگ و جدال کا تیار و موجود نہ تہا لہذا اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لایا اور بھاگ کر پہاڑون مین جا چھپا اور وہین ہلاک ہوگیا۔ رای پتہورا فتح و کامیابی کے نقارے بجاتا ہوا دہلی کے تخت سلطنت پر جلوہ نما ہوا۔ اوسکے عہد مین سلطان شہاب الدین غوری نے کئی مرتبہ غزنین سے آکر جنگ و جدال کیا چنانچہ انجام کار موضع نرائین عرف ملادری پر اوسکو قتل کرکے خود آپ سلطنت ہند کا فرمانروا ہوا رای پتہورا کی مدت سلطنت ١٥ سال کئی مہینے ہین۔ جاننا چاہیے کہ بعد مارے جانے رای پتہورا کے ہندوُنکی حکومت ملک ہندوستان سے منقطع ہوکر سلاطین اسلام کی طرف منقسم ہوگئی چنانچہ انشاء اللہ تعالی اونکا احوال آیندہ آتا ہے۔ معلوم کرو کہ راجہ جدہشتر پانڈو سے لیکر رای پتہورا تک موافق رای تریگی کے کہ جو ایک معتبر کتاب اور ہندوُن مین مشہور و معروف کتاب ہے چنانچہ صاحب سیر المتاخرین نے لکھا ہے ہندوُن کی مختلف قومون سے

نہر وثنان کے بیان مین

مکانات مین ایک لاکھہ اور باقی عمارات اور
بازار اور چوک مین چار لاکھہ اور قلعہ اور خندق
مین اکیس لاکھہ مگر بیان یہ صحیح ہوتا ہے کہ
اول قلعہ کے صرف مین چار لاکھہ روپیہ کی تعمیر
لکھی ہے اور بیان صحیح خندق کے بیس لاکھہ
بیان کیا ہے واللہ اعلم بالصواب اور جامع مسجد
مین ساڑھے پانچ لاکھہ شاہ تیموری کی اولاد
مین سارے ہے تہی اور شہر اور ملک سرکار
اس قلعہ مین ہتی ہے اور شہر فیض نگر

اس قلعہ مین ہتی ہے اور شاہ جلی اس سلطان فیروز شاہ جلی
انگریزی کے زیر حکومت ہے اور اول سلطان مین دریای جمون
نے اپنے ایام سلطنت مین خضر آباد کے نواح مین
سے ایک نہر پرگنہ سفیدون کی حد تک جاری کی چونکہ
نکالکر پرگنہ سفیدون کی حد تک جاری کی اور پانی کم
یہ مقام شکارگاہ کیلئے منتخب تہا اور اس قدر خراب
میسر ہوتا تہا یہ نہر رفتہ رفتہ بند ہوگیا پہر محمد اکبر
بہوگئی کہ اوسکا جاری ہونا بند ہوگیا پہر علی مردان خان
شاہ بادشاہ کے عہد مین شہاب الدین احمد خان
صوبہ دار دہلی کی مرمت کرکے شہر مین
نہر جاری کی اور عالمگیر کے زمانہ تک
وہ نہر بالکل ایسی ناکارہ ہوگئی تہی کہ وقت
قابل نہین رہی تہی اوسوقت بجای اسکے

ایکسوبیس شخصون نے (۴۴۰۸) سال تک حکمرانی کرکے روانہ ملک عدم کے ہوئے اور بموجب امتحان راقم کے سوای مدت سلطنت راجہ دیپ سین اور راجہ بکرماجیت کے کہ انکی معلوم نہین۔ آغاز جدہشتر سے مع اجتماع طبقات مرقوم الصدر کے (۴۱۹۲) سال ۵ مہینے ہوتے ہین او شروع راج گوروان اور پانڈون کے (۴۲۱۷) سال ۵ مہینے ہے الدلیس باقی ہوس +

معلوم کرنا چاہیے کہ اصل کتاب جس سے مضمون اس فصل کا منتخب کیا ہے ہر گروہ کی مدت حکومت کہین کم کہین زیادہ پائی گئی ہے اور چونکہ حقیقت اسکی پوشیدہ نہی تو مجبور ہوکر راقم نے واسطے اطلاع کے دو قول لکھے ایک موافق اپنے شمار کے اور ایک بلحاظ تحریر مؤلف عنہ کے اور آگے بھی بدستور بعض بعض جگہہ عاجز و مجبور ہوکر ایسا ہی عمل کیا ہے۔ لیکن جہان کہین احاد کا فرق تھا وہان بنظر قلت کے اور جس جگہہ فرق آٹ یعنی صدیون کا تھا وہان کثرت کا اعتبار کرکے قول سابق سے انداز نظر کرکے اعداد شمار پر اکتفا کیا ہے +

دوسری فصل مطابق تحریر شیخ محمد قاسم فرشتہ کے

اسمین ۱۵ شعبے ہین۔ واضح ہو کہ ملک ہند ہند بن حام بن حضرت نوح علیہ السلام کا آباد کیا ہوا ہے اور انہین کے نام سے مشہور و معروف چلا آتا ہے۔ اول جو شخص کہ اس ملک مین مسند نشین حکومت کا ہوا اوسکا نام کشن تھا اور کشن سے مراد کنہیا نہین ہین جو مشہور ہین اور اہل ہند اونکی پرستش کرتے ہین چنانچہ دفتر سوم مین انشاء اللہ تعالی اُنکا ذکر آویگا بالفعل بیان کشن مذکور کا بیان ہی +

پہلا شعبہ کشن اور اُسکی فرزندون کی بیان مین

کشن ایک غیر مشہور آدمی ہے لیکن ایک عقلمند شخص اور صاحب جرات تھا۔ اپنی شجاعت ذاتی اور فراست

صوبہ اکبرآباد کا بیان

رذیلی سے اُسنے ملک ہندمین بنای سرداری وریاست کی ڈالی ہے چونکہ وہ نہایت جسیم تھا لہذا گھوڑا اوسکی سواری کی طاقت نرکھتا تھا استعانت اپنی عاقبت اندیشی کی ہیل وحشی کو مناسب تدبیرون سے مطیع کرکے اپنی سواری مین رکھا - اور ایک شخص برہمن نامی اوسی کے زمانہ مین نسل بنگ بن ہند کے تھا جسکی اولاد سے ملک بنگالہ معمور وآباد ہوا ہے نہایت دانشمند شخص تھا پس کشن نے اوسکو اپنا وزیر مقرر کیا - اکثر صنعتین اور حرفے مثل آہنگری و درودگری وغیرہ کے اُسنے ایجاد کی ہین اور بعض کا یہ مقولہ ہے کہ لکھنا اور پڑھنا بہی اُسی سے نکلا ہے اُس وقت مین سب سے پیشتر جو شہر ملک ہندوستان مین آباد ہوا بلدہ اودہ ہے - اور کشن مذکور طہمورسب کا ہمزمانہ ہے اور اُسکے زمانہ مین قریب دو ہزار قریون کے آباد ہوئے ہین اور کشن کے (٣٧) لڑکے تھے اور اُسکی چارسو سال کی عمر ہوئی +

مہاراج بن کشن کے بیان مین

مہاراج ولد کشن نے اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت سلطنت پر قدم رکھکر ملک کی آبادی مین بہ نسبت باپ کے زیادہ سعی وکوشش کی پورب بن ہند کی اولاد کو امارت وحکومت دی اور نسل برہمن کو کاروبار وزارت اور تحریر اور علم وطبابت کے سپرد کئے اور ایک گروہ کو زراعت پر نصب کیا اور ایک جماعت کو انواع انواع کے پیشون اور طرح بطرح کے حرفون پر لگایا اوسنے ہی بلدہ بہار کی بنا ڈالی اور بہت عبادتگاہ ومدارس بنائے یہ راجہ فریدون کا ہمعصر ہے اِسکے (١٤) لڑکے تھے اسنے سات سو سال کی عمر مین وفات پائی - یہ بہی معلوم ہو کہ بالچند نامی مہاراج کا سپہ سالار تھا ولایت مالوہ اُسی کے نام سے مشہور ہے قلعہ گوالیار وبہانہ اسی سپہ سالار موصوف کا بنوایا ہوا ہے اور نیز علم موسیقی کو اُسنے ہی ملک تلنگ اور دکن مین لاکر بہت رواج دیا ہے +

بیان سرکار ہای صوبہ مذکور

سرکار اکبرآباد — سرکار نارنول — سرکار تجارہ — سرکار ایرج — سرکار الور — سرکار سالوان — سرکار قنوج — سرکار کالپی — سرکار بروده — سرکار سہار — سرکار کول — سرکار گوالیار

کیفیت لودی

کیشوراج بن مہاراج کے بیان مین

کیشوراج بن مہاراج خلق کی آسودگی کا باعث تھا یہ راجہ اور منوچہر دونون ہمعصر ہین اُسکی مدت سلطنت (۴۰۰) سال ہے ✣

فیروز رای کا بیان

فیروز رای ولد اکبر کیشو رای علم شاستر ہندی مین خوب واقفیت و مہارت رکھتا تھا اور اوسکی صحبت مین ہمیشہ علماء و فضلاء رہا کرتے تھے بلدہ بنیر کی اوسی کے زمانہ مین تعمیر ہوئی ہے اپنے آخر وقت مین رستم کے حملون سے کہ وہ ہند کی تسخیر کی طرف متوجہ تھا تاب نہ لا کر بھاگا اور کوہستان چہار کھند اور کوندوارہ مین جا کر روپوش ہوا اور انہین ایام مین وہین ہلاک ہو گیا۔ اُسکی مدت حکومت (۵۳۷) سال ہے یہان ایک سلسلہ راج کا تمام ہوا اب دوسرے کا سلسلہ شروع ہوا ✣

دوسرا شعبہ سورج اور اُسکے فرزندون کے بیان مین

سورج منجملہ سرداران ہند کے ایک شخص تھا جو کہ رستم داستان کی خدمت مین رہتا تھا۔ جب رستم نے فیروز رای کے فوت ہونیکی خبر سُنی تو اوسکی اولاد کو محروم الارث کرکے راجہ موصوف کو مسند سلطنت پر متمکن و جاگزین کیا اور آپ ایران کو متوجہ ہوا۔ پس اوس راجہ کے زمانہ مین ایک برہمن نے کھنڈ کے کوہستان سے آکر اسکی ملازمت اختیار کی چونکہ برہمن علوم غریبہ اور فن سحر سے واقف تھا لہذا راجہ کے دل مین اوسکا رتبہ زیادہ ہوا۔ اُسنے راجہ کو بُت پرستی کا طریقہ تعلیم کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ بت پرستی نے اُسیکے وقت سے رواج پایا ہے ورنہ اُس سے پیشتر سب لوگ خدای تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے تھے۔ بعض بعض اُسی کے زمانہ سے آفتاب پرست ستارہ پرست آتش پرست بھی ہو گئے تھے

پھر ایک مدت دراز کے بعد اکبر بادشاہ
نے ۱۰ جلوس مین بجاے اینٹ کا
ایک قلعہ سنگ سرخ چسپین مین ایسا برج اور جلی تعمیر کرایا
دروازے اور دو کاروانسرا ... گز اور عرض کے اہتمام سے
اوسکی دیوار کی بلندی چہتر گز اور مبلغ بیس لاکھ
تیس گز تھا **قاسم خان** تعمیر مین مبلغ
سے اس قلعہ کی تعمیر ہوا۔ یہ شہر دریای جمن کے
کنارہ پر واقع ہے طول مین آبادی جانب
غرب سات کوس اور عرض مین ایک کوس
شاہ جہان نے اوریٹی کا ہی
ہے پھر اس قلعہ کو جو اینٹ سے بنایا
ہجری مین اس قلعہ اور صرف کر کے تعمیر کرایا
پینتیس ۱۰۴۵ھ لاکھ روپیہ اور چونہ اور پتھر سے
مضبوطی کے ساتھ ... اور اوسکا نام اکبرآباد
اور اپنے دادا کے نام پر رکھا اور بادشاہی
رکھا اس قلعہ کا دور تین ہزار گز اور عرض
ہے اور دیوار کی بلندی چہتر گز اور دریا کے
تیس گز اور اوس شہر کی آبادی دریا کے
دو طرف کنارہ پر واقع ہوئی ہے جانب

تیسرا حصہ ہندوستان کے راجاؤن کے بیان مین

غرب مین سات کوس تک اور طول مین دو
کوس تک آبادی ہے اور باقی اوس طرف
کی آبادی کا دور جو مشرق کی جانب مین ہے
طول ڈہائی کوس اور عرض ڈیڑھ کوس
اور عمارات اس شہر مین بکثرت ہین اور
روضہ تاج گنج جو ظل شاہی سے تیار
ہوا ہے مشرق کی طرف دریای جمن
ہے اور یہ دریا اس سے ملا ہوا شمال
کی طرف جاری ہے اور شاہ جہان کی
بیوی نواب **ممتاز محل بیگم** وہان مدفون
ہے اور شاہ جہان کی دختر بھی
اندر مدفون ہے اور بڑی مسجد جو کہ
کر متصل ہے اوسکا طول ایک سو تیس ۱۳۰
گز ہے اور قلعہ کی طرف تین گنبد ہین
اور تین گاؤن کی جانب ... ایوان اور
اوسکا صحن ... یہ عمارتین
شاہ جہان کے عہد مین تعمیر ہوئی ہین
سیکری پہاڑ کے نواح مین
اکبرآباد سے سمت جنوب مین دس بارہ
کوس پر ہے جلوس کے سولہوین سال
خود اکبر بادشاہ نے زبدۃ الاولیا حضرت

راجہ سورج کیقباد کا ہمزمانہ ہے وہ ہمیشہ کیقباد کو خراج دیتا رہتا تھا۔ اور اپنی ہمشیرہ زادی کو رستم کے نکاح مین دیا تھا۔ شہر قنوج اسی کے عہد مین تعمیر کیا گیا ہے اوسنے اپنی وفات کے وقت (۳۵) لڑکے چھوڑے تھے۔ اُسکی مدت سلطنت (۲۵۰) سال ہے ✤

بھراج ولد سورج کے بیانمین

بھراج ولد اکبر سورج کا تھا علم موسیقی مین برسون تک مصروف رہا ہے۔ شہر بھراج اُسیکی نام سے آباد کیا گیا ہے اور بلدہ بنارس کو بھی جسکی سورج نے بنیاد ڈالی تھی اوسنے کمال کو پہنچایا اور نیز اوسی نے اپنی بھائیون کو لفظ راجپوت کا لقب دیا تھا انھین کی اولاد راجپوت کہلائی جاتی ہے اور بعض مورخین راجپوتون کی ابتداء اور طرح بیان کرتے ہین۔ آخر کار ایک برہمن نے جسکا نام کیدار تھا سوالک کے کوہستان سے بھراج پر خروج کیا اور جنگ عظیم کے بعد اوسپر غلبہ پاکر کامیاب ہوا اور زمام سلطنت کی اپنے قبضہ اقتدار مین لایا۔ بھراج کی مدت حکومت (۲۶) سال ہے ✤

تیسرا شعبہ کیدار کے بیانمین

کیدار جہانداری کے علم سے خوب واقف تھا یہ بادشاہ بزرگ ہوا ہے۔ کیکاؤس و کیخسرو کا مطیع و فرمانبردار تھا۔ کالنجر کا قلعہ اسی کا بنایا ہوا ہے۔ اِسکے آخر عہد مین ایک شخص نے جسکا نام شنکل تھا اسپر نواحی کوچ سے خروج کیا اور غلبہ پایا۔ کیدار کی مدت سلطنت (۱۹) سال ہے ✤

چوتھا شعبہ شنکل اور اُسکے بیٹے کے بیانمین

شنکل نے پہلے غلبہ کے بعد بہار و نمین کوچ کرکے پیران ویسہ سے جو افراسیاب کا سپہ سالار تھا خوب لڑا انجام کار اُسکو شکست دی جب افراسیاب نے پیران ویسہ کی ہزیمت اور شنکل کی بیباکی کی خبر سُنی

مقبرہ شیخ سلیم چشتی قدس سرہ

[illegible] اکبر نے اول قصبہ سیکری کو فتح آباد کے نام سے مشہور کیا اور بعد [illegible] سال کے بعد عمارات کے نقشہ فتحپور [illegible] جب تیار کرایا گیا اور اس اثنا مین گجرات فتح ہوا تو اوسکا نام فتحپور سیکری رکھا۔ اوسکی آبادی مین لکھا ہے کہ پندرہ لاکھ روپیہ صرف ہوا مین معلوم کہ یہ رقم صرف شہر یا عمارات مین صرف ہوئی یا کل مین۔ اس شہر مین شیخ سلیم چشتی قدس سرہ کی درگاہ بہت مرصع کار ہے

چلا گوالیار مین چار سرکار مین اور یہ ایک مختصر شہر ہے اوسکی شہرپناہ فی الحال جا بجا سے شکستہ ہو رہی ہے اور تانسین قوال کی قبر بھی شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب واقع ہے اور یہ قوال اکبر کے عہد مین تھا۔ گوالیار نامہ مین لکھا ہے کہ بکرماجیت کے زمانہ سے تین سو تینتیس برس کے بعد راجہ صورت سین عرف صورت مال نے

[illegible] ہندوستان کے بیانمین

[illegible] بموجب اشارہ گوالیا نام [illegible] برس مین [illegible] کو پہنچایا اور اوسکی اولاد مدت دراز تک اس دیار مین حکومت کرتی رہی [illegible] ہجری مین شمس الدین التمش نے [illegible] کرکے ایک سال کے بعد گوالیار کو فتح کیا

کالپی ایک شہر ہے [illegible] راجہ [illegible] کے عہد مین [illegible] جب راجہ [illegible] اس شہر مین [illegible] بیان نظام شاہ [illegible] بیان قنوج [illegible] مشہور ہے [illegible] کالپی کا قلعہ تیار کیا ہے [illegible]

تو کنگ ڈر سے بطور ایلغار کے آیا اور اپنے حملون سے ہنود کے لشکر کو زیر و زبر کیا۔ پس شنکل پریشان ہو کر تیغ و کفن اپنے ساتھ لئے ہوئے آیا اور افراسیاب کے پاؤن پر گر پڑا افراسیاب نے اوسکے حسن عقیدت کو پسند کیا اور مہربان ہو کر بہانگی راجگی اوسکے بیٹے کو دی اور شنکل کو اپنے ہمراہ توران کو لیگیا پس شنکل وہین رستم کے مددگارون کے ہاتھ سے ایک جنگ مین مارا گیا۔ واضح ہو کہ شہر لکھنؤ اسی کا بسایا ہوا ہے۔ اوسکی مدت سلطنت (۴۴) سال ہے +

راجہ رہت کے بیان مین

راجہ رہت شنکل کا بیٹا عابد اور نیک اندیش شخص تھا ملک کے محاصل کے تین حصے کرتا تھا۔ ایک حصہ خیرات کرتا تھا اور ایک حصہ اپنے باپ کے اخراجات ضروری مین اور افراسیاب کو پہنچاتا تھا اور تیسرا حصہ فوج اور گھوڑون وغیرہ مین خرچ کرتا تھا قلعہ رہتاس کو آباد کر کے اوسمین ایک عظیم الشان بتخانہ بنایا اور اکثر اوقات عبادت مین مشغول رہتا تھا شہر قنوج مین جو اوسوقت راج کا پایہ تخت تھا وفات پائی۔ اوسکی مدت حکومت (۵۱) سال ہے چونکہ اوسکی وفات کے وقت کوئی اوسکا بیٹا زندہ موجود نہ تھا لہذا بہت سا ہرج مرج ظاہر ہوا پس اس عرصہ مین ایک شخص جسکا نام مہراج تھا اطراف مارواڑ سے خروج کر کے بادشاہ ہوا +

پانچوان شعبہ مہراج اور اوسکی جانشینونکی بیان مین

مہراج کچھواہہ گشتاسب کا ہمعصر تھا اور ہمیشہ اوسکو خراج دیا کرتا تھا اوسکی مدت حکومت (۴۰) سال ہے +

راجہ کیدراج کے بیانمین

راجہ کیدراج مہراج کا ہمشیرزادہ ہے اوسکی وصیت کے موافق راج کا جانشین ہوا اوسنے اپنے زمانہ مین قلعہ جمنو کو بسایا اوسکی مدت سلطنت (۴۳) سال ہے +

[illegible] ہندوستان کے بیان مین

جب اوس معبد کی تخریب کیلئے حکم شاہی صادر ہوا تو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کر دیا گیا اور اوسی جگہ پر ایک نہایت عالیشان مسجد تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہوئی اور بکثرت وہان مرصع بت نہایت قیمتی جواہرات اور بعض سونے کے تھے وہ سب کے سب مسجد جہان آرا بیگم کی سیڑھیون کے نیچے جو اب اکبرآباد مین ہے دفن کر دیے گئے تا کہ خلائق کی آمد و رفت مین پامال ہوتے رہین اور دریای جمنا کے کنارے پر وہان کے حاکم عبدالغنی خان نے اپنے عہد مین ایک عالیشان مسجد بنائی ہے اکثر تواریخ مین ذکر ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ہمراہیون نے شہر متہرا کو خوب غارت کیا اور تمام بتخانے جلا دیے اور ان مین ایک سونے کا بت نکلا بادشاہ کے حکم سے جب اوسکو توڑا اور وزن کیا تو ۹۸۰۰۰ ہزار روپیہ اور چند مثقال زر خالص اور ایک پارہ یاقوت جو وزن مین چار سو پچاس رتی تھا اوسکے اندر سے نکلا۔ گویا موم ایک نامی قیمتی تھا

راجہ جی چند کے بیان مین

راجہ جی چند کیدراج کی فوج کا سپہ سالار تھا وہ قابو پاکر اوسکی وفات کے بعد سلطنت کا مالک ہوا۔ لیکن بندگان خدا سے بی پروا رہتا تھا۔ یہ راجہ بہمن اور داراب کا ہمزمانہ ہے ہر سال وونون کو پیشکش دیتا رہتا تھا جب اِسنے وفات پائی تو اوسکا بیٹا صغیرسن تھا اگرچہ اسکی مان اسکو جانشین کرکے خود متکفل امور سلطنت کی ہوئی لیکن جی چند کا بھائی جسکا نام دہلو تھا راج کے سردارون سے اتفاق کرکے طفل مذکور کو تخت راج سے علیحدہ کرکے آپ بادشاہ بن بیٹھا۔ جیچند کی مدت سلطنت (۶۰) سال ہے ٭

راجہ دہلو کا بیان

راجہ دہلو ایک دلیر شخص اور بندگان خدا پر مہربان تھا اوسکو مخلوق کی بہبودی بیشتر منظور تھی۔ شہر دہلی اوسی کا بسایا ہوا ہے اُسکے اخیر عہد مین ایک راجہ نے جسکا نام فور تھا کمایون سے خروج کیا اور دہلو کے ساتھ جنگ عظیم کرکے دہلو کو اسیر کیا اُسکے بعد رہتاس کے قلعہ کو بھجوادیا۔ اُسکی مدت سلطنت (۴۰) سال ہے۔

معلوم کرنا چاہیے کہ اکبرنامہ کے تیسرے دفتر مین جو آئین اکبری کے نام سے مشہور ہے یہ لکھا ہے کہ بکرماجیت کے ۴۲۹ سنہ مین راجہ اننگ پال فرمانروا ہوا ہے اوسنے اندرپت کے قریب ایک شہر آباد کرکے اُسکا نام دہلی رکھا اُسکی اولاد مین حکومت چارسو انیس سال ایک مہینہ بیس روز رہی ہے اس مدت مین (۲۰) شخصون نے اُسکے خاندان سے سلطنت کی ہے ٭

چھٹا شعبہ راجہ فور کے بیان مین

فور عظیم الشان راجہ تھا چنانچہ تمام مورخین کا اسپر اتفاق ہے کہ ہندوستان مین اُس جیسا کوئی راجہ نہین ہوا رایان پیشین کے خلاف اُسنے پیشکش بھیجنا ایران کو موقوف کیا تھا اس راجہ کا اور سکندر کا ایک زمانہ ہر

ہر چند کہ سکندر نے اسپر لشکر کشی کی لیکن اس سے عاجز نہ ہوا بلکہ مجادلہ عظیم کرکے مارا گیا- اسکی مدت حکمرانی (۲۳) سال ہے- فور کے مقتول ہونے اور سکندر کے ایران کی طرف واپس جانیکے بعد ایک شخص جسکا نام سنیارچند تھا ہند کا حاکم بن بیٹھا۔

ساتوان شعبہ سینارچند کے بیانمین

سینارچند ہر سال خراج گودرز کو کہ اوس وقت مین شاہ ایران تھا قبل اُسکے طلب کرنیکے بھیجتا تھا بعد کئی سال کے جونہ نامی نے اوسپر خروج کرکے استیلاء و غلبہ پایا سینارچند کی مدت سلطنت ۷۰ سال ہے-

آٹھوان شعبہ راجہ جونا اور اُسکے بیٹے کے بیانمین

راجہ جونا فور کا بھانجا ہے وہ افعال پسندیدہ اور خصایل برگزیدہ رکھتا تھا اوسنے دریای گنگ و جمن کے کنارہ پر بہت سے قریے آباد کیے ہین اور یہ راجہ اردشیر بابکان کا ہمزمانہ ہے اُسکے بائیس بیٹے تھے اوسکی مدت سلطنت (۹۰) سال ہے۔

کلیان چند کا بیان

کلیان چند جونا کا سب سے بڑا بیٹا تھا بڑا ظالم و سفاک تھا اسکے عہد حکومت مین ہندوستان کی نہایت خراب و ویران حالت ہوئی ہے اور اطراف کے راجہ قوی و زور آور ہوئے حتی کہ راجہ بکرماجیت کو یہ قوت حاصل ہوئی کہ اوس وقت سے رفتہ رفتہ اس رتبہ کو پہنچا کہ ابھی تک مشہور و معروف چلا جاتا ہی اُسکی مدت جہانبانی کی معلوم نہین

نوان شعبہ بکرماجیت کے بیانمین

بکرماجیت اردشیر بابکان کا ہمعصر ہے اور بعض مورخین کا یہ بیان ہے کہ وہ شاپور کا ہم عہد و زمانہ ہے یہ راجہ صاحب تاریخ ہوا ہے یعنی ہندو لوگ دفتر و تمین اوسکی وفات کے اعتبار سے سنہ سال و ماہ کا لحاظ کرتے ہین

اور یہان اکثر تماشا مشتی صاحب نے لکھا ہے کہ جب اکبر شاہ نے قلعہ ... جہان جمنا اور گنگا کا میل ہوا ہے ... اس وقت الہ آباد اوسکا نام ہوا ...

کالنجر

... کالنجر ...

جونپور

... جونپور ...

اولیاء ہندوستان کے بیان مین

جونپوری یہین پیدا ہوئے جو قوم مہدویہ کے پیشوا ہین اکثر جاہل لوگ اونکو مہدی موعود جانتے ہین ۸۴۷ھ مین وہ پیدا ہوئے اور ۹۰۵ھ مین اونھون نے مہدی ہونے کا دعوی کیا دکن کے اکثر لوگون نے اون کے دعوی کی تاریخ دعو نعم کذاب مبین مین نکالی ہے مگر عہد دور سے نہین ... جانے اسکی تحقیق کیا ہے- تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے جب اونہون نے مہدی ہونے کا دعوی کیا تو جاہل لوگون نے اُنکے قول کی تصدیق کی اور وہ دکن مین آکر اپنے باپ ...

... کے شہر مین زبدۃ الاولیا محمد ملتانی صاحب قدس سرہ کی ملاقات کیلئے آئے اور شہر باہم عید گاہ کے میدان مین اوترکر وہان تین بچار مقام کرکے وہ حضرت خود تشریف ... لگانے کیلئے اپنے چارون فرزندون کو ملاقات کیلئے بھیجا وہ اونکی ملاقات سے بہت خوش ہوئے اور جب رخصت ہوئے ابن شاہ برکات ... تو شیخ بدرالدین صاحب قدس سرہ نے اپنے والد بزرگوار شاہ محمد ملتانی صاحب قدس سرہ سے دریافت کی

چنانچہ سال گذشتہ ۱۳۲۷ ہجری ہے (۱۹۱۱) سمت یعنی سنہ بکرماجیت ہے اور اپنے آخری وقت مین اسنے سالباہن سے جو ملک دکن کا ایک زمیندار تھا مقابلہ کیا اور بہت سی جنگ وجدال کے بعد دریای نربدا پر سالباہن غالب آیا اور بکرماجیت مارا گیا اوسکی مدت حکومت مین بہت اختلاف ہے ؛

دسوان شعبہ راجہ بھوج کی بیانمین

راجہ بھوج لوار کی قوم مین سے ہے بکرماجیت کے بعد مالوہ مین وہ تخت نشین ہوا وہ بھی ہمیشہ مثل بکرماجیت کے تعمیرات ورعیت کی فلاح وآسودگی کی طرف مصروف ومتوجہ رہتا تھا اوسنے ہی شہر کھرکون اور قصبہ مابہ کو تعمیر کرایا ہے اُسنے ۵۰ سال حکومت کی ہے ؛

گیارہوان شعبہ باسدیو کے بیانمین

باسدیو ایک شخص ہے جو راج بھوج کے بعد تخت قنوج پر بیٹھا یہ راجہ بہت ذی شوکت وصاحب حشمت تھا یہ بہرام گور کا ہمزمانہ ہے وہ ہر سال تحایف بہرام گور کی خدمت مین بھیجا کرتا تھا قلعہ وشہر کالپی اسی کا بنایا ہوا ہے اسنے اپنی وفات کے وقت (۲۰) فرزند چھوڑے بھائیون مین باہم دس سال تک نزاع رہا آخرالامر رام دیو جو اوسکا سپہ سالار تھا قنوج کے پایہ تخت پر قابض ومتصرف ہوا اوسنے ۷۰ برس حکومت کی ہے یہ بھی جاننا چاہیے کہ بہرام گور اوسکے زمانہ مین تاجرانہ بھیس مین اوضاع اور اطوار ہند کے معلوم کرنیکیلئے شہر قنوج مین آیا تھا

بارہوان شعبہ راجہ رام دیو کی بیانمین

رام دیو راٹھور نہایت شجاع اور دلیر وصاحب تدبیر تھا مارواڑ لکھوٹی مالوہ اپنے تحت تصرف مین لایا تھا راجہ کمایون کو کہ وہ بھی بہت بڑا راجہ تھا بعد قتال وجدال کے لڑکی لیکر امان دی - شیورای حاکم دکن نے بھی اُسکی شوکت ودبدبہ کی ہیبت سے اپنی لڑکی کو مع جہیز کے اوسکی خدمت مین روانہ کیا تھا اور نگرکوٹ کے

مواضعات مین بہت سی غارتگری کرکے وہانکے راجہ کی بیٹی بھی اپنے لڑکے کیلئے لی ہے اور قلعہ جمہورن کے راجہ کی لڑکی بھی بہت سے جنگ وجدال کے بعد اپنے دوسرے لڑکے کیلئے لی ہے اور کنارہ بہت سے بنگالہ کے حدود تک جہان سوالک کے پہاڑ منتہی ہوتے ہین پہنچکر قریب پانسو راجہ ورانیون کے گرفتار کیے اور بہت مال واسباب فراہم کیا سب ہندؤن کا اسپر اتفاق ہے کہ رام دیو کے مثل کوئی راجہ عظیم الشان ہند مین نہین ہوا یہ راجہ فیروزشاہ ساسانی کیقباد کے بیٹے کا ہمعصر وزمانہ ہے یہ راجہ فیروزشاہ کو ہرسال خراج دیتا تھا اور اسکی اطاعت وفرمانبرداری مین رہتا تھا اسنے (۵۴) سال حکمرانی کی ہے +

تیرہوان شعبہ پرتاپ چند کے بیان مین

راجہ رام دیو کے سپہ سالار پرتاب چند نے راجہ کے فوت ہونیکے بعد اُسکے بیٹون مین باہم مناقشہ ونزاع دیکھکر اس وقت کو غنیمت جانا اور نہایت آسانی کے ساتھ متصرف حکومت کا ہوا یہ شخص نوشیروان کا معاصر ہے پہلے تو پیشکش کے بھیجنے سے سرکشی کی تھی بعدازان اپنی سرکشی سے نادم وشرمندہ ہوکر تادام الحیات ہرسال خراج دیتا رہا اوسکی مدت حکومت معلوم نہین +

چودہوان شعبہ راجہ انند دیو کے بیانمین

راجہ انند دیو راجپوت پرتاب چند کے فوت ہونیکے بعد دیار مالوہ سے خروج کرکے تمام ملک مالوہ اور نہروالہ او مرہٹہ اور دکن اور برار سب پر قابض ومتصرف ہوگیا۔ رامی گڑہ اور راہوار اور منڈوا کے قلعے اسنے ہی بنائے ہین یہ شخص خسرو پرویز کا معاصر تھا اسنے (۱۶) سال تک سلطنت کی ہے +

پندرہوان شعبہ مالدیو کے بیانمین

مالدیو نامی ایک شخص اسی زمانہ مین میان دوآبہ سے خروج کرکے اول دہلی کو پرتاب کے بیٹون سے بالجبر لیلیا اُسکے بعد

ہندوستان کے شہرون کے بیان مین

سالار مسعود غازی کا مزار یہین ہے انکا ذکر آگے آئیگا لکھنؤ صوبہ اودھ مین نگری یہ شہر گومتی کے کنارہ پر واقع ہے دریای گومتی اسکے شمال کی طرف ہوکر گذرتا ہے اسی شہر مین شاہ مینا صاحب کا مزار ہے یہان کی آب وہوا اچھی ہے قند اور ... کمان اس شہر کی مشہور ہے اکبر کے عہد مین قاضی محمود لکھنؤ کے دیوان تھے اکبری دروازہ اور سرا اکبر کے نام سے اونھون نے تیار کرایا ہے نواب شجاع الدولہ کا لکھنؤ دار الوزارت تھا آصف الدولہ نے دریا کے کنارے بڑی بڑی عمارات اپنے وقت مین بنائین ...

قنوج پر قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ قنوج اُسکے زمانہ مین ایسا آباد ہوا تھا کہ صرف تنبولی کی دوکانین ایک قسم کی تیس ہزار تہین اور ساٹھہ ہزار مکان قوالون کے وعلی ہذا القیاس اسنے (۴۴) سال تک حکومت کی اُسنے جب کچہ اولاد نہ چہوڑی تو خواہ مخواہ ہر ایک راجہ نے علحدہ علحدہ خود مختاری کرلی یہانتک کہ ملک ہند مین کوئی راجہ عظیم الشان طلوع دین محمدی صلعم تک نہوا چنانچہ محمود غزنوی جہاد کا قصد کر کے جب ہندوستان کو آیا ہے اُسوقت قنوج مین راجہ کور تہا اور میرٹھہ مین دہرم رت اور مہاون مین گلچند اور لاہور پنجاب مین جیپال بن اسپتال اور کالنجر مین بجرا اور اسیطرح مالوہ اجمیر گجرات گوالیار مین جدا جدا حاکم تہے سلطان محمود اور جیپال والی لاہور سے جنگ ہوئی انجام کار سلطان غالب آیا اور جیپال کی شکست ہوئی پس اُسی وقت سے اہل اسلام کا عمل جاری ہوا اور نیز یہ معلوم کرنا چاہیے کہ اس سے قبل مہلب بن صفرہ نے جو عرب کے امرا کبار مین سے ایک شخص تہا حضرت امیر معاویہ کے زمانہ مین ۴۴ھ مین کابل و زابل مین آکر کنارہ نیلاب پر جنگ کر کے دس بارہ غلام لونڈیان اسیر کئے اُسوقت بعض باشندگان ہند نے خدای تعالی وحدہ لاشریک لہٗ اور جناب رسالتماب صلعم کی رسالت کا اقرار کیا تہا اور مسلمان ہوئے تہے مہلب کے بعد ۹۹ھ مین حجاج بن یوسف کی طرف سے بہی اسلام کی دعوت یہان پہونچی تہی اور آغاز ظہور اسلام ابتدائً شہر ملتان مین محمد قاسم بن عم حجاج مذکور کی کوشش سے ہوا تہا۔ اور سبکتگیون کے وقت مین مساجد وغیرہ کی بنیاد پڑی تہی اور اُسی زمانہ مین ملتان کے ملحد مغلوب ہوئے تہے۔ اور غوریونکے وقت مین تو حاکمان ہند کا بالکل استیصال ہو کر فرمانروائی و حکمرانی اہل اسلام کی دائر و سائر ہوئی چنانچہ ہر ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے التوفیق من اللہ وبہ نستعین ؎

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان مین

اسمین (۱۰) تذکرے ہین ۔ پہلا تذکرہ غزنویون کے بیان مین

سلطان ناصر الدین کی بیان مین

آسائش کا مقام ہے۔ راقم کتاب ہے کہ اردو زبان مین جواب کمال بلاغت و فصاحت کے درجہ پر ہے اسی شہر کی زبان کا اعتبار ہے خصوصاً روزمرہ اور محاورہ عورات محلات

مقتقین نواب وزیر کا بلگرہ عرف

بلگرام ایک قصبہ ہے اسکی آب و ہوا اچہی ہے اس جگہ ایک کنوان چاہ بہمن کے نام سے مشہور ہے زمانہ سابق مین ملق نے اپنی فوجداری کی حالت مین تعمیر کیا تہا چونکہ بظاہر اُسکو وہان کے باشندون پر غلبہ ہوا اسواسطے وہان کے آنے جانے والے جب دریافت کرتے ہین کہ چاہ بہمن بلگرام سے کس طرف ہے تو بسبب بغض و عداوت کے وہان کے رہنے والے اوسکے نام سے گالیان دیتے ہین اور برا کہتے ہین ۔ شمس الدین التمش نے وہان اسلام جاری کیا ہے ؎ ؎ ؎

صوبہ بہار کا بیان

صوبہ بہار عرف ؎ ؎ ؎

...... سلاطین ہند کے بیان مین پہلا دفتر

کب صوبہ

محال

مالگذاری

جمع کامل واصر

معہ کل

سلطان جمع سرکار

سارن

مونگیر اور یہو جیب

حاجی پور مونگیر وغیرہ

حاجی پور سرکار

نیبت صوبہ بہار آٹھہ سرکار

شاہ آباد

ترہت

رہتاس

بہار

سلطان ناصرالدین سبکتگین نصیر وقیقی حاکم خراسان کے غلاموں مین سے ایک شخص ہے نصیر کے بعد منصور بن نوح سامانی کی خدمت مین آثار رشد کی وجہ سے امیرالامراء کے رتبہ کے ساتھہ مشرف وکامیاب ہوا اُسکے فوت ہونیکے بعد عظیم الشان سلطنت پر ۳۶۷ھ مین پہنچکر بہت سے بلاد ایران وتوران کی مملکتین فتح کیے اور اپنے جلوس کے چوتھے سال اول اُسنے ۳۷۱ ہجری مین مملکت ہندوستان مین کہ سالہای سال سے ہنود کے حکم وتصرف مین چلی آتی تھی اور اِس ولایت کے باشندون کا دماغ شمیم اسلام سے محروم تھا۔ راجہ جیپال پر کہ اُسنے ایک لاکھہ سوار اور پیادے بیشمار اور فیلان بسیار سے مقابلہ کیا تھا جنگ کر کے خدا کے فضل وکرم سے غالب آیا اور دین نبوی صلعم کا سکہ چلایا اور مساجد وخانقاہین بنائین چونکہ سلطان ترک زادہ ہے اسی لئے ہنود مسلمانونکو ترک کہتے ہین سلطان نے ۳۸۷ھ مین وفات پائی ایام اوسکی سلطنت کے ۲۰ سال اور عمر کے ۵۶ سال ہین +

سلطان محمود کا بیان

سلطان محمود سبکتگین ناصرالدین سبکتگین کے بعد اپنے برادر کلان امیر اسمٰعیل پر کہ اُسنے افسر جہانبانی کو زیب فرق کر کے سلطان کو محروم الارث کیا تھا۔ طالع بیدار کی یاوری سے غالب آکر سنہ الیہ مین غزنین کے خطہ عشرت آگین مین جلوس اجلال فرمایا اور بلخ اور بخارا اور داور گنج اور خوارزم اور ترکستان اور عراق کے فتح کے بعد خلیفہ بغداد سے امین الملت یمین الدولہ خطاب لیکر آمادہ جہاد کا ہوا اور ۳۹۰ھ مین پیاپے بارہ مرتبہ ملک ہند مین آیا اور راجہ جیپال اور اُسکے فرزند انند پال وغیرہ کو قتل کر کے بکثرت مال واسباب اپنے تحت تصرف مین لایا اور دین نبوی کے رواج دینے مین سعی وکوشش کی اکثر بتخانے مثل تھانیسر ونگر کوٹ وغیرہ کے تباہ کر کے متعدد بُت طلائی ونقرئی مرصع کار اپنے ملک کو لیگیا خصوصًا سومنات کے بڑے بُت کی دولت جسکو ابوالاصنام کہتے ہین اُسکے ہاتھہ لگی۔ واضح ہو کہ جب اہل اسلام نے اجمیر وملتان اور لاہور وقنوج وغیرہ کو فتح کرلیا تب سلطان نے اپنے ملک کی طرف مراجعت فرمائی۔ سلطان کے

ہمشیرزادہ سالار مسعود بن سالار ساہو صاحب کشف وکرامات نے ولایت سے آکر دہلی کو فتح کیا اور انکا مشہد بہرایچ مین ہے اور سلطان محمود ایاز کے حسن وجمال ظاہری پر نہایت فریفتہ تہا فردوسی طوسی نے شاہنامہ سلطان کے حکم سے قریب آٹھہ ہزار بیت کے لکہکر پیش کیا اس سلطان محمود عاقبت محمود کا انتقال پنجشنبہ کے روز تیئسوین ۲۳ ربیع الثانی ۴۲۱ھ ہجری مین ہوا ہے اوسنے تقریبًا چونتیس سال سلطنت کی تریسٹھہ سال کی عمر مین وفات پائی - اور واضح رہے کہ سلطان محمود کے بعد امیر مسعود اسکے فرزند ارجمند نے اپنی مدت سلطنت مین اس طرف کا قصد نہ کیا لیکن امیر مسعود کے بعد اوسکا فرزند اکبر امیر ابو سعید جب اپنے باپ کا جانشین ہوا تو اسنے دو مرتبہ ہندوستان مین وارد ہوکر داد جوانمردی ودلاوری کی دی ہے اور دین نبوی صلعم کو ترقی دی ہے مگر یہان اگر چندان زیادہ قدرت نہ پائی صرف بعض مقامات کے چند بتخانے منہدم کرکے اپنے ملک کو معاودت فرمائی اور ایران وتوران مسخر کرنے اور یہان کے سلاطین سے محاربات ومجادلات کرنےمین اپنے ایام زندگانی بسر کئے ہین - اسکے بعد سلسلہ حکومت کا امیر ابو سعید کے بھائی بہرام شاہ کے اختیار مین آیا اوس سلطان نے بہی اپنی قدوم میمنت لزوم سے اس سرزمین کو رونق بخشی ہے - اور بعض بلاد وامصار کہ اُسکے پدر بزرگوار اور برادر اکبر سے مسخر نہ ہوئے تہے انکو بزور شمشیر اپنے قبضہ قدرت مین لایا لیکن اوسکی سلطنت نے ہندوستانمین بقا نہ پایا ۵۰۶ سنہ ہجری مین روانہ عالم جاوید کا ہوا اور اسی کے زمانہ مین مخزن اسرار تصنیف مولانا نظام الدین گنجوی کی اور کلیلہ دمنہ بہی اُسیکے عہد مین ملا نصیر نے تالیف کی ہے ان سلاطین ثلثہ کی مدت حکومت (۸۶) سال ہے بعدہ جب خسرو شاہ بن بہرام شاہ فرمانروائی کا اورنگ آرا ہوا تو سلطان علاؤ الدین غوری اوسپر غالب آکر مملکت غزنین کو اپنے قبضہ تصرف مین لایا شاہ موصوف نے اس شکست کے بعد اپنے ایام زندگی ملک پنجاب مین بسر کئے اوسکا چراغ زندگی اجل کے بادتند سے ۵۶۵ سنہ ہجری مین گل ہوا اس سلطان نے ۸ ۵ سال

سلطنت کی ہے اسکے بعد جب خسرو ملک بن خسرو شاہ پنجاب کے مسند حکومت پر متمکن ہوا تو سلطان شہاب الدین برادر غیاث الدین بن سلطان علاء الدین حسن غوری نے جو اپنے برادر کلان کی طرف سے ملک غزنین کا نائب تہا ہندوستان کے مسخر کرنیکی غرض سے کمرہمت کی باندہکر علی التواتر لاہور پر یورش کی ملک خسرو اُسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر ۵۸۲ھ ہجری میں غزنین کی طرف روانہ ہوا اور انہیں اطراف میں اپنی حیات کو خالق کائنات کے سپرد کیا اُسنے لاہور میں ۲۷ سال سلطنت کی ہے اب یہان سے سبکتگینوں کی سلطنت کا سلسلہ غوریونکی طرف روگردان ہوا انکی مدت حکومت ناصر الدین سے خسرو ملک تک ۲۱۵ سال ہے ؛

دوسرا تذکرہ غوریونکی بیان میں

سلطان شہاب الدین غوری کا بیان

سلطان شہاب الدین غوری عرف معز الدین محمد شاہ شمس الدین کا بھائی جو غیاث الدین ابن سلطان علاء الدین حسن مشہور ہے اور وہ ملک غور کا بادشاہ تہا صاحب الحکم اپنے بھائی کے ملک غزنین پر فوجکشی کر کے ۵۶۶ھ میں فتحمند وظفریاب ہوا پس غیاث الدین نے اُسکی خدمتگذاری سے خوش ہوکر اسی کو حاکم غزنین مقرر کر دیا سلطان شہاب الدین چونکہ نہایت دلیر اور صاحب اقبال تہا لہذا کمرہمت کی باندہکر جہانگیری اور ممالک ستانی کا عازم ہوا چنانچہ اا مرتبہ ہند کے ساحل پر یورش کی ہے جب مشیت ازدی اس امر کی مقتضی ہوئی کہ ہندوستانی سلطنت کا سلسلہ فرقہ ہنود سے منقطع ہو اور زمام سلطنت کی سلاطین اسلامیہ کے قبضۂ اقتدار میں آوے تو پہلے پہل دو مرتبہ شکست ہوئی پہر ہر مرتبہ فتح ونصرت کے ساتہہ کامیاب ہوتا رہا اور دہلی کی سلطنت کو جو کفار کی طرف منسوب تہی تو اُسکا سلسلہ فرمانروایان اہل اسلام سے مربوط کیا۔ اور مندر وچہتریان جو سلطان محمود کے منہدم کرنیکے بعد دوبارہ بن گئی تہین اُنکو نیست ونابود کیا اور جب اسکے ایام زندگی پورے ہو گئے تو اثنای راہ میں شعبان کی تیسری تاریخ

اور بسر دی کم ہوتی ہے چانول بکثرت ہوتا ہے وہان کے باشندے اکثر مچھلی چانول کہاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اس ملک کے لوگ سیاہ رنگ اور قد میں کوتاہ ہوتے ہیں اس صوبہ میں ہاتھی بکثرت ہوتے ہیں باغات اور عمارات کی وہان کثرت ہے ظروف مسی ونقرئی اور پارچہ ململ اور خوشنمائی وہان اچہا بنایا جاتا ہے اور جب بیان ہنشی بدلوا اول میں دار الامارت اس صوبہ کا شہر گوڑ تہا جسکا نام وسعت اور فراخی میں چند کوس تک ہے سلاطین اسلامیہ کا وہ دار السلطنت ہے ملک احمد بختیار کو سلطان قطب الدین دہلی کے امرا کے زمانہ میں تہا بنگالہ کے راجون سے منتزع کیا سکا یہیں اسلام کا رواج دیا اور اسنے اس ملک میں سلاطین طوائف الملوک مدت تک یہ ملک رہا اسکے بعد اکبر کے عہد میں کے زیر تصرف رہا داود خان کرارانی منعم خان خانخانان کو داود خان نے مصاف دیکر صلح کی اور حاکم وقت سے

بیان سلاطین بنگالہ کے بیان میں

جب منعم خان خانخانان بلدہ گوڑ کی طرف روانہ ہوا تو خان جہان خان اکبری نے داود خان کررانی سے اس ملک کو لیکر ممالک محروسہ اکبر شاہی میں داخل کیا ور شہر لکہنوتی ربیوشنگر نے آباد کرکے اوسکا نام گوڑ رکہا تہا ہمایون بادشاہ نے اوسکی آب وہوا پسند کرکے جنت آباد اوسکا نام رکہا مگر سلاطین دہلی کے نائبون نے شہر متقدم آباد کو اپنا دار الحکومت بنا رکہا تہا پہر قاسم علیخان کے عہد میں شکست پا کر لکہنوتی کی طرف پریشانی کی حالت میں آگیا اور اون ایام میں انگریزون نے شہر کلکتہ میں جو ایک چھوٹا سا موضع تہا ایک معقول قلعہ بناکر اوسکو اپنا دار المقر کر لیا اس ملک میں ہمیشہ چھ مہینہ بارش ہوتی ہے اور تمام ملک میں پانی بھر جاتا ہے اسلیئے سلاطین سلف نے تمام راستوں میں اونچے بند جا بجا باندہ دیئے ہیں تاکہ خلقت آمد ورفت کر سکے چونکہ اون گذرگاہون کو آل کہتے ہیں اور بنگ اوس صوبہ کا نام تہا

سنہ ٦٠٢ ہجری مین نیلاب کے کنارے شب مین عین خواب کے وقت بعض محسن کشون کے ہاتھہ سے سیراب جام شہادت ہوکر استراحت فرمای زاویہ عدم کا ہوا - کہوکر بیٹہانون نے فریب سے اُسکو شہید کیا اور اُنکو سلطان نے مسلمان کیا تہا اُن لوگونکو سلطان کے خویشون اور برادرون سے سخت ایذا پہنچی تہی اِس سلطان نے ۳۴ سال سلطنت کی ہے منجملہ اُنکے ۱۵ سال ہندمین حکومت کی ؛

سلطان قطب الدین کا بیان

سلطان قطب الدین ایبک سلطان شہاب الدین کا زرخرید غلام تہا اور ہندوستان کی نیابت سے وہ منسوب تہا سلطان شہاب الدین کے مقتول ہونیکے بعد دہلی سے آکر ملک لاہور مین تخت نشین ہوا اور ربیع الاول کی گیارہوین تاریخ سنہ ٦٠٢ ہجری مین سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا - اس بادشاہ کی انگشت خنصر شکستہ تہی اسی واسطے اُسکو ایبک کہتے ہین یہ سلطان نہایت سخی شخص تہا لاکہون روپے محتاجون پر تقسیم کیا کرتا تہا اسلئے اُسکو الک بخش بہی کہتے ہین سلطان شہاب الدین نے اپنے بہتیجے محمود بن غیاث الدین فرمانروای فیروزگدہ کو تجملات شاہی سے معزز کرکے قطب الدین کیلئے بہیجا اور اُسکو سلطانیت کا خطاب دیا قطب الدین بسر وچشم قبول کرکے آداب شکریہ بجا لایا سنہ ٦٠٧ ہجری مین چوگان کہیلتے کہیلتے گہوڑے پر سے گر کر گیند زندگی کو جولان گاہ عدم تک پہنچایا اُسکی مدت حکومت بیس سال ہے جنمین سے ۴ سال ایام سلطنت کے ہین اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ قطب الدین ایبک کے علاوہ اور بہی چار شخص سلطان معز الدین سام کے غلامونمین سے سلطان ہوئے ہین اول سلطان تاج الدین قطب الدین کی وفات کے بعد حسب فرمان محمود کے جو معز الدین کا بہتیجا تہا اپنے باپ کی جگہہ پر فیروزگدہ مین تخت نشین تہا حکومت غزنین کے ساتہہ مشغول ہوا دوم ناصر الدین قباچہ کہ اوسکا ذکر حکام سندہ کے سلسلہ مین ہے تیسرا اختیار الدین محمد خلجی کہ جو سلاطین بنگالہ سے شمار کیا جاتا ہے چوتہا شخص بہار الدین طغرل ہے ولایت بیانہ مین ایک حصار بنا

کرکے وہین قیام گزین تہا سلطان کوٹ کا حصار بہی ملک بہاء الدین طغرل کے آثار مین سے ہے*

سلطان آرام شاہ کے بیانمین

سلطان آرام شاہ سلطان قطب الدین کا فرزند متبنّٰی تہا اُسکے بعد وہی تخت نشین ہوا اسلئے کہ سلطان قطب الدین کوئی اولاد صلبی نرکہتا تہا ارکین دولتکے اتفاق سے سنہ ٦٠٧ ہجری مین تخت سلطنت کو زیب دیا پہر ایکسال کے عرصہ مین اُسکی عدم قابلیت کی وجہ سے آگ فتنہ وفساد کی ملک مین مشتعل ہوئی تو اُسکی اطفاء کی غرض سے امیر علی اسمعیل اور امیر داؤد دیلمی اور چند امرا نے اپنے اپنے فعل ناشایستہ سے نادم ہوکر ملک شمس الدین التمش کی طرف رجوع کرکے (شمس الدین سلطان قطب الدین ایبک کا فرزند متبنّٰی اور اوسکا داماد تہا اور بدایونکی حکومت اُسکے قبضۂ تصرف مین تہی) اوس سے امور سلطنت مین استعانت چاہی - ملک موصوف فوراً وہانسے آکر دہلی پر قابض و متصرف ہوگیا آرام شاہ اس امر سے مطلع ہوکر لاہور سے آیا اور اطراف دہلی مین لڑائی شروع کی لیکن فتح نصیب نہوئی پس ملک موصوف ہند کا مستقل بادشاہ ہوکر تا دم واپسین ہر خاص وعام کا عزیز رہا انجام کار اس جہان فانی سے نیکنامی کے ساتہہ رحلت کی چنانچہ آیندہ مرقوم ہوتا ہے*

سلطان شمس الدین کے بیان مین

سلطان شمس الدین عرف ملک التمش سلطان قطب الدین ایبک کا غلام زرخرید اور اوسکا داماد تہا سلطان مرحوم کی وفات کے بعد جب آرام شاہ سے امور خلافت نے آراستگی نہ پائی تو امیر اسمعیل سپہ سالار اور دیگر ارکین وغیرہ کے اتفاق سے بدایون سے آکر سنہ ٦٠٧ ہجری مین تخت جہانبانی پر جلوس کیا اور اسکو التمش اسلئے کہتے ہین کہ شب خسوف مین پیدا ہوا تہا اور سنہ ٦٢٦ ہجری مین بغداد سے ایک قاصد خلفای عباسیہ کا سلطان شمس الدین کے لئے خلعت لایا تہا سلطان نے اِس ایلچی کی بہت عزت وتوقیر کی اور انعام مناسب کے ساتہہ سلوک کیا اور خلیفہ کی خدمت مین

مراسم اطاعت کے بجالاکر بہت شادمانی کی اور تمام شہر کو آراستہ کرکے کئی روز تک نقارہ خوشی و سرور کا بجوایا اور ۶۳۱ھ ہجری مین اپنے مالوے کی ولایت پر یورش کی آخرکار فتحیاب و کامیاب ہوا اور مہاکال کا بتخانہ جو چہہ سو سال سے تعمیر ہو رہا تہا منہدم کیا اور راجہ بکرماجیت اور دیگر بتونکی تصویرین دہلی کی جامع مسجد کے دروازہ مین دفن کین تاکہ خلقت کے قدمون سے پامال رہین اور اکثر اوقات عبادات اور طاعات الٰہی مین ہمہ اسباب امور سے مقدم جانتا تہا اور تمام عمر عدالت سے زندگی کی اور رعایا کو نہایت خوش و خرم رکہا انجام کار شعبان کی بیسوین تاریخ اپنی اجل طبعی سے وفات پاکر بقا کے خلوتخانے کیطرف تشریف فرما ہوا اوسکی مدت سلطنت (۲۸) سال ہے ٭

سلطان رکن الدین کے بیان مین

سلطان رکن الدین سلطان شمس الدین کا بیٹا ہے اُسنے اپنے پدر والاقدر کی وفات کے بعد ۶۳۶ھ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس کیا وہ نہایت نالایق و دائم الخمر تہا خزانہ مسخرون اور رذیل اشخاص کے انعام مین صرف کیا شاہ ترکان نام اوسکی مان کنیز ترکیہ نے اپنے بیٹے کی بے پرواہی دیکہکر آپ سرانجام ملکی و مالی کا کیا لیکن بہ سبب کوتاہ اندیشی کے کہ عورتونکی سرشت مین داخل ہے جو امور ناشایستہ کہ لایق بادشاہی کے نہ تہے اوس سے ظہور مین آئے اسلئے ارکان دولت نے بی بی رضیہ بنت شمس الدین ہمشیرہ رکن الدین سے اتفاق کرکے شاہ ترکان کو رکن الدین سمیت دستگیر کرکے زندان مین داخل کیا چند روز کے بعد دونون اُسی زندان مین فوت ہو گئے اوس ملکہ نے ایکسال چہہ مہینے آٹھہ روز سلطنت کی ٭

بی بی رضیہ کا بیان

سلطانہ بی بی رضیہ سلطان شمس الدین کی لڑکی تہی باپنے اُسکی لیاقت دیکہکر اپنی عین حیات مین اُسکو ولیعہد کرلیا تہا چنانچہ ۶۳۷ھ ہجری مین اتفاق سے وزرا اور امرا کے اپنے جلوس سے اُسنے تخت خلافت کو

ہوتا ہے وہان کے لوگون کا کوئی مذہب
ہے کہ عود نمک سے برابر وزن پر فروخت
نمک بہت کم اور عود و کافور اسقدر ارزان
اور میوہ کی اس سرزمین مین کثرت ہے اور
کا مسکن ہے اوسکی آبادی تمام ہوئی ہے
گیا ہے اور ایک سخت جنگل مین چہاتیون
نہایت عمدہ ہے اوپر پچاس کوس تک چلا
جزو ہے معمور و مزروع اوسکی آب وہوا
سمت سے آیا ہے اور اوسکے مابین ایک
جانب شمال مین ہے دریای رہنمایم اوس

مین بنین ہے جس طرف اونکا اعتقاد ہو
اوسی طرف مائل ہو جاتے ہین۔ آدمی کے
گوشت کے سوا تمام حیوانات کے گوشت
کہا جاتے ہین اور سوای مان کے سبکے نکاح
روا رکہتے ہین اور کوہستان تابر دیت سدیہ
اور ملک لکہو کر مین بہی عود غرقی اور آہوان
مشک ہوتے ہین اور بہوتنت کے جنگل مین
تانگن گہوڑے پیدا ہوتے ہین۔ اور ولایت
درنگ اور چمرد اور کواستی کے اکثر پہاڑون

مین مشک پیدا ہوتا ہے اور وہانکی ریت دہونیسے
چاندی سونا نکلتا ہے اور اسی طرح ولایت تبت
مین خاک چہاننے سے سونا نکلتا ہے اوس جگہہ
کے لوگ کبہی نہین کہاتے اور اونٹ گہوڑے سے بہت
نہایت تعجب کرتے ہین اور سوار آدمیون پر حملہ کرے
ڈرتے ہین اگر ایک سوار سو آدمیون پر حملہ کرے
تو بہاگ جاتے ہین بہینس وہان
بالکل نہین ہوتی البتہ ایک جانور ابلق گای اور
بعضی اوسکی مانند ہوتا ہے لوگ اوسکا دودہ
پیتے ہین اور چین کے لوگ ہنرمند اور طلسم ساز
ہوتے ہین اونکی دانائی اور ہوشیاری کی
حکایات مشہور ہین۔ سرکار کول علیحدہ
ملک ہے اور سلاطین ہند کے تصرف سے باہر
رہا ہے اور مؤلف آئین اکبری کے قول کے
موافق شاہ جہان آباد کے توابع مین سے ہے
اور وہ ملک شمالی سمت مین بلاد
سندہ کے واقع ہے جسطرح بنگالہ۔ بعض
کہتے ہین کہ مملکت چین اور ختن بہی اسی
پہاڑ کے دامن مین ہے اور دل وار ایک
بڑا شہر ہے وہانکی آب وہوا بہت عمدہ
رہتا ہے منقول ہے کہ اونہین پہاڑون

آراستہ کیا اور ہر روز لباس مردانہ پہنکر برآمد ہوتی اور دربار عام کرتی اور بکمال ہوشمندی سے امور سلطنت کو انصرام دینا اپنا شعار کیا تھا بعض نمکحراموں نے بہرام شاہ بن شمس الدین کو کہ مقید تھا سلطان کیا انجام کار ملکہ اور سلطان اختیار الدین کہ سلطنت کے بعد ملکہ کا عقد اوس سے ہوا تھا معزالدین کے حکم سے مقتول ہوئے اُسکی مدت سلطنت ۳ سال ۶ مہینہ ۶ روز ہے

سلطان معزالدین کے بیان مین

سلطان معزالدین بہرام شاہ سلطان شمس الدین کا دوسرا بیٹا ہے تخت حکومت پر بیٹھکر ۶۳۷ سنہ ہجری مین خطبہ اور سکہ اپنے نام کا مقرر کیا اور نظام الملک مہذب الدین کہ سلطان کی ہمشیر اُسکے نکاح مین تھی مدار المہام ہوا چونکہ مشار الیہ بدگوہر و بد اصل تھا بغاوت اختیار کی اور مکر و فریب سے سلطان معزالدین کو گرفتار کر کے قتل کیا اُسکی مدت سلطنت ۲ سال ایک مہینے ہے

علاء الدین کے بیان مین

علاؤالدین مسعود ولد رکن الدین فیروز کہ قید مین تھا آثار رشد کے اُسکی پیشانی سے ظاہر ہوتے تھے سلطان معزالدین کے قتل ہونیکے بعد ارکان دولت نے اسکو ۶۳۹ھ مین بادشاہ کیا کیونکہ وہ نظام الملک سے راضی نہ تھے اور جلال الدین و ناصر الدین کو کہ یہ دونوں بھی سلطان شمس الدین کے بیٹے تھے جیلخانہ سے خلاص کر کے ناصر الدین کو ولایت بہرائچ کے ساتھہ اور جلال الدین کو ولایت قنوج کے ساتھہ نامزد کر کے رخصت کیا اور مہذب الدین کو کفران نعمت کے بدلے قتل کیا چند روز کے بعد جب سلطان نے طریقہ عدالت کا ترک کیا ارکان دولت نے اتفاق کر کی ناصر الدین کو کہ حق شناس تھا بہرائچ سے بلا کر امور سلطنت کا مختار کیا اور سلطان علاء الدین کو پابہ زنجیر کر کے زندان مین قید رکھا اُسنے چار سال ایک مہینہ ایک روز سلطنت کی ہے +

سلطان ناصر الدین کا بیان

سلطان ناصر الدین سلطان شمس الدین التمش کا تیسرا بیٹا ہے جسنے ۶۴۴ سنہ ہجری مین بہرائچ سے آکر تاج جہانبانی کا سر پر رکھا

صوبہ اوڑیسہ

اور ملک ضیاء الدین بلبن کو جو سلطان التمش کا غلام اور داماد تہا اوسکو اپنے منصب وزارت سے سرفراز کیا بلبن موصوف نے سلطنت کی ایسی خدمت کی کہ کل رعایا خوش اور ملک آباد اور خزانہ معمور ہوا اور سلطان بہی عدل گستر اور رعیت پرور تہا لہذا بادشاہ اور وزیر دونون کی نیکنامی تمام اطراف عالم مین منتشر ہوگئی اور سب لوگ اُنکو مدح وثنا سے یاد کرنیلگے اور سلطان موصوف اسقدر محتاط تہا کہ محاصل ملک کا جو کچہہ خزانہ مین داخل ہوا تہا اسکو بجز صرف لشکر اور نذر درویشونکے تمام مدت العمر مین کبہی ایک حبہ زاید خرچ نہ کیا اور خود وہ ہمیشہ کلام اللہ لکہکر اُسکے ہدیہ سے اپنا قوت لایموت کرتا رہا اور اُسی سے اپنی اوقات زندگی بسر کی انجام کار اپنی اجل طبعی سے وفات پاکر واصل بہشت برین کا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون اُسکی مدت سلطنت ۱۹ سال ۳ مہینے ۷ روز ہے۔

سلطان غیاث الدین کا بیان

سلطان غیاث الدین بلبن سلطان شمس الدین کا غلام تہا جو سلطان ناصر الدین کا باپ تہا جب ناصر الدین کی وفات ہوئی تو اب اوسکی اولاد سے کوئی نہین رہا جو تاج وتخت کا وارث ہوتا لہذا بمشورہ امرای سلطنت کے سنہ ۶۶۶ ہجری مین تخت نشین سلطنت کا ہوا اوسنے بلامشورہ عقل کے کوئی کام نہ کیا نہایت نیکنامی سے سلطنت کی اپنے بڑے بیٹے کے غم مین جسکا نام محمد سلطان تہا وفات پائی عمر (۸۰) سال سے زیادہ ہوئی سلطنت ۲۰ سال ۹ مہینے کی ہے۔ واضح رہے کہ شاہزادہ موصوف اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا جامع تہا اور سلطنت کا ولی عہد تہا اپنے باپ کے سامنے مغلون کے ہاتہ سے مارا گیا - امیر خسرو دہلوی قدس سرہ اور امیر حسن شاہزادہ کے ہم صحبت وہمنشین تہے سعدی مصلح الدین علیہ الرحمۃ نے ملک شیراز سے گلستان اور بوستان دونون اپنے ہاتہ کی لکہی ہوئی شاہزادہ معز الدین کے پاس بہیجین چنانچہ اُسوقت سے ان دونون کتابون نے ہندوستان مین رواج پایا

سلطان معز الدین کیقباد کا بیان

کیفیت

سلطان معز الدین کیقباد سلطان غیاث الدین بلبن کا پوتا ہے غیاث الدین نے اپنے وقت مین بڑے شاہزادے سلطان محمد کے مقتول ہونیکے بعد جسکا بیان مذکور ہوا یہ قصد کیا تہا کہ معز الدین کو اپنا ولیعہد مقرر کرے لیکن اُسکا باپ شاہزادہ ناصر الدین کہ اوسنے تو گوشہ نشینی اختیار کرلی تہی اس امر کا بہی مانع ہوا پس غیاث الدین نے اپنی رحلت کے وقت کیخسرو کو جو سلطان محمد مقتول کا فرزند تہا اس امر کی وصیت کی چنانچہ غیاث الدین مرحوم کے بعد وصیت کے موافق ہی عمل کیا گیا مگر فخر الدین خان امیر الامرا و بہ نسبت دیگر اراکین کے امور سلطنت مین زیادہ دخیل تہا اور کیخسرو سے کاوش رکہتا تہا پس چند روز کے بعد اور امراؤ سے صلاح کرکے کیقباد ناصر الدین کو ۶۸۶ہجری مین تخت سلطنت پر بٹہا کر کیخسرو کے ساتہہ حیلہ بازی کرکے ملتان کو روانہ کردیا حالانکہ دادا کے وقت سے اوسکا مسکن و ماوا وہی تہا اور آپ سلطنت کے کُل امور کا مختار ہوگیا پہر چند روز مین کیقباد کو اغوا کرکے کیخسرو کو ملتان سے بلوا بہیجا کیخسرو نے مناسب وقت جانکر قبول کیا جب وہان سے کیقباد کے حسب الطلب روانہ ہوا تو اثنا راہ مین اس بیگناہ کو مقتول کرادیا اور سلطان معز الدین حسب اقتضای جوانی کے (اسلئے کہ ۱۸ سال کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس کیا تہا) لہو و لعب مین مصروف و مشغول ہوا اور اپنے ایام جوانی و زندگانی کو لذات نفسانی اور شہوت جسمانی مین صرف کرنا شروع کئے اور لغو و ہزل لوگون کو خزانہ انعام مین دیکر خالی کیا اور منجملہ رقاصون کے ایک عورت حسین و جمیل تہی اوسکی حسن صورت پر فریفتہ ہوگیا اور سماع و مے نوشی اپنا طریقہ گردانا آخر الامر جب اُسکی عمر دولت کا ستارہ پستی کی طرف مائل ہوا تو رفتہ رفتہ سلطنت مین کثرت سے خلل شروع ہوا حتی کہ امرا کا تہتک ہونے لگا اور جابجا خونریزی واقع ہونے لگی یہانتک کہ ہندوستان کی سلطنت اس نالایق بادشاہ کے وقت مین غوریونکے خاندان سے خلجیونکے خاندان کی طرف منتقل ہوئی — القصہ جب کیخسرو کے خون نے جوش کیا تو درمیان فخر الدین اور سلطان کے ناچاقی پیدا ہوئی پس سلطان مذکور نے امیر الامرا کو زہر دیکر ملک جلال الدین فیروز کہ ممالک کا بخشی تہا

بجز ستر کے اور بدن کو کہلا رکہتی ہین اور مرد عورتون کے کپڑے پہنتے ہین اور تمام جسم پر صندل لگاتے ہین اور زیور وغیرہ سے زیب و زینت کرتے ہین — اور وہ عورتین ایک ہفتہ مین کئی کئی شوہر کرتی ہین اور طرفہ یہ لکہا ہے کہ وقت مجامعت کے بہی عورتین اوپر ہوتی ہین اور مردون کو نیچے کرتی ہین — لیکن صاحب نسخۂ جدید لکہتا ہے کہ سب کچھ کرتی ہین مگر عین وقت پر مردانہ کام نہین مرد ہی کام کرتے ہین

مالوے کا بیان

اسکو شہر سامانہ سے بلوا کر مدار المہام کیا اس عرصہ مین سلطان کو شراب نوشی کی کثرت سے لقوہ اور فالج کا مرض ایسا لاحق ہوا کہ سلطان بیکار ہوگیا امراء نے بالاتفاق سلطان کے بیٹے کیومرث کو کہ صغیر سن تہا حرم سرا سے نکالکر تخت سلطنت پر بٹہایا ملک جلال الدین کہ نیک و بزرگ شخص تہا چنانچہ عنقریب اُسکا ذکر آتا ہے چندروز اس لڑکے کی اطاعت کی آخرکار عقل دوربین کی مصلحت سے ارکین دولت سے اتفاق کرکے شہزادے کو مقید کرکے خود تخت سلطنت کو اپنے قبضہ مین کیا اسکے بعد اور ایک شخص کو کہ اوسکا باپ کسی وجہ سے سلطان کے حکم سے مقتول ہوا تہا انتقام پر آمادہ کرکے سلطان کے پاس بہیجا اس شخص نے جاکر سلطان کو کہ حیات کے کچہ رمق باقی تہی چند لاتین مارکر دریای جمن مین ڈالدیا اوسکا زمانہ سلطنت ۳ سال ۳ ماہ ہے۔ الحاصل سلطان شہاب الدین غوری سے سلطان معزالدین کیقباد تک ایک ہی سلسلہ سے یہ گیارہ شخص (۱۲۱) سال کے عرصہ تک سریر آرا سلطنت کے ہوئے

تیسرا تذکرہ خلجیون کی بیانمین

سلطان جلال الدین کا بیان

تمام امراء کے مشورہ سے سلطان معزالدین کیقباد معزول کیا گیا اور سنہ ۶۹ہجری مین سلطان جلال الدین سلطنت کے بلند رتبہ پر سربلند کیا گیا جب اُسنے اعیان شہر اور عام رعایا کا میلان کافی اپنی جانب نہ پایا تو اُسنے اوس تخت سے کنارہ کشی کی جسپر سلاطین سابق جلوس فرما ہوتے تہے اس دارالسلطنت کو ترک کرکے کہلوگڈہ مین سکونت اختیار کی اور وہان ایک شہر اور قلعہ احداث کیا چندروز کے بعد جب اُسکی نیک ذاتی اور خداشناسی کی شہرت اکناف عالم مین پہونچی شہر کے خرد و بزرگ سب لوگ جمع ہوکر مستدعی ہوئے کہ شہر دہلی کی طرف مراجعت فرمائیے تب اوسنے دہلی کا عزم کیا کارپردازون نے اوس روز شہر کو مزین کرکے رشک نگارخانۂ چین بنادیا تہا سلطان کمال تجمل اور احتشام سے ہاتہی کی سواری پر کیلوگڈہ سے دہلی کی جانب روانہ ہوا اور بازارون سے ابر بہار کی طرح زرفشان

کیفیت

صوبہ مالوہ مین

اور دربار جمع ہوکر ابیات قدم رنجہ از کران تا کران ÷ ہوا گشت ابر جواہر فشان ÷ اس آئین و زینت سے دولتکدہ
مین داخل ہوا اور دوگانہ نماز پڑھکر اورنگ سلطنت پر جلوس فرمایا۔ امیر خسرو دہلوی کو مصحف داری کی خدمت مفوض
تھی ملک چھجو جو پروردہ سلطان غیاث الدین بلبن کا تھا جلوس کے دوسرے سال باغی ہوگیا اور اپنے نام پر سکہ
اور خطبہ جاری کیا اور جمعیت کثیر سے دہلی پر حملہ آور ہوا سلطان نے اپنے بیٹے خان خانان کو مدافعت کیلئے روانہ
کیا چھجو کو شکست ہوئی اور وہ مع رفقا کے گرفتار ہوا جسوقت قیدی حضور مین حاضر ہوئے سلطان نے اونکو
حمام مین بھجوایا اور غسل کے بعد خلعت عنایت کیا اور مجلس مین بیٹھنے کا حکم کیا اُسکے بعد ملک چھجو کو محافہ یعنی پالکی
مین بٹھاکر روانہ ملتان کیا اور فرمایا عمدہ مکان مین اعزاز کے ساتھ محفوظ رکھو سنہ ۶۹۳ ہجری مین چنگیز خان مغل
لشکر جرار کے ساتھ پنجاب پر حملہ آور ہوا سلطان نے اوسکی مدافعت کا قصد کیا جب طرفین سے مقابلہ ہوا تو
چنگیز خان نے سلطان کی صولت دیکھکر صلح کر لی اور اوسکی ملاقات کو آیا سلطان نے اُسکو اپنا بیٹا کہا اور
دامادی سے رابطۂ اتحاد زیادہ کر لیا چند روز کے بعد ملک علاء الدین کہ برادرزادہ اور سلطان کا پروردہ نعمت تھا
ولایت کڑہ کی جانب متوجہ ہوا اور وہان پہنچکر اطراف مین تاخت و تاراج کرنا شروع کیا یہانتک کہ دیوگڈہ کو فتح کر لیا
اور بہت سا مال اُسکے ہاتھ لگا اور روز بروز اوسکی قوت و شوکت بڑھتی گئی اور بغاوت و انحراف کے آثار زیادہ
نمایان ہوتے گئے ہر چند وزرا نے عرض کیا کہ دانشمندون کا مقولہ ہے مصرعہ علاج واقعہ پیش از وقوع
باید کرد ÷ لیکن سلطان کو اُسکی جانب زیادہ میلان تھا وزرا کا التماس مقبول نہوا جب سلطان کی اجل موعود
قریب پہنچی تو مع چند خواص اور ایکہزار سوار کے براہ دریا کشتی پر سوار ہوکر ولایت کڑہ کی جانب روان ہوا ملک علاء الدین
یہ سنکر ولایت کڑہ اور مانک پور کے درمیان خرگش ہوا جب سلطان اُسکے قریب پہنچا علاء الدین کا چھوٹا بھائی
استقبال کو حاضر ہوا اور عرض کیا کہ علاء الدین رعب و خوف سے مخفی ہے اور چاہتا ہے کہ آوارۂ دشت تنہائی

صوبہ اجمیر کا بیان

سلاطین ہند کے ناعین

کیفیت

ہو جائے بیٹے اُسکو اتبک باز رکھا ہے حضرت کہ اب تشریف لائے ہین اگر لشکر مسلح دیکھیگا فرار ہو جائے گا سلطان اُسکے عرض کر نیسے مع چند آدمیونکے جو غیر مسلح تھے کشتی مین بیٹھکر قرآن پڑھتے ہوئے سیر کنان اُس طرف دریا کے کنارے پر پہنچے ملک علاء الدین حاضر ہوکر سلطان کے قدمو پر گرا سلطان نے بنظر شفقت ایک طمانچہ اُسکے مُنہہ پر مار کر فرمایا کہ ہمنے بڑی شفقت سے پرورش کر کے گرامی کیا ہے تو ہمیشہ میرے بیٹون سے بھی زیادہ عزیز تھا تجھکو کیا ہوا کہ بداندیشونکے اغوا مین آ گیا اور اُسکا ہاتھہ پکڑ کر کشتی کی طرف کھینچ لیا اس اثنا مین محمود سالم نے جو سامانہ کے رذیلونمین سے تھا ملک کے اشارہ سے سلطان کو مجروح کیا سلطان جب زخم کھا کر کشتی کی طرف بھاگا اختیار الدین نمکحرام نے جو پروردہ نعمت سلطانی تھا علاء الدین کی سازش سے پیچھے سے آکر سلطان کو زمین پر گرا کر سر اُسکے بدن سے جدا کر دیا علاؤ الدین نے اُسکو نیزہ پر چڑھا کر نامک پور کے تمام کوچونمین پھروایا اور اُن تمام لوگون کو قتل کیا جو سلطان کے ہمراہ کشتی مین تھے اور اپنے سر پر چتر سلطنت کو بلند کیا اسکی مدت سلطنت ۷ سال ایک ماہ ۲۰ روز ہین اور یہ جاننا چاہیے کہ خداتعالی بڑا منتقم حقیقی ہے سلطان کے قاتل بہت جلد گرفتار بلای عظیم ہوئے محمود سالم جذام کی بیماری سے مرا اُسکا گوشت پارہ پارہ ہو گیا اور اختیار الدین دیوانہ ہو کر مرا علاء الدین اگرچہ بادشاہ ہوا لیکن اُسکی کوئی اولاد باقی نرہی اُسکا نام و نشان محو ہو گیا

علاء الدین کا بیان

علاء الدین سلطان جلال الدین خلجی کا برادر زادہ اور داماد ہے چچا کے مقتول ہونیکے بعد ۶ ہزار سوار و پیادے کی جمعیت سے شہر دہلی مین داخل ہوا اُمرای خُرد و بزرگ نے اُسکی سطوت کو دیکھکر اظہار اطاعت کیا اور ۶۹۵ھ مین سریر آرای سلطنت ہوا اور لعل محل کو اپنا دار الحکومت قرار دیا اور الف خان اور ظفر خان کو چالیس ہزار فوج کا افسر کر کے رکن الدین اور محمد ابراہیم کی مدافعت کیلئے روانہ کیا یہ دونون سلطان جلال الدین کے بیٹے تھے اور باپ کے قتل ہونیکے بعد دہلی سے بھاگ کر ملتان مین

میران سید حسین خنگ سوار

خواجہ معین الدین

صوبہ گجرات کا بیان

احمدآباد پٹن گجرات بھروچ بڑودہ سورٹھ
باروت چاپانیر گودھرہ اور بموجب [illegible]
اسلام نگر عرف ہالار احمدآباد لو سرکار گجرات اسلام آباد
جدید صوبہ احمدآباد رسول [illegible] ایک سو [illegible]
چاپانیر بھروچ سورت وغیرہ [illegible] الا الحاصل
محال دس ہزار زمین [illegible] سو چونتیس [illegible] نو ہزار ایک سو
بندر [illegible] ایک سو [illegible] کل [illegible]
کرور [illegible] سینتیس [illegible] صوبہ دار السرور
بیچ اس دامن [illegible] مغربی سرحد جو دریاے
بہاران ہاپور خاندیس ہے جنوبی کوہ ببابار
شور کے کنارے سے [illegible] طول حدود بیجاپور
شمالی جالور اندور [illegible] عرض جالپور
سے [illegible] تک تین سو دو کوس [illegible] کوس
اندور سے تا بندر [illegible] دو سو ساٹھ کوس
اور یہ صوبہ اقلیم دوم دریای شور کے نزدیک

کیفیت

اگلے زمانہ مین اسکا تخت گاہ پٹن اور نہروالہ اور چاپانیر تہا ۸۱۳ھ مین جب سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی تخت پر بیٹھا تو دریای سابرمتی کے کنارہ پر ایک مستحکم قلعہ اور خوش آئین شہر بناکر اُسکا نام احمدآباد رکھا احمدآباد کا پایہ تخت مشہور ہے اور احمدآباد سے تین کوس پر ایک قصبہ سیوا ہے یہانکی آب و ہوا اچھی ہے اور اکثر اولیا خصوصاً قطب عالم والا ماجد شاہ عالم محبوب عالم کا وہان مزار ہے اون حضرت کا ذکر ہم آگے بیان کرینگے

بیان سلاطین گجرات

حقیقت

پناہ گزین ہوئے تھے امرای مذکور نے ملتان کا محاصرہ کیا پسران سلطان مقاومت کی تاب نہ لائے اور درویش کیش شیخ رکن الدین قدس سرہ کی وساطت سے آکر ملاقات کی الف خان نے بمقتضای الحیٰوۃ الطیبہ تعظیم ادا کیے اور اعزاز کے ساتہہ اپنے ہمراہ انکو دہلی مین لائے لیکن سلطان نے بیرحمی سے ان دونو نکی آنکہوں مین مع ہمراہیون کے سلائیان پہروا کر قید کر دیا اسکے بعد گجرات پر جرار لشکر متعین کیا اور سخت معرکون کے بعد اُس ولایت کو فتح کر لیا اور سومنات کے بت کو دہلی مین لاکر دفن کر دیا تاکہ خلایق کا لگد کوب رہے دوسرے سال تاتاری لشکر وان نے ماوراء النہر سے آکر دہلی کا محاصرہ کیا سلطان نے مستعدی کے ساتہہ اُسکا مقابلہ کیا تاتاری منہزم ہوئے اور فتنہ کی آگ فرو ہوگئی جب سلطان کی طبیعت اطراف ملک سے مطمئن ہوگئی اور کسی کو اُسنے سلطنت اور خزائن مین اپنا شریک نہ پایا اور اکثر بلاد کو اپنا مسخر دیکہا اُسکا دل نہایت قوی ہوگیا اب اُسنے قصد کیا کہ جدید مذہب کا اختراع کرے اپنے معتمدین مین سے ایک شخص کو دہلی حوالہ کی اور خود سکندر رومی کی طرح اقالیم سبعہ کی تسخیر مین مشغول ہوا چنانچہ خطبہ مین سکندر ثانی اُسکا نام پڑہا گیا اور سکہ مین بہی نام اُسکا کندہ ہوا لیکن ملک علاء الملک نے جو اُسکے امرای بزرگ سے تہا اور سلطان کا اوسپر اعتماد کلی تہا اپنی تقریر عقلی و نقلی سے اُسکو اس ارادہ سے باز رکہا اس زمانہ مین ہمیر دیو رای تہنبور اسکے خاندان سے رنتہنبور مین راجہ تہا سلطان اُسکی طرف متوجہ ہوا اثناء راہ مین سلطان قمرغہ کے شکار مین مشغول تہا کہ اکتائی خان برادرزادہ سلطان نے اپنے چچا کو مجروح کیا اور سلطان اُسکے صدمہ سے زمین پر غش کہا کر گرا وہ سلطان کو مُردہ جانکر لشکر مین آیا اور تخت نشین ہوگیا سلطان کو جب درد سے افاقہ ہوا لشکر مین داخل ہوکر امرا کو حکم دیا کہ اُسکا سر بدن سے جدا کردین فی الفور دوڑ گئی اور وہ اجل رسیدہ ہلاک ہوگیا اور سلطان کے دو بہتیجے متوطن بداون اور ایک امیرزادہ حاجی مولی نامی ساکن دہلی باغی ہوگئے تہے یہ تینون اشخاص بے جنگ و جدل اسیر ہوے اور دونو نکی آنکہوں مین سلطان نے میل کہچوادی اور حاجی مولی کے قتل کا حکم دیا القصہ سلطان رنتہنبور کو پہنچا اور اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیا

گجرات مین گاہی اچھی اچھی ہوتی ہے اور بوجہ نسخہ جدید اُسکا دار الحکومت احمدآباد احمد شاہ بادشاہ گجراتی کا آباد کیا ہوا ہے باغات اور میوہ جات وغیرہ یہان بکثرت ہوتے ہین اور بہایت عمدہ کپڑے عمدہ قیمت منقش کمخواب وغیرہ کے بہت تیار ہوتے ہین اور جواہرات وغیرہ کی خرید و فروخت بہی بہت واقع ہوتی ہے اور ہر قسم کے صناع عالم بند عطار نقاش اور ہر پیشہ کے اہل ہنر وہان بہت رہتے ہین لکہا ہے کہ احمدآباد کی بستی مع برہانپور کے لمبی کوس بڑی ہے اور اسمین ایک ہزار مساجد ہین جامع مسجد کا طول ایک سو گز اور عرض ستانوے گز

مدت کے بعد وہ قلعہ فتح ہوا اور ہتمیر دیو کو مع اُسکے خاندان کے قتل کرکے دہلی کو مراجعت کی ایک زن جمیلہ پدماوتی نامی مشہور پدمانتی جسکی ابتک لوگونمین شہرت ہے رتن سین مرزبان چتور کے پاس تہی سلطان نے اُسکی حسن صورت اور سیرت کی تعریف سنکر بعد فتح رنتہور کے چتور کے قلعہ کا ارادہ کیا مرزبان مذکور اس نازنین ماہ سیما پر فریفتہ تہا اسلئے آمادہ جنگ ہوا اور وہ خوب جانبازی سے لڑا لیکن سلطان نے اُسکو گرفتار کرلیا یہ عورت نہایت دانشمند تہی اُسنے فریب دیکر اپنے شوہر کو چھوڑا لیا۔ دوبارہ لڑائی ہوئی سلطان نے صلح کرکے فریب سے اُسکو مروا دیا اور قلعہ مفتوح ہوگیا لیکن پدماوتی ہاتہہ نہ آئی اپنے شوہر کے کُشتہ ہونیکے بعد وہ مع دیگر عورات کے فرط غیرت سے ہنود کی رسم کے موافق جلکر خاکستر ہوگئی۔ داغ اسپ اور ڈاک چوکی اور واقعہ نگاری اور سوار ہونکے کاغذات اور دیہات پر عمال کا مقرر کرنا یہ سب سلطان کے اختراعات سے ہین شیخ نظام الدین اولیا اوسیکے زمانہ مین تہے اس زمانہ کے ملک الشعرا امیر خسرو نے اسیکے نام پر خمسہ منظوم کیا ہے۔ لکہا ہے کہ سرکار بادشاہی سے ہزار تنگہ اونکی تنخواہ تہی ملک نائب اُسکا وزیر اور معتمد علیہ اور وکیل السلطنت اور منظور نظر سلطان کا تہا بعض کا قول ہے کہ سلطان کو اوسی نے مسموم کیا بعض کہتے ہین وہ استسقا کی بیماری سے مرا ۲۱ سال ۳ ماہ اُسنے سلطنت کی جاننا چاہیے کہ ہاتہی کی سواری اوسنے ہی اختراع کی ہے ❖

سلطان شہاب الدین

سلطان شہاب الدین بن سلطان علاء الدین ابہی تک نہایت صغیر سن تہا ملک نائب کافوری نے تمام بہائیون مین سے اُسکو منتخب کرکے ۷۱۶ھ مین تخت سلطنت پر بٹہایا اور یہ دستور مقرر کیا کہ حرم سرا سے اُسکو برآمد کرکے ہزار ستون کی جہاڑ طی کے تخت پر بٹہاتا اور خود امور سلطنت کا انتظام کرتا اور فارغ ہونیکے بعد اس طفل کو والدہ کے پاس بہیجدیتا اوسنے خضر خان اور شادی خان کی آنکہونمین سلائیان پہروادین جو دوسری ماں کے بطن سے تہے اور خضر خانکی ماں کو قید کرکے اُسکے تمام جنس و نقد کو ضبط کرلیا اور سلطان کے حقیقی بہائی مبارک خان کو قید کرلیا واضح ہو کہ ملک نائب نہایت قبیح الافعال

پہلا دفتر سلاطین ہند کے بیان مین

صوبہ ٹھٹھہ اور سندھ کا بیان

دائم الخمر قمار باز تہا امرا نے تنگ آکر اتفاق کر لیا اور جا بوپا کر اوسکو قتل کر ڈالا اور سلطان کو گوالیار کے قلعہ مین مقید کر دیا اسکی سلطنت جو محض برائے نام تہی صرف ۳ ماہ اور چند روز رہی

سلطان قطب الدین

سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین کہ ملک نائب کی بدسلوکی سے زندانمین تہا مشار الیہ کے قتل اور شہاب الدین کے قید کے بعد امرا نے متفق ہوکر اُسکو زندان سے نکالا تب اُسنے ۷۱۶ھ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور جلوس کرتے ہی تمام ممالک محروسہ کے زندانیون کو رہا کر دیا اسلئے کہ چند روز خود مصائب مین گرفتار رہ چکا تہا واضح ہو کہ یہ سلطان نوجوان تہا ہوا پرستی کی شامت سے حسن نامی ایک خدمتگار پر جو حسن و جمال ظاہری مین بینظیر تہا فریفتہ ہو گیا اور اُسکو خرو خان کا خطاب دیکر منصب جلیل القدر وزارت سے سرفراز کیا اس نمکحرام نے جب اپنا اقتدار حد سے زیادہ دیکہا سلطنت کی تمنا کیچند سے سہ چند ہو گئی چند روز کے بعد اپنا پورا انتظام اوسنے کر لیا پانچوین ربیع الاول کو ایک پہر رات گئے بام ہزارستون سے اُترا اور قاضی خان کے پاس آیا بارگاہ سلطانی کی حفاظت اسی کے متعلق تہی وہ دروازون کے حالات کا تفحص کر رہا تہا کہ خرو خان نے اُسکو اپنی باتونمین مشغول کر لیا اور اُسکے بہائی جابر نے عقب سے آکر اُسکے پہلو مین خنجر مار کر ہلاک کیا اس سے غل شور زیادہ ہوا خرو خان نے فوراً سلطان سے جاکر عرض کیا کہ اصطبل کے گہوڑے چہوٹ کر باہم لڑ رہے ہین اُسی کا یہ غوغا ہے سلطان اجل سے غافل خاطر جمع بیٹہا ہوا تہا کہ اسکے متعاقب ہی جابر بدگو اپنے ہمراہیون کے ساتہ ہزارستون کی طرف متوجہ ہوا اور پاسبانون کو قتل کر ڈالا جب سلطان نے واقف ہوکر حرم سرا ہی کی طرف گریز کا ارادہ کیا خرو خان نے دوڑکر اُسکے سر کے بال پکڑ لئے اور جابر نے خنجر سے اُسکا شکم چاک کر دیا اور سر کاٹ کر بام ہزارستون کے نیچے پہینکدیا اور حرم سرا کے اندر جاکر فرید خان اور منگو خان پسران علاء الدین کو جو صغیر سن تہے بالجبر اُنکی ماؤن سے چہین کر گردنین ماردین اور بعض امرا اور ملازمین کو اوسی وقت گرفتار کر کے قتل کروا دیا جو اوس سے منحرف تہے

قطب الدین کی مدت سلطنت ۴ سال ۴ ماہ ہے سلطان جلال الدین خلجی سے سلطان قطب الدین تک چار اشخاص ۳۴ سال ۱۱ ماہ جہانبانی کرتے رہے ؛

چوتھا تذکرہ خسرو خان نمکحرام کے بیانمین

سلطان ناصر الدین المخاطب بخسرو خان مشہور حسن خان نے قطب الدین مبارک شاہ کو قتل کر کے اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا اور سلطان ناصر الدین اپنا خطاب رکھا اور سلطان کی حرمونکو اپنے بھائیونمین تقسیم کر دیا اور سلطان کی منکوحہ کو اپنے نکاح مین لایا۔ سلطان علاء الدین کے امرای کبار مین سے غازی الملک ایک نامور شخص دیبالپور کا حاکم تھا اور اُسکا بیٹا فخر الدینخان حضور مین حاضر رہتا تھا مبارک شاہ کے قتل کے بعد وہ مختلف حیلون سے خسرو خان کے پنجہ سے رہا ہو کر اپنے باپ کے پاس پہنچا اور یہانکی تمام سرگذشت سے اُسکو اطلاع دی غازی الملک نے ملک بہرام حاکم ملتان کے اتفاق سے انتقام کا قصد مصمم کر کے لشکر بیکران کے ساتھ دہلی کی جانب رخ کیا جب دہلی کے قریب پہنچا خسرو خان نے بھی اپنی فوج کو آراستہ کر کے صف آرائی کی اور آتش جنگ شعلہ زن ہوئی خدا تعالی نے غازی الملک کو فتحیاب کیا غازیون نے اون نمکحرامون کا خوب استیصال کیا اور خسرو خان مع اون لوگون کے جو سلطان قطب الدین کے قتل مین شریک تھے مقتول ہوا اور غازی الملک و ملک بہرام دونون امرای نامور فتح کے بعد ہزار ستونی محل مین سلطان قطب الدین اور اُسکے برادرونکی رسم تعزیت مین مشغول ہوئے اور فاتحہ پڑھکر ماتم کی مجلس کو ختم کیا سلطان ناصر الدین خسرو خان کی مدت سلطنت چار ماہ چند روز ہے ؛

پانچوان تذکرہ خاندان تغلق کی بیانمین

سلطان غازی الملک

سلطان غازی الملک غیاث الدین ثانی بن ملک تغلق ترک نژاد اور سلطان غیاث الدین بلبن کا غلام تھا جب

اوسنے اپنی دلیری اور سپاس گذاری کے اقتضا سے خسرو خان نمک حرام کو قتل کیا اور قطب الدین کی عزاداری کے مراسم سے فارغ ہوا باآواز بلند اپنی مجلس مین لوگونکو مخاطب کرکے کہا کہ مین سلطان علاء الدین اور سلطان قطب الدین کی نعمتون کا پروردہ ہون صرف حقوق نمکخواری کے ادا کرنیکو بیٹے کا فرونکو مارا ہے اون دونون سلاطین کے فرزندونمین سے جو کوئی باقی رہا ہو حاضر کیا جاوے کہ اُسکو تخت نشین کرکے خدمتگذاری کیجائے اور اگر کوئی فرزند اونکی نسل مین باقی نہ ہو تو جو شخص منصب سلطنت کے قابل سمجہا جائے سب لوگ متفق ہوکر اُسکو جانشین کرین" حاضرین نے یکدل و ہمزبان ہوکر عرض کیا کہ اونکی نسل مین کوئی باقی نہین رہا اور آپنے حق نعمت ادا کرکے اپنے ولی نعمت کا انتقام لیا ہے سوای آپکے کسی کو استحقاق سلطنت نہین ہے تب تمام امرا نے بالاتفاق غازی الملک سے بیعت کی تہنیت اور مبارکبادی کی رسمین ادا کین اور تخت سلطانی پر اوس مخلص باوفا کو متمکن کرکے زمین بوسی کی اول ذیقعدہ ۷۲۵ھ مین سریر سلطانی پر جلوس کرکے سلطان نے جہانبانی کا جیغہ زیب سر کیا زر و سیم پر اپنا سکہ جاری کیا اور خطبہ مین اپنا نام پڑہوایا اور لعل محل مین سکونت اختیار کی اور تغلق شاہ اپنا لقب رکہا اُسکے عدل و انصاف نے بیدار فتنونکو خوابیدہ کردیا تمام امور جہانبانی مین بڑی رونق ہوئی اوسکو عمارات کی جانب بہت توجہ تہی دہلی کے قریب تغلق آباد قلعہ اوسی کا بنایا ہوا ہے بڑا نیکو صفات تہا اوسکی اوقات کا بڑا حصہ عبادات مین صرف ہوتا تہا رعایا کے رفاہ مین ہمیشہ مساعی جمیلہ عمل مین لاتا تہا اوسکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ سلطان ایک مہم کو فتح کرکے واپس آرہا تہا جب لشکر منصور سنام کام پر پہنچا وہانکے حاکم بہادر شاہ سے شاہزادہ الغ خان عرف فخر الدین کے ارشاد سے تغلق آباد سے تین کوس کے فاصلہ پر سلطان کی مہمانی کے واسطے ایک عالیشان قصر تیار کروایا تہا سلطان نے درخواست کو قبول فرماکر اوس قصر مین نزول فرمایا طعام رنگارنگ اور انواع انواع کی نعمتین مہیا کیگئین تہین جب تمام لوگ تناول طعام سے فارغ ہوکر دست شو کیلئے باہر نکل آئے صرف بادشاہ تنہا بیٹہا تہا کہ دفعتًا اوس مکانکی چہت ٹوٹ کر گر پڑی اور سلطان اور پانچ شخص اور اُسکے صدمہ سے فوت ہوگئے سلطانکی مدت سلطنت ۴ سال ۲ ماہ ہے

ہے اور جب سلطان محمود غزنوی کے قبضہ مین آیا بلکہ ایاز کے سپرد ہوا اور دریا کے کنارے شہر پناہ و قلعہ تیار ہوا ... اوسکے بعد سلطان محمود غزنوی کے عہد مین ... سلطان شہاب الدین غوری ... شاہ لودہی ... بہلول لودہی ... اولاد سلطان محمود غزنوی ... اوسکے بعد ایک مدت ... اور اُسکے بعد امراء مین سے بہلول لودہی نے ... حکومت کیا اور اُسکے بعد بابر شاہ ... پہر محمد اکبر بادشاہ ... اور شہر پناہ تیار کی ... عالیشان مسجد تعمیر کرائی ... سنہ تعمیر مین تاریخ اللہ اکبر ...

سلاطین پٹہان

پہر آخر عہد مین راجہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آیا اور اب اوس پر انگریزون کا قبضہ ہے وہان سے چند کوس پر پٹیالہ ہے یہ ایک دلکشا قصبہ ہے جسکو کپورتہلہ کے زمیندار نے ... ۱۱۷۶ھ مین آباد کیا ہے اور جب وہ مسلمان ہوا ان روز دنون قدیم پٹیالہ پانی کی طغیانی سے کہ ایک وقت مین دریای ستلج سے دریای چناب تمام زمین ڈوب گئی تہی مدت تک ویران رہا اور سوقت اس شخص نے اوسکے پہلو مین آبادی کا قصد کیا اور پٹیالہ پنجابی زبان مین معاوضہ کو کہتے ہین بسبب تبدیل مکان کے اسکا نام پٹیالہ ہوا ہے اور چونکہ یہ شخص قوم سے جٹ تہا اور خدای تعالی کے فضل سے مسلمان ہوگیا اوسکی اولاد کو بہی سکہ کہتے ہین اُسکے بعد شیخ الشائخ نے گردی سے باغات اور عمارات وہان تیار کرکر اوسکی آبادی کو رونق دیدی اگرچہ اس نواح مین باغات کثرت کے ساتہ ہین لیکن باغ شملہ معروف شالامار سب باغون مین عمدہ باغ ہے وہان اولیا کے مزارات بہی بکثرت ہین اُسکے قریب وہان دور ایک جگہ ہے بابا العل وہان رہتا تہا اور پٹیالہ سے

سلطان محمد شاہ

سلطان محمد شاہ الغ خان عرف فخر الدین بن غیاث الدین تغلق شاہ نے پدر والاگہر کے بعد ۷۲۹ھ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ سلطان اعجوبہ روزگار اور جامع اضداد ہوا ہے کبہی قصد کرتا کہ سکندر رومی کے اقالیم سبعہ کو مسخر کرے کبہی چاہتا کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ التحیۃ والسلام کے طریقہ پر جن و انس کو اپنے دائرہ اطاعت مین شامل کرے کبہی کہتا کہ ملک اور نبوت کو باہم جمع کرکے احکام شرعیہ کو اختراع کرون کبہی نماز روزہ اور دیگر احکام شرعیہ کو پابندی سے ادا کرتا اکثر علوم خاصہ تاریخ و فلسفہ نظم و انشا مین کمال رکہتا تہا فیاض اس درجہ کا کہ حاتم کی تمام عمر کی داد و دہش اوسکے ایک ذرہ عطیہ سے بہی کمتر تہی اکثر لوگونکو بہت کچھ عطا کیا ایک امیر کو ایک مرتبہ کسی جانب رخصت کیا اور فرمایا کہ تحت جو کچھ خزانہ عامرہ مین ہے سب اسکو دیدو ایک روز مولانا جلال الدین حسام ایک قصیدہ سلطان کی مدح مین تضمین کرکے لائے صرف مطلع سنتے ہی کئی ہزار روپے انعام مین دیدیے اور کہا بس کیجیے زیادہ نہ پڑہیے مین اسکا پورا صلہ ادا نہین کرسکتا ملکون کے تسخیر کرنے مین سعی بلیغ کرتا تہا ولایت گجرات مالوہ ۔ دیوگیر ۔ کنپلہ ۔ دہور سمندر ۔ ترہت ۔ لنکہوتی ۔ سنار کام چند عرصہ مین فتح کرلئے کسیکی مجال نہ تہی کہ اوسکے حکم سے تخلف کرسکے بڑا ستمگر تہا ہر قسم کی تکالیف لوگونکو دیتا جب دربار عام مین جلوس کرتا ادنی ادنی تقصیرات پر جبتک لوگونکو قتل و سیاست سے تہدید نکرتا کبہی دربار برخواست نکرتا اوسنے حکم دیا تہا کہ دار الضرب مین چاندی سونے کیطرح فلوس مسی بہی ڈہالکر رواج دیے جاوین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیسون کا رواج اوسی وقت سے ہے اسنے ملک دکن کو مالگذاری کے مناسب خیال کرکے دیوگیر کو جسکا نام راج بہوج مین دہارانگری تہا اپنا تختگاہ بنایا اور دولت آباد نام رکہا دہلی سے دولت آباد تک اوسنے سرائین بنوائین سیدہا لینی کہانا ہنود کیلئے اور پختہ مسلمانونکے واسطے مقرر تہا اور حکم دیا کہ لوگ دہلی کو ترک کرکے مع اہل و عیال دولت آباد مین آبسین زادراہ سرکار سے دیا جائیگا بڑا سرمایہ اسمین صرف ہوگیا اور اس نقل و تحویل سے لوگونکو نہایت پریشانی ہوئی ایکدفعہ

بارہ کوس دریای راوی کے کنارے پر ایک اور مقام ہے اوسکو ڈیرہ کہتے ہین بابا نانک جو سکہون کا مرشد ہے یہان رہا کرتا تہا لکہا ہے کہ یہ شخص سلطان بہلول لودہی کے زمانہ مین موضع تلونڈی رای تولار مین پیدا ہوا تہا چند عرصہ تک مودیخانہ کے عہدہ پر دولت خان لودہی ملازم سلطان بہلول کے پس رہا اسکے بعد ملازمت ترک کرکے جوگیون کی طرح صحرا نوردی اور سیاحی مین عمر بسر کرتا رہا جاہل لوگ اسکے معتقد ہوگئے وہ لوگ اسکے معتقدون کو سکہ کہتے ہین اور سکہ اصل مین شاگرد کو کہتے ہین پہر سنہ ۹۶۰ھ مین سلطان سلیم شاہ کے عہد مین وہ مرگیا چنانچہ کہ رشید الدین خانی مین گذرا سوہدرہ ایک قدیم قصبہ ہے علی مرادخان شاہجہانی نے اوسکے متصل ایک شہر ابراہیم آباد اپنے بیٹے کے نام پر آباد کیا اور سنہ ۱۰۵۲ھ مین قصبہ بین کو اکبر کے عہد مین چند دیہات سیالکوٹ کے پرگنہ سے علیحدہ کرکے قصبہ زبدہ اولیا شاہ دولہ نے اوس نواح مین اقامت اختیار کی تو تالاب اور کنوئین اور مساجد بنایا ہو گئین [illegible] دریا کا پل باندہ کے اور آبادی زیادہ ہوگئی کہتے ہین کہ اونکو [illegible] غیبی پرورش سے حاصل تہی اسلئے دلاور وحشی کرتے تہے اور اونہون نے اکثر متعلقات مین سنہ ۱۰۸۱ھ مین اوس پل اور خانقاہ [illegible] تعمیر کرائی ہے اونکا انتقال ہوا چونکہ یہ ولایت پانچ دریا کے وسط مین واقع ہے اسلئے اوسکو پنجاب کہتے ہین اس صوبہ مین قدوۃ الاولیا شاہ حسین و شاہ دولہ [illegible] مشہور ہین اونکے حالات [illegible] کنارے مشہور ہین اولیا کے حالات مین [illegible] پہونچے کہ اونکا حال بہی اولیا کے حالات مین درج کیا جاتا ہے فی الواقع یہ زمین اولیا خیز اور عشق انگیز ہے یہان کا حسن ظاہری اور سروہ سرائی بہی مشہور ہے آب بہت کے کنارہ چار کوس کے فاصلہ سے ہزارہ ہے جہان رانجہا کی قبر ہے اور جہلم ہوتا ہے وہان کے قریب دریا ہی مذکورہ کے کنارہ پر سہالان کے قریب پہاڑ کا سکن تہا اسکا عشق رانجہا کا پینسانہ ہیر کا مشہور ہے اور یہ دریا کوہستان تبت سے نکلتا ہے اور شہر جہلم کے پاس سے گذرتا ہے اور سکے ادیر جا بجا پل بنے ہین اور حدود کیل سے دریا

اوسنے ربع مسکون کی تسخیر کا خیال محال کیا اور ۳ لاکہہ ۷۰ ہزار سوارون کی بہرتی کی ایک سال تو سپاہ کی تنخواہ وصول ہوئی دوسرے سال مین جب خزانہ کا روپیہ اُسکیلئے کافی نہوسکا تو اس ارادہ باطل کو فسخ کردیا ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ کوہ ہماچل کو ملک چین تک اپنے تصرف مین لائے امرای نامدار اور خوانین بلند اقتدار اسکے سرانجام دینے کیلئے مامور کئے گئے کچہہ نتیجہ مرتب نہوا جو فوج وہانکی ردوکوب سے بچکر آئی تہی سبکو پہانسی دیدی جب ایسے ایسے ہرزہ امور پیش آئے انجام کار ملک مین نہایت ابتری پڑہگئی جابجا خفتہ شورشین بیدار ہوگئین ملک بہرام سے نواح ملتان مین جنگ ہوئی یہ تغلق شاہ کا مُنہ بولا بہائی اور بڑا کاردان آدمی تہا آخرکار وہ لشکر سلطانی کا اسیر ہوا دوآبہ کا حصہ خراج کی زیرباری سے تباہ ہوگیا اکثر رعایا خرمنون کو آگ لگاکر مع مویشی کے فرار ہوگئی سلطان شکار کے بہانہ سے خود نکلا اور اون بیچارونکو جہان پایا علف تیغ بیدریغ کیا اُنکے سر قلم کرکے قلعہ کے کنگرون پر لٹکادیے قنوج کا بہی ایساہی حال ہوا قحط سالی نے آبادی کے آثار بالکل دور کردیے ایسی حالت مین نادم ہوکر رعایا کو پہر طلب کیا اور خزانہ سرکاری سے تقاوی دیکر آبادی کی تاکید کی اوس سال بدنیتی کی وجہہ سے بارش بالکل نہوئی تخم ریزی کی محنت بالکل رایگان ہوگئی دہلی مین سخت قحط پڑا گیہون اور چاول نایاب تہے غربا بہوک سے ہلاک ہونیلگے ایسی مصیبت مین اُس بیرحم نے شہر کے دروازے بند کروادیے کہ کوئی باہر نہ جاسکے اسلئے ذی روح کو کوئی چیز موت کے سوا آرام دہ نہ تہی جب حالت بہت نازک ہوگئی دروازے کہولدیے گئے جو لوگ نیمجان باقی رہگئے تہے بنگالہ مین ارزانی سُنکر اُسطرف گریزان ہوئے اس زمانہ مین اُسکے مظالم اور بیرحمیونکے حالات ملایات دور و نزدیک مین مشتہر ہوگئے اس بدنامی کے دور کرنیکے لئے خلیفہ عباسی مصری کے پاس متواتر عرضیان روانہ کین یہ خلیفہ ہلاکو خان کے ہاتہہ سے محفوظ تہا عرایض مین بیعت اور اطاعت کا اظہار کیا تہا خلیفہ سے سند سلطنت کی حاصل ہوگئی اسکو ملکی خرابیون کا اُسنے تیار سمجہا خطبہ مین خلیفہ کا نام پڑہا گیا اور اب اُسنے مجدداً انتظامات مین اصلاح اور سعی شروع کی دو سال کسی قدر امن کی صورت ہونیلگی وہ خود ہر حصہ مین جاکر مفسدات کو رفع کرتا تہا یہانتک کہ ٹہٹہ سے چار کوس پر امراض کے ہجوم سے

کشن گنگ اسمین آکر ملا ہے اور وہان سے پایان اور دوانکی کوہ دارالامان سرگروہ کہوکرون کا اسکے ... پہونچتا ہے اور ... اور جہلم بہی اور ... آباد اور ... وچناب قصبہ جہنگ مسلمان سے قریب دریاے چناب ہے ملتان ہے اور یہ پانچون دریا جہلم کے دریاے سندہ کے کنارہ ... سے موسوم ہین اور دریاے سندہ ... ہندوستان اور ... کا قلعہ ہے اور وسعت درمیان ہندوستان ... افغانستان کا ... کے بر بخ واقع ہوا ہے اور یہ ... افغانون کا ملک ہے دہان سے ... کے نام سے مشہور ہے اور یہ ولایت پانچ دوآبہ ...

صوبہ ملتان

ملتان دیپالپور بہکر اور سیوستان

نسخہ جدید دارالامان صوبہ ملتان پانچ سرکار وزیرآباد وغیرہ وتنالوے محال حویلی ملتان موضع ... ۹۵ کروڑ ... لاکہہ ہزار دو سو ... حاصل ... دو ہزار ... سو سترہ دام ...

[illegible]

عرض بہ مکران جنوبی سور کوٹ شمالی لاہور طول چار سو کوس عرض تین سو سات کوس اور یہ صوبہ اقلیم سوم مین ہے

کیفیت

صاحب نسخہ جدید لکہتا ہے یہ قدیم شہر ہے تمام دریا پنجاب کے دریاے بیاس سے اس شہر کے نیچے آکر بہتے ہین اس نواح مین اینٹ مٹی کے قلعے مضبوط بنے ہوئے ہین ابتدا مین یہ ملک راجگان دہلی کے قبضہ مین تہا اور چند عرصہ تک حکام سندہ کی حکومت رہی پہر غزنویون کے قبضہ مین رہا اسکے بعد معزالدین سام کے والیان سلاطین دہلی کے باج گذار ہے اور اکبر کے عہد مین صوبجات ہندوستان مین داخل ہوا اور بعد انحطاط سلطنت چغتائیون کے افغانان صدوزائی کے تصرف مین آیا اب رنجیت سنگہ کے ... پہر انگریزون کے قبضہ مین ہے حضرت شیخ بہاءالدین زکریا اور سید جلال بخاری اور سید صدرالدین اور حضرت شمس تبریز وغیرہ قدس اللہ اسرارہم بہت سے اولیاء اللہ اسی صوبہ مین استراحت فرما ہین منشی مذکور نے لکہا ہے کہ اس صوبہ مین گرمی زیادہ اور بارش کم اور سردی اعتدال کے ساتھ ہوتی ہے اور غیرہ

اکیسوین محرم کو رخصت ہوا اور مخلوق خدا کو اُسکے ظلمون سے رہائی ہوئی ۲۷ سال تک حکومت کی ؛

سلطان فیروز شاہ

سلطان فیروز شاہ عرف ملک فیروز باربک سلطان محمد شاہ تغلق کے بنی اعمام سے ہے کوئی بیٹا اور حقیقی بھائی اسکے نہ تھا اسلئے امراء کے اتفاق سے پچاس سال کی عمر مین ۷۵۲ھ مین دریای سندہ کے ساحل پر تخت فرمانرہی کو جلوہ گر کیا اس سلطان کے پدر بزرگوار کا نام رجب سالار قدس سرہ ہے انہون نے تعلقات دنیوی کو ترک کرکر درویشی کا بلند پایہ حاصل کیا تہا چنانچہ ممالک ہندوستان مین ابتک انکا نام مشہور ہے ہر سال مین ایک مرتبہ ماہ رجب مین ادنیٰ و اعلیٰ اپنے مقدور کے موافق کندوری کرکے اُسکا ثواب انکی روح پر فتوح کو پہنچاتے ہین یہ سلطان نہایت نیکو نہاد تہا دریای سندہ سے آکر دہلی مین داخل ہوا اور نوید عدل و داد جہانیون کی دی اس عرصہ مین ابو الفتح خلیفہ مصر کا نامہ آیا سلطان اسکو سرمایہ افتخار سمجہا سرہند کو سامانہ سے جدا کرکے اور دس کوس اسمین اور اضافہ کرکے ایک جداگانہ پرگنہ مقرر کیا اور دریای ستلج اور بیاہ کے کنارہ پر جہان ان دونون کا اتصال ہوتا ہے ایک معمورہ بنام فیروز آباد کی بنیاد ڈالی اور نواح ہانسی مین ایک قلعہ احداث کرکے حصار فیروزہ کے نام سے موسوم کیا اور میرپور سے نہر دریاے جمنا کی نکالکر اس قلعہ مین پہنچائی اکثر ممالک بزور شمشیر فتح کئے اور راجہ کو نگر کوٹ کو مطیع کرکے اس قلعہ کا نام محمد آباد رکہا یہ بہی مخفی نرہے کہ اس قلعہ کے بیابان مین ایک مکان بہوانی سے منسوب ہے اور وہ اہل ہند کی پرستش گاہ ہے اور حاکم ٹہٹہ مقابلہ سلطانی کی تاب نہ لایا اور سالانہ پیشکش اوسنے قبول کی اس سلطان نے نیکذاتی سے امن و امان کے قوانین تمام ملک مین شایع کیے مالگذاری رعایا سے برداشت کے موافق تحصیل کرتا تہا ادنیٰ حرفون مثل گل فروشی ماہی فروشی قصابی وغیرہ کا ٹکس نہین لیتا تہا اسکے عدل کی برکتون سے ظلم کی راہ مسدود ہوگئی کوئی شخص اسکے عہد مین متاذی نہ تہا اور موافق النّاس علیٰ دین ملوکھم تمام حکام بہی سلطان فرخندہ فرجام کی پیروی کرتے تہے کیسکی طاقت نہ تہی کہ ارتکاب ظلم کرسکے فسق و فجور کی بنیاد مین مثل میکدے بھنگ خانے اور تمام ملاہی محو کردیے گئے اور سلطان محمد نے جن لوگون کو قتل کیا تہا اُنکے

صوبہ کشمیر

سلاطین کشمیر

اعضا قطع کرا دیے تھے اُنکے فرزندون اور وارثون کو انعامات اور روزینہ مقرر کر کر راضی کر دیا اور اُنسے سلطان کے ذمہ برارت نامے لکھوا کر اکابرونکی مہرین کر کر سلطان کے مقبرہ مین پہنچا دیے کہ آخرت مین سلطانکی رستگاری کا ذریعہ ہو جائین لکھا ہے کہ نیکنامی کیلئے فیروزآباد وغیرہ (۳۲) شہر ۴ جامع مسجدین پختہ ۳۰ مدرسے ۲۰ خانقاہین ۴۰ مسافرخانے ۱۰۰ انہر ۱۰۰ اشفاخانے ۵ حمام ۱۰۰ مقبرے ۱۰ بڑے بڑے بینار بیشمار باغات بنوائے اور شہر جونپور جو اُسکے عموی زاد بھائی سلطان محمد شاہ الغ خان مشہور بہ فخر الدین جونا کے نام سے مشہور تھا آباد کیا اس سلطان کے آثار ابتک قایم ہین چنانچہ دہلی کے متصل ایک کوچہ پر ایک عمود موسوم بہ جہان نما موجود ہے عوام اسکو فیروز شاہ کی لاٹ کہتے ہین اُسکا ارتفاع تقریبا ۲ہگز اور قطر ۳گز ہے یہ سلطان جب نہایت کبرسنی کو پہنچا اور قوای بدنی اور حواس ظاہری ماؤف ہو گئے اسلیے ۷۸۹ھ مین شہزادہ محمد خان کو سلطان ناصر الدین محمد شاہ کا خطاب دیکر کارپرداز سلطنت کیا چندروز کے بعد جب اُسمین اہلیت مہمات سلطنت کی نہ دیکھی اپنی ولایت سے اوسکا اخراج کرایا اور اپنے پوتے شہزادہ تغلق شاہ بن شہزادہ فتح خان کو جسکا باپ فوت ہو گیا تہا ولیعہد کیا اور چندروز کے بعد مرگ طبعی سے جوار رحمت الٰہی مین شامل ہو گیا اور دنیا مین اپنی نیکی کی یادگار چھوڑ گیا

بمرو آخر و نیکنامی ببر و چٹر ہی زندگانی کہ نامش نمرد ۔ اسکی تاریخ وفات وفات شاہ کے لفظ سے نکلتی ہے اور تاریخ مین وفات فیروز مندرج ہے اُسیکے اعداد ۷۹۰ ہوتے ہین اکثر کتب کی تحریر کے موافق اسکی مدت عمر ۹۰ سال ہاین اور اثنا کے لحاظ سے ۸۰ وہ تیمور کا ہمعصر تھا ایام سلطنت ۳۸ سال ہین ٭

سلطان غیاث الدین

سلطان غیاث الدین تغلق شاہ بن شہزادہ فتح خان بن فیروز شاہ اپنے جد بزرگوار کی رحلت کے بعد ۷۹۰ھ مین قصر فیروزآباد مین سریر فرمانروائی پر متمکن ہوا سلطان نوجوان تھا ناتجربہ کاری سے شہزادہ ابوبکر اپنے برادر حقیقی کو مقید کر دیا اور خود عیش وعشرت مین منہمک ہو گیا ملک رکن الدین اور دیگر امرا نے چندروز کے بعد اوس محبوس کو زندان سے نکلوالیا اکو زر ملک مبارک

کیفیت

سلاطین ہنود کے نامی

اور موضع مین ہیرہ اور کیری مین زعفران بوتے ہاین آخر ماہ فروری مین کرم پیلا اس نواح مین ہاتونکے۔ راقم نے بھی شہر حیدرآباد مین ان کیڑون کو دیکھا ہے شہوت کے پتے کھاتے ہاین اور لال کاغذ پر اُنکو پرورش کرتے ہاین وہ انڈے دیکر مرجاتے ہاین اون انڈون سے اول باریک باریک کیڑے ہوتے ہاین پہر وہ بڑہجاتے ہاین

جو وزیر اور مدار السلطنت تھا دولت خانہ کے دروازہ پر مارا گیا سلطان نے یہ واقعہ سُنتے ہی دوسرے دروازہ سے نکلکر گریز کیا اثنای راہ مین امرا نے تعاقب کر کے مع خانجہان کے جو منجملہ ندمای شاہی تھا اُسکو قتل کر دیا اور اُنکے سر اوس دروازہ پر معلق کر دیے تھے جہان سے اُنہون نے گریز کیا تھا اسکی مدت سلطنت ۵ ماہ ۳ روز ہین +

سلطان ابوبکر

سلطان ابوبکر بن شہزادہ فتح خان بن سلطان فیروز شاہ نے ۷۹۳ھ مین جلوس کیا چند روز کے بعد ملک رکن الدین کے سر مین خیالات فاسدہ جمع ہونے شروع ہوئے سلطان نے واقف ہوتے ہی اُسکو مع رفقا کے دار پر کھچوا دیا اسی عرصہ مین میر صدہ سامانی باغی ہو گیا اور وہانکے حاکم خوشدل خان کو حوض سنام کے کنارے مار کر شہزادہ محمد بن فیروز شاہ کے پاس کہ نگرکوٹ مین موجود تھا روانہ کر کے خروج پر آمادہ کیا شہزادہ نے اُسکے اشارہ سے سکّہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کر دیا اور ۲۰ ہزار سوارونکی جمعیت سے دہلی کی جانب متوجہ ہوا فیمابین دونونکے چند بار معرکہ آرائی ہوئی بالآخر سلطان کو ہزیمت ہوئی لوگ نہایت ہی کشمکش مین رہے اکثر مکانات ویران ہو گئے سلطان کو تاب جنگ نہ ہوئی اور کوٹلہ میوات کی طرف گریزان ہوا اور زمانہ حکومت کا خاتمہ ہو گیا اوسکی مدت سلطنت ایک سال چھ ماہ ہے +

سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ بن فیروز شاہ جو سابق مین ولیعہد ہو چکا تھا ابوبکر کے فرار ہونیکے بعد بفتح و فیروزی دہلی مین داخل ہوا اور ۷۹۲ھ مین دوبارہ اُسنے جلوس کیا چند روز کے بعد فیروز شاہی غلام جنکی تحریک سے وہ ابوبکر پر مظفر ہوا تھا سلطان سے بد دل ہو گئے اور بے اعتدالیان ظاہر کرنے لگے سلطان محمد شاہ نے اونکی بیوفائی اور کوتہ اندیشی ملاحظہ کر کے حکم دیدیا کہ جو اشخاص غلامان فیروز شاہی مین سے دہلی مین موجود ہین اونکو تین روز کی مہلت دیجاتی ہے جہان چاہین نکلجائین چوتھے روز اونکا خون مباح ہے جو اس عرصہ مین نکل گئے جان بسلامت رہے باقیماندہ حسب الحکم قتل ہوئے اسکے بعد

اور وہ ظالم بکیفر مقتول ہوا اور اسکا بتخانہ منہدم ہو گیا چنانچہ اون بزرگوار کی خانقاہ ابتک موجود ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے آثار بھی وہان پائے جاتے ہین یہ ملک ہزار ہا سال سے راجگان ہند کے تصرف مین تھا ۷۱۵ھ مین شاہ میران ایک سوداگر وہان کے راجہ کا نوکر ہوا بعد ایک زمانے کے اعلیٰ درجہ کو پہنچا اور انہین دنون [illegible] تبت کو قوم بھلون لکھا ہے ولایت سے وارد کشمیر ہوا پس ۷۲۴ھ مین رینجو نام بادشاہ [illegible] نے بہت سی جمعیت سے [illegible] کر کشمیر کو آفتاب پرست کفار کے قبضہ سے نکالکر اپنے تصرف مین لایا اور سنہ دیو قلیل جمعیت لیکر [illegible] کی جانب بھاگا اور آٹھ ماہ کے بعد وہان سے ہندوستان کو چلا درمیان کوہستان کے اثنای راہ مین اس درجہ برف پڑی کہ اوسکی تمام جمعیت مع راجہ کے ہلاک ہو گئی اوسکے بعد رینجو نے چند سال تک ملک کشمیر مین بادشاہی کی اور شاہ میران کو اپنا

سلطان شمس الدین [illegible]

پیشدست مقرر کیا اور جب رینجو مر گیا اوسکی [illegible] کوتہ دین تخت نشین ہوئی [illegible] ہجری مین شاہ میران نے اعیان و ارکان دولت سے اتفاق بہم پہنچا کر خوب قوت اور اقتدار حاصل کیا اور کوتہ دین کو اپنے نکاح مین لایا پھر کشمیر کے تخت سلطنت پر جلوس کیا ۷۴۸ھ مین [illegible] چند سال بادشاہی کی کیا اوسکی اولاد نے چند سال [illegible] ۹۳۲ھ مین امراے [illegible] آخر کار یوسف شاہ [illegible] جب دہلی کی [illegible] اکبری مین شامل ہوا پھر جب [illegible] چغتائی سلطنت ضعیف ہو گئی تو احمد شاہ [illegible] افاغنہ و رانیون کے عہد کے بعد سلاطین [illegible] راجہ رنجیت سنگھ [illegible] گلاب سنگھ کے تسلط مین [illegible] منضبط ہوا چنانچہ [illegible] متعلقان [illegible] تصرف مین ہے +

صوبہ کابل

صوبہ کابل	یک صوبہ		
[illegible]	توامان	محال [illegible]	کرور [illegible] دام
[illegible]	مسیران روپیہ	[illegible]	[illegible]
سرکار بلا قید نام			

شہزادہ ہمایون خان کو سامانہ سے بلاکر لشکر گران کے ساتھہ ابوبکر کے مقابلہ کو روانہ کیا تھوڑی سی جنگ کے بعد ابوبکر گرفتار ہوکر میرٹھہ مین قید کیا گیا اور مرگ طبعی سے وہین فوت ہوا اسکے بعد سلطان نے قنوج اور ڈلور کی گوشمالی کا قصد کیا اور اوس سے فارغ ہوکر جہانسی کی جانب ایک مضبوط قلعہ بنایا اور اوسکا نام محمد آباد رکھا پھر ۷۹۹ھ مین شہزادہ ہمایون خان کو شیخ کھوکر کے مقابلہ پر جسکے قبضہ مین لاہور تھا روانہ کیا اور بہت سے امرا اُسکی معیت مین کردیے ہنوز شہزادہ راستہ ہی مین تھا کہ سلطان فوت ہوگیا اسکی مدت سلطنت ۶ سال ۷ ماہ ہین ✣

سلطان علاء الدین

سلطان علاء الدین سکندر شاہ عرف ہمایون خان بن محمد شاہ اپنے باپ کی خبر رحلت سُنکر عزیمت لاہور کو فسخ کیا اور راستہ مین سے واپس آکر دہلی مین داخل ہوکر سریر آرا ہوا اور چند روز مین ماہ جمادی الاولی مین اپنی موت سے فوت ہوگیا مدت سلطنت اُسکی ایک ماہ سولہ روز ہین ✣

سلطان ناصر الدین

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ کے اُسکا برادر خورد سلطان علاء الدین سکندر شاہ اپنے برادر بزرگ کی رحلت کے بعد جانشین ہوا ۷۹۶ھ مین سکہ اور خطبہ اسکے نام کا جاری ہوا یہ سلطان نہایت شناسا حلیم انصاف پرور تھا لیکن زمانے نے موافقت نہ کی امرای حضور نے چیرہ دستی کی مقرب خان اور بلوخان نے جو امرای کبار سے تھے لوای مخالفت بلند کیا ایک طرف سے باغی جا ملے نصرت شاہ بن فتح خان بن فیروز شاہ کو تخت نشین کردیا ان باغیون اور سلطان کے مابین چند لڑائیان بھی ہوئین علاوہ برین وہ زمانہ تیمور کی زور آزمائیونکا تھا مغربی گوشون سے اوسکی آمد آمد ہوئی پھر کیا پوچھنا ہے عجیب طرحکا زلزل پیدا ہوا دہلی مین قتل عام کا حکم دیا گیا بیحساب لوگ راہی ملک عدم ہوگئے اور قیدیونکی شمار خدا کو ہی معلوم ہے دہلی کی صورت ایسی بھیانک ہوگئی گویا وہ سرزمین کبھی آبادہی نہوئی تھی اس کشت و خون کے بعد امیر تیمور کے

نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہوا اس زدوکوب مین جمبو کا راجہ جو نہایت سرکش تہا دستگیر ہوا اور اسیر ہونیکے بعد اوسنے اسلام
قبول کرلیا ہر دوار سے جبتک امیر نے سہ ہ جگہہ معرکہ آرائی کی اور فیصل نزدی ہر ایک لڑائی مین اوسی کا غلبہ رہا اور اس
موقع پر جب خضر خان اور دیگر امرا نے شرف ملازمت حاصل کیا امیر نے سب کو قید کرلیا لیکن خضر خان سید زادہ اور مرد صالح
تہا اُسکو امیر نے لاہور ملتان دیبالپور عنایت کر کے مالک کردیا جب موسم تابستان آیا شدت گرمی کو اپنے اور لشکر کے خلاف
مزاج سمجھکر امیر نے سمرقند کیجانب نہضت کی اسکے رخصت ہوجانیکے بعد دہلی دو ماہ تک ویران رہی لیکن رفتہ رفتہ لوگ
وہان بود وباش اختیار کرنے لگے اور وہ آباد ہوتی گئی اور نصرت شاہ نے میوات سے واپس آکر دہلی مین حکمرانی شروع کی
اقبال خان ایک بڑا نامی امیر تہا برن سے آکر اوسنے دہلی پر شبخون مارا نصرت شاہ مین مقابلہ کی تاب نہ تہی میوات کو گریزان
ہوگیا اقبال خان کی فتح ہوئی اور دہلی سے فیروزآباد تک تمام ملک اُسکے قبضہ مین آگیا اور باقی ہندوستان کے شہرون
جدا جدا حکام پر منقسم ہوگئے ہر ایک اپنے اپنے حصہ پر قابض ہوگیا اقبال خان سلطان ناصر الدین سے کبہی موافق ہوجاتا
تہا کبہی بگڑ بیٹہتا تہا ایکدفعہ سلطان اشرف کے مُنہہ بولے بیٹے سلطان ابراہیم نے اودہ سے اقبال خان پر لشکرکشی کی
لیکن اقبال خان کو ہی غلبہ رہا اسکے بعد اُسنے خضر خان پر فوجکشی کی جو ملتان اور دیالپور مین سکونت پذیر تہا خضر خان
مقابل ہوا طرفین سے ہنگامہ کارزار خوب گرم ہوا لیکن اقبال خان کے اقبال نے مُنہہ پہیرا اور بہت جلد اُسی زدوکوب
مین دستگیر ہوکر قتل ہوا اور نمکحرامی کا مزہ چکہہ لیا جب اقبال خان کے مارے جانیکی خبر دہلی مین پہنچی دولت خان اور اختیار خان
اور بعض دیگر امرای شاہی نے متفق ہوکر سلطان ناصر الدین محمود شاہ کو قنوج سے طلب کیا اور از سر نو تیسری مرتبہ
۸۰۹ ہجری مین تخت پر بٹہایا خضر خان اقبال خان پر فتحیاب ہوکر بڑی جمعیت سے دہلی پر حملہ آور ہوا ناصر الدین اور اُسکے
حامیون نے مدافعت مین کوتاہی نہ کی سخت مقابلہ ہوا لیکن دونون کا پلہ برابر رہا ایسی بڑی مہم کے بعد خضر خان نے ملتان
کی طرف مراجعت کی اور اسکی واپسی کے بعد شکار کیلئے سنبہل کو گیا تہا کہ ایک سخت بیماری مین مبتلا ہوگیا اور چند روز

مین ہلاک ہوگیا اسکی مدت سلطنت جو برای نام تھی ۲ سال دو ماہ ہے سلطان غیاث الدین تغلق شاہ عرف غازی الملک سے سلطان ناصر الدین محمود شاہ تک آٹھہ اشخاص ۹۶ سال ۱۱ ماہ ۱۹ روز تک جہانبانی کرتے رہے اسکے بعد سلسلہ ترکون کا شہاب الدین غوری کے فرزندون اور عزیزون اور ملازمین وغلامون سے منقطع ہوا اور امور سلطنت کی زمام اور ونکی طرف متوجہ ہوئی کل ۴۳ شخصون نے وہان سے یہانتک (۲۵۳) سال ۲ ماہ تک جہانبانی کی ہے ❊

چھٹا تذکرہ سادات کی سلطنت کے بیان مین (خضر خان)

رایات اعلی خضر خان بن ملک سلیمان ملک مردان کا منہہ بولا فرزند تہا جو سلطان فیروز شاہ کے امرای کبار سے ہی جب اپنے سلطان ناصر الدین محمود شاہ کی رحلت ہوگئی اور تمام امرا کے اتفاق سے دولت خان جو تمام ارالکین مین سب سے بلند پایہ تہا اسکا جانشین ہوا جب خضر خان اس واقعہ سے آگاہ ہوا فوراً فتحپور ملتان اپنی دار الایالت سے بڑی جمعیت کے ساتہہ دہلی پر آیا اور چار ماہ تک اسکا محاصرہ کیا اسکے بعد دولت خان کو گرفتار کرکے فیروز آباد کے قلعہ مین قید کر دیا اور وہین وہ فوت ہو گیا اور خضر خان مظفر اور منصور ہو کر دہلی کے قلعہ مین داخل ہو کر ۸۲۱ھ مین مہمات جہانبانی کو اپنے قبضہ مین کر لیا اور تیمور کے نام سے سکہ اور خطبہ جاری کیا اور تیمور کے بعد اسکے فرزند شاہ رخ مرزا کے نام سے جاری رہا اور چند روز کے بعد اپنے نام پر سکہ اور خطبہ جاری کیا اکثر ملک اسکے قبضہ مین آگئے عمدگی سے اسنے حکمرانی کی سب لوگ فرمانبردار رہے اور سلطنت کا نام اپنے لئے تجویز نہ کیا رایات اعلی اپنا خطاب رکھا اجل طبعی سے فوت ہوا ۷ سال ۲ ماہ سلطنت کی ❊

سلطان مبارک شاہ

سلطان مبارک شاہ رایات اعلی خضر خان کا فرزند ہے اپنے باپ کی رحلت کے بعد ۸۲۴ھ مین سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا لیکن اپنی باپ کے شیوہ کے خلاف شاہرخ مرزا کی اطاعت سے انحراف کیا اسلئے برہم ہو کر شاہ رخ نے شیخ علی حاکم کابل کو تحریر کیا وہ دہلی مین آکر مقابل ہوا لیکن مبارک شاہ نے اسکو منہزم کر دیا اور سرکش زمینداروں کو بہی شکستین دین وزیر سلطان

سلیمان بن ... کے بیان مین

علیہ وسلم کی سرکار سے انکو فتحان کا خطاب عطا ہوا اور فتحان در اصل دس لکڑی کو کہتے ہین جسپر کشتی کا مدار ہوتا ہے پہر یہ لفظ تغیر پاکر پٹہان ہوگیا طول اس صوبہ کا ملک بنارس سے ہندوکوہ تک ڈیڑہ سو کوس اور عرض قراباغ قندہار سے ختا تک سو کوس ہے سمت شرقی اسکا دریای سند اور غربی غور اور شمالی اندراب وبدخشان اور سند کوہ اور جنوبی قرمل وکاشغر وغیرہ یہ تومان ایک مدت تک شاہان دہلی کے تصرف مین رہا بعد ضعیف ہو جانے سلطنت دہلی کے درانیون کے تصرف مین داخل ہوا ❊

صوبہ قندہار

کابل مین شریک کیا ہے اسلئے اسکو چھوڑ دیا صوبہ قندہار ایک صوبہ ... کرور ... لک ... دام ... میزان روپیہ ... لک ... تومان

کیفیت

سے جس وقت عبد الملک بن مروان ملک دمشق مین
مسند خلافت پر بیٹھا جو ملک عفو ... سے
عبارت سے بیٹھا اور حجاج بن یوسف ثقفی ظالم
اوسکا وزیر اور سپہ سالار قرار پایا تو عماد الدین کو
جو اوسکا داماد اور ہمشیر زادہ تھا مع جمعیت دیگر
بہرام والی خراسان و قندہار پر بہیجا گئے وہان جاکر
شکست پائی پھر چند سال کے بعد جب جلال الدین
بن بہرام اپنے باپ کا تخت خراسان و غور و قندہار
پر جانشین ہوا تو محمد علاء الدین دوسری مرتبہ لشکر
کثیر کے ساتھ ملک خراسان وغیرہ پر آیا اور لڑائی کی
بعد جنگ عظیم قتل ہو گیا حجاج بن یوسف نے قتیبہ کو
بہ ارادہ تسخیر ولایت خراسان وغیرہ پر روانہ کیا وہ
جنگ شدید کرکے بعد غالب آگیا اور سلطان جلال الدین

صوبہ مین اور صوبہ قندہار صوبہ کابل مین داخل
اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ...
تا حاکم کا حال لکھا ہے چنانچہ بیان ہوتا ہے
اور اوسکے بھی کچھ کیفیت نہین لکھی مورخ
اور کچھ اختلاف بیان کرنے مین نہین آیا

[illegible]

حسن شکست فاش پاکر مع برادر خود کمال الدین
غور کے آوارہ دشت خراسان کا ہوا ایلتگین نے
چند سال تک خراسان کی سلطنت کی اسکے بعد
اسکا بیٹا سبکتگین ہوا اسنے ۳۶۷ھ مین آکر
بلاد ہندوستان کو مسخر کیا راجہ جیپال کو بھی
عاجز کر دیا اول جس شخص نے ملک ہندوستان
مین رواج اسلام کا آغاز کیا ہے اور بنا مساجد
کی ڈالی وہ سبکتگین ہے اسی طرح درجہ بدرجہ
اہل اسلام کا عمل ہوتا چلا آیا جیسا کہ رشید الدین خانی
مین مذکور ہوا آجتک سلطنت خاندان مین
اولاد عالمگیر تیموری بابری کے تہی اب ہر
چہار سو انگریزی عمل ہے اسکا ذکر کیا جائیگا

ملک سرور شیخ علی کے مقابلہ مین اخلاص اور جانفشانی کے آثار ظہور مین نہ آئے تہے اسلئے ملک کمال الدین امور وزارت مین شریک کر دیا گیا اور روز بروز کمال الدین کا مرتبہ بڑہنے لگا ملک سرور اس سے آزردہ خاطر رہا کرتا تہا بادشاہ ایکروز ادای نماز کیلئے مبارک آباد کی جامع مسجد کو جا رہا تہا بعض امرا کے اتفاق سے اُسے روز جمعہ نوین رجب کو قتل کر دیا ۱۳ سال ۳ روز سلطنت کی

سلطان محمد شاہ

سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ بن رایات اعلی خضر خان در اصل یہ شاہزادہ فرید الدین بن خضر خان کا بیٹا ہے مبارک شاہ لاولد تہا اسلئے اس برادر زادہ کو اوسنے متبنی کر لیا تہا اسنے ۸۳۷ھ مین بمقام مبارک آباد اورنگ فرمانروائی پر جلوس کرکے سکہ اور خطبہ اپنے نام پر جاری کیا ملک سرور اگرچہ بظاہر مطیع تہا لیکن سلطنت کا نظم و نسق تمام اسکے ہاتہہ مین تہا ہر ایک امر مین اوسکی مداخلت زیادہ تہی چند امرا کو قتل کر چکا تہا اور اکثر سیر حاصل پرگنات اپنے تصرف مین کرلئے تہے سب امرا تنگ آکر ملک کمال الدین مخاطب بہ کمال الملک کے پاس آئے اور اُسکو اپنا شریک کرکے سب نے ملک سرور پر یورش کی ملک سرور دہلی کے قلعہ مین پناہ گزین ہوا تین ماہ تک محاربہ رہا ایک روز ملک سرور مع رفقا کے تلوارین علم کئے ہوئے سلطانی سراپردہ پر آپہونچا وہ اور اُسکے تمام رفقا قتل کر دیے گئے اسکے بعد سلطان دہلی مین داخل ہوا اور ملک بہلول لودہی کو اپنا فرزند کہکر خان خانان کا اُسکو خطاب دیا اور جسرتہہ خان کہوکر کی سورش رفع کرنیکے لئے اُسکو متعین کیا جسرتہہ خان نے اُس سے صلح کر لی اور اُسکو سلطنت کا مژدہ سُنایا بہلول نے اُس وقت سے جب دیکہا کہ بادشاہ سست ہے اور روز افزون بے انتظامیان پہیلتی جاتی ہین جسرتہہ خان سے متفق ہوکر حکومت کی آرزو مین رہنے لگا اور افاغنہ کو جمع کرنا شروع کیا تہوڑے سے عرصہ مین افاغنہ کی بہت سی جماعتین جمع ہوگئین اور اپنی جاگیر کے سوا سرکاری پرگنات پر قبضہ کر لیا بادشاہ نے ایک ادنی تہدید کی تہی کہ کمال شوکت و استیلا سے دہلی پر چڑہ آیا مدت تک محاصرہ کیا لیکن بے نیل مرام واپس ہوگیا اس غدر سے بدنظمیان اور زیادہ بڑہ گئین امرا منحرف ہوکر جابجا خود سر ہوگئے

شعاع دوم صوبجات دکن کے بیان مین

ہے اس ملک کو دکن اسواسطے بعض لوگون کا قول
ہے کہ ملک ہند سے جنوب رویہ واقع ہے اور دکن
زبان ہندی مین جنوب کو کہتے ہین اور بیان
کے باشندون کی زبان تین قسم کی ہے مرہٹی
تلنگی کانڑی چنانچہ صوبہ اورنگ آباد اور بیدر
اور خاندیس مین مرہٹی زبان بولی جاتی ہے

اس حالت مین سلطان بہی مرگ طبعی سے روانہ عدم ہوا گیارہ سال ایک ماہ چند روز سلطنت کی +

علاء الدین کا بیان

سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاہ بن سلطان مبارک شاہ نے ۱۸۵۲ سنہ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ باپ سے بہی زیادہ سست تہا صوبہ کے امرا اور فوجدار منحرف ہوکر ملوک طوایف ہوگئے بجز دہلی اور بدایون کے اسکے قبضہ مین کچہہ نہ تہا اور حماقت سے ارادہ کیا کہ بدایون کو دار السلطنت بنائے حسام خان نے جو مخلصانہ مشورہ دیا کہ یہ حضرت کو مناسب نہین ہے تو ناخوش ہوکر اُسکو اپنے حضور سے جدا کردیا اور دو بہائیونمین سے ایک کو شحنہ دوسرے کو امیر لشکر کرکے دہلی مین چہوڑا اور خود بدایون جاکر عیش و آرام مین مصروف ہوگیا چند روز کے بعد دونون بہائیونمین جنگ ہوئی انمین سے ایک مارا گیا۔ حسام خان کے اغوا سے اہل شہر نے دوسرے کو بہی قتل کردیا اور یہان بداندیش فساد پیشہ لوگونکے اغوا سے اپنے وزیر حمید خان کے مارڈالنے کا ارادہ کیا وہان سے وہ بہاگ کر دہلی مین آیا اور حسام خان کی اعانت سے دہلی پر قبضہ کرلیا اور حرم سرای مین جاکر تمام عورتونکو نہایت فضیحت و خواری سے برہنہ شہر بدر کردیا اور تمام خزائن و دفائن پر قبضہ کرلیا سلطان کو اسکی اطلاع ہوئی لیکن بزدلی سے برسات کا حیلہ کرکے انتقام سے اغماض کیا حمید خان نے اسکو غنیمت سمجہا سلطان نے ملک بہلول کو انصرام سلطنت کے لئے طلب کیا ملک بہلول نے عرض کیا کہ حمید خان نے بڑی بے اعتدالی کی ہے مین اوس سے انتقام لیتا ہون اور سرکار کی دولتخواہی بجا لاتا ہون سلطان نے جواب دیا میرے باپ نے تمکو اپنا فرزند کہا ہے تم بہی بہائی کے ہو مجکو بدایون کافی ہے بیٹھے سلطنت تمکو عطا کی تب ملک بہلول دیبال پور سے آکر دہلی مین تخت نشین ہوا اور بدت کے بعد سلطان بدایون ہی مین مرگ طبعی سے فوت ہوگیا ۸ سال ۳ ماہ تک برائے نام سلطان رہا خضر خان سے علاء الدین تک چار اشخاص ۳۹ سال ۷ ماہ سولہ روز تک اس خاندانمین سلطنت رہی

ساتوان تذکرہ لودہی پٹہانونکی سلطنت کے بیانمین

سلطان بہلول لودی

سلطان بہلول لودہی پٹہان المخاطب بہ خان خانان ملک بہرام حمید خان کی طلب مین خاطر جمعی سے دہلی کو آیا حمید خان کا دہلی پر قبضہ تہا عہد و پیمان کے بعد اوسنے قلعہ کی کنجیان حوالہ کردین حمید خان کو کافی قوت تہی سلطان مصلحتاً چند بار اُسکے سلام کو جاتا رہا آخر کار رفتہ رفتہ دانشمندی کے ساتہہ مسلسل کرکر اُسکو اپنے قید مین کرلیا اور بلا مزاحمت خزائن اور دفائن پر قابض ہوگیا اور ۸۵۶ھ مین اپنا سکہ اور خطبہ روان کردیا اور سلطان علاءالدین کا نام بہی شامل رکہا جو امرای سلطنت اس سے ہمدل نہ تہے اُنہون نے سلطان محمود والی جونپور کو دہلی کی تسخیر پر تحریک کی سلطان اور محمود کے مابین دوبار جنگ ہوئی اور کچہہ علاقہ لے بہی لیا انجام کار باہم تصفیہ ہوگیا کہ اپنے اپنے حصون پر قابض رہین ایک دوسرے پر فوجکشی نہو سلطان محمود کے بعد اُسکے جانشین فرزند سلطان حسین نے ایکبار محاربہ کیا طرفین مین مساوات رہی دوبارہ سلطان حسین ملکہ جہان بنت سلطان علاءالدین کے اغوا سے جو اسکے حبالۂ نکاح مین تہی ایک لاکہہ سوار اور چالیس ہزار پیدل چارسو ہاتہی اور ایک بڑا توپخانہ لیکر دہلی پر حملہ آور ہوا بہلول نے حق نمک کا لحاظ کرکے ملکہ کے حضور مین نہایت عاجزی کی آخرالامر مجبور ہوکر پندرہ ہزار سوار سے مقابلہ کرنے پر تیار ہوا طالع کی یاوری سے اس قلت فوج پر بہی فتحمند ہوا سلطان حسین نے گریز کی اور ملکہ جہان دستگیر ہوئی سلطان بہلول نے مردانگی اور مروت کی جہہ سے خاتون کو اعزاز و حرمت کے ساتہہ سلطان حسین کے پاس روانہ کردیا اسکے بعد سلطان حسین نے سات مرتبہ پہر جنگ پر آمادگی کی لیکن اُسکو شکست پر شکست ہوئی اخیر مرتبہ شکست فاش کے بعد دور دراز جگہہ کو فرار ہوگیا تب سلطان بہلول نے جونپور جاکر وہان بہی سکہ و خطبہ اپنے نام کا کرلیا اور وہ ملک ایک امیر بزرگ ملک مبارک خان لوہانی کو تفویض کرکے دہلی کو واپس آگیا اسی اثنا مین علاءالدین بدایون مین مرگ طبعی سے فوت ہوگیا سلطان نے وہان جاکر مراسم تعزیت ادا کئے اور علاءالدین کے فرزندون سے بدایون کو آزاد کرکے اپنے ملازمین کے قبضہ مین دیدیا اب تمام قلمرو

محمد آباد بیدر کا بیان

اوسکا خاطر خواہ سکہ جم گیا سلطان شریعت کا بڑا پیرو تہا نہایت متقی علما اور فقرا اُسکی صحبت مین رہتے تہے آخر کار اپنی موت طبعی سے وفات پائی ۳۸ سال آٹھ ماہ سات روز سلطنت کی ٭

سلطان سکندر کا بیان

سلطان سکندر عرف شہزادہ نظام خان بن سلطان بہلول - بہلول کے دربار مین خان خانان قربلی نام ایک نامور امیر تہا اور نہایت قدردانی اور منزلت سے بہلول نے اُسکو اپنا قدیم خطاب دیا تہا اسنے تمام امرا کو متفق کر کے سکندر کو ۸۹۴ھ مین تخت پر بٹہایا اور سکہ و خطبہ اسکے نام کا کیا جلوس کے بعد بڑے بھائی باربک شاہ پر جو جونپور کا حاکم تہا اُسنے فوجکشی کی اور فتحمند ہوا پہر اُسی کو وہان کا حاکم بنا دیا اسکے بعد سلطان حسین سے متواتر جنگ ہوئی اور برابر اُسکی فتح ہوتی گئی اب ان حدود پر اوسکا پورا استیلا ہوگیا اور یہ شرقی ممالک جو ایکسو دو برس سے سلاطین دہلی کے قبضہ سے آزاد ہوگئے تہے سلطان نے دہلی کے تخت کا اُنکو ماتحت کرلیا اس سے پیشتر سلطان بہلول کا غلبہ بہی شرقیون پر ہوگیا تہا لیکن بخوبی اُنپر استقلال نہوا تہا آیندہ تیسرے دفتر مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا کہ یہ ممالک فرمانروایان ہند کے قبضہ سے کیونکر آزاد ہوئے اور وہان حکام مستقل کون تہے اونکی مدت سلطنت کتنی تہی یہ سلطان نہایت مستقل مزاج باانصاف رعیت پرور تہا بتخانہ کو منہدم اور مساجد و مدارس کی تعمیر کرتا تہا شریعت غرا کا تابع دین متین کا بڑا معاون اسکے عہد مین غلہ ہمیشہ ارزان رہا ہنود کی توہین کرتا تہا کسی ہندو کو مجال نہ تہی کہ سر اور ڈاڑہی منڈاوے اور دعوت اسلام قبول نکرنے پر اول اُسی نے برہمنون کو قتل کیا اسی نے حکم دیا تہا کہ ایک سیاہ پارچہ ہندؤن کے بازو پر باندہا جاوے کہ کفر کا نشان سب پر ظاہر رہے جو ہندو دستار باندہے سرکار مین جزیہ داخل کرے ہندؤنکی جو کتاب ملے جلا دیجاے رعایا کی پاسداری اس درجہ کرتا کہ خود شب کو کوچہ و بازار مین پہرتا تہا اور ہر ایک امر سے واقف رہتا لشکرون کی ترتیب اور صف آرائی کے اصول مین بڑا ماہر تہا کسی دولتمند کی طاقت نہ تہی کہ احکام مین کسی قسم کی کمی زیادتی

کرسکے ڈاک چوکی کے سامان ہمیشہ مہیا رہتے تہے سرحد کے جس حاکم کے پاس اُسکا عالیشان فرمان جاتا تین کوس تک وہ اُسکا استقبال کرتا اور حامل فرمان کسی بلند جگہہ تخت یا چبوترہ پر کہڑا ہوکر فرمان دیتا امیر اوس فرمان کو سر پر رکہتا اور منبر پر کہڑے ہوکر اُسکو پڑہتا ان آداب کی تعمیل ضروری تہی خناق کی بیماری سے ملک عقبیٰ کی طرف راہی ہوا ۲۸ سال پانچ ماہ سلطنت کی ۞

سلطان ابراہیم

سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر ۹۲۵ھ مین اور ایک قول کے موافق ۹۲۳ھ مین تو بتیار شدہ تخت مرصع پر جلوس کیا اسکا استیلا اور اقبال اپنے باپ سے بہی زیادہ تہا کسیکی مجال نہ تہی کہ سر مو اُسکے حکم سے تجاوز کرسکتا واقعہ نویسان سیہ باطن کی تحریرات سے اوسمین اور اُسکے بہائی جلال الدین مین رنجش پیدا ہوگئی اور سکندر کے ایک امیر کبیر اعظم ہمایون سروانی کی رای سے اُسنے فوجکشی کی خوب جنگ ہوئی تاب نہ لاکر اعظم ہمایون ابراہیم کی ملازمت مین داخل ہوگیا اور شہزادہ گونہ دانہ کی جانب گریزان ہوا سلطان کے اشارہ سے وہان کے بیرحم سفاکون نے اُسکو قتل کردیا سلطان نوجوان تہا ادنی ادنی تقصیرات پر اکثر اعیان دولت کی سیاست کرتا اسلئے تمام لوگ اوسکی زوال دولت کے خواہان ہوگئے اسکے علاوہ اُسنے میان بہوا کو بیگناہ قتل کردیا جو سادات عظام اور وزرای کرام سے تہے اور اعظم ہمایون شروانی کو قید کردیا اسکے بعد اُسکا بیٹا اسلام خان جو نانک پور مین حاکم تہا مخالف ہوگیا اور ۴۰ ہزار سوار اور پانچ سو ہاتہیونکی جمعیت سے آکر مقابل ہوا اس جانب سے بہی اوسکی مدافعت کیلئے لشکر متعین کیا گیا اگرچہ اسلام خان میدان جنگ مین مارا گیا لیکن حقیقت مین جناح دولت سے شکستہ ہوگئے اور اعظم ہمایون بہی اسی عرصہ مین زندان مین قید ہستی سے رہا ہوگیا دریا خان کے بیٹے بہار خان نے بہار مین باغی ہوکر ایک لاکہہ سوار فراہم کرکے ولایت سنبہل تک اپنا قبضہ کرلیا اور سلطان محمد خطاب کہکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا روان کردیا اسی طرح ہر جگہہ تمام افاغنہ بگڑ بیٹہے دولتخان

لودہی حاکم لاہور نے بھاگ کر بابر بادشاہ کے پاس کابل مین پناہ لی اور اُسکو ہند پر حملہ کرنیکی ترغیب دی بابر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور پانی پت پر جنگ ہوئی بابر فتحیاب ہوا اور سلطان میدان کارزار مین مارا گیا ۷۵ سال تک اُسکی حکومت رہی سلطان بہلول سے ابراہیم تک تین اشخاص ۷۵ سال ۵ ماہ سات روز تک جہانبانی کرتے رہے اور لودیون کا سلسلہ ختم ہوا اب چغتائی خاندان کی بنا پڑی ❊

آٹھوان تذکرہ چغتائی مغلونکی سلطنت مین

ظہیر الدین عرف جلال الدین محمد بابر بادشاہ

ظہیر الدین عرف جلال الدین محمد بابر بادشاہ تمام اُن سلاطین کا مبدا ہے جو اسکے بعد اُسکی اولاد مین سے اقلیم ہند کے تخت پر بیٹھے اور اُن فرمانرواؤنکا منتہا ہے جو اس سے پہلے ملک توران مین چتر گزین ہوئے اسکے باپ کا نام عمر شیخ مرزا ہے اندجان پایہ تخت فرغانہ کا وہ بادشاہ تہا دوشنبہ کے روز چودہوین شعبان ۸۹۹ھ مین اُس سلطانی عمارت مین جو دریا کے پل پر بنی ہوئی تہی سیر کر رہا تہا کہ دفعتاً پل ٹوٹا اور بادشاہ غریق رحمت الٰہی ہوا وہ عمارت سب منہدم ہو گئی اُسوقت بادشاہ کی عمر ۳۹ سال کی تہی اس سانحہ کے بعد ظہیر الدین کی عمر ۱۲ سال کی تہی اسی سنہ مین بعنایات خداوندی وہ سلطنت کے رفیع القدر مرتبہ پر فائز ہوا سلطان عمر شیخ مرزا کا بڑا بھائی سلطان احمد مرزا سمرقند مین فرمانروا تہا جب اُسکو اطلاع ہوئی سمرقند سے اندجان پر اُسنے یورش کی او رمدت تک اُسکا محاصرہ قایم رکہا لیکن بیسردی نے احمد مرزا کے لشکر کا بڑا حصہ مع چارپایونکے تلف کر دیا اور بے نیل مرام وہ واپس آ گیا بابر بادشاہ ۱۱ برس تک ماوراءالنہر کے سلاطین چغتائیہ کے محاربات مین مصروف رہا تین مرتبہ اپنے چچا احمد مرزا پر غالب آیا سمرقند کو فتح کر لیا تہا مگر مشیت ازلی مین تہا کہ ملک ہندوستان اُسکے شمع اقبال کے پرتو سے روشن ہو جائے توران مین جب اُسکو پورا تسلط نہ ہوا تو سمرقند سے واپس ہو کر اُسنے بدخشان پر یورش کی اور وہانکے حاکم خسرو شاہ پر فتح پائی بعد ذوالنون کے بیٹے محمد مقیم سے لڑکر کابل

باب دوم سلاطین بہمنیہ کے بیان مین

پہند کا راجہ تہا اُسنے اس بلدہ کو اپنے نام آباد کیا ہے اور عہد مین سلطان احمد شاہ بہمنی کے احمد آباد ہوا اور عہد مین سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی کے محمد آباد بیدر ہوا اور عمارت مدرسہ کی اس ملک مین بہت عالی ہے آثار محمود گاوان عرف خواجہ جہان کی ہے کہ یہ شخص نہایت نیک ستہ اوصاف حمیدہ سے موصوف اور داد و دہش علم و حلم مین یگانہ امر وزارت

موصوف کیا ہے چونکہ وہ بزرگ جامع علوم مولانا [illegible] مقبرہ ایک گنبد کہ ہزار کتابین لکہی ہین سب مین
اکبر بادشاہ کے عہد مین اتفاق سے تشریف آوری
کرکے مقرر کئے ہین کہ مولانا جامی کو شہر جام سے طلب
علماء اور لنگر اور اخراجات اور [illegible]
چند دیہات واسطے مصارف طلبا اور
ہین اور کام چینی اور کاٹنے کا [illegible] کیا ہے

پر قبضہ کرلیا ابہی بابر کابل مین ہی مقیم تہا کہ اسمٰعیل صفوی شاہ ایران نے شیبک خان پر حملہ کرکے خراسان کو اپنے قلمرو مین ملالیا بابر کابل سے فوج لیکر کمک کیلئے پہنچا اور بلخ و بخارا کو تسخیر کرلیا لیکن چند وجوہ سے وہ ملک پہر اسکے قبضہ سے نکل گیا چند روز کے بعد ایک آراستہ لشکر کے ساتہہ ہندوستان کی جانب متوجہ ہوا سلطان ابراہیم لودہی جسکے ہاتہہ مین یہان کی حکومت تہی ایک لاکہہ سوار اور ایک ہزار ہاتہی اور بڑے توپخانہ کے ساتہہ دہلی سے برآمد ہوا اور کرنال کے میدان مین دونون لشکرون نے سٹ بہیڑ ہوئی سلطان ابراہیم ۹۳۲ھ مین اُسی میدان مین مارا گیا اور فتح وظفر کی باد نسیم بابر کے لشکر سے چلنے لگی اور اُسنے ہندوستان کے تخت گاہ دہلی پر پہنچکر سکہ اور خطبہ اپنا جاری کیا ہنوز جنگ مذکور سے فوج کا مزاج برجا نہوا تہا کہ رانا سانکا ہندوستان کا عظیم الشان راجہ جمعیت کثیر کے ساتہہ آگرہ کے قریب بمقام بیانہ پر مقابلہ کے قصد سے آیا ہر چند رفقا نے عرض کیا کہ اسوقت پنجاب مین قیام کرنا مناسب ہے لیکن بادشاہ کی رگ ہمت نے قبول نہین کیا اور اُسکا مقابل ہوا نہایت سخت نبرد آزمائی ہوئی لیکن بتائید ایزدی فیروزمندی کے مطلع سے صبح اقبال نے طلوع کیا رانا سانکا منہزم ہوکر افتان وخیزان اپنے ملک مین پہنچا اور سپاہ کا بڑا حصہ علف تیغ بے دریغ ہوا بادشاہ نے بارگاہ خداوندی مین اظہار شکر کیا اور خوش وخرم آگرہ مین داخل ہوا چند روز مین تمام بے انتظامیان دفع ہوگئین اور تمام امور سیاست درست ہوگئے اسکے بعد خاطر جمع ہوکر شہزادہ ہمایون مرزا کو سنبہل کیجانب روانہ کیا کہ اس نواح کی پراگندگیون کو رفع کرے اور شہزادہ کامران مرزا کو ملتان اور لاہور کی طرف وہان کا جاگیردار کرکے روانہ کیا شہزادہ موصوف نے ملتان کو جو مدت سے سلطنت دہلی کے تصرف سے نکل گیا تہا اپنے حسن انتظام اور زور شمشیر سے تسخیر کرلیا ملتان کے حاکمون کا ذکر انشاء اللہ دفتر سوم مین آئیگا واضح ہو کہ بابر بڑا نامور بادشاہ ہوا ہے اس سے پیشتر صاحبقران امیر تیمور گورگان کی اولاد کو مرزا کہتے تہے لیکن اسکے عہد سے اونکا لقب بادشاہ قرار پایا اللہ جل شانہ نے اسکو روز افزون دولت عطا کی تہی یوماً فیوماً اقبال زیادہ ہوتا تہا جب اُسکی مدت عمر ۴۹ سال کی ہوئی تجلیات شاہی سے نہایت ترقی کی اُسکی

ایسی مستحکم بنائی گئی تہی نام خواجہ کا داخل کیا ہے
نہین ہوئی مگر حکمت الٰہی کی یہ تہی کہ ہزارہا سال مین شکست
بعد عالمگیر کے عہد مین [illegible] سو برس
بارود کا اوسکی کوٹہی مین رکہا تہا بجلی کے گرنے
سے آدہا مدرسہ مع ایک مینار گر پڑا اور [illegible]
گیا ہیہون تاریخ رمضان کی تہی [illegible]
آدمی جو تراویح مین مشغول تہے درجہ شہادت
کو پہونچے کہتے ہین امام وہان کے مولوی
سید حسین مدرس صاحب دل تہے اون کی
بوجہ روشنی باطن کے وہ تین دن قبل [illegible]

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے بیان مین

اکثر اہالیان کو وہانکے اس حادثہ کی خبر
دے رکہی تہی اور احوال بہمنیون کا تو سب
[illegible]
صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد ایک صوبہ
صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد [illegible]
اسمائے سرکار جمع کامل محال
[illegible]

وفات کا سبب عجیب وغریب ہوا ہے ایکمرتبہ شہزادہ ہمایون ایسا سخت بیمار ہوا کہ یاس کے آثار نمودار ہوگئے اُسوقت بابر کی الفت پدری جوش مین آئی اُسنے حالت اضطراب مین مصلی بچھاکر دو رکعت ادا کین اور بارگاہ خداوندی مین عرض کیا کہ خداوندا بابر کی روح ہمایون پر فدا کر خدا کی قدرت پانچ چھہ روز کے عرصہ مین ہمایون بالکل اچھا ہوگیا اور بابر نے پانچوین جمادی الاولی ۹۳۷ھ کو انچاسوین برس کی عمر مین انتقال کیا ۳۸ سال تک سلطنت کی منجملہ انکے ۵ سال ۵ روز ہندوستان مین علم آرائی کی اُسکا مادہ تاریخ (بہشت روزی باد) ہے اور وفات کے بعد فردوس مکانی خطاب ہے۔

کرسی نامہ بابر شاہ

جلال الدین بابر شاہ عمر شیخ مرزا والی فرغانہ کا بیٹا ہے عمر نے تین بیٹے چھوڑے (۱) بابر مرزا مذکور (۲) جہانگیر مرزا (۳) ناصر مرزا اور اُسکے چار دختر بھی تھین (۱) خان زادہ بیگم (۲) مہربانو بیگم (۳) یادگار سلطان بیگم (۴) رضیہ سلطان بیگم عمر شیخ مرزا ابو سعید مرزا کا بیٹا تھا جو ۲۵ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا تھا اُسکی سلطنت کے حدود ترکستان۔ ماوراءالنہر بدخشان۔ کابل غزنین۔ قندہار اور بعض حدود ہند ہین آخر عمر مین عراق بھی اُسکے قبضہ مین آگیا تھا بائیسوین رجب ۸۷۳ھ مین یادگار مرزا کے ہاتھہ مین مقید ہوکر قتل ہوا یہ قاتل ازعن حسن ولد قرا یوسف خان حاکم آذربائیجان کا ملازم تھا اُسنے ۹ بیٹے چھوڑے (۱) سلطان نصر مرزا (۲) سلطان محمود مرزا (۳) عمر شیخ مرزا بابر کا باپ (۴) سلطان عمر مرزا (۵) الغ بیگ (۶) ابوبکر مرزا (۷) سلطان خلیل مرزا + ابوسعید مرزا محمد مرزا کا بیٹا ہے تمام عمر اپنے بڑے بھائی سلطان خلیل مرزا فرمانروای توران کی خدمت مین رہا اُسکی فوج کا سپہ سالار تھا مرگ طبعی سے انتقال ہوا اُسنے دو فرزند چھوڑے ابوسعید مرزا بابر کا جد (۲) منوچہر مرزا اور سلطان محمد مرزا جلال الدین میران شاہ کا بیٹا ہے یہ عراقین۔ آذربائیجان۔ و بابک کا حاکم تھا ۲۴ ذیقعدہ ۸۱۰ھ مین قرا یوسف ترکمان سے حوالی تبریز مین جنگ کرکے میدان مین مارا گیا اوسنے ۵ فرزند چھوڑے (۱) ابوبکر مرزا (۲) عمر مرزا (۳) خلیل سلطان مرزا (۴) سلطان محمد مرزا

جد اکبر بابر شاہ (۵) سیورغتمش مرزا اور بعض نسخ مین انجل مرزا اور بیٹیون کا نام نہین معلوم جلال الدین میران شاہ امیر تیمور کا بیٹا ہے جسکا ذکر دفتر سوم مین آئیگا انشاء اللہ تعالی۔ امیر تیمور کے ہم فرزند تھے (۱) جہانگیر مرزا (۲) عمر شیخ مرزا (۳) میران شاہ بابر کا جد اعلی (۴) شاہرخ مرزا اور ایک دختر سلطان بخت بیگم تھی امیر تیمور اور چنگیز خان یک جدی ہین۔ تمن خان صاحبقران کا آٹھوان دادا ہے اور چنگیز خان کا تیسرا دادا ہے اور تمن خان مغل خان کی نسل سے ہے اور مغل خان کا سلسلہ نسب ساہندک بن یافث بن نوح علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ شاہرخ مرزا جو امیر موصوف کا چوتھا فرزند ہے اور ما وراء النہر کی حکومت اسکے قبضہ مین تھی اسی فرمانروا کا بیٹا الغ بیگ مرزا ہے زیچ رصد الغ بیگی اسکی طرف منسوب ہے چونکہ مرزای موصوف سے علمی فواید اکثر بندگان الٰہی کو پہنچے ہین اور تبک اسکے علمی فیضان کے اثر موجود ہین اسلئے ایک جداگانہ فصل مین جملہ معترضہ کے طور پر اسکے حالات درج کئے جاتے ہین

حالات مرزا الغ بیگ صاحب زیچ جدید خانی

الغ بیگ کی ولادت ۷۹۶ھ مین ہوئی اپنے باپ کی حیات مین ہی ماوراء النہر کی عنان حکومت اسنے اپنے ہاتھ مین لی وہ تمام علوم ریاضی مین بڑا ماہر تھا ملا علی قوشجی اور علما کے ایک گروہ کو اسنے فراہم کیا اور سمرقند کے شمال و مشرق جانب ایک رصد خانہ مرتب کیا اور زیچ جدید خانی تصنیف کی کہ فی زماننا استخراج تقویم کا مدار اسپر ہے ملای قوشجی کی تحریر کے موافق ستارون کے کواکب اور جوزہرات ۸۴۱ھ مین قرار دیے گئے ہین الغ بیگ کے بیٹے عبد اللطیف بیگ نے باپ سے بغاوت کی حدود سمرقند چند محاربات سخت کے بعد وہ غالب آیا اور الغ گرفتار ہو گیا اسکے بعد عبد اللطیف نے الغ بیگ کو ایک شخص عباس نام کے حوالہ کیا اسکا باپ الغ بیگ کے مقابلہ مین مارا گیا تھا اسکے قصاص ہین ۸۵۳ھ مین اسکو قتل کر دیا چنانچہ اسکی وفات کا مادہ تاریخ عباس کشت ہے۔ شہر سمرقند مین الغ بیگ نے اہم سال سلطنت کی از عہد یخانی منتخب لب التواریخ و مجالس الملوک ✤✤

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ

۹ جمادی الاولی ۹۹۷ھ مین چوبیس سال کی عمر مین تاج سلطنت سپر رکہا یہ بادشاہ نہایت دلیر تہا جب قلعہ جاپانیر کا
افواج شاہی نے محاصرہ کیا اور اہل قلعہ نہایت پامردی اور استقلال سے متمکن رہے تو ہمایون شکار کے حیلہ سے
چند رفیقون کے ساتھہ باہر نکل گیا اور قلعہ کو بغور ملاحظہ کر کے ایک جانب قریب پہنچکر آہنی میخین نصب کردین اور
بنفس نفیس دس پانچ آدمیونکے ساتھہ قلعہ کے اندر کود گیا اور قلعہ کا دروازہ کہولدیا تمام لشکر اندر آگیا اور اہل قلعہ کو مار کر
تمام مال و اسباب تاراج کردیا نہایت تحسین کی بات ہے کہ ایسے حصن حصین کو اس خوبی سے فتح کرلیا - ایکدفعہ شیر خان
افغان نے اطاعت کا پیغام بہیجا یہ سنکر بادشاہ اُسکی مدافعت سے مطمئن ہو گیا پہر اُسنے فریب سے جب لشکر شاہی بالکل
غافل تہا علی الصباح حملہ کردیا عجیب برہمی ہوئی حتی کہ سراسیمہ ہوکر خود بادشاہ نے اپنا گہوڑا دریای گنگ مین ڈالدیا
برسات کا موسم تہا دریا مین طغیانی تہی گہوڑے کی پشت سے وہ جدا ہو گیا پانی عمیق تہا اور کنارہ بلند وہ غوطے کہانے لگا قریب
تہا کہ غرق ہو جائے دفعتًا ایک سقہ ملازم سرکار دوڑا اور ہاتہہ پکڑ کر باہر نکال لیا بادشاہ نے اُسکا نام دریافت کیا اُسنے
کہا میرا نام نظام ہے اس سے بطریق تفاول بادشاہ نے کہا انشاء اللہ میرا کام منتظم ہو جائیگا پہر بادشاہ نے دریافت
کیا تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا اطمینان کے بعد بندہ کو تخت شاہی پر دوپہر جلوس کرنیکی پروانگی ملجائے اور اس عرصہ
مین اختیارات حکومت مجکو حاصل ہون جو چاہون عمل مین لاؤن بادشاہ نے قبول کیا اور بحکم الکریم اذا وعد وفا بادشاہ
نے ایکروز اُسکو وقت معہود کا سلطان بنادیا حسب الحکم تمام امرا نے حاضر ہوکر فرمانبرداری کے مراسم ادا کئے اس
عرصہ مین جو جو اُسکی خواہشین تہین اُسنے خوب پوری کین مورخین کہتے ہین کہ اُسنے مشک کے چمڑے کے درہم
اور دینار بنوا کر آب طلا و نقرہ سے اُنپر اپنا نام لکہوا کر رائج کیا یہ امر اب تک زبان زد خلائق ہے - ہمایون نے شیر خان افغان کے
مقابلہ مین کوئی کوتاہی نہ کی بلکہ بذات خود گہوڑے پر سوار ہوکر نیزہ ہاتہہ مین لیکر تین بار حملہ آور ہوا لیکن بادشاہ لم یزل کی مرضی

نہ تہی ہمیشہ شکست ہی ہوتی رہی بادشاہ نے ہر ایک طرف رخ کیا اور جب کہین گوشۂ عافیت نہ ملا آخرالامر مجبور ہوکر چاہا کہ تجرد اختیار کرے اور مکہ معظمہ کی طرف ہجرت کر جائے لیکن رفقا کے مشورہ سے یہ ارادہ فسخ کر کے عراق کی جانب متوجہ ہوا اور ہندوستان مین شیرخان کا پورا تسلط ہوگیا جب ہمایون خراسان کے قریب پہنچا تو ہرات کے امیرالامرا کے صوابدید سے قلم خاص سے ایک عرضی شاہ طہماسپ صفوی کی خدمت مین روانہ کی اسکو مطالعہ کر کے شاہ موصوف نے ہمایون کو مدعو کیا ہمایون حسب الطلب منازل طی کر کے جب قریب پہنچا تو سلطان اُسکے استقبال کیلئے شہر سے برآمد ہوا اور ابرہہ اور سلطانیہ کے درمیان ایک مقام پر دونون شاہون نے ملاقات کی ہمایون نے اڑہائی سو لعل بدخشانی بیش بہا سلطان کو پیشکش کیا سلطان نے بہی ہمایون کو قیمتی تحائف گہوڑے۔ اونٹ شمشیر خنجر جواہرات۔ پوستین۔ قاقم۔ سمور سنجاب۔ اطلس کمخواب طلا اور نقرہ کے طبق اور دیگر اسباب شاہی نذر کئے اور لوازم مہمانداری کما حقہ پورے کئے ہمایون تین سال وہین مقیم رہا اسکے بعد سلطان نے شہزادہ مراد مرزا کو بارہ ہزار سوار دیکر ہمایون کی کمک کیلئے مقرر کیا اور خود اُسکے مکان پر آکر شہزادہ کو ہمراہ کر دیا تائید رب العالمین شریک حال تہی اور شام ادبار صبح اقبال سے مبدل ہوگئی کابل قندہار کو وہ فتح کرتا ہوا ہندوستان مین پہنچا اور افاغنہ کی فوج کو شکست دی اور دارالسلطنت دہلی از سر نو مخیم سراپردۂ اجلال ہوا ہمایون نجوم اور اختر شناسی کا بڑا شایق تہا ابہی فتح کو ایک سال نہ گذرا تہا کہ ایکدن وہ ستارے دیکھنے کو چڑہا تہا کہ دفعتًا زینہ سے اُسکے پاؤن کو لغزش ہوئی اور فورًا داعی حق کو لبیک کہکر راہی ملک بقا ہوا مادۂ تاریخ اُسکی رحلت کا (ہمایون بادشہ ازبام افتاد) ہے۔ ایام سلطنت اول مرتبہ ۱۰ سال اور دوسری مرتبہ ۱ماہ ہے وفات کے بعد جنت آشیانی لقب ہوا۔ ہمایون سے پیشتر سکون کے نام تنگہ اور دینار تہے ہمایون ہی نے اُنکا نام روپیہ اور اشرفی رکہا ہے کسی قدر وزن مین بہی کمی زیادتی ہوگئی ہے ✣

نوان تذکرہ پٹہانون کے بیان مین

شیرشاہ

یہ بادشاہ افاغنہ کے خاندان لانوس سے تہا اسکا نام فرید خان ہے اول اسکا دادا ابراہیم خان گہوڑونکی سوداگری کیا کرتا تہا پہروہ ولایت آوہ سے آکر موضع شملہ مضافات نارنول مین متوطن ہوا یہ سلطان سکندر بن بہلول لودہی کے عہد مین حاکم جونپور جمال خان نام کے ہان ملازم ہوگیا اُسکے فوت ہوتے پر حسن خان اُسکا بیٹا اور شیرشاہ کا باپ ملازمت مین منسلک ہوا اور ایسی اپنی قابلیت اور کاردانی ظاہر کرکے ترقی کی کہ پرگنہ سہسرام اور ناندہ جو رہتاس کے توابع سے ہے اُسکو جاگیر مین ملے اور پانچسو سوارونکی افسری حاصل ہوئی اُسکے بعد فرید خان نائب کی جگہہ مقرر ہوا اور ایسی ایسی جسارتین ظاہر کین کہ یگانہ و بیگانہ نے اُسپر آفرین کی اس عرصہ مین بابر شاہ ہند مین اورنگ آرای سلطنت ہوا اور سلطان ابراہیم لودہی میدان کارزار مین مارا گیا اسوقت ایک امیر لودہی نے جو بہار مین حکمران تہا سلطان بنکر سلطان محمد اپنا لقب قرار دیا فرید خان اسکے یہان ملازم ہوگیا ایکبار سلطان کے روبرو شکارگاہ مین اُسنے شیر کو اپنی شمشیر سے مارا سلطان محمد نے اسکی دلیری اور جرات کو دیکہکر شیر خان اُسکا خطاب دیا اور جب یہ حاکم بہار فوت ہوا او سکا لڑکا خوردسال اور سلطنت کے قابل بہی نہ تہا اور شیر خان کارپرداز دولت تہا خود مستقل ہوکر اطراف و اکناف کی تسخیر مین کمر ہمت کو چست کیا اور فوراً قلعہ چنار گڈہ کو اپنے قبضہ مین لیا اسی اثنا مین بابر کا انتقال ہوگیا اور ہمایون اُسکا جانشین ہوا شیر خان نے بڑی طاقت فراہم کرکے اُسپر حملہ آوری شروع کی اور بہت سے ملک اور قلعون پر قبضہ کرلیا اور رفتہ رفتہ اُسکو ایسا تنگ کیا کہ ہمایون کو اُسکے مقابلہ سے ہٹنا پڑا اور شیر خان نے ایک گران لشکر خومش خان اپنے غلام کی افسری مین دیکر اُسکا تعاقب کیا اور خود گہوکرون کے قلعہ تک تعاقب کرکے واپس آیا اور واپسی مین کوہپال کے متصل ایک قلعہ کو بناکر قلعہ رہتاس اُسکا نام رکہا بعدہ لگرہ مین پہنچکر ۹۴۷ھ مین سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا ہمایون مدت تک دشت ادبار مین سرگردان رہا پہر رفقا کے مشورہ سے عراق پہنچا اور یاوری طالع سے از سر نو سلطنت ہند کا تاج سر پر رکہا

ذکاوت طبع سے تہوڑی فرصت مین تمام علوم مروجہ و فنون حاصل کئے اور مستعد معلوم ہونے لگا پہر جب سولہ برس کا ہوا تقریب جلوس کر رعل مین آئی یہ راجہ عظیم الشان ہوا اور چند دیہات اور قصبات پرتاب پور نام نام سے آباد کئے راجہ ملک بخش بھی باذل تہا اطراف مملکت پر رقم کرکے پہلے کٹک کے ملک کو گیا وہان تائید غیبی سے غالب آیا اور تین کرور اشرفی خراج لیکر واپس آیا اور تمام ملک سیسر اپنے اختیار مین لایا اور بنارس عرف کاشی کو تسخیر کرکے جاگیر دیا اگنی دیوی کی چہوڑ دیا اور زمیندار راجہ ایجانگر کا راجہ مطیع و منقاد اور سکا ہوا اور ملک ملیبار تک قبضہ اقتدار راجہ پرتاب رود مین آیا پہر مغرب کے ملک کی طرف گیا اور بیدر کا ملک کیدار بیدری تہا نذر راجہ سے اخذ کرکے آگے بڑہا اور ملک مرہٹہ و صوبہ گجرات تصرف مین اپنے لایا تن بعد پورب کے ملک پر دہاوا کیا تمام مملکت پر او سطرف کے دریائی گنگ سیاگر کی حد تک اپنا عمل کیا اور سکے بعد مشرق اور شمال کی سمت جاکر اوس ملک مین عمل

اُسکی والپسی تک ہندمین افغانونکی حکومت قایم رہی - واضح ہوکہ شیرشاہ نہایت ہی صفات حمیدہ سے موصوف تہا وہ عدالت پروری سے یگانہ وبیگانہ کو ایک نگاہ سے دیکہتا تہا - ایکروز شہزادہ عادل خان ہاتہی پرسوار ہوکر نکلا ایک کوچہ مین سے اُسکا گذر ہوا ایک بقال کی عورت اپنے مکانمین برہنہ نہارہی تہی مکانکی دیوارین چہوٹی تہین شہزادہ کی نظر اُسپر پڑگئی اور ایک گلوری پان کی اُسکی طرف پہینکدی اور روانہ ہوگیا وہ عورت نہایت باعصمت تہی اُسنے چاہاکہ اپنے آپکو ہلاک کردے جب اُسکے شوہر نے سُنا تو اس حرکت سے منع کیا اور بیڑا پان کالیکر فریادیونکے زمرہ مین داخل ہوا بادشاہ معدلت پناہ نے جب یہ کیفیت معلوم کی حکم دیا کہ بقال کو ہاتہی پرسوار کرو اور عادل خانکی عورت کو اُسکے سامنے لاؤ تاکہ یہ بہی پان کا بیڑا اُسکی طرف پہینکے اور میزان عدل کی برابر ہوجائے وزرا امرا نے ہرچند التماس کیا کچہ مقبول نہوا اور فرمایا کہ فرزند اور رعیت میری نظر مین یکسان ہے بقال نے جب یہ امر سُنا راضی ہوگیا اور عرض کیا کہ مین اپنی داد کو پہنچگیا اب مجہکو انتقام کی حاجت نہین ہی - شیرشاہ نے اپنے عہد مین جہانبانی کے بہت شایستہ اصول اختراع کئے ہین گہوڑے کا داغ اگرچہ اولاً سلطان علاء الدین نے تجویز کیا تہا لیکن اُسکو مروج اسی بادشاہ نے کیا جسوقت اُسکے لئے دسترخوان بچہایا جاتا تہا فوراً اوس سرای مین جو دارالسلطنت کے قریب تہی نقارون کا شور مچ جاتا تہا اسی طرح سے مقام شاہی سے منتہای قلمرو تک ہر سرای مین بساعت واحد نقارون کی آواز تمام عمال شاہی کو پہنچ جاتی تہی اور اوسیوقت سرکار سے مسافر مسلمانونکو طعام اور ہنود کو مایحتاج سیدہا پہنچا تہا اسکے عہد مین امن ایسا تہا کہ مالدار مسافر جنگلونمین منزلین طی کرتے تہے اور انکو پاسبانی کی کچہ ضرورت نہوتی تہی - جب اجل موعود آپہنچی اُسنے کالنجر کی تسخیر کا ارادہ کیا اُسکے محاصرہ مین مصروف تہا باروت کے مشتعل حقے مٹی کے دمدمون سے قلعہ کے اندر اوتارے جاتے تہے اتفاقاً ایک حقہ دیوار سے ٹکراکر باقی حقونمین جا لگا جنکا انبار لگا ہوا تہا اور سب مین آگ لگ گئی بہت سے لوگ نیست ونابود ہوگئے بادشاہ کو بہی ایسا صدمہ پہنچا کہ ایک مدت زندگی

کی باقی تہی لیکن قلعہ کی تسخیر مین اوسنے اس قدر جلدی اور تاکید کی کہ اُسی روز قلعہ فتح ہوگیا مگر اوسکی روح بہی اوسی روز حصار بدن سے باہر ہوگئی اوسکی سال تاریخ اس قطعہ کے اخیر لفظ سے ظاہر ہے **قطعہ** شیر شاہی کہ از مہابت اوز شیر و بز آب را بہم بخورد ٭ چون برفت از جہان بدار بقا ٭ یافت تاریخ او ز آتش مرد ٭ ۰۲ برس تک حکمران رہا پندرہ برس امیر سے امارت بماتحتی بادشاہ ہونکے اور ۵ سال مستقل ہند کی سلطنت کی شیر شاہ کی یہ بہی ایک عادت تہی کہ جب آئینہ اُسکے سامنے آتا اور ریش سفید کے آثار دیکھتا افسوس کرکے کہتا کہ غروب آفتاب کے وقت مراد حاصل ہوئی

اسلام شاہ

اسلام شاہ عرف سلیم شیر شاہ کا بیٹا ہے سلطنت سے پیشتر جلال خان اُسکا نام تہا شیر شاہ کے واقعہ کے بعد افسران دولت کی رای سے جلال خان پسر خورد ۹۵۲ھ مین تخت نشین ہوا اور اسوقت اُسنے اپنا لقب اسلام شاہ رکہا اِسنے بہی عدالت فیاضی دلیری مبری مین اپنے باپ کی نقل کی اور اون سراوین کے فیما بین جو شیر شاہ نے بنوائین تہین اور ایک ایک سرا بنوا کر مسافر نوازی جاری رکہی جو قواعد انصاف پروری اور مراسم جہانبانی کے اِن دونون باپ بیٹون سے ظاہر ہوئے سلاطین سلف مین اونکا بہت کم نشان ملتا ہے تاریخ شیر شاہی کا مصنف تحریر کرتا ہے کہ ایک وقت مین اسلام شاہ گوالیار مین خیمہ زن تہا ایک فقیر لاأبالی مزاج اس شہر مین وارد ہوا اُسکو مسکرات سے بالکل اجتناب نہ تہا اور اسلام شاہ نہایت محتاط شرع کا پابند تہا جاسوسونکے ذریعہ سے اولاً فقیر کو ز باقی فہمایش کی فقیر نے کچہہ پرواہ نہ کی اور بدستور بہنگ بوزہ مین سرشار رہا بادشاہ نے ایکروز اُسکو حضور مین بلوا کر تہدید اً کہا کہ اگر آج سے کوئی حرکت نامشروع تونے کی تو زندہ جلادیا جائیگا فقیر نے بکمال بے پروائی سے کہا کہ اول تو اپنے تئین جلنے سے بچائے بعدہ مجہے جلانا یہ کہکر وہ چلدیا قضای کار اُسی روز ایک دنبل کا دانہ اسلام شاہ کی مقعد کے قریب نمودار ہوا اوسمین غایت درجہ حرارت تہی وہ برابر لوٹتا تہا اور کہتا تہا جلا جلا اسی بےچینی کی حالت

پہلا دور سلاطین ہند کے بیان مین

کو دو ننگل سے طلب کیا اور مرید ہوا انک
ملک مین ڈالا ہیبت لگا یا نیب ارادہ
کا اختیار کیا اور اوپر اون کو کہتے مین کہ
تنگ اور زنار سرد و پابند ہے یہاین مین وسیب
حسب مرد وزن سے لیسوستا نہ تہ کے ملک مین ایک
بعض کرتا اک جب تہیہ کیا ہوا اسکے نام سے وکیہ
موضع تعمیر کیا جس کیا القصد راجہ پرتاب
اوس طرف فرض حصول جمیع مقاصد کے
رودیا تہ حصول تمام امورات سلطنت
مشتاز اورتیغ مذکور مین استقلال ہوا اور جب
ذخیرہ و ممالک مذکور مین آسکے اور عہد سے
اوامر اسکے تنزل مین آسکے اوس عمر تک ایک
راجہ جیپال و پوسر ہا سکے کہ ایکدن اوسکا
چار برس گذر سے تہے کہ اوسے ماریس تیغ کا نبی
سے مسوانہ بنا اور وہ اُسکے آثار زوال
راجہ پرتاب رود کی رای پر راضی ہوا اور
اسکے رضا کی راجہ یوگندہ کا قید مین راجہ
دیو رای کو راجہ بیجو در ننگل کے قلعہ مین
رودر کے آیا اور

پالک ہوا چونکہ مستقل بہی اُسکے اوس قلعہ مین
مقید تہے بہائی اوسکا بہیس بدلکر
فقیر بنکر ورنگل کے قلعہ مین آیا اور زن و
بچہ کو راجہ دیو رای کے نکال لیگیا اور
گہر لیجا کر رکہا اور آپ خود بلدہ دہلی کو سلطان
شہاب الدین غوری کے پاس جا کر شرارت
اور فساد راجہ پرتاب رودر کا ظاہر کیا اور
پکڑ لینا اونکا ایسا سہل وجہ سے ظاہر کیا
کہ سلطان دہلی نے ملک عیسی خان کو فوج
کثیر کے واسطے تنبیہ کے مامور فرمایا راجہ

خان شہید ہوا فوج شاہی شکست فاش
نکیا اتفاق دیکہہ کے ہوتی ہی ملک عیسی
جمعیت کے مقابلہ کیا بڑی لڑائی کی دوہم
راجہ پرتاب رودر کے فرزند راج سے نسبت ہے ہا
امداد اور کمک کو اوسکے فراہم ہوسے د
راجہ بیجانگر کا اور دوسرے راجہ اطراف کے
طرف شمال سے کے آسکے اور راجہ زبت رہے
لشکر مع فوج شاہی ورنگل کے قلعہ سے
اور کیدار بیدری اور راجہ مرہٹہ اور راجہ
ہوا اہتمام راجہ دکن کے جیسا کہ پارسی راج
رودر خبردار ہو کر لشکر جمع کرنے مین مشغول

ترپ تڑپ کر دو تین روز مین مرگیا آٹھہ سال ۱۰ ماہ سلطنت کی +

فیروز شاہ

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ- اسلام شاہ کے انتقال کے وقت اُسکی عمر دس سال کی تہی ارکین مملکت نے اُسکو تخت پر بٹہایا تین روز کے بعد فیروز شاہ کی حقیقی والدہ بی بی بائی کے بہائی مبارز خان نے سلطنت کی طمع مین یہ بے عنوانی کی کہ معمول کے موافق محل مین آیا بی بی بائی نے اُسکے چتون سے شرارت کے آثار پائے ہرچند عاجزی اور گریہ وزاری کی لیکن اس مردود نے کچھہ رحم نہ کیا اور بے قصور اوس طفل مظلوم کو مار کر خسر الدنیا والآخرہ ہوا

سلطان محمد

محمد عادل شاہ عرف مبارز خان عدلی شیر شاہ کا بہتیجا ہے اور اُسکے باپ کا نام نظام خان ہے سنہ ۹۶۰ھ مین فیروز شاہ کو مار کر تخت پر جلوس کیا اور سلطان تغلق کی پیروی کر کے بہت سی خیرات کی اور تمام مہمات شاہی اوس نے ہیمون بقال کے ہاتہہ مین دیدی یہ ریواڑی کا باشندہ تہا اول اول کوچو مین نمک فروشی کیا کرتا تہا الطائف الحیل کے بعد شیر شاہی دربار مین کسی قدر اُسکو رسوخ ہوگیا اور رفتہ رفتہ امور مالی اور ملکی مین دخیل ہوگیا اس بادشاہ نے اوسکو اوّلا بسنت رای کا خطاب دیا پہر راجہ بکرماجیت سے مخاطب کیا عدلی برای نام بادشاہ تہا اور تمام اختیارات ہیمون کے ہاتہہ مین تہے چند روز کے بعد بدنظمیان پہیلنے لگین عدلی سے اکثر افاغنہ منحرف ہوگئے اور نہایت بداسلوبی ہونے لگی یہانتک کہ ایکروز سر دربار تلوار چلی بادشاہ وہان سے بہاگا اور دروازہ محل کا بند کرلیا اسی اثنا مین ابراہیم خان عدلی کا سالا اور شیر شاہ کا عمزاد بہائی مخالف ہوگیا اور دہلی کے اطراف مین حاکم بن بیٹہا یہ حالت دیکہکر احمد خان سور شیر شاہ کا بہتیجا اور داماد عدلی کا یہی سالا تہا سلطنت کے خیالات پکانے لگا اوسنے سلطان سکندر اپنا نام رکہا سکندر دس ہزار سوارون کے ساتہہ ابراہیم خان کے ستر ہزار سوار سے مقابل ہوا

صوبہ خجستہ بنیاد کا بیان

لیکن بحکم کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً وہ ابراہیم پر غالب آیا چندے عرصہ تک یہی حکمران رہا ہمایون یہ کیفیت سُنکر کابل سے بارادہ دہلی روانہ ہوا اور اُسکے آنیکے بعد افاغنہ پر ایسی مار مار ہوئی کہ اُنکے خاندان تمام آوارہ اور تباہ ہوگئے اتنے مین ہمایون نے بام پر سے گر کر وفات پائی اور اکبر بادشاہ اوسکا جانشین ہوا ہیمون بڑا دل چلا اور مدبر مرد تہا فوج شاہی سے مردانہ جنگ کر کے گرفتار ہوگیا اور بہرم خان نے سر دربار اکبر کی حضوری مین اُسکو قتل کیا اسوقت عدلی چنار گڈہ کے اطراف مین مقیم تہا خضر خان ولد سلطان سور نے موقع پاکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا پڑہوایا اور سلطان بہادر اپنا لقب رکہا اور عدلی سے اپنے باپ کا قصاص طلب کیا جو ہیمون کی لڑائی مین مارا گیا تہا اسپر عدلی اور سلطان بہادر مین جنگ ہوئی اور عدلی میدان وغا مین مارا گیا عدلی کی مدت حکومت قریب دو سال کے ہے شیر شاہ کے ابتدائی زمانہ سے عدلی تک ١٥ سال افاغنہ کی حکومت رہی اُسکے بعد تیموریونکی طرف منتقل ہوئی ❊

دسوان تذکرہ سلاطین بابری کے بیان مین
جلال الدین محمد اکبر بادشاہ

ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ ہمایونکی رحلت کے وقت نواح پنجاب کے قصبہ کلانور مین تہا جب اُسنے واقعہ ناگزیر اپنے نائب ہمایون کی خبر سُنی تو مراسم تعزیت کے ادا کر کے بروز جمعہ دوپہر کے وقت ربیع الثانی کی تیسری تاریخ ٩٦٣ سنہ مین اورنگ سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے بلند پایگی بخشی اوس وقت اُسکی عمر ١٣ سال ٩ ماہ ٢٨ دن کی تہی۔ لفظ کام بخش سے یہ اعداد نکلتے ہین اُسنے بیرم خان خانخانان کو مدار المہام مقرر کیا جشن جلوس کے بعد اول مقابلہ اُسکا ہیمون بقال سے ہوا مشار الیہ کو اگرچہ میدان جنگ مین غلبہ رہا لیکن مشیت ایزدی مین اکبر کا استیلا مقدر تہا وہ گرفتار ہوگیا فتح کے بعد سر دربار بیرم خان نے اپنی تلوار سے اُسکو قتل کر دیا۔ قلعہ مانکوٹ مین سلطان سکندر شیر شاہ

کے داماد متحصن تہا اس فتح کے متعاقب ہی شاہی افواج مانکوٹ کی طرف متوجہ ہوئی سکندر کو معلوم ہو چکا تہا کہ ہیمون بیرم خان کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور خضر خان ولد سلطان محمد خان سور نے عدلی کا بہی کام تمام کر دیا ہے اسلیئے وہ شکستہ خاطر ہوا اور سمجہہ گیا کہ پٹہانون کے اقبال کا ورق اُلٹ گیا ہے اسلیئے اُسنے افواج شاہی کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور اکبر کا اقبال یاوری کر رہا تہا جمعیت شاہی کا پہنچنا تہا کہ قلعہ مفتوح ہو گیا سلطان سکندر کے برتاو سے بادشاہ خورسند ہوا اور بلازمت خدمت سے اوسکو سربلند کیا لیکن اُسنے اپنے بیٹے کو بادشاہ کی خدمت مین چہوڑا اور حسب الارشاد خود پٹنہ کو روانہ ہوا چونکہ مشیت ایزدی مین اقلیم ہند اس شاہ جم جاہ کیلئے مقدر ہو چکی تہی وہ جسطرف متوجہ ہوا ظفر و اقبال ہمرکاب رہی بڑے بڑے راجے زمیندار پٹہان تمام متمرد اور سرکش اوسکے حلقہ بگوش ہو گئے اکبر نامہ مصنفہ ابو الفضل برادر شیخ فیضی نے ولایات ذیل کی فتوحات کو مفصل بیان کیا ہے۔ مالوہ۔ کہنگران گونڈوالہ۔ قلعہ چتور جیت پور۔ ولایت پٹنہ۔ ولایت اوڈیسہ۔ قندہار۔ ٹہٹہ۔ بہکر۔ اسیر۔ احمد نگر وغیرہ۔

سن جلوس کے دسوین سال حکم دیا کہ ایک قلعہ محکم اور بڑے شہر کی بنیاد ڈالی جائے چنانچہ حسب الارشاد والا چار ہزار اوستاد چابکدست اُسکی تعمیر پر مامور ہوئے آٹہہ سال تک برابر کام ہوتا رہا تیاری کے بعد اُسکا نام **اکبر آباد** رکہا گیا اُسکی فصیل کی بلندی ۶۰ گز ہے جلوس والا سے چند روز کے بعد اپنی عظمت و اقتدار ظاہر کرنیکو بہارا مل کچھواہ کی بیٹی کو اپنے نکاح مین لایا اس راجہ کو ہند کے تمام راجون پر برتری تہی۔ بادشاہ کو آرزو تہی کہ حریم سلطنت مین کوئی لڑکا ہو تا کسی طرح یہ تمنا پوری نہ ہوتی تہی۔ دولتخواہون کے عرض کرنیسے حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اظہار عرض کیا یہ بزرگ شیوخ کبار سے تہے اور مستجاب الدعوات تہے اور قصبہ سیکری مین مقیم تہے شیخ کے ایما سے بادشاہ نے اس قصبہ کے قریب شاہانہ عمارت ترتیب دیکر اپنا دار السلطنت اوسیکو قرار دیا اور اُسکا نام فتحپور رکہا اس بزرگ ملکوتی صفات کی دعا سے رحمت الٰہی کے آثار نمایان ہوئے اور جلوس سے

چودھوین سال ۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ مین اُسی عفت مآب صبیہ راجہ بہارامل کے بطن سے فرزند فرخندہ اختر پیدا ہوا جسکا مادہ تاریخ مصرع (دُر شہوار لجۂ اکبر) سے ہے اُن بزرگوار دعا کے نام پر تبرکًا اُسکا نام بہی سلیم رکھا گیا لیکن باپ کے بعد جب وہ بادشاہ ہوا تو اُسنے اپنا لقب جہانگیر رکہا ❊

اکبر مین دلی طاقت کے ساتھہ جسمانی قوت بہی مکمل تہی شہزادہ کی پیدائش کے بعد نذر پوری کرنیکو فتحپور سیکری سے اجمیر تک حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کی زیارت کے لئے سات منزل پا پیادہ گیا روزانہ بارہ کوس چلتا تہا۔ اُسمین جرأت اور جسارت حد شجاعت سے متجاوز تہی ایک مرتبہ متہرا سے آگرہ تک اٹھارہ کوس پا پیادہ آیا جنگل مین شیر صحرائی کو خود ضرب شمشیر سے مار ڈالا۔ ہاتہی کی سواری مین بڑا ماہر تہا اگر کسی وقت مست ہاتہی فیلبان کو مار کر چھوٹ جاتا اور شہر مین اوس سے ایک آشوب برپا ہوتا تو بادشاہ خود ایک پاؤن اُسکے دانت پر رکھکر سوار ہو جاتا تہا اور کسی دوسرے ہمسر ہاتہی سے اُسکو لڑاتا۔ اکثر ہاتیونکی جنگ مین ایک پر سے دوسرے پر اس تیزی سے جست کر جاتا تہا کہ دیکھنے والے متحیر ہو جاتے تہے۔ بادشاہ ایکروز شاہ نظام الدین کے روضہ کی زیارت کرکے دولتکدہ کو آ رہا تہا چوک مین ایک تیر اُسکے دست راست مین لگا اور قریب دو بالشت کے اُسکا کاری زخم ہو گیا وہ شخص فوراً گرفتار کیا گیا اوسکا سبب دریافت کیا گیا حکم ہوا کہ دریافت کرنا مناسب نہین ہے جو امر شدنی تہا ہوا یہ بیجا کسی کو گرفتار بلا کریگا اسکو جلد قتل کر دو کہ اُسکو سزا ملجائے اور دوسرون کو عبرت ہو جائے اور خود اسیطرح گھوڑے پر سوار دار السلطنت مین آکر داخل ہو گیا زخم کا علاج کیا گیا سات روز مین وہ مندمل ہو گیا عبد اللہ خان والی توران نے درخواست کی تہی کہ اُسکے بیٹے عبد المومن خان کا عقد بادشاہ کی بیٹی سے ہو جائے لیکن مقبول نہوئی۔ علمای اہل سنت اور فرقۂ امامیہ مین نفسانیت کی وجہ سے اکثر جھگڑا فساد رہا کرتا تہا بادشاہ یہ مباحث سُنکر شبہہ مین پڑ گیا بلکہ اُسکا عقیدہ یہانتک تنزل ہو گیا کہ کسی خاص مذہب کی

پابندی کو اوسنے ضروری نہ سمجھا اور ہندو مسلمان یہود و نصاری گبر و ترسا وغیرہ مین صلح کل کو مناسب سمجھا حکم دیدیا کہ ایکدوسرے سے کچھ تعرض نکیا جائے ہر شخص عادت قدیم کے موافق اپنے آفریدگار کی پرستش کیا کرین اور اسکا نام مذہب الٰہی رکھا اور اسی بنا پر جزیہ بھی معاف کردیا تھا - اور قرار دیا تھا کہ ہر جمعہ کی شب کو فضلاے ہر مذاہب سنی و شیعہ یہود و نصاریٰ گبر و ہنود و ارمنی ملاحدہ دہری براہمہ سیورہ اور تمام مذاہب و مشارب کے محقق محل چار ایوان مین کہ خاص اسی غرض سے تعمیر کیا گیا تھا آکر جمع ہوا کرین اور باہم مباحثے مناظرے کیا کرین بادشاہ بھی اُس مجمع مین شریک ہوتا تھا اور بلا تعصب منصفانہ سب مباحث کو لغور سنا کرتا تھا اور ہر ایک قول معیار عقل سے جانچتا تھا جو نکتہ مناسب ہوتا عمدگی سے اُسکو لوگون کے ذہن نشین کرتا +

جبکہ اُسکی ماں نے سنہ جلوس کے اُنچاسوین سال مین جسکا خطاب مریم مکانی تھا وفات پائی بادشاہ نے موافق رسم اپنے ابا و اجداد کے سر اور ڈاڑھی منڈا کر ماتمی لباس پہنے ہوئے جنازہ کندھے پر رکھکر چند قدم تک مشایعت کی ۹۷۳ھ مین آگرہ کے قلعہ کو کہ پہلے اینٹ کا بنا ہوا تھا توڑوا کر سنگ سرخ سے اُسکی بنیاد قایم کی - قلعہ بھکر کے مفتوح ہونیکے بعد برہان الملک اپنے چچا اسمعیل نظام الملک سے جو احمدنگر کا حاکم تھا آزردہ خاطر ہو کر قطب الدینخان غزنوی کے توسط سے شرف اندوز ملازمت کا ہوا چندروز کے بعد احمدنگر کے مسخر کرنیکے لئے راجی علیخان حاکم خاندیس کو کمک کا حکم ہوا برہان الملک راجی علیخان کی مدد سے اپنے چچا اسمعیل خان نظام الملک پر غالب آکر اپنے ملک موروثی پر قبضہ کیا چونکہ وہ نہایت سفلہ مزاج تھا اُسنے سر اطاعت سے پھیر کر مخالفت کی بادشاہ نے اس بات کے سُننے سے شیخ ابو الفضل فیضی کو راجی علیخان کے پاس اُسکی فہمایش کیلئے روانہ کیا اس کمبخت نے اُسکا کہنا نہ مانا انجام کار گرفتار ہوا اور اسی عرصہ مین پارہ کا کشتہ کھا لیا اور اُس سے سخت اذیت پاکر مر گیا پس اُسکی ہمشیرہ چاند بی بی نے اپنے بھتیجے ابراہیم پسر برہان الملک کو باتفاق امراء کے حاکم بناکر انتظام بادشاہت کا

اپنے ذمہ لیا اکبر کو جب اس امر کی خبر ہوئی تو شہزادہ سلطان مراد کو لشکر کثیر کے ساتھہ متعین کر کے روانہ کیا شہزادہ نے اطراف دکن مین آکر فوج عادل شاہی حاکم بیجاپور اور قطب شاہ حاکم گولکنڈہ سے خوب جنگ و قتال کیا راجی علیخان جو شہزادہ کے ہمراہ تھا مارا گیا لیکن اس لڑائی کا یہ انجام ہوا کہ شہزادہ کامیاب ہوا۔ شہزادہ شرابخوار تھا جب اُس سے قرار واقعی بندوبست نہو سکا لہذا بادشاہ نے اس امر کیلئے ابو الفضل کو روانہ کیا وہ تو موافق حکم کے شہزادہ کی خدمت مین پہنچا اور شاہزادہ حسب مشیت ایزدی روانہ عالم آخرت کا ہوا۔ اکبر کو شہزادہ کی وفات سے نہایت صدمہ ہوا اور بجای اُسکے شہزادہ دانیال کو رخصت کیا اُسکے بعد خود بھی دکن کو روانہ ہوا۔ مورخین نے بیان کیا ہے کہ جسوقت اکبر نے دریای نربدا سے عبور کیا ہے تو اوسوقت خاص اوس ہاتھی کے پانوئین لوہے کی زنجیر تھی جو بادشاہ کی سواری مین تھا جب وہ دریا سے باہر آیا فیلبانون کو سونے کی زنجیر دکھائی دی وہ اس امر سے متحیر ہوئے اور داروغہ سے اسکی اطلاع دی داروغہ نے یہ کیفیت بادشاہ کے حضور مین عرض کی اور وہی زنجیر پیش کی اکبر نے ملاحظہ کر کے عجائبات قدرت ایزدی پر اقرار کیا اور کہا شاید اس دریا مین وہ پتھر ہوگا جسکو اہل ہند پارس کہتے ہین لہذا اس امر کی جستجو کرنی چاہیے چنانچہ بہت سے ہاتھیون کے پانوئین زنجیرین باندھکر ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر لائے اور لیگئے کچھ بھی نہ ہوا القصہ اکبر قطع منازل کے بعد برہانپور پہنچا سنا کہ ابو الفضل نے بہت سے بلاد دکن کے مسخر کرلئے اور جشن نوروز کا ادا کیا اور جنگل ناپنے والون نے کہا کہ جہان پناہ برہانپور سے اکبر آباد تک ازروی جریب کے ۲۲۷ کوس کی مسافت ہے کہ جو حضور پر نور نے طی کی ہے اسکے بعد ابو الفضل بھی ظل سبحانی کی خبر سنکر احمد نگر سے وہان آیا اور ملازمت سے مشرف ہوا اور ایک ہفتہ عشرہ مین قلعہ آسیر کے مسخر کرنیکے لئے رخصت حاصل کی اسلئے کہ وہان کا حاکم متمرد ہو گیا تھا۔ الحاصل آسیر اور احمد نگر اور نظام الملک کے تمام ولایت ابو الفضل کے شمشیر ہمت سے مفتوح ہو گئے اور ولایت تلنگانہ کو

باب دوم
سلاطین بیجاپور کے حالات مین

پرڈونیس توران بای دونمین اپنی اجل طبعی سے مر گیا مین بعد چند سال تک درمیان افسران انگریزی اور جسونت راو ہولکر دولت راو سندیا کے سخت جنگ ہای یہان تک کہ سنہ ۱۲۲۶ مین جسونت راو ہولکر ہندوستان مین فوت ہوا اور سوای باجیراو استقلال تمام سے راج پر پونا کے قائم ہو گیا بعد چند سے فیمابین افسران انگریزی اور سوای باجیراو کے سنہ ۱۲۰۳ مین نفاق آیا اور دوستی دشمنی سے بدل ہو گئی

صوبہ بیجاپور کا بیان

صوبہ بیجاپور الملقب دار الظفر ایک صوبہ

شیخ عبدالرحمن ولد شیخ ابوالفضل نے قبضہ کر لیا اور بہادر نظام الملک ہان نظام الملک کا نواسہ فروتنی اختیار کر کے حضور مین حاضر ہوا اور عادل شاہ حاکم بیجاپور اور قطب شاہ گولکنڈہ کے حاکم نے بہی عرضیان نیاز کی اور تحفہ لائقہ مرسل کین جب اکبر کو سب طرح دلجمعی ہوگئی اوسوقت شہزادہ دانیال کو یہان چہوڑ کر خود دار الخلافت کو مراجعت فرمائی - چند روز کے بعد دانیال بہی مثل اپنے بڑے بہائی سلطان مراد کے شرابخوری مین گرفتار ہوا اور کثرت شراب سے اوسکا بدن نہایت ضعیف ولاغر ہوگیا انجام کار دفعتًا بیمار ہوکر نہایت ناتوان ہوگیا اور اسباب منذرہ نظر آنے لگے پس سنہ ۱۰۱۳ھ مین ۳۶ سال ۴ مہینے کی عمر مین وفات پائی اکبر کے دل سے ہنوز سلطان مراد کا غم زائل نہ ہوا تہا کہ دفعتًا اس حادثہ جانکاہ نے سامنا کیا داغ بالای داغ ہوا ضعیفی کا وقت تہا لہذا مزاج قابو مین نرہا پہر خواہ مخواہ اعتدال سے منحرف ہوا او امراض متضادہ مین مبتلا ہوگیا انجام کار دستونکی بیماری سے چہارشنبہ کی شب مین بارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ مین مطابق سنہ ۵۲ جلوس کے بائیس ۲۲ روز کم ۶۵ سال کی عمر مین وفات پائی اوسکی وفات کا مادہ تاریخ اس بیت کے آخر مین ہے ~ فوت اکبر شد از قضای الٰہ ✤ گفت تاریخ فوت اکبر شد ✤ اور بعد وفات کے عرش آشیانی لقب پایا - ۵۱ سال ۲ مہینے سلطنت کی ✤

جہانگیر بادشاہ کا بیان

ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ فرزند جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا (۳۷) سال کی عمر مین چودہوین تاریخ جمادی الثانی کی پنجشنبہ کے دن سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین دار الخلافت اکبر آباد کے قلعہ مین اورنگ سلطنت پر جلوس فرمایا - کسی نے کیا خوب کہا ہے ع از نور محمد جہان شد منور ✤ واضح ہو کہ سلطان خسرو جہانگیر کا فرزند کلان خیال سلطنت کا سر مین رکہتا تہا اسلئے کہ اکبر نے وقت رحلت کے فرمایا تہا کہ شہزادہ سلیم عیش پسند ہے یہ سلطنت کی قابلیت نہین رکہتا ہے البتہ اوسکا بیٹا سلطان خسرو تمام خوبیون سے آراستہ ہے خوشامدیون

تفرقۂ اول صوبہ بیجاپور - سرکار - حسن آباد گلبرگہ - فیروز نگر - رائی باغ - بیجاپور - امتیاز گڑہ - دوم کرناٹک بیجاپور - بنکاپور - ناکونڈی - مرتضیٰ آباد میرج - نصرت آباد - محمد نگر - مصطفےٰ آباد - تفرقۂ سوم بلا قید محالات و سرکارات جو تقسیم مین نہ تہے زمینداران شریک ہین سرکے - اور بموجب نسخۂ جدید آٹہ سرکار بیجاپور مصطفےٰ آباد کودان شالی نہ داد وغیرہ دو سو پچاسی محال گیارہ ہزار سات سو چھپن موضع تمام زمین

دو کروڑ گیارہ لاکہ چھپن ہزار سات سو پچاس بیگہ جریب - کل صوبہ ... چوالیس لاکہ نوے ہزار ... سمت مشرق گلبرگہ ... جنوب کرشنا ... شمال اورنگ آباد - طول ایک سو پانچ درجہ عرض ...

کیفیت ... صوبہ کا شہر

پہلے دار الحکومت اس صوبہ بیجاپور ایک قصبہ تہا یوسف عادل شاہ نے ... سلطنت اپنا کیا ... بیجاپور ... عادل شاہ ...

کہنے سننے سے تخت نشینی کے چہٹے مہینے اتوار کی شب مین آٹہوین ذیحجہ کو معتمدان خانہ برانداز کو ساتہ لیکر اکبر آباد
سے نکلکر گریز کیا فوج شاہی نے پیچہا کیا اگرچہ شاہزادہ نے لڑائی بہی کی مگر سلطنت تقدیر مین نہ تہی گرفتار ہو کر نیدرہ
برس تک مقید رہا آخر کو شہزادہ سلطان خرم نے جب مہم دکن پر رخصت حاصل کی شاہزادہ خسرو کو بہی مسلسل کر کے اُسکے
حوالہ کیا کہتے ہین کہ اُسنے اسی طرف زندان خانہ مین جان دی - واضح ہو کہ جہانگیر بادشاہ شہزادگی کے وقت سے
نورجہان بیگم کے حسن و جمال پر فریفتہ تہا اور نورجہان بیگم علی قلی شیر افگن خان کی بی بی تہی اور شیر افگن خان شاہ اکبر
کے وقت سلطنت سے صوبہ بنگالہ کے اندر اپنے جاگیر کے سبب سے رہتا تہا نورجہان بیگم بہی وہین اُسکے پاس تہی
جہانگیر نے اپنی تخت نشینی کے بعد قطب الدین گوکلتاش خان کو اس امر مخفی سے آگاہ کیا اور اُسکو بنگالہ کا صوبہ دار کر کے
روانہ کیا اور اُسکے چلتے وقت یہ کہا کہ شیر افگن خان اُسی طرف اپنی جاگیر مین رہے - میرا مقصود یہی ہے کہ وہ کسی طرح
نورجہان بیگم کو طلاق دیکر اپنے سے جدا کرے اور اگر شیر افگن اس امر پر راضی نہ ہو تو جسطرح تجہسے ممکن ہو بیگم کو یہان
بہجوادو چنانچہ گوکلتاش خان بنگالہ مین پہنچا اور شیر افگن خان سے ملاقات کی مگر باہم ایسی گفتگو تلخ آگئی کہ شیر افگن خان
نے تلوار سے مار دیا اور وہان سے نورجہان بیگم کے پاس جانیکا ارادہ کیا لیکن گوکلتاش خان کی طرف والون نے
بلوہ کر کے اُسکو بہی مار لیا پس سن جلوس کے چہہ سال بعد زن مذکور دولتسرای مین داخل ہوئی اور خطاب نورمحل پایا پہر
نورجہان بیگم مخاطب ہوئین اور آخر کو یہ رتبہ پایا کہ بادشاہ کیلئے بجز نام کے اور کچہہ نہ تہا جو کچہہ کہ تہا اُسیکے لئے تہا ہر
روز جہروکے مین برآمد ہوتی تہی اور تمام امرا و اراکین سلطنت حاضر ہو کر مراتب بندگی کے بجالاتے تہے اور جو لوگ ممالک
محروسہ پر متعین تہے اُنکے نام جو فرمان لکہے جاتے توقیع طغرا اُسکا یہ لکہا جاتا تہا - حکم علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ
اور سجع اُسکی مہر کا یہ تہا ؎ نورجہان گشت بحکم اِلٰہ ✤ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ ✤ اگرچہ بیگم کے نام کا خطبہ نہ تہا
لیکن سکہ اُسی کے نام کا تہا اور اُس سکہ کا نقش یہ تہا ؎ بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ✤ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ✤

اور علی عادل شاہ نے سنہ ۹۷۵ھ مین کشور [illegible]
خان سے باغ مین کہ وہ بیجاپور کی [illegible] جب
سے ایک شاہی [illegible] جلوس کر کے [illegible]
اوس مکان کو [illegible] سعد جا بالا [illegible]
قلعہ آباد کیا وہ شاہ پور [illegible] نام [illegible]
موسوم ہے اور کشور خان [illegible]
مین فوج نظام شاہی کو شکست [illegible] واسطے
سے گہاٹ تک تعاقب کیا [illegible] قلعہ
ضبط و نسق اوس ملک کا [illegible] نام [illegible]
دیار و دیار بالا گہاٹ [illegible] قدیم [illegible]
پہونچایا اور قلعہ و حصار مضبوط بنا اور
کہ وہین [illegible] حصار [illegible] راجون کے
وہ تصرف مین [illegible] راجون کے [illegible]
اور انکسخان نامی [illegible] ملک کی اپنے
سال تک حکومت اوس [illegible] علی عادل شاہ
اختیار سے [illegible] جب تصرف سے نکال
لیا اور [illegible] خان [illegible] بنا کر لیا
حاکم [illegible] سنہ ۹۹۶ھ

سلاطین بیجاپور کے بیان مین

مین عادل شاہ نے ایک قلعہ محکم بنا کر کے
شاہ درگ نام کیا اور محمد عادل شاہ نے
۱۲۴۳ھ مین جو بیجاپور کے ایک جانب
بائیس گز بلند سد باندہکر دوسری سمت پر
۷۶ فٹ مین تشیمن تیار کیا اور تمام اوسکا پانی
رکہا برسات مین جب پانی کو طغیانی ہوتی
ہے تب چادر آبشار کی اونچی ہو کر آگے تشیمن
کے گرتی ہے موجب حیرت تماشائیون کا
ہوتا ہے اور قلعہ گلبرگہ کا اول تصرف مین دکن
کے راجون کے تہا عہد مین سلطان محمد
تغلق شاہ کے سلطان حسن کانگوی
بہمنی کو جاگیر مین ملا اور جب بہمنی مذکور
بادشاہ ہوا اوس جا کو سعد جا کر دار السلطنت
بنا لیا اور ۷۸۰ھ مین حصار اوس کا
مضبوط کر کے باہر قلعہ کے شہر عظیم بسایا
سات گنبد سات بہمنی سلاطین کے ایک
بر پشتہ رمغرب رویہ شہر کے ایک گولہ انداز
کے فاصلہ پر اور درگاہ حضرت خواجہ
بندہ نواز چشتی قدس سرہ کی متصل مخدوم
بیجاپور کے [illegible] صوبہ بیجاپور کے تجویز
[illegible] دریای شور سے ملا ہوا ہے اور

واضح ہو کہ نورجہان بیگم تمام عورتون مین ممتاز تہی اور اکثر اوصاف مین بے شریک و انباز بہ نسبت مردون کے بہی زیادہ شعور رکہتی تہی طبیعت بہت موزون تہی اُسکے بعض بعض اشعار آجتک زبان زد روزگار ہین۔ باہم جہانگیر اور شاہ عباس سلطان ایران کے خوب موافقت تہی خط ایلچی تحفہ ہدیہ یہان کا وہان اور وہان کا یہان اکثر آتا جاتا رہتا تہا سن جلوس کے دسوین سال شہزادہ شاہجہان کے حرم سرای مین ممتاز محل بنت آصف خان کے سلطان دارا شکوہ پیدا ہوا اور گیارہوین سال سلطان شجاع اور تیرہوین سال مطابق ۱۰۲۷ہجری مین اتوار کی شب مین ۱۵ ذیقعدہ کو محمد اورنگ زیب پیدا ہوا اُسکے تولد کا مادہ تاریخ آفتاب عالمتاب ہے لیکن ازروی حساب کے اسمین ایک عدد زیادہ ہے ٭

معلوم کرو کہ سلطان جہانگیر نے اکبر آباد سے لاہور تک ہر کوس پر ایک منارہ اور ہر دو کوس پر ایک باؤلی بنوائی ہے اور جہانگیر اپنی شہزادگی کے وقت پنجاب مین ساسویلی کے قریب اپنے نام سے ایک قریہ آباد کر کے اوسکا نام شیخوپور رکہا تہا جلوس کے بعد اُسکو مستقل پرگنہ کر کے جہانگیر آباد اُسکا نام کہا اور شیخوپور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ لڑکپن مین اسکو شیخ سلیم چشتی کی طرف منسوب کیا تہا کہ اونکی دعا کی برکت سے پیدا ہوا تہا سلطان شیخو کہتے تہے اور قلعہ کانگیر کا کہ جسکی بنیاد کی تاریخ کسی کو نہین معلوم اور قدیم سے وہ لاہور سے شمال کی طرف واقع ہے کسی شخص نے سلاطین دہلی سے اکبر کے زمانہ تک باوجود متواتر یورشون کے اُسکو مفتوح نہ کیا تہا مگر جہانگیر کے سن جلوس کے پندرہوین سال غرہ محرم مطابق ۱۰۳۱ہجری دوشنبہ کے دن مفتوح ہوا ملاحظہ کے بعد اذان و نماز جو اسلام کے ارکان مین سے ہین ادا کر کے حکم دیا کہ یہان ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کیجاوے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ شہزادہ خرم یعنی شاہجہان ہمیشہ سے بادشاہ کا مورد عنایات تہا اور نورجہان بیگم بہی بلحاظ خاطر بادشاہ کے اور نیز اپنے بہائی آصف خان کی رضامندی کے اسلئے کہ شاہجہان آصف خان کا داماد تہا کمال موافقت رکہتی تہی لیکن جبکہ نورجہان بیگم کی بیٹی کا نکاح جو شیر افگن خان کے نطفہ سے تہی سلطان شہریار خلف دانیال کے بہتیجے سے ہوا تو اوس روز سے ہر بات مین اپنے داماد کی طرفداری

مین شہر ابجانگر دار الملک راجہان ایام قدیم کا تہا اوسوقت کو سون تک آباد تہا

مین سلاطین اسلام کے ویران ہو گیا اور جنگل ہو گیا ہے لوگ پتہ دیتے ہین کہ وہ شہر اوسی جا تہا اور تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ اول جس شخص نے ملک ہند مین فتنہ برپا کیا اور بدعت و سرکشی کو راجون سے پای تخت قنوج کے رواج دیا کشن رای بیجو راجا تہا کرناٹک کا حد سے مہاراج کے عہد مین کہ دو ہاصعصم منوچہر کا تہا خروج کر کے شیورای حاکم دکن کو دکن سے باہر کیا اولاد اوسکی بطنا بعد بطن مدت تک زمام حکومت اور راجگی اس

سلاطین دکن بہمنیہ

کرنے لگے تھے اسلئے کہ تمام امور سلطنت کی باگ نورجہان بیگم کے قبضہ مین تھی رفتہ رفتہ شہزادہ اور بادشاہ کے باہم نفاق پیدا ہوا یہانتک اُسکی ترقی ہوئی کہ نوبت جنگ وجدال کی پہونچی ہنوز فساد رفع نہ ہوا تہا کہ جلوس کے تیئیسوین سال شہر کشمیر سے مراجعت کرتے وقت راجورے مین دمہ کی شدت کے سبب سے چاشت کے وقت یکشنبہ کے دن آبان کی پندرہوین تاریخ مطابق آٹھائیسوین صفر ۱۰۳۷ھ ہجری مین کہ اُسوقت جہان پناہ کی عمر نوروز کم ساٹھہ سال کی تھی وفات پائی - اِس صدمہ جانکاہ سے نورجہان ہای ہای کرتی تھی اور مثل طائر نیم بسمل کے خاک پر لوٹتے تھی اور بے اختیار یہ اشعار کہتی تھی **نظم** دریغا زین دل آزاری دریغا + دریغا زین جگرخواری دریغا + نخواہم بے جمالش زندگی را + بملک جاودان پایندگی را + نہال عمر بے برگ است بے او + حیات جاودان مرگ است بے او + بقانون وفا نیکو نباشد + کہ من باشم بگیتی او نباشد + نمیخواہم کنم وکیسو نشینم + جہان را بے جمال او نہ بینم + چہ آسایش دران گلزار ماند + کز وگل رفت بند و خار ماند + اسکا مادہ تاریخ کاشفی نے یہ لکہا ہے **فرد** چو تاریخ وفاتش گفت کشفی + خرد گفتہ جہانگیر از جہان رفت + **ایضاً** جہانگیر از جہان عزم سفر کرد + لقب وفات کے بعد جنت مکانی پایا + اوسکی مدت سلطنت (۲۲) سال (۸) مہینے ۱۸ دن ہے +

محمد شاہ جہان بادشاہ کا بیان

ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ صاحبقران ثانی - اس جناب کی ولادت جلال الدین اکبر کے عہد مین غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۰ھ مین ہوئی ہے ولادت کا مادہ تاریخ یہ ہے ع شاہ روی زمین وشاہ جہان + جہانگیر کی رحلت کے وقت وہ نظام الملک کی سرحد مقام خیبر مین تشریف فرما تہا اس خبر کو سنکر براہ گجرات مستقر الخلافت اکبرآباد کا عزم کیا اور یہان پہونچنے کے بعد جلوس کی ساعت مختار کے انتظار تک اُسی مکان مین مقیم رہا جو زمانہ شہزادگی مین اوس سے متعلق تہا پھر جمادی الثانیہ کی آٹھوین تاریخ دوشنبہ کے روز ۱۰۳۷ھ مین اکلیل فرماندہی کو فرق کیا

صوبہ خاندیس کا بیان

اوسوقت اوسکا سن ۳۷ سال کا تہا مصرع تاریخ جلوس کا یہ ہے ع درجہان باد تا جہان باشد* تخت پر بیٹہتے ہی اوسنے حکم دیا کہ کوئی ہمکو سجدہ نکرے اس تعظیم کے قابل بجز معبود حقیقی کے کوئی نہین ہے اور پہلے بادشاہی کے آداب مین سے سجدہ کرنا تہا مہابت خان نے عرض کیا کہ اگر بجای سجدہ کے زمین بوسی قرار دیجائے تو خادم و مخدوم مین امتیاز بہی باقی رہیگا اور سجدہ کی رسم بہی رفع ہو جائیگی فرمایا اچہا اسکا مضایقہ نہین ہے اور ارشاد کیا کہ دونون ہاتہہ زمین پر رکہکر پشت دست کا بوسہ لیا کرین لیکن چند روز کے بعد اسکو بہی ناملایم طبع دیکہکر موقوف کردیا اور چار تا تسلیم کو مقرر کیا اور مشایخ و سادات اور علما سے ملاقات کے وقت سلام اور رخصت کے وقت فاتحہ معمول ہوا صبح سے ایک گہنٹہ پیشتر بالین خواب سے وہ بیدار ہوتا اور بعد تخلی اور طہارت کے صلوٰۃ مفروضہ اور نوافل سے فارغ ہوتا اکثر باوضو رہتا فن موسیقی مین بدرجہ غایت کمال رکہتا تہا پہلے سال مین جہانگیر کی رحلت سنکر امام قلی خان والی توران کے چہوٹے بہائی نظر محمد خان نے کابل پر لشکر کشی کی مہابت خان اوسکی مدافعت کیلئے مامور ہوا طالب کلیم نے رخصت فوج کی تاریخ کلمہ لشکر فتح سے استخراج کرکر گذرانی دوسرے سال شاہ عباس والی ایران کا سفیر بجری بیگ رسم تہنیت ادا کرنے کو باریاب ہوا اسکے متعاقب ہی شاہ عباس کی وفات کی خبر آئی اوسکا پوتا شاہ صفی اوسکا جانشین ہوا شاہ جہان نے ۳۰ ہزار روپیہ بطور انعام بجری بیگ کو دیے اور ایک نامہ متضمن تعزیت شاہ عباس اور تہنیت جلوس شاہ صفی میر برکت کی سفارت سے بجری بیگ مذکور کے ہمراہ روانہ کیا تیسرے سال چہبیسوین رجب کو نظام الملک کی تنبیہ اور خان جہان لودی کی گوشمالی کیلئے شہر برہان پور پر رایات ظفر آیات کا پرتو پڑا چوتہے سال قلعہ دہارور فتح ہوا اور اسی سال اٹہارہوین شعبان کو محمد علی بیگ تہنیت جلوس کی سفارت کے ساتہہ شاہ صفی شاہ ایران کی طرف سے پہونچا اور تین لاکہہ روپیہ کا ارمغان پیش نظر کیا جو اسباب اپنی جانب سے پیش کیا وہ بہی قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا تہا شاہ جہان نے سفیر مذکور کو رخصت کے وقت تک تین لاکہہ تیرہ ہزار روپیہ نقد اور قریب ایک لاکہہ روپیہ کے

سے آباد کیا ہے اسلیے خاندیس نام ہوا
ذکر اوسکا رشید الدین خانی مین گذرا النحجدید
مین کیفیت اس صوبہ کی یون لکہی ہے کہ
پہلے قدیم سے کنارے پر لب دریای تپتی
کے بازار و ظرف آباد ہے عمارت پختہ
پہول پہل ہندوستان کے وہان بہت
اور وہان آدمی ہنر پیشہ بیشمار ہین منزل
کے جہاز اور چانول کے کہیت اور
پان اور ریشمی کلابتونی وغیرہ اقسام اقمشہ
کے کپڑے وہان بہت ہوتے ہین
محمد اکبر شاہ کے وقت مین خاندیس جاگیر
شاہزادہ دانیال کی تہی عالمگیر کے زمانہ مین
یہ ملک برہان الملک کو ملا برہان الملک نے
آبادی اور تعمیر مین اوسکے زیادہ کوشش کی
نام اوسکا برہانپور کہا تہا اور قلعہ اسیر اور
احمد نگر بہت مستحکم قلعے اس ملک کے متعلق
ہین اور قدیم کتابون مین اسیر قوم ہے کہ
رعایا خاندیس کی ایام قحط سالی مین آسا نام
اہیر باشندہ گوندوارہ ملک خاندیس

[illegible]

مین آکر اپنی زوجہ کی خواہش کے موافق
نام اوسکا خیرہ تہا چونکہ پیسا رکہنے اپنے
چونکہ شہر کا بنا کرکے رہنا اختیار کیا تہا چونکہ
بکمال نیت تہا ایک لنگر واسطے فقرا کے
اور غریبون کے مقرر کیا تہا ہر روز طعام پختہ
فقرا اور مساکین کو دیتا تہا جب بہت سے
بینوا وہان پر کثرت جمع ہوئے وہ قلعہ
نام سے آسا اہیر نامزد ہوا اور افواہ عوام
اہیر بالدار اور قدرت و دنیاکی بہت رکہتا تہا
سوبیتی اوسکے پاس بلدے اور کئی ہزار
فاروقی سے اسقدر اتحاد رکہتا تہا کہ
اوسکی بہنکی خبر دیکہ شاہ نے دہلی مین
سلطان عیر متضمن اس مضامین کے روانہ
کر اس نواح مین ایک اہیر نے اپنا
قلعہ بے نظیر بنایا ہے اور تمہے جاہیے
ریہا ہے راجی علیخان مروت سے
اسا اہیر کی لیت ولعل سے گذرتا رہا
پہانتک کہ راجی علیخان نے لجعکو

سامان عنایت فرمایا اور بعد سخت لڑائی کے اسی سال خان جہان لودہی اور دریا خان روہیلہ مارے گئے

اور نصیر خانکی کوشش سے قلعہ قندہار دکن بہی مفتوح ہوگیا پانچوین سال دوسری رمضان کو برہانپور سے اکبر آباد کی جانب

مراجعت فرمائی اور دکن کا قلعہ کالنہ بہی مفتوح ہوا چھٹے سال صوبہ مالوہ کے توابع سے قلعہ کہاتا کہری فتح ہوا اور سلطان

پرویز بن سلطان جہانگیر کی بیٹی سے داراشکوہ کی شادی اور مرزا رستم کی صبیہ سے شاہ شجاع کی شادی ہوئی کہتے

ہین پہلی شادی مین ۳۲ لاکہہ روپیہ اور دوسری مین ۱۱ لاکہہ ۶۰ ہزار روپیہ سرکار سے خرچ ہوئے اور بنارس مین ۷۶ بتخانے

منہدم ہوئے اور اسی سال قلعہ دولت آباد کی کنجیان اولیای دولت کے قبضہ مین آئین چوتہی رجب آٹہوین سال

کو تربیت خان جو محمد خان والی بلخ کے پاس سفیر ہو کر گیا تہا واپس آگیا اور ایک کلام مجید شاہی کتبخانہ کیلئے لایا

یہ کلام مجید خط ریحانمین شادی خانم بنت محمد سلطان مرزا ابن جہانگیر مرزا ابن صاحبقران کے ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا یہ امر

بادشاہ کا نہایت موجب انبساط خاطر ہوا اور اسی سال مین نجابتخان نے شیر گڈہ کا قلعہ فتح کیا اور اسی سال عین نوروز

کے دن کہ وہی روز بادشاہ ہونیکے جشن کا ہے تخت مرصع پر جو نیا تیار ہوا تہا جلوس فرمایا۔ یہ تخت سات سال

کی مدت مین تیار ہوا تہا طول مین سوا تین گز اور عرض مین ڈہائی گز کا تہا اور بلندی اسکی پانچ گز کی تہی مشہور ہے

کہ ایک کرور روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا تہا اور اسکے درمیانی تختہ مین ایک لعل قیمتی لاکہہ روپیہ کا نصب کیا گیا

تہا اسکی تیاری کی تاریخ یہ ہے ؎ چو تاریخش خرد پرسید از دل ، بگفت اورنگ شاہنشاہ عادل ۔ نوین سال الہ وردیخان نے

چند قلعہ حوالی بیجاپور مین مسخر کیے بعضے لڑائی سے اور بعض حسن انتظام سے اور ۶ پرگنہ مع سنگر اور خیبر کے ممالک محروسہ مین

شامل ہوے اور سید خانجہان نے قلعہ شولاپور فتح کیا اور اسی سال ملک گولکنڈہ مین شاہجہانی سکہ اور خطبہ جاری ہوا اور قلعہ اودگیر اور

قندہار اور انکی سعی سے فتح ہوے دسوین سال ۰۰ ۴۰ کی لاگت سے اجمیر مین روضہ کی پشت پر ایک عالیشان مسجد تعمیر ہوئی اسکی تاریخ

ہے ع قبلہ اہل رشد مسجد شاہجہان ۔ اسی سال شاہزادہ اورنگزیب کی شادی شاہنواز خان صفوی کی صبیہ سے ہوئی یہ شاہنواز خان مرزا رستم صفوی والی ایران

ہیں

کارشتہ دار تہا چبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی ۱۰۴۶ سنہ مین اسکا انعقاد ہوا جسکا مادہ تاریخ یہ ہے مصرعہ دو گوہر بیک عقد دوران کشید ۞ اور ظفر خان کی سعی سے تبت کے چند قلعے مفتوح ہوئے اور چشتی بیگ ایران کا سفیر ہوکر روانہ ہوا ایک مرصع شمشیر اور ایک پٹکا مرصع قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا ہمراہ لیگیا اسی سال شہزادہ مراد بخش یمین الدولہ آصف خان اور تمام امرای عظام کو ہمراہ لیکر شاہ نواز کے مکان پر دعوت کی تقریب مین شامل ہوئے اور مہمانی قبول کی اخیر شب مین خود بادشاہ بہی آکر شریک ہوئے اور اونکی عزت افزائی کیگئی ۔ گیارہوین سال قندہار کو اکبر بادشاہ نے پہلے فتح کرلیا تہا پہر قبضہ سے نکل گیا تہا دوبارہ یہ قلعہ مع حصار رسند اور قلعہ تبت اور پندرہ قلعہ دوسرے اوس نواح کے قلیچ خان بہادر اور سعید خان والی کابل کی پامردی سے مسخر ہوگئے اور علی مردانخان پسر گنج علیخان جو والی ایران شاہ عباس کی جانب سے قندہار کا حاکم تہا دولتخواہوںکے زمرہ مین داخل ہوا اور منصب پنجہزاری اور علم و نقارہ سے سربلند ہوا ان فتوحات مین پانسو جنگی کشتیان قبضہ مین آئین اور چہا چور کے تمام محال پر قبضہ ہوگیا اور ظفر خان حسن کی سعی سے تبت بہی ممالک محروسہ مین داخل ہوگیا اور یادگار بیگ سفیر ایران جو قندہار کے واقعہ سے پیشتر روانہ ہوچکا تہا پہنچا اور روز رخصت تک ایک لاکہ تیس ہزار روپیہ انعام مین اسکو ملے اور شہزادہ اورنگ زیب کی کوشش سے ولایت بگلانہ اور اس نواح کے چند حصے مفتوح ہوئے اور رایات عالیہ نے اکبر آباد سے لاہور کا رخ کیا بارہوین سال دار السلطنت لاہور مین بادشاہ رونق افزا ہوئے صفدر خان جو ایران کی سفارت پر مامور تہا یہان واپس ہوکر حاضر خدمت ہوا اور سفیر یادگار بیگ جو مرخص ہوچکا تہا اور سرانجام سفر کی وجہ سے لاہور مین متوقف تہا دوبارہ ملازمت مین حاضر ہوا دو لاکہ پچاس ہزار روپیہ اوسکو یہان اور مرحمت ہوئے اور شاہ صفی کے واسطے اسکے ہمراہ ایک صراحی ایک پیالہ ایک مرصع کار رکابی قیمتی پچاس ہزار روپیہ روانہ کیگئی اور خود لاہور سے کابل کی جانب عزیمت کی تیرہوین سال شہزادہ اورنگ زیب کو دولت آباد کی جانب رخصت فرمایا

آب و ہوا اوس صوبہ کی
دل کش معتدل ہے کشتکاری
غالب اکثر متعفن ہوا ہوئے
اور سکے ہمیش لوگ اون پر
آمد و رفت ہے رہا کرتے تھے بعد
اون پہاڑون مین اول زمیندار
قادر سوناگری صوبہ بنگالہ کو پہونچا
لیکر صورت کے شروع ہو کر
سلسلہ اوسکا درمیان سے
زبدہ کے ہے اور طول مین
پائین دریا کے بیچ اور دریای
اوس ملک مین خوب ہوتی ہے
درخت غلہ کے مثل جوار اور بعض جا
شالی برابر مین بار خوشے لاتے ہین
اور خوشبو دار سکے ایسے نازک
اور خوش مزہ ہوتے ہین کہ مزارعان
میوہ کی قسم سے شمار کرتے ہین
اور اہل عزت عوام بڑرہ نام کرتے
ہین چاول خوب باریک اور دال

بیان ملک بنگالہ کے اطعمہ وغیرہ کا

نفیس بالیدہ ہوتی ہے اور روغن
کے وقت چاول کے ساتھ کھاتے
ہین اور میوہ پہل خصوص انبہ
نارنگی ہین نہایت خوش مزہ ہوتے
ہین اور پان بہت اور انکو
عمدہ مشہور ہے کہ لوگ دور دور
تک بطریق تحفہ کے لیجاتے ہین
شہر بنارہ بلدہ بربان پور کی جب
مغفرت مآب سے اوکو
ایک لڑا ہین بنایا ہے اوس کا
اور شکارگاہ ہے نزدیک اسکے
کی طرف ہین

اور ماہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ دولت خانہ کشمیر قدوم میمنت لزوم سے سرفراز ہوا اور ایلچی جو سلطان مراد قیصر روم کے پاس روانہ کیا گیا تہا ارسلان آقا کے ہمراہ ہمین واپس آیا مشار الیہ نے قیصر کا نامہ اور ایک اسپ سیب نام مع زین مرصع اور ایک عباسی مروارید دوز قیصر کی جانب سے تحفۃً وصول ہوا ملاحظہ مین پیش کیا گیا - چودہوین سال ارسلان آقا کو ۳۰ ہزار روپیہ اور ایک مہر ۲۰۰ تولہ کی اور ایک روپیہ ۲۰۰ تولہ کا عنایت ہوا - پندرہوین سال یمین الدولہ آصف خان خانان سپہ سالار استسقا کے مرض سے راہی آخرت ہوا اور قلعہ جو جگت سنگہ کے قبضہ مین تہا فتح ہوکر حسب الارشاد زمین کے ہموار کیا گیا اور اسی سال شہزادہ مراد بخش کی شادی شاہ نواز خان صفوی کی دختر سے قرار پائی اسکے سرانجام کیلئے ۵ لاکہہ روپے عنایت ہوئے - اسی سال شاہ ایران شاہ صفی کی وفات کی خبر موصول ہوئی - سترہوین سال قلیج خان بہادر پنجاب کا صوبہ دار کیا گیا اور اورنگ زیب کے فرزند پیدا ہوا بادشاہ نے محمد معظم اوسکا نام رکہا اٹہارہوین سال جسوقت بادشاہ کشمیر مین تشریف فرما ہوئے تو طالب کلیم نے قصیدہ تہنیت مین عرض کیا خلعت اور انعام دو سو اشرفی سے ممتاز ہوا - انیسوین سال امیر الامرا علی مردان کی سعی سے قلعہ کہمرد مفتوح ہوا اور جان نثار خان کو شاہ صفی کی تعزیت کیلئے شاہ عباس ثانی کی تہنیت جلوس کیلئے ایران روانہ کیا سامان قیمتی ساڑہے تین لاکہہ روپیہ اوسکے ہمراہ بہیجا گیا اور رایات افواج قاہرہ ولایت بلخ - بدخشان سمرقند کی تسخیر کیلئے جو امیر تیمور گورکان کا دار الملک تہا کابل کو روانہ کیگئی - بیسوین سال بلخ اور بدخشان کا فتحنامہ ارسلان بیگ کی سفارت سے ایران بہیجا گیا اسی اثنا مین شہزادہ اورنگ زیب اور ازبکیون مین تیمور آباد پر جنگ ہوئی اسمین سعید خان ظفر جنگ امیر الامرا علی مردان خان کے بہائی نے بیمثال مردانگی ظاہر کی تمام خاص و عام نے اوسپر آفرین کی اس جنگ مین ازبکیون کا بہت سامان شہزادہ کی لشکر کے قبضہ مین آیا اپنے باپ کے ایما اور والی بلخ نظر محمد خان کے خلوص و اطاعت ظاہر کرنیسے وہ ملک مفتوحہ اوسکے سپرد کر کے معاودت کی

سلاطین گجرات

سلاطین خاندیس

الکیسوین سال قلعہ شاہجہان آباد کی عمارت پوری ہوگئی ۱۰۴۹ھ؁ مین اوسکی ابتدا ہوئی اور ۱۰۵۸ھ؁ مین اوسکی تکمیل ہوئی آٹھ لاکھہ روپیہ اوسکی تیاری مین صرف ہوئے۔ پچیسوین ربیع الاول سال مذکور کے بادشاہ کنارہ دریا کے دروازہ مین سے جو شاہ محل کی جانب ہے قلعہ کے اندر داخل ہوا اور ایوان دولت خانہ مین دربار عام کیا تخت مرصع پر جلوس فرمایا کہتے ہین کہ اوس روز ۱۲ لاکھہ روپیہ نذر مین جمع ہوئے عمارت کے پورے ہونیکی تاریخ میر یحیی کاشی نے یون تحریر کی ہے **مصرعہ** شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد۔ بیسوین سال شیخ عبد المجید لاہوری شاگرد موتمن الدولہ شیخ ابو الفضل نے دہ سالہ حالات پورا کر کے دس ہزار روپیہ انعام مین پائے اور نذر محمد خان حاکم کابل نے نامہ روانہ کیا اور اپنی تنگ حالی اوسمین عرض کی اور اہل و فرزند کو اپنے طلب کیا تو علی مردان خان امیر الامرا کو حکم ہوا کہ ایک لاکھہ روپیہ کی ہنڈوی کر دو اور عورات کو بھی ۳۲ ہزار روپیہ دیکر روانہ کر دیا اور اسی سال قلعہ قندہار اولیای دولت کے قبضہ سے نکل گیا۔ بیسوین سال شہزادہ اورنگ زیب نے قلعہ قندہار پر چڑہائی کی اور بہت صعوبتین برداشت کین اور ساڑہے تین ماہ تک اوسکا محاصرہ کئے رہا بادشاہ نے اسکے جلدو مین شہزادہ کو پندرہ ہزاری منصب اور بارہ ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ سے سربلند کیا اور شہزادہ کے تمام متوسلین کو حسب مراتب نوازش کی رستم خان کو اصل اضافہ سے منصب پنجہزاری پانچہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ اور خطاب فرزندی فیروز جنگ عطا کیا اور قلیچ خان کو مع اصل و اضافہ کے منصب پنجہزاری کامل اور پنجہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ سے ممتاز کیا اور صوبہ کابل کی نظامت عنایت ہوئی۔ چوبیسوین سال جب بادشاہ کی عمر ۶۰ سے متجاوز ہوگئی تو مفتیون کے اقتا سے ماہ رمضان کے روزے افطار کر ساٹھہ ہزار روپیہ فدیہ کے خیرات کئے اور اسی سال اکبر آبادی محل کی مسجد جب تمام ہوئی تو بادشاہ نے گھوڑی پر سوار ہو کر دوگانہ شکر کا ادا کیا اس مسجد کی تعمیر مین دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ صرف ہوئے دو سال کے عرصہ مین تیار ہوئی پچیسوین سال غلام محی الدین نام سفیر سلطان روم

مصر رنا [illegible] سلاطین دہلی کا ہوا خصوصاً ۱۱۳۳ھ؁ مین برہانپور اور قلعہ اسیر زیر حکومت نواب مغفرت مآب آصفجاہ بہادر کے آیا اور بعہد صلابت جنگ [illegible] تصرف مین بالاجی راو پنڈت پردہان پونا اور [illegible] کا برپا [illegible] قلعہ اسیر [illegible] کا تخت حکومت افسران انگریز بہادر کے ہے اور برہانپور مع مضافات خاندیس تصرف مین سندہیا [illegible] کے ہے۔

صوبہ برار کا بیان

صوبہ برار یک صوبہ [illegible] محال [illegible] یک کرور

سلاطین دکن کے بیان مین

[illegible]

کا آیا اور حاجی احمد سعید سفارت روم کیلئے متعین ہوا اور ایک جیغہ مرصع ایک شمشیر مع پرتلہ مرصع کہ جموعی قیمت دونون کی
ایک لاکھ روپیہ تھی ارمغان کے طور پر اور ایک اتحاد نامہ قیصر کی جانب روانہ ہوا اور ایک لاکھ روپیہ کا سامان اپنے سفیر کو
دیا کہ اسکو فروخت کر کے مع نفع کے حرمین شریفین کے مستحقین کو تقسیم کر دینا واضح ہو کہ روز جلوس سے ابتک سوائے
زرنقد کے دس لاکھ روپیہ کا اسباب جسکی قیمت وہان مضاعف ہوتی ہے ان دونون بقعہ شریفہ کو نذر اور ہدیہ مین
اس بادشاہ مبارک فال نے وا نہ کیا تھا۔ ستائیسوین سال مورخین لکھتے ہین کہ شاہزادہ دارا شکوہ سے قلعہ بست
اور قندھار پر شاہ ایران کی فوج سے کمال درجہ کا جدال و قتال ہوا اور شہزادہ اورنگ زیب کے شاہ نواز خان کی بیٹی
سے لڑکا پیدا ہوا اوس مولود کا نام محمد اعظم رکھا گیا اور اسی سال ایک مسجد سنگ رخام کی تین لاکھ روپیہ کی لاگت
سے سات برس مین تیار ہوئی اور اسی سال جشن نوروز مین ذوالفقار آقا سفیر روم کا آیا۔ اٹھائیسوین سال جلوس
کے روم کے ایلچی کو دارا شکوہ کی سرکار سے بتیس ہزار روپئے اور اُسکے بیٹے سلیمان شکوہ کے ہان سے پانچ ہزار
روپئے اور خاص بادشاہ کی سرکار سے بتیس ہزار روپے اور عمدۃ الملک سعد اللہ خان وزیر کے ہان سے دس ہزار
روپے ملے سوائے اُسکے رخصت ہوتے وقت کل نقد اور جنس سے دو لاکھ پچہتر ہزار روپیہ کا سلوک کیا اِسکے
علاوہ ایلچی مذکور نے ایک اشرفی چار سو تولہ کی اور ایک روپیہ اسی قدر وزن کا پاکر تیسری شعبان کو رخصت ہو گیا۔
اُسکے چلتے وقت بادشاہ نے ایک قبضہ خنجر مرصع لاکھ روپیہ کا مع کمر بند مرصع کے کہ اوسکی قیمت بھی چالیس ہزار
روپے تھی اور ایک شیشہ اگر کے عطر کا اور ہزار تحفے گجرات و کشمیر کے اور ایک لاکھ روپیہ نقد ہمراہ قاسم سفیر قیصر
روم کے بھیجے۔ وزن قمری کے جشن مین اسی سال کہ ہر برس مین باعتبار سنین عمر کے دو مرتبہ تولنا بادشاہ کا زر
اور اجناس سے مطابق حساب شمسی و قمری کے معمول تھا شاہزادہ دارا شکوہ کو خلعت خاص عنایت ہوا اور اُسکے
ساتھ اطلسی زر نگار کے کنگن بھی تھے کہ اُسکے کلون پر الماس کے قرص مرصع بنے ہوئے تھے اور دورہ

اور گریبان اور آستین اور دامنوپر موتی بیش قیمت ٹکے ہوئے تھے اوسکی قیمت دو لاکھہ پچاس ہزار روپیہ کی تہی اور کمر بند ایک قطعہ لعل اور دو دانہ مروارید کا کہ قیمتی ایک لاکھہ ستر ہزار روپیہ کا تہا اور تین لاکھہ روپئے نقد اور شاہ بلند اقبال کا خطاب دیکر سرفراز کیا اور طلائی کرسی پر جو تخت سلطنت کے متصل رکہی رہتی تہی بیٹہنے کا حکم دیا اور امراء کو حکم ہوا کہ بادشاہزادہ کے پاس جاکر مبارکباد دین۔ تیسوین سال شاہزادہ اورنگ زیب قلعہ گولکنڈہ کے مسخر کرنیکو روانہ ہوا سعید آباد کہ حیدر آباد سے آٹہہ کوس پر ہے کوچ کیا اور جب قلعہ کوس بہر رہگیا تو اپنے بیٹے سلطان محمد کو حکم دیا کہ تم پائین طرف ٹہیرو اُسوقت مین پانچ چھہ ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے جانب مخالف سے سامنے آئے اور آتش جنگ مشتعل کی بہت سے دکنی مارے گئے۔ قطب شاہ نے اپنی رہائی کا سبب سمجہکر اپنی بیٹی کا سلطان محمد سے نکاح کرنیکا تذکرہ کیا قبول ہوا اور اسی سال دونون کا عقد ہوگیا اور جملۃ الملک معظم خان نے جواہر ثمینہ کہ منجملہ اُنکے ایک الماس تہا اوسکا وزن نو ٹانک تہا کہ جسکی قیمت دو لاکھہ سولہ ہزار روپئے تہی چھہ زنجیرین فیل نر اور فیل مادہ کی مع ساز طلا کے اور ۱۶ سولہ ساز نقرہ کے بطریق پیشکش گذرانین اور وزن شمسی کے جشن مین اس سال داراشکوہ نے ایک لاکھہ پچاس ہزار روپیہ کا اسباب گذرانا منجملہ اسباب کے ایک پلنگ تہا اسٹہہ ہزار روپے کا اُسکے پائے اور اس کا تکیہ سنگ یشم کا یاقوت اور الماس زمرد سے جڑا ہوا تہا۔ اور دہلی کی جامع مسجد ۲۴ سنہ جلوس مین تعمیر ہوئی ہے تاریخ کا مصرع یہ ہے (مسجد شاہجہان قبلۂ حاجات آمد) مورخین نے بیان کیا ہے کہ اُسکی تعمیر مین دس لاکھہ روپئے خرچ مین آئے ہین۔ اُسکے اوپر کے تینون گنبد سنگ مرمر اور سنگ موسٰی کے ہین اور صحن مسجد بہی سنگ مرمر کا ہے۔ اور صورت ہر مصلے کی بطور محراب کے سنگ موسٰی سے بنی ہوئی ہے مسجد کے باہر کا فرش صحن سنگ سرخ کا ہے اور خاص ذات مسجد کی عمارت کا طول (۹۰) گز کا اور عرض (۳۰) گز کا ہے۔ وسط صحن مین ایک حوض ہے اوسکا متن بارہ گز اور حاشیہ تین گز کا ہے اور لب اُسکے سنگ مرمر اور سنگ موسٰی سے

تیار ہوئے ہین ۔ جلوس کے اکتیسوین سال اورنگ زیب نے قلعہ بدر اور قلعہ کلیانی فتح کیا اور اسی سال بادشاہ ظل سبحانی شہر فیض آباد کی آبادی کیلئے اور اُسکی عمارتون کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لیگئے جو پانچ لاکھہ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوئی تہین اور وہین ساتوین ذی الحجہ کی اس جناب کو حبس بول کی بیماری عارض ہوئی ۔ ہر چند دوا کیگئی لیکن کچہہ بہی نفع نہ ہوا اور ہر ساعت مرض بڑہتا ہی گیا خود بدولت حسب تحریک دارا شکوہ کے کہ اسکو اپنا ولیعہد کیا تہا مراجعت فرما کر اکبرآباد کے قلعہ مین تشریف لائے اور شہزادہ کل امور سلطنت کا مدار المہام ہوا جب اس امر کا شہرہ ہوا تو شہزادہ شجاع ملک بنگالہ سے لشکر کثیر لیکر اکبرآباد کی جانب عزیمت کی دارا شکوہ نے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کو اوسکی مدافعت کیلئے مامور کیا اور شہزادہ مراد بخش نے گجرات مین اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا اور عالمگیر نے دکن سے دار السلطنت کی طرف رخ کیا اسطرح باہم بہائیون مین جنگ وجدل کی آگ مشتعل ہوئی عالمگیر کی تقدیر یاور تہی وہ سب پر غالب ہوا تذکرہ آیندہ مین یہ سب امور مندرج کئے جائینگے شاہ جہان آٹہہ سال تک مقید ہوکر عالمگیر کے قبضہ مین رہے ساتوین برس عالمگیر کے جلوس سے قلعہ اکبرآباد مین جہان وہ مقید تہے چھبیسوین رجب ۱۰۷۶ھ مین زندان بدن سے رہائی پائی مادہ تاریخ **مصرعہ** (شاہ جہان وفات کرد) ہے اور رضی اللہ بہی مادہ تاریخ ہے وفات کے بعد فردوس مکانی لقب ہوا تیس سال چار ماہ ۲۲ روز جہانبانی کی ۔ مخفی نرہے کہ شاہ جہان ملک ہند مین نہین بلکہ دیگر اقالیم مین بہی بیمثال بادشاہ ہوا اوس سے پیشتر اور نہ مابعد اوصاف سلطنت مین کوئی اوسکا انباز وشریک نہ تہا سلطنت کی خوبیان کسی مین اس طرح جمع نہین ہوئین لیکن اوسکی عمر کا اخیر حصہ ضعف اور بیماری کی وجہ سے بہت سی ناگواریون سے بہرا ہوا ہے یہ بہی نمونہ قدرت الٰہی اور مقام عبرت ہے یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید +

بہادر شاہ ہون کے ۱۲۰۰ اور رجب
نظام شاہ ہوون پر
غالب آیا یہ صوبہ داخل ممالک
محروسہ سرکار ۱۲۰۳ھ مین نواب سلطین مغفور یہ صوبہ آصفجاہ
بہادر رسالات بارہ صوبہ دکن غالب آیا حکومت
اور تمام صوبہ دکن ہوئی سلسلہ مرحوم
اپنے فرمائے مکان سردار اصحابکا نصب
کہتے ہین کہ عہد مین غفران آب بہادر
نظام علیخان بہادر کے چوتہا فتح ولی
ملک سنجی جب وہ دوبارہ ہوا
و سوانح ہوئی انگریزی افسران انگریزی
تاکہ پورا تمام تصرف مین حکومت مین
سے کیا اور بیار کی ان صوبجات کے
آصفجاہی کے آبادی ایک صوبہ اور لکہا
صاحب نزدیک بہی صوبہ تا آثرہ
سے جیسا کہ بڑا ہے یعنی صوبہ کی اور
متعلقہ کہین آمدنی اس صوبہ بادشاہی سے
منسوخ اسکا جب خاص بادشاہی

سلاطین بہمنیہ کا بیان

متعلق تہا اور دفتر سے خارج اسواسطے
تفصیل اوسکی اور تعداد سرکارات
محالات و مواضعات و آراضی وغیرہ
کے پائی نہین گئی اور سوا اسکے آدہا
صوبہ دیوڑہی کا بھی حضور والا مین
تہا کہ اوس مین سے آمدنی آتی تہی
لکہا ہے اقلیم ہندوستان کے
تمام بائیس صوبون سے زمانہ مین
اکبر بادشاہ کے آمدنی کل صوبون
کی مبلغ چہانوے کرور روپے داخل
خزانہ بادشاہی ہوتی تہی میزان
جمع سرکارات تمام صوبجات میزان جملہ
کی دو سو بچاس سرکار میزان
محالات تمام صوبجات کے ستانوے
ہزار ایک سو ۱۹۰۶ محال میزان کل مواضعات
تمام صوبجات دو لاکہ ستانوے ہزار
آٹہہ سو انتیس میزان کل اراضی بہتہ
کرور ستر لاکہ تراسی ہزار
آٹہہ سو پچاس بیگہ میزان کل جمع
تو اربع چونتیس کرور بیاسی لاکہ نو ہزار
چار سو اسی درم غرض تمام ممالک

جغرافیہ سے مملکت ہندوستان کو چار حصون پر بانٹ دیا ہے پہلا حصہ وہ ہے جو گنگا اور اون دریاؤن کے حواشی مین جو اوس سے مخلوط ہین واقع ہے اور اوس مین چہ صوبے ہین بنگالہ بہار الہ آباد اودہ آگرہ دہلی اور دوسرا حصہ سندہ ندی کے اطراف مین اور اون دریاؤن کے حواشی مین جو اوس سے ملے ہین اور اُس مین سات صوبے ہین کشمیر کابل قندہار ملتان سندہ اجمیر مالوہ اور تیسرا حصہ وہ ہے جو گنگا اور سندہ اوکشنا کے مابین ہے اور اوس مین پانچ صوبے ہین گجرات خاندیس برار اوڑیسہ سرکار دولت آباد چوتھا حصہ وہ ہے جو اوس مین

محمد عالمگیر بادشاہ

ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی نے متواتر جب یہ خبر سُنی کہ شاہ جہان بہایت مریض اور بے اختیار ہے اور داراشکوہ نے امور سلطنت اور جہانبانی مین اقتدار حاصل کرلیا ہے اور دیگر برادران کی خبر پائی تو اُسی وقت مین اپنا قیام اطراف دکن مین مصلحت نہ سمجھکر فوراً اس امر کے انصرام کیلئے اولاً اپنے فرزند اکبر کو اول رسم منقلاء کے ساتہہ برہانپور روانہ کیا اور اُسکے عقب مین خود لشکر جرار لیکر غیرت شعار جسقدر کہ چاہئے فراہم کرکے سلطان معظم کو دکن کا صوبہ دار کیا اور محمد اعظم شاہ کو اپنے ہمراہ لیکر سرزمین اورنگ آباد سے جواسی کا آباد کیا ہوا اور اوسکا مرکز دولت تہا یہ شہرت دیکر روانہ ہوا کہ باپ کی ملاقات کو جاتا ہے اور اپنے برادر خرد مراد بخش کو نامہ و پیام سے مطمئن کرکے اپنا رفیق و شریک کیا جسوقت جھنڈے کشورستانی کے موضع دہرمان پور مین پہونچے وہان پر مراد بخش نے کہ گجرات سے مسلح ہوکر چلا تہا دولت ملاقات کی حاصل کی اور راجہ جسونت اور رستم خان اور بادشاہ کا تمام لشکر جو اوجین مین تہا داراشکوہ کے حکم کے موافق مقیم تہے انہون نے جب یہ سنا کہ عالمگیر اورنگ زیب کا لشکر نربدا سے عبور کرگیا اور مراد بخش اوسسے جاملا تو انہون نے اپنی جگہہ سے عالمگیر کی طرف کوچ کیا اور دہرمانپور کے متصل آکر ایک کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن ہوئے عالمگیر چونکہ بہایت عاقل و دانا تہا اتمام حجت کیلئے اول پیغام کیا کہ میرا ارادہ جنگ و جدل کا نہین ہے مین تو صرف اپنے باپ کی عیادت کیلئے جاتا ہون اگر توفیق رفیق ہے تو تمکو مناسب ہے کہ میرے پاس آکر ملاقات کرو یا رستہ دو ورنہ تمکو بجز انفعال کے کچہہ حاصل نہوگا لیکن راجہ مذکور کو چونکہ داراشکوہ کی موافقت پر گھمنڈ تہا اور شعور و سمجہہ سے بے بہرہ تہا لہذا عالمگیر کے کہنے کی پرواہ نہ کرکے آمادہ پیکار رہا ہوا عالمگیر نے اُسکے ارادہ سے اطلاع پاکر اپنی فوج کو صف آرائی کا حکم دیا غرض بائیسوین رجب ۱۰۶۸ھ مین صبح سے لڑائی شروع ہوئی طرفین کے بہادرون نے جوانمردی

وبہادری کی خوب دادوی اِس طرف کے جب حملہ کرتے تہے تو یہ لوگ مدافعت کی کوشش کرتے تہے اور جب دوسرے طرف کے حملہ آوری کرتے تہے تو وہ بہی خوب روکتے تہے انجام کار ایسا مجادلہ ومقاتلہ ہوا کہ طرفین سے چہہ ہزار سپاہی مقتول ہوئے چونکہ سلطنت عالمگیر کی تقدیر مین تہی لہذا راجہ جسونت کو ایسی فاش شکست ہوئی کہ فرار کو غنیمت جانا لیکن عالمگیر نے اپنی فوج کو تعاقب سے باز رکہا اور غنیم کے لشکرگاہ پر مختصر خیمہ جو اُسکے ہمراہ تہا نصب کر کے نماز ظہر کی جماعت سے ادا کی اور اِس فتح کا شکریہ بجا لاکر حکم شادیانہ کا دیا پہر وہان تین روز قیام کیا اور مراد بخش کو پندرہ ہزار اشرفی اور چار ہاتہی اور بہت سی چیزین ملین سلطان محمد کو پانچہزار سوار پنجہزاری اضافہ کئے اور دیگر امرا جمعدار کو موافق اونکے حوصلہ ورتبہ کے سرفراز کیا تین روز کے بعد اُجین سے کوچ کر کے اکتیس روز مین اٹہائیسوین شعبان کو اطراف گوالیار مین پہونچے وہان داراشکوہ نے یہ انتظام کر رکہا تہا کہ سنبل کے جسقدر دریا سے گذرنیکے مشہور گہاٹ تہے سبکو ضبط کر کے مورچا باندہ رکہا تہا اور قرار واقعی بندوبست کیا تہا تاکہ اورنگ زیب عالمگیر مع اپنے لشکر کے کسی طرح سے عبور نکر سکے۔ اورنگ زیب کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو اوسنے گذرگاہ تحقیق کی بعد جستجو وتلاش کے وہانکے زمینداروں سے دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ بہدانا گہاٹ یہانسے (۲۰) کوس پر ہے البتہ وہ جگہہ قابل عبور کرنیکے ہے اتفاق سے داراشکوہ نے اپنی حماقت سے اُسکو چہوڑ دیا تہا۔ اورنگ زیبنے اِس خبر کے سنتے ہی نہایت عجلت کے ساتہہ وہان پہنچکر رمضان شریف کے غرہ کو مع تمام لشکر کے مانند موج دریا کے بآسانی اوس سے گزر کر سنبل کے اِس طرف مقام کیا۔ اور داراشکوہ بہی ۲۵ شعبان کو اکبرآباد سے نکلکر مع اپنے چہوٹے بیٹے کے دہولپور آکر معًا گہاٹ وگذرگاہین جیسا کہ چاہیے مضبوط کر کے اقامت گزین ہو کر اپنے فرزند کلان سلیمان شکوہ کا منتظر راجسونت اورنگ زیب کے لشکر کے عبور کرنیکی خبر سُنی موضع مذکور سے متوجہ مقابلہ ومقاتلہ کا ہوا اور موضع راجپور مین دریای جمنا کے کنارہ پر جنگ کیلئے زمین ہموار کر کے فوج کی ترتیب دینے مین مشغول ہوا سلطان

سرکار مچھلی بٹن — سرکار راجمندری — سرکار ایلور — سرکار کھمن — سرکار کونڈپلی

سرکار نظام پٹن — سرکار راجبندری — سرکار رودلور — سرکار سیکاکول

شاہ جہان نے داراشکوہ کے پاس بنظر ترحم چند فرمان اس مضمون کے روانہ کئے کہ جنگ کا قصد ہرگز نکرنا اور صلح کرنا مناسب بلکہ ضروری ہے لیکن اونکا کچھ ثمرہ نہ ہوا بعدازان جہان پناہ باوجود ضعف وناتوانی کے باطفاء اس نائرہ فساد کے فرمایا کہ ہمارا خیمہ پیش خانہ باہر نکالین اور دونون لشکرون کے مابین سرادقات شاہی بلند کرین تاہم وہان آکر قتال وجدال کو بند کرین داراشکوہ نے اس امر کو بلطائف الحیل حیز تاخیر مین ڈالکر مرتکب جنگ کا ہوا اور اورنگ زیب نے جب یہ سنا کہ داراشکوہ دہولپور سے بارادہ جنگ آیا ہے تو اوسنے تین کوچ پیاپے کرکے داراشکوہ کے لشکر سے ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن ہوا اوس روز داراشکوہ نے دونون لشکرون کی قربت پر مطلع ہوکر اپنی فوج کی ترتیب دے اور جنگ کا قصد کرکے گھوڑے پر سوار ہوکر تہوڑا سا آگے بڑہا تہا مین اوسکے دل مین کچھ شبہ معلوم ہوا جہان کہڑا تہا وہین کہڑا رہا اور آگے بڑہنے کی جرأت نہ ہوئی اور بوجہ اپنی ناتجربہ کاری کے مخالف کے خوف کے سبب سے تمام دن دہوپ مین رہا۔ معلوم کرو کہ وہ زمانہ گرمی کا تہا داراشکوہ کی فوج کو سخت ایذا پہونچی بلکہ بہت سے لوگ بہ سبب قلت آب اور شدت عطش کے آب عدم مین مستغرق ہوئے جب شام ہوئی وہان سے واپس ہوکر اپنے قیام گاہ پر آیا ہوشیار طبع اور دانا دلون نے اس حرکت کو بدبختی کی نشانی جانکر شگون فرار اور ادبار کا لیا۔ اور اورنگ زیب نے حسب اقتضای دانش اور ہوشیاری کے کہ اس روز پانچ کوس کم آبی مین طی ہوئے تہے حرکت کرنا مناسب نہ سمجھکر وہین توقف کئے رہا جب داراشکوہ کی طرف سے جنبش نہ ہوئی اوسدن جنگ موقوف رہی دوسرے روز ساتوین رمضان کو دونون طرف سے لشکر آراستہ ہوئے ہر ایک موافق حکم بر تغار جر تغار التمش وغیرہ پر آکے کہڑے ہوئے القصہ قریب دوپہر کے جنگ شروع ہوگئی مورخین نے ایسا لکہا ہے کہ پیشتر داراشکوہ کی طرف سے بدایت ہوئی بعدازان عالمگیر کے لشکر کی طرف سے آتش افروزی ہوئی یہانتک لڑائی نے اشتعال پکڑا کہ نوبت خنجر وشمشیر کی پہونچی اور خوب دہوم سے جنگ ہوئی

سرکار رکنان الباس

پیشکش پادشاہان ہند

اخراجات بادشاہانہ سلطان

منصبداران

طرفین کے بہادرون نے اپنی جوانمردی کی داد دی بہت سے کام آئے اور بہت سے زخمی ہوئے حتی کہ خود مرادبخش نے زخم کاری اٹھائے داراشکوہ کے راجپوت لشکرمین سے چند جوان اورنگ زیب کے قریب آکر مارے گئے اور راجہ روپ سنگہ راٹھور نے عجیب جرأت کی کہ اورنگ زیب کے ہاتھی کے پاس آیا اور پیادہ ہوکر ہودج کی رسیان قطع کین اورنگ زیب نے اوسکی دلاوری کو دیکھکر بہت پسند کیا اور یہ چاہا کہ یہ جوانمرد زندہ ہاتھ آوے تاکہ گروہ مخلصین سے ہو لیکن ایسے بہادر کہین گرفتار ہوتے ہین القصہ اپنی بہادری سے مارا گیا سپہرشکوہ نے بھی نہایت جانفشانی وجوانمردی کی مگر فتح اورنگ زیب کا حصہ تھی انجام کار قرار فرار پر ٹہیرا داراشکوہ مع فرزند اور بعض ملازمون کے افتان خیزان سراسیمہ وحیران وپریشان شام کے وقت اکبرآباد مین پہنچکر اپنے مکان مین جا اُترا اور بوجہ افراط شرمساری کے اپنے باپ سے بھی نہ ملا پہر اخیر شب مین کچھ اشرفیان اور آلات مرصع اور بارہ ہزار سوار لیکر سمت دہلی کی لی دو تین روز مین پانچہزار سوار اور اُسکے پاس جمع ہوگئے۔ اور بعض ملازم شاہی داراشکوہ کے فرار ہونیکے بعد اُسکی رفاقت چھوڑکر اورنگ زیب سے آملے۔ اور اورنگ زیب فتح ونصرت نصیب نے سجدہ شکر الٰہی کا ادا کیا اور امرای رکاب سے مجرئی مبارکباد کا لیکر اون لوگونکی طرف متوجہ ہوا جنہون نے اس معرکہ مین سعی بلیغ کی تہی وہان پہونچکر ہر ایک کے مرتبہ کے لایق کامیاب فرمایا اور وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن جب شکارگاہ سمرگڈہ پر پہنچا تو اس ماجرے کی صورت اور جنگ کا ہونا کہ بانی اوسکا داراشکوہ تہا اور اس کام مین اپنی مجبوری ترتیب وار کا عذر لکھکر عذرخواہی کے طور پر باپ کی خدمت مین ایک عرضداشت روانہ کی اور دسوین رمضان کو نورمنزل کے باغ مین جو اکبرآباد کے سامنے ہے نزول فرمایا فاضل خان میرسامان اور سید ہدایت اللہ بادشاہ کی طرف سے وہان آئے اور عرضی کے جواب مین جو عنایت نامہ سلطان کا لائے تھے باریابی مین گذرانا اور بادشاہ نے زبانی پیغام بھی جو چلتے وقت ارشاد فرمایا تھا عرض کیا عالمگیر نے اونکو خلعت خاصہ عنایت کیا اور خوب

صوبہ اورنگ آباد خجستہ بنیاد

صوبہ برار

صوبہ خاندیس

صوبہ محمد آباد

اچھی طرح سے بات چیت کی۔ اور ایک قبضہ شمشیر کا بادشاہ نے کہ اوسکا نام عالمگیر تھا بطریق تحفہ کے کہ صحیفہ مذکور کے ہمراہ بھیجا تھا جسوقت فاضل خان اور سید ہدایت اللہ موصوف نے اُسے گزرانا اور اوسکا نام ظاہر کیا اولیای دولت جو حاضر تھے اُسکو تفاول جانکر جی مین خوش ہوئے اور ایکدوسرے نے باہم سلطنت کا ثمرہ دیا اور خود اورنگ زیب نے اسی کے نام سے اسی روز سے اپنے آپ کو ملقب کیا پھر رمضان شریف کی بیسوین کو مستقر ارادہ باغ نور سے خلافت اکبرآباد کا کیا اور مرادبخش کو واسطے اندمال جراحت کے اسی جگہہ رہنے پر مامور کیا اور خود آپ کمال آرایش وشان سے ہاتھی پر سوار ہو کر داراشکوہ کی حویلی مین نزول فرمایا اور وہان جلوس فرماکر اضافے اور مناصب ومراتب سے ملازمان شاہی کی تالیف قلوب کرکے سب کو اپنا متفق کرلیا۔ واضح ہو کہ عالمگیر کو یہ منظور تھا کہ باپ کی خدمت کرکے مخلوق کی زبان طعن باندھے اور شاہجہان کے دل کی کدورت رفع کرکے کام سلطنت کا اپنے قبضہ مین لے لیکن شاہجہان کو بوجہ کثرت الفت کے داراشکوہ کی طرف رغبت ومیلان تھا اور اُسنے بھی اپنی عاجزی ونیازمندی زیادہ لکھی تھی لہذا بادشاہ توجہ خاطر خلاف مقصود عالمگیر کے مصروف ہوئے اگرچہ اوسکا غلبہ اور استیلاء دیکھکر ظاہر مین مدارات فرماتے تھے مگر اپنی بےاختیاری دیکھکر بیزاری ظاہر کی اور ملاقات ترک کی پس خود بخود محبوس ہوئے اور بادشاہت بہت معطل رہی اوسوقت عالمگیر نے اپنے باپ کی ملاقات اپنے مقصد کے مخل جانی اور داراشکوہ کو دہلی سے نکالنا قرین مصلحت سمجھکر ارادہ شاہجہان آباد کا فرمایا پس فی الجملہ ضروری بندوبست کرکے جو جو مناسب تھا شاہزادہ محمد سلطان کو انبوہ کثیر کے ساتھہ اکبرآباد مین چھوڑا اور آپ اپنے ارادہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اسلام خان کو شاہزادہ کی آتالیقی کیلئے مقرر کیا اور فاضلخان میر سامان کو واسطے سرانجام فرمایشات اور بندوبست سلطان محبوس کے مامور فرمایا اور ذوالفقار خان کو واسطے نگہبانی قلعہ اکبرآباد و شاہجہان بادشاہ

صوبہ دارالظفر بیجاپور

صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد

مع اتباع اور مستورات کے مقرر فرمایا اور نصیر خان کو پدر بزرگوار کے علاج کیلئے حکم فرمایا اور تین ہزار اشرفی اور خلعت خاصہ و مرصع جمدہر مع علاقہ مروارید کے اسکو انعام مین دیے۔ پس سب انتظام قرار واقعی کر کے دوسری رمضان شریف کو روانہ ہوا رمضان کی چوبیسوین کو جب گھاٹ سامی پر نزول فرمایا تو دارا شکوہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو شاہجہان آباد سے لاہور کی طرف چلا گیا اس اثنا مین مراد بخش چونکہ بیعقل اور کم سمجھ شعور سے مطلق حصہ نرکھتا تہا شاہ جہان کی امید فرزندی اور عالمگیر کی ابلہ فریبی سے بوجہ خام خیالی یہ گھمنڈ رکھتا تہا کہ ہندوستان کی سیر آرائی مجہے کو ہوگی حماقت سے تخت اور چتر اور تمام لوازم سلطنت کے اپنے پاس رکھتا تہا اور عالمگیر مصلحت وقت جانکر مدارات کرتا تہا حتی کہ جب دیکہا کہ دارا شکوہ کی جنگ کے بعد امور سلطنت و حکومت کی عالمگیر کی طرف متوجہ ہوئی لہذا رگ حسد و حماقت نے کو ندنا شروع کیا خوشامدیون کے اغوا سے حرکات و پیغام بے وقوفی اور حماقت کے درمیان لایا عالمگیر نے اوسکی یہ حرکات و افعال دیکہکر اوسکے قید کرنیکی تدبیر کی چنانچہ چوتھی شوال کو شہر متہرا مین اول روز جو اپنے برادر کلان کی ملاقات اور رسم تہنیت کے ادا کرنیکے لئے آیا عالمگیر نے غنیمت سمجہکر اول حسن تقریر سے اوسکی دلجوئی کی اور غافل ہونیکے بعد نہایت آسانی سے پکڑ کر شب کے بارہ بجے شیخ میر کے سپرد کیا جو نہایت خیر خواہ دولت تہا اور اوسکو حکم دیا کہ شاہ جہان کے قلعہ مین لیجاؤ اور اورنگ زیب خود وہان سے آگے کو روانہ ہوا اور تقریب جلوس کا ارادہ فرمایا ارباب تنجیم نے غرہ ذیقعدہ کا اس امر کیلئے مقرر کیا پس اوس تاریخ تک باغ اعز اباد مین مقام کیا۔ پس روز جمعہ غرہ ذیقعدہ ۱۰۶۸ سنہ ہجری مین بعد گزر جانے پندرہ گھڑی بائیس پل کے مطابق چہ ساعت نو دقیقے دس ثانیہ بقاعدہ نجوم کے محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے خدای قدیر کی تائید سے سریر فرمانروائی اور شاہنشاہی پر جلوس فرما کر رفعت افزا اورنگ کا ہوا۔ سید عبدالرشید تتوی نے مادہ تاریخ اس آیت کریمہ مین بہم پہنچایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم لیکن جشن کے لوازم

واسطے تعاقب مخالف اور انتظام سلطنت کے جلوس ثانی پر موقوف رکہے اور سکہ و خطبہ اور تعین لقب اُسیکے حوالہ کیا دوسرے روز وہان سے حسب الحکم پیش خیمہ پنجاب کی طرف نکلا پچیسوین ذیقعدہ کو رایات عالمگیر نے ظل ورود اپنا کنار ستلج مین ڈالا اور راجہ جسونت کہ اس سے پہلے نربدا سے شکست فاش پاکر بہاگا تہا اور درمیانین حسب درخواست اہالیان مملکت کے اوسکی تقصیر معاف کردیگئی تہی اس منزل پر حاضر ہوکر آداب نیازمندی سے مشرف ہوا اور ساتہہ عنایت خلعت خاص اور ایک زنجیر ہاتہی سے جو مزین تہا جہول زربفت اور ساز نقرئی اور شمشیر مرصع کے ساتہہ شادکام ہوا اور دارا شکوہ نے اپنے مدعای جنگ کو عزم فرار سے بدلکر انیسوین تاریخ لاہور سے رخت ادبار کا باندہ کر ملتان کی طرف روانہ ہوا طاہر خان اس خبر کے سُنتے ہی حضور کی طرف سے جلد پہنچکر چہٹی ذیحجہ کو لاہور کے تسخیر کرنیکے ساتہہ ممتاز ہوا اور آپ دارا شکوہ کے تعاقب مین مصلحت سمجہکر پچیسوین کو بطریق ایلغار کے ملتان کو روانہ ہوئے اس عرصہ مین معلوم ہوا کہ دارا شکوہ نے ملتان کو بہی چہوڑ کر بہکر کی راہ لی ہے وہان قطع منازل آہستہ آہستہ کرتے ہوئے ملتان کو پہنچے اسکے بعد ایک اور خبر آئی کہ شجاع بطمع کل ہندوستان کے دارا شکوہ کی تحریک سے آپکو جوم کر سلطنت سے دور ہے اور بادشاہ کو مقید پایا ہے اسلئے اوسکا قصد اکبرآباد کے مسخر کرنے کا ہے پس اس فتنہ کے دفع کرنیکے لئے بارہوین محرم کو جہنڈے ظفر و نصرت کے ملتان سے روانہ ہوکر لاہور پر سے گذرتے ہوئے چوتہی ربیع الاول کو شاہجہان آباد کے قلعہ مین داخل ہوئے - ساتوین تاریخ ربیع الثانی کی سلطان شجاع کے خیمے بہی آکر الہ آباد مین نصب ہوئے بعدہ سترہوین کو کہجواہ سے بڑہ کر پانچ پر آکر محمد سلطان کے لشکر سے چار کوس کے فاصلہ پر کہ وہ بطریق منقلا کے روانہ ہوا تہا اپنا ڈیرا اوتار ڈالا اور عالمگیر بہی متواتر کوچ کرکے اپنے بیٹے سے آملا پہر انیسوین تاریخ اتوار کے روز مصمم قصد کرکے طرفین کی فوجین آراستہ ہوئین عالمگیر ہاتہی پر سوار ہوکر اور شاہزادہ محمد اعظم نے خواص کے اندر لشکر کے درمیان قرار پایا نوے ہزار

ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ تک جریبی کوس کی پیمائش اور اس کی مساحت کا بیان

واضح ہو کہ جریبی کوس کے معروف پاو کم دو کوس ہوتے ہین ابتدا صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد سے مثلاً صوبہ مستقرہ خلافت اکبرآباد و آگرہ تک ... راستہ ... کوس اور صوبہ دار الخیر اجمیر تک آگرہ کی راہ سے ایک سو اٹھائیس کوس [illegible]

[illegible]

سوار ادہر سے آمادہ پیکار کے ہوئے اور اودہر سے خود سلطان شجاع درمیان مین اور اوسکا فرزند اکبر زین الدین برنغار مین اور فرزند اصغر بلند اختر ہراول مین جنگ کے ساز و سامان کے ساتہہ تیار ہو کر کہڑا ہوا اور عالمگیر موافق آراستگی مذکور کے اپنے خیمہ گاہ سے اوٹہکر پہر بہر دن رہے ڈہائی کوس کے فاصلہ پر آکر صف آرا ہوا پس شام تک توپ و تفنگ سے آگ لڑائی کی روشن رہی شب کو ہر ایک نے اپنی اپنی جگہہ پر خبرداری سے اقامت کی لیکن پچہلی رات مین لشکر کے اندر عالمگیر کی طرفسے راجہ جسونت کی بدذاتی سے باوجود اوسکے قصور کے معاف ہونے اور برنغار سے سرداری پر مشرف ہونیکے فتنہ برپا ہوا یعنی اُسکے ساتہی مال اور اسباب بادشاہ کے کارخانون مین سے اور ہتہیار اور کپڑے فوج وغیرہ کے غرض جو ہاتہہ لگا سب لیگئے اور اس حال مین جو سامنے آیا مارنا شروع کیا بہت سے لوگ توہراسان ہو کر بہاگ گئے بہت سے شجاع کے لشکر مین جا ملے عجیب طرح کا ہنگامہ ہوا کہ معاذ اللہ صبح کو عالمگیر حالانکہ لشکر قریب نصف کے کم ہو گیا تہا فرط شجاعت سے اپنا دل قوی کر کے متوجہ میدان جنگ کا ہوا کہتے ہین کہ شروع لڑائی مین توپ کا گولہ زین الدین کے ہاتہی پر پہنچا اُسکے صدمہ سے ایک پیر فیلبان کا ایک پیر خواصی والے کا اڑ گیا اور جب نوبت نیزہ و بہالے کی پہنچی تو سید عالم متوطن بارہ کے بہت سے لوگ اور تین ہاتہی مست لیکر شجاع کی دہنی طرفسے عالمگیر کے برنغار پر حملہ کیا اس سے ایک تزلزل ہو گیا قریب تہا کہ اسکے سبب سے پاؤن ثبات و استقلال کا لغزش کرے اور ان تین ہاتہیون مین سے ایک ہاتہی عالمگیر کے فیلسواری کے آگے مثل ابر سیاہ کے خورشید سے قریب ہوا شاہنشاہ نے اُسکے حملہ سے اپنی جگہہ سے جنبش نہ کی اور مصاحبون کو جو ہاتہیون پر اونکے ہمراہ سوار تہے حکم کیا کہ فیلبان کو تفنگ سے مار لو ایک شخص نے اونمین سے چالاکی کر کے ایسی بندوق چلائی اقبال کی مساعدت سے گولی نشانے پر آئی اور فیلبان گرا اور فیلبان سلطان کا فوراً اُسپر سوار ہو گیا اور معاً اپنا مطیع کر لیا یہ ایسی سخت لڑائی تہی کہ ایک طرف کی خبر

سلاطین ہندوستان

کوس اور دوار الخیر اجمیر سے طرف بالا شاہجہان آباد و تراسی کوس اور اکبر آباد چورسی کوس اور طرف پائین صوبہ بہار سے اوجین نو نو کوس اور الہ آباد ایکسو اٹہتر کوس اور اودہ ایکسو چہرانوی اور پٹنہ دو سو بہتر کوس اور بنگالہ ایکسو گیارہ اور دار الخیر ایکسو ایکیس اور گجرات ایکسو گیارہ اور لاہور آگرہ کی راہ سے دو سو تیس اور بیدر سے راستہ سے دو سو تیس اور چار سو چوراسی اور کشمیر دو سو پچاس اور ٹہٹہ اور ملتان دو سو چپن اور کابل آگرہ کی راہ سے تین سو چہتر اور سیدہی راہ سے تین سو ستر اور برار دو سو گیارہ اور بیدر دو سو اکتیس اور حیدر آباد تین سو ستر اور بیجاپور تین سو گیارہ اور دار الفتح اوجین سے طرف بالا شاہجہان آباد ایکسو پچانوے اکبر آباد ایک سو اکیاون اجمیر ننانوے اور طرف پائین وغیرہ اور الہ آباد دو سو چہتر اودہ دو سو اکسٹھ پٹنہ تین سو اکتالیس بنگالہ پانسو اوپر

دوسری طرف ہرگز نہین پہونچ سکتی تہی اور اس جنگ مین شجاع کی فوجکو غلبہ تہا اور عالمگیر صرف اپنی ہمت و استقلال سے دشمن کی مدافعت مین کوشش بلیغ کر رہا تہا اول مکرم خان صفوی اور عبد الرحمن اور سنجر انصار مخالف سوانق ہانند زنہاریون کے دور سے نمایان ہوئے عالمگیر نے اون کو امان سے ممتاز کر کے متصل موکب منصورہ کا کیا کہ دفعتًا قراولیون نے شجاع کے بہاگنے کی خبر پہونچائی پس نقارے خوشی کے بجے عجیب فتح عالمگیر کو نمایان ہوئی اور عالمگیر حمد و شکر کے بعد مآل اندیشی سے تاکہ شجاع منازعت کے اسباب جمع و فراہم کرنیسے فرصت نہ پائے لہذا شاہزادہ محمد سلطان کو ایک ہار بیش قیمت موتیون کا جو گردن مین تہا اور ایک دوپٹہ جو کندہ سے پر تہا عطا کر کے اُسی روز رخصت کیا امرا طرح طرح کی خلعتون سے سرفراز ہوئے اسکے بعد ایک اور لڑائی داراشکوہ سے اجمیر کے پہاڑون کے درہ مین ہوئی متواتر تین روز تک گولہ اندازی ہوتی رہی چوتہے دن راج روپ زمیندار کوہستان جنہو کی رہنمائی سے نہایت کشش و کوشش کے بعد فتح ہوئی اور شاہ نواز خان عالمگیر کی طرفسے اس جنگ مین داراشکوہ ہدف تیر تقدیر ہوا - اور داراشکوہ نے مع اپنی فوج کے گجرات کی طرف راہ فرار کی لی پس عالمگیر نے کمال تجمل اور شان و شوکت سے سلخ شعبان کو شاہجہان آباد کے قلعہ مین نزول فرمایا اور وقت واپس ہونیکے اس مہم سے عادل شاہ بادشاہ بیجاپور کی طرفسے جواہر نفیس اور آلات مرصع آکر حضور مین قبول ہوئے اور محمد سلطان اور خانخان کی عرضی سے معلوم ہوا کہ شجاع نے اکبر نگر سے کوچ کر کے گنگا کا عبور کیا - چونکہ جشن جلوس اور سکہ و خطبہ و لقب اطمینان پر موقوف تہا پس ان ایام مین کہ فتح اور فیروزی و غلبہ و بہبودی سب طرح سے میسر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ اس کام کیلئے ہوشیار منجم لوگ ساعت مقرر کرین چنانچہ چوبیسوین ماہ مبارک کی مقرر ہوئی موافق عرض منجمین کے روز یکشنبہ تاریخ مذکور سنہ ۱۰۶۹ ہجری کو کہ اوسوقت عالمگیر کی عمر شمسی حساب سے ۳۹ سال سات مہینے تیرہ روز اور قمری کے اعتبار سے ۴۱ سال ۱۰ ماہ دس روز کی تہی آٹھ گھڑی ۷ پل کے بعد

سلطنت وجہانبانی کے تخت پر دوبارہ جلوس فرمایا اور خطیب نے حسب الحکم منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور دامن امید کو اپنے نقد مقصود سے بھرا دو مہینے ، اروز تک اس جلوس مبارک کا جشن بدستور قایم رہا ہر شخص سلطنت کے انعامات سے سرفراز و ممتاز ہوتا رہا اور اسی عرصہ مین عادل شاہ کا سفیر محمد علی اور محمد ناصر حاجب قطب شاہ دکن کے سلاطین مین سے واسطے ادا کرنے مراسم تہنیت کے جو پیشکش لائے تھے حضور مین پہنچا لائے ملا عزیز اللہ خلف ملا محمد تقی مجلسی اصفہانی نے اس جلوس کی یہ تاریخ ان الملك لله يؤتيه من يشاء نکالی ہے لیکن اسمین ایک عدد زیادہ ہے شاید ملا موصوف نے حروف ملفوظ کا اعتبار کیا ہو لیکن یہ خلاف ہے اور عالمگیر اُنکا لقب مقرر ہوا اور یہ بیت بتفاوت لفظ مہر و بدر کے سکہ اشرفی اور روپے کا ایکجانب بیت سکہ زد در جہان چو مہر منیر ÷ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ÷ اور دوسری طرف سال جلوس اور دار الضرب کے شہر کا نام مقرر ہوا اور فرمان ومنشور کی پیشانی ان کلمات مبارک سے خط طغرا مین مزین ہوئی ÷

ابو المظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی

اور بجای عید نوروز کے کہ غرہ فروردین کو مقرر و معین ہے دن جلوس کا مقرر فرمایا اور اس جشن کا شروع غرہ رمضان اور اخیر اُسکا عید الفطر کا دن ٹھیرایا اور محتسب وغیرہ جاری کرنا عالمگیر ہی کے اختراعات سے ہے اگرچہ منہیات اور مسکرات کی روک ٹوک سلاطین سلف نے بھی کی ہے لیکن محتسب اور احتساب نہ تھا جلوس کے پہلے سال دارا شکوہ کو مع سپہر شکوہ کے شکست ثانی کے بعد ملک جیون زمیندار دہادہرہ نے فریب سے گرفتار کر کے حضور مین روانہ کیا پس حسب الارشاد منگل کے دن سترہوین ذیحجہ کو دارا شکوہ مع لڑکے کے ہاتھی ہودج سر کشادہ مین پرانی دلی کے شہر و بازار سے علانیہ طور پر خضر آباد مین پہنچا اور مکان محفوظ مین خواص پورہ کی عمارتون کے اندر کیا گیا پھر بادشاہ نے چند روز کو اُسکے قتل کرنے مین سلطنت کی بنیاد مستحکم جانکر موافق فتوی علمای مذہب کے کہ

سلاطین ہند کی آمدنی

اور اطراف مختلف رپیون سے لاہور چھ سو
چھیانوے پٹنہ چھ سو بانوے کشمیر سات سو
چتر ملتان سات سو چھیاسٹھ کابل آٹھ سو
پندرہ اورنگ آباد سات سو اٹھتر
سو بیاسی برار سات سو چھپن بہار پانچ سو سات
حیدر آباد آٹھ سو پچپن بیدر آٹھ سو ستاون
صوبہ احمد آباد آٹھ سو انتر بیجاپور آٹھ سو ترپن
بالای مذکور گجرات اسی صوبہ سے طرف
اکبر آباد شاہجہان آباد ایک سو پچاس
اودھ مین ایک سو بیاسی الہ آباد دو سو پانچ اجمیر ایک سو اکیس
اودہ تین سو پندرہ بنگالہ پانسو اٹھاسی
اڑیسہ آٹھ سو باون اور اور اطراف مختلف
اس صوبہ سے مثلاً لاہور تین سو چون
پٹنہ تین سو پچاس کشمیر تین سو ستاسی
ملتان چار سو چوبیس کابل چار سو
اورنگ آباد دو سو تریپن برہان پور
ایک سو انچاس برار ایک سو
الحاصل بیدر ایک سو اکیاسی
حیدر آباد تین سو دو بیجاپور دو سو
چھیانوے لاہور اس صوبہ سے

اونھون نے بسبب میلان اُسکے تصوف کی طرف نسبت الحاد کی کی چنانچہ اوسکے رسائل مؤلفہ سے ظاہر ہے حکم کیا چنانچہ داراشکوہ ۱۰۶۹ھ ہجری مین عالمگیر کے جلوس ثانی کے آخر روز چہارشنبہ کی اکیسوین ذی الحجہ کو مقتول ہوا اور اوسکی نعش دوسرے دن تشہیر ہونیکے بعد ہمایون کے مقبرے مین مدفون کیگئی اور سپہر شکوہ گوالیار کے قلعہ مین مقید ہوا اس مدت مین محمد سلطان جو شجاع کے تعاقب مین گیا تہا وہان ایسا اتفاق ہوا کہ شجاع نے نامہ وپیام کے ذریعہ سے اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دینا قبول کرکے آشتی دپیش کی اور بگوشنبو کے بعد اپنی طرف مائل کیا دوسرے سال شاہزادۂ موصوف بعض احمقون کے کہنے سے معظم خان سپہ سالار کی طرف سے کہ جسکو عالمگیر نے اپنی فوج کا سردار بناکر ہمراہ کیا تہا اندیشہ فاسد اور خیالات باطلہ کو اپنے دلمین جگہہ دیکر نامہ وپیام سے موافق وعدہ عقد نکاح کے ستائیسوین رمضان کو مع امیر قلی داروغہ توپخانہ اور میر توزک قاسم علی کے لشکر بادشاہی کے کل امرا سے جدائی اختیار کی اور شجاع کا رفیق وشریک ہوا۔ شجاع اس امر کو نعمت غیر مترقبہ جانکر بہت خوش ہوا اور موافق اپنے وعدہ کے اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی اور فوج شاہی کے مقابل جنگ وجدال کا ارادہ کیا عالمگیر کے لشکر مین اس سانحہ سے کمال فتور اور خلل واقع ہوا لیکن معظم خان چونکہ ازبس دلیر وشجاع تہا لہذا اوسنے مطلق خوف وہراس نہ کیا اور بدستور سابق سرگرم خدمات پسندیدہ رہا اور کئی لڑائیان اطراف مین اکبرنگر راج محل اور جہانگیرنگر کے شجاع سے کین اور باوجود رفاقت شاہزادہ کے غلبہ فوج شاہی کو رہا تب شاہزادہ اپنے کئے سے پشیمان اور شرمندہ ہوکر بحیلہ بیماری مع اپنی اہلیہ کے شجاع کی صحبت سے کنارہ کش ہوکر جدا ہوا پہر معظم خان خانخاناں کی خدمت مین آیا غنیمت سمجھا پہر مشار الیہ نے بادشاہ کے حکم کے موافق شاہزادہ کو فدائی خان کے ہمراہ حضور مین روانہ کیا جسوقت وہ شاہجہان آباد کے قریب پہنچا بموجب حکم الہ یار خان داروغہ کے دریا کی راہ سے سلیم گڈہ کے قلعہ مین پہنچا

اور اُسکی ہراست معتمد خانکی سپرد ہوگئی چونکہ مراد شجاع کا نقش تقدیر درست نہ تہا پس وہ خراب وخستہ حال ہوکر کمال بے اقتداری کے ساتہہ چالیس آدمیون کے روانہ زنگ ہوا اور اسی سانحہ کے قریب سلیمان شکوہ دارا شکوہ کا دوسرا بیٹا بہی باوجود ہزارہا رنج وغم کے تہوڑے سے لوگون نے جسقدر کہ اونکے نزدیک تہے جسطرح کہ ہوسکا اون لوگون سے جو اسکے پکڑنیکو گئے تہے لڑا لیکن بعد مارے جانے محمد شاکر کے جو اسکا مددگار رہتا پنجۂ تقدیر کا اسیر ہوگیا رہوین شعبان کو شاہجہان آباد پہنچا بادشاہ نے جب یہ خبر سُنی تو شادیون کے بجانیکا حکم دیا اور فرمایا کہ سلیمان شکوہ اور سلطان محمد ان دونون کو قلعہ گوالیار مین جہان سپہر شکوہ اور مراد بخش اور اوسکا بیٹا مقید ہے لیجاکر ان سب کو ایک ہی جگہہ رکہو اور معتمد خان خواجہ سرا کو واسطے ہراست قلعہ اور وہان کے قیدیون کے رخصت فرمایا۔ مؤرخین بیان کرتے ہین کہ سلطان محمد نے اوسی قیدخانہ کے اندر کئی برس قید کے بعد انتقال کیا جلوس کے تیسرے سال بوادق بیگ شاہ عباس ثانی سلطان ایران کا ایلچی آیا اور سوغات قیمتی ۴ لاکہہ ۲۲ ہزار روپیہ کی شاہ ایران کی طرف سے حضور مین پیش کین اور منجملہ تحائف کے ایک دانہ مروارید غلطان کا تہا اوسکا وزن ۳۷ قیراط تہا ہندوستان کے جوہریون نے اوسکی قیمت کا ہزار روپے تخمینہ کیا جلوس شاہی کے چوتہے سال خانخانان معظم کی کوشش سے ملک کوچ بہار مفتوح ہوا اور ملک آسام بہی قبضۂ تسخیر مین آیا اس مہم مین خانخانان سے نہایت جوانمردی ظہور مین آئی ساتوین سال تبت کے زمیندار نے سلطان کی اطاعت قبول کی اور مسلمان ہوا اور قلعہ چاٹ گاؤن بہی مفتوح ہوا اور اوسکا نام اسلام آباد رکہا گیا اور شاہجہان بادشاہ نے بہی اسی سال رحلت فرمائی اور بعد فتح وکامیابی کے مراد بخش بہی حسب شرعی حیلہ سے ایک شخص کے قصاص مین کہ اوسکو گجرات سے روانہ ہوتے وقت مار ڈالا تہا جب اُسکے بیٹے نے اپنے باپ کے خون کا دعوی کیا لہذا مقتول ہوکر قید سے نجات پائی اور اسی سال راجہ جسونت سنگہ

بہی کہچی سنگہ کے واسطہ سے داراشکوہ کی رفاقت ترک ہونے پر قصور معاف کیا گیا تہا کابل مین مر گیا اوسکی اولاد کے احوال کا ذکر کرنا موجب طوالت کلام کا ہے لیکن اس قدر کہنا مناسب ہے کہ اُسکے فرزند حقیقی نے جبراً شرف اسلام سے مشرف ہوئے لیکن اطراف جودہ پور کے مشاہیر نے جو اُسکے جعلی بیٹے کہلاتے تہے واسطے باقی رہنے اُسکے نام کے اپنے آپ کو اُسکی اولاد قرار دی اور رانا جاودہ پور کا راجہ اونکی امداد کرنے پر متمرد ہوا بادشاہ نے اس قصہ کی خبر پاکر اُسکی تنبیہ کیلئے شہزادہ اکبر کو روانہ کیا شہزادہ وہان پہنچا وہان کے رانا اور راجے بابو نے شہزادہ سے موافقت کر کے اُسکو باپ سے باغی کیا اور شہزادہ نے اس امر کو سہل جانکر اپنے باپ پر خروج کرنا باپ سے ہی سیکہا تہا اپنے نام کا سکہ کیا پس تیس ۳۰ ہزار سوار اُسکے لشکر کے شریک ہو گئے بادشاہ کو جو اس امر کی خبر معلوم ہوئی تو جو امرا ہمراہ شہزادہ کے تہے اُنکو بلا لیا اُن لوگون کے جدا ہوتے ہی شہزادہ کے دل مین تزلزل واقع ہوا پس چار ناچار شہزادہ نے فرار پر قرار کیا جہان پناہ اُسکے لینے کو گئے وہ اُسکی گرفتاری کو مستعد ہوا انجام کار دو سو آدمیون کے ساتہہ جہاز مین سوار ہو کر ایران کا قصد کیا بوجہ زبونی طالع کے اُسکا جہاز طوفان ہوا مین آیا لیکن پہرتے پہرتے مسقط پہنچا امام مسقط نے اُسکو پکڑکر یہان رکہا اور یہ کہا کہ اگر پانچ لاکہہ روپیہ نقد اُسکے جلدو مین ملین اور علاوہ اُسکے اور دیگر مطالب قبول ہون تو البتہ شاہزادہ کو روانہ خدمت کیا جا سکتا ہے عالمگیر نے اُسکو قبول کیا یہ مقدمہ ہنوز فیصل نہوا تہا کہ شاہ ایران کو خارج سے یہ حال معلوم ہوا کہ شاہ مہمان نواز نے ایک نامہ امام مسقط کو پر غضب لکہا اور اپنی قہر و دبدبہ سے اُسکو ڈرایا اس نامہ کے آتے ہی امام مسقط کے ہوش پران ہو گئے اور شہزادہ محمد اکبر کو کمال عزت و شان سے اس سلیمان زمانی کی بارگاہ میں روانہ کیا واضح ہو کہ جب شہزادہ اصفہان سے تین کوس کے قریب پہنچا تو بادشاہ ایران استقبال کیلئے آیا اور اپنے ہمراہ لیجا کر عمدہ مکان مین اوترو ایا اور اُسکے مصارف کیلئے عمدہ روزینہ مقرر کیا

اوروہ وہین کا ہورہا۔ اورچبیسوین سال نیکنام کی کوشش سے بلاجنگ وجدال سالیر کا قلعہ مفتوح ہوا
تیسوین سال مطابق ۱۰۹۷ سنہ ہجری کے شروع مین شرزہ خان نے جو سکندر عادل شاہ کے عمدہ سرداروں
سے تہا قلعہ بیجاپور کی کنجیان اپنے بادشاہ کی زبان سے امن چاہ کر حاضر کین تاریخ اسکے فتح کی یہ ہے
(اسد سکندر گرفت) اورہاشم علیخان اس قلعہ کے مسخر کرنیکی کوشش مین لکہتا ہے کہ اعظم شاہ
شہزادہ کا لشکر رسد اور غلہ کے نہ پہونچنے سے ایسا تنگ ہوگیا تہا کہ چارپایون نے بیشمار فاقہ کشی
کی اور بکثرت تلف ہوئے اور لشکر کے لوگ بسبب کہانے پوست جہاڑون اور تخم املی کے بورون مین
چارپایونکی ہڈیون کے مرگئے۔ شہاب الدین خان بہادر پسر نواب عابد خان بہادر اور اونکے بہائی مجاہد خان
بہادر اوسوقت اپنی جان سے ہاتہہ دہوکر نہایت جرأت کو کام فرماکر اعظم شاہ کو رسد وغلہ پہنچایا بوجہ اس کار
نمایان کے شہزادہ نے شہاب الدین خان بہادر کی بہت تعریف کی اور بغلگیر ہوا اور لباس خاص جو پہنے
ہوئے تہا دیا اور علاوہ اسکے بہت سی عنایتون سے سرفراز وممتاز کیا پس جب عالمگیر نے یہ خبر سنی
بے اختیار یہ زبان پر لایا کہ جیسے شہاب الدین خان بہادر کی جانبازی وسعی سے آبرو بچی ہے حق سبحانہ تعالے
اپنے اور اونکے فرزندون کو آخر زمان تک آفات زمانہ سے اپنی حفاظت وامان مین رکہے اور اونکا مرتبہ
منصب ہزاری اور ہزار سوار سے اور زیادہ کیا اور غازی الدینخان فیروز جنگ کے خطاب سے اونکو مخاطب فرمایا
اور ایک فرمان عنایت اور الطاف سے بہرا ہوا اونکے اور اونکے بہائی اور ساتہیون کیلئے روانہ کیا اور قلعہ مذکور
کی فتح کے بعد سید شیخ ہدایت واقعہ نگار کل کو واسطے داخل کرنے اس واقعہ کے فقرہ زبان فارسی مین لکہکر
عنایت کیا اور وہ یہ ہے (قلعہ بیجاپور بدستیاری فرزند ارجمند بے ریو ورنگ غازی الدینخان بہادر
فیروز جنگ مفتوح گردید) اور یہی مضمون فرمان مین امیر خان صوبہ دار کابل کے بہی مندرج کیا۔ معلوم کرنا

سلاطین ہندوستان

نے احوال اولیاؤن کا بعد صوانحات
فرمانروایون کے تحریر کیا ہے لیکن
سلاطین کا لکھتے ہین اور محمد قاسم فرشتہ
کہ بعد صوبجات کے احوال حکام و
کو پنجاب وابہ ارباب تاریخ کا یہ ہے
کرا احوال صوبجات کا حسن انجام
شاہجہان آباد تین سو سات الحمد للہ
اجمیر تین سو گیارہ اکبرآباد تین سو سولہ
بنگالہ سات سو دو پٹنہ پانسو چودہ
دو سو چہانوے اوڑیسہ اٹھہ سو ترپٹھہ
اکٹھہ لاہور چارسو پینسٹھہ گجرات
کشمیر جنت نظیر پانسو پینتالیس ٹھہ سات سو
فقط کابل چہ سو چوبیس ملتان پانسو پچپن

چاہیے کہ بعد فتح بیجاپور کے عالمگیر نے خود بنفس نفیس حیدر آباد دکن کے مسخر کرنیکا قصد کیا اگرچہ اول خانجہان بہادر کو مع اور سردارونکے اس مہم پر مامور و مقرر کیا تہا چنانچہ مورخین نے لکہا ہے کہ بہادر موصوف طی منازل کے بعد جب قریب حیدر آباد کے پہنچا ابراہیم خان سپہ سالار فوج ابو الحسن تاناشاہ حاکم دکن کا شہر سے نکلا او ایک لڑائی ہوئی اسکے بعد محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ کو واسطے مدد خانجہان کے رخصت فرمایا شاہزادہ سے ایسی لڑائی ہوئی کہ اس جنگ مین تین شبانہ روز تک آتش جنگ مشتعل رہی انجام کار بہادرون نے لشکر عالمگیر کے حملہ کیا اور دکنیونکی فوج پس پا ہوئی شجاعون نے مثل عبد اللہ خان وغیرہ کے قصد کیا تہا کہ تا بنگاہ تعاقب کرین لیکن خانجہان نے مناسب نہ جانکر اپنے قیام گاہ کی طرف مراجعت کی اس حرکت ناشایستہ سے فرمان والاشان غضب و غصہ آمیز شاہزادہ اور خانجہان کے پاس آیا ان دونون نے ملول خاطر ہوکر مقدمہ جنگ مین توقف اختیار کیا اور ابو الحسن کی فوج کے سپاہی شوخیان کر کے کبہی بندوق چہنچاتے اور بان پہینک دیتے تہے تب بہی شہزادہ نے لڑائی کا عزم نہ کیا پس اس صورت مین سید عبد اللہ نے شہزادہ سے خلوت مین التماس کیا کہ اس سے زیادہ خلاف مرضی بادشاہ کے مناسب نہین اب آپ کو لڑائی کیلئے سوار ہونا چاہیے اور خانجہان اگر ہراولی قبول کرے تو بہتر ہے ورنہ ہراولی مین بندہ جانفشانی کی خدمت ادا کریگا علاوہ ازین اسپر یہی ایکروز ایک بان وقت خاصہ حرم سرای کے اندر اودہر سے ایسا آیا کہ خاصہ کا خوان خواص کے سر پر سے گر پڑا پس تب تو شاہزادہ کی رگ ہمت متحرک ہوئی اور صفوف آرائی کا حکم دیا تمام دن لڑائی قایم رہی پس شام کے وقت دکن کے سردارون نے شہزادہ کو یہ پیغام دیا کہ ایسی لڑائی مین خلق خدا کشتہ ہوتی ہے طرفین کے سردار اپنی اپنی فوج سے نکلکر مقابلہ کرین جوہر شجاعت اور فن سپاہ گری دکہلاوین جسکی قسمت یاور ہوگی اوسکو فتح نصیب ہوگی شہزادے نے اسکو قبول نہ کیا

ہو بحکم اکثر فرمان روا اور حکام نامدار باطنی اور دعاے خیر اہل اللہ کے کامیاب ہوے ہین اور اکثر بزرگوار اپنے اپنے وقت کے قطب گذرے ہین اور حقیقت مین بادشاہ بہی ہین ولیکن ہین بقول قائل گدا بادشاہ است برفاقت نالش گذاشت ہے بنام نگار تاریخ مذکور کے احوال بندگان نین کا جو اقلیم ہندو دکن مین ہوے بین زیر قلم کرتا ہے ان بعد حالات فرمارواؤن کا امیر تیمور سے مع ایران و توران و روم ہندو دکن وغیرہ جو جو کہ ہمعصر ہوے ہین بیان کرونگا انشاء اللہ تعالےٰ دوسرا چاند نعت عظمی اور علی کبری معنوی و ابتدا چودہ خانوادون کے بیان مین اور اوسمین ایک ضو ہے اور دو نیر ضو ہندو دکن اولیاؤن کے بیان مین اور اوس مین دو نور ہین منشی قادر خان نے اپنی کتاب مین

بیان سلاطین ہندوستان

کتب معتبرہ سے یون زیب رقم کرتا ہے کہ حضرت باری تعالیٰ نے سرور انبیا و مرسلین و خاتم النبیین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بوساطت جبرئیل علیہ السلام کے نعمت باطنی اور فیض معنوی عطا فرمایا اور پیچہ انجناب کے چار خلیفہ چار اصحاب رضی اللہ عنہم ہین اور واسطے ہر ایک خلیفہ کے سر مشتمد و خلف ہین اور ملکو نہین تابع اونکے طرف یا دار اور جو چار پیر ہین اس دیار مین مشہور ہین سلسلہ اور راسخ ہین اس دیار مین اولیا مرشد الا تقیا ہین اور چودہ خانوادے مشہور ہین رضی اللہ تعالیٰ اونکا ساتہہ حضرت شاہ اولیا جو پہنچا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوای حسنین رضی اللہ عنہ اور نہین اون حضرت کے چار خلیفہ ہین کہ صوفی لوگ اویس قرنی رضی اللہ عنہا کے چار خلیفے کہتے ہین ایک اویس اپنی کتاب آپ نے زیارت تعالیٰ عنہ بن عامر آپکا سنکر پوچہا کہ سبب کے آ و از طبل خدا کا کہا کہ دنیا مین واقعہ ہے ساتہہ والون نے کہا اون لوگون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کے مخالفین جنگ ہو رہی ہے

جب خوب رات ہوگئی تو دکن کے سرداروں نے ظلمت شب مین حیدرآباد کی راہ لی صبح ہوتے ہی شہزادہ نے شادیانے بجاکر حیدرآباد تک اونکا پیچھا کیا اس فتح کے بعد مادنا مدارالمہام نے ابوالحسن کو بدظن کیا تو عمدہ ابراہیم خان نے اودہر سے بہادر شاہ کی خدمت مین آکر مورد عنایت کا ہوا ابوالحسن نے اس ماجرے کے سنتے ہی شب کے وقت مع بعض قدمای محل کے صندوق جواہرات کے لیکر گولکنڈہ جا چھپا شہر کی رعیت اور لشکر بہی ناچار و حیران تہا کہ یاالٰہی اب کیا کرنا چاہیے مزید برآن اُسی وقت بہادر شاہ مع فوج کے اندر آپہنچا پس ان قصون سے حیدرآباد مین ایک قیامت برپا ہوئی شہر کے اوباشون نے بہی کارروائی شروع کی یعنی شہر کے ہر ہر محلہ مین لوٹ مار کرنے لگے شہر سے لیکر قلعہ تک ایک ہجوم بہاگا بہاگ کی تہی تمام خلقت پریشان اور شرفاء کے ناموس بے چادر نہایت مضطر تہے ادہر اودہر آوارہ پہرتے تہے اور شاہی کارخانجات سب کے سب ایسے غارت ہوگئے تہے کہ بیان اوسکا تحریر و تقریر سے باہر ہے القصہ صبح تک یہی ہنگامہ برپا رہا غارتگرون کو پانچ چہ کرور سے بہی زیادہ اسباب ملا انجام کار جب ابوالحسن نے بہادر شاہ کے پاس لوگون کو بہجوا کر بہت سی منت و سماجت ظاہر کی تب بہادر شاہ نے غارتگرون کو تاکید شدید کرکے اس فتنہ کی آگ کو ٹہنڈا کیا۔ بہادر شاہ نے ابوالحسن اور خلق اللہ کے حال پر رحم کرکے یہ کہا کہ اگر علاوہ معمول سالانہ کے ایک کرور بیس لاکھ روپیہ دینا منظور کرو اور مادنا کو معزول کردو اور اوسکے بہائی انکنا کو جو اہل حیدرآباد کی خرابی کا سرمایہ ہے نکال دو اور قلعہ سیڑم اور کہیر کو ہمارے سپرد کردو تو البتہ مین اپنے باپ کے پاس تمہاری سفارش کرونگا اور مجہکو اس امر کا گمان غالب ہے کہ وہ تمکو پناہ دیدینگے ابوالحسن نے ان دونون برہمنون کے مقید کرنے مین تامل کیا۔ لیکن بعض سردارون نے سب خرابیان انہین دونون کے سبب سے جانکر ماہ جیانی بیگم صاحبہ یعنی سلطان ابوالحسن کی اہلیہ سے کہ اُسکو سب سے زیادہ تسلط

تمہارجوع کیا اور ابوالحسن کی بلا اجازت دونون کے سر کٹوا کر ابوالحسن کے حضور مین بھیجدیئے۔ بہادر شاہ نے خاطر جمع ہو کر اون دونون سرون اور صلحنامہ کو ابوالحسن کی تمام امور مین اطاعت قبول کرکے عالمگیر کے پاس روانہ کئے بادشاہ نے اگرچہ ظاہر مین کچھہ نہ کہا لیکن مخفی طور پر بہادر شاہ اور خان جہان بہادر پر طعن وغضب کیا اور درپردہ حد سے زیادہ خفا ہوا۔ بلکہ خان جہان کو بلا لیا اور قبل اس امر کے منتشر ہونیکے کہ بادشاہ خود واسطے سخر کرنے حیدرآباد نہضت فرماوین۔ سعادت خان سراول زرپیشکش کو لکھا کہ تمکو مناسب یہ ہے کہ جو کچھہ میسر آوے بہت جلد وہان سے جمع کرکے سرمایۂ نیکی کا فراہم کرین جب مشارالیہ نے اسباب مین ابوالحسن سے سخت تقاضا کیا تو سلطان نے بالفعل زرنقد موجود نہ ہونیکے سبب سے خوانچہ اعلی جواہرات کا اونکو شمار کرکے بلاتعین قیمت اور تحریر چہرہ کے امانتاً ایک باریک کپڑے مین لپیٹ کر اُسپر اپنی مہر کرکے بھجوادیا اور یہ کہا کہ تم دو تین روز تک اسکی حفاظت رکھو انشاء اللہ تعالی اس عرصہ مین زرنقد بھجوا کر اُسکو واپس کر لیا جاویگا اور اسکے دوسرے دن چند پٹنگیان میوہ کی عالمگیر کیلیئے بھیجین سعادت خان نے کچھہ جواہرات بھی اپنی طرفسے ان پٹنگیونکے ہمراہ حضور مین روانہ کئے جب سلطان ابوالحسن نے سعادت خان سے اپنے جواہرات طلب کئے تو اُسنے صاف امر بیان کردیا کہ مینے اپنی خانہ زادی پر نظر کرکے امانت مذکورہ حضور مین روانہ کردی ابوالحسن نے جب شدید تقاضا کیا تو سعادت خان نے کہا کہ جواہرات کا آنا تو اب غیر ممکن ہے البتہ اُسکے عوض مین میری جان وسر موجود ہے پس اس باب مین طول تقریر کا ہوا اس بات کی ایک دو روز تک بڑی سورش رہی انجام کار سعادت خان نے کہا کہ بلاشبہ حق بجانب تمہارے ہے لیکن یہ کام مینے حسب الحکم اپنے آقا کے کیا ہے اگر مین اس قضیہ مین مارا گیا تو عالمگیر کو تمہارے استیصال کرنیمین دلیل قوی ہوجاویگی اور نہین تو مین تا بزیست تمہاری رستگاری مین تصور نہ کرونگا ابوالحسن نے مصلحت وقت جانکر اوسکے عذر کو

پسند کیا اور مزاحمت سے درگزرا بلکہ اُسکو بلا کر تعریف کی اور خلعت و جمدہر عنایت کیا۔ الغرض عالمگیر نے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کی زیارت سے مشرف ہو کر حکم دیا کہ پیش خیمہ گلبرگہ سے اُٹھا کر حیدر آباد میں نصب کیا جاوے ابو الحسن نے یہ خبر متوحش سنکر اپنے عفو جرایم کی عرضی لکھکر پیش حضور کی۔ لیکن جواب اُسکے خلاف صادر ہوا۔ پس ابو الحسن نے مایوس محض ہو کر لڑائی کی اور عالمگیر گولکنڈہ قلعہ کے دو منزل پر پہنچے وہان نواب قلیچ خان بہادر جو بعد فتح بیجاپور کے ابراہیم گڑہ کے قلعہ مسخر کرنے پر مامور ہوئے تھے اُنکی عرضداشت آئی جسمین قلعہ مذکور کے فتح کرنیکا مژدہ مع کنجی طلا کے تھا اور وہ بھی اُسکے پیچھے بطور ایلغار کے حاضر ہو کر عرض دہ ہوئے پس عالمگیر نے قلعہ گولکنڈہ کے ایک کوس کے فاصلہ پر آکر چھاؤنی ڈالی اور جب نواب موصوف نے حاضر ہو کر شرف ملازمت کا حاصل کیا تو حکم نقب کھودنے اور دمدمہ باندہنے کا ہوا حیدر آباد کے سرداروں نے بھی حاضر ہو کر ہاتھہ پاؤن ہلائے اور اسی دن ایک گولہ توپ کا نواب ممدوح کے ہاتھہ مین لگا اونہوں نے دو دن کے بعد اسی جراحت کی وجہ سے ملک عدم کی راہ لی۔ یہ بھی واضح ہو کہ اس مہم کے اندر بہ غمازی اعظم شاہ کے بہادر شاہ اور نور النساء بیگم اونکی اہلیہ مع اپنے فرزندون کے ابو الحسن کی تہمت کی سازش سے گرفتار قید شدید کے ہوئے حتی کہ اصلاح بنوانا اور گرم روٹی کہانا اور سرد پانی پینا اور عمدہ لباس پہننے کی ممانعت ہو گئی لیکن مدت کے بعد عفو جرایم سے خلاصی پا کر باپ کے بعد وہی تخت حکومت پر بیٹھے ہین۔ چنانچہ آیندہ تذکرہ مین مذکور ہو گا بعد ازان آٹھہ مہینے تک محاصرہ رہا اس عرصہ مین بہت سی تدبیرین کیگئین اور لوگون نے کئی مرتبہ قلعہ کے باہر آکر جنگ کی اور خوب زدوکوب تفنگ اور گولی کی طرفین سے رہی بارش نے بھی دو ایک مرتبہ خوب تہ و بالا کیا اور بہت سی فکرین نقب کھودنے اور مورچال باندہنے مین کین اور فیروز جنگ بہادر نے بھی دو تیرون کے زخم کہائے۔ تمام لشکر زچ ہو گیا اور بادشاہ کو بھی نہایت تکلیف ہوئی لیکن

درویش قسم ہے مجھکو عزت و جلال کی افطار کرو ... صفت میری ذات ہے کہ نوم و تعبی سے پاک ہے ہرگز غم و غصہ اسکے کھانا نہ کھانے سے نہ کیجیو لوگ صاحب فقر تھے اگر کوئی فتوح غیب سے پہونچتی فقرا کو کھلا دیتے تھے کوئی محروم نہ جاتا تھا اور آواز غیب سے آتی تھی کہ واسطے طعام کے فکر کرو ... چشتیہ خانوادہ ... لوگ ...

مزاج عالی اپنے ارادے سے باز نہ آیا انجام کار آخر ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ ہجری مین بسبب نمکحرامی ابو الحسن کے سرداروں کے قلعہ مفتوح ہوا ملتفت خان نے اس قلعہ کے مسخر کرنیکی تاریخ قلعہ گولکنڈہ کی فتح کی مبارکباد دیگر گذرانی۔ مورخین باتمکین یون بیان کرتے ہین کہ بعد لوٹ اور دست برد خلایق کے ابو الحسن کے مال مین سے چھ کرور اسی لاکھہ دس ہزار روپیہ عالمگیر کے خزانہ مین داخل ہوئے اور قسم اسباب سے مثل جواہرات اور آلات مرصع اور ظروف طلا و نقرہ وغیرہ اور جو کچھ کہ سوا اسکے تھا وہ بھی ضبط ہو کر سرکار شاہی مین داخل ہوا اور جبکہ گولکنڈہ کا قلعہ فتح ہو چکا تو عالمگیر بیجاپور کو روانہ ہوئے اور تاناشاہ کو دولت آباد کے قلعہ مین جانیکی اجازت دی۔ کسی نے قلعہ بیجاپور اور حیدر آباد کے فتح ہونیکی تاریخ یون لکھی ہے ؎

ز ذیقعدہ تا ماہ ذیقعدہ شاہ ✤ دو ملک و دو قلعہ بیک ماہ گرفت۔ اور ۱۱۱۱ھ مین جب قلعہ شہر ستارہ کا مفتوح ہوا تو امیر عبد الجلیل بلگرامی نے نماز عصر کے وقت کہ اوس وقت عالمگیر کی خدمت مین حاضر تھے ستارہ کے فتح ہونیکی خبر آئی پس امیر مذکور نے مابعد یہ چند ابیات مفصلہ ذیل تاریخ کے موزون کر کے خدمت سلطانی مین گذرانین۔ اتفاق سے سلطان اوسوقت عقد انامل (انگلیونکی پورون) پر وظیفہ پڑھ رہے تھے اور انگشت ابہام منعقد تھے اور باقی انگلیان کشادہ ؎ چو شہ ابہام زیر خنصر آورد ✤ بود اسم اعظم در شمارہ ✤ قلاع کفر شد مفتوح فی الحال ✤ ز تیغ او عدو شد پارہ پارہ ✤ ز انگشتان شہ زیر آمد ابہام ✤ برابر چار الف شد آشکارا ✤ بعینہ دو شکل سال ہجری ✤ پئی تاریخ تسخیر ستارہ ✤ اور اسی سال چندن اور مندن اور تورنہ اور کہیلہ اور اکثر قلعے جو سیوا کے متعلق تھے مفتوح ہوئے۔ بعد اسکے ہنوز ملک دکن کی تسخیر کر کے فارغ ہو کر عنان آزادہ کی شاہجہان آباد کی طرف یسر نہ آئی تھی کہ بلدۂ احمد نگر مین پیغام موت کا آیا اور ۱۱۱۸ھ مین جمعہ کے روز اٹھائیسوین کو پہر دن چڑھے جہان پناہ عالمگیر بادشاہ غازی زندگی سے دامن جہاڑ کر عالم بقا کو روانہ ہوئے

کسی نے کیا خوب کہا ہے دَخَلَ الْجَنَّۃَ اور زیر آیہ کریمہ آشیان جنت کی تاریخ ہے فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ اور بعد آپ کی وفات کے خلد مکانی لقب مقرر ہوا (۹۱) سال (۲۸) دن کی عمر ہوئی جسمین سے ایام سلطنت (۵۰) سال (۱۳) دن ہین۔ پس ابتدای جلوس اکبری سے ابتک (۱۵۴) سال (۷) مہینے (۲۵) روز کا زمانہ ہوتا ہے ؛

سلطان محمد بہادر شاہ کا بیان

جب ابوالمنصور قطب الدین شاہ عالم سلطان معظم محمد بہادر شاہ عالمگیر کے فرزند اکبر اپنے باپ کی شدت بیماری کی کابل سے خبر سنکر جو انکا مقام بود و باش تہا اکبر آباد کو روانہ ہوے اثنای راہ مین رحلت کی خبر پہنچی وہان پر مراسم تعزیت کے ادا کر کے سہ شنبہ کے دن سلخ محرم سنہ ۱۱۱۹ھ کو دوپہر کے طالع اسد مین جلوس فرمایا اور اپنے منجھلے بہائی اعظم شاہ کو لکہا جو ملک دکن مین اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ تہا کہ اگر تم حسب ارادہ والد مرحوم کے سلطنت دکن پر کہ وسیع ہے اکتفا کر کے سلطنت ہند مجہپر موقوف رکہو تو بلا شبہ بمقتضای اَلصُّلْحُ خَیْرٌ کے بہت مناسب ہے محمد اعظم شاہ کہ باپ کے ہمراہ رکاب سعادت فوج دکن مین تہا اونکی رحلت کے بعد شنبہ کے دن دسوین ذیحجہ کو عین عید الضحی کے روز شہر احمد نگر مین سلطنت موروثی کے تخت پر جلوس کر کے امراء و ارکین کے ساتہہ استمالت کی اور خزائن اور اسباب موجودہ پر متصرف ہو بیٹہا تہا۔

لہذا اپنے بڑے بہائی کو کسی بات مین برابر نہ جانکر اُسکے نامہ کے جواب مین یہ کلمہ مشہورہ۔ کہ دو بادشاہ در اقلیمی نہ گنجند لکہکر روانہ کیا اور بہادر شاہ جبتک طی منازل کرتا ہوا اکبر آباد تک پہنچا محمد اعظم شاہ نے بہی چند ہی دنوںمین لشکر قدیم و جدید آراستہ و مرتب کر کے دکن سے کوچ کیا اور بطریق ایلغار کے گیارہوین ربیع الاول سنہ ۱۱۱۹ھ کو قلعہ گوالیار مین پہنچا اور وہان بنگاہ چہوڑ کر آگے روانہ ہوا غرض اٹھارہوین ربیع الاول کو میدان جاجو مین

شائخ ہوا ابتدا [illegible] خانوادوں کی بیان سے
ہے عنوان خانوادہ سہروردیہ سے
زیدین و واسطے سے خواجہ جنید کو پہونچتا ہے شمس الدین
ہے اور دو واسطے سے شیخ [illegible] آپ خلیفہ
دینوری علیہ الرحمۃ کو پہونچتا ہے آپ شیخ
خواجہ جنید بغدادی کے ہیں [illegible]
ضیاء الدین ابو نجیب بارہ سال تک
ارادہ سے آپکے [illegible] روز نفس
سے اپنے پانی دیتے اور [illegible] کیا
کرتے تھے اور [illegible] جا بیٹھے
روز پانی پیتے اور زمین پر سوتے نہیں
تھے مدت تک [illegible] سوتے
اور [illegible] سے نہیں [illegible]
رہے آپ کا علم کمال پر تھا [illegible]
عرش سے سر تک سیر کرتے تھے
دوسرا خانوادوں کے بیان مین
اور [illegible] خانوادے عبد الواحد بن
زید کے ہیں زیدیہ عیاضیہ ادہمیہ ہبیریہ
چشتیہ کی کیفیت ہر ایک بزرگوار کی [illegible]

[illegible]

خانوادہ زیدیہ ہے زیدیان پانچ شخص تھے ابناء
عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے
ہر ایک حافظ کلام اللہ اور صاحب علم
بدرجہ کمال شیخ عبد الواحد بن زید نے
ایک کو خلافت عنایت کی طریقہ ان کی
درویشی کا یہ تھا کہ ریاضت اور مجاہدہ
آبادی مین نہیں کرتے تھے اور کسی جانور
کو بہاگ کر سانپ بچھو کو نہیں آزار پہونچاتے
تھے اور ہمیشہ مشغول حق رہتے تھے شہر و قریہ
مین نہیں آتے گھر بنگلہ نہیں بناتے اور جو ہین
وغیرہ جامہ سے نہیں نکالتے اور اہل
دنیا کے گھر نہیں پھرتے تھے اور اگر
کوئی فتوح سے آتا قبول فرماتے تھے
فقیر و ناکو دیدا لیتے تھے اور پوشش
[illegible] یعنی جامہ کہنہ یا پاس اور
[illegible] نہیں پہنتے تھے بعض پچھے تہبند
کے لاکر [illegible] گدڑی کو بنا لیتے اگر
کسی جنگل مین کوئی [illegible] نہیں پکڑ لیتا
اور غلام بناتا عذر نہ فرماتے تھے
خدمت واجبی کرتے تھے اگر کوئی [illegible]
وہ ان کا دل سے اکراہ نہ فرماتے تھے کبھی

دونون لشکر ملے اور ایسی لڑائی واقع ہوئی کہ ابتک عظمت کے ساتھہ تمام ہندوستان مین زبان زد ہے جب ارادۂ ربانی اس امر کا مقتضی تہا کہ بہادر شاہ کی سلطنت اور اعظم شاہ کی عمر و دولت کا زوال ہو تو اوسکا سبب ظاہری یہ ہوا کہ ہوای تند اعظم شاہ کی فوج کے مقابل سے اس شدت کی چلی کہ اوسکی تیزی اور گرد و غبار کی کثرت سے اعظم شاہ کی فوج کے بہادرون پر عرصۂ کارزار تیرہ و تار ہوا اُن بہادرون اور دلیرون نے اسپر بہی بہادر شاہ کی فوج کے لوگون کا حال تباہ کیا تہا کہ اتنے مین شہزادہ بیدار بخت اعظم شاہ کا جوہر اولی مین تہا مارا گیا اور اُسکے بعد ہی اُسکا بہائی شہزادہ والاجاہ بہی داعی لبیک اجل کا ہوا اعظم شاہ نے جب یہ خبر سُنی آہ سرد کہینچی اور کہا کہ اب فتح اور زندگی دونون بیکار ہین یہ ارشاد کرتے ہی سواری خاص کی عماری کو کہ بہینک وتر اُسکو کہتے تہے قویدل اور مطمئن خاطر ہو کر اپنے ہاتہون سے تیر مارتا ہوا آگے بڑہا اور شہزادہ عالی تبار چہوٹے فرزند کو کہ وہ اپنے باپ کے ساتہہ اوسی عماری مین سوار تہا باپ نے خود شفقت سے سپر کے نیچے لٹا دیا بہادر شاہ کے لشکر کے آدمیون نے جب دیکہا کہ اُسکے دونون بیٹے مارے گئے اور اس رنج عظیم کے سبب سے محمد اعظم شاہ مبہوت ہو گیا۔ نہایت دلاوری کر کے حملہ آوری کی آخر روز کہ ایکساعت باقی تہی اوسکے تمام رفیق مارے گئے اور خود اعظم شاہ بہی گولی کا زخم کاری کہا کر بیہوش ہو گیا اوسی اثنا مین ایک شخص نے جسکا نام رستم خان تہا ہاتہی پر چڑہ کر اعظم شاہ کا سر کاٹ لیا اور عالی تبار کو زندہ گرفتار کر کے مع سر مذکور کے بہادر شاہ کے سامنے پیش کیا۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ بہادر شاہ بہائی کا سر دیکہکر رویا اور نہایت تاسف کیا اور اپنے بہتیجے عالی تبار پر رحم کر کے کمال شفقت و مہربانی کی حتی کہ تا دم زیست اوسکو اپنے فرزندون کے مانند عزت و احترام سے مطلق العنان رکہا۔

فتح کے دوسرے دن سوای اُن نوکرونکے جو اعظم شاہ کی ذات سے متعلق تہے باتفاق جملۃ الملک

ذکر نا ہمیشہ سفر مین رہنا جامہ ژندہ پہننا
راستہ کی جہڑیان بیتی ہوئی اوٹہا لینا
اونکو دہو کر واسطے نماز کے خرقہ بنا لینا
اور کسی سے سوال نہ کرنا اگر بے طلب کوئی
چیز ملی کہا لینا ورنہ فاقہ کرنا تمام شب بیدار
رہنا اگر پاؤن برہنہ ہو صبر کرنا افطار
تیسرے دن مہمان کے ساتہہ کرتے
اور خلق سے آمیزش نہ رکہتے اگر کوئی
مرید اونکا ہوتا اول تجرد اختیار کرتا جو کچھ
کہ ملک مین رکہتا فقرا و مساکین پر تقسیم کر دیتا

زن و فرزندون کو خدا کو سونپ کر
حق کیطرف رجوع ہوتا۔ تیسرا خانوادہ
ادہمیہ ہے سلطان ابراہیم ادہم بلخی سے
ملتا ہے طریقہ اونکا یہ ہے کہ مجرد رہنا
ژندہ پہننا سفر اور حضر مین ذکر جلی کرنا
کسی سے سوال نہ کرنا جو بے طلب
ملے اوس سے ... دیدینا طفیلی

اسدخان کے بہادرشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور نذرین تہنیت کی گذرانین اسدخان اور اُسکا فرزند اکبر ذوالفقار خان دونون اپنے ہاتہون کو دستمال سے باندہکر آداب نیازمندی بجالائے بہادر شاہ نے نظر مہربانی کرکے اُنکو اپنے پاس بُلایا اور خود اپنی جگہہ سے ہٹکر اپنے ہاتہون سے اسدخان کے ہاتہہ کہولے اور دولت معانقہ سے سرفراز فرمایا اور اپنے فرزند کلان شہزادہ معین الدین سے کہا کہ وہ ذوالفقار خان بہادر کے ہاتہہ کہولے ✤

پہر چندہی دن نہ گذرے تہے کہ شاہ عالمگیر کا چہوٹا بیٹا محمد کام بخش متحرک مواد فساد کا ہوا بہادر شاہ چونکہ سلیم الطبع کم آزار شخص تہا یہ خبر سنکر ہر چند مواعظ اور نصایح سے کام لیا لیکن کچہہ فائدہ نہ ہوا انجام کار بہادر شاہ نے اُرکون اور دولتخواہون کے کہنے سے اس فساد کے دور کرنیکی غرض سے دکن کا قصد کیا اور منگل کے دن تیسری ذیقعدہ ۱۱۲۰ ہجری مین شہر حیدرآباد کے باہر بی بی کے چشمہ پر لڑائی شروع ہوئی محمد کام بخش کہ جرأت ملوکانہ رکہتا تہا اپنی ذات سے خوب لڑا آخر کو کاری زخمون کے سبب سے جب بیہوش ہو گیا اور اُسکے رفیق جو مخلص تہے سب کام آئے اور جو تلوار کے لقمہ ہونے سے بچگئے تہے انہون نے راہ فرار کی اختیار کی پس بہادر شاہ کے آدمی ہجوم کرکے کام بخش کے ہاتہی کو گہیر لائے اُس وقت ایک رمق جان اُسمین باقی تہی بہادر شاہ نے اُسکو دیکہکر فرمایا کہ مین نہین چاہتا تہا کہ تجہکو اس حالت پر دیکہون کام بخش نے بہی جواب مین یہی کلمہ کہا اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی بہادر شاہ نے اس کے فرزندون کو بہی مثل اعظم شاہ کے فرزند عالی تبار کے بے قید و حراست معزز و ارجمند رکہا پس بہادر شاہ مستقل بادشاہ ممالک ہند و دکن کا ہوا اور گیارہ روز کم پانچ سال بلا شرکت غیر کے سلطنت کی بعد اسکے ایک سہل مرض سے اُنیسوین محرم کو دفعتاً ملک بقا کو روانہ ہوا اُسکی عمر بہتر سال کی ہوئی اور بعد وفات

زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ سے
آغاز ہوا ہے اگرچہ جناب نے اپنے
خلفا کو مرید کرنے اور اجازت دینے سے
منع کیا تہا بلکہ فیض اپنا اونسے سلب کر لیا
لیکن خلفا دوسرے مقامات سے فیض اندوز
ہو کر سلسلہ پیری مریدی کا جاری رکہے
ہین اور طبقاتِ جملہ چہار گروہ مین عاشقان
و طالبان خادمان دیوانگان اس
خانوادہ مین بہی اکثر صاحب کشف
و کرامات ہوئے ہین جیسا کہ ذکر

تیسرا طبقہ کہ حضرت بدیع الدین
اور ابو سیفی اور اسمار الٰہی کا ہے
ہوئے ہین طریقہ اونکا وظیفہ اور
اس خانوادے کے نامی ہوئے
اور دوسرے گروہ اقربا بزرگ لوگ
ظہور ہوا محمد غوث گوالیاری
شطاریہ کہ عبداللہ شطار علیہ الرحمۃ سے
محی الدین عربی لقب اونکا ہے دوسرا
جہانیان کا ہے [illegible]

کے اوسکا لقب خلد منزل ہوا

محمد معزالدین کا بیان

معزالدین محمد جہاندار شاہ سلطان بہادر شاہ کے انتقال کے بعد اپنی جگہہ پر متفکر و متردد اس امر کا تہا کہ دیکہیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہو کہ فوراً اُسکے منجہلے بہائی عظیم الشان نے کہ وہ باپ کی حیات سے ہی کارخانجات شاہی پر تسلط و اقتدار رکہتا تہا تمام اسباب پر قابض ہو کر تخت سلطنت پر جلوس کر بیٹہا اور شادیانے بجانے کا حکم دیا پس جو مخلصین حاضر تہے انہوں نے حسب ضابطہ نذرین گذرانین لیکن ذوالفقار خان چونکہ عظیم الشان سے ناراض تہا اوسکی طرف رجوع نہ کر کے بہادر شاہ کی تجہیز و تکفین کے بعد معزالدین کے پاس آکر مع اپنی فوج اور اسباب اور خزانہ وغیرہ کے جسقدر تہا شریک ہوا اور یہ صلاح دی کہ رفیع القدر و خجستہ اختر جہان شاہ کو کہ یہ بہی بہادر شاہ کے فرزند ہین بالفعل جہانتک ممکن ہو استمالت و ترقی کر کے موافق اپنا کرنا نہایت مناسب ہے استقلال کے بعد جیسا مناسب ہو گا عمل مین آویگا معزالدین نے اس امر کو نعمت غیر مترقب جانکر کمر ہمت کی باندہی اور اون دونون بہائیون کو بوساطت سپہ سالار موصوف کے دولت و سلطنت کو برابر تقسیم پر راضی کر کے اپنا متفق کیا پس بہت تہوڑے زمانہ مین نہایت شایستہ لشکر بہم پہنچا کر سپہ سالار مذکور اور دونون بہائیونکے ساتہہ ہیئت مجموعی کر کے ماہ صفر سنہ ۱۱۲۴ ہجری مین عظیم الشان کے سر پر آ پڑا اور جنگ سلطانی ظاہر ہوئی چونکہ عظیم الشان کی تقدیر معاون و مددگار نہ تہی۔ علاوہ ازین مزاج مین دیر طلبی تہی ہر وقت رفیقان صلح اندیش کے جواب مین اندک باشید کہتا تہا جسکا یہ انجام ہوا کہ لڑائی بگڑ گئی اور اچہے اچہے لوگ مقتول ہوئے اور بہت سے بہاگ گئے تہوڑے سے آدمیون نے اپنی جرأت ذاتی اور شجاعت فطری کی وجہ سے آگے بڑہتا ہوا چلا جاتا تہا اور یہ قصد تہا کہ کسی طور سے معزالدین تک پہنچون اتفاق وقت سے

سلاطین ہند کے بیان مین [illegible]

سے اولیاء ہند کے بیان
آویگا۔ پہلا تیر اولیاء ہند نے ایسا اولا علم
مین ارباب تواریخ نے ایسا ہندوستان
کیا ہے کہ اول ملک ہندوستان جو
مین غلبۂ اہل اسلام ہوا ہے
مین ہوا ہے جیسا کہ رشید الدین خان
مین گذرا اور الفار اللہ تعالیٰ بیان
مین کیا جاویگا باطنی برکات سے
بہی بیان کیا سالار مسعود غازی اور
لطفیل حضرت سالار مسعود خواجہ
میران جنگ سوار و حضرت سالار مسعود غازی عرف
معین الدین چشتی کے بعد پیدا ہوئے جو سپہ سالار
قدس اللہ سرہ ابراہیم رحمۃ شریف فرما ہوئے
رجب سالار مسعود غازی خلف سپہ سالار ساہو
تک مین جناب سالار مسعود غازی خلف سپہ سالار
مین ہے شاہ عطاء اللہ علوی سے
مین کر سلسلۂ نسب شریف آنجناب کا
محمد حنیف بن شاہ مردان علی کرم اللہ
وجہ تک پہونچتا ہے واضح ہو کہ جب
سے روز ظفر خان حاکم نے مرزا کی ولادت
مین پناہ لی زمیندار حنیفہ جانکر

سے ایک گولہ بڑی توپکا اسکے ہاتھی کی سونڈہ مین لگا جسپر یہ سوار تہا وہ ہاتھی میدان جنگ سے بہاگ کر مثل بجلی و باد کے آب راوی کی طرف دوڑا حتی کہ بلند ساحل سے وہ پانی کے اندر ایسے گرداب مین جا پڑا کہ پہر اسکو باہر نکلنا نصیب نہ ہوا جو لوگ پیچہے تہے انہون نے دیکہا تو بلبلے اور کیچڑ اوپر کو اوبلتے ہین پس انہون نے اس بات کو جان لیا کہ عظیم الشان مع ہاتھی کے غرق سیلاب فنا کا ہوا اسکے بعد جہان شاہ مذکور کہ اوسکو کچہ استعداد بہی تہی اور دلاور بہی تہا طلبگار اس امر کا ہوا کہ حسب وعدہ ملک و دولت کی تقسیم کر کے ایفا کرو اسپر تکرار و رپیش ہوئی انجام کار باہم اونکے رنجش زیادہ ہو کر جدائی ہو گئی اور محاربہ پر آمادہ ہو گئے۔ بعض امرا نے جہان شاہ کی رفاقت کر کے صفین جنگ وجدال کی آراستہ کین تین روز متواتر دن کو لڑائی اور شب کو حراست رہی چوتہے روز لڑائی کے بعد معز الدین کے سپاہی فوجی گہوڑون کے پشتون سے زین اوتار کر گہوڑونکی گہانس ودانہ کی فکر مین مشغول تہے کہ جہان شاہ نے اپنی فوج لیکر مردانہ حملہ کیا اس صدمہ کے سبب سے معز الدین کے ساتہیونکے قدم ثبات لغزش مین آئے اکثر پراگندہ و پریشان ہوگئے اور معز الدین بہی زنانی عماری مین بیٹہکر ذوالفقار خان کے گہر پہنچا اور جہان شاہ کے لشکر مین نقارے فتح و کامیابی کے بجنے لگے ذوالفقار خان نے یہ حال دیکہکر برق اندازون کو بلاکر ایک ایک مٹہی اشرفیان دین اور یہ کہا کہ آج تمسے مجہکو یہ توقع ہے کہ تم بحیلہ نذر تہنیت کے جہاندار شاہ کے ہاتہی تک پہنچکر ایک شلک بلا تامل کرو اسکے بعد جو مقدر مین ہے ہو کر رہیگا۔ انہون نے حسب الحکم ذوالفقار خان کے کہ اوسوقت جہاندار شاہ کی فوج غارتگری کی طرف متوجہ ہو رہی تہی۔ تین چار سو آدمی جہاندار شاہ تک پہنچ گئے اور اپنی منشا دلی سے خوب کامیاب ہوئے خدا کی قدرت کہ فتح معز الدین کو نصیب ہوئی اوسوقت معز الدین فتح کی خبر سنکر اپنے دولتخانہ

پہلا باب
سلاطین ہند کے بیان مین

سلطان محمود غزنوی کے تشریف فرما ہو کر ترددات شایان اور رفقا نمایان ظہور مین لاکر

مین آیا اور اجلاس شاہی کیا اور لعل کنور سے کہ اسکی معشوقہ تھی صحبت عیش و عشرت کی گرم رکھی اور تمام لشکر نے بھی جابجا آرام پایا اتنے مین رفیع القدر نے اپنے خواجہ سرا کو مبارکباد کیلئے بھیجا یا مگر بادشاہ استراحت مین تھا خواجہ سرای مذکور سے شاہی خواجہ سراؤن نے استہزاً کلمہ و کلام کیا اُسنے جو یہ رنگ دربار کا دیکھا متنبہ ہوکر واپس آیا اور جو جو کہ شاہی خواجہ سراؤن سے سُنا تھا رفیع القدر سے سب عرض کیا رفیع القدر نے کہا کہ ہان نقارہ جنگ کا بجاوین اور خود مسلح ہوکر سوار ہوا ذوالفقار خان نے اس بات سے واقف ہوتے ہی بادشاہ کو عین حالت خمار مین آشفتہ سر اور دستار سے ہاتھی پر سوار کروا کر میدان مین لایا اور آپ مقابل رفیع القدر کے کھڑا ہوا رفیع القدر اس اپنی تھوڑی فوج سے نہایت دلاوری کے ساتھ اس جم غفیر پر آگرا اور کمال جوانمردی کی داد دی حتی کہ جب اُسکے رفیق مقتول و مجروح ہوگئے اُسوقت خود تنہا سپر و شمشیر لیکر دلیرانہ ہاتھی پر سے کود کر خوب لڑا اور انجام کار شربت ناگوار مرگ کا کمال گوارائی کے ساتھ نوش جان کیا اور معزالدین اپنی یاوری تقدیر سے فتح و فیروزی کے ساتھ لاہور سے روانہ ہوکر پنجشنبہ کے روز اٹھارہوین دوپہر سے پہلے دارالخلافت شاہجہان آباد کے قلعہ مین رونق افروز ہوا۔ اور عظیم الشان کا فرزند اکبر گرفتار ہوکر حضور مین پہنچا اور وہین قتل کیا گیا اور دیگر شہزادے اعظم شاہ اور محمد کام بخش کی اولاد مثل عالی تبار اور محی السنتہ اور محمد فیروز مند کہ فارغ البال اور بجمعی تمام بیٹھے تھے سب کے سب مقید ہوکر جیلخانہ مین پڑے ۔ پس محمد معزالدین جہاندار شاہ ہند اور دکن کا مستقل بادشاہ ہوا اور آصف الدولہ اسدخان بدستور وکیل مطلق رہے اور ذوالفقار خان وزیر اعظم ہوا اسکے علاوہ اور دیگر امرا مراتب عالیہ سے ممتاز و سرفراز ہوئے ۔ واضح ہو کہ معزالدین چند روز کی حکمرانی کے بعد حسب الحکم فرخ سیر عظیم الشان کے فرزند کے کہ جسکا ذکر ابھی شروع ہوتا ہے مع ذوالفقار خان اپنے وزیر کے سترہوین ذی الحجہ کو گرفتار ہوکر وفات پائی

میران سید حسین خنگ سوار کا بیان کہ بعد مین اس گروہ

محمد فرخ سیر کا بیان

محمد فرخ سیر عظیم الشان بادشاہ کا بیٹا ہے جب اسنے سنا کہ میرے باپ کی کشتی عمر کی ڈوبگئی کہ جو عالمگیر بادشاہ کے زمانہ سے اکبر نگر معروف راج محل کا رہنے والا تہا حسین علیخان صوبہ عظیم آباد کے ناظم پاس گیا اور حسین علیخان کمال درجہ کے بہادر اور جوانمرد اور نہایت رتبہ کے شریف امین اور برحق سید صحیح النسب تھے اور انسے اپنے مطلب کی مدد چاہی سید موصوف نے پہلے پہل تو معز الدین کے دبدبہ کا اندیشہ کر کے انکار کیا لیکن جبکہ فرخ سیر کی خوشامد بہت زیادہ دیکہی تو آخیر کو اپنے بڑے بہائی عبد اللہ خان کو کہ وہ الہ آباد کے صوبہ کا ناظم تہا اپنے ارادہ سے خبردار کیا اُسنے اس بات کو بہتر نہ جانکر بطور نصیحت کے منع کیا لیکن جبکہ حسین علیخان کا دل اس بات پر آچکا تہا اور بادشاہت فرخ سیر کے حصہ مین تہی تو بہت سے خط اور پیغامون سے جنہین مشورہ مقصود تہا اپنا ساتہی و متفق بنایا۔ پس اپنے بہائی کو پوشیدہ اپنا شریک حال کر کے تاریخ ... مین فرخ سیر کو بادشاہت کے تخت پر بٹہایا اور مہاجنون سے تسلط کا وعدہ کر کے جسقدر کہ زر ہاتہہ آیا بہم پہنچا کر سامان جنگ کا جیسا کہ ہوسکا فراہم کیا اور نیک ساعت مین مع بادشاہ دست نشان کے الہ آباد کی طرف روانہ ہوا اور وہان عبد اللہ خان نے صوبہ بنگال کا خزانہ جو دار الخلافت شاہجہان آباد جارہا تہا قبل اسکے کہ حسین علیخان الہ آباد پہنچے سب ضبط کیا اوسمین سے کچہ تو اپنے خرچ مین لایا اور باقی بادشاہ اور اپنے چہوٹے بہائی کیلئے رہنے دیا اور الہ آباد کے قلعہ کی توپین جسقدر اپنے لئے ضروری سمجہین کارخانہ مین شریک کین۔ معز الدین کو جب اس معاملہ کی خبر ہوئی تو اوسنے عبد اللہ خان کی جگہہ پر راجی محمد خان کو الہ آباد کا صوبہ دار مقرر کیا پس عبد الغفار خان کرد یعنی راجی محمد خان کی طرف سے نائب ہو کر مع بارہ ہزار سوار و پیدل کے قبل اسکے کہ فرخ سیر اور حسین علیخان الہ آباد پہنچین خود پہنچگیا اور آنے سے پہلے قلعہ

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ہندولی عطاء رسول قدس سرہ کا بیان تولد آنجناب کا دار سجستان اصل سجستان ہے ردم کو دہا سنگ سجستان کہتے ہین عرب اوسکا سنجری ہے اور نشو و نما آپکا دیار خراسان مین ہوا ہے جب والد بزرگوار آپکے مسمی خواجہ غیاث الدین چشتی رحلت فرما ہوئے آپ پندرہ برس کے تہے حسن اتفاق ایک دن آپ مشغول سیر باغ تہے اور پن چکی ملاحظہ کر رہے تہے ناگاہ ایک مجذوب ابراہیم قندزی نام وارد ہوئے خواجہ نے اونہین ایک درخت کے نیچے لا بٹہایا اور خوشہ انگور کا روبرو لا رکہا ابراہیم قندزی نے کنجارہ کو جسکو یہان کہلی کہتے ہین بغل سے نکالا اور دانتون سے چبا کر اپنے ہاتہ سے منہ مین خواجہ کے ڈالدیا بمجرد اسکے نور دل مین خواجہ کے چمکنے لگا اسباب و املاک سب اپنا وقف فقرا کر کے مسافرت اختیار کی بلدہ مین بہ ملازمت خواجہ

کی حراست مناسب سمجھکر آپ باہر نکلگیا۔ لیکن اپنے بہائی سراج الدین علیخان اور نجم الدین علیخان اور سیف الدین علیخان کو مع ابوالحسن خان بخشی کے قریب تیس ہزار سوار اور اسی قدر پیدل ساتھہ کر کے مقابلہ کیلئے روانہ کیا لڑائی کے وقت مدد آلہی سے ایک ہوای تند ایسی چلی کہ مخالفونکی آنکھین خیرہ ہوگئین اور کوئی حریف ورفیق سے نہین پہچانتا تہا اس ہنگامہ مین عبد الغفار خان کا مقتول ہونا مشہور ہوا اور عبد اللہ خان کے بہائیونمین سے سراج الدین علیخان بہی مارا گیا۔ عبد اللہ خان نے اس امر سے اطلاع پاکر فتح کے شادیانے بجوائے اور اسکے بعد جنگ مین مشغول ہوا اس عرصہ مین جبکہ فرخ سیر کے یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ عظیم آباد سے آتا ہے لہذا معز الدین نے اپنے بیٹے اعز الدین کو مع پچاس ہزار سوار کے واسطے ادب دینے عبد اللہ خان اور شہر الہ آباد کے مسخر کرنے کے روانہ کیا۔ اور چین قلیچ خان کو استمالت کر کے شہزادے کے پیچہے بہیجا۔ اعز الدین اکبر آباد سے نکلکر کہجوے ہی تک پہنچا تہا کہ اوسکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرخ سیر اور حسین علیخان عبد اللہ خان سے جا ملے وہ ناتجربہ کار اپنی بزدلی کی وجہ سے وہین مقیم ہوگیا اور واسطے کہودنے خندق اور مورچال باندہنے اور سنگر آراستہ کرنیکا حکم دیا اور عبد اللہ خان نے فرخ سیر کے پہنچنے تک یہ کارروائی کی کہ خود دیوار موضع کے اور مورچال لیکر اخیر دن سے تین پہر رات تک برابر گولہ اندازی کرتا رہا اس سبب سے شہزادہ اور اسکا مدار الہام ہراسان ہوئے جو کچھہ جواہرات واشرفیان ہاتھہ لگین اونکو لیکر شب کی تاریکی مین ہی اپنے لشکر سے نکلگئے صبح ہوتے ہی تمام لوگ یہ خبر سنکر دریای حیرت اور ملال کے اندر غرق ہوئے اور دولت کے امرا اور معتبرین نے اپنے آپ کو مبتلا بلای آوارگی کا کیا۔ فرخ سیر کی فوج یہ بشارت تازہ سنکر دوڑی اور باقی ماندون کا تمام مال واسباب خاطر خواہ لوٹا کہسوٹا جو شخص ایک روز کی قوت پر بہی قادر نہ تہا وہ ذخیرہ اندوز ہوا۔ اور

چین قلیچ خان بہادر کہ پیچھے سے بغرض کمک کے روانہ ہوا تھا اکبر آباد میں آکر شہزادہ کو اس فضیحتی سے پایا پس بہادر موصوف وہیں ٹہیر کر معز الدین کے فرمان کا منتظر رہا اور معز الدین یہ خبر سنکر مایوس ہوا اور آپ خود ذوالفقار خان کو ساتھہ لیکر بارہویں ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری میں بارادہ مدافعت فرخ سیر کے شاہجہان آباد سے روانہ ہوا اور ستر اسی ہزار سوار و پیادہ بیشمار لیکر اکبر آباد کی طرف متوجہ ہوا پس جب قصبہ سموگڈہ پر پہنچا تو وہاں فرخ سیر اور سادات کے نشان و خیمے نمودار ہوئے پس دوسرے روز بیانہ کے متصل دریای جمنا کے کنارے پر چودہویں ذیحجہ کو دونوں لشکروں سے مقابلہ ہوا حسین علیخان عین جانبازی کی حالت میں اپنے رفقا پر میدان جنگ تنگ دیکھکر موافق قاعدہ بہادران ہند کے ہاتھی پر سے کود کر تردد استمانہ ظہور میں لایا اور تلوار اور گولے کے ایسے زخم اُٹھائے کہ معرکہ میں بیہوش و بیخبر ہوگیا اور عبد اللہ خان بوجہ ازدہام اور کثرت فوج مخالف کے سخت متردد تہا کہ کیا کرنا چاہیے اور دل سے کہتا تہا کہ نہ معلوم اسکا انجام کیا ہوگا کہ دفعتہ اوسکے رفیقان جان نثار کی ایک جماعت قلیل نے واسطے تقویت کے قریب ہو کر عبد اللہ خان کو ایک بلند مکان پر چڑہایا۔ اسمین معز الدین نے لشکر غنیم کو مغلوب جانکر شادیانے بجانیکا حکم دیا۔ پس عبد اللہ خان نے فرصت پاکر بہیئت مجموعی سے ہاتھیوں پر دوڑکر تیر برسانے شروع کئے اس واقعہ سے ایک طرفہ آشوب ظاہر ہوا معز الدین نے ارادہ کیا کہ اپنے آپ کو مدافعت کے لئے اس طرف پہنچاؤں لیکن اُسکے ہاتھی نے سرکشی کی اور فیلبان کے قبضہ سے باہر ہوگیا عبد اللہ خان کے رفیقوں نے قدم جرأت کا قایم کرکے شمشیر زنی میں سعی بلیغ کی کوکلتاش خان نے یہ حال دیکھکر چاہا کہ کسی طور سے میں معز الدین کے پاس پہنچ جاؤں۔ خان زمان اور چھبیلہ رام کہ آسمان کی شعبدہ بازی کے منتظر تھے قابو پاکر دوڑے اور کوکلتاش خان کا کام تمام کیا اور جب وہ دونوں وہاں سے واپس آ گئے

[illegible]

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی کے حالات میں

پتھورا سے ستیزش ہوا راے مذکور نے فقرا کی تشریف آوری کی سنکر تامل کیا جب برہمن اور تمام ہنود میں گڑبڑی ہوئی اور اصرار کیا خواجہ صاحب سے پیغام کہلا بھیجا کہ آپ کے ہمراہیوں کا تالاب اناساگر اور حوض بل سمندر سے پانی پینا موجب ناخوشی ہماری ہم قوم کا ہے آپ نے سماعت فرماکے تھوڑا سا پانی ابریق میں سے لیا اور درویشوں سے فرمایا جسکو پانی مطلوب ہو اس سے لیوے اور تالاب اناساگر اور حوض بل سمندر سے کام نہ لے حکمت الہی فقیر جسقدر رہا پیتے تھے لیتے تھے وہ پانی چھاگل کا کام ہوتا تھا اور تالاب اناساگر کا اور حوض بل سمندر بالکل خشک ہو گئے بلکہ تمام باوڑیاں ہوکم کنین یہاں تک کہ دودھ عورت کی بھاتیوں میں نرہا فریاد آہ و فغان کی خلائق سے اوٹھی سب العطش العطش الجوع الجوع پکارنے لگے تب آپ سے سب رجوع ہوئے اور

تورضا علیخان توپخانہ کے داروغہ کو بھی مار ڈالا تو اسوقت مین فوج کو بجز گریز کے کچھ ادبن نہ پڑا۔ اور خود معزالدین آخر روز نانی عماری مین جو لعل کنور کی تھی بیٹھکر اکبرآباد کی راہ لی۔ ذوالفقار خان باوجود اس امر کے کہ چار طرف سے دشمنون کا ہجوم تھا مگر پھر بھی پہر رات تک میدان مین قایم رہا۔ فرخ سیر نے نذرین فتح کی لین اور پوچھا کہ ذوالفقار خان کے مقیم ہونیکا کیا سبب ہے۔ اسکے بعد فرخ سیر نے اوس سے پیغام کہلا بھیجا کہ جو شخص سلطنت کا مدعی تھا اُسنے تو گریز کیا اگر تمکو بھی اس بات کا دعوی ہے تو یہ بات جدی ہے اور تمکو نسل عالمگیر کی اطاعت منظور ہے تو معزالدین ہنوا ہم ہوئے۔ ذوالفقار خان یہ بات سُنکر معزالدین اور اعزالدین کی طرف سے مایوس ہوکر نہایت استقلال کے ساتھ اُٹھا اور دوسرے دن دارالخلافت کو روانہ ہوا۔ اور معزالدین کا یہ حال ہوا کہ اکبرآباد مین ایک رات ٹھیرکر داڑھی منڈواکے ہیئت بدلی اور اپنی معشوقہ لعل کنور کو ہمراہ لے شاہجہان آباد کو روانہ ہوا۔ فتح کے بعد جب حسین علیخان کو مجروحون کی لاشون مین سے اُٹھا لائے تو عبداللہ خان نے بھائی کو زندہ اور فرخ سیر کو کامیاب دیکھکر سجدے شکر کے خدا کی درگاہ مین ادا کئے۔ پس فرخ سیر نے لڑائی کے دوسرے دن اپنی کامیابی حاصل کرکے صبح ہوتے ہی دربار عام کا حکم دیا اول چین قلی خان بہادر اور عبدالصمد خان اور محمد امین خان اور علاوہ انکے دیگر سردار توران کے عبداللہ خان کی وساطت سے حاضر ہوئے اور آداب تہنیت سلطنت کی بجالائے پس اپنے گناہونکی معافی حاصل کرکے سرفراز ہوئے اور سید عبداللہ خان کو قطب الملک کے خطاب کے ساتھ مخاطب کرکے ہفت ہزاری کا منصب دیا اور سات ہزار سوار دیکر ممتاز کیا اور مرتبہ وزارت کا عطا فرمایا اور حسین علیخان بہادر کو بھی امام الملک کا خطاب اور منصب ہفت ہزاری اور سات ہزار سوار اور مرتبہ عالی امیر الامرائی بخشی الملک کا ملا۔

قرار پایا کہ ہندو مسلمان تمام
بالاتفاق پانی حوض اور تالاب سے
یا کہ مین آپ نے رحم فرمایا حکم کیا
کہ پانی ابریق کا تالاب مین ڈالدو
بجود اسکے حوض اور تالاب بھر گئے
باوڑیون مین پانی آیا دودو بچہ چلیون
عین اترا اور رات جو درخت کے
پہنچے بیٹھے تھے دشمن بیکے تھے
طاقت برخاست کی اور زمین ہلگئی
ان نے تیمورا کی بیگمو کو منع کیا کہ زنہار
ان فقیرون سے گستاخی نکرو ورنہ دولت
اور روپیہ برباد ہوکے سلطنت چھٹ
جائیگی راے ہزکو بھی متامل تھا مگر تحقیق
سے بیٹھے کسی کی چارہ کار اس امر کا بھی پامال
ہوگی کہ وہ ایک کافر متعصب اور
ساحر سراپا ریاض مرشد دیکھتا درخواست
کی وہ سعی کرتا رہا منتر پڑھتا رہا لیکن جب
سحر اوسکا کچھ کارگر نہوا اور اللہ تعالی
نے سب طرح سے خواجہ صاحب کو امداد

سلطان شمس الدین التمش

علیہ و یا قائل ہوا اور شرف اسلام سے
پایا آپ پر رونق افروز شہر مین ہوے
پتھورا سے پتھورا کا یہ حال ہوا کہ جوکوئی
آگے اور سکے آتا ہی کرتا تھا کیطرح
اس شہر سے جا رہیگے خواجہ نے پیشگی
فرمایا کہ مین راجہ پتھورا کو زندہ چھوڑونگا
بعد چندے سلطان شہاب الدین غوری
آیا اور راجہ پتھورا کو شکست دیکر
اسیر کرلیا سلطنت ہندکی تمام تصرف
اہل اسلام کے آئی خواجہ صاحب
مین اہل اسلام اجمیر مین وطن اختیار کیا
نے بعد چندے دو بیبیان ایک مسمات
عصمت بنت سید وجیہ الدین عم
میران سید حسین خنگ سوار اور دوسری
مسماۃ بی بی امۃ اللہ کو کہ راجہ کی بیٹی تھی
نکاح مین آئین خواجہ صاحب کی اولاد ان دو بیبیون
سے ہوئی اور اس دیار مین رہی گو دو مرید
دیکھکر دیار مین قدم جمایا۔ بیچ بی بی کے
بطن سے فرزند ہوئے ایک شیخ ابوسعید

محمد امین خان بخشی دوم مقرر ہوئے اور اُنکا منصب ہزاری اور ہزار سوار اور اعتماد الدولہ خطاب پایا - اور چین قلیچ خان بہادر کہ وہ پنجہزاری تہے ہفت ہزاری ہوئے اور نظام الملک اونکا خطاب ہوا اور دکن مین داؤد خان کی جگہہ پر جو ذوالفقار خان کا نائب تہا صوبہ داری ملی - اور جب آصف الدولہ اسد خان اور ذوالفقار خان بہادر بارہ کے پل پر پہنچکر میر جملہ کے استصواب سے کہ اسکا نام عبد اللہ اور خطاب خانخانان تہا اور وہ فرخ سیر کے مزاج مین پوری مداخلت رکہتا تہا فرخ سیر کی ملازمت اختیار کی اول ذوالفقار خان کو قتل کا حکم ہوا اور اسی دن کہ سولہوین محرم کی تہی معز الدین کو بہی کہ جو شاہجہان آباد کے قلعہ مین پوشیدہ تہا مار ڈالا کر اوسکا سر نیزہ پر چڑہایا اور اوسکی لاش کو فرخ سیر کے حکم کے موافق ہاتہی پر ڈالا اور ذوالفقار خان کی لاش کو اوسی ہاتہی کی دم سے باندہے ہوئے اور ہاتہی کے پیچہے پالکی مین اسد خان بٹہیکر تمام شہر کی گلیون مین پہرایا جب ان دونون لاشونکی تشہیر خوب ہو گئی تو اون دونون کو شہر پناہ کے دروازہ مین لٹکا دیا - اور اسد خان کو پالکی کے سوا مع زنانہ صرف جسم کے کپڑون سے خانجہان بہادر کی حویلی مین بند کیا اور تمام مال و اسباب اونکا سرکار مین ضبط ہوا اور راجہ سبہا چند کہ جو ذوالفقار خان کا دیوان تہا اسکی جیبہ کاٹ ڈالی گئی مشہور ہے کہ ذوالفقار خان امیر الامرا معز الدین کی شکست کے بعد فرخ سیر کی ملاقات کا خواہشمند نہ تہا بلکہ اتفاق وقت سے معز الدین یا دوسرے شہزادے سے ارادہ جنگ کا رکہتا تہا لیکن اپنے باپ کے کہنے سے مجبوراً ملازمت اختیار کی - کہتے ہین کہ وہ میر جملہ کی بدنہادی اور فرخ سیر کی ناقدردانی سے مارا گیا جبکہ باعث اُسکی ملازمت کا اسد خان تہا اور اوسکا اصلی نام ابراہیم خان ہے ذوالفقار خان کے مقتول ہونیکی تاریخ کہ نام اُسکا اسمعیل خان تہا یہ موزون کی ہے ؎ ہاتفِ شام غریبان با دو چشم خون فشان ✤ گفت ابراہیم اسمعیل را قربان نمود ✤ اور اسد خان نے چورانوے برس کی عمر مین فرخ سیر کے جلوس کے چہٹے سال وفات

اور دوسرے شیخ فخر الدین تیسرے شیخ حسام الدین اور دوسری بی بی ... کسی سیدی گیسو دراز نقل ہے کہ ... ایک روز خواجہ ... نے فرمایا کہ بعد چند روز کے میں عالم بقا کا مسافر ہونگا ... شیخ علی سنجری کو حکم ہوا کہ فرمان لکہین تا قطب الدین بختیار کاکی ... دہلی کو جاوین ... بعدہ ... قطب الدین ... اور ایک کلاہ ... مصلا اور ایک کلام اللہ اور نعلین مبارک ... شیخ عثمان ہارونی کا ... کہا یہ امانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ... ہم کو پہنچی تہی ... تمہین دی جو خرقہ ... بختیار ... اور ارشاد کیا ... اور دوا ... اور مردانہ ... قطب الدین روانہ ... کہا ... رجب ... پہنچے ... روز بعد

سلطنت شمس الدین التمش

... کی کہ خواجہ معین الدین چشتی ... ہجری مین خراسان ... چہٹی رجب کو سن چہ سو تیس ... تاریخ آن حضرت کی کسی نے کہی ... عالم قدس کو ہوئے ... مصرع جسکو اولیا رعالم بود ... شریعت بقول اصح ایکسو سات برس ... بعض زیادہ بہی کہتے ہین ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ... قدس سرہ کا بیان - حضرت خواجہ قطب الدین کو بختیار اسواسطے کہتے ہین کہ اولاد سے خواجہ حبیب احمد ... بختیار کے ہین کہ والدہ موصوف کو ایک مرد شیرازی کے خواجہ ... کیا تہا جبکہ قدم مبارک ... گر اس مرد شیرازی کے دولت اور فرزند زیادہ ہوئے اور نام ... بختیار رکہا ... کے مقابل کیا ... قصبہ اوش ... متعارف بعد ... اسحاق ...

باقی۔ واضح ہو کہ فرخ سیر کے عہد حکومت مین ایسی ناحق و بیجا سیاست تھی کہ لوگ جس وقت اُسکے دربار مین آنیکا ارادہ کرتے تھے تو اپنے اہل و عیال سے رخصت ہو لیتے تھے اور جب اپنے مکانون کو بخیر و عافیت پہنچ لیتے تھے تو اوسکے شکریہ مین فقراء اور مساکین پر نذرین اور صدقے تصدق کیا کرتے تھے حسین علیخان اوسکے جلوس کے پہلے ہی سال راجہ اجیت سنگہ راٹھور کی تنبیہ کیلئے روانہ ہوا اور وہ ایسا بدکردار تھا کہ اوسنے عالمگیر کے آخری عہد حکومت سے جودھپور مین نہایت بدافعالیان کین بلکہ مسجدونکی تخریب اور بتخانونکی تعمیر کی تھی پس راجہ مذکور نے امیر الامرا کی ہیبت کا اندیشہ کرکے اپنی لڑکی فرخ سیر کے نکاح مین دینی قبول کی لہذا اس سبب سے پناہ پائی اور ماہ ذیحجہ ۱۱۲۷ھ ہجری مین شادی ہوئی مورخین بیان کرتے ہین کہ دکن کے ہندو ایت دار عہد راجاؤن اور سلاطین اور سلاطین اسلام سے کسی زمانہ مین اس تکلف سے کوئی عروس ورود نہ ہوا تھا جب بادشاہ نے پنجشنبہ کے دن ۲۲ ذیحجہ کو امیر الامرا اوسکے گھر جاکر کہ وہین عروس کا مکان مقرر ہوا تھا عقد کیا ہے اور عروس کو نقارے و باجونکے غلغلہ مین دولتسرای کو لے آیا۔ جلوس کے پانچوین سال بندا نامی سکھ نے کہ جو اپنے آپ کو اوس قوم کا رئیس قرار دیکر مسلمانونکی ایذا رسانی مین نہایت بیباک تھا حسب الحکم بادشاہ کے عبد الصمد خان دلیر جنگ کشمیر کے صوبہ دار نے قصبہ گورداس پور مین سے اُسکو مع اُسکے ساتھیون کے گرفتار کرکے حضور مین روانہ کیا بندا بعد حاضر ہونیکے مع اپنے لڑکے کے مقید ہوا اور اُسکے مددگارون کے متعلق یہ ارشاد ہوا کہ اس گروہ مین سے سو آدمی روزانہ کوتوالی کے چبوترہ پر مارے جایا کرین جبکہ یہ سب لوگ حسب الحکم شاہی اپنی سزای اعمال کو پہنچکر مارے گئے تو اُسکے بعد بندا کے بیٹے کو اُسیکے ہاتھ سے اُسکے زانو پر ذبح کروایا اُسکے بعد لوہے کے انبورونکو گرم کرواکے اُسکے گوشت کے بھی ٹکڑے کٹوا کر داخل جہنم کیا۔ واضح ہو کہ میر جملہ شروع جلوس سے بہت

خواجہ قطب الدین ابن سید احمد الدین ابن خواجہ کمال الدین ابن خواجہ محمد ابن خواجہ احمد ابن خواجہ اسحاق اوشی بختیار تا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ۔ آپ مادرزاد ولی ہین لکہا ہے کہ ایام حمل مین آدہی رات کو تہجد کی نماز کے وقت والدہ کے شکم مین جنبش کرتے تھے آواز نماز کی آتی ہوتی والدہ کو آپکی

[illegible]

نصف شب ... روایت مین ... تاریخ ربیع الاول ... ہجری مین ... ایک نور تھا ... حضوری مین ... آپ چار برس چار مہینے کے ہوئے ... خواجہ معین الدین چشتی ... قاضی حمید الدین ناگوری ... قاضی صاحب ... قطب الدین ...

مصاحب تہا دوبارہ عام دربار مین اسکی عزت افزائی کیلئے ارشاد ہوا تہا کہ میر جملہ کی زبان وو تخط میرے ہی دستخط وزبان ہین اسکی غمازی کے سبب سے بادشاہ کا دل سادات کی طرف سے بدظن تہا اور ہمیشہ اونکے استیصال کیلئے مختلف تمہیدین درپیش ہوتی تہین حسد وکینہ ان باتون سے بادشاہ کا زیادہ ہوتا تہا چنانچہ داؤد خان پنی کا بہی جو احمد آباد کا صوبہ تہا حسین علیخان کے ہاتہہ سے مارا جانا اسی قبیلہ سے ہے۔ یعنی جبکہ کل دکن کی صوبہ داری امیر الامراء کیلئے مقرر ہوئی تو بادشاہ کا حکم ہوا کہ نظام الملک بہادر ملک دکن یعنے برہانپور سے حضور مین آوین اور داؤد خان شہر مذکور کو جاکر امیر الامراء کا انتظار کرین اونکے آنیکے بعد جیسا وہ دیکہین تعمیل کرین۔ اور خفیہ یہ حکم محکم ہوا کہ سامان جنگ کا تیار کرو تاکہ حسین علیخان آتے ہی سعی بلیغ کرکے اُسکا کام اس طرح پر انجام دین۔ کہ یہ عقدہ منکشف نہ ہووے تو اسکے صلہ مین تمام دکن کے صوبونکی نظامت تمکو عنایت ہوگی۔ سادات کا اقبال ہنوز زوال پذیر نہ ہوا تہا اگرچہ خان مذکور نے جنگ کرنے مین قصور نہ کیا اور میدان کارزار مین کمال مردانگی سے پیش آیا لیکن معاملہ اوسکے بالعکس ہوا اور فتح حسین علیخان کو ہوئی اور افغان داؤد خان مارا گیا جب داؤد خان کے مارے جانیکی خبر دربار مین آئی تو بادشاہ کے چہرہ سے آثار رنج وملال کے نمایان ہوئے اور عبد اللہ خان کی طرف دیکہکر فرمایا کہ ایسا نامی کردار اور صاحب جرأت واقتدار مارا گیا بُرا ہوا عبد اللہ خان نے جواب مین عرض کیا کہ اگر بندہ کا بہائی اس پٹہان کے ہاتہہ سے مارا جاتا تو شاید حضور کی مرضی کے موافق ہوتا پس رفتہ رفتہ وزیر وبادشاہ کے باہم مناقشہ کا طول ہوگیا یہانتک کہ ایک مرتبہ فرخ سیر کی مان قطب الملک کے گہر آکر باعث صفائی کا ہوئی بلکہ خود بادشاہ نے بہی تصفیہ کیلئے قدم رنجہ فرمایا لیکن سلسلہ موقوفی اور بحالی اور تغیر وتبدل امور سلطنت مین بدست عبد اللہ خان باقی رہا جو امر بادشاہ کرتے تہے

وزیر کونا منظور ہوتا تہا اور جو بات کہ وزیر چاہتا تہا بادشاہ کے ناپسند خاطر ہوتی تہی دونون مین سے ہر ایک اپنا کبر اعتبار جانکر دوسرے کی ضد کرتا تہا اور یہ بہی مشہور ہے کہ ایک خوف دو طرف ہوتا ہے حفاظت کیلئے کبہی کبہی نگہداشت بہی ہوتی تہی اکثر اوقات دربار کی آمدرفت موقوف رہتی تہی بارہا شہر کے بدمعاش متوحش افواہ خلقت مین مشہور کرتے تہے ایک مدت تک معاملہ کی صورت اسی حالت پر رہی اور جب حسین علیخان دکن کے سفر سے واپس آیا تو عبد اللہ خان نے اپنا بندوبست اندر و باہر قلعہ کے کرکے ایک روز آبیٹہا اور اپنی خدمتون کے قبول ہونیکا اظہار کیا اور داؤد خان کو جو حکم حسین علیخان کے دخل نہ دینے مین ہوا تہا وہ اپنے سامنے لا رکہا۔ فرخ سیر نے چاہا کہ وعدہ کرکے بالفعل اس امر کو ٹالدے لیکن یہ نہو سکا بلکہ نہایت سخت و سست کلمات درپیش آئے اسوقت بادشاہ کے مصاحبون مین سے اعتقاد خان حاضر تہا ابلہ فریبی کی باتون سے آمادہ کیا کہ صلاح کرے لیکن قطب الملک نے اوسکو غلط گالیان دین اور اپنے سامنے سے اٹہوا دیا اور بادشاہ بہی محل مین تشریف لیگئے وہ روز تو یون گذرا پہر جب رات ہوئی قطب الملک قلعہ کے اندر رہا اور بادشاہ کے ہوا خواہ تمام شب بیٹہے رہے۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ اوس رات تمام شہر مین ایک زلزلہ عجیب اور غلغلہ غریب تہا کہ کوئی نہین جانتا تہا کہ نہ معلوم صبح کو کیا ہوگا۔ خیر جب آفتاب برآمد ہوا اور روز روشن ہوا قطب الملک اور مہاراج جیت سنگہ نے ارادہ کیا کہ کسی طرح فرخ سیر محل سے برآمد ہو تا انفصال جواب و سوال اوسکو قابو مین کرکے کسی جگہ اوسکو بند کرین تاکہ یہ فتنہ فرو ہو جب اسکی تدبیر وقوع مین نہ آئی۔ اور اس عرصہ مین باہر قطب الملک کے مقتول ہونیکی جھوٹی خبر عوام کی زبان پر جاری ہوئی پس بازاری لوگون کا شور و شغب ظاہر ہوا شہدون نے لوٹ کیلئے دکانون پر دست درازی کی امرا و آل کار حالات سے بیخبر

فرخ سیر کی کمک کیلئے اپنے گہرون سے نکلے ہرچند کہ نظام الملک بہادر اور صمصام الدولہ کہ وہ حسب مقتضای دور اندیشی کے خانہ نشین تہے لیکن ایک شخص صمصام الدولہ کے دوستون مین سے کہ وہ کمل پوش مشہور تہے اپنے مکان کو خالی دیکہکر اثنای راہ مین مرہٹے حائل ہوئے جو ملک دکن سے حسین علیخان کے ہمراہ آئے تہے اور بنار مار کی پڑی مرہٹے چونکہ شہر کی لڑائی سے بالکل ناواقف تہے قریب ڈیڑہ ہزار سوار کے مع سردار سنتا کے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے جو تلوار کے لقمہ سے باقی رہگئے وہ بہاگ کر اپنے لشکر مین جو شہر کے باہر مقیم تہا جا ملے مورخین بیان کرتے ہین کہ بہت ساز نمدزین اور اونکی خرجیون سے لٹیرون کے ہاتہہ آیا پس جبکہ خبر قطب الدین کے مارے جانیکی غلط نکلی اور اونکی حیات متحقق ہوئی پس امیر الامرا کے حسب الحکم چاندنی چوک مین دلاور امیر معز کے رفیقون غلام ساداتخان نے فرخ سیر کے خسر اور غازی الدینخان کو سنہ المخاطب عالیجنگ سے مقابل ہوکر مقاتلہ شروع کیا اول ہی حملہ مین ضرب بان سے غازی الدینخان کا ہاتہی سوگردان ہوا اور اوسکے ہمراہی بہاگ گئے اور ساداتخان نے مع اپنے بیٹے کے زخمی ہوکر گریز اختیار کیا اوسوقت بازار گیرودار کا گرم تہا کہ حسین علیخان نے عبد اللہ خان سے کہا کہ اژدہام کثرت سے ہوگیا ہے قریب ہے کہ فتنہ عظیم برپا ہو توقف بالکل مناسب نہین اس معاملہ کا جلد تصفیہ کرنا چاہیے فرخ سیر نے برآمد ہونے مین تاخیر کی پس نجم الدینخان مجبور ہوکر اپنے فدائیون کو مثل افغان وجیلون کے ہمراہ لیکر حرم سرای مین آیا اور دروازہ پر پہنچکر لونڈیون کو (جشنین اور ترکنیان اور کرجیہ) غرض جو اوسوقت دروازہ پر موجود تہین اونکو ہٹا کر جستجو کرنا شروع کیا بعد ازان فرخ سیر کو کمال بیحرمتی کے ساتہہ عورتونکے گروہ مین سے باہر لاکر ترپولیہ پر کہ جو قلعہ کے اندر ایک جای تنگ وتاریک تہی قید کیا اور فوراً رفیع الدرجات ابن رفیع القدر کو تخت سلطنت پر بٹہا کر آواز شادیانونکی اور صدا امن وامان کی بتنظیرین سعر کہ رسیدہ کے کان مین پہنچائی پس بیداری فتنہ کو

مغرور ہوئے اور محبوب ارشاد اوسوقت کی خبر نہ رہی کہ آنحضرت جب حالت استغراق آن حضرت نے کسی کو بہیجا کہ پوچہو وقت نماز کا آتا معلوم ہوا تب خبر دار ہوتے اور ادا کرتے اور پہر دریائے عشق مین مستغرق ہو جاتے پانچ روز تک یہی حالت رہی امام حسین رضی اللہ عنہ کی اس سماع سے ایسی حالت ہوئی کہ دونون آنکہون سے خون روان ہوا اور بعد اوسکے یہ نوبت پہونچی

[illegible]

کہ ہر بن موسے لہو بہنے لگا ایک شبانہ روز یہ حال رہا بعد اوسکے جب افاقہ ہوا فرمایا کہ اب وقت وداع کا ہے چند روز کا مہمان ہون اور مجکو رخصت کیا کہ تم قصبہ ہانسی مین جا رہو غالبا فراق یعنی وصال پس دو مہینے چند روز تک اس حالت مین دم واپسین کو پہونچا اور بار ہوین تاریخ ربیع الاول کی ... حضرت خواجہ عالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خواجہ زادہ معین الدین چشتی کے مکان پر مجلس سماع کی تہی اور قوال یہ بیت گا رہے تہے آستانہ آستان کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جان دیگر است دیگر است شیخ استغراق مین تہے اپنی خبر نہ تہی چاہا کہ ایک آہ کہینچ قاضی حمید الدین ناگوری نے روکا پکڑ لیا اور کہا جہان کو جلایا چاہتے ہو تقرات خون کے ہر بن موسے نکل آئے دو دن بعد سر مبارک ...

قدرے سکون ہوا اس سانحہ کی تاریخ ارباب دانش نے یون بیان کی ہے فَاعْتَبِرُوا اُولِی الْاَبْصَارِ معلوم کرو کہ یہ آیۂ کریمہ بعینہ ہے اسلئے کہ اسمین حرف ندا مذکور ہے اور بیان محذوف ہے تمام اصحاب سیر نے آیۂ کریمہ کو مادہ تاریخ کا شمار کیا ہے چونکہ عدد برابر نہین لہذا خطا ہے اور فرخ سیر کے سبب موت مین اختلاف ہے بعض کا یہ قول ہے کہ اسی جیلخانہ مین چند روز کے بعد اپنا سر دیوار سے ٹکرا کر راہی عالم آخرت کا ہوا اور بعض یون روایت کرتے ہین کہ اوسکو تین مرتبہ زہر دیا گیا دو مرتبہ تو اوسکا کچھہ اثر نہ ہوا جب تیسری مرتبہ اوسکا اثر ہوا تکلیف کے سبب سے نزاع کی حالت مین تقبیح کلمے اون دونون بھائیون کے حق مین بلکہ خدا ہی تعالے کی جناب مین کلمات نامناسب زبان پر لایا امیر الامرا اور قطب الملک نے یہ خبر سنکر حکم دیا کہ تسمہ کھینچکر بہت جلد اوس سے فارغ ہو جاؤ منقول ہے کہ تسمہ کھینچتے وقت بھی اس مظلوم کے ہاتھہ پاؤن ضرب چوب سے خوب نرم ہوئے غرض کہ اوس سادہ لوح نے اس جہان فانی سے نہایت ناکامیابی اور حسرت کے ساتھہ رحلت کی اسکی مدت سلطنت ۶ سال اور تین ماہ سے کچھہ زیادہ ہے ؛

رفیع الدرجات کا بیان

ابو البرکات شمس الدین محمد رفیع الدرجات رفیع القدر کا چھوٹا بیٹا اور بہادر شاہ کا پوتا ہے کہ وہ چند مدت سے گوشۂ محبوس کا عزلت نشین تھا پندرہ[۱۵] برس کی عمر مین جبکہ اوسکی تقدیر نے یاوری کی فرخ سیر کے گرفتار ہو نیکے بعد کہ شہر مین ہنوز ایک ہنگامہ شور و غل کا برپا تھا بہت جلد سادات نے اسکو قید سے نکال کر حمام اور تبدیل لباس کرایا اور علاوہ اسکے اور بھی زینت وغیرہ کی اسکے بعد ایک ہار موتیون کا گلے مین ڈالکر چہار شنبہ کے روز نوین ربیع الثانی ۱۱۳۱ ہجری مین سوا پہر دن چڑھے تخت شاہی پر بٹھایا اور ساتھ ہی شادیانونکی آواز شاہی نقارخانہ سے بلند ہوئی اور بجای فتنہ و پریشانی کے تسلی و اطمینان ہوگیا اسکے بعد یہ تجویز ہوئی کہ

قطب الملک اپنے ساتھیون سمیت قلعہ مین ٹھیرے اور معتمد قطب الملک کے جابجا قلعہ کے اندر اور دروازون پر دیوان خاص اور عام مقرر ہوئے۔ اور امراؤ اور ارکین سلطنت کے سادات کی حسب مرضی تبدیلیان ہوئین اور اعتقاد خان کہ جو فرخ سیر کا ہم جلیس تھا نہایت ذلت و خواری کے ساتھہ قید کیا گیا اور اوسکا تمام مال و اسباب ضبط ہوا جب سیدون کو خوب دلجمعی ہو گئی اور اُنکو سلطنت پر پورا پورا تسلط ہو گیا تو بادشاہی خزانوںمین سے نقدی اور جواہرات اور اسباب اور ہاتھی گھوڑے جو کچھہ مزاج مین اون دونون بھائیون کے آیا تقسیم کر لیے بلکہ قطب الملک نے کہ اُسکے مزاج مین عورتونکی طرف میلان تھا اوسنے بادشاہی حرم سرا کی کنیزکون کو اپنے قبضہ مین لے آیا اسلئے کہ وہ لونڈیان حسن و جمال مین بینظیر تھین۔ چونکہ تخت نشینی کے وقت شہزادہ موصوف کو سل کا عارضہ تھا اسلئے زیادہ زندگی نہ پائی بلکہ تین مہینہ کئی دن کی مدت مین ہفتہ کے روز ۱۲ رجب کو وفات پائی اوسکی مدت سلطنت کا اندازہ نہین معلوم +

رفیع الدولہ کا بیان

رفیع الدولہ ابن رفیع القدر برادر رفیع الدرجات کو اوسکی وفات کے بعد عبد اللہ خان اور حسین علیخان نے اسکو بادشاہ بنایا اسلئے کہ یہ دونون سلطنت کے مدار المہام تھے۔ اسکے بعد امورات مالی اور ملکی مین مصروف ہوئے انہین ایام مین کہ رفیع الدولہ نے تخت شاہی پر جلوس کیا نیکو سیر محمد اکبر بن عالمگیر کے چھوٹے بیٹے نے جو اکبر آباد مین مقید تھا یہ خبر سنکر اپنی خام خیالی سے اپنی جگہہ تخت سلطنت پر جلوس کر کے رفیع الدولہ پر خروج کیا امیر الامرا اور قطب الملک رفیع الدولہ کو اپنے ہمراہ لیکر وہان آئے اور ساتوین رمضان سنہ رواں مین اسے گرفتار کر کے از سر نو قید کیا پس اس قلیل عرصہ مین رفیع الدولہ کو دستون کا مرض لاحق ہوا۔ ہر چند سادات نے اوسکی دوا دارو مین بلیغ کوشش کی لیکن اجل مقررہ پہنچ چکی تھی کچھہ فائدہ نہ ہوا انجام کا

بیماری نے وہ ترقی پکڑی کہ آثار ردیہ ظاہر ہوئے پس اوسوقت قطب الدین اور امیر الامرا اوسکی زندگی سے مایوس ہوکر شوال کے آخرین اپنے بہائی نجم الدینخان کو روشن اختر بہادر شاہ کے بیٹے کے بلانیکو روانہ کیا اوسوقت اُسکا اٹھارہ سال کا سن تہا اور وہ معز الدین کے زمانہ سے مع اپنی والدہ کے سلیم گڈہ کے قلعہ مین اوقات بسری کر رہا تہا۔ واضح ہو کہ قبل اس امر کے کہ روشن اختر دار الخلافہ اکبر آباد مین پہنچے بلکہ شاہجہان آباد سے نکلے رفیع الدولہ اجل موعود کا بغلگیر ہو گیا تہا پس شہزادہ مذکور کے آنے تک آٹھ دس روز رفیع الدولہ کی موت کو پوشیدہ رکہا جب شہزادہ مدعو دار السلطنت مین پہنچا۔ تو اُسی وقت متوفی مذکور کے جنازہ کو نکالکر خواجہ قطب الدین کے جوار مین بہائی کے برابر دفن کیا۔ معلوم کرنا چاہیے محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال سے روشن اختر محمد شاہ خجستہ اختر کے بیٹے بہادر شاہ کے پوتے تک ایام سلطنت جملہ حکام مذکور الصدر کے تیرہ روز کم تیرہ سال ہین ؛

روشن اختر محمد شاہ کا بیان

روشن اختر خلف خجستہ اختر ولد بہادر شاہ ابن عالمگیر پندرہوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری مین ہفتہ کے دن چار گہڑی دن چڑہے زمانہ مسعود اور طالع محمود مین بادشاہی ہند کا تخت نشین ہوا اور اپنا لقب ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ رکہا اسکے بعد یہ بات مقرر ہوئی کہ زمانہ ابتداء سال سلطنت کا عزل سے فرخ سیر کے لکہا جائے لیکن اون آٹھ سات مہینہ کا اعتبار نہ کیا جائے جنمین رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ نے سلطنت کی ہے اور نیکو سیر نے خروج کیا ہے اور پندرہ ہزار روپے ماہواری نواب قدسیہ بیگم یعنی والدہ ماجدہ کیلئے مقرر کئے جبکہ اس بادشاہ کی تخت نشینی عبد اللہ خان اور حسین علیخان کے اختیار سے ہوئی تہی چنانچہ تذکرات ماسبق سے ظاہر ہے۔ پس عہدہ دار اور فیلبانان

اور خاص سواری کے لوگ اور باورچی اور رکابدار و فراش وغیرہ غرض عبد الله خان تمام نوکر چاکر بادشاہ کے ہر کام پر مستعد ہوئے اور بادشاہ کی آتالیقی اور تمام خدمتیں حضوری اور دیوان عام و خاص کا اختیار سیدون نے ہمت خان کے سپرد کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ سلطان محمد شاہ اپنی ہوشیاری کے سبب سے کوئی کام بلا رضامندی اپنے آتالیق کے عمل مین نہ لایا اور ہمیشہ اُسکے ساتھ سلوک و مدارات سے پیش آتا رہا اور سادات کے معتمد لوگ ہمیشہ بادشاہ کے اردگرد بیٹھے رہتے تھے کبھی کبھی اس امر کا بھی اتفاق ہوتا تہا کہ مہینہ دو مہینہ کے لئے سلطان کو کوس دو کوس سیر اور شکار و باغ کے تماشہ کو لیجایا کرتے تھے اوسکے بعد واپس لاکر دولتخانہ مین پہنچا دیتے تھے۔ اور بادشاہ معاملات کے حل و عقد اور امورات مالی و ملکی سے کچھ علاقہ نرکھتے تھے اور نیز بادشاہ کو سرکشون کی تنبیہ اور عاملین و حکام کی بحالی و موقوفی سے مطلق العنانی تہی اور قطب الملک امیر الامرا مختار تھے جو چاہتے کرتے پس کچھ کم دو برس کے عرصہ مین جب سادات کے اقبال کا ستارہ اوج سے پستی کی طرف مائل ہوا نظام الملک بہادر اور امیر الامرا اور قطب الملک کے باہم سر دست ناموافقت پیدا ہوئی جسکا یہ انجام ہوا کہ نظام الملک بہادر اپنی نیک نیتی سے کامیاب اور منصور ہوا اور امیر الامرا اور قطب الملک مغلوب و مجبور ہوئے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ نظام الملک بہادر نے رفیع الدرجات کے عہد مین جنگ کے مفتوح ہونیکے وقت ملک مالوہ کی صوبہ داری عنایت کی تہی باوجودیکہ نظام الملک بہادر کو اوسوقت باعتبار اوضاع اور اطوار زمانہ کے یہ بات منظور نہ تہی لیکن انکار بہی نامناسب تہا۔ اسلئے حسب الارشاد بادشاہ کے اس نواح کو کہ فتنہ و فساد کے خس و خاشاک سے پُر تہا پاک و صاف کرکے اقامت گزین ہوا اور اس سے پہلے فرخ سیر کے زمانہ حکومت مین جبکہ حسین علیخان نے ملک دکن سے مراجعت کی تہی تو مرحمت خان نامی دور کا قلعہ آکے واسطے ملاقات کے نہین آیا تہا لہذا یہ ملال اُنکے دلمین باقی تہا اس وقت چاہا کہ اوسکا بدلا لون پس قلعہ ارندگو

کوبدلکر خواجم قلی خان تورانی کو اوسکے کام پر مقرر کرکے روانہ کیا رحمت خان نے انقلاب سلطنت اور گردش زمانہ کی دیکھکر قلعہ کے تجویز کرنے مین کچھہ دیر کی تو خواجم قلی خان نے واسطے اطلاع کے عرضی مین چند کلمات اوسکی شکایت کے لکھکر روانہ کی امیر الامرا نے اس عرضی کے دیکھتے ہی رحمت خان کے وکیل کو چشم نمائی کی اور نظام الملک بہادر کو یہہ لکھا کہ سرکار کی جانب سے نان دور کا قلعہ خواجم قلی خان کو عنایت ہوا ہے لیکن رحمت خان کو اوسکے خالی کرنیمین کچھہ تامل ہے پس اگر آپ اس امر کا ارادہ کرین اور یہ مقدمہ فیصل ہوجائے تو نہایت مناسب ہے نظام الملک بہادر نے رحمت خانکو فہمایش کی اور اوسکے قبضہ سے قلعہ نکلوا کر خواجم قلیخانکے سپرد کیا لیکن امیر الامرا کی ناخوشی کے سبب سے رحمت خان کا ارادہ حضور مین حاضر ہونے کا نہ تھا اور نظام الملک بہادر خان موصوف کی نجابت خاندانی اور اوسکی دلاوری اور ہوشیاری سے کمال واقفیت رکھتا تھا لہذا نظام الملک بہادر نے اوسکو بلا کر نہایت اعزاز و اکرام سے اپنے پاس رکھا اوسکے بعد ایک اور فرمان نظام الملک بہادر کے نام سے قلعہ رام کنڈ متعلقہ صوبہ مالوہ کے مقدمہ مین جو چہتر سال سے فساد پیشہ زمیندار کے قبضہ مین تھا صادر ہوا لہذا نظام الملک بہادر نے رحمت خان کو تمام فوج کا سردار بنا کر روانہ کیا رحمت خان نے وہان جا کر نہایت سعی بلیغ کے ساتھہ اوس قلعہ کو مسخر کیا باوجود اس حسن خدمت کے اوسکا قصور معاف نہ ہوا لہذا نظام الملک بہادر نے اپنی عنایات بزرگانہ سے صوبہ مالوہ کا بندوبست رحمت خان کو مرحمت کیا مشار الیہ نے نہایت حسن انتظامی سے عمل درآمد کیا اور چندیری کے کئی موضعون پر کہ جو مفسدین کا مسکن و ماوا تھا عملہ کیا پس یہ حقیقت بذریعہ اخبار کے جب عبد اللہ خان کو پہونچی تو اوسکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا اسلئے ان ایام مین نظام الملک بہادر اور رحمت خان کے پاس حاجت سے زیادہ فوج جمع ہوگئی تھی اور کثرت سپاہ کا یہ سبب مشہور ہے کہ اعتماد الدولہ بہادر کا کچھہ اشارہ تھا جسکی وجہ سے بادشاہ کبھی کبھی ترکی زبان مین گفتگو کیا کرتا تھا

اس عرصہ مین حسین علیخان نے نظام الملک بہادر کو بدین مضمون ایک خط تحریر کیا کہ ہمارا انشاء یہ ہے کہ دکن کے صوبجات کے بندوبست کے واسطے اگر صوبہ مالوہ مین رہین اور چار صوبجات مین سے اکبرآباد الہ آباد ملتان برہان پور جو تمہارے پسند ہو تمکو مقرر کیا جائے۔ نظام الملک بہادر کو چند امور کی وجہ سے مکدر خاطر رہا تہا اُسکے جواب مین جو دل مین اُسکے آیا تحریر کیا حتی کہ اُسنے نامہ کے جواب مین ایک شعر بہی لکہا ؎ من بیوفا نیم بوفا میخورم قسم ٭ من چون شما نیم بشما میخورم قسم ٭ امیر الامرا قطب الملک نے اُس جواب کو پڑہکر نظام الملک بہادر کے وکیل کو خلوت مین بلایا اور سخت سست کہا نظام الملک کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی اور بادشاہ کے پوشیدہ تحریک بہی محمد امین خانکی وساطت سے اوس تک پہنچی تو سادات اور رتن چند اور جیت سنگہ کے مشورہ سے جو ریاست کے کارکن تہے دل تنگ ہوکر موافق صلاح رفیقان جانباز اور ہمدمان صاحب راز کے توکّلتُ علی اللہ کہکر علم جنگ بلند کیا اور صرف دو کلمے موافق اپنے ارادہ کے لکھکر امیر الامراء کے پاس روانہ کئے اور خود مع مرحمت خان اور عبد الرحیم خان اور عائیخان اور دیگر ہواخواہان قدیم وجدید کے بارہ ہزار سوار سے جمادی الثانی ۳۲؁ ھجری مین آبادی سرونج سے کوچ کرکے وسعت آباد دکن کی جانب توجہ کی جمادی الثانی کے اخیر مین امیر الامرا تک یہ خبر پہنچی اور تمام لشکر شاہی مین اُسکا شیوع ہوگیا امیر الامرا نے دلاور علیخان بخشی کو اور راجہ بہیم اور راجہ گجک سنگہ کو کہ جو اوس طرف کے صاحب ارتہے واسطے تعاقب کے لکہا۔ چونکہ نظام الملک بہادر کا اقبال یاور تہا دریاے نربدا سے اوترتے ہی قلعہ اسیر اور قلعہ برہان پور پر بلا دقت قبضہ ہوگیا اور انور خان صوبہ دار برہان پور اور عوض خان صوبہ دار برار اور برہنہ سردار مرہٹہ اور اسکے علاوہ بہت زمیندار اور پٹہان اونکے شریک حال ہوگئے دلاور خان کا لشکر جو منزل بمنزل اونکے تعاقب مین چلا آرہا تہا جب برہان پور کے

کہاتے باقی حاضرین کو تقسیم کرتے پہر دستر خوان چنا جاتا ہر قسم کا طعام جو سب کہاتے ہین وہ آپ کہاتے مگر وقت افطار آپ کا معمول یہی تہا جو مذکور ہوا اور یہ سب کچھ بعد مرید ہونے اور خلافت حاصل کرنے کے ہے ورنہ قبل اسکے ویسی ہی ریاضت سابقہ عمل مین لاتے ہین جیسا کہ صدر مین گذرا اور جو وقت مرشد کے وداع آخرت ہونے آپ ہانسی مین تھے اسوجہ سے کہ مرحلہ نام ایک شخص معتقد ان آنحضرت کا فقیر مذکور مین رہتا تہا اشتیاق قدوم میمنت لزوم کا تمام رکہتا تہا بپاس خاطر اوسکے وہان تشریف لاے تہے بعد انتقال مرشد کے دہلی مین آئے دستار اور کلاہ چار ترکی سفید جامہ اور سجادہ عصا نعلین چوبی قاضی حمید الدین ناگوری سے لیے اور تین دن تک پیر کے گہر مین رہے پہر ہانسی کو مراجعت کی

چودہ کوس پرے آگیا تو نظام الملک نے یہ خبر سُنتے ہی اپنے سرداروں کو اونکی مدافعت کے لئے روانہ کیا اور خود نظام الملک بہادر اُنکی امداد کیلئے ایک موقع پر کہڑا ہو گیا۔ دلاور علیخان چونکہ ایک دلیر شخص تہا دوست محمد خان اور بہیم سنگہ اور کجک سنگہ کو اپنی معیت مین لیکر گیارہ ہزار سوار سے میدان جنگ مین آیا اور غیاث الدینخان سردار اور نظام الملک بہادر کی فوج سے مقابلہ ہوا چونکہ سادات کا اقبال اُٹہہ چکا تہا اسلئے دلاور علیخان اور دونون راجہ تیر قضا کا نشانہ ہوئے۔ اور اتفاق وقت سے نظام الملک بہادر کے سرداروں مین سے کسی شخص کو بہی آفت جانی نہ پہونچی پس نظام الملک بہادر کے لشکر میں شادیانونکی آواز بلند ہوئی اور اس خبر کے سُننے سے بادشاہ اور محمد امین خان اور دیگر امرا باطن مین بہت خوش اور سادات کے دل پر نہایت ملال گزرا بعد ازان رمضان کی بائیسوین تاریخ جمعہ کے روز عالم علیخان امیر الامراء کا بہتیجا پچیس ہزار سوار سے مقابلہ کیلئے کتل فرداپور پر آکر خیمہ زن ہوا اور نظام الملک بہادر نے اسباب اور اپنے ناموس کو قلعہ اسیر مین روانہ کرکے برہانپور کیطرف سے جنگ شروع کی اور دریای پونا سے برسات کی وجہ سے طغیانی پر تہا عالم علیخان کے خبر دینے سے پایاب جگہہ دیکہکر عبور کیا عالم علیخان نے یہ خبر سُنی تو جنگ کے لئے آمادگی کی۔ القصہ پانچوین شوال کو عالم علیخان مع اپنے رفقا یعنی منصور خان و غالب خان اور امین خان اور عمر خان اور داؤد خان اور شمشیر خان اور محمد اشرف خان بخشی اور فدوی خان دیوان اور متقی خان اور محمدی بیگ اور رفاہیت طلب خان اور خواجہ رحمت اللہ مع سرداران دکہنی اور مرہٹہ کے بارادۂ جنگ سوار ہوا اور غیاث الدینخان کو خواصی مین اپنے ساتہہ بٹہایا اور نظام الملک بہادر نے بہی موافق رہنمائی بخت کے مرحمت خان بہادر کو اپنے بڑے بیٹے غازی الدینخان بہادر کو ساتہہ کرکے ہراول کیا اور عبد الرحیم خان اور رعایت خان اور سعد الدینخان اور داراب خان اور کامیاب خان اور

آپ کی پچانوے برس کی ہوئی
شب پنج شنبہ پانچویں محرم کو رحلت
ہوئی نماز عشا
حضرت پر غالب ہوئی نماز عشا کے بعد بیہوش

غیاث خان اور رفادر داد خان اور اختصاص خان اور دلیر خان اور روح اللہ خان اور انور خان اور راجے خان اور دیگر بہادرون کو میمنہ اور میسرہ پر مقرر کرکے خود مع عوض خان کے قلب لشکر مین قایم ہوا اور پٹھانون اور مرہٹون کو چند زمیندارون کے ساتھہ سامنے متعین کیا عالم علی خان چونکہ نوجوان اور ایک ناتجربہ کار شخص تھا باوجودیکہ وہ دلاور علیخان کی لڑائی کے حال سے واقف تھا تاہم اپنی ہوشیاری اور خبرداری نکر سکا اور بالآخر شکست فاش ہوئی۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ خان موصوف کا جسم باوجودیکہ زخمون مین چور چور ہوگیا تھا لیکن وہ برابر قدم آگے بڑہاتا چلا جاتا تھا کہ اسی حالت مین اختصاص خان کی ضرب شمشیر نے اوس کے ہاتھہ کو حرکت سے معذور کردیا اور نظام الملک بہادر کے دلاوران جنگی نے یورش کی اور عالم علیخان کمال دلاوری اور شجاعت کے ساتھہ سرخروئی حاصل کرکے جانب عدم کو روانہ ہوگیا اور اوسکے قتل کے بعد جو اوس کا سامان غارت گرون کے دست برد سے محفوظ رہا نظام الملک بہادر کی سرکار مین داخل ہوا۔ اس خبر وحشت اثر کے معلوم ہونے سے قطب الملک اور امیر الامرا کو جو کچھہ ملال ہوا حد بیان سے خارج ہے خصوصاً امیر الامرا کو اپنے ناموسون کی طرف سے جو دکن مین تھے نہایت اندیشہ ہوا۔ اسی عرصہ مین ایک خبر یہ پہنچی کہ مبارز خان حیدرآباد کا صوبہ دار اور اوسکا ہمزلف دلاور خان آٹھہ ہزار سوار سے نظام الملک بہادر کے ساتھہ جا ملا ہے۔ واضح ہو کہ ان ایام مین بادشاہ اور امیر الامرا حسین علیخان اور قطب الملک عبداللہ خان اکبرآباد مین مقیم تھے جب عالم علیخان کے قتل کی خبر اونکو پہنچی تو حسین علیخان اور جہان پناہ باہم مشورہ کرکے پچاس ہزار سوار قدیم وجدید اور بہت توپین جہان آشوب اور کئی سو تفنگچیان لیکر نظام الملک بہادر کی مدافعت کے لئے ذیقعدہ کے مہینے مین ۱۱۳۲ہجری کے اندر منزل بمنزل ملک دکن کی طرف روانہ ہوئے اور قطب الملک نے بادشاہ کی نیابت قبول کرکے شاہجہان آباد کا ارادہ کیا چونکہ حسین علیخان

کی اجل موعود کا وقت قریب آچکا تھا اثنا راہ مین چہارشنبہ کے روز بتاریخ ششم ذی الحجہ ۱۱۳۲ ہجری موافق سنہ دو جلوس محمد شاہ نے فتح پور سے تین کوس پر جاکر پڑاو کیا امیر موصوف نے بادشاہ کو خیمہ مین پہوچایا اور خود اپنی چہاونی کی جانب روانہ ہوا جو بطریق ہراولی کے کم و بیش ایک کوس پر تہا جب گلال باڑہ کے دروازہ کے قریب پالکی پہونچی تو میر حیدر خان کاشغری قوم کا جغتہ میر شمشیر باز بس شجاع اور دلیر تہا باشارہ محمد امین خان امیر کے قتل پر آمادہ ہو رہا تہا وہ بارادہ قتل دور سے نمایان ہوا اور ایک کاغذ جس مین محمد امین خان کی شکایت لکہی ہوئی تہی بلند کیا ہر چند چوبدارون نے اوسکو امیر الامرا کے پاس جانے سے روکا لیکن امیر الامرا کے دل مین بحکم قضا و قدر یہ امر پیدا ہوا کہ اسکی مدد کرنی چاہئے اور اوسکے سامنے آنے کا حکم دیا میر حیدر بمجرد اس ایما کے دوڑا اور پالکی کے قریب آکر عرضی پیش کی اور زبانی احوال عرض کرتا ہوا پالکی کے ساتھ ساتھ ہولیا جسوقت امیر الامرا عرضی کے ملاحظہ کرنے مین مشغول ہوئے میر حیدر نے کمال استقلال کے ساتھ اپنی کمر سے پیش قبض نکالا اور وقت فرصت کو غنیمت جانکر امیر الامرا کے جگر پر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ دوسری طرف سے نکل گیا اور ایک ہی ہاتھ مین امیر کا کام تمام ہوگیا۔ عبد الجلیل بلگرامی نے امیر کی تعزیت مین ایک مرثیہ لکہا ہے اوسکا آخر مصرعہ جس مین اوسکی تاریخ وفات نکلتی ہے یہ ہے ع قتل حسین کرد یزید پلید ہند۔ نور اللہ خان پسر اسید خان جو امیر الامرا کے چچازاد بہائی نے جو اوسوقت پیادہ پا پالکی کے ساتھ تہا اوسکے ویر تلوار کا ایک ہاتھ مار کر جانب عدم کو روانہ کیا۔ اور ایک مغل نے جو میر حیدر کے ہمراہ تہا نور اللہ خان کو قتل کر ڈالا امیر شرف نے اوس قاتل کو سالم نہ چہوڑا بہر مغلیہ نے ہجوم کر کے امیر الامرا اور نور اللہ خان کے سر کو کاٹ کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا اوسوقت لشکر مین وہ تلاطم اور جوش ہوا کہ معاذ اللہ۔ مورخین لکہتے ہین کہ حسین علیخان کا سقہ اور خاکروب حق رفاقت

اداکرنے کے لیے ننگی تلوارین لیکر صفین چیرتے ہوئے بادشاہ کے تسبیح خانہ تک پہونچ گئے تو وہان پہونچکر مغلیون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے۔ محکم سنگہ جو امیر الامرا کا دیوان تہا اوسکے رفقا بہی سراچے کاٹتے ہوئے اندر پہونچ گئے تہے وہ بہی پاسبانون کے ہاتہہ سے زخمی ہوکر واپس آئے بعض برق انداز بہی اپنا کام کرکے پراگندہ ہوگئے اور غیرتخان حسنعلیخان کا ہمشیرزادہ خیمہ مین بیٹہا ہوا کہانا کہا رہا تہا جب اوس نے اپنے ماموں کے قتل کی خبر سنی فورًا رومال سے ہاتہہ صاف کرکے ہاتہی پر سوار ہوا اور بغیر فوج اور توپون وغیرہ کے بلاتامل بادشاہ کے مقابلہ کے لیے دوڑا تاہم اس عجلت مین اوسکے ہمراہیون مین سے دو تین ہزار سوار برق و باد کی طرح لشکر شاہی پر آ پڑے بادشاہی امرا بہی پاپیادہ امداد کے لیے آگئے اور نہایت زور شور کے ساتہہ لڑائی ہوئی حتی کہ خود بادشاہ اپنے ہاتہہ سے تیر لگا رہے تہے۔ اوّلًا غیرتخان کے دو زخم تیر کے لگے اوسکے بعد ایک حبشی نے جو حیدرخان کے خواصون مین سے تہا اوسکے ایک ایسی گولی ماری کہ اوسکا کام تمام ہوگیا اس ہنگامہ مین غارتگرون نے امیر الامرا کے خیمہ مین آگ لگا دی اور اوسکا خزانہ عامرہ جو ایک کرور سے زیادہ بیان کیا جاتا ہے لوٹ لیا اس مین سے جو رہ گیا تہا اوس غدر کے موقوف ہوجانے کے بعد بادشاہ کے یہان ضبط کیا گیا

محمد امین خان کو اصل و اضافہ دونون ملکر آٹہہ ہزاری منصب اور آٹہہ ہزار سوار دو اسپہ بادشاہ نے عطا فرمائے اور ایک کرور پانچ لاکہہ نقد انعام مین ملا اور وزارت کی خدمت اسکو سپرد کیگئی اور صمصام الدولہ نے میر بخشی گری کی خدمت اور آٹہہ ہزاری منصب اور امیر الامرائی کا خطاب حاصل کیا علی ہذا القیاس ہر ایک شخص موافق اپنے حسن خدمت اور سعی کے مورد عنایات شاہی کا ہوا۔ سید عبد اللہ خان شاہ جہان آباد سے چالیس کوس فاصلہ پر تہا جب اوس کو یہ خبر پہونچی اس خبر نے گو کہ جہان کو اوسکی نظر مین سیاہ و تاریک کردیا

مگر بجز صبر کے جب کچھ چارہ نہ دیکھا تو با دلِ پر غم و دیدۂ پرنم توقف نامناسب جانکر آگے کو روانہ ہوا اور اپنے
شیر و ن سے بہت گفت و شنود کے بعد گیارہوین ذی الحجہ سنہ ہجری مین سلطان محمد ابراہیم خلف
رفیع القدر نبیرۂ بہادر شاہ کو ابو الفتح ظہیر الدین کا لقب دیکر تخت شاہی پر بٹھایا اور اسی روپیہ ماہوار کے
رسالہ مقرر کرنے کا حکم دیا اور پرانے سوار جو پچاس روپیہ ماہواری کے مقرر کئے ہوئے تھے اونکا بھی
تیس ماہواری اضافہ کر کے ممتاز کیا جب فوج کی نگہبانی مین مبالغہ زیادہ تھا شریف و پاجی کی تمیز نہو تی
تھی جو گھوڑا لے آتا تھا وہی نوکر ہو جاتا تھا بہت تھوڑی سی مدت مین قطب الملک کی سرکار مین نوے ہزار ۹۰۰۰۰
سوار ملازم ہوگئے اور تخمیناً قریب ایک کرور کے روپیہ بھی صرف ہوگیا غازی الدین خان بخشی اول
نجم الدین خان بخشی دوم صلابت خان بخشی سوم میرن خان بخشی چہارم مقرر کئے گئے علی ہذا القیاس اور دیگر
مناصب و مراتب ہر ایک شخص کو موافق اوسکے حوصلہ کے عنایت ہوئے۔ پس سترہوین ذی الحجہ
سنہ مذکور کو قطب الملک سلطان ابراہیم کو تجمل شاہانہ سے جو اوس جلدی مین میسر آیا ہمراہ لیکر محمد شاہ
کے مقابلہ کے لئے شاہجہان آباد سے نکلکر عیدگاہ کی طرف نزول کیا اور وہان بھی کچھ لوگ آکر ملگئے
پھر ہر ہر منزل جوق بر جوق بارہہ کے سیدون کی فوج اور ذی الوس پٹھان اور معزز زمیندار لشکر مین شامل
ہوتے جاتے تھے اور محمد شاہ جو اکبر آباد سے دار الخلافت کی طرف روانہ ہوا تھا قطب الملک نے
فرید آباد سے ارادہ کیا کہ اثناء راہ مین لشکرون کا مقابلہ ہو جس وقت قطب الملک پلول کے مقام پر
پہنچا اوس وقت صیف الدین علیخان اور شہامت خان اور سید محمد خان پسر اسد اللہ خان معروف بہ
نواب اولیا اور انکے علاوہ دوسرے سردار بارہہ کے قریب بارہ ہزار سوار کے دو سو گاڑیون کے
ساتھ اس امید پر کہ مراتب امارت حاصل ہون او حقوق اخوت ادا کرین پہونچکر دریا کے کنارہ پر اوتر پڑے

واضح ہوکر اودہر سے قطب الملک اور ادہر سے محمد شاہ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے ہر ایک دوسرے کی مدافعت کیلئے آرہا تہا کہ حسن پور کے مقام پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جانبین کی فوجون نے جس جانبازی اور شایستگی کے ساتھ جنگ کی ہے نام بنام کتب مفصلہ سے ظاہر ہے الحاصل چودہوین تاریخ ماہ محرم کی ۱۱۳۳ہجری مین صبح کے وقت ندای الجرأت خیر من الجبن اور ھل من مبارز کی آواز جانبین کے لشکرون سے بلند ہوئی اوسوقت محمد شاہ بادشاہ نے خواصی کی الماری مین ہاتھی پر سوار ہوکر فرمایا رتن چند کا سر اوسکے تن سے جدا کرکے ہاتھی کے پانوٴنمین باندہا۔ یہ رتن چند وہ شخص ہے جو امیر الامرا کا دیوان تہا اور امیر الامرا کے مقتول ہونیکے بعد وہ قید کرلیا گیا تہا اور عبد اللہ خان اسیکے پروانہ سے امیر الامرا کی سرگذشت سے آگاہ ہوا تہا۔ الغرض دو دن ایک رات ہنگامہ جنگ وقتال گرم رہا آخر کار عبد اللہ خان فیل سوار سے ڈہال وتلوار لیکر (اس خیال سے کہ میرے ہمراہیون نے اکثر لڑائیون مین حق رفاقت ادا کیا ہے اور گہوڑون سے اُتر اُتر کر جانبازیان کی ہین) سواری سے کود پڑا اس مرتبہ اُسکے نصیبہ نے یاوری نہ کی اور سواری سے اُترتے ہی ایک ہی تیر سے اُسکا کام تمام ہوگیا اُسکے قتل ہوتے ہی بڑے بڑے نامی لوگ اپنی جگہون سے بھاگ نکلے سب سے پہلے سیف الدین علیخان نے اس ننگ کو گوارا کیا مگر قطب الملک یہ حال دیکھکر پریشان ہوا اور چار ناچار غیرت وعار کا خیال کرکے چونکہ وہ جرأت مجسم تہا تنہا میدان جنگ مین کہڑا رہا اگرچہ سر سے پانک لوہے مین غرق تہا مگر تاہم اُسکی پیشانی پر تیر کے چند زخم لگے اور ہاتہون پر تلوارون کے زخم بہت آئے آخر کار وہ بہی راہی ملک عدم ہوا اور نجم الدین علیخان بہی اگرچہ زخمونمین سراسر چور تہا اور تیر کے زخم سے اُسکی آنکہ جاتی رہی تہی تاہم وہ اپنے برادر بزرگوار کا شریک حال ہوا۔ حیدر علیخان میر آتش نے دونون کو پہچان لیا اور ایک ہاتہی پر سوار کرکے دونون کو بادشاہ کے

آپکے خواجہ جامی رکن الدین ملتانی ... اور احمد جامی کو بلوایا اور انکا اعزاز بہت کرتا تہا اور زندون کو احمد جام کے ... امیر کو دیا تہا القصہ ایک وقت بادشاہ نے سفر سے مراجعت کرتے ہوئے انسے کہا کہ اب ... زینہار راہ صحاحبو ہوکر نظام الدین کو داخل دہلی ہونے ... دریا پار کر آ ہیون آج ہی دہلی دور ہے ... رجواب ... سکے ... وقت سے یہ لفظ زبان پر وہ خاص ... کلام جب سلطان قریب دہلی کے ایک ... منزل لاخ اجل کا اوس کے سر آ ... اور وہ بلاک ہوا اکہا ہے کہ اب آرنی ... بارش فتوح غیب کی بہی بہت گرم تہا طعام ... رنوان اور مطبخ آپکا بہت ... ہزار دن اسقدر تیار ہوتا تہا کہ تمام ... فقرا اور مساکین دہلی کو اکتفا کرتا ... مشہور ہے کہ رستی اور ایسے پیاز اور ... رہن کے چہلکون سے آپ ...

سلاطین بہمنیہ

بادری عانہ سے نکلتے تہے سلطان حسن گنگوئی بہمنی کو سلطان دکن کی عنایات آپ کی زبان مبارک حضرت کی ہے اگرچہ آپ کے مرید اور خلیفہ بہت تہے لیکن مخصوص اونمین سے دو بزرگ تہے امیر خسرو اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اعظم خلفا سے آپ کے ہین پچانوی سال آٹھ ماہ کی ہوئی بول و غائط آپکا بند ہوگیا اوس کرب مین چالیس دن تک اپنی کچہ نہ کہایا من بعد ایکروز ... اقبال سے کرچکی تہی آپکا فرمایا کہ نقود واجناس سے بہاری جو کچہ کہ اوسکے ... اور سب بانٹ دیا پہر کچہ خاص جامہ کا ... طلب کیا اوس مین ایک دستار ایک ... پیراہن اور ایک مصلا خلافت کا مولانا برہان غریب کو دیا اور دکن کو رخصت کیا اور ایک دستار اور ایک پیراہن اور عصا مولانا شہاب الدین امام کو عطا فرمایا اور طرف گجرات اوسے ...

ہوا عنایت فرمایا اور ایک دستار اور ایک پیراہن اور ایک عصا اور ایک مصلا مولانا شمس الدین ترکی یحییٰ کو روزی رکہا اور شیخ نصیر الدین کو کچھ نہ دیا یہانتک کہ جب دن چہارشنبہ کا آیا بعد طلوع آفتاب کے اور ایک روایت مین ہے کہ بعد نماز ظہر کے شیخ نصیر الدین کو بلا کر خرقہ اور مصلا اور عصا اور تسبیح اور کاسہ چوبی اور نعلین جو تبرکات کہ مرشد سے آپکو پہونچے تہے تمام سپرد کرکے فرمایا کہ تم دہلی مین رہو اور مظالم خلق کی گذرانی ہنوز وقت مغرب کا نہ آیا تہا کہ ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ ہجری مین ہم جوار رحمت حق کے ہوئے لکہا ہے کہ بزرگان اولیا ایکروز نگاہ سے انکی فاسق و فاجر سے روزہ نجگم سے اولیا ہوئے تہے اور خواجہ محمود اودہی

خضور مین لایا — واضح ہو کہ محمد شاہ ایک رحم دل آدمی تہا جب اُسنے انکو دیکہا تو آب دیدہ ہوگیا اور اُن دونون کو حیدر قلی خان کے حوالہ کرکے شادیانون کے بجانیکا حکم دیا اور سلطان ابراہیم بہی گریز کرنیکے بعد میدان سے گرفتار ہوکر حسب ضابطۂ سلاطین مقید رہا بعد ازان جب اطمینان حاصل ہوگیا تو محمد شاہ فارغ البال بکمال جاہ و جلال ہر ایک رفیق جان نثار کو موافق خدمات پسندیدہ کے سرفراز فرمایا اور سولہوین محرم کو گہوڑے پر سوار ہوکر دار الخلافت کی جانب روانہ ہوا اور سرعت کے ساتہہ منازل قطع کرتا ہوا ماہ مذکور کی بائیسوین تاریخ نہایت شان و شوکت کے ساتہہ ہاتہی پر سوار اجمیری دروازہ سے شہر پناہ سے فقرا اور مساکین کو انعام تقسیم کرتا ہوا داخل قلعہ معلی ہوا - اس جگہہ ایک عجیب قصہ ہے جو معتبر لوگون سے سُنا گیا ہے اور کتابون مین بہی دیکہا گیا ہے کہ جب امیر الامرا اور قطب الملک کو تورانیون کی فوج سے مقابلہ درپیش آیا تو ایک بزرگ اور مقدس شخص سے جو اُنکے ہواخواہون مین تہے اور اونکو علم جفر کی معلومات تہی اُسکے نسبت دریافت کیا گیا کہ اسکا انجام کیا ہوگا اونہون نے جفر کے قاعدہ سے جب حروف کا استخراج کیا تو یہ حروف برآمد ہوئے غ ل ب ع د و ک اور انکے ترتیب دینے سے غلب عدو ک نکلا اور معکوس کرنیسے بلغ وعد ک ہوتا ہے اور اسکے عدد جمع کئے جائین تو اُسی سال کے مطابق نکلتے ہین جسمین حسین علیخان قتل کیا گیا - معلوم ہو کہ عبد اللہ خان کے گرفتار ہونیکے بعد ۱۱۳۳ ہجری کے اندر محمد شاہ کا اقتدار سلطنت زیادہ ہوا اور دوسرے کی شرکت کا خیال دل سے نکلگیا اور زمام اختیار اُسکے قبضہ مین آئی اور وہ مستقل بادشاہ کہلایا گیا - بعد ازان اُسکو عزل و نصب کے متعلق بالکلیہ اختیارات حاصل ہوگئے - تو قلعہ دار الخلافت مین داخل ہوکر حیدر علیخان میر آتش کو جو جنگ کے وقت توپخانے کے اہتمام مین رہا تہا اور گولہ اندازون کے دل دہی اور اطمینان دلا رہا تہا اور آتش بازی مین ید بیضا دکہلا چکا تہا اس خدمت

خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کا بیان - مولد و منشا خواجہ کا بلدہ دہلی ہے پچاس برس کی عمر مین آپکو خلافت حضرت شیخ نظام الدین اولیا نے عنایت کی آپ نے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو آبادی سے جنگل مین ہو مشغول اندر عبادت ہون حکم ہوا کہ آبادی مین خلق خدا سے موافقت کرو جب حضرت نظام الدین اولیا نے انتقال فرمایا

شایستہ کے صلہ مین ہزار سوار زیادہ کر کے آٹھہ ہزار سوار زیادہ کئے اور سعادت خان بہادر کو خطاب بہادر جنگ اور ماہی مراتب عنایت ہوا استقلال کے دوسرے سال شب پنجشنبہ اُنیس ۱۹ محرم کو بادشاہ کے گہر مین لڑکی پیدا ہوئی اُنتیسوین صفر سنہ مذکور کو شب سہ شنبہ مین محمد شاہ ملکہ زمانی بیگم محمد فرخ سیر کی بیٹی کا عقد نکاح تجمل ملوکانہ سے ہوا اور نظام الملک بہادر دکن سے آئے بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور اتوار کے دن جمادی الاول کی پانچوین تاریخ سنہ مذکورہ مین عہدہ وزارت سے ممتاز اور بخشش خلعت چارقبا اور قلمدان سے سرفراز ہوا شب دوشنبہ غرہ محرم ۱۱۳۳ہجری مین ملکہ زمانی بیگم کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اسی سال مین پندرہوین ماہ مذکور کو گجرات کی صوبہ داری نظام الملک بہادر کو عطا ہوئی وہان جا کر بعد فارغ ہونے امور ضروریہ کے حامد علیخان اپنے چچا کو جنکو لوگ جنگلی شہزادہ کہتے تہے وہان کا صوبہ دار کر کے خود مالوے کو روانہ ہوا اور وہان پہنچکر انتظام کر کے دلجمعی حاصل کی اور عظیم اللہ خان اپنے چچازاد بہائی کو وہان کا نائب کیا اور آپ غرہ شوال کو بادشاہ کی ملازمت کیلئے آیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ محمد شاہ بادشاہ مقتضای جوانی سے چہار دانگ ہندوستان مین مشہور بعیش و طرب تہا امراء اور دوسرے شوقین و رنگین مزاج اکثر اوقات باریاب خدمت رہتے تہے اُنکو اپنے عیش و عشرت کے سبب سے انتظام ملک و ملت کی طرف مطلق خیال نہ تہا جو سلطنت کے ارکان قدیم غمخوار تہے اُنکو بادشاہ کی بے پروائی بُری معلوم ہوتی تہی اُنکا یہ منشا تہا کہ بادشاہ کو گرانباری اور تہذیب اخلاق اور انصاف پروری اور رعیت نوازی ہونی چاہیے اسمین پروردگار عالم کی خوشنودی ہے بسبب تکالیف ان امور کے بادشاہ اور اُسکے ہم جلیسون کو نظام الملک بہادر کی صحبت دشوار معلوم ہوئی لہذا اُس سے استہزا کرنا شروع کیا بلکہ اُنکے حق مین غائبانہ کلمات رکیک ہونے لگے نظام الملک بہادر کو یہ بات نہایت ناگوار معلوم ہوئی آمد و شد دربار کی بالکل موقوف کر کے مستدعی ترک وزارت کا ہوا حضور

سلطان المشائخ کے بیان مین

کے امرای نظام الملک بہادر کی آزردگی پر مطلع ہو کر خاص شاہی پروانے نہایت پوشیدگی سے مبارز خان ناظم برہانپور کو بھجوائے کہ اگر تم سے ممکن ہو تو اونکے صوبجات اُنکے گماشتون سے چہین لو نظام الملک بہادر نے امرا کی فتنہ انگیزی سے واقف ہو کر یہ حیلہ کرکے کہ شاہجہان آباد کی آب و ہوا مجھکو ناموافق ہے مراد آباد کی رخصت لی چنانچہ بیسوین ربیع الاول ۱۱۳۶ ہجری مین مراد آباد کو روانہ ہوا اور تہوڑی دور جا کر اُدہرہی سے دکن کی راہ لی اور بہت جلد وہان پہنچگیا اور مبارز خان صوبہ دار حیدر آباد نے اپنے وہم مین فتح و کامیابی کا استیلاء پا کر سامان جنگ کا کرکے بقصد لڑائی صف آرا ہوا نظام الملک بہادر بہی سامان حرب و ضرب سے اُسکے مقابل ہوا اور بعد شدید لڑائی کے مبارز خان مع اپنی اولاد و رفیقون کے راہی ملک عدم کا ہوا۔ نظام الملک بہادر نے عرضی فتح و کامیابی کی اور اُسکے ساتہہ ہی نظر مبارکباد کی اور تمام مال و اسباب جو کچہہ کہ ضبط کیا تہا حضور مین روانہ کیا اور خود اپنے آپ فارغ البال ہو کر دکن کے تمام صوبجات کو مسخر کرلیا اور نیلاجی اور کنہاجی جو سردار مرہٹونکے تہے اشارہ کیا انہون نے حسب الارشاد نظام الملک بہادر کے بشراکت حامد خان بہادر کے حضور کے جاگیرداروں کے گماشتون کو بیدخل محض کرکے نقارہ لمن الملک الیوم کا بجانا شروع کیا جب بادشاہ کو مرہٹون کے سردارونکی نافرمانی کی خبر پہنچی اور ابتری مملکت دکن کی تو یہ ارادہ کیا کہ قطب الملک کو قید سے رہا کرکے اس قوم کی تنبیہ کے لئے اوسکو آمادہ کرے اور قطب الملک نے بہی اس بات کو قبول کیا تہا لیکن قطب الملک کے مخالفین نے جو یہ سُنا فوراً اُسکو زہر دیدیا چنانچہ اُسنے اسی مرض مین وفات پائی اسکے بعد مبارز الملک سربلند خان اور نجم الدین علیخان عبد اللہ خان کے بہائی کو قید سے نکالکر اس مہم پر مامور فرمایا یہ دونون امیر وہان پہنچکر کئی سخت لڑائیان لڑے اور حامد خان بہادر وغیرہ کو چند شکستین بہی دین باوجود اسکے مرہٹے نظام الملک بہادر

۲۱ ماہ رمضان رحلت فرمائی سلسلہ خلافت کا آٹھ واسطے ہو کر خواجہ حسن بصری سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچتا ہے

امیر خسرو قدس سرہ کا بیان

آپ ہزارہ کے ترک تھے والد امیر لاچین اتراک سے لاچین کے تھے بر بیس تغرج مزاج جب ہندوستان مین تشریف لائے بلدہ پٹیالی مین قیام کیا پھر بلدہ دہلی مین رہنا اختیار کیا وہان انکے دو فرزند ہوئے ایک امیر خسرو دوسرے امیر حسام لکھا ہے کہ جب امیر خسرو پیدا ہوئے امیر لاچین والد انکے ایک خرقہ مین لپیٹ کر آپکو نزدیک زبدہ مجانین عشق الٰہی کے کہ حالت جذب مین مشہور اور بڑے بزرگ مین انکے رہتے تھے لے آئے وہ بزرگ اس مولود کو دیکھکر بولے کہ یہ انوری اور خاقانی سے بھی سخن آفرینی مین دو قدم آگے ہوگا آپ جب چار سالہ ہوئے والد کا انتقال ہوا اور ماموں اپنے امیر عماد کی ساعی تربیت سے ہوئے جب آپ حد بلوغ سے متجاوز ہوئے سلیقہ شعر گوئی کا حاصل کیا کبھی کبھی شعر کہکر حضرت مین نظام الدین اولیا کے گذرانتے خواجہ نے انکو زیب سے زبان فارسی مین انکو تب سے کہنے لگے بہت سے اشعار فارسی ... غریب اور ایک رسالہ علم شعر کرکے ایک قصیدہ ... اور رضائے ... تالیف ... قبول ... مدح مین لکھا حضرت ... خدمت مین گذرانا ... فرمایا امیر خسرو ... ہوا ... ایک قصیدہ ... مین گذرانا حضرت نے ... کیا چاہتا ہے عرض کیا ... سی پاتا ہون حضرت نے ...

کی ترغیب دیتے ہے کہ سند کے سخر کرنے پر ہمت کرے تھے اور صوبہ مالوہ اور گجرات اونکے تصرف مین تھا جب
کما حقہ حضور سے اوسکا تدارک نہو سکا تو اونہون نے رفتہ رفتہ گوالیار پر قبضہ کر لیا اگرچہ امیر الامرا صمصام الدولہ
نے فوج کثیر سے بلکہ اور امرا نامدار نے بھی اونکی مدافعت کا ارادہ کیا اور برہان الملک سعادتخان بہادر جنگ صوبہ دار
اودہ نے کہ وہ نہایت دلیر تھا اور نسبت اور امرا کے رتبہ مین زیادہ ممتاز تھا خود اس امر کا قصد کر کے فوج
غنیم کو بہت زیر و زبر کیا اسپر بھی سپلار مخالف تغلق آباد تک آپہنچا اور تمام بازار روز کا نین وہانکی برباد و غارت
کین۔ پس ہرچند کہ مزاج بادشاہ کا نظام الملک بہادر کی طرف سے بدظن تھا اور وہ بھی امیر الامرا صمصام الدولہ سے
نہایت آزردہ خاطر ہو گیا تھا کہ مفسدون کی اصلاح مین ہرگز التفات نکرتا تھا بلکہ فی الجملہ ان سے پہلوتہی کرتا تھا لیکن
بادشاہ نظام الملک بہادر کی ضرورت سمجھکر خطاب آصفجاہی اور مرتبہ وکالت مطلقہ اور اضافہ منصب
ہشت ہزاری سے سرفراز و ممتاز فرما کے پیاپے طلب فرمایا تو اوسوقت آصفجاہ بہادر نظام الدولہ
نواب ناصر جنگ اپنے بیٹے کو صوبجات دکن کا نائب مقرر کر کے خود شاہجہان آباد کی طرف روانہ
ہوا اور چند مدت کے بعد جب سنہ ۱۱۵۰ ہجری مین ملازمت حاصل کی تو اکبر آباد اور مالوہ کی صوبداری
کا خلعت اپنے بڑے بیٹے کو دلوایا اور آپ موافق حکم حضور کے باجی راؤ کی تنبیہ کی غرض
سے اکبر آباد آیا اور وہان دریائے جمنا کو عبور کر کے بعد طی منزلون کے جب بھوپال پہنچا
باجی راؤ نے بھی یہ سنکر فوج سنگین سے رمضان کے مہینہ مین آکر مقابلہ کیا اور جنگ و قتال کی آگ خوب
روشن ہوئی اس اثنا مین نظام الملک آصفجاہ بہادر کو خبر پہنچی کہ نادر شاہ نے دہلی پر چڑھائی کی ہے
لہذا اوسکو نہایت اندیشہ پیدا ہوا پس چار ناچار اوسوقت اوسکو صلح بہ نسبت جنگ کے بہتر معلوم ہوئی اور
فوراً شاہجہان آباد کو مراجعت کی ہرچند کہ اوسکا یہ جی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی صورت سے ارکان دولت

سلاطین پٹھان

غیاث الدین بلبن سلطان معز الدین کیقباد
سلطان جلال الدین فیروز شاہ سلطان
علاء الدین سلطان قطب الدین خلجی
کیا موازی تین من پختہ شاہجہانی ہوا چنانچہ آپ فرماتے ہین
مرا عمر گذشت با لا الہ گذشت
ہمہ بخش شاہان والا گذشت
اقبال ہمدم مرا نوازندہ شد
سلطان غیاث الدین تغلق
آپ نے اور سلطان محمد کے
دہلی مین پایان مرقد
سات سو چہتر ہجری

عدد ہوتے ہین اور وہ زمانہ سلطان محمد کا تہین ہجے جلوس اوسکا ۲۹ مین ہے واللہ اعلم

بہاء الدین ذکریا قدس سرہ کا بیان

سلسلہ انکے نسب کا اسد قریشی تک پہونچتا ہے جد بزرگوار اون کے علی شاہ قریشی اول مکہ معظمہ سے مسافر ہوکر خوارزم کو تشریف لائے پہر وہان سے ملتان مین آکر مقیم ہوئے اور حسام الدین نام کہ وہ باشندے ترمذی کے تہے اور وہ صدمات مین چنگیز خان کے وارد ہندوستان ہوکر قلعہ کوٹ کروڑ مین جو قریب ملتان کے ہے نے قبل ضبط کرنے محمود غزنوی کے بنایا گیا تہا سکونت رکہتے تہے دختر سے انکی نکاح کیا یہان ایک فرزند بلند شاہ پیدا ہوئے چونکہ وہ مبلغ الوجہ تہے نام مولود کا وجیہ الدین رکہا

[illegible]

کی کسر شان ہوتا کہ طبیعت بادشاہ کی اعتدال پر آوے لیکن کہان ہوسکتا ہے خاوند کا بگڑنا کسنے بہلا معلوم ہوتا ہے نفسانیت سے کام نہ لیکر اپنے تئین حضور مین پہنچایا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ نادر شاہ شاہ ایران کو یہ منظور نہ تہا کہ اپنے تئین شاہجہان آباد تک پہنچاوے بسبب تغافل بادشاہ اور امیر الامراء کے کہ وہ اس حد کو نہین پہنچے تہے اور کوئی بہی نہین جانتا تہا نادر شاہ جو چاہتا تہا کرتا تہا کیونکہ نہ کوئی آتا تہا نہ جاتا تہا نہ خبر بادشاہ کو ہوتی تہی نہ امیر الامرا کو۔ چند اسباب کے سبب سے یہ امر ظہور مین آیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب بادشاہ کو قوم افاغنہ کی تنبیہ مد نظر ہوئی اُسنے قندہار پر فوجکشی کا حکم کیا اس اثنا مین بہت سے خطوط محبت آمیز محمد شاہ کو لکہے مگر بہانہ سے اُنکے جوابات درست نہ پہنچے بلکہ ایسا ہوا کہ بعض اوقات جواب کے لکہنے مین اور ایلچی کے رخصت کرنے مین حد سے زیادہ دیر واقع ہوئی اور اسکے علاوہ یہ بہی ہوا کہ اون لوگونکی باتون پر جو زبانی پیام سلام لاتے تہے اُنکی خبر ونکو آصفجاہ بہادر اور اعتماد الدولہ کا فریب سمجہتے تہے حتی کہ شاہ موصوف نے قندہار کو خراب کرکے کابل پر آیا اور وہان سے ایک شخص کو بطور سفارت کے دس سوار دیکر روانہ کیا جب سفیر مذکور موضع جلال آباد پر آیا وہان کے لوگون نے ہجوم کرکے اُسکو مار لیا اُسکا ایک آدمی نہایت دقّت و پریشانی کے ساتہہ بہاگ کر شاہ موصوف تک پہنچا اور اصل حقیقت سے اطلاع دی نادر شاہ اس بات کے سُنتے ہی غصہ مین آیا اور وہان کے افاغنہ کی مار کوٹ سے فارغ ہوکر جلال آباد آیا اور آتے ہی عام قتل کا حکم دیا پس جنکی قضا آئی تہی وہ ہلاک ہوئے اور جنکی حیات باقی تہی وہ ہلاکت سے بچ رہے اسکے بعد ناصر خان صوبہ کابل کا جو حاکم تہا اُسنے درۂ خیبر مین ایک جگہہ محفوظ بہم پہنچا کر جنگ و جدال کا ارادہ کیا مگر نادر شاہ نے اُسکو زندہ گرفتار کر لیا اور وہان سے پشاور ہوتا ہوا دریای اٹک سے اُترکر پنجاب مین داخل ہوا وہان بہی جوب زدوکوب کرکے منزل بمنزل آہستہ آہستہ دو مہینے کے عرصہ

[illegible]

مین موضع کرنال پر جو دہلی سے چار منزل کے فاصلہ پر واقع ہے آکر قیام گزین ہوا یہان آکر انکہین کہلین اور یقین ہوا کہ اسوقت برہان الملک اور امیر الامراء صمصام الدولہ نے خود اپنی رای سے نکلکر مقابلہ کیا اگرچہ آصفجاہ بہادر کے پاس صلاح نہ تہے - پس امیر الامراء تو مارے گئے اور برہان الملک گرفتار ہوئے برہان الملک نے اپنی گرفتاری کی حالت مین جو صمصام الدولہ کے فوت ہونیکی خبر سُنی امیر الامرائی کے مرتبہ کا امیدوار ہو کر مدت سے اوسکو اس عہدہ کی تمنا تہی وہان کے لوگون سے مصلحت آمیز باتین مصلحت وقت کے مناسب بیان کر کے دو کرور روپیہ پر نادر شاہ کو راضی کیا کہ اسقدر زر نقد لیکر ہم سے مصلحت کر کے واپس جاؤ اور اس امر کا سر انجام آصفجاہ بہادر کے آنے پر موقوف رکہا اور محمد شاہ کو اس باب مین رقعہ لکہا بادشاہ چونکہ اس معاملہ سے نہایت متفکر ہو رہے تہے بمجرد ملاحظہ اس مضمون کے آصفجاہ بہادر کو مرخص اور مختار کیا آصفجاہ بہادر نے وہان جا کر بوساطت برہان الملک کے ملازمت حاصل کی اور زر موعود کے پہنچانیکا وعدہ کر کے خوش و خرم واپس آئے اور محمد شاہ کے روبرو آکر اپنی کارگذاری ظاہر کی بادشاہ اس امر غیر مترقب کے واقع ہو جانیسے مسرور و مطمئن ہوئے جبکہ آصفجاہ بہادر عہد و پیمان مضبوط کر آئے تہے اس گمان پر منصب امیر الامرائی کا خواہان ہوا بادشاہ کو چونکہ اسکی رضامندی مقصود تہی اوسی وقت مرتبہ امیر الامرائی کا عطا کیا اور خلعت خاص سے سرفراز فرمایا صلح ہو جانیکے دو ایک روز کے بعد آصفجاہ بہادر کی رای سے محمد شاہ حسب الطلب نادر شاہ کی ملاقات کو گئے جب اُسکے لشکر کے قریب پہنچے تو نادر شاہ نے اپنے بیٹے مرزا نصر اللہ کو استقبال کیلئے بہیجا جب شہزادہ نصر اللہ محمد شاہ کے قریب آیا تو محمد شاہ تخت روان سے اُتر کر بغلگیر ہوا شہزادہ بہی موافق دستور چہوٹون کے اُسکے ساتہ ساتہ اپنے باپ کے پاس تک آیا نادر شاہ نے بہی تا سر فرش محمد شاہ کا استقبال کیا اور بغلگیر ہوا اور اپنے برابر مسند پر

پہلا دور

سلاطین ہند کی بیان مین

بٹھایا اور پھر کمال عزت کے ساتھ خوش و خرم کر کے رخصت کیا برہان الملک نے جب سُنا کہ منصب امیر الامرائی کا آصف جاہ بہادر کو ملا مثل سپند کے آتش غیظ و غضب مین غلطان ہو کر نادر شاہ کو اس مضمون کی عرضی لکھی کہ آپ دو کرور روپیہ پر ہرگز صلح نہ کرین اس لئے کہ اس سلطنت مین بکثرت روپیہ ہے آپ اگر صلح مین ذرا بھی سختی کرین تو خوب نفع ہوگا پس نادر شاہ اس بات سے بہت خوش ہوا اور آصفجاہ بہادر کو بلاکر محمد شاہ کو دوبارہ ملاقات کے لئے طلب کیا آصفجاہ بہادر نے اگرچہ اس باب مین معذرت پیش کی لیکن کچھ سودمند نہوئی تو آصفجاہ بہادر نے حکم شاہی کے موافق عرضی لکھکر حضور مین ارسال کی بادشاہ دوسری مرتبہ ناچار تخت رواں پر سوار ہو کر نادر شاہ کے لشکر کو روانہ ہوا جب سواری وہان پہنچی نادر شاہ نے محمد شاہ کو جدا خیمہ مین اوتروا کر یہ کہوایا کہ اسباب تجمل مع حرم سرا اور متعلقین اور خدمت گزار یہان آرام سے رہین اور لشکر کے لوگون مین سے جس کا جی چاہے یہان رہے اور جس کا دل چاہے شاہجہان آباد کو چلا جاوے اسکے بعد برہان الملک کو محمد شاہ کی طرف سے اور طہماسپ کو اپنی جانب سے محمد شاہ کا پروانہ دیکر لطف اللہ خان صادق کے نام سے جو شاہجہان آباد کا نائب تھا قلعہ اور خزانون کی کنجیون کیواسطے روانہ کیا اور اوسکے پیچھے خود نادر شاہ محمد شاہ کو ساتھ لیکر شہر جانے کو نکلا شہر مین پہونچنے کے بعد آٹھوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کی تھی کہ اتفاق سے نیرے دن کہ تحویل آفتاب بھی برج حمل مین اس سال اسی دن تھی گویا دو عیدین ایک جا جمع ہوئی تھین عید الضحیٰ کا خطبہ نادر شاہ کے نام سے جامع مسجد و عیدگاہ وغیرہ کے منابر پر پڑھا گیا پس گیارھوین تاریخ بقضاے الٰہی عصر کے وقت محمد شاہ کے فوت ہونے کی خبر مشہور ہوئی احمقون نے جوق جوق ڈھال تلوارین لیکر ازدحام کیا ہر گلی کوچہ و راستہ و بازار مین قزلباشون کا قتل اور لوٹ مار اختیار کیا تمام شب یہی حال رہا اور سات سو قزلباش مارے گئے باوجودیکہ کرنال کی لڑائی مین تین سو آدمیون سے زیادہ مقتول ہوئے تھے اور بہت سے زخمی

[illegible]

علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ کا بیان

خلیفہ شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفراینی کے سبب آپ کی بیعت کا شیخ نجم الدین کبریٰ کو پہونچتا ہے آپ عہد میں سلطان محمد خدابندہ کے تھے آپ فرماتے ہیں کہ زمانہ خلفاے عباسیہ کے بعد دو گروہ حنفیون اور شافعیون کے نزاع عظیم [illegible] مین جنگ ہوئی [illegible] ہزار آدمی طرفین سے مارے گئے اوسوقت خدابندہ نے حکم کیا کہ نام خلفاے راشدین اربعہ کا نکالکر نام دوازدہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کا شریک کرین

[illegible]

جب ایلچی یہ حکم لیکر اصفہان کو آیا [illegible]

[illegible]

علی الصباح نادرشاہ خبر پاکر غیض وغضب مین آیا اور فوراً حکم قتل عام کا دیا پس ایسی خونریزی شروع ہوئی کہ دوپہر تک بازار موت کا گرم رہا آخرکار جب تعداد مقتولونکی حد سے زیادہ گذری توجو لوگ لقمۂ تلوار سے بچ رہے تھے اونکو امان ملی۔ کہتے ہین کہ دہلی مین ایسا غدر عظیم الشان ہوا کہ ابتک لوگونمین زبان زد ہوکر جاری ہے یعنی اپنے محل پر کہا جاتا ہے کہ یہ تو نادرشاہی ہوئی۔ القصہ بعد اس امر شدنی کے نادرشاہ نے وہی دو کروڑ روپے موعود اور بہت سا ذخیرہ بادشاہی اسکے سوا ہر عمدہ سامان مین بقدر اُسکے حوصلہ کے زر حاصل کرکے اور ایک لڑکی بادشاہ کی پوتیون مین سے اپنے چھوٹے بیٹے نصر اللہ کے نکاح مین لاکر صلح کی اور سندہ کا تمام ملک اور صوبۂ کابل اور بعض مقامات پنجاب کے بہی محمدشاہ کے قبضہ سے نکالکر اپنے ممالک محروسہ مین ملحق کیے جب اس امر پر فیصلہ ہوگیا اور بنیاد دوستی کی قایم ہوئی تو محمدشاہ نے ضیافت پرتکلف سے اپنے مہمان کو خوش وخرم کیا اسکے بعد نادرشاہ نے مجلس خوشی کی آراستہ کی اور وقت رخصت کے نادرشاہ نے محمدشاہ اور امراء ریاست کو خلعت دیکر کلمات پند ونصیحت بیان کئے اور دو تین دن مین تمام مال وسامان لدواکر ۱۱۵۲ھ ہجری مین دہلی سے مراجعت کا نقارہ بجایا اور آصفجاہ بہادر دکن کی طرف روانہ ہوا اور کام وزارت کا اعتماد الدولہ قمرالدین خان کے سپرد ہوا بعد اس شوروشغب کے آٹھ سال تک اگرچہ ایرانیون کی گرفت وحملہ سے مطمئن رہے لیکن جو مفاسد کہ موجب زوال سلطنت کے ہوتے ہین یہ مختصر گنجایش اونکے تحریر کی نہین رکھتا ہے بہت واقعہ ہوئے اور جب نادرشاہ نے وفات پائی تو ۱۱۶۰ھ ہجری مین احمدشاہ ابدالی مشہور بہ درّانی نے کہ وہ اصل مین ابدالی رئیس زادہ ابدالی پٹھانون کے الوس سے اور حیلہ رعایا سے ہرات کی دار السلطنت کی تہی اور مدت تک نادرشاہ کا منظور نظر تربیت تہا اور ہندوستان کے لوگونکی بیخبری اور امرای ریاست کا نفاق اور

خود بادشاہ کی سُستی نادرشاہ کی ہمراہی مین مشاہدہ عینی کرچکا تھا نادرشاہ کے بعد محمد تقی خان شیرازی
کی اعانت سے کہ نادرشاہ نے ایکروز خفا ہوکر اُسکے خصیے کچھوا ڈالے تھے تاج سلطنت کا اپنے سر پر رکھکر صاحب
اقتدار ہوا تھا اور تائید الٰہی سے کابل وغیرہ پر کامیاب ہوکر ١١٦١ھ ہجری میں مع تقی خان اختہ کے کہ
وہ قزلباشونکا سالار فوج تھا متوجہ دہلی کا ہوا محمد شاہ نے اس قصہ کو سنکر اپنے بیٹے احمد شاہ کو جو غنیم کا
ہمنام تھا تمام شاہی فوج ملازم سرکار اور توپخانہ سنگین اور کل امرا و بخشیون وغیرہم کو مع اعتماد الدولہ وزیر
ممالک کو ہمراہ قطب الدین کے مدافعت کی غرض سے روانہ کیا جب شہزادہ دریاے ستلج پر پہنچا ابدالی نے کہ
اسکے ہمراہ (٢٠) ہزار سے زیادہ نہ تھے لدہیانہ سے بالا بالا آکر سرہند مین آپہونچا اور شہر مذکور کو خوب
لوٹ مار سے برباد کیا شہزادہ نے یہ خبر سنکر موافق قاعدہ ہند کے سورچال کہ یہ سفر کا قلعہ ہے اپنے لشکر
کے اردگرد آراستہ کرکے خندق کھدوا کر چھاونی کی بنیاد ڈالی پس ربیع الاول کی ١٥ سے ٢٠ تک جنگ و
قتال رہا انجام کار ٢٢ ماہ مذکور کو چاشت کے وقت اعتماد الدولہ اپنے خیمہ میں نماز پڑھ رہے تھے
کہ ایک گولہ توپ کا ابدالی کی طرف سے آکر لگا اور کام اسکا تمام کیا ٢٣ کو معرکہ عظیم برپا ہوا اور
بہادر طرفین کے سرگرم کارزار ہوئے اس ضمن مین بانون کے ارابہ میں کہ سرہند سے ابدالی کے ہمراہ
آئے تھے آگ لگی ہزارون بان لشکر مین منتشر ہوئے قیامت کا نمونہ گویا ظہور مین آیا اُسدم ناچار ابدالی
نے میدان کارزار کو چھوڑ دیا اور غیب سے فتح نصیب ہمراہیان سپر محمد شاہ کی ہوئی دوسرے دن شاہ
دُرانی نے کوچ بانظفر طرف کابل اور قندہار کے کیا پس محمد شاہ خبر فتح و ظفر کی سنکر بہت خوش ہوئے واضح
ہو کہ یہ مقدمہ شروع میں بیماری بادشاہ کے ظہور پایا تھا اور بعد اسکے جب مرض نے دمبدم ترقی پائی یہانتک
کہ آثار ردیہ ظاہر ہوئے شفقے طلب کے واسطے صفدر جنگ اور شہزادے کے روانہ ہوئے اور وہ بھی

اس امر سے مطلع ہو کر کوچ بکوچ بڑی بڑی منزلیں کرتے ہوئے جلد جلد عازم تے کہ ناگاہ متصل اطراف پانی پت کے خبر رحلت بادشاہ کی پائی انتقال محمد شاہ کا شروع تیسویں سال جلوس کے کہ چار ماہ تیرہ دن کم رہے تہے ١١٦١ ہجری میں ہوا ہی جاننا چاہیے کہ محمد شاہ کے وقتمیں راجہ جی سنگھ کچھواہ کی سعی سے زیج جدید باہتمام مرزا خیر اللہ اور شیخ محمد عابد مہندس مسمی بہ زیج محمد شاہی پیرایہ آغاز اور انجام کا پایا ہی

احمد شاہ کا بیان

احمد شاہ غرہ جمادی الاول شنبہ کے دن ١١٦١ ہجری میں شہر دہلی کے اندر باغ مشعلہ جو شالہ مار کے نام سے مشہور ہے جمیع ارکان دولت کے سامنے سریر آرا سلطنت کا ہوا اور چودہویں ماہ مذکور کو جمعہ کے دن جامع مسجد میں جاکر اپنے نام کا خطبہ سنا احمد شاہ نے وزارت کا معین کرنا رضامندی آصفجاہ بہادر کے مناسب جانکر ملک دکن سے طلب فرمایا وہ حضرت چونکہ آمادہ سفر آخرت کے تہے معذرت کر کے اطراف برہانپور میں ٤ رجمادی الثانی کو اس جہان فانی سے کوچ فرمایا جب بادشاہ اور وزیر کا جنگ درانی سے چند روز قبل اور آصفجاہ بہادر کا بہی انکی وفات سے (٣٧) دن بعد انتقال ہوا ہی میر غلام علی بلگرامی المتخلص آزاد نے محمد شاہ بادشاہ اور عماد الملک آصفجاہ بہادر کی تاریخ رحلت ایک ہی جگہہ تعمیہ سے چہہ عدد خارج کر کے یوں بیان کی ہی گشت تاریخ چون کشیدیم آہ ٭ موت شاہ و وزیر آصفجاہ اور اسمیں سے تین عدد نکالے جاتے ہیں **قطعہ** رکن مملکت ہند از جہان رفتند ٭ فتاد حیف دو دُر یگانہ از کف دہر ٭ برای رحلت این ہر دو یافتم تاریخ ٭ نماند شاہ زمان و وزیر آصف دہر ٭ جبکہ آصف جاہ بہادر کی وفات کی خبر بادشاہ کو پہونچی اوسنے خلعت وزارت صفدر جنگ کو کہ وہ نادر شاہ کی لڑائی میں احمد شاہ کا شریک اور محمد شاہ کا مورد عنایت تہا اور محمد شاہ کی رحلت کے بعد ایک چتر نیا آراستہ

کرکے ساعت محمود مین احمد شاہ کے سر پر اُسکی سلطنت کی تہنیت مین ترتیب کرکے ہمعنان نصرت واقبال سواری کے ہمراہ دار الخلافت شاہجہان آباد پہنچا تہا عنایت فرمایا اور سادات خان بہادر ذو الفقار جنگ کو بخشی گری کی خدمت اور امیر الامرائی کا خطاب مقرر ہوا اور محمد شاہ کے آخر عہد مین خدمت دیوانی کی جو نجم الدولہ صفدر جنگ کے بیٹے کو عطا ہوئی تہی وہ بحال رہی سن جلوس کے دوسرے سال یعنی سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین احمد شاہ ابدالی نے جب لاہور پر لشکر کشی کی معین الملک قمر الدین خان کا بیٹا کہ محمد شاہ کی عین حیات سے وہان کا صوبہ دار تہا جنگ کے واسطے نکلا اور طرفہ یہ کہ سامان جنگ اسوقت دونون جانب نہ تہا معین الملک زمانہ دیکہکر سلسلہ جنبان صلح کا ہوا ابدالی نے بہی اس امر کو غنیمت جانکر محاصل چار محال تنخواہ کابل کا کہ عبارت سیالکوٹ اورنگ آباد گجرات سے ہے اپنا پیشکش ذمہ معین الملک کے کرکے مراجعت کی سنہ ۱۱۶۴ ہجری مین پہر احمد شاہ ابدالی قصد ہندوستان کا کرکے لاہور پر آیا معین الملک پسر قمر الدین خان جو صوبہ دار وہان کا تہا سد راہ ہوکر چار مہینہ تک لڑتا رہا ابدالی کو مجال غلبہ کی نرہی آخر بسبب نفاق خانہ برانداز ادینہ بیگخان کے کہ راجہ کوڑامل دیوان اسکا مخلص واقعی تہا نقد جان کو میدان کارزار مین ہارا معین الملک ناچار مغلوب ہوکر شہر کو بہاگا اور منشی عبد اللہ خان کو پیام صلح کا دیکر بہیجا ابدالی نے جہان خان کو واسطے استقبال کے بہیجکر معین الملک کو کمال عزت سے طلب کیا جب معین الملک حاضر خدمت ہوا عنایات زیادہ کرکے اپنی طرف سے لاہور کی نیابت اسکو دیکر متوجہ کابل وقندہار کا ہوا کہ وہی اوسکی دولت کا مرکز قرار پایا تہا پس لاہور وملتان کے صوبجات سلطنت بابریہ کے قلمرو سے نکلکر ابدالی کے ممالک محروسہ مین محسوب ہوئے چندروز کے بعد باہم بادشاہ ووزیر کے نقیض واقع ہوئی کہ جسکا سرانجام یہ ہوا کہ دونون آمادہ جنگ وجدل کے ہوئے چنانچہ دونون کے باہم چہہ مہینہ تک لڑائی کا

قدس سرہٗ کا بیت بن ... اہل قریش سے ہین اولاد ... صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہین موضع جار مین مواضعات مضافات سے حلب کے متولد ہوئے ہین شاہ مدار آپکا لقب اور کنیت ابو محمد ہے نام بدیع الدین بن شیخ علی بن شاہ غفور آپ مدت ... کابلی مین رہے اور ... مین نادر شاہ نام بادشاہ تہا اوس سے ناخوشی ہوئی اوسکی وجہ سے شاہ سراج الدین نام سلطان کے ... سے خصومت درمیان آئی گو آپ کشف وکرامات مین سب طرح سے غالب آئے ... ایرمی کا ترک کیا ... کمالات کرکے خانوادہ کو اوسکے نام سے رواج دیا ہم ...

تذکرہ ...

آپ کے دادا نے حسب اشارہ باطنی خواجہ معین الدین کے مکن پور مین اقامت قبول کی مدت عمر آپکی دو سو بارون سال کی تہی آپ چند سال حاضر مین اربابِ زمانے اور چند سال غائب مین حجرہ زندہ شاہ مدار کے شاہ طیفور شاہ اور راجن الدین شامی اور سری سقطی اور خواجہ معروف کرخی اور خواجہ داؤد طائی اور خواجہ حبیب عجمی سے حسن البصری سے ... کو پہنچا ہے ... واسطے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اور نام ... اور نسب نامہ حبیب ... حاضران ... بن محمود بن عبد اللہ بن ... الدین بن شمس الدین ... بن ... بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ ... آپ نے فرمایا ... عالم ...

سلسلہ قایم رہا مگر بتوسط انتظام الدولہ قمر الدین خان کے بیٹے اوار پر بحال ہونے صوبہ اودہ اور الہ آباد کے صلح واقع ہوئی اور وہ ماہ محرم ۱۱۶۷ ہجری کو اپنے صوبجات کو روانہ ہوا اور خلف قمر الدینخان کو خدمت وزارت کی ملی منقول ہے کہ اونکے وقت مین سلطنت بابریہ کی عزت کا ایسا اخیر ہوا کہ قابل بیان نہین اور یہان تک ناموس تیموریہ کی خفت ہوئی کہ نقل ہے کہ ایک مرتبہ بادشاہ بیگناہ اور امرای ناکردہ کار واسطے بندوبست محالات کے بحیلہ سیر و شکار مع تمام بیگمون کے گئے اور اطراف اسکندریہ مین خیمے حضور کے نصب ہوئے اونکی غفلت کے سبب سے ہولکر ملہار نے جو یورش کی تو بادشاہ عماری مین بیٹھکر بھاگ نکلے اور تمام مال و اسباب خانگی لشکر کا اوسکے ہاتھ آیا ملکہ زمانیہ بیگم فرخ سیر کی بیٹی اور محمد شاہ کی بیوی اور دیگر پردہ نشین بادشاہی حرم سرای کی ہولکر ملہار کے قبضہ مین آئین گو کہ اسنے اون عورتون کو با عزت و احترام رکہا لیکن خاندان تیموریہ کے دہبہ لگنے مین کیا کلام رہا اسکے بعد عماد الملک اور سورج مل اور ہولکر ملہار اور صمصام الدولہ سبنے اس سانحہ کے بعد اتفاق کر کے انتظام الدولہ قمر الدینخان کے بیٹے کو خدمت وزارت سے موقوف کر دیا اور یہ مقرر کیا کہ عماد الملک وزیر اور صمصام الدولہ امیر الامرا ہون پس شعبان کی دسوین تاریخ یکشنبہ کے دن ۱۱۶۷ ہجری مین احمد شاہ نے صبح کے وقت عماد الملک کو خلعت وزارت کا عطا کیا اور اسی دن دوپہر کے وقت لوگون نے انکو اور اونکی والدہ کو قید کر کے عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو تخت شاہی پر بٹھایا اور اوسکا لقب عالمگیر ثانی مقرر کیا پھر ایک ہفتہ کے بعد عاقبت محمود خان کہ وہ شہاب الدینخان المخاطب عماد الملک غازی الدینخان ابن غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ نبیرہ آصفجاہ بہادر کا اتالیق تہا حسب الحکم اپنے آقا کے احمد شاہ اور اونکی ماں کی آنکھوں مین سلائیان کھنچین اسلئے کہ ہر ایک فتنہ انہین سے پیدا ہوتا تہا اور اس سانحہ کے بعد وہ عاقبت اپنی فوج کے بلوے مین تنخواہ کے

طلب کرنے پر عماد الملک کے ایماء سے قتل ہوا اوسکی مدت سلطنت چھہ برس تین ماہ دس روز ہے +

محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی کا بیان

عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ کو احمد شاہ کے بعد شعبان کی دسوین تاریخ ۱۱۶۷ھ ہجری مین بعض اراکین دولت نے تخت سلطنت پر بٹھا کر اونکا لقب عالمگیر ثانی کیا۔ واضح ہو کہ یہ صرف برای نام بادشاہ رہا اسواسطے کہ تمام ملک ہندوستان مین ہر ذی اقتدار شخص اپنی حکومت کا مدعی تھا۔ شروع ۱۱۶۸ھ ہجری مین جب معین الملک خلف قمر الدینخان کا انتقال ہوا تو احمد شاہ ابدالی نے لاہور کی صوبہ داری میر مومن خلف معین الملک کے نام سے بحال کی چونکہ وہ صغیر سن تھا اسلئے اوسکی والدہ مہمات مالی کا سرانجام کرتی رہی چند روز کے بعد عماد الملک وزیر دہلی نے مملکت لاہور پر یورش کر کے معین الملک کی بیوی کو گرفتار کر لیا شاہ ابدالی کو جب اس امر پر اطلاع ہوئی تو فی الفور بیقرار ہو کر روانہ ہوا اور نہایت سرعت کے ساتھ برق و باد کی طرح دہلی سے بیس کوس پر آکر خیمہ زن ہوا عماد الملک نے اسی عورت کی سفارش پہنچائی اور خود استقبال کیلئے گیا اور شاہ ولی خان وزیر ابدالی کی سازش سے اور پیشکش کا کرکے اُسکے ساتھ تھہرنے سے محفوظ رہکر وزارت پر بحال رہا اور شاہ ابدالی ۱۱۷۰ھ ہجری بروز جمعہ ملک قندھار سے ہندوستان کی طرف روانہ ہو کر دار الخلافت شاہجہان آباد مین نزول فرمایا اور عالمگیر ثانی سے ملاقات کی اور کامل ایک ماہ تک یہان رہا کیا اس عرصہ مین تمام ملک کو غارت کر دیا شاید کوئی اُسکے ہاتھ سے بچا ہوا اور تیمور شاہ اوسکے فرزند کی شادی اعز الدین کی دختر سے ہو گئی جو عالمگیر ثانی کا برادر حقیقی تھا بعد ازان شاہ ابدالی سورج مل جاٹ کی تنبیہ کے واسطے روانہ ہوا۔ واضح ہو کہ ملکہ زمانیہ بیگم فرخ سیر کی بیٹی اور محمد شاہ کی بیوی اور صاحبہ محل زوجہ ثانی شاہ مذکور کی ہے اور اسکے بطن سے ایک لڑکی ہوئی جو محمد شاہ کو تمام خلق سے زیادہ محبوب تھی

اراکین سلطنت کی نمکحرامی سے کہ غارتگری مرہٹہ کا صدمہ اُٹھائے ہوئے تھے بکمال رنج و تکلیف بسر اوقات کرتی تھین اور اپنے ہندوستان مین رہنے کو عالمگیر ثانی اور عماد الملک وزیر کے تحت مین نہایت ناگوار جانتی تھین شاہ ابدالی کے والپس ہونیکی خبر سُنکر اپنی رفاقت کا پیام دیکر اس امر کی خواستگار ہوئین کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کرنا چاہتے ہین درّانی نے اس امر کو اپنا افتخار سمجھکر قبول کیا اور اقامت کر کے دختر مذکور کو اپنے نکاح مین لایا پس کارسازی ملکہ زمانی اور صاحبہ محل کے سفر کے اسباب کے اونکے ہمراہ کر دیئے اور اپنے ہمراہ لیکر لاہور کا ارادہ کیا وہان پہنچکر تیمور شاہ کو لاہور ملتان ٹھٹھہ کا حاکم اور جہان خان کو اوسکا سپہ سالار مع باربرداری کر کے خود اوسنے کابل و قندھار کی راہ لی یہان پر عماد الملک غازی الدینخان کو ہمیشہ بادشاہ سے خوف رہتا تھا انجام کار ارادہ اونکے قتل کا مصمم کر کے مہدی علیخان کشمیری دجال صفت کو تلقین کیا اوسنے ایکروز بادشاہ سے عرض کیا کہ اس شہر مین ایک درویش صاحب حال وارد ہوئے ہین اور فیروز شاہ کے کوٹلہ مین اقامت گزین ہین قابل زیارت ہین بادشاہ سادہ مزاج نے جریدہ ہو کر واسطے ملاقات اس جعلی درویش کے جسوقت معہود جگہہ پر پہنچے حجرہ کے دروازہ پر جاتے تھے تلوار جو اونکے ہاتھ مین تھی اوس موذی نے لے لی اور جسوقت کہ بادشاہ پردہ اُٹھا کر اندر گئے ہین باہر سے کیواڑ بند کر زنجیر چڑہا دی مرزا بابر خلف اعز الدین داماد بادشاہ کا جو ہمراہ تھا اوسنے جب یہ سانحہ دیکھا تلوار کھینچکر ایک کو مجروح کیا عماد الملک کے لوگون نے دوڑ کر اوسکو گرفتار کر لیا اور محفوظ پالکی مین بٹھا کر سلاطین کے قیدخانہ مین بھیجدیا اور حجرہ مین بجائی درویش کے تین چار ازبک خونخوار کہ اس امر کے منتظر تھے تلوارین اور کٹارین خوب مار کر اس بیچارے کی جان لی اور اونکی لاش دریا کی طرف پھینکدی منقول ہے کہ تھہدون نے انکا لباس بھی اتار لیا تھا چھ پہر کے بعد بعض لوگون نے اس کشمیری کے حکم سے لیجا کر ہمایون کے مقبرہ مین دفن کیا اور اسی روز محی السنت

چوبیچہ اور بیلسانز اور اس کی ... شیخ نور
قطب عالم فرزند علاء الحق کی بیعت
سے پنجالے مین رہے
کی شیخ نے انواع نعمت کا اسباب
کیا ہے من بعد ... شریف ... مین
لائے سلطان ابراہیم شرقی نے
مع شیخ سے ... اعیان سلطنت
... سلطان ابراہیم ... اکثر تشریف لے گئے
سلطان ... مشہور ہے کہ ایک نعمت
پیالہ ... پیالہ ... ایک مرید
جب نقیر سے ... عفو کرتے ہین ...
سلب کر لیتے تھے بعض ... کرتے تھے
یہی ملاقات مین ... متوجہ ... بغیر
کہ وہ ... نصف کر دیا
بعد اسکے ... زندہ رہے ... ہین
تھا ... آپکا ... مین ماہ ذو ...
انتقال آپکا ... سنہ ... زبان ...
مین ... چہار شنبہ ...

سلطان بیان سن گیارہ ذکر مخدوم جہانیان

تھا اور آخر عہد مین سلطان فیروز شاہ
بادشاہ دہلی کے بعہدہ ... مین ہوا ہی
مزار مبارک آپکا خطہ روضہ مین ہی
اور نسب شریف آپکا بارہ واسطے
حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو
پہونچتا ہے اسیطرح سے سید جلال
بخاری المشہور مخدوم جہانیان جہان
گشت بن سید سلطان سید احمد کبیر بن سید جلال
بخاری اول بن السید ... تا آخر بارہ
واسطے تک

شیخ سراج الدین قدس سرہ کا بیان

آپ کبار اولیا سے ہین اول
خدمت مین مخدوم جہانیان
کی رہے تربیت پائی وہ لوگ
جو علم ظاہر رکھتے تھے امامت پر
شیخ کی انکار کرتے تھے مخدوم نے
سنکر فرمایا کہ شیخ سراج الدین
جبکہ کعبہ کو آنکھ سے اپنی نہین
دیکھتا ہے تکبیر تحریمہ نہین کہتا ہے
نماز نہین پڑھتا مراۃ الاسرار مین
لکھا ہے کہ جب شیخ بدیع الدین

ہرام نے کالپی کو آئے اور ترقی
پائی اوسوقت بندرشاہ وزیر گان
سلطان فیروز شاہ دہلی سے عالم
کالپی کا تھا اور مرید شیخ سراج الدین
کا آرزوے ملاقات کی شیخ سراج الدین
پاس آیا خادم نے کہا کہ اس وقت
فرصت نہین اپ معروف یاد الٰہی
کے ہین چونکہ بعض حرکات آپ کے
بحسب ظاہر خلاف شرع شریف
کے تھے ارباب غرض

خلف کامبخش بن اورنگ زیب کو تخت شاہی پر بٹہاکر شاہ جہان کے ساتہہ ملقب کیا مدت سلطنت عالمگیر ثانی کا تخمیناً چہہ سال ہے +

علی گوہر شاہ عالم کا بیان

علی گوہر شاہ عالم بہادر ولیعہد عالمگیر ثانی عماد الملک وزیر کے ہاتھون سے اپنے باپ کے حین حیات سے شہر و دیار مین آوارہ سرگردان پہرتا رہتا تہا اتفاقاً دریای کرمناسا سے کہ جو صوبۂ عظیم آباد کی سرحد پر واقع تہا عبور کرکے چند کوس آگے بڑہا تہا کہ اپنے باپکے قتل ہونیکی خبر سُنی موافق قاعدہ خاندان بابریہ کے ۱۱۷۳ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس فرماکر شاہ بادشاہ عالم لقب اپنا کیا اور ایلچی کو طرف شاہ ابدالی کے اپنے استعانت کے لئے روانہ فرمایا اور شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کو بہی قلمدان اور دیگر عطیہ واسطے تالیف قلوب کے بہیجکر منتظر مدد آنی کا تہا کہ اسمین بعض بعض امراء اور جمعدار مع اپنی جمعیت اور سوار و پیادہ کے حاضر ہوکر تخت سلطنت کو مضبوط کرنیکے لئے مستعد ہوئے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ بادشاہ نہایت شجاع اور دلاور تہا چنانچہ مورخین نے لکہا ہے کہ ایکبار شہزادگی کے عالم مین حین حیات اپنے باپکے علی مردان خان کی حویلی مین مقیم تہا کہ دفعتاً عماد الملک کے دس بارہ ہزار سوار گرفتار کرنیکے لئے آگئے اور حویلی کا چہار طرف سے محاصرہ کرلیا باوجود تہوڑے سے رفیقون کے باہر آکر تلوار کا ہاتہہ کرتا ہوا ایسا نکل گیا کہ اگر سام اور رستم بہی ہوتے تو انگشت حیرت کی دانت مین پکڑتے۔ بعد جلوس کے بہی رام نرائن متمردسے جب لڑائی کا اتفاق پڑا جنگ کیوقت باوجودیکہ ایک طرف سے صفوف انگلشیہ کی طرف کہ وہ اُسکے شریک تہے گولیان بندوقونکی مثل اولون کے برساتے تہے اور دوسری طرفسے بہوجپور یا وغیرہ کے زمینداروں کی بندوقین چہٹکتی تہین لیکن بادشاہ کے مددگارون نے آخرکار ڈہالین اور تلوارین گہوڑون سے اوتر اوتر کر

ایسی جنگ کی کہ فوج مخالفین مین ایک تزلزل عظیم واقع ہوا اور بجای قرار کے فرار ہونا غنیمت جانا اور رام نرائن نے زخمی ہوکر ہودے کے سایہ مین تختے کے پناہ لی اس طرح سے اپنی جان کو بچاکر میدان سے نکلگیا بادشاہ کامیاب اور ظفریاب ہوا کہ ایلچی نے جب بادشاہ ابدالی کو یہ خبر پہنچائی کہ عماد الملک نے اسطرح سے نمکحرامی عالمگیر ثانی سے کی ہے اور اپنے خالو انتظام الدولہ خان خانان کو اوسنے تلوار سے مارا تہا اوسکا بہی قصہ بیان کیا اور نجیب الدولہ اور کل افغان اور سب راجہ آپ کی مہربانی کے خواہان ہین اور اس سے پیشتر بہی مرہٹہ کی گستاخیونکی خبرین شہزادہ تیمور شاہ اور سپہ سالار جہان خان سے گذری تہین ارادہ فرمایا عماد الملک اوسکے آنے کی خبر پاکر سورج مل جاٹ کی طرف بہاگا اور شاہ ابدالی نے آتے ہی اول میدان باولی مین جو اطراف دہلی مین ہے دتا سردار مرہٹہ سے مقابلہ کیا لوگون نے مرہٹہ کی فوج مین سے نکالا اور چونکہ دتا مع کل اپنے رفیقون اور ہمراہیون کے آخر جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری مین تلوار سے مار گیا ہے لہذا مادہ تاریخ اوسکا یہ ہے ۔

کرد سلطان عصر درانی ۔ قتل دتا بہ تیغ دشمن گاہ ۔ گفت تاریخ این ظفر آزاد ۔ نصرت بادشاہ عالیجاہ ۔

پہر بارہوین صدی کے چوہترہوین سال مین چہٹی جمادی الثانی کو پانی پت کے شمال مین سداشیو راو بہاو سے جنگ عظیم واقع ہوئی رؤسا ابدالی اور ہند کے سرداروں مثل نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ وغیرہ کی لشکر مرہٹہ سے ایسی جنگ پیش آئی اور جانبازی کی کہ قلیل عرصہ مین کشتون کے پشتے ڈالدیے معرکہ کی جگہ خون مقتولون سے گلرنگ اور میدان عدم کا موت کی کثرت سے کمال تنگ ہوگیا تہا دس ہزار روہیلے ہمراہ نجیب الدولہ کے کہ جوہر شجاعت مین مشہور اور بہادری مین ضرب المثل تہے لشکر مین گہس کر بونت راو خسرلو پار کو کہ مدار المہام اور قوت بازو اوسکا تہا مار لیا بائیس ہزار لونڈی غلام دکہنی لشکر تقسیم مسلمانون مین ہوئے اور جواہرات بیش قیمت و زر و زیور اور مختلف اقسام کے اسباب اور توپخانہ اور پچاس ہزار گہوڑے اور

تصنیفات آپکی بہت ہین دیوان اشعار کا آپنے بموجب ارشاد خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے لکہا ہے اقسام اقسام کے کلمات نفیس اوس مین مندرج ہین ایک

دو لاکھ زر گاؤ کئی ہزار اونٹ اور پانسو ہاتھی غازیان نصرت شعار کے قبضہ مین آئے اور جو تلوار کے خوف سے آوارہ دشت ناکامی ہوئے تہے دیہاتیون نے خبر پاکر پکڑ لئے اور مار ڈالے لینے مین اونکے کسی قسم کا تامل نہ کیا مورخین بیان کرتے ہین کہ اس لڑائی کے بعد ایک عرصۂ دراز تک اوس گروہ مذکور مین ظاہر نہ ہوا اور نہ اوسکے پیشتر عمل غنیم کا ملتان اور ڈیرہ غازی خان اور دریای جمنا کے دوسرے جانب تک ہو گیا تہا اور باوجود اس امر کے کہ سلطنت ہند و دکن کی رکہتا تہا جب دہلی کا قلعہ سر کیا بہ سبب کم حوصلگی اور پست ہمتی کے چہت دیوانخانہ شاہی کی جو چاندی سے بنی ہوئی تہی اوسکو نکالکر روپیہ ڈہلوا دیئے اور آلات طلائی اور نقرئی وقف قدم رسول صلعم اور حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے مزار اور مرقد فردوس آرامگاہ سلطان محمد شاہ کے مثل قندیل وغیرہ کے منگوا کر اپنے تصرف مین لائے تہے خیر بڑے بڑے سردار مارے گئے گوبند پنڈت کا سر کاٹا گیا بسواس راؤ بالاجی راؤ کا بیٹا اور سداشیو راؤ عرف باؤ بالاجی راؤ کا چچازاد بہائی اور علاوہ انکے اور بہی بادیہ پیمای عدم کے ہوئے ابراہیم خان کارڈی کے جسکے ساتہہ بارہ ہزار بندوقچی تہے اسیر کر کے بحر ممات مین غوطہ دیا شمشیر بہادر برادر علاتی بالاجی راؤ کنچنی زادہ لٹیرونکے ہاتہہ سے بہاگا بہاگ مین اثنای راہ کے اندر مارا گیا غرضکہ غنیم کے سردارون مین سے کوئی بہی نہ بچا ملہار اور ٹل مہادجی سیندہیہ بہزار خرابی مالوے سے بہاگ کر شہر پونا مین پہنچے اور لشکر اسلام عالیمقام نے اہل کفر کا خوب قتل عام کیا اور بعد قتل بیشمار کے جب رحم آیا تو اوس گروہ بدکیش مین سے بہت سے لوگون کے ناک کان کاٹ لئے - اور شاہ ابدالی نے اس فتح و کامیابی کے بعد دہلی مین وارد ہو کر سلطنت ہندوستان کی شاہ عالم بادشاہ کیلئے اور یہانکی وزارت شجاع الدولہ کے نامزد کی اور امیر الامرائی نجیب الدولہ کے نام مقرر کی اور نجیب الدولہ سے کہا کہ تم مرزا جوان بخت شاہ عالم کے بیٹے کو اور سداشیو راؤ نے جنگ

ایک جا قرار دیا سب کے سب سے ہوئے
مجسم پاسے اوسی جا مدفون کیے گئے
تہا کہ دل مین تہی ظہور مین آئی مشاہدہ
سے شاہد کے شہید ہوئے طلب مین
مطلوب کی مظلوم ہوئے تفصیل اسکی
ہے کہ ایک وقت جامع مسجد مین خواجہ
مسعود بک اور سید محمد گیسو دراز ہر دو
رحمۃ اللہ بیٹہے ہوئے تہے جماعت
نماز کی تیار ہوئی جسمین امام مسجد نے تکبیر
آخیر کی اغوا سے نفس ناروا کے سلطان
کی طرف سے یہ خیال خاطر مین گذرا کہ آج
ایسے بزرگوار میرے اقتدا مین ہین کیے دو
کچہ تخیر میرے حق مین کی یہ بادشاہ سے
کہین تو میری سات بیٹیان ناکتخدا ہین اونکی
شادی ہو جاویگی مسعود بک نے کشف
باطن سے معلوم کر لیا اور بآواز بلند کہا
او امام مسجد یہ وقت عبادت الٰہی کا ہے
خیال فاسد تیری خاطر مین گذرا خدا تیرا
تیر سے پاؤن کے تلے سے بعد اوسے

[illegible]

نماز جمعہ عام خلایق اس کلمہ کو سنکر [illegible]
سکے اتفاق سے علماے ظاہر نے
حضرت شیخ پر خواجہ مسعود بک کے کلمہ اوپر
شہادت ذہنی تصرف باطن سے دریافت
سکے ایک مرید یگانہ سے اپنے گروہ
اس وقت سید سیف بیدری ہین
سپرد کر کے لوگ پیچہے
وصیت کی کہ جب ظاہر سے آب جبین
قتل کرین اور اعضا جدا جدا ہوگا
مین ڈالدین دریا کو ایسا جوش ہو
طغیانی کریگا کہ تمام شہر غرق آب ہو جاویگا
خلقت مضطرب ہو کر سے رجوع کریگی
اور علاج چاہیگی تم وقت بشر طیکہ
حاکم یہان کا اپنی لڑکی جو صاحب جمال
ہے فلان درویش کو آتش عشق کی کالون باطن مین رکہے
سے آتش عشق کے عقد ازدواج مین دیوے
مشتعل ہے اور طالب مطلوب ہے اسکی
اور طالب سر زمین دیتا ہون آب ہمینا مین ڈالدینا
سب مجمع سے وہ جمع ہوکر مجمع مین جا پہنچیگا
سر نا رسے پر دفن کر دینا جوش پیدا ہوگا
خلایق شہر کی غرق ہونے سے بچ جاویگی

گذشتہ مین محی السنہ کو معزول اور مقید کرکے اسکو تخت نشین کیا تھا شاہ عالم کا نائب کرکے دہلی مین رہو اور شاہ عالم کو ملک بنگالہ اور عظیم آباد سے دار الخلافت مین بلالو اور شجاع الدولہ سے یہ ارشاد ہوا کہ تم شاہ عالم کو وہان سے یہان لے آؤ اور تم اونکی اطاعت مین رہو اور انکو خلعت فاخرہ دیکر ملک اودھ اور الہ آباد کی طرف رخصت فرمایا اور آپ چھٹی شعبان کو دہلی کے باغ شالہ مار سے اسپالیین قندہار کو سدہارا اور بادشاہ عظیم آباد کے اطراف مین منیر الدولہ کے انتظار مین رہے اور یہ منیر الدولہ احمد شاہ ابدالی کے آگے آگے بطور سفارت کے آیا تھا اور اُس سے یہ مقصود تھا کہ ارکین کی عرضیون سے شاہ ابدالی کا حال اور قوم مرہٹہ کے استیصال کا حال جسنے ہندوستان کی سلطنت کا قصد کیا تھا اور سلطان جہان بخت کی نیابت کا حال اور سکہ کا جاری ہونا اور خطبہ کا پڑہا جانا اور نذر و تہنیت جلوس کا فراہم ہونا اوسکو معلوم ہوکر باعث اطمینان ہوا اور یہ بات اُسکو ثابت ہو گئی کہ احمد شاہ نے دہلی کے امرا خصوصاً نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ اور احمد خان بنگش اور تمام پٹہانون کو شاہ عالم کی اطاعت کے باب مین بہت تاکید کی ہے بلکہ شجاع الدولہ بادشاہ کے لینے کو اپنے صوبونکی طرف روانہ ہو چکا ہے پس شاہ عالم نے خدا تعالی کا شکر ادا کیا اور جلوس کے دوسرے سال مطابق سنہ ۱۱۷۴ ہجری کے عظیم آباد سے نکلکر شجاع الدولہ کے ملک کی طرف روانہ ہوا اور شجاع الدولہ اُدہر سے اپنے صوبونمین پہنچکر فوراً روانہ ہوا اور بیس روز کے عرصہ مین سیتاپور مین آگیا اور شاہ عالم نے جو عظیم آباد سے نکلکر سید راجہ کی سرای مین اپنا قیام گاہ بنایا تھا سولہوین ذیقعدہ کو حاضر ہوکر شاہ عالم کی ملازمت حاصل کی اور شجاع الدولہ کو اوسوقت تک خلعت عطا نہین ہوا تھا مگر وزارت کا کام نہایت خوبی سے انجام دے رہا تھا اُسوقت شاہ عالم نے ایک ہار مروارید کا اور خلعت ہفت پارچہ چار قبا اور ایک قلمدان مرصع عطا فرماکر ممتاز کیا اور وہان سے وہ دونون شخص بادشاہی عمل کو زور قایم کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ سورج مل جاٹ

باوجود یکہ شاہ ابدالی اور مرہٹہ کا حال بچشم خود معاینہ کرچکا تھا تاہم شاہ عالم کی بادشاہت پر راضی نہوا اور طمع اوسکی دامنگیر ہوئی اور اکبرآباد کے قلعہ دار سے سازش کرکے تمام سامان شاہی پر قبضہ کرلیا اور نجیب الدولہ اور مرزا جوان بخت ولیعہد کو جو شاہجہان آباد مین موجود تھے اونکو سُست و کاہل سمجھکر اور شاہ ابدالی کو مسافت بعیدہ پر جانکر بغاوت اختیار کی بلکہ شاہ موصوف کے نایب کو جو ملک لاہور مین تھا اُسکو قتل کرڈالا اور ایک شخص کو جسکا نام جسا تھا بادشاہت کے ساتھہ نامزد کرکے اوسکے نام کا سکہ جاری کیا اور سکھون کا ایک گروہ عظیم اوسکے ساتھہ ہوگیا اور شاہ ابدالی کو جب اس سانحہ کی اطلاع ہوئی تو اُسنے لاہور کا قصد کردیا +

مورخین لکھتے ہین کہ یہ ساتوین بار تھی جو اُسنے ہندوستان کی طرف قصد کیا ہے الغرض جب سکھون نے اسکی اطلاع پائی تو مقام روہی مین دو لاکھہ سوار اور پیادہ کے قریب جمع اور فراہم ہوگئے جب شاہ ابدالی کو اُس قصہ کی خبر ہوئی تو بطور الیغار کے نوّے کوس مسافت دو دن مین قطع کرکے دفعتاً اونکے سرپر آگیا اور قریب بیس ۲۰ ہزار آدمیونکے تہ تیغ کیا اور تمام مال واسباب لوٹ لیا اور بفراغت تمام ۷ رشعبان کو فتحیاب ہوکر لاہور مین داخل ہوا اور وہان مقیم ہوکر نورالدینخان ابدالی کو جو اوسکا چچازاد بھائی تھا اور شاہ ولی خان وزیر کو اپنے سکہ جیون کشمیری پر متعین کیا چونکہ اوسوقت شاہ موصوف کا اقبال یاور تھا نورالدینخان پہنچتے ہی اوسپر فتحیاب ہوا اور اُسکے تمام اہل وعیال کو قید کرلیا - شاہ ابدالی کو جب فتح کی خبر ہوئی - تو خان مذکور کو وہان کا نایب مقرر کرکے سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین وہانسے مراجعت کا قصد کیا اور لاہور سے کابل کی طرف روانہ ہوا شاہ ابدالی کی یہ آخری مراجعت ہے کہ اسکے بعد اس طرف کو اوسکی مراجعت کا اتفاق بسبب بے انتظامی خراسان کے نہوا اور یہان انہین چار پانچ سال کے عرصہ مین بسبب طمع سراج الدولہ کے جو علی وردیخان کا پوتا ہے جسکا ذکر آیندہ بیان کیا جائیگا صاحبان انگریز نے ملک بنگالہ کے اطراف وجوانب مین استیلاء

سے جناب کی سلطنت جو بخوبی ترقی ہوئی بہت ہوئی خواہجہان کو نظر قبول تہا جاری ہے اوبچا بی شہرت آپکی دریا سے گنگ کے ایک گوشہ ویران کی بچھا بی تب ایجگرین کنارہ پر تشریف ہوئے وہان نے سکونت قنوج وہان خلقت نے اژدہام کیا اس سے صاحب ولایت قنوج مین ہوئے اور ایتک ال کو پہونچے الہام غیب سے اودہ سے واضح ہوکر جب آپ

شاہ نظام پیشتر خانگو شیخ اخی کے تھے ذوق سماع کا قدس سرہ کو بہت تہا مانک کرایکوقت موسم مین ہولی کے کیہان منعقد نوروز ولادت کے ہے استماع سماع ونغمہ سے حالت وجد مین مستغرق ہوکر تین روز تک اون لوگون مین وجد کرتے رہے ایہم شور وغوغا ہوا تمام خلق شہر قنوج کی جمع ہوئی آپ بے اختیار جامہ چاک ہراہ اونکے ہوئے اجب غوغا زیادہ ہوا تاتی

[illegible]

باکر میر جعفر خان خسر میر محمد قاسم خان کو مرشد آباد کا صوبہ دار اور ناظم مقرر کیا تھا چونکہ اون ایام مین حدود مذکورہ کے اندر جنگ و جدال کا بازار گرم ہو رہا تھا اور اس اثنا مین میر جعفر خان نے بھی اپنے داماد میر محمد قاسم خان کو اپنی امداد سے صاحبان انگریز کو شکست فاش دی تھی شجاع الدولہ قلعہ جات بسی کا فتح کر کے عالیجاہ میر محمد قاسم خان مذکور کی ترغیب سے عظیم آباد پٹنہ اور بنگالہ کے ملک کی تسخیر کے لئے شاہ موصوف کو اپنے ہمراہ لیکر ستر ہزار سوار اور اسی قدر پیادہ فوج سے سرداران انگلشیہ کے مقابلہ پر روانہ ہوئے ۵ جمادی الاول ۱۱۷۸ھ مین جنگ عظیم واقع ہوئی اور قریب بیس ہزار کے لشکر اسلام سے سیراب جام شہادت ہوئے اور لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی قضای الٰہی سے اس تسخیر مین بادشاہ موصوف شجاع الدولہ سے الگ ہو کر دوسری طرف جا رہے تھے کہ اثنای راہ میں صاحبان انگریزون کے ہاتھ لگ گئے وہ نہایت احترام اور عزت کے ساتھ شاہ موصوف کو اپنے ہمراہ لے گئے اور کہنے لگے کہ تم ہمارے بادشاہ ہو ہم تمہارے فرمانبردار ہین اور آپ سے ہمکو جنگ مقصود نہین ہے۔ شجاع الدولہ منہزم ہو کر الہ آباد مین آ گئے اور وہان جمعیت کر کے ایک لاکھ سوار اور پیادہ سے دوسری بار صاحبان انگریز کا مقابلہ کیا مگر اس مرتبہ بھی شجاع الدولہ کو شکست ہوئی شجاع الدولہ نے ناچار ہو کر روہیلون اور مرہٹون سے کمک چاہی اور غازی الدینخان بہادر کی بھی تالیف کر کے اپنے ساتھ متفق کیا آخر کار ماہ ذیقعدہ مین جنگ عظیم برپا ہوئی بہت سے لوگ خوفناک ہو کر رم گئے اور خود شجاع الدولہ گریز کر کے جمنا کے گھاٹ سے عبور کرتے ہوئے گوالیار کو روانہ ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے ہمراہی بہت سے دریا مین ڈوب ڈوب کر مر گئے اور فیروز جنگ بہادر نے بھی روگردان ہو کر قلعہ جات مین پناہ لی پس شجاع الدولہ نے مغلوب ہو کر صاحبان انگریز سے مصالحت کی اور وہ انکا تمام ملک اپنے تصرف مین لا کر بادشاہ کو اپنے ساتھ لئے ہوئے لکھنؤ مین داخل ہوئے اور شجاع الدولہ فرخ آباد مین آ گیا اس اثنا مین کہ نقد صوبہ اودھ

سلاطین پٹھان لودھی

سکندر لودی کا [illegible] قبضہ مین [illegible]
[illegible] کمالات مین جناب کے
[illegible] بہت ہین اور وفات
[illegible] سلطنت مین جلال الدین
اکبر بادشاہ کے [illegible]

شجاع الدولہ کیلئے اور الہ آباد بادشاہ کیلئے مختص کر دیا اور مابقی پر جسکا حصہ تہا وہی اوسکا قابض تہا اسہین ایام مین جب سورج مل جاٹ جو عماد الملک کا ممد اور معاون تہا سید محمد خان برادر زادہ بہادر خان بلوچ کے ہاتہہ سے مابین شاہ جہان آباد اور فرخ نگر کے میدان جنگ مین قتیل ہوا اور اوسکا بیٹا باپ کے انتقام کیواسطے اور شاہجہان آباد کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا نجیب الدولہ نے اگرچہ جنگ کی گرم بازاری رکہی مگر آخر کار مصالحت کر کی اور آتش فتنہ کو آب صلح سے فرو کیا شاہ عالم بادشاہ جو بد اقبالی سے ہمیشہ کسی ایک ملازم کے محکوم رہا کرتے تہے الہ آباد مین منیر الدولہ کی بیعت اور سرداران انگریزی سے تنگ آکر شاہجہان آباد کا ارادہ کیا اور قصد کیا کہ اپنا لباس شاہی اس شہر کے باشندون کو دکہلاؤن مگر اس امر کو بعید از عقل خیال کر کے اعوان اور انصار کے بہم پہنچانے مین کہ اوسمین بعض سردار مرہٹہ نے جو لشکر اسلام کی تلوار سے بچ رہے تہے اور ملک دکن اور مالوے مین جا بسے تہے بوساطت بعض امیرون کی رفاقت کا عہد و پیمان کر کے بادشاہ کو مطمئن کیا تہا اور پیا پے عرضیان قبول مسئولات کی گذرانین پس بادشاہ نے بیتاب ہو کر اپنا مطلب ظاہر کیا اگرچہ انگریزی والون نے منع بہی کیا اور اُسکی قباحتین بہی حضور کو سمجہائین لیکن الہ آباد کی اقامت پر راضی نہوا لہذا افسران انگریزی نے مجبور ہو کر ناچار اجازت دی بادشاہ نے وہان منزل بمنزل کوچ کر کے قلعہ دار الخلافت مین کہ بادشاہی دولتخانہ تہا نزول فرمایا اور حرم سرا مین داخل ہونیکے بعد لہو ولعب مین مشغول ہوا اسکے بعد جب مرہٹون نے زیادہ طلبیان شروع کین تو بادشاہ نے متفکر ہو کر مرزا نجف خان سے مدد طلب کی یہ بہادر باوجودیکہ اسکے پاس فوج تہوڑی تہی لیکن اونکی گوشمالی کیلئے باہر نکلا اور ہر طرح سے غالب آیا بادشاہ کے دل مین اُسکی جگہہ ہوئی اور مرہٹہ نے ترقی کی پہر سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین عبد اللہ خان کشمیری اور نیز دیگر لوگ جو ارکان سلطنت تہے نجف خان کے اقتدار و مرتبہ پر حسد کر کے ضابطہ خان کو کہ روہیلون سے

شیخ اتی کا موقوف رہا تہا چنا
کہ گذر را ادسدم شیخ اتی سے ترقی ہین
آپ کے اور آپکے فرزندون
کا تا قیامت گرم رہے ... متین صحبت
مین سلاطین کی ... دعا کی تہی
رہے سلطان سکندر لودی اور ... دوست
سلطان ابراہیم لودی اور

وفات آپکے فرزند راست پر اپنے بٹھلایا کرتے تہے بعد
عالیشان ہوئے دیوان ہزار روپیہ واسطے
مدد معاش آپکے مقرر رہے بلدہ قنوج سے
تشریف لاکر قصبہ بیانہ مین ہی سکونت اختیار
کی بہیم صدر جہان نیز میر صدر الدین نے
بعد عم کے ربتہ عالی پیدا کیا کمالات آپکے بہی
بہت مشہور ہین آپ عہد مین جہانگیر بادشاہ
کے صاحب نوبت اور صدر الصدور
تمام ملک کے تہے مرقد شریف جناب کی
قصبہ بیانہ مین ہے وفات آپکی

پہلا دفتر
سلاطین ہند کے بیان مین

کے سب سے بہترین فرزندون سے آپکے
سید نظام کمال جوہر شجاعت و سخاوت
سے موصوف تہے خدا پرست شاہجہان نے
نوبت اور خطاب مرتضی خان دیانت
میر صدر الدین اولاد سے سید کمال
کے ہین کہ وہ عادت مین بالکونین
ترمذی سے دہلی کو آئے تہے علاء الدین
کے ترمذی کو بہت اعزاز
نجی نے سید کمال سرکشل مین وطن
اکرام سے رکہا بہ قصبہ میر صدر الدین
اختیار کیا اولاد سے آپکی میر صدر الدین

وارد قنوج ہوئے ہین شیخ ضیاء الدین بخشی قدس سرہ کا بیان
بزرگ اور ... منتخب ... سے ... صاحب دیوان ... علم پہنچائی تہی
بیکہ بدایون مین ... جب سن تمیز کو پہنچے ... تو آپ نے بہ حضور ... سے
پیدا ہوئے ... فیض مین مہارت ... شیخ فرید ... قاضی حمید الدین ناگوری ... کا حاصل
خدمت مین سجادہ نشین ... ارادت ... جیسا کہ
... کیا تصنیف آپکی بہت ... سلک السلوک اور طوطی نامہ نادر کتاب

کے گروہ کا افسر تہا اور اوسکے پاس ایک جم غفیر جمع تہا سب بے سرتابی کی رہنمائی کی سب کے کہنے سننے سے اوسکا مزاج بہی متغیر ہوگیا۔ امیر الامرا ذوالفقار الدولہ نجف خان بہادر نے اوسکی ایسی گوشمالی مناسب کی کہ بجز امن و پناہ کے اور کچہہ بس نہ بن پڑا۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ خان موصوف نے اس سے ایسی جنگ کی کہ شاہ ابدالی کی جنگ کے بعد کبہی ایسی جنگ نہ ہوئی تہی ہزارون آدمی میدان جنگ مین بے سر و تن پڑے تہے پہر جسوقت کہ خان موصوف کو پشیمان پایا تو امیر الامرا نے اوسکی عذر خواہی قبول کی اور تقصیر معاف کی پس بہت روزون تک وہ خدمتگذار رہا اور امیر الامرا کو اپنی ہمشیر اور نجف قلی خان کو جو امیر الامرا کا متبنی بیٹا تہا اُسکے لئے اپنی دختر دینی قبول کر کے اس صلہ مین سہارنپور کی فوجداری پر سرفراز ہوا چند روز کے بعد غلام قادر خان خلف ضابطہ خان کا بلطائف الحیل ۱۲۰۲ سنہ ہجری مین قلعہ مین داخل ہوکر اکبر و شاہ عالم بہادر کو تخت پر سے اُتار کر قید کیا اور جہان شاہ نامی ایک شہزادہ کو اولاد تیموریہ سے اسی وقت برائے نام تخت پر بٹہایا بعد دو چار روز کے پہر اس جناب کو قید خانہ سے بُلا کر جواہر طلب کئے اونہون نے محل سرای مین جاکر جسقدر جواہرات تہے سب لا دیے اسکے بعد اس نمک حرام نے سر دربار اس بزرگوار کو زمین پر گرا کر چہاتی پر چڑہ کر اپنی کٹار سے اونکی دونون آنکہین نکال لین مادہوجی سیندہیا مہاراج بہادر والی دکن کو کہ اون ایام مین وزارت دہلی پر مامور تہا جب اسکو معلوم ہوا تو اوس بے ادب کے انتقام کیلئے فوج روانہ کی غلام قادر مردود یہ سنکر مرہٹہ کی طرف بہاگ گیا پس دہلی مرہٹون کے قبضہ مین آئی انہون نے شاہ عالم بہادر کو دوبارہ تخت سلطنت پر بٹہایا لوگون نے تہنیت کی نذرین گذرانین اور وہ نابکار اس طرف ایک زمیندار کی کوشش سے گرفتار ہوکر پکڑا ہوا آیا مرہٹون نے اس ناعاقبت اندیش کو لوہے کے پنجرے مین بند کیا اور بند بند جدا کر کے چند روز مین مار ڈالا اور بادشاہ کیلئے بارہ ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیے اور شاہ حبیب کی

مشہور ہے راقم نے دیکہی ہے سنہ ۱۰۱۵ھ
مین وفات پائی بدایون مین صاحب قرب ولایت
روضہ شیخ بدر الدین صاحب کے پہلو مین ہے
کے مدفون ہوے قطعہ

ذکر مولانا ...

سلطان المشائخ

انہین پرورش کیے اور آپ رخصت ہوکر
دہلی مین آئے ملازمت مین شیخ نظام الدین
کی پہونچے اور ایک ساعت مین بامذاق حضرت
کو پایا اور قصبہ پانی پت مین آکر شرف
شاہ شرف بو علی قلندر کے ممتاز ہوے
خوارق آپکے بہت ہین وفات روز پنجشنبہ
کے تیسری شوال کو ۷۲۴ ہجری زمانہ مین فیروز شاہ
کے مزار شریف جناب کی دہلی مین ہے
شمس الدین پانی پتی قدس سرہ کا بیان

کوشش سے جو محمد میر خان اعظم الدولہ معین الملک کے خسر تھے کہ سندھیا اونکا نہایت معتقد اور مرید تھا شاہ نظام الدین نام چدر خان مذکور کو ناظم دہلی کیا چونکہ شاہ صاحب درویش بمضمون کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ کے کہ خباثت افلاس جو گذشتہ مین اوسکے سمائی تھی فی دکان شاہجہان آباد مین ڈیڑہ کوڑی روز اپنے لیے مقرر کیے اور طرفہ یہ ہے کہ وہ کوڑیان جو فراہم ہوتی تھین تنخواہ مین جہان پناہ کی ارسال ہوتی تھین اسی لیے نام انکا خلائق نے شاہ کوڑا رکہا تہا کہتے ہین زمانۂ تسلط مین اس بدبخت بخل شعار کے بادشاہ اور تمام شاہزادے خرچ واخراجات سے بہت تنگ آئے تھے حتی کہ دہلی مین خاص وعام کی یہ زبان زد ہے کہ ایک روز سب شہزادے جمع ہوکر اس فقیر کے گھر پر گئے اور اسکو ننگے پاؤن پکڑکر واسطے ادائے اپنی ماہواری کے بٹہا رکہا بادشاہ اس فقیر کے سبب سے ایسا زچ ہوئے تھے کہ ایک روز کا ذکر ہے بر سر دربار حافظ عبد الرحمن خان المخاطب شاہ نواز خان اپنے دیوان کیطرف دیکہکر یہ فرمایا کہ حافظ جی کل تو عید کا دن ہے اور ہمارے پاس دوشالہ تک نہین ہے جو ہم اوڑہکر نکلین کو صولت اسکندر کو حشمت دارا۔ ای صاحب فطرت ۔۔ پڑہ فَاعتَبِرُوا یَا اُولِی الاَبصَار کا آیہ تا ہو تجہے عبرت ۔۔ ایک شخص دریجی صاحب انگریزی افسر دہلی کا قلعدار وہ بہی وہان کہڑا ہوا تہا اوسنے بہی سنا اور بعد برخاست اجلاس کے تین عدد دوشالے کشتی مین لگاکر اوسنے پیش کیے اور آداب عرض کرائی بندگان عاصفجاہ ثانی نے جہان پناہ کے عسرت سے اطلاع پاکر سات ہزار اشرفی پالکی سے منگواکر خدمت مین روانہ کی اور ۱۲۰۹ھ ہجری مین جب مادہوجی مرا اور دولت راؤ سیندہیا اوس کا چچا زاد بہائی ورثا پایہ وزارت پر قایم ہوا اوسنے ۱۲۱۵ھ ہجری مین حراست دہلی کی چہپے کنپوے پرون نام فرانسیس کو عنایت کی اوسکے عہد مین بہی بادشاہ کو آسودگی حاصل نہوئی مگر جب ۱۲۱۸ھ مین

نا معلوم ہے [illegible] سلطان فیروز شاہ کے [illegible]
شیخ جلال الحق پانی پتی قدس سرہ کا بیان
حضرت مرید اور خلیفہ اور جانشین شیخ شمس الدین [illegible]
ترک کے ہین شیخ صاحب کا جد واسطے
امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے ایک روز مین جوانی مین لباس فاخرہ پہنے ہوئے عطر لگائے ہوئے [illegible] گہوڑے پر سوار راہ مین چلے جاتے تھے کہ یکایک نگاہ شیخ شمس الدین کی ان پر پڑی [illegible]

افسران انگریزی نے دیوکو مہتون سے لیلیا بادشاہ کو برائے نام قایم رکھکر وزارت کے کام کو اپنے ذمہ لیا اور منشی مخدوم بخش سے کہا کہ تم جاؤ اور اخراجات کارخانہای سرکاری جیسا کہ خود ارشاد کرین لکھکر لے آؤ چنانچہ منشی صاحب حاضر ہوئے اور اوسوقت جو صورت کارخانون کی تھی اسپر کچھہ اشیا زیادہ کر کے سات ہزار روپیہ کی ماہواری کے موافق لکھکر لے آئے کلان صاحب چونکہ بد فترکیون سے وہ تنخواہان سرکار اطلاع رکتے تھے معلوم کیا کہ بادشاہ بہت تکلیف مین ہین لہذا اونہون نے بارہ لاکھہ روپیہ سال اپنی طرف سے مقرر کردئے اوسکے بعد جہان پناہ نے چاہا کہ اسپر کچھہ اضافہ ہونا چاہئے لارڈ صاحب نے چالیس ہزار روپیہ ماہواری کے چند موضع اطراف دہلی مین اونکے نام چھوڑ دئے اور اپنی طرف سے ایک وکیل مقرر کردیا کہ وہ دربار مین حاضر ہوکر کاغذ و نیرو دستخط کرایا کرے اور دو کپنیان پلٹن کی مع افسرون کے نمائش سواری کی نماز جمعہ اور سیر وغیرہ کے لئے معین کین اور عیدین اور نوروز کو گورنر بہادر کا وکیل آتا اور ایکسو ایک اشرفی صاحب بہادر کیطرف سے بطور نذرانہ کے گذرانتا پھر آپ نذر اپنی دیتا اوسکے بعد سرکار کمپنی کی نذر پھر وکلای صوبجات کی نذر گذرانی جاتی یہ آداب شاہی قرار پائے اور جہان پناہ نے گورنر بہادر کیواسطے خلعت عنایت فرمایا اور یہ اوسکا ضمیمہ ہوا اور سب کے پہلے سفارت کی خدمت پر لونی اخت صاحب مامور ہوا اوسکے بعد ۱۲۲۱ھ مین شاہ عالم نے اس جہان فانی سے انتقال کیا اون کی مدت سلطنت اڑتالیس سال چند ماہ ہے ۔ چونکہ صاحب مرحوم موزون طبع تھے اور تخلص آفتاب تھا کسی نے انکی تاریخ رحلت یہ لکھی ہے ۔ دو آفتاب روی زمین بود پیش ازین ۔ زو شد آفتاب زیر زمین آہ واہ جہان ۔

اکبر شاہ ثانی کا بیان

معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی شاہ عالم مرحوم کے بعد ۱۲۲۱ھ ہجری مین تخت نشین ہوئے منشی غالب الدولہ متخلص بہ سید نے دو شعر مادہ تاریخ بطور تعمیہ اس طرح لکھے ہین ع چو از ارث جلال الدین اکبر ÷ شد اکبر شاہ ثانی صاحب افسر ÷ نوشتہ سید از روی بشارت ÷ ہمین تاریخ ظل اللہ اکبر ÷ مورخین بیان کرتے ہین کہ افسران انگریزی نے براے نام اونکو تخت شاہی پر بٹھا دیا تھا اور خود امورات ملکی کو جیسا کہ ظاہر ہے اپنے دستور کے موافق سرانجام دیتے تھے لیکن اونکا پاس اور حفظ مرتبہ شاہان قدیم کی طرح تھا اونکے بزرگون کے دربار کا جو قانون تھا اوسکے حفظ اور رعایت کیلئے اونکی رضامندی کو مقدم رکھتے تھے کسی امر مین کسی وقت رزیڈنٹ یا لاٹ گورنر صاحب بہادر نے عرض معروض اور نشست و برخاست وغیرہ مین خلاف آئین سابق کے مبادرت نہین کی جب رزیڈنٹ آتا تو بندگان شاہی کی طرح آداب گاہ سے مجرا کرتا اور اپنی جگہہ پر دست بستہ کھڑا ہو جاتا اور جب کچھہ عرض کرتا تو دست بستہ ہوکر عرض کرتا تمام قواعد سلاطین مین کسی صورت کے اندر سر مو فرق نکرتا چنانچہ ماہ جمادی الثانی ۱۲۲۴ھ ہجری مین شہزادہ جہانگیر مرزا نے جنکے دماغ مین کچھہ خلل آگیا تھا ایک روز شراب کے نشہ مین تھے کہ اتفاقاً اونکے بنگلہ کی طرف سے سٹین صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر گذرے جہانگیر مرزا نے کھڑکی مین سے اونکو دیکھا اور دل مین اونکے نہ معلوم کیا خیال پیدا ہوا کہ فوراً اونکے اوپر طپنچہ کا فیر کیا مگر نشانہ نے خطا کی اور پیشانی سے چار انگل بچکر گولی نکل گئی خوبی قسمت سے صاحب بہادر کی زندگی تو بچگئی مگر اونکی ٹوپی اوڑ گئی اور صاحب بہادر ٹوپی اوٹھا کر اوس وقت چلے گئے مگر یہ شعر زبان پر لائے کہ ع قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ÷ ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ÷ اور وہان سے اپنے مکان پر پہنچکر اس مضمون کی ایک عرضی روانہ کی کہ صاحبزادہ بہادر

نے یہ کام بلا وجہ کیا ہے دو گھنٹہ کے عرصہ مین آپ اُنکو روانہ کر دیجئے ورنہ قصور معاف گولہ چلیگا اکبر شاہ ثانی نے اُس عرضی کو سُنکر اِس قدر تامل فرمایا کہ دو گھنٹے گذر گئے پس توپ چلنے لگی اور پاسبانون نے قلعہ معلی کا دروازہ بند کر لیا اور سپاہیون نے گولون کے فیر سے قلعہ کے کواڑ توڑ ڈالے اور لین کے جوان توپین سر کرتے ہوئے محل شاہی مین دیوان خاص تک آپہونچے اکبر شاہ یہ ہنگامہ دیکھکر خود باہر نکل آئے اور صحن مین کھڑے ہو کر فرمایا کہ ان لوگون سے کہنا چاہیے ہمکو کیون ایذا دیتے ہین فوراً رزیڈنٹ بہادر نے حاضر ہو کر نہایت عاجزی اور خوشامد کے ساتھ عرض کیا کہ آپ ہمارے مالک ہین ہمارا کچھ قصور نہین لیکن شاہزادہ عالم کا مزاج حالت اعتدال سے روگردان ہو رہا ہے بالفعل اونکو آپ ہمین عنایت فرمایئے آجکل الہ آباد کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے چند روز وہان اقامت فرما کر بعد صحت واپس آجائینگے ہرگز اس سے زیادہ بے ادبی کا خیال نہ فرمایئے بادشاہ نے فرمایا اچھا اور اُسی وقت توپ بند ہو گئی اور نار فساد فرو ہو گئی اور شہزادہ کو خود بدولت نے اجازت عطا فرمائی شہزادہ اُسی وقت ارادہ کر کے میانہ مین سوار ہو گئے۔ واضح ہو کہ رزیڈنٹ بہادر بپاس خاطر ظل سبحانی پیدل سواری کے ساتھ ہو کر اونکو اپنے مکان پر لے آئے اور وہان سے عماری مین سوار کرا کر الہ آباد کی طرف نہایت شان اور رونق کے ساتھ روانہ کیا اور درماہہ بیش قرار اونکے لئے مقرر کر دیا۔ مورخین کا بیان ہے کہ عرصہ معہود کے بعد اونکو دہلی جانے کی رخصت ملی تھی مگر وہ اپنی خوشی سے وہان رہے حتیٰ کہ اوسی مقام پر اونھون نے وفات پائی۔ اور ۱۱ سنہ جلوس والا مین لارڈ ڈابرہ صاحب کہ اونکا رتبہ نہایت اعلیٰ اور شاہ انگلنڈ کے چچا زاد بھائی تھے اور نیز اُنکے باپ کی انگلستان کی سلطنت تھی وہ وارد ملک ہندوستان کے ہوئے اور اُنھون نے شاہ اکبر کی ملاقات کا ارادہ کیا اور شہر دہلی مین وارد ہوئے ایک بڑے

[illegible] خان اختیار کی
[illegible] زمانہ مین سلطان محمود گجرات مین
بن سلطان مظفر کے ولایت [illegible] کے مشتاق
آئے چونکہ مردم وہان کے [illegible]
سید جلال بخاری کے غنیمت کبری جانا خدمت مین بھی
آکر حاضر ہوئے سلطان نے
کمال اعتقاد سے شرف ملازمت
حاصل کیا شیخ احمد گنجشو بھی اون
[illegible]

[illegible] شاہ عالم [illegible]

نام شاہ عالم لقب محبوب عالم [illegible] کہ آپ
محبوب دلون کے تھے بعد وفات پدر
والا قدر قطب عالم کے سید برہان الدین
مسند ہدایت پر متمکن ہوئے شاہ عالم
صاحب نے احمد گنجشو سے بھی نعمت پائی کہ
خوارق عادات آپکے بہت ہین چنانچہ تمام
مسافر لوگ جہان گرد آدمی نیازان حضرت کی
قبول کر کے سوار بدرقہ کے ہمراہ لیتے ہین
خدا کے فضل سے جو راستہ مخوف ہے
ساتھ امن و امان کے گذر جاتے ہین
[illegible] اونکی کرامت کا حال تک
جاری ہے تولد شاہ عالم کا [illegible] ذیقعدہ
[illegible] ہجری مین ہے عمر [illegible] سال
سات مہینے [illegible] دن سال وصال دم صبح
روز شنبہ بیسوین جمادی الثانی [illegible]
[illegible] تاریخ وفات کی ہے
[illegible] باشندگان احمد آباد
گجرات کا ہے
سید [illegible] الدین قدس سرہ کا بیان
آپکو سید علیم بدایونی کہتے ہین تمام
سادات بزرگ بدایون کی اولاد آپکی ہے

جو اعمال سے ہرگز سر ہوی کے
سلطان نے اول تواضع تمام سے نہ اپنی
کرتا تھا آپ شجاعت و بزرگی مین ممتاز تھے
کے ہوئے سلطان بہت اعزاز و اکرام
کے جونپور مین ذکر سلطان ابراہیم کے
ہین بموجب اشارہ مخدوم آنی مجرد
سے مصاحبت تھی اصل سادات ترمذی
جلال بخاری کے ہین مخدوم شیخ ... راجگیری
کرتے تھے کامل مریدون سے تھے
با مراغنیا مین کسب سلوک اہل تصوف کا

مولوی صاحب نے اس امر کی روایت کی ہی کہ جب اونکے خیمہ مراد آباد سنبھل مین نصب ہوگئے کہ وہ دہلی سے آٹھ منزل پر واقع ہے تو بادشاہ نے منشی محمد علی اور دبیر الدولہ کو واسطے استقبال کے روانہ فرمایا ملاقات کے وقت لارڈ صاحب بہادر نے یہ کہا کہ ہم بھی بادشاہزادہ ہین اور بادشاہ کی ملاقات کے خواستگار ہین بشرطیکہ وہ ہمکو اپنے دربار مین کرسی عنایت فرماوین اور بیٹھنے کی اجازت دین تو البتہ ہم صاحبونکو مناسب فرمائش سے خوشنود کرینگے اور نیز بادشاہ کی بھی بہت سے معاملات کی اصلاح ہو جاویگی وہ بولے بہت اچھا ہم عرض تو کر دینگے لیکن قبول کرنا ولی نعمت کے اختیار مین ہی بس لارڈ صاحب بہادر نواب اسد اللہ خان کی حویلی مین آکر مقیم ہوئے منشی محمد علی و دبیر الدولہ نے دربار مین حاضر ہو کر لارڈ صاحب بہادر کا معروضہ عرض کیا اور بہت سے طریقون سے عرض کی کہ اونکو ملازمت جہان پناہ کی خواہش بے انتہا ہی۔ بادشاہ اوسوقت سنکر خاموش ہوئے اور شبکو محل کے اندر یہ تذکرہ جناب عالیہ والدہ ماجدہ سے بیان کیا وہ فرمانے لگین کہ برخلاف اپنے بزرگون کے یہ طریقہ نامناسب تر ہی اس لئے کہ اگر انکو کرسی نہ دیجاوے تو اس صورت مین اگر وہ آزردہ خاطر ہونگے تو یہ ہوگا کہ لاکھہ روپیہ ماہوار جو ملتے ہین وہ موقوف ہوجاوینگے جب سلطنت ہی زائل ہوگئی تو ماہوار کیا چیز ہی خدا تعالی مسبب الاسباب ہے قطع نظر اسکے اگر تم کرسی دوگے تو اسمین دو قباحتین ہین اول تو یہ کہ تمہاری تخت کا ارتفاع جسپر کہ تم ہمیشہ جلوس کرتے ہو ایک وجب ہے اور کرسی اوس سے بلند ہوتی ہی دوسرے یہ کہ اگر اسکے بعد بادشاہ لندن تمہارے پاس آوے تو اوسوقت تم بجز اس کے اور کیا کر سکتے ہو کہ وہ تمہارے تخت پر جلوس کرے اور تم دست بستہ اوس کے سامنے کھڑے رہو۔ پس صبح ہوتے ہی بادشاہ نے حسب فرمودہ اپنی والدہ صاحبہ کے اس بات سے انکار کیا

اور یہ کہلا بھیجا کہ ہم کُرسی تو نہیں دینگے جی چاہے ملو جی چاہے نہ ملو۔ رزیڈنٹ مٹکاف صاحب بہادر نے سوال جواب میں یہ دلائل جاری کیے کہ قوال اور مشائخ اور علماء تو آپکے دربار میں ہمیشہ بیٹھا کرتے ہیں یہ نہیں کہ مطلقاً کوئی بیٹھتا ہی نہیں اسکا یہ جواب ہے کہ قوال جو بیٹھتے ہیں وہ مزامیر لیکر بیٹھتے ہیں اور مشائخ ہمارے بزرگ ہوتے ہیں اور علماء ہمارے پادری بالفرض اگر لارڈ صاحب پادری بھی ہیں تو اپنی قوم کے نہ ہماری قوم کے اسکے بعد مٹکاف صاحب نے کہا کہ سندھیا بھی تو بیٹھا کرتا تھا جہان پناہ بولے کہ وہ تو معتقد ور ہے اسکے بعد شہزادہ مرزا سلیم کو کہ وہ نہایت حسین اور اپنے باپ کے لاڈلے تھے اور انگریز لوگ بھی اُنکو دوست رکھتے تھے اس قوم کی طرف افسرون نے اُنکو متوجہ کیا اور یہ کہا کہ اگر آپکے توسط سے بادشاہ لارڈ صاحب بہادر کو کرسی دیدینگے تو ہم لوگ آپکو ولیعہد کرا دینگے اور یہ کر دینگے کہ بادشاہ کے ہی جین حیات مین حکم و احکام آپکا ہو جاوے چونکہ شہزادہ صاحب نوجوان تھے بسبب طمع و استمالت کے جہان پناہ سے مُصِر ہوئے حتیٰ کہ ایکوقت تین روز تک کھانا نہ کھایا تب بادشاہ فرمانے لگے کہ اچھا مضائقہ کیا ہے ہم تمہاری خاطر سے انہین کُرسی دیدینگے اور ملاقات بھی کرلینگے شہزادے نے جہان پناہ کی زبان لیکر دربار کے دن لارڈ صاحب کو طلب کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ لارڈ صاحب بہادر جسوقت آئے مجرا کیا اور بادشاہ کی خدمت مین نذر گزرانی مرزا سلیم نے اپنے ہاتھ سے کرسی لا رکھی اور لارڈ صاحب بہادر کرسی کی طرف متوجہ ہوئے اور بادشاہ سلامت نے حاملان ہوادار کو اشارہ کیا انہون نے فوراً ہوادار کو تخت کے لب سے ملحق کر دیا قریب تھا کہ لارڈ صاحب بہادر کرسی کے دونون بازو پکڑ کر بیٹھین بادشاہ تخت جلوسی سے تخت روان پر سوار ہوئے اور دربار برخاست کر دیا لارڈ صاحب کو ہنوز کرسی پر بیٹھنے کی نوبت بھی نہ آئی کہ دربار برخاست ہو گیا فوراً چستی اور چالاکی کر کے قبل داخل ہونے دروازہ حرم سرا کے بادشاہ کی روبرو آنکر عرض کیا کہ جہان پناہ کی دعوت ہے

شاہ اکبر نے اسکو قبول کیا چونکہ ایسے دربار او زیر اور لوگ رونق مجلس حاضر تھے اوسی وقت اس ترکیب سے کہ سب سے آگے بادشاہ عماری پر سوار اور اُنکے پیچھے ابو ظفر ہاتھی پر سوار ازان بعد شہزادہ مرزا سلیم پس لارڈ صاحب بہادر اور تمام افسران طرفین یکے بعد دیگرے سواریون پر روانہ ہوئے۔ مورخین باتمکین بیان کرتے ہین کہ جب بادشاہ لارڈ صاحب بہادر کے فرودگاہ پر پہنچے وہان عماری سے اوترکر ہوادار مین سوار ہوئے اور دیوان عام تک اُسی مین سوار رہے کیونکہ لارڈ صاحب بہادر اوسوقت جہان پناہ کے میزبان تھے کمال نیازمندی سے تمام آداب شاہی بجالائے اور پاس ادب سے اول اُنہون نے نذر پیش کی اور اونکے بعد دیگر افسرون نے بہی یکے بعد دیگرے موافق اپنی لیاقت و مرتبہ کے نذرین گذرانین اور شرائط مجرے ادا کیے ازان بعد لارڈ صاحب بہادر قریب بادشاہ کے اور باقی افسر دور دور کہڑے ہوگئے اور ناچ ہونا شروع ہوا اور بادشاہ ملاحظہ کرتے رہے پس پانچ کشتیان جواہرات کی اور سوا سو کشتیان اقمشہ کی اور پانسو طبق میوہ جات اور فواکہات کے اور پانچ ہاتھی اور پانچ گہوڑے پیش کر کے روانہ کئے خبیر اور اہل دربار یون بیان کرتے ہین کہ جب لارڈ صاحب بہادر نذر دیکر کہڑے ہوئے جہان پناہ کو مناسب نہ معلوم ہوا واسطے اُنکی خوشنودی کے اجازت کُرسی کی دی تب لارڈ صاحب بہادر ہوادار کی پشت پر کرسی رکہوا کر بیٹھے اور اثناء جلسہ مین دو مرتبہ اُٹھکر آئے اور بادشاہ سے کچھہ عرض معروض کیا۔ اس عرصہ مین عطردان و پاندان حاضر کیا گیا اور خود بدولت برخاست ہوئے۔ معلوم ہوا کہ یہ حوصلہ اور یہ مرتبہ شناسی صاحبان انگریزی کا کام ہے واللہ اعلم بالصواب ٭ پس ۱۲۳۵ ہجری مین کلان مٹکاف صاحب بہادر کلکتہ کو گئے اور اونکی جگہہ پر فریجن صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی کے ہوئے اکبر شاہ کا انتقال جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مین ہوا ہے اونکی مدت سلطنت ۳۲ سال اور کئی

آپ اول مہدوی مذہب تھے جب کو پہونچے دین کی سند لی آپ اپنے عقیدہ سے پھر کر کامل ہوئے تصانیف آپکی بہت ہین جیسا کہ قرۃ العینین ... وفات ... آپکا لقب شیخ عبد القدوس گنگوہی کے ہین بادشاہ کنتھلی میر قوام الدین چھپوری سے صحبت ... ہجری عمر ۸۰ سال

تھی وفات ایکہزار ... ہجری
محمد باقی دہلوی نقشبندی قدس سرہ کا بیان
آپ مرید مولانا خواجہ امکنگی کے ہین اور پیر و مرشد شیخ احمد فاروقی کے صاحب مکتوبات شارح رباعیات و مثنویات سال ارتحال ایکہزار بارہ ہجری
شیخ عبداللہ ... قدس سرہ کا بیان
نسب آپکا بارہ واسطے سے حضرت غوث الاعظم کو پہونچتا ہے ۱۵ برس کی عمر مین طلب مین خدا کی بغداد سے ہند کو آئے صحبت مین اکثر مشائخون کی رہکر کمال علم صورت و معنوی کا حاصل کیا موضع ... مین ... سے دہلی کے

شیخ ... قدس سرہ

سوانحات کی جماعت ... ۱۰۳۰ ہجری مین روز جمعہ ۹ ربیع الاول ... رحلت ... موضع مذکور مین مدفون ہوئے ... رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ... صوفی ... آپ اوائل مین یہودی تھے ... اور انجیل و توریت ... زبان ... اور اسلام کا پایا ... علوم مین ... جب شرف اسلام سے مشرف ہوئے اور ... ہندوستان مین وارد ہوکے حالت جذب ... ولایت سے ... ہندی ... عربی ... مصرع ... ہجری مین ... جلوس مین عالمگیر ... قتل ہوئے

URDU HALL HIMAYATNAGAR
HYDERABAD-500029

مینہ ہے اور اونکا لقب بعد وفات کے عرش آرامگاہ ہے ✣

بہادر شاہ ثانی کا بیان

ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی ۱۱۸۹ھ ہجری مین شعبان کی اٹھائیسوین تاریخ سہ شنبہ کے دن قریب غروب آفتاب کے کارخانہ وجود سے لباس حیات زیب بدن فرما کے اپنے جمال جہان آرا سے عرصۂ ہستی کو عہد سعادت مہد مین شاہ عالم بادشاہ کے روشن فرمایا چنانچہ مادۂ تاریخ سال پیدایش آپ کی کنیت سے ظاہر ہے۔ پس محمد اکبر شاہ کے وقت مین منصب والا ولیعہدی سے ممتاز ہوئے اور بعد وفات پدر والاقدر کے جمادی الثانی کی اٹھائیسوین تاریخ جمعہ کے دن ۱۲۵۳ھ ہجری مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ چراغ دہلی مادہ جلوس میمنت مانوس کا ہے لاکھ روپیہ ماہوار سرکار کمپنی بہادر سے ماہ بماہ ملتا رہا سوائے اسکے دیہات پرگنہ جات باغات دکاکین عمارات اور بازار وغیرہ سے قریب دو لاکھ کے محاصل اور بھی تھا۔ بیان کرتے ہین کہ جناب والا کے عہد مین جن ایام کہ انگریزون کے افسرون نے کابل پر چڑھائی کی تھی اور نقش مراد انکا صحیح نہ بیٹھا اپنی محفل مین کسی ندیم کی زبان سے سنکر تہنیت مین الحمد للہ فرمایا یہ خبر کسی غماز نے وہان تک پہنچائی خیر جب گورنر جنرل لارڈ والن برو صاحب بہادر مہم مذکور سے فارغ ہوکر دہلی مین وارد ہوئے اور ارادہ ملاقات کا کرکے کرسی طلب کی آپنے اس بات کی اجازت نہ دی اور عذر کیا پس صاحب بہادر موصوف کے ذہن مین یہ امر تھا تو جو رئیس ولایت ہند کے متعلق تھے اونکے نقارون کا گذرنا اور خلعت یا خطاب وغیرہ کا ملنا اس رسم کی موقوفی کا حکم دیا اور دو ہفتہ کے بعد دہلی سے اکبر آباد کو گئے اور وہان کے تخت پر کرسی رکھکر بیٹھے اور راجہ بابو جو جو مع اپنی جمعیت کے واسطے مہم کابل کے آگئے تھے سب کی نذرین قبول کرکے ولایت کو گئے

صاحب موصوف کے روانہ ہونیکے بعد ١٢٦٥ سنہ ہجری مین شاہزادہ مرزا دیدار بخش ولیعہد نے وفات پائی۔ جہان پناہ اونکی مفارقت سے بہت روزون آزردہ خاطر رہے ازان بعد آپنے چاہا کہ شہزادہ مرزا جوان بخت مہین پور سلطنت کو اس مرتبہ والا سے ممتاز فرماوین لارڈ گورنر جنرل دلہوسی صاحب بہادر جو بالفعل عہدہ گورنری کا قبضۂ اختیار مین اپنے رکہتے تہے مانع آئے ظل اللہ نے ایک اتحاد نامہ واسطے مصالحت معاملہ مذکور کے مشتمل اوپر تعریف و توصیف عالیقدر کے مع تصویر واسطے ملکہ معظمہ انگلنڈ کے روانہ فرمایا گورنر بہادر نے وہان تک جانے نہ دیا راہ مین سے واپس کردی اور ان ایام مین بتشیر صناد ید اطراف و جوانب کی اپنی مہر سے لفظ فدوی شاہ ہندوستان کا مٹا کر فدوی شاہ لندن کہدوایا اور سرکار نامدار انگریزی کی طرف سے مبادلہ مین نذر عیدین اور نوروز اور جشن سالگرہ کے دس ہزار روپیہ سالیانہ تجویز پایا حضور والا نے یہ سب امور قبول کرکے چندروز تامل فرمایا اور شہزادہ موصوف کی شادی کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ ١٢٦٨ سنہ ہجری مین مطابق ١٨٥٣ سنہ ع کے مارچ کی دوسری تاریخ یہ امر جلوۂ ظہور مین آیا ازان بعد سنہ مذکور مین حسب خواہش عقل کے صلاح و صواب دیدہ ملکہ انگلنڈ اور جمیع اہالیان سرکار کمپنی بہادر کے سلطان محمد فتح الملک شاہ کرسی نشین بمرتبہ ولیعہدی ہوئی۔ تعریف ثابت اللہ کیلئے کہ مالک اپنے ملک کا ہے جیسے چاہے دے۔ ان دنون مین رزیڈنٹ دہلی ملاس مٹکاف صاحب بہادر چھوٹے بہائی کلان مٹکاف صاحب بہادر کے تہے۔ مورخین کے بیان سے یہی پایا جاتا ہے کہ ارباب کمپنی نے جناب والا کو اس قدر تنگ کیا کہ طبیعت جہان پناہ ظل اللہ کی طرف شعر گوئی کے بہت مائل ہوئی اور آپکے دیوان کہ جنمین کلام نہایت شستہ اور سنجیدہ موجود ہے تخلص آپکا ظفر ہے راقم نے اکثر غزلین جناب سلطنت مآب کی ملاحظہ کین ازانجملہ یہ اشعار طبعزاد حضور کے ہین ؎

میر سید معین قدس سرہ کا بیان
آپ بھی مرید خواجہ عثمان ہارونی کے
شیخ خواجگان ۔ آپکی قصبہ ... ہے
شیخ حاجی جمشید قدس سرہ کا بیان
اور شاہ قاردن کے ہین اور وہ مرید
عبد اللہ شطار کے نظر بہت کیا ہے
عصا ہاتھ مین مصلا کندھے پر گشت کرتے
تھے آپ بہت ضعیف البنیان تھے اور
جب ہجوم خلائق کا شیخ پاس بہت ہوا
اور اکثر لوگ ساتھ بیعت کا طلب کرتے
تھے چونکہ شیخ ابو الفتح فرزند شیخ قاردن
کے تھے نزدیک آپ کے گئے اور اونسے خلافت
لینا آرزو کی خاطر شیخ کے فرزند کی نہو اور
طریق ہدایت کا جاری کیا۔

شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ کا بیان
آپ مرید جامی جمشید کے ہین سالہا
قلعہ کالنجر مین ریاضت کرکے دعوت
اسماء کے آپکی بہت کرتے رہے آخر کار
برکت سے ان اسماء کے حظ وافر فقط

نہین ہے گیند کہ دے اسکو تو اُچھال کے پھینک ۔ یہ دل ہے ٹوٹ نہ جاوے ذرا سنبھال کے پھینک

جو آگیا ہے اس فلک تیرہ رنگ مین **ولہ** قید جہان سے ہے وہ قید فرنگ مین

ہون مین دیوانہ لیکن ایسی کہدیتا ہون بات **ولہ** جو کہ بیٹھا پاس آکر ہو کے قایل اٹھ گیا

ڈر موت سے کسی کا نہین ہے زیادہ تر **ولہ** پوچھو تو غافلون سے نڈر کیونکر ہو گئے

سلطنت کو بہادر شاہ کے وقت جلوس سے ان اوراق کے تحریر تک آخر ذی الحجہ ۱۲۳۸؁ ہجری ہے سولہ برس چھ مہینے پچیس دن ہوتے ہین اور سن شریف آپکا اسّی برس کا ہوا محمد شاہ بادشاہ کے آغاز سلطنت سے اسوقت تک (۱۳۸) سال ایک مہینہ پندرہ دن اور جلال الدین اکبر شاہ کے عہد حکومت سے تقریباً (۳۰۰) سال ہوتے ہین حاصل کلام یہ ہے کہ ظہیر الدین محمد بابر شاہ کی تاریخ اتمام تک اس کتاب کے کہ زمانہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ کا ہے ہر چند کہ ممالک محروسہ کے اطراف صاحبان انگریزون کی حکومت ہے اور جناب سلطنت مآب برائے نام معہذا موافق اقبال فرمان روا کے امیر تیمور کی اولاد کرام سے تین سو سینتیس ۳۳۷ سال تک سترہ آدمیون نے حکمرانی کی ہے البتہ اسی زمانہ مین پندرہ سال تک شیر شاہ اور اُسکے متبعین نے حکمرانی کی ہے کہ وہ ایک جملہ معترضہ تھا کہ جسکی سلطنت چہار دانگ مین نافذ رہی اور جبکہ ہمنے ۳۳۷ مین سے ۱۵ سال منہا کیے تو ۳۲۲ باقی رہے اور شروع زمانہ ناصر الدین غزنوی سے اہل اسلام کی مداخلت کو اقلیم ہند مین تقریباً ۸۹۰ سال قمری ہوئے اور نیز یہ جاننا چاہیے کہ برابر ۸۹۰ سال قمری کے (۸۷۱) سال شمسی تین مہینے ایک روز سترہ ساعت ۳۵ دقیقے ۱۵ ثانیہ ہوتی ہین

تمت یہانتک اُن سلاطین کا بیان تھا جو فرمانروای تخت شاہجہان آباد کے ہوئی ہین اب بیان سے اُن حکام و سلاطین کا بیان شروع ہوتا ہے جنہون نے ملک دکن کی حکمرانی کی ہے واللہ اعلم بالصواب **فقط**

باب دوم

سلاطین بہمنیہ کا بیان

دفتر دوم

شاہان دکن اور وہان کے طرفدار و روسای مستقل و غیر مستقل کے بیان مین

محمد قاسم فرشتہ کی تحقیق سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا ہی کہ دکن اصل مین ہند بن سام بن نوح علیہ السلام کے تیسرے بیٹے کا نام تہا اونے اس مملکت وسیع کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا ہے جو اسوقت تک معمور اور مشہور ملک ہے صانہا اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات والبلیات اور دکن کے تین بیٹے تہے مرہٹہ کہتر تلنگ ان تینون کی نسل سے تین قومین ابتک موجود ہین۔ ملک دکن ایک مدت دراز تک درجہ بدرجہ راجاؤن کے تصرف مین رہا اور ہر شخص نے خواہ اصالتاً خواہ نیابتاً اپنی حسب تعدا اس ملک مین حکمرانی اور کشورستانی کی حتی کہ جب ہندوستان کی بادشاہت جلال الدین خلجی کو ملی تو اسکے برادرزادہ علاؤالدین خلجی نے دیوگدہ پر چڑہائی کی اور آخر کار اوسکو فتح کرلیا اہل اسلام کی حکومت کا آغاز اس ملک مین اسی وقت سے ہوا ہے پہر سلطان محمد تغلق شاہ کے وقت سے اہل اسلام کو پورے طور پر مداخلت ہوگئی چنانچہ الغخان نے بحالت شہزادگی ورنگل کا محاصرہ کیا تہا اسی طرح پچاس برس تک ملک دکن تحت ہند رہا جس زمانہ مین علاؤالدین حسن بہمنی نے یہان آکر جلوس فرمایا اوس وقت سے مملکت مذکورہ علیحدہ شمار کیگئی اور رفتہ رفتہ خاندیس احمدنگر برار بیجاپور حیدرآباد کل چہ صوبون مین اہل اسلام کا دخل ہوگیا۔ اسوقت تک پانچ سو بائیس سال ہوئے ہین المنۃ للہ علی کل حال ۔ اب یہان سے شاہ والا کے ابتدای جلوس سے تا نظام الملک آصفجاہ رابع سلخ ذی الحجہ ۱۲۶۹ ہجری تک ہر ایک بادشاہ اور رئیس کا حال بطریق اجمال ہم بیان کرتے ہین اور اس بیان مین بات تذکرہ مین

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي كُلِّ حَالٍ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

تذکرہ اول سلاطین بہمنیہ کے بیان مین

سلطان علاؤالدین بہمنی

سلطان علاؤالدین حسن کانکوی بہمنی کا اصلی نام حسن ہے ابتدا مین یہ شخص دار الخلافت دہلی مین کانکوی بہمن منجم کا ملازم تہا اور بنہایت تکلیف سے اسکا زمانہ گذرتا تہا خدای تعالی کو اپنی قدرت کا نمایان کرنا منظور ہوا تو اُسکو ترقی عطا فرمائی - اور اُسکی صورت یہ ہوئی کہ اتفاق سے بندگان شاہی کے حلقہ مین داخل ہوا اور اپنی خوش قسمتی سے چند روز مین بادشاہ کے نزدیک ذی اعتبار ہوگیا پہر ایک عرصہ کے بعد محمد شاہ بن تغلق شاہ کی شدائد سلطنت اور اُسکی سفاکی سے تنگ آکر اسنے بغاوت اختیار کی اور ملک دکہن مین آگیا پہر ایک عرصۂ قلیل مین اسنے اپنی شجاعت اور فطانت جبلی خصوصاً اپنی نیک نیتی سے اپنے ساتہہ ایک جماعت کثیر اور جم غفیر جمع کرلی اور نظام پور مین جو دولت آباد سے چہہ کوس پر واقع ہے شاہ قطب الدین کی مسجد کے اندر بوقت صبح روز جمعہ بتاریخ ۲۴ - ربیع الثانی ۷۴۸ ہجری مین کہ ہنوز سلطان محمد شاہ بن تغلق شاہ کا زمانہ تہا تاج شاہی سر پر رکہا اور سیاہ چتر جو خلفای عباسیہ کا نشان ہے تبرکاً بالای فوق کہڑا کر اور خطبہ اور مملکت دکہن کا سکہ اپنے نام سے کیا اور اپنا خطاب شاہ علاؤالدین حسن کانکوی رکہا اور گلبرگہ کا نام جسکا بانی راجہ گلچند ہے اپنے نام پر حسن آباد رکہا اور اُس جگہہ کو مبارک جانکر اپنی تختگاہ کے لئے پسند کیا اور مبارک جاننے کی وجہ یہ ہوئی کہ اُسنے ابتداءً گلبرگہ مین قیام کیا تہا اور وہان سے خروج کرتے ہی دفعتاً اُسکو یہ مرتبہ نصیب ہوگیا اور جلوس کے بعد اپنے خدام کو جو اوسکے رنج وتعب کے شریک تہے خطاب اور جاگیرین عطا فرمائین اور اس سے فارغ ہوکر بلدہ حسن آباد گلبرگہ کی طرف روانہ ہوگیا

بہی دو بیچ کرکے بندگان خدا کو کہلا دیا
بلا زبان سلطان نے آکر عرض کی کہ حضرت
دیکہو ابہت نیتی ہے بادشاہ نے حوض کی طرف طلب
کیا ہے تب آپ نے ایک حوض بنوا کر اس حوض مین جا کر
اپنا رومال ... فرمایا اس حوض سے لے آؤ جا کر سب
دیکہنے لگا چہوٹا ... پہچان ... وہان ایک طویلہ ہے
دیکہو ... ہیں کہ وہان گہوڑے ... عمدہ ... بہت ہوئے
وہان بہت گہوڑے ... بادشاہ کا گہوڑا موجود ہے
ہین اور بادشاہ ... کو اعتقاد کمال
پہچان کرکے آئے بادشاہ ... بالا ... موجود
ہوا منور زردہ وضو ... قصبہ ... گہوڑون
... طویلہ بنا ... گہوڑے ...
ہے اور بجا طولیٰ رکہتے ہین -
کا طویلہ ... قدس سرہ کا بیان
خواجہ خضر سرورانی ... مشائخ تہے ... تہے
آپ بہت بڑے ... نوافل سوای
قرآن شریف پانسو رکعت ... وظیفہ ... آپکا
ذیقعدہ ... رجب سے ... کرکے آتے تہے
تہا اسوقت جو لوگ ... کے وقت
سنتے تہے کہ ہر روز نماز جمعہ ...

تذکرہ اولیای عصر سلاطین بہمنیہ

بجبیت الحرام مین دیکہا ہے بالا کنارہ
برا مین ندی کے کہ وہ کوہ سلیمان سے
نکلی ہے مقبرہ آپکا ہے اور لکہا ہے کہ ایک
کوزہ پانی کا ہمیشہ بہرا ہوا وہان رکہا ہوا
ہے جب کسی دو آدمیون مین منازعت کسی امر کا
درمیان آتا ہے اور اقرار ادیر ہو گئی
کے ہین ایک چلو پانی اوسکا پیتے ہین
جو جہوٹا ہوتا ہے فی الحال پیٹ اوس کا
پہٹ جاتا ہے یہ تصرف تا حال جاری ہے
خواجہ جیم کاوان علیہ الرحمۃ کا بیان
آپ عمدہ واصلان حق سے ہم عصر
سید جلال بخاری کے ہین علم ظاہر
وباطن سے ممتاز ایک عالم مرید اور
معتقد دین کے آپکے تہا مقبرہ جناب
کا قندہار کو ایلیار مین ہے -
خواجہ حسن افغان قدس سرہ کا بیان
آپ مرید شیخ بہاء الدین ذکریا کے ہین
شیخ نظام الدین اولیا نے فرمایا ہے
کہ وہ صاحب ولایت ہین ایکروز کی
نقل ہے کسی کوچہ مین جارہے تہے
اثنار راہ ایک مسجد مین حسن اتفاق اوہین

علاؤالدین حسن نے خوب حق سلطنت ادا کیا اور اسکی مملکت کا دائرہ ایسا وسیع ہوگیا کہ پونا سے قلعہ ادہونی تک اور بندر چیول اور دابل سے حیدرآباد تک اُسکے تصرف مین داخل ہوگیا اور سلطان محمد شاہ تغلق کی طرف سے جو جو امرا مغل اور پٹھان اور راجپوت قلعہ بیدر اور قندہار مین تھے اسکی تالیف سے سب مطیع اور منقاد ہو گئے۔ کولاس بہی اسکے قبضہ مین آگیا تہا اور حسن آباد کی جامع مسجد اور قلعہ جو مندرس ہوگیا تہا قلیل زمانہ مین از سر نو اُسکو تعمیر کرایا۔ زمانہ جلوس کے قریب جب منجم مذکور یعنی کانکوی بہمن جو شہزادہ محمد تغلق شاہ کے نزدیک قرب و منزلت رکہتا تہا اپنی ملازمت کو ترک کرکے ملک دکن مین آیا تو علاؤالدین نے اوسکو اپنے پاس بُلایا اور ممالک محروسہ کے حساب کتاب کا دفتر اُسکے سپرد کیا۔ مشہور ہے کہ اس سے پیشتر برہمن لوگ متوکلانہ طور پر زندگی بسر کیا کرتے تھے اور اہل دنیا خصوصًا مسلمانونکی ملازمت سے پرہیز رکہتے تھے اہل دول لوگ انکے ساتھہ سلوک اور احسان کرتے رہتے تھے سب سے پیشتر فرقہ براہمہ مین سے سلاطین اسلام کے عہد مین اسی کانکوی نے ملازمت اختیار کی ہے اسی کے وقت سے ابتک شاہان دکن کا دفتر برہمنون کے سپرد رہتا ہے۔ واضح ہو کہ سلطان علاؤالدین کو ملک گیری کا کمال درجہ شوق تہا چنانچہ ماہ شعبان ۷۵۸ھ مین یہ امر جلیل القدر کے ارادہ حسن آباد گلبرگہ سے دولت آباد کی جانب روانہ ہوا اور بالاگہاٹ پہنچنے تک پچاس ہزار سوار اُسنے تیار کر لئے مگر اس عرصہ مین اُسکی اجل موعود کا وقت آگیا اور اثنای راہ مین دفعتًا سخت بیمار ہوگیا بیماری کی وجہ سے وہ اپنے ارادہ سے باز رہا اور اثنای راہ سے واپس چلا آیا اور گلبرگہ مین آکر چہہ ماہ تک بیمار رہا آخر کار محمد نام اپنے بیٹے کو اپنا جانشین کیا اور یکم ربیع الاول ۷۵۹ھ ہجری مین اُسکا انتقال ہوگیا مدت عمر اُسکی ۶۷ سال اور ایام سلطنت اُسکی دس برس دس مہینے سات دن ہین البقاء الملک للمالک المعبود۔ اور بہمنی کی وجہ تسمیہ محمد قاسم فرشتہ نے یہ بیان کی ہے کہ جس زمانہ مین یہ بہمن کا نوکر تہا ایک روز اوس بہمن نے

دہلی کو گئی وہان ایک چادر خریدی ہم
یہان پر آیا یہان سے وہ چادر ہندوستان
کو لے گیا وہان سے بہی واپس آیا
وہ پشیمان ہوا گردن نیچی کر لی۔
بابا کپور رحمۃ اللہ کا بیان

اوس سے کہا کہ تیرے زایچہ طالع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو صاحب اقبال ہوگا اور یہ رتبہ تجھکو عنقریب ملنے والا ہے بالفعل مین تیرا محسن ہون میرے ساتہہ تو اس بات کا عہد کر کہ اگر خدای تعالی تجھکو یہ درجہ عنایت فرمائے تو میرے نام کو تو اپنے نام کا جز کرنا تاکہ تیرے طفیل مین میرا نام بہی خلق مین مدت تک باقی رہے حسن نے اس امر کو قبول کیا اور ہنوز اعلی رتبہ کو بہی نہین پہنچا تہا کہ ادنی ترقی مین اوس نے اپنے نگین پر حسن کانکوی بہمنی کا نقش کندہ کرایا اور بعض اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہین کہ یہ سلطان اصیل بن بہرام گور کی اولاد مین سے تہا اور بہرام گور ساسان کی نسل سے ہے اور ساسان بہمن بن اسفندیار کی اولاد مین سے ہے مگر یہ بیان خوشامد پر محمول ہے قول صحیح وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ✣

سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمد شاہ بن سلطان علاؤ الدین حسن کانکوی بہمنی نے اپنے باپ کے انتقال سے تیسرے روز بوقت صبح موافق داب سلاطین ہندوستان کے فاتحہ اور زیارت سے فارغ ہو کر لباس سوگ کا اوتار کر دار الخلافت حسن آباد گلبرگہ مین تخت شاہی پر جلوس کیا اور سونے کا سکہ چلانیکا حکم دیا اور نیز یہ کہ تمام لوگ دربار عام کے وقت زانو مار کر زمین بوسی کرین اور پانچون وقت نوبت بجا کرے کہتے ہین کہ اوسنے سلطنت اور جہانبانی کا حق خوب ادا کیا اور بسبب اُسکے فطانت جبلی اور شجاعت کے سلطنت مین کسی قسم کا نقص پیدا نہ ہوا۔ بعد انقضای دولت بہمنی کے ملک دکن مین چند فرقے حکمران ہوئے مگر کسی نے اپنے نام کا سکہ نہین چلایا اور نہ کسی نے پنج گانہ اوقات مین نوبت بجوائی جو لوازم بادشاہی مین سے ہے سوا والیان تلنگ یعنی قطب شاہیون نے اپنے نام کا سکہ چلایا تہا لیکن نوبت اُنہون نے بہی نہین بجوائی اور فی زمانا بلدۂ حیدر آباد مین تمام امیر و فقیر اور درگاہون کے دروازون پر نوبت بجتی ہین۔ سلطان محمد شاہ کا معمول

اولیاء کرام کے بیان مین

تہا کہ ہر روز پہر دن چڑہے باہر نکلتا تہا اور سب سے پہلے باپ کے تخت کو جو چاندی کا تہا سجدہ کرتا تہا بعد ازان کمال شوکت اور صلابت سے دربار کرتا اور قبل اذان ظہر برخاست کرتا تہا۔ ایک سال کے بعد ملکہ جہان سلطان کی والدہ نے جب مکہ معظمہ کا ارادہ کیا تو صدر شریف اور اونکے علاوہ معتبر لوگونکو زر و سیم بے کم و کاست جو اوس وقت خزانہ مین تہا حوالہ کرکے اس عفیفہ کے ہمراہ روانہ کیا تاکہ راہ خدا مین صرف کرکے زاد اخروی جمع کرے۔ جب ملکہ جہان حج و زیارات سے فارغ ہوکر مع اپنے ہمراہیون کے صحیح و سالم آگئی یہ بہی ایک اتفاقات روزگار سے ہے کہ اُسکے ساتہہ آٹہہ سو عورتین بیوہ اور محتاج علاوہ خویشون اور قرابت دارون کے تہین اور کئی بیویان ملوک اور خوانین کی جو اُسکے ہمراہ سوار کشتی ہوئی تہین وقت مراجعت کے اوسکی خوش نیتی کی برکت سے سب کی سب زندہ اور سلامت آئین اور خلعت خاص اور دکن کی بادشاہی کا فرمان اور اجازت خطبہ اور سکہ کی خلیفہ عباسی کی طرف سے لے آئی سلطان نے کمال اعزاز سے اُسکو پہنا اور جتنے لوگ اُسکے ہمراہ تہے اُونکو بہت کچہہ انعام کیا اور جامہ کعبہ کا جو بطور تبرک کے ملکہ جہان لائی تہی اور وہ سیاہ مشجر کا بنا ہوا تہا اُسکا چتر بنایا۔ سلطان کو اکثر اہل کفر سے مقابلہ رہا مگر ہمیشہ مردانگی اور دلاوری سے کامیاب رہا اور بہت کام شجاعت کے اُس سے ظہور مین آئے اور اوسکے وقت مین ہمیشہ اسلام کی فتح رہی اور اس طرف کے رجواڑے سب مغلوب رہے۔ اتفاق روزگار سے ایک مرتبہ گولے کا زخم اُسکے بازو پر لگا مگر کچہہ کارگر نہوا اور تخت مرصع جو راجی تلنگ نے سلطان محمد تغلق شاہ کیلئے تیار کیا تہا وہ تخت بدستور اسکی سرکار مین رکہا ہوا تہا جب اُسنے حاضر کیا بادشاہ بہت خوش ہوکر تحویل کے روز اُسپر جلوس فرمایا اور نام اسکا تخت فیروزہ رکہا اسواسطے کہ اُسپر مینا کا رنگ فیروزئی تہا اور اپنے باپ کے تخت کو جسکی وہ بہت تعظیم کرتا تہا اور متبرک جانتا تہا خزانہ مین رکہوا دیا تین گز اُسکا عرض اور چار گز طول بیان

کیا گیا ہے۔ وہ تخت آبنوس کا بنا ہوا تھا اور قیمتی جواہرات اسمین جڑے ہوئے تھے اور اُسکے اجزا علیحدہ علیحدہ ہو جاتے تھے اسواسطے اُسکو علیحدہ علیحدہ کر کے صندوق مین رکھہ سکتے تھے۔ ابتدای عہد مین سلطان مذکور کو کفار کے ساتھہ برابر مقابلے اور نزاع در پیش رہی اور اُسنے جسطرف کا قصد کیا خدا تعالی نے اُسکو فتح دی اور کفار کو اُسکے مقابلہ مین خوار کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ من اولہ الی آخرہ قریب پانچ لاکھہ کفار کے اسکے غازیونکے ہاتھہ سے قتل ہوئے آخر کار بیجانگر اور تلنگ اور تمام زمیندار دکن نے اوسکی فرمانبرداری اور اطاعت قبول کی۔ اس گشت و خون مین لکھا ہے کہ اول زمین کرناٹک کی اس درجہ ویران ہو گئی تھی کہ قرنو نمین بھی اُسکا حالت اصلی پر آنا محال معلوم نظر آتا تھا بعد ازان سلطان نے قصد غزا ملتوی رکھا اور جہانبانی کی طرف اپنی ہمت کو متوجہ کیا اور ہر سال اپنے ملک کے ہر چہار اطراف مین سے کسی ایک طرف کو بطور سیر کے روانہ ہو جاتا اور تین چار مہینے شکار مین مصروف رہا کرتا تھا اور جس طرف سلطان روانہ ہوتا وہان کا سپہ سالار تحفے لائق شاہی کے پیش کرتا اور سلطان کو دار الملک تک پہنچا کر خود واپس چلا جاتا آخر وقت تک اسکا دستور یہی رہا اور شیخ زین الدین کے پند و وعظ سے جو ایک بزرگ اور باشرع شخص تھے منہیات شرعیہ سے احتراز اور توبہ کر کے احکام شرع کی ترویج مین ساعی رہتا تھا اور شراب فروشی کو تمام ممالک سے موقوف کرا دیا اور بزرگ موصوف نے سلطان محمد غازی کہکر اُس سے خطاب کیا تو بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ اس لفظ کو میاد ولت کے القاب پر زیادہ کرین اور خدای تعالی نے بکثرت اسکو دولت عطا کی تہی اسکے فیلخانہ مین تین ہزار ہاتہی تھے اور خزانہ بھی ایسا جمع ہوا تھا کہ کسی کے زمانہ مین نہین جمع ہوا ہوگا۔ ماہ ذیقعدہ کی نوین تاریخ ۷۷۶ھ مین اسنے اس دار فانی سے انتقال کیا اہل دکن کو اسکے انتقال کا بڑا صدمہ ہوا ایام سلطنت اسکے سترہ سال نو مہینے پانچ دن ہین۔

ایک کوٹہری سے جست کی باندہ دی تہی کہ تا کرو بین
چھپ جاتا تھا اور جب علی پینکا ہوتا تہا حالت استغراق جب کسی رات مین رہ
پیچ پیچ ہو گئی تہی اسکی قبول پہنچی تہی اور کہا ہو اللہ احد ایسا
تہا ہوتا تہا اور بیہوش ہو جاتے تہے
برادر کلان ... سلطان ابراہیم لودی کے
مین شہید ہوئے جبکے ہمراہ شہدا سلطان ابراہیم لودی
مین سے ہمراہ شہدا ... فیروز کرتا تہا
سکے کر دو سلطان شہید ہوئے ہجری مین
اور شیخ زین الدین کو ۹۳۲ ہجری ... ابرار انکا خانہ
غلام ستے زہد و تقوی بار ... دہلی ہے
خوب واقف تھے سکے بعد دہلی ... آپ
خواجہ حمید الدین ... عبد البر جنکا بیان ... تہے مرید
جامع علوم شریعت و طریقت کے ... اٹھارہ
اور شیخ گرد خواجہ حسین ناگوری کے ... انواع علوم ... بہی
سال کی عمر مین درس و انواع علوم ... اجمیر
مولانا زین الدین سے ... اجمیر

[illegible]

مرقد ناگور مین ہے باپ آپکے قاضی مجد الدین
بن قاضی تاج الدین افضل بن قاضی شمس الدین
سیستانی اولاد سے امام محمد سیستانی صاحب
فقہا مصاحب امام اعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہم کے
پیچ کے ... ۹۳۲ ہجری مین عمر نوے برس
کا انتقال فرمایا۔

شیخ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

آپ بڑے بزرگ تھے مزاج مین نہایت
زہد و تقوی مرید شیخ کبیر کے ولایت گجرات
مین مدت تک خدمت مین پیر کی رہکر
علوم ظاہری و دینی تحصیل کرکے وطن اصلی
کو پہر آئے سالہا مجاہدہ کیا بہ مین مجاورہ
قبر شریف خواجہ معین الدین کے رہے
ایک تفسیر قرآن مجید کی مسمی نور النبی اور
کئی رسالہ اور مکتوبات تصانیف سے ہین
نقل ہے کہ سلطان غیاث الدین خلجی بادشاہ
مندو کو حضرت سے اعتقاد عظیم پیدا ہوا تھا
کہ آنحضرت کو مندو مین طلب کرے
آپ نے قبول نہ کیا پس ایکبار موے
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کوئی شخص سلطان کے پاس لایا لوگ

سلطان مجاہد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان مجاہد شاہ بہمنی پی پی زادہ فرزند محمد شاہ کا ہے اسنے اُنیس برس کی عمر مین تخت سلطنت پر جلوس کیا یہ شخص خوبصورت اور خوش وضع اور تنومند تہا زبان ترکی سے اسکو خوب واقفیت تہی اور ایام طفولیت سے تیر و کمان کا شایق رہا شجاعت اور جلاوت مین اپنا نظیر نہ رکھتا تہا بات بات مین خنجر و شمشیر اسکی زبان پر ہوتا تہا۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ عہد سلطنت مین جب کشن رای والی بیجانگر کے مقابلہ کیلئے روانہ ہوا تو اثنار راہ مین شیر کی خبر سُنکر اُسکے مارنیکا قصد کیا جب شیر اُسکے سامنے آگیا تو اُسنے ایک تیر ایسا مارا کہ شیر بیکار ہو گیا اور اُسکو جنبش کی قدرت نرہی فوراً اسنے جاکر شیر کا پیٹ چاک کر ڈالا تو شیر کا دل اور جگر دونون مجروح نکلے اور کشن رای سے مقابلہ ہونیسے قبل ہندؤن کا ایک بتخانہ جو پہاڑ کی چوٹی پر بنا ہوا تہا اور اوسمین بہت سے بُت سونے کے بنے ہوئے تہے جنپر جواہرات جڑے ہوئے تہے اوس بتخانہ کو توڑ کر سب اپنے صرف مین لایا اور اُسکے علاوہ بہت سے بتخانے پامال کر ڈالے ہندؤن کے دل کو اس سے بڑا صدمہ پہنچا اور امیر علاء الدین خلجی دہلوی نے جو ایک مسجد بنائی تہی اور وہ مسجد بوسیدہ ہو گئی تہی سلطان مذکور نے اُسکی درستی اور ترمیم کرائی اور اسکی شجاعت کا یہ حال تہا کہ تن تنہا جدہر حملہ آور ہوتا تہا تو اُسکی ہیبت سے بہیڑ بکری کی طرح لوگ متفرق ہو جاتے تہے منقول ہے کہ ایک شخص مبارک نام جو محمد شاہ کے عہد میں تنبول داری خاصہ کے مرتبہ سے قرب امارت کے رتبہ کو پہنچگیا تہا اور خزانہ بہی اُسکی سپردگی مین دیا گیا تہا اُسنے ایک رات ایسا دیکہا کہ سلطان مجاہد شاہ نے شہزادگی کے زمانہ مین خزانہ کا دروازہ توڑ کر چند توڑے سونے کے نکالکر بچون کو جو اونکے کہیل مین شریک رہتے تہے تقسیم کر دیے اس شخص نے سلطان محمد شاہ بہمنی سے اس امر کا تذکرہ کیا محمد شاہ کو غصہ آگیا اور مجاہد شاہ کو اپنے روبرو بلاکر چند کوڑے لگائے اُسوقت سے مجاہد شاہ مبارک سے دل مین رنجش رکھتا تہا مبارک نے اس

خوف سے کہ مجاہد شاہ مجھکو ایذا نہ پہنچائے داؤد خان سے جو علاء الدین کا دوسرا بیٹا تھا اتفاق کرکے مجاہد شاہ کو قتل کرڈالا اور بعض کا قول ہے کہ مجاہد شاہ نے اپنے باپ کی حیات مین مبارک نام تنبول دار کی گردن کشتی مین توڑ ڈالی تھی اُسکی وجہہ سے مبارک کے بیٹے مسعود خان نے اپنے باپ کے بدلے سلطان مجاہد شاہ کو قتل کرڈالا واللہ اعلم بالصواب - مجاہد شاہ بہمنی کی شہادت کا واقعہ سترہوین شب ذی الحجہ ٧٧٩ھ مین بیجانگر کی مہم سے دار الخلافت گلبرگہ کیطرف مراجعت کرتے وقت اثناء راہ مین پیش آیا مدت سلطنت اسکی تین برس ایک مہینہ آٹھ دن ہے +

سلطان داؤد شاہ بہمنی کا بیان

داؤد شاہ بہمنی نے مجاہد شاہ کے قتل ہوتے ہی جمیع امراء کو حاضر کرکے اپنی سلطنت کا اظہار کیا چونکہ وہی ملک کا وارث تھا اور سلطان مجاہد شاہ کے کوئی اولاد نہین تھی سب نے اُسکی سلطنت کو تسلیم کیا اور اطاعت قبول کی اُسکے دو تین روز بعد شاہ موصوف سب لشکر کو جمع کرکے اپنے مقام سے دار الخلافت کی جانب روانہ ہوا اوس وقت حسن آباد گلبرگہ کے باشندون کے دو فرقے ہوگئے بعض داؤد خان کے طرفدار ہوئے اور بعض اس امر کے خواہان ہوئے کہ محمود شاہ کو جو سلطان علاء الدین خان کا چھوٹا بیٹا تھا اُسکو سلطنت ملنی چاہیے ملک نائب سیف الدین غوری نے جو مجاہد شاہ کا نانا تھا اور وکالت کے منصب پر متعین تھا اور عاقل اور جہاندیدہ شخص تھا اُسنے یہ تفرقہ دیکھکر کہا کہ ان باتون سے دولت پر زوال آجاتا ہے اب جو ہوا سو ہوا مناسب یہ ہے کہ سب لوگ داؤد شاہ کی اطاعت کرلین سیف الدین غوری کے کہنے سے سب لوگون نے بالاتفاق داؤد شاہ کی اطاعت قبول کرلی اُسکے بعد سیف الدین غوری نے داؤد شاہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا اور تمام اعیان اور مشائخ اور صدور کو ہمراہ لیکر داؤد شاہ بہمنی کے استقبال کیلئے نکلا اور تخت فیروزہ پر بٹھلا کر جلوس کے بعد خود منصب وکالت سے استعفا

دیا واضح ہو کہ روح پرور آغا نام سلطان مجاہد شاہ کی خواہر اپنے بہائی کے غم مین بہت مضطرب الحال تہی داؤد شاہ کی سلطنت سے وہ رضامند نہ ہوئی اور مبارکباد نہ کہی ہرچند داؤد شاہ اُسکی تالیف قلب کرتا تہا مگر اُسنے کبہی جواب نہین دیا یہانتک کہ بانکہ نام ایک جوان جو سلطان مجاہد شاہ کا مقرب تہا مجاہد شاہ کی خواہر کی ترغیب سے جمعہ کے روز اکیسوین ماہ محرم کو ۷۸۰ہجری مین جامع مسجد کے اندر اثناء نماز مین جب سب لوگ سجدہ مین تہے داؤد شاہ پر تلوار کا وار کیا اور وہ زخم داؤد شاہ پر ایسا کارگر ہوا کہ سلطان وہین شہید ہو گیا اور صرف ایک ماہ چار دن اُسکی حکومت رہی ✤

سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمود شاہ بہمنی سلطان علاء الدین کا چہوٹا بیٹا ہے داؤد شاہ کے قتل کے بعد ملکہ روح پرور آغا کی استصواب سے اِسنے تاج شاہی سر پر رکہا اور ملک نائب غوری کو بلوا کر دوبارہ خلعت وکالت دیا اور یہ شعار اپنا کیا کہ بے مشورہ نائب موصوف کے کوئی کام نہ کرتا تہا کہتے ہین کہ یہ بات اسکو بہت مبارک آئی کہ کبہی سلطنت مین اسکی فتور نہ آیا اور سند عالیخان محمد کو کہ ابتداء سے اوس شخص کی طبیعت مین فساد کا مادہ تہا مقید کیا اور مسعود خان ولد مبارک خان تنبول دار خاصہ کو پہانسی پر چڑہا دیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ سلطان موصوف قرآن خوب پڑہتا تہا اور اُسکا خط نہایت پاکیزہ اور اوسکی طبیعت موزون تہی علوم متداولہ سے خوب واقف تہا زبان عربی اور فارسی کو فصاحت کے ساتہہ بولتا تہا اور فتح سے اُسکو کچہہ خوشی نہ پیدا ہوتی اور جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو اُسکو غم نہ ہوتا تہا مشہور ہے کہ اُسنے بجز اپنی بیوی کے مدت العمر مین کسی عورت سے مقاربت نہین کی اور علماء سے ہمیشہ مجالست رکہتا تہا اور اُنکی تعظیم اور خاطر داری اُسکا شعار تہا اور اُسکے زمانہ حکومت مین شعراء عرب اور عجم کے دکن مین آکر بہت مستفید ہوئے مشہور ہے کہ ایک شاعر عجمی نے ایک مرتبہ اُسکی خدمت مین ایک قصیدہ

پیش کیا تو اُسی مجلس مین اُسنے ایک ہزار تولہ سونا اُسکو انعام مین دیا حضرت حافظ شیرازی نے بھی اُسی کے زمانہ مین ملک دکن کے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے وطن سے نکلکر دریا تک آئے اور وہان بسبب تلاطم اور طغیانی دریا کے کشتی مین سوار نہ ہوئے اور ایک غزل لکھکر خدمت مین روانہ کی بادشاہ نے اُس غزل کو سُنکر ہزار تولہ سونے کا ہندوستانی اسباب خرید کر اُنکے لئے روانہ کیا لکھا ہے کہ محمود شاہ قبل حصول سلطنت کے نہایت قیمتی لباس پہنا کرتا تھا اور سلطنت کے بعد اُسنے سادہ لباس پہننا شروع کیا۔ اُسکے عہد حکومت مین ملک دکن کے اندر ایکمرتبہ قحط سالی ہوئی تو اُسنے دس ہزار مویشی عمدہ گجرات اور مالوے کو روانہ کر کے اُسکا غلہ منگایا اور مسلمانون کو تقسیم کر دیا اور اُسمین سے جو کچھ باقی رہا وہ بقالون نے خرید لیا اور اپنے بیوپار مین شریک کیا اور گلبرگہ بیدر قندہار ایلچپور دولت آباد مرجیول دابل اور انکے علاوہ بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین معلم مقرر کئے تاکہ غربا کی اولاد جو نادار ہو تربیت پائے اور علم کی ترقی ہو اور جو علمای محدثین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث منتشر کرتے تھے اُنکی نہایت وقعت کرتا تھا اور اُنکا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اور شرع شریف کا اس درجہ پابند تھا کہ اُسکے عہد حکومت مین کوئی فرد بشر اجرای حدود مین شرع کے خلاف نہین کر سکتا تھا اور نابینا لوگون کو اُسکے سرکار سے ایک معقول وظیفہ ملتا تھا۔ علاوہ اسکے اُنکے احوال پر ایسا رحم دل تھا کہ لوگ قصداً اپنے آپ کو نابینا بناکر اُسکے پاس حاضر ہوتے تھے اور اپنا مشاہرہ مقرر کرا لیتے تھے۔ اور اُسنے اپنے ایام سلطنت مین کبھی اپنے ملک و مال کی زیادتی کی خواہش سے کسی طرف لشکر کشی نہین کی ہمیشہ عیش و عشرت مین گذاری لیکن بہاءالدین ولد رمضان کے آخر عہد مین دولت آباد کے حاکم سے بغاوت ظاہر ہوئی تو اُسکی اصلاح کیلئے فی الجملہ توجہ کی اور عنایت آلہی سے اُسمین کامیابی ہوئی اور اُسکے چند روز بعد رجب کی بارہوین تاریخ ۷۹۹ھ مین تپ محرقہ سے وفات پائی اور دوسرے روز ملک سیف الدین غوری نے بھی رکن اعظم خاندا

ہیں ... بنجاب کے ہوئے تھین آج تک ہیں ... ان کا ... اور کتب ...
... روضہ ... حضرت ... میں ... ہوئے ... سید ... ولادت ... عربی ... کا بیان
... آپ اولاد سے ... ابوالفتح ...

چونکہ بزرگون سے ... صاحب کی اکبر بن ... پیدائش ... سید محمد ... دہلی مین ۵ رجب ۷۲۱ ہجری روز ... مین ... تمام مردم ... ہوئی ... حاضر ہوئے ... شیخ ... حبیب اللہ ... بعد فراغ تمام ... نظر آتے تھے ... کمال ہوگا چنانچہ ... ہمایون ... سن ... برس ... کو بزرگ ... حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ... ہیں

ذکر دوم
سلاطین بہمنیہ کا بیان

دیکھا کہ ایک شخص نورانی ... سینہ پر ... رکھدیا مجرد ... اسکے نیند مین حال تغیر ہوا اور گھر والون نے جو دیکھا گھبرا گئے مردم اقربا سب جمع ہوئے ... بعد دیر کے جب ہوش مین آئے ہر ایک کو تسلی دی بعد ... علیہ السلام کا عالم بیداری مین ... جمال خضر ... مین ... ایک سال کا ... سن ... ملاقات ... حضرت خواجہ خضر نے ...

دربار ... سواری ... ہوتی تھی لیکن آپکو انکار ... عالمگیر کا ... حکم ... انہین ایام مین ... بیان کرتے تھے ... محمد ... ملاقات ... ذکر عالمگیر بادشاہ کے ... حاصل ہوتی تھی ...

بہمنیہ کا تہا بقضاے الٰہی انتقال کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر مرحوم کی عمر وقت وفات کے ۱۱۰ سال کی تہی۔ سلطان منصور کی مدت سلطنت اونیس ۱۹ سال پانچ ماہ اکیس دن ہے ٭

سلطان غیاث الدین بہمنی کا بیان

سلطان غیاث الدین محمود شاہ کے خلف اکبر نے بعد انتقال اپنے باپ کے تیرہ ۱۳ سال کی عمر مین تخت شاہی پر جلوس فرما کر اپنے باپ کی طرح خاص و عام کے ساتہہ سلوک کا طریق جاری رکہا۔ نقل چین ایک غلام ترکی شاہ محمود کا معتمد علیہ تہا اُسکے ایک لڑکی نہایت حسین تہی اور علم موسیقی مین اُسکو کمال حاصل تہا سلطان کا دل اُسکی طرف راغب تہا اور غایبانہ اُسکی محبت کا اظہار کرتا تہا نقل چین نے ایک مرتبہ سامان ضیافت تیار کرکے بادشاہ کی دعوت کی سلطان اس امید پر کہ شاید اپنی دختر کو پیش کرے نہایت شوق کے ساتہہ اُسکے مکان کو گیا وہ اولاً مہمان داری کے لوازم بجالایا اُسکے بعد مجلس کو کسی بہانہ سے خالی رکہا اس بات سے بادشاہ اور زیادہ متوقع وصال کا ہوا اس اثنا مین اُسکے غلام طرب نامی نے چند پیالے پے درپے ہوش رُبا حضور کی جناب مین گذرانے تہوڑے عرصہ مین نشہ نے بادشاہ پر غلبہ کیا نقلچین اور طرب دونون نے فرصت پاکر بادشاہ کے دونون ہاتہہ گردن پر باندہے اور نوک خنجر سے دیدے نکالڈالے تاکہ دوسری مرتبہ کسی پر آنکہہ نہ رکہے اسکے بعد ایک ایک دولتخواہ کو بہیجا طلب کے اندر بلا کر قتل کرنا شروع کیا اسی طرح چوبیس شخص مارڈالے اور بادشاہ کو قلعہ ساغر مین روانہ کر دیا اور اسکے چہوٹے بہائی کے پاس جا کر سلطنت کی مبارکبادی دی اور سب لوگون کو حاضر کرکے فیروزہ کے تخت پر بٹہایا اور ناصرین اور مددگارون مین سے ہر ایک کو منصبون پر مقرر کیا شاہ غیاث الدین کی مدت سلطنت ایک مہینہ بائیس روز سے زیادہ نہین ہوئی

سلطان شمس الدین بہمنی کا بیان

سلطان شمس الدین اپنے بہائی کے معزول اور محبوس ہونیکے بعد ۱۵ سال کے سن مین متصرف و مالک مسند خلافت کا ہوا اور چونکہ غیاث الدین کی صحبت دیکہی تہی نام کی سلطنت پر قناعت کرکے تغلچین کو خطاب ملک نایب اور منصب امیر جملگی کا عطا فرمایا والدہ سلطان شمس الدین کی سلطان غیاث الدین کی مان کی لونڈی تہی مخدومۂ جہان خطاب پایا پس فیروزخان اور احمدخان دونون بہائی ایک مادری بیٹی داؤدشاہ کی کہ ان دونون کو دو بہنین حقیقی غیاث الدین کی منسوب تہین چند روز مین قابو سے دربار تغلچین اور سلطان شمس الدین سے بگڑی ڈالکر خود قابض و متصرف ہوا اور چند روز کے بعد فیروزخان نے تغلچین کو کہ اُسنے سلطان غیاث الدین کو قید کیا تہا اس جرم کے انتقام کیلئے سلطان مذکور کو قید خانہ سے طلب کرکے دیوان عام مین بٹہلایا اور اُسکو سُنا کر اُس غلام نمک حرام کو اپنے ہاتہہ سے ایسی تلوار ماری کہ اُسکا کام تمام ہوا پس سلطان شمس الدین اور اُسکی والدہ نے مکۂ معظمہ جانیکی رخصت اوس دیار متبرکہ کو روانہ ہوئے اور تا حین حیات وہین مقیم رہے آخر کار وہ شاہ عاقبت بخیر ۸۱۶ھ مین مدینہ منورہ مین لبیک کہکر داعی اجل کا ہوا اُسکی مدت سلطنت ستاون روز ہین ❊

سلطان فیروزشاہ بہمنی کا بیان

سلطان فیروزشاہ بہمنی الملقب بروز افزون شاہ خلف داؤدشاہ نے شمس الدین کے بعد تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اپنے برادر احمدخان کو خانخانان کا خطاب اور امیر الامرائی کا مرتبہ عطا کیا اور میر فضل اللہ انجو شیرازی کو جو اُسکا اُستاد تہا اپنی سلطنت کا وکیل کیا اور ملک نایب کا اُسکو خطاب دیا واضح ہو کہ سلطان نے اپنی مدت سلطنت مین چوبیس ۲۴ مرتبہ کفار کے ساتہہ جہاد کیا ہے اور نہر بہیورہ کے کنارہ پر ایک شہر آباد کرکے اُسکا نام فیروزآباد رکہا اور اُسکو اپنا پایۂ تخت قرار دیا منجملہ اُسکے عادات حمیدہ کے ایک یہ ہے

کہ اُسکا قاعدہ تہا کہ سال مین جو دن متبرک آتا اُسمین نماز روزے کا انتظام کرتا اور قصداً اُس سے کوئی فریضہ فوت نہوتا تہا اور محرمات شرعیہ سے اُسکو کمال نفرت تہی اگرچہ غنا سُنتا تہا اور خفیہ طور پر شراب پیتا تہا مگر ہمیشہ اِس حرکت شنیعہ سے نادم رہتا تہا اِسی کے عہد حکومت مین بنگاپور کا قلعہ اور خلاصہ ممالکت تلنگ اہل اسلام کے قبضہ مین آیا ہے اپنی صفت سخاوت مین یہ مشہور اور معروف شخص ہے ۔ ہر روز قرآن مجید کا ربع پارہ اپنے ہاتہہ سے تحریر کرتا اور شب کو دو تین پہر متواتر علما اور مشائخ و شعرا و قصہ خوان اور افسانہ گو اور تاریخ دانون سے بے تکلفانہ صحبت رکہتا اور کسی حیلہ سے اُنکے ساتہہ سلوک کرنا اُسکا مقتضای دلی تہا ۔ کیسی کی غیبت اور بدگوئی نہین سُنتا تہا ۔ اکثر زبانون کے ساتہہ اُسکو مناسبت تہی ہر ملک کے آدمی سے اُسی ملک کی زبان مین گفتگو کرتا تہا ۔ قوت حافظہ اُسکی کمال درجہ تہی قدما کے اشعار کو خوب سمجہتا تہا اور خود بہی شاعر تہا آغاز شاعری مین اُسنے اپنا تخلص عروضی رکہہ چہوڑا تہا چند روز کے بعد بجای اُسکے اپنا تخلص فیروزی رکہلیا ۔ اکثر علوم بالخصوص علم تفسیر اور اصول حکمت طبعی اور نظری مین اوسنے اعلیٰ درجہ کی مہارت پیدا کی تہی اور مصطلحات اہل تصوف سے بہی واقف تہا اور ہفتہ مین تین روز شنبہ دو شنبہ چہار شنبہ کو روزانہ اپنے شاگردون کو میر زاہد اور شرح تذکرہ اور شرح مقاصد اور تحریر اقلیدس اور مطول وغیرہ کا درس دیا کرتا تہا اور توریت و انجیل سے بہی اُسکو واقفیت تہی ۸۰۲ ہجری مین سلطان نے امیر تیمور کی خبر ہندوستان مین آنیکی سنکر امیر نقی الدین محمد جو میر فضل اللہ کے داماد تہے اور مولانا لطف اللہ سبزواری کو بہت کچہہ تحایف اور ہدایا اور فرمان جسمین اخلاص و اطاعت کا مضمون تہا دیکر روانہ کیا صاحبقران نے اُسکے حسن اخلاص سے باوجود بعد مسافت کے خوشحال ہوکر فرمایا کہ ہمنے بادشاہی دکن اور گجرات اور مالوہ کی فیروز شاہ کو دی اور چتر اور تمام لوازم سلطنت اُسکے لئے وہان سے روانہ کیے اور اپنے نامہ مین اُسکو فرزند خیر خواہ لکہا اور وقت رخصت

تاریخ عہد سلطان محمود شاہ بہمنی کے ہوا
سلطان ہمیشہ سلوک مستحسن
کرتا تہا اور فن ... بوت مین واسطے عبادت
کے آیا اور دن زیارت کے ہم شریف
بہا حاضر ہو کر فاتحہ پڑہی خیرات کی
گنبد شریف آپکا شہر گلبرگہ مین
روضہ شیخ کے نام سے مشہور ہے
اور نسب نامہ آپکا عبد المناف کو پہونچتا ہے
تحریر میر صاحب قدس سرہ کا بیان
شیخ سراج جونپوری
آپ بنا برے ... کے بین اولیا، کمل تہے صاحب کتاب
نے بیان احوال شیخ محمد جونپوری کا بہی
لکہا ہے اور حوال بعض جا تاریخ فرشتہ
کا دیا ہے ... نظر انداز کی ...
لا حاصل ہے وہ جو مشہور ہے کہ وہ ادعا
مہدی رکہتے تہے کہ جس سے ایک مذہب
تازہ احداث ہوا ہے بعض بزرگون نے
اوسکی تاویل کی ہے کہ قصد اونکا اس
قول سے یہ تہا کہ مین ہدایت کنندہ ہون

[illegible]

مہدی موعود رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ
شیخ خوید صاحب کا متصل روضہ
شیخ سراج الدین کے ہے اور وہ شیخ
چوتہا روضہ شیخ کا کہتے مین اور یہ
سکہ عمر شیخ محمد کی ... سال کی تہی
انتقال آپ کا ...
حضرت خواجہ محمد یوسف ... قدس سرہ کا بیان
حضرت ... از قدس ... مخدوم
... سلطان الاولیا نظام الدین ... خواجہ نصیر الدین ...

ایلچیون کے ہاتھہ ایک کمربند اور شمشیر مرصع اور چار قبای ملوکانہ اور ایک غلام ترکی اور چار عمدہ گھوڑے روانہ کئے - واضح ہو کہ اس سلطان کے وقت مین سید عالی مقام سید گیسو دراز قدس سرہ جو آجکل بندہ نواز کے ساتھہ مشہور ہین دہلی سے تشریف فرما گلبرگہ ہو کر تا وقت وفات وہین تشریف فرما رہے مرقد مبارک بہی حضرت کا اسی مقام پر ہے سلطان کے انتقال مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اجل طبعی سے اُسنے وفات پائی اور بعض قایل ہین کہ احمد خان اُسکے برادر نے عین حالت مرض مین اُسکا گلا گھونٹ کر دم نکالدیا واللہ اعلم بالصواب مدت سلطنت اسکی پچیس سال سات ماہ پندرہ روز ہے *

سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان

احمد شاہ بہمنی نے کہ ہنوز فیروز شاہ گرفتار مرض موت تہا اسکی اجازت و رضامندی سے وقت حیات کے تخت سلطنت پر جلوس فرما کے اس برادر بزرگ کی پیروی اختیار کی بخلاف سلاطین سابقہ کے شیخ محمد سراج کے خاندان سے ترک ارادت کر کے حضرت محمد گیسو دراز کا مرید ہوا اور چند قصبے سرکار حسن آباد گلبرگہ اور دوسرے پرگنات کے اُنپر وقف کئے - واضح ہو کہ سلطان احمد شاہ مشائخ دوست اور صاحب حال شخص تہا اور درویشون سے بہت سلوک کرتا تہا مرقوم ہے کہ اسکے عہد حکومت مین دیورای والی بیجانگر اور دوسرے راجہ اور حکام گجرات اور مالوہ سے بڑی بڑی لڑائیان ہوئین عنایت الٰہی سے اکثر لڑائیون مین سلطان مظفر و منصور رہا اور بہت سے قصبے و دیہات اُنکے اپنے قبضۂ تصرف مین لایا بہت بتخانے منہدم کروا کے وہان مسجدین تعمیر کرائین - نامی بت جو ہاتھہ لگے اُنکو محمد گیسو دراز کے دروازہ مین گڑوا دیے تاکہ خلایق کے روندنے مین آوین اور قلعہ کاویل کا بنایا اور قلعہ نرنالہ کی مرمت کرائی اور نیز مشہور ہے کہ احمد آباد بیدر بہی اسی کا بنوایا ہوا ہے وقت اسکی بنیاد کے شیخ آذری اسفرائنی کہ شاعر زبردست سلطان کا ملازم تہا اُسنے ایک قصیدہ مشتمل تعریف بادشاہ اور تعریف عمارات کے

عرف سید چندا و دوم سید محمد عرف خواجہ بندہ نواز [illegible] ... تاریخ
اُنکی کو چارہ نہین لیکن ... کا تہا خاموش رہا ... ہوا ہے قدم
رجب سنہ ۷۲۱ ہجری مین پیدا ہوے ... اور رجب آپکی عمر ... رمضان المبارک
پدر بزرگوار شہر دہلی سے ... سلطان محمد تغلق
سنہ ۷۲۵ ہجری کے عہد مین ... بروز پنجشنبہ ماہ محرم الحرام

سنہ ۷۲۶ ہجری مین شہر دولت آباد کو پہنچے سات برس کی عمر مین آپ حافظ قرآن ہوے روزے ماہ رمضان کے رکہے اور جب آٹھہ برس کے ہوے وہان سے حضرت ... پانچ سال کے ہوے تہے کبہی کوئی فرائض فوت نہ کیا اور جب پندرہ برس کے ہوے صرف و نحو تمام کیا درس جاری رہا یہانتک کہ جمیع علوم سے بہرہ اندوز ہوے جب دکن آوان مین اونکے پدر والا قدر سید راجہ ساتہہ عالم جاودانی کے رحلت فرما کر مدفون دولت آباد مین ہوے والدہ انکی دکن سے دل تنگ ہو کر مع ہر دو فرزند بہر وطن کو پہنچے جو شہر دہلی ہے مراجعت کی وہان آپ تعلیم کرتے و درس دیتے مین علوم کے مشغول رہے اور بموجب فرمانے والد بزرگوار کے ہر سال مین تین مہینہ ماہ رجب اور ماہ شعبان و رمضان کے روزے رکہا کرتے تہے اور ہر مہینے مین تین دن ایام البیض کے اور نماز مین ... کی مع

الغرض انعام معقول پایا اور کتب ہندیہ میں یوں مرقوم ہے کہ بیدر ایک قدیم شہر ہے اور قلعہ بھی راجہ بیدر دکن کے راجاؤن میں سے ایک راجہ تہا ہمزمانہ اسکندر رومی کے اُسکے تعمیر کرایا تہا اور انہیں کتب میں یہ بھی دیکہا گیا کہ نل اور دمن جو دکن میں نامور عاشق و معشوق ہوئے ہین بیدر کے راجہ نہین سے ایک راجہ تہا کہ نام اُسکا بہیم سین تہا اور دمن اُسکی بیٹی تہی۔ اور سلطان نے جلوس کے بعد حسن خان ولد فیروز شاہ کو کہ وارث ملک کا تہا پانصدی کرکے فیروزآباد اسکے رہنے کیلئے مقرر کیا اور چار کوس تک سیر و شکار کیلئے نکلنے کا حکم دیا وہ مرد عیاش تہا اُسکی رغبت اور کاسونا کی طرف تہی اس بات کو شاہی سے بہتر جانکر چچا کی زندگی تک فراغت سے گذارا اور کوئی حرکت ایسی نہ کی جس سے وہ آزردہ خاطر ہوتا لیکن چچا کے بعد مکحول ہوکر قلعہ میں قید کیا گیا اسی حالت میں مرگیا اسکے عہد حکومت میں دو برس تک بارش نہ ہوئی بادشاہ واسطے دعا کے نکلا وہان سے سیراب ہوکر بہیگتا ہوا آیا اوس روز سے سلطان کا لقب احمد شاہ ولی قرار پایا اور شہزادہ علاؤالدین کی شادی نصیر خان حکیم کی دختر کے ساتھہ بڑی دہوم سے کی شادی کے بعد سب فرزندون کو جمع کرکے اتفاق اور نفاق کے حسن و قبح کو بیان کیا اور اپنے فرزند اکبر علاؤالدین کو ولیعہد اور ممالک محروسہ کو تقسیم فرمایا اور رجب ۸۳۷ ہجری میں وفات پائی اسنے بارہ سال ۴ مہینے سلطنت کی ہے ✤

سلطان علاءالدین بہمنی کا بیان

سلطان علاءالدین ابن سلطان احمد شاہ بہمنی نے جب جلوس فرمایا تو شہزادہ محمد خان کہ سب سے چھوٹا تہا اور باپ نے وقت تقسیم ممالک کے اُسکو سلطنت میں شریک کرکے سلطان کے سپرد کیا تہا اوسنے بعض مفتریان دکن کے کہنے سننے سے بغاوت اختیار کرکے لشکر کشی کی سلطان اُسکی مدافعت کے لئے متوجہ ہوا چنانچہ شہزادہ مذکور بہت سی لڑائیون کے بعد شکست کہا کر بہاگ نکلا اسکے بعد نصیر خان حاکم اسیر

سلطان کا خسر سلطان کے التفات کی وجہ سے رای سنکر کی دختر کی طرف کہ وہ نہایت خوبصورت
تہی اور اپنے حسن صوت اور موسیقی مین بے نظیر تہی - سلطان کی زوجہ مسماۃ آغا زینب یعنی ملکہ
جہان کے کہنے سے کہ وہ اوسکی بیٹی تہی مملکت برار کے تسخیر کا حیلہ کرکے رخصت ہوا اور
وہان پہونچکر اور حکام کو زیادہ طمع دیکر اپنی اطاعت کی طرف راغب کرکے آمادہ جنگ کا
ہوا ارکین دولت نے وہان پہونچکر اوسکو شکست دی - اسکے بعد دیورائے حاکم بیجانگر ہوس سے
شاہان بہمنی کے ملکون کو مسخر کرنے کو ۸۴۷ھ مین بہت سی جمعیت فراہم کرکر فوج کش ہوا بادشاہ نے
یہ خبر سنکر انتقام کا ارادہ کیا القصہ بعد بسیار جنگ وقتال کے رائے مذکور نے پیش کش سالانہ پر
رضامند ہوکر صلح کی معلوم کرنا چاہیے کہ سلطان موصوف نے اپنے آغاز شاہی مین شفاخانہ
بنواکر چند دیہات وقف کئے تہے تاکہ اوسکا محصول دوا دارو وغذای بیمارون اور اطباکی
حاجت روائی مین صرف ہووے اور سلطان اگرچہ ابتدا مین آپ مرتکب مے نوشی کا تہا لیکن
دوسرون پر ایسی تاکید تہی کہ کوئی شخص کسی قسم کے نشہ مین گرفتار نہوتا تہا اور اگر اتفاق سے کسی نے
جرات کرکے کچہہ استعمال ہی کرلیا تو سلطان اوسکے حلق مین سیسہ پگہلا کر ڈلوا دیتا تہا اور انصاف مین سعی بلیغ کرتا تہا
اور قریب پائے منبر کے جماعت کے ساتہہ حاضر ہوکر وعظ سنا کرتا تہا اور بہت سے بتخانے منہدم کرواکے اونکی جگہہ
مسجدین تعمیر کرائین کسی کے قتل پر ہرگز راضی نہوتا نصارٰی اور زناردار و برہمن وغیرہ کو منہ تک نہ لگاتا تہا فارسی
مین پوری دستگاہ رکہتا تہا کسیقدر علوم عربیہ بہی پڑہے تہے اور اسدرجہ عیاش بہی تہا کہ اوسکے عہد حکومت مین ہزار
عورتین حسینہ وجمیلہ اوسکے شاہی سراپردہ مین جمع ہوئی تہین بفضلہ تعالیٰ کی توفیق نصرت سے ۸۵۵ھ مین شراب خواری سے
توبۃ النصوح کرکے خود بذاتہ امور مالی وملکی کیطرف متوجہ ہوا مورخین بیان کرتے ہین کہ جسقدر فساد عیاشی کے سبب سے

واقع ہوئے تھے (چنانچہ کتب مبسوطہ مین مرقوم ہے) ایک قلیل عرصہ مین برطرف ہوگئے ۸۵۹ھ مین بادشاہ کی پنڈلی مین ایک زخم آیا معالجین نے ہرچند علاج معالجہ مین سعی کی لیکن کچھ نفع نہوا اور اسی اثنا مین کئی مرتبہ اوسکی موت کی بھی افواہ مشہور ہوئی تھی کہ محمود خلجی نے دکن کا عزم کیا سلطان نے باوجود ایسی تکلیف و رنجوری کے اوسکی مدافعت کے لئے لشکر آراستہ کیا اور خلجی یہ خبر سنکر اپنے ارادہ سے باز رہا انجام کار ۸۶۲ھ مین اسی بیماری سے وفات پائی اونے ۲۳ سال ۹ مہینے ۲۰ روز سلطنت کی ہے اور باعتبار شمار کے ۲۴ سال ۹ مہینے ۲۰ روز ہوتے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

سلطان ہمایون شاہ بہمنی کا بیان

ہمایون شاہ المشہور ظالم شاہ علاءالدین کا فرزند اکبر وقت انتقال باپ کے اوسکے گھر مین تھا یوسف خان اور ملوخان کہ اوسکی سرکار کے معتبر امرا تھے وفات سلطان کو پوشیدہ رکھہ کے حسن خان چھوٹے فرزند کو کہ وہ دختر زادہ فیروز شاہ کا تھا تخت پر بٹھلایا ہمایون شاہ اس خبر کے سنتے ہی مع ۲۰۰ سوارون کے جو اوسکے ساتھہ تھے اپنے مکان سے نکلا اور دیوانخانہ مین آیا حسن خانکو جو اوسوقت اوسکے بدن پر رعشہ تھا گرفتار کرکے قید کرلیا اور خود اوسکی جگہہ پر جلوس کیا جلوس کے بعد سکندر خان خلف جلال خان نے کہ وہ حضرت جلال الدین بخاری قدس سرہ کی اولاد مین سے تھا ترکہ طلب کیا ہمایون شاہ کو اوس سے غیظ و غضب پیدا ہوا اور دونون کے باہم جنگ شروع ہوگئی لڑائی کیوقت مست ہاتھی نے سکندر خانکو سونڈ مین لپیٹ کر خانۂ زین سے اوٹھا کر زمین پر دے مارا اوسکے بعد اوسی کے گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے روند ڈالا جلال خان کا باپ زندہ تھا وہ گرفتار ہوکر تا دم حیات مقید رہا۔ اس فتح کے بعد سلطان قلعہ دیورکنڈہ کے سخر کرنے پر متوجہ ہوا تھا کہ اس اثنا مین ترک یوسف نامی کپچل سلطان علاءالدین کا غلام شہزادہ حسن خانکو دام فریب سے خلاص کرکے شور و شغب پر آمادہ ہوا اور سلطان نے ادہر سے اپنا قصد ملتوی کرکے اودہر متوجہ ہوا چند لڑائیون کے بعد حسنخان گرفتار ہوکر آیا بادشاہ نے

اُسکو شیر کے سامنے ڈلوا دیا شیر نے اوسکا کام تمام کردیا اور اوسکے ہمراہیونکو بادشاہ موصوف نے طرح طرح کی تکلیفین دیکر ہلاک کیا پہر اس قصہ کے بعد شہزادون اور وارثان ملک کو قتل کرا دیا - واضح ہو کہ بادشاہ موصوف مردم آزار تہا لوگونکو طرح طرح سے تکلیف دیتا تہا اوسکے ظلم کا حال بیان کیا جاتا ہی کہ حجاج بن یوسف ظالم ہی اُسکے مقابلہ مین نوشیروان عادل کے برابر تہا - بعض کہتے ہین کہ اس نے بیمار ہو کر بتاریخ ۲۸ ذیقعدہ ۷۶۵ھ مین انتقال کیا - بعض بیان کرتے ہین ایک رات شراب کے نشہ مین مست ہو رہا تہا کہ ایک کنیزک حبشیہ نے اسکے سر پر ایک لکڑی ماری جسکی ضرب سے وہ ہلاک ہوگیا - تین برس چھ ماہ اپنی مدت شاہی مین ظلم سے بسر کی -

سلطان نظام شاہ بہمنی کا بیان

نظام شاہ پسر ہمایون شاہ اپنے حسن وجمال مین بے نظیر تہا خدای تعالی نے آٹھ برس کی عمر مین اسکو بادشاہ بنایا اسکی والدہ نہایت عاقلہ عورت تہی خواجہ جہان ترک وکیل بادشاہ اور ملک التجار وزیر کی رائے سے ہر امر کا انجام دیتی تہی - اطراف وجوانب کے حکام کو جب معلوم ہوا کہ بہت ہی نادان لڑکا تخت نشین ہوا ہی تو ہر ایک کے دل مین ہوس پیدا ہوئی کہ ممالک بہمنی کو کسی ترکیب سے مسخر کر لینا چاہیے چنانچہ سب سے پہلے رائے مملکت اوڑیسہ اور اودیہ ملک تلنگ کے زمینداروں کے اتفاق سے جنگ کے لئے آمادگی کی آخر کار جنگ وجدال کے بعد پانچ لاکہہ تنک نقرئی خزانہ شاہی مین حمایت کے طور پر داخل کر کے واپس گیا اوسکے بعد سلطان محمود خلجی سلطان مندو اٹھائیس ہزار سوار لیکر خاندیس کے راستہ سے قندہار کے اطراف مین مملکت بہمنیہ مین داخل ہوگیا اور جنگ وجدال کے بعد بہت سی تکالیف اوٹھا کر بے نیل مرام واپس گیا واضح ہو کہ شاہان بہمنیہ کا قاعدہ تہا کہ پہلے ملکہ جہاں کا خطاب اُس عورتکو ہوتا تہا کہ وہ اپنے ہمجنس اور کفو ہو اس لئے ایک لڑکی اہل قرابت سے مخدومہ جہان نے مقرر کر کے خواستگاری کی اور جب اوس کے

والدین اس امر پر راضی ہو گئے تو بادشاہ نے آغاز جشن کیا عین شب زفاف مین کہ ١٣ ذیقعدہ ٨٦٦ھ کی تھی دفعتاً آدہی رات کے وقت نوحہ کی آواز بلند ہوئی کہ نظام شاہ ملک عدم کو رخصت ہوا مگر کسی کتاب سے یہ ثابت نہین ہوا کہ اسکے انتقال کی کیا صورت ہوئی۔ مدت سلطنت اسکی تقریباً دو سال ہے۔

سلطان محمد شاہ بہمنی کا بیان

شمس الدین والدنیا یعنی ابوالمظفر غازی محمد شاہ بہمنی لشکری مخدومہ جہان کا منجھلا بیٹا اپنے بہائی کے بعد نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا اور احمد شاہ اوسکا چھوٹا بہائی اقطاع مناسب پاکر محمد شاہ کا جلیس و انیس ہوا۔ سلطان فیروز شاہ کے بعد علوم و فنون مین خاندان بہمنیہ کے اندر کوئی شخص محمد شاہ سے بہتر نہین ہوا۔ اس سلطان کے عہد مین بہت سے کفار خوار و ذلیل ہوئے اور بہت سے بتخانے گرا دیے گئے اور مساجد بکثرت تعمیر کی گئین اور کثرت سے غنیمتین مسلمانونکو ملین جس سے مقابلہ ہوا فتح و ظفر سلطان کے ساتھ رہی۔ مملکت بہمنیہ کو اسقدر وسعت ہو گئی کہ پہلے چار حصہ تہی اب آٹھ حصہ ہوئی اور ہر ایک حصہ پر امیر لشکر یعنی طرفدار مقرر کیا گیا۔ الغرض سلطنت بہمنیہ کو اس سلطان کے عہد مین تکمیل ہو گئی مگر ہر کمال کو زوال ہے آخر کار زوال کے آثار نمایان ہوئے اور اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ ملک التجار محمود گاوان المخاطب خواجہ جہان امیر الامرا کہ مرد خدا دوست و غریب نواز کریم النفس وزیر عادل موافق مزاج مخدومہ جہان کا تہا حتی کہ وہ مخدومہ اوسکے مکان پر اکثر جا کر اپنا بہائی بولتی تہی اور سلطان کی عنایت بہی بے انتہا تہی اور اوس سے اکثر خدمات شایستہ ظہور مین آتی تہین ایکبار سلطان نے خدمت نمایان کے بدلے مہربان ہو کر اپنا لباس اوتار کر اوسکو پہنایا اور آگے سے خود بدولت نے اوسکا پہنا بعض مخصوص مین اوسیوقت اوسکے اس فعل کو برا جانا اس لیے کہ اس سے پہلے کسی بادشاہ نے ایسی حرکت نہین کی تہی اور بعض کا

یہ اعتقاد ہے کہ شاہان بہمنیہ مین سے کسی بادشاہ نے بہمن کے قتل کا حکم نہ دیا تھا اور اُسنے خود اپنے ہاتھ سے مارا چنانچہ بادشاہ نے اسی دن سے اپنا لقب غازی رکہا تہا مگر وہ نامبارک ہوا۔ واضح ہو کہ دفعتہً ایسے شخص موصوف کو کہ جسکے تعریف مین ملا عبد الکریم ہمدانی نے علیحدہ ایک کتاب لکہی ہے اور اسی کی حسن کوشش سے کمال دولت کا حاصل ہوا تہا بادشاہ نے مفتری لوگون کے ورغلانے سے بلا تحقیق و تجسس کے قتل کروا دیا امراء اطراف و جوانب کے اس حرکت شنیعہ سے ناخوش ہوئے اسلئے انسے بادشاہ کی اطاعت و فرمانبرداری مین قصور سرزد ہونے لگا اگرچہ تفحص و جستجو کے بعد جب اُسکا جرم نہ ثابت ہوا تو سلطان نادم ہوا لیکن اس وقت کی ندامت بے سود تہی اور جب کوئی شخص بادشاہ سے سرکشی کرتا تہا اور اُس سے کچہہ بن نہ پڑتا تو ظاہر مین خاموش ہو رہتا مگر باطن مین ہر گہڑی خواجہ مرحوم کو یاد کرتا تہا اور افسوس کیا کرتا تہا حتی کہ خواجہ کا ظلم اسپر مستولی ہوا اور دن بدن اُسکا جسم گہلنے لگا لکہا ہوا ہے کہ اسوقت شہزادہ محمود خان کو ولیعہد کیا اور اُن ایام مین اکثر مرتبہ زبان پر لایا کہ اس دولت کا زوال ہونیوالا ہے اسلئے کہ جب امراء میری پوری طور سے اطاعت نہین کرتے باوجودیکہ برسون بادشاہی کی ہے اور بزور شمشیر چند ملک فتح کئے ہین تو میرے بعد اس لڑکے کی کیا اطاعت کرینگے بادشاہ جب نہایت بوڑہا و ضعیف ہو گیا تو غرہ ماہ صفر ۸۸۶ہجری مین اس ولایت وجود سے اقلیم عدم کی طرف روانہ ہوا نزع کے وقت جسوقت ہوش آتا تہا تو یہ کہتا تہا کہ واقع مین خواجہ نے مار ا سامعی نے مصرع اُسکی تاریخ کا یہ بیان کیا ہے ع خرابی دکن تاریخ او شد۔ اُس نے ۲۰ سال ۹ مہینے تیرہ دن سلطنت کی ہے۔

سلطان محمود شاہ بہمنی کا بیان

سلطان محمود شاہ کی اپنے پدر بزرگوار کی وفات کے وقت بارہ[12] سال کی عمر تہی بموجب وصیت بعد ادا کرنے

موضع کی ماں سے اس فقیر کو بیجا ہے اور
ایک تاج دکھلاکر کہا کہ یہ تاج دوازدہ
تری کی واسطے تمہارے دیا ہے اور فرمایا کہ
کہ سلطنت دکن کی احمد شاہ کو مبارک
سلطان احمد شاہ مجھ داس معانقہ کے بعد
ہوا اور بدولت تھا اور شاہزادہ علاؤالدین
کیو جو مرنے بیٹھے ہو سکتے تھے آگاہ
کیا پیسا کر روشاہ دو ہوئے اور کہا کہ اب
سلطنت ہمارے سے گلبرگہ آئی کا کہ گلبرگہ کو چلا ہی
رہا تھے بعد عین الملک اور معین الملک
بی آگر داخل گلبرگہ ہوئے دوسرے
روز سلطان فیروز شاہ کی بیماری شدید تھا
پالکی مین سوار ہوا شاہزادہ حسن خان کو ہاتھی
پر بٹھلاکر معہ بدساتھ ان لشکر کے احمد شاہ کا کیا
مین کا ارادہ کیا مین فیروز شاہ کو نقاہت مزاج پر
اور زیادہ ہوئی ہموم مجمع سے غش آیا پالکی
کن تو ... کرکے عین الملک اور معین الملک
سے ... قلعہ گلبرگہ کے دروازہ کی
فوج سلطان کی اسباب کے خیال سے کر سلطان

رسوم تعزیت کے موافق صلاح ومشورہ کے اکثر ارکین دولت نے تخت بہمنیہ یعنی فیروزشاہ کو کہ جو اس زمانہ مین باعتبار خوبی ونفاست کے ممتاز ومفتخر تھا قصر تخت گاہ مین لاکر رکھا اور دو کرسیان روپہلی اسکے دونون بازؤن سے نصب کین اُسوقت شاہ محب اللہ اور سید حبیب اللہ کہ اُس زمانہ مین افضلین مشائخ مین سے تھے اونہون نے فاتحہ خیر پڑہکر اُسکے سر پر تاج بہمنیہ رکھا اور اُسکے دونون ہاتھ پکڑکر تخت مذکور پر بٹھلایا اور اُن دونون مشائخ نے دونون طرف کرسیون پر نشست فرمائی اور اُسوقت جو امرای دولت حاضر تھے مثل ملک حسن نظام الملک بحری اور بڑے قوام الملک اور چھوٹے قوام الملک اور قاسم برید ترک سرنوبت نے تین مرتبہ سلطان سے بیعت کی باقی تمام امراء اور ملوک اور صلح دار سلام سے مشرف ہوئے اگرچہ اسکی سلطنت کا زمانہ ممتد رہا لیکن خلل شروع ہی سے واقع ہوا علاوہ ازین چونکہ محمود شاہ خفیف العقل اور عیش طلب اور دایم الخمر نکلا چنانچہ اُسکے عہد سلطنت مین احمدآباد بیدر مسکن لونڈیان بھانڈ اور بھگتیے سازندے اور کنچنیان عراق وخراسان ماوراءالنہر لاہور ودہلی وغیرہ کا ہوا تھا قصے خوان افسانہ گو ہمیشہ مصاحب رہتے تھے اسلیئے ہر ایک منصبدار کو ہوس حکومت کی پیدا ہوئی اور ہر ایک دوسرے کی مدافعت مین سعی بلیغ کرنے لگا لکھا ہے قاسم برید کو مسند میر جملگی پر ایسا تسلط وغلبہ ہوا کہ رفتہ رفتہ سلطان کے پاس بجز نام کی بادشاہت کے اور کچھ نرہا اور جب ۹۱۰ھ مین وہ مرگیا اور اُسکا بیٹا امیر برید اپنے باپ کا جانشین ہوا تو کامون مین سرگرم ہوکر اُسکے بیٹے کو سلطان سے بھی زیادہ امورات سلطنت مین بیدخل محض کردیا حتی کہ اُسکا عدم اور وجود دونون برابر ہوگئے پس اسی حالت مین ذیحجہ کی چوتھی تاریخ ۹۲۴ھ ہجری مین منشی تقدیر نے نامہ اُسکی زندگی کا طے کیا اوسکی مدت سلطنت تزلزلات کثیرہ اور انقلابات بی پایان کے ساتھ ۳۷ سال ہم روز رہی۔ واضح ہو کہ یہ بیت اسی کے ہی عمدہ جانکر قلم سے ادا کردے **بیت**

[illegible]

فیروز شاہ کا انتقال ہوگیا اور ... اس وصیت مین
قلعہ گلبرگہ مین داخل ہوئے اس ... دروازہ
پالکی ... فیروز شاہ کی ... کہ بسبب
مین قلعہ گلبرگہ کے ... اور ... عام
شور وغل ... مین اور ... فیروز شاہ حالت
خلائق کے ایسا ہوا کہ فیروز شاہ ... تا
غش سے ہوش مین آیا ... کیا فیروز شاہ
کیا ہے ... سے ... مین احمد شاہ
نے کہا ... عین الملک ... نے
سے آگے ... قلعہ گلبرگہ ... تنگ
... مصلحت
سے سلطان احمد شاہ کو بلاکر ... سلطنت ... انکو
فیروز شاہ نے فرمایا ... شاہزادہ کا اور ... حوالے
اسمعین ... دونون ... اور ... تمہارا اور اسکا ہو
... مین ... بلایا ... عمل مین لایا
... شاہ کو بلوایا اور ... معانقہ کیا
دونون ... بھائیون نے معانقہ ... فیروز شاہ نے
حسرت کے ...

در بحر غم فتادم و امواج بے عدد ٭ تا چند دست و پا بزنم یا علی مدد

سلطان احمد شاہ بہمنی کا بیان

سلطان احمد شاہ بہی اپنے باپ کی طرح توابہ کش اور مے نوش تہا امیر الامرا نے حکام اطراف کے خوف سے تخت نشین کرکے احمد آباد بیدر مین اسکے نام کا خطبہ مقرر کردیا اور سلطان کیلئے حکم ہوا کہ ہر روز اسباب ضروری بقدر احتیاج اسکو ملتا رہے وہ بدنصیب اسپر کفایت نہ کرکے تاج سلاطین بہمنی کو جو چار لاکھہ کی لاگت سے تیار ہوا تہا توڑکر مروارید اور یاقوت والماس وغیرہ اسکے پوشیدہ کلالون کو دیکر فروخت کرواتا تہا اور اسکی قیمت سے خوب عیش و عشرت کرتا تہا امیر برید نے سنکر بہت سے کلالون کو قتل کروایا لیکن کچھہ سود مند نہ ہوا چند روز کے بعد سلطان نے کسی کو پوشیدہ اسمعیل عادلخان کے پاس بہیجکر امیر کی سخت گیری کی شکایت کی اسنے اپنے ایلچی کو کچھہ زبانی کہکر اور بہت سے تحایف و ہدیے دیکر روانہ کیا۔ کہتے ہین کہ ہنوز وہ احمد آباد بیدر تک نہ پہنچا تہا کہ سلطان سنہ ۹۲۷ ہجری مین زہر کہا کر راہی ملک عدم کا ہوا اسکی مدت سلطنت ہ سال ایک مہینہ ہے ٭

سلطان علاؤالدین بہمنی کا بیان

سلطان علاؤالدین بن احمد شاہ کو بعد لوازم عزا و ماتم داری کے دو ہفتہ مین امیر برید نے واسطے اپنے صلاح دولت کے نامزد شاہی سے کیا اگرچہ علاؤالدین مرد عاقل اور بہادر تہا لیکن طالع نے یاوری کی اور تقدیر درپی شکست سلطنت کے تہی جسقدر تدبیر لائق دفع امیر کیلئے پہنچائی کارگر ایک بہی نہ ہوئی بلکہ سلطنت کے استقلال کی خواہش مین جان بہی گئی ٭

ایکسو پانچ سال کی تہی ۱۰ ماہ ذیقعدہ ۸۲۵ ہجری مین روز دوشنبہ وقت اشراق کے رحلت فرما ہوئے حضرت مخدوم دین و دنیا یہ تاریخ وفات آنحضرت کی ہے بعد دو سال کے تیاری گنبد مبارک کی شروع ہوئی سلطان احمد شاہ ولی کے آخری عہد تک تیاری گنبد کی ہوتی رہی بعد انکے سلطان علاء الدین فرزند نے سلطان مغفور کے اہتمام کو پہونچایا چنانچہ مدت سات سال مین گنبد مذکور تیار ہوا

ولی اللہ بہمنی کا بیان

شاہ ولی اللہ ابن سلطان محمد برادر احمد شاہ کو بعد علاؤالدین کے امیر برید نے واسطے بقای دولت اپنی کے تخت نشین کیا مدت سلطنت اسکی بہت کم ہوئی عیش وحکومت مین بجز پارچہ وروٹی کے اُسکو کچھ حاصل نہوا اُسکی سلطنت مع علاء الدین کے ۳ سال سے کچھ زیادہ ہے ۞

شاہ کلیم اللہ کا بیان

شاہ کلیم اللہ ابن محمد شاہ مذکور یہ یوسف عادل شاہ کا ہمشیرہ زادہ ہے کہ جسکا ذکر آگے آتا ہے ولی اللہ کے بعد امیر برید نے شاہی سے موسوم کیا اسی پر سلطنت بہمنیہ کا خاتمہ ہوا ہے اسکے بعد کوئی شخص بہمنیون سے بادشاہ نہین ہوا اور وہ دولت بحکم الٰہی پانچ فرقون پر منقسم ہوئی۔ عادل شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ قطب شاہیہ۔ عماد شاہیہ۔ برید شاہیہ۔ اور کلیم اللہ سنہ ۹۳۴ ہجری مین برہان نظام شاہ کے قریب جاکر دولت وجود سے ملک عدم کی طرف روانہ ہوا اُسکی موت مین مورخین کا اختلاف ہے آیا زہر سے مرا یا اجل طبعی سے اُسکی سلطنت کی مدت نہین معلوم بہر تقدیر خاندان بہمنی مین سترہ آدمیون نے سلطنت کی ہے غرضکہ ملک دکن مین اس خاندان کی ایک سو بیاسی سال سلطنت رہی ۞

دوسرا تذکرہ نظام شاہیون کے بیان مین

احمد نظام شاہ بحری کا بیان

احمد نظام شاہ بحری بیٹا نائب نظام الملک بحری کا ہے اور ملک نائب ایجانگر کے برہمنون کی اولاد سے تھا اُسکا اصلی نام تیما بھٹ اور اُسکے باپ کا نام بہیرو جب تیما بھٹ احمد شاہ بہمنی کے وقت مین

مسلمانون کا اسیر ہوکر آیا اور بادشاہی غلامونکی ذیل مین داخل ہوا اُسوقت اُسکا نام بدلکر ملک حسن نام رکہا گیا
اُسکے بعد احمد شاہ نے اپنے فرزند اکبر کی حوالہ کیا سب لوگ اُسکو ملک حسن بہریو کہنے لگے شہزادہ اپنے
ایام لڑکپن مین لفظ بہریو سے تحریف کرکے ملک حسن بحری کہتا تہا اسی سبب سے سب مین بحری مشہور ہوا
اور اسکے بعد شہزادہ مذکور نے غلام مذکور کو اس سلطنت مین منصب ہزاری اور نقارہ اور ماہی مراتب دیکر
کارخانہ شکاری جانورون کا لفظ بحری کی مناسبت سے حوالہ کیا اور رفتہ رفتہ خطاب و القاب اشرف
ہمایون نظام الملک بحری پایا حسن اتفاق سے خواجہ جہان کاوان کی مملکت کا طرفدار ہوا اور جب خواجہ
جہان کاوان مارا گیا تو یہ اسکا قایم مقام ہوکر خطاب ملک نایبی اور منصب سرلشکری سے سرفراز ہوا
اور جب محمد شاہ فوت ہوا تو اُسکی وصیت کے موافق اُسکے بیٹے سلطان محمود کی سلطنت کا وکیل ہوا
اور جب بحری بلدۂ خیبر مین مارا گیا تو ملک احمد نے اپنے باپ کے خطاب پر اپنا خطاب مقرر کرکے احمد
نظام الملک مشہور و موسوم کیا اور سپاہ و رعیت کے احوال پر ایسا التفات کیا کہ تہوڑی سی مدت مین قصبہ
سر اور سیوگانون وغیرہ کے اطراف و جوانب کے لوگ اُسکے ضبط و نسق سے راضی ہو گئے۔ واضح
ہو کہ اُسنے اپنی شروع جوانی مین اپنے باپ کے قید حیات کے وقت کندیل اور راج بندری راجبہ اور یا اور دیگر
کنارون سے بڑی بڑی جنگ و جدال کے ساتھ قلعہ جوند اور بہاگر اور نتگی اور نزونی اور کندبار اور پورندلو
دیوریب جیون اور کہردرک اور برنجن اور ماذہولی اور پالی اور تمام کوکن کو اپنے تحت قبضہ و تصرف مین لایا تہا
اوسکی مردانگی و شجاعت عالمگیر تہی کوئی شخص اُسکے مقابلہ پر نہ آسکتا تہا مگر زین الدین علی تالکش اور شیخ مودی
عرب کہ یہ دونون سلطنت بہمنیہ کے امیر اعظم تہے سلطان عصر کی تحریک سے جمع ہوکر آمادہ لڑائی کے ہوئے
لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو شاہ موصوف کی ترقی منظور تہی لہذا وہ دونون امرا مارے گئے اور اُنکا تمام اسباب

وسامان نظام شاہیہ کے لئے اور زیادہ جاہ ومرتبہ کا سبب ہوا اور سنہ ۸۹۵ ہجری مین جبکہ قصبہ بنکاپور مفتوح ہوا تو اکبر شاہ نے وہان ایک باغ نصب کر کے اسکا نام نظام باغ رکھا اور بعض لوگ اسکو فتح باغ بھی کہتے رہے ہین اور فتح مذکور کے بعد سلطنت بہمنیہ کو نہایت ناتوان دیکھکر سفید چتر سر پر بلند کیا کہ جو اسوقت وہ نشان دہلی اور گجرات اور ہند کے سلاطین کا تھا اور خطبہ کے اندر سلطان محمود کا نام کاٹ کر اپنا نام تحریر کرایا۔ بعض امرا نے اس حرکت کو ناپسند کیا چونکہ نظام شاہ نہایت دانشمند وفہیم تھا اس بات کا خیال کر کے کہ مبادا فساد برپا ہو جاوے اپنے نام کا خطبہ فوراً موقوف کر دیا اور سفید چتر کے باب مین یہ فرمایا کہ یہ صرف حرارت آفتاب کے بچاؤ کیلئے ہے اسمین سلطنت کی کیا علامت ونشانی ہے اسکے بدل دینے کی کیا ضرورت ہے امرا نے یہ عرض کیا کہ اگر اس غرض کیلئے ہے تو سب کو اذن عام ہو جانا چاہیئے کہ سب لوگ اپنے سرون پر چتر رکھین پھر بادشاہ نے مجبور ہو کر عام رخصت دی اور واسطے امتیاز کے اپنا چتر سرخ اور سب کا سفید تجویز ومقرر کیا پس رفتہ رفتہ عادل شاہیہ اور قطب شاہیہ اور برید شاہیہ نے اس امر کو پسند کیا اور اس باب مین شاہ وگدا سب یکسان ہو گئے بخلاف ملک ہند کے کہ وہان بجز بادشاہ کے دوسرے کا مقدور ہی نہ تھا پھر دو مہینہ کے بعد انہین لوگون نے جو خطبہ کیلئے مزاحم ہوئے تھے خود بخود نادم ہو کر بالاتفاق عرض کیا کہ پیر ومرشد آپ خطبہ اپنے ہی نام کا پڑہوانا اسمین ہماری خوشی ہے اللہ پاک نے آپ کو اسکے لائق کیا ہے اور آپ ہمارے بادشاہ ہین۔ چونکہ خیرخواہ کو یہی منظور تھا اسلئے دوبارہ حکم دیا اور دنداج پور کی فتح کے بعد اپنی ہمشیرہ زینب بی بی کی ملک وجیہ کے ساتھ جو ایک ذی علم اور صالح شخص تھا شادی کر دی سنہ ۹۰۰ ہجری کے منجمین کی ساعت مختار مین باغ نظام کے مقابل نہر کے کنارہ پر ایک شہر آباد کر کے اسکا نام احمد نگر رکھا لکھا ہے کہ فن شمشیر بازی مین اسکو

پورا کمال تہا بلکہ بعض لوگون کا یہ بیان ہے کہ ملک دکن مین یکنگ کا فن اسنے ہی شایع کیا ہے اور بحکم الناس علی دین ملوکہم تمام غریب و امیر پیر و جوان سپاہی عالم سب اسکے سیکہنے کی طرف متوجہ ہو گئے بہت سے لوگون سنے نہایت مشاقی اسمین حاصل کی ہر شخص کسی کو اپنے مقابل نہ جانتا تہا رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ روزمرہ ننگی تلوارون سے شاہی دربار مین امتحان ہوتا تہا اور ایک دو آدمی روزانہ مارے جاتے تہے اور مدعی و مدعا علیہ کا خون معاف تہا۔ سلطان موصوف کے اوصاف حمیدہ اور خصایل پسندیدہ کا یہ حال تہا کہ جب سوار ہوکر جاتا تو ادہر ادہر نگاہ نہ کرتا تہا کہ نامحرم عورتون پر نگاہ نہ پڑجائے غرض اُسکو لوگون کے ناموس کا بہت خیال تہا چنانچہ ایک مرتبہ نہایت خوبصورت اور صاحب جمال چہوکری قلعہ کاویل کے اسیرونمین سے آئی اُسکا حسن و جمال دیکہکر سلطان کی طبیعت کو اُسکی طرف میلان پیدا ہوا اور اُس سے وصل کا قصد کیا اُس چہوکری نے عرض کیا میرا خاوند زندہ ہے اور اُن قیدیونمین موجود ہے سلطان مذکور نے اُسکی زبان سے جب یہ بات سُنی تو فوراً اپنے ارادہ سے باز رہا اور علی الصباح اُسکے مادر و پدر اور شوہر کو بلاکر انعام و اکرام سے پیش آیا اور چہوکری کو شوہر کے حوالے کردیا سلطان مذکور نے مرض الموت کی حالت مین شاہزادہ جوان بخت کامگار شیخ برہان کو سات برس کی عمر مین اپنا ولیعہد کرکے سنہ ۹۱۴ ہجری مین اس دار فانی سے انتقال کیا مدت سلطنت اسکی تیس سال ہے

برہان نظام شاہ بحری کا بیان

برہان نظام شاہ بن احمد شاہ بحری سات سال کی عمر مین بادشاہ ہوا اُسکے جلوس کا مادہ تاریخ فیض جاوید ہے نہایت ذہین اور طباع شخص تہا دس برس ہی کی عمر مین کافیہ تک تحصیل کرچکا تہا اور خط نسخ ایسا لکہتا تہا کہ ہر خاص و عام پسند کرتے تہے اپنی اوایل جوانی مین ایک عورت آمنہ پر عاشق ہوکر اپنے

نکاح مین لایاتہا حسین نظام شاہ بحری اُسیکے بطن سے پیدا ہوا تہا جو بعد اپنے باپ کے جانشین تخت کا ہوا جسکا عنقریب ذکر آویگا موضع آمنہ پور اسی کا بسایا ہوا ہے اور سنہ ۹۳۰ ہجری مین شاہ طاہر کی سعی سے کہ وہ شخص مذہب امامیہ کا زبردست عالم اور صلح کار تہا سلطان بی بی مریم یوسف عادل شاہ کی دختر کو جشن کرکے اپنے نکاح مین لایا اور موضع پاتری جو سلطان کے آبا و اجداد کا وطن تہا عماد الملک سے اوسکو بزور لیکر بہمنیون کو جو اُسکے اہل قرابت تہے بطریق انعام کے عنایت فرمایا ازان بعد ماہور کا قلعہ جو علاؤالدین عماد الملک کی طرف سے ولد خدابندہ خان حبشی کے تصرف مین تہا مسخر کرکے ایلچپور کی تسخیر کرنیکا قصد کیا عماد الملک مقابلہ کی تاب نہ لاکر برہان پور کو چلا گیا سلطان محمد شاہ فاروقی جو حاکم وہان کا تہا اُسنے اُسکی اعانت کی اور دونون ملکر جنگ کی طرف متوجہ ہوئے نظام شاہ بہی امیر برید کے اتفاق سے مقابل ہوا سخت جنگ کے بعد عماد الملک اور محمد شاہ نے ہزیمت قبول کرکے فرار کو قرار پر اختیار کیا کہتے ہین کہ اس جنگ مین تین سو ہاتہی اور خیمے اور خرگاہ اور تمام کارخانہ جات شاہی پر قبضہ کرکے اکثر محالک برار پر قابض ہوا اور سنہ ۹۵۵ ہجری مین قندہار کے قلعہ کو سر کیا اور سلطان بہادر سے کہ وہ سلاطین خلجیہ پر تسلط پاکر ولایت مندو پر قابض و متصرف ہوا تہا شاہ طاہر مذکور کی معرفت برہان پور پر اوس سے ملاقات کرکے خطاب شاہی کا حاصل کیا گہوڑے کی سواری سے خوب واقف تہا چوگانہ بازی مین کامل دخل رکہتا تہا چنانچہ بہادر موصوف اُسکی سواری دیکہنے کا مشتاق تہا ملاقات کے بعد سواری مین اُسکی چوگان بازی کی حالت دیکہی تو بہت خوش ہوا اور بہت تعریف و تحسین کی اور چتر اور آفتاب گیری سفید کہ مندو کے بادشاہون سے لیا تہا اُسکو عطا کیا اور نظام شاہ نے شاہ طاہر کی ترغیب سے طریقہ اہل شیعہ کا اختیار کیا بسبب اتحاد مذہب کے سلطان ایران شاہ اسمعیل صفوی نے

آقا سلیمان طہرانی مشہور مرحبال کو واسطے مبارکبادی کے روانہ کیا اور ایک غلام ترکی نامی شاہ قلی بطریق تحفہ کے اور ایک عدد الماس کلان نہایت قیمتی اور ایک ٹکڑا زمرد کا کہ جسپر معتصم باللہ خلیفہ عباسیہ کا نام کندہ تہا اور دیگر تحایف اور ہدیے ایران کے اور ایک انگشتری عقیق کی کہ بہت برسوں سے اُسکی انگشت مین تہی اور کلمہ التوفیق من اللہ اسپر کندہ ہورہا تہا ہمراہ سفیر مذکور کے روانہ کئے پس ۹۶۱ سنہ ہجری مین مرض جسمانی سے جان اپنی جان آفرین کے حوالہ کی اُسنے اپنی وفات کے وقت پانچ بیٹے چہوڑے تہے حسین نظام شاہ جانشین اپنے پدر بزرگوار کا ہوا اور ایک بیٹا عبد القادر اور ان دونون کی ماں بی بی آمنہ تہی اور شاہ علی بی بی مریم سے پیدا ہوا اور شاہ حیدر مخدوم خواجہ جہان دکنی کا داماد او میران محمد باقر کہ وہ بیجاپور مین فوت ہوا ہے اور ایک بیٹا شہزادہ سلطان محمد خدابندہ ہے جو ملک بنگالہ مین جاکر مرا ہے نظام شاہ کی مدت سلطنت ۴۷ سال ہے اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ اتفاقاً جس سال برہان نظام شاہ نے اپنی موت طبعی سے وفات پائی سنہ اسی سال سلطان محمود گجراتی اور سلیم شاہ سلطان دہلی نے بہی انتقال کیا ہے کسی نے زوال خسروان ۹۶۱ تاریخ بیان کی ہے ✤

حسین نظام شاہ بحری کا بیان

جب حسین نظام شاہ اپنے باپ کی وفات کے بعد جلوس فرما تخت سلطنت کا ہوا تو عبد القادر اُسکے برادر عینی نے کہ نہایت عزیز و معزز تہا سرکشی اختیار کر کے قلعہ سے باہر آگیا ہرچند کہ اور بہائی بہی اسکے شریک حال ہوئے لیکن چونکہ سلطنت نظام شاہ کی تقدیر مین تہی لہذا اُنکا منصوبہ درست نہ پڑا انجام کار قلعہ بنکاپور کے قریب وہ لوگ اور انکی جماعت مثل بنات النعش کے منتشر ہوگئے عبد القادر ملک برار کی طرف عماد الملک کے پاس جاکر مر گیا اور شاہ علی اور شاہ میران محمد باقر اور محمد خدابندہ عادلشاہ

بیجاپور کے قریب چلے گئے اور شاہ حیدر پرندہ مین جا بسا وہان کا حاکم خواجہ جہان کہ جسکی دختر اسکے نکاح مین تہی اس قصد سے کہ شاید داماد اپنا بادشاہ احمدنگر کا ہو مراسم تہنیت اور حسین نظام شاہ کی تعزیت مین تعطیل کی اُسکے بعد وہ ادہر متوجہ ہوا اور آتش جنگ وجدال کو روشن کیا مقابلہ کے بعد خواجہ مذکور اور اُسکا داماد دونون مستغیث ہوکر عادل شاہ کے پاس گئے اور نظام شاہ قلعہ مذکور کو فتح کرکے آپ رونق افزا احمدنگر کا ہوا ظاہر ہوا کہ نظام شاہ نہایت دلیر اور سفاک شخص تہا کسی کی طرف سے اسکے دل پر ہراس وفکر غالب نہ ہوتا تہا کبہی جنگ مین چین بجبین نہوا اگرچہ عادل شاہ بہی اس امر کا خواستگار تہا کہ تاج سلطنت کا اپنے چچازاد بہائی میران شاہ علی کے سر پر رکہے ایک لڑائی مین ایسا کامیاب ہوا کہ پہر دوبارہ نام نہ لیا اس لڑائی کے بعد کئی منجمان دقیقہ شناس واسطے بیان وقت اجتماع ساعت نیک کے جمع تہے اُنکے اظہار پر قضاۃ اور علماء دولت وخلافت نے سامان جشن شاہانہ ترتیب دیکر دولت شاہ بنت عماد الملک کا ساتہہ حسین شاہ کے عقد باندہا اور آخر سنہ ۹۶۷ ہجری مین قلعہ کالندہر کہ ہنوز قبضۂ تصرف مین نظام شاہ کے نہین آیا تہا مع اور چند قلعون کے فتح کیا اور سنہ ۹۶۷ مین اپنی بڑی بیٹی کو جسکا نام خدیجہ تہا اور وہ خونزہ ہمایون کے بطن سے پیدا ہوئی تہی شاہ جمال الدین حسین بن شاہ حسن کے ساتہہ بیاہ دیا اور سنہ ۹ ہجری مین اپنی دوسری دختر مسماۃ جمال بی بی کو ابراہیم قطب شاہ کے حبالۂ نکاح مین دیا اسکے بعد اپنی تیسری بیٹی چاند بی بی کا نکاح علی عادل شاہ کے ساتہہ کردیا اور ہدیہ سلطان بنت ابراہیم عادل شاہ کو اپنے بڑے بیٹے مرتضیٰ نظام شاہ کے نکاح مین دیا اسمین سے جو ہر ایک کے ساتہہ عداوت چلی آتی تہی اُسکو صداقت کے ساتہہ بدلدیا اور شولاپور کے قلعہ کو جو مورد خصومت تہا اُسکو چاند بی بی کے جہیز مین مقرر کیا بعد فارغ ہونے رسوم عیش اور سرور کے یہ

تینون بادشاہ اور نیز علی برید سوای برہان الملک کے ایجانگر سے واسطے استیصال رام راج کے مع سراق اور سامان جنگ کے یکدل ہوکر کنارے ہبکری ندی پر قیام گزین ہوئے رام راج مذکور بہی ایجانگر سے ستر ہزار سوار اور نولاکہہ پیادہ کی جمعیت لیکر متوجہ مدافعت کا ہوا بقضای آلہی بہ سبب غرور کبر سنی اور دولت و حشمت کے لڑائی کے وقت حرب کو بازیچہ طفلانہ جانکر کے رام راج ناجہان مین سوار تہا بقضای آلہی ایک ہاتہی اسکے قریب جا پہنچا تو کہار اپنی جان بچانیکی غرض سے ناجہان کو زمین پر رکہکر بہاگ گئے اور ہاتہی نے فیلبان کے اشارہ سے رام راج کو اپنی سونڈہ مین اُٹھاکر پہینکدیا فیلبان نہایت محنت و مشقت سے اُسکو رومی خان کے پاس لیگئے کہ جو فیلون کا داروغہ تہا رومی خان نے کمال سرعت کے ساتھ نظام شاہ کے حضور مین پہنچایا اُسنے جہٹ پٹ اُسکا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہا کے ایسے ہاتہی پر بلند کردیا۔ اس فتح عظیم کے بعد احمدنگر مین نزول فرما ہوئے گیارہ ہی دن گزرے تہے کہ کثرت شراب اور افراط صحبت سے اس جہان فانی سے وفات پائی مادہ تاریخ اسکی وفات کا یہ ہے (آفتاب دکن شد پنہان) اسنے انتقال کے وقت ۴ بیٹیان اور ۴ بیٹے چہوڑے دو بیٹے مرتضٰی۔ برہان اور دو بیٹیان چاند بی بی اور بی بی خدیجہ۔ بی بی خونزہ ہمایون کے بطن سے اور دو بیٹے قاسم اور شاہ منصور اور ۲ بیٹیان آقا بی بی زوجہ میر عبدالوہاب بن سید عبد العظیم کی اور بی بی جمال لونڈی سے تہین اُسکی ایام سلطنت ۱۱ سال ہین

ابوالمظفر مرتضٰی اہجری کا بیان

ابوالمظفر مرتضٰی نظام شاہ المشہور دیوانہ بن حسین شاہ جب تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا مان اسکی خونزہ ہمایون کچہہ کم چہہ سال تک متصدی مہمات بادشاہی کی رہی اسکے بعد سلطان نے مادر کو قید کیا اور خود امور سلطنت کی طرف متوجہ ہوا کہتے ہین کہ اس طرح سے بادشاہت کی اسنے اپنے وقت مین سلطنت

کے دائرہ کو عنایت الٰہی سے وسیع کیا اور شکریہ مین اسکے بہت سے قصبات اور دیہات وقفِ علماء اور سادات کئے واضح ہو کہ مرتضیٰ نظام شاہ آدمی صاحب اقبال تہا چنانچہ جمیع فتوحات اسکے سے فتح قلعہ دہار ور کی نادر ہے یعنی کشور خان نامی شخص ملازم عادل شاہ کا اول اسنے قلعہ کندار پر ممالک مقبوضہ نظام شاہیہ کے تہا جو کہ قصبہ کالند سے بیس (۲۰) کوس پر ہے قابض اور متصرف ہو کر سرحد سے عادل شاہون کے نامزد کیا تہا اور اُسکے بعد سنہ ۹۵۵ ہجری مین خونزہ ہمایون کے سردارون کو قصبہ گجمین کے حوالی مین شکست دیکر ممالک سرحد کے اور جسکا محصول فصل خریف و فصل ربیع جو قریب (۲۰) لاکھ کے ہوگا متصرف ہوا تہا اور جہان جہان اُسکی فتح ہوئی تہی وہان ایک جدید قلعہ گچ اور پتہر سے نہایت مضبوط تیار کر کے ایسا استیلاء کلی بہم پہنچایا تہا کہ خونزہ ہمایون کو اُسکا تدارک دشوار تہا۔ نظام شاہ نے جب سلطانہ مذکورہ کو محبوس کر کے ارکین دولت کو مراتب شایستہ اور مناصب لائقہ اور خطابات وغیرہ سے سرفراز فرمایا اور تمام رعایاء اور مخلوق کی ہر ایک کی لیاقت اور حوصلہ کے موافق تالیف قلوب کر کے فارغ البال ہوا تب اپنے آپکو مستقل فرمانروا پاکر خان مذکور کی تنبیہ و گوشمالی کیلئے پیش خیمہ باہر کیا۔ لکہا ہے کہ نظام شاہ ایک منزل پر جب پہنچا لشکری لوگ دریا کے کنارہ سے اُتر کر متصرف پخت و پز کے ہوئے ہی تہے کہ اتنے مین ایک جاسوس کاغذ مہری کشور خان کا لیے ہوئے آیا اور وہ کاغذ جب نظام شاہ نے ملاحظہ کیا تو اُسکے مضمون بے ادبانہ سے خفا ہوا اور اُسی وقت گہوڑے پر سوار ہو کر یہ فرمایا کہ جب تک قلعہ کو نہ فتح کر لون گہوڑے پر سے نہین اُترونگا مقربین دولت نے نہایت سرعت کر کے عرض کیا کہ قلعہ کشائی کا یہ طریقہ نہین ہے جواب مین فرمایا کہ بیشک تمہارا کہنا سچ ہے لیکن اگر موت آئی ہے تو کنارہ کرنا بیفائدہ ہے ورنہ تم دیکہو کہ توفیق و مدد الٰہی سے دروازہ پر جا کر تیغ و تبر سے توڑ کر داخل ہوتا ہون اسوقت لوگون نے

یہ کہکر کہ جوشن اور سلاح مسنون ہے لاکر زیب بدن کیا باگ گھوڑے کی طرف میدان مقابل کے لی کہتے ہین جبکہ نزدیک پہنچا برج وبارہ سے قلعہ کے ایسی آتشبازی شروع ہوئی کہ ہر دفعہ دو تین ہزار توپ اور تفنگ اور بان سر ہوتے تہے وہشت وخوف سے قیامت کا سا سما نمایان ہوا اکثر لوگ اُڑجاتے تہے باوجود اسکے نظام شاہ نے باگ گھوڑے کی پیچہے نہ کہینچی یہانتک کہ اُس جگہہ جا پہنچا کہ دیوار قلعہ کی وہان سے پچاس گز کے فاصلہ پر رہگئی اُسوقت لوگون نے اسکی طرف تیر اندازی اور گولہ باری شروع کی وہان دو تین گولیان نظام شاہ کے سلاح پر بہی پہنچین مگر بخیر گذر گئین کسی ملازم کو عرض کرنیکی مجال نہ ہوئی جو کہ واپسی کا التماس کرتا خدام شاہی اسی شش وپنج مین تہے کہ ایکبارگی شور وغوغا بلند ہوا اور توپ جو چلتی تہی بند ہوگئی لوگون کو سخت حیرت ہوئی کہ اسکا کیا سبب ہے جب کٹڑی توڑی اور اندر جاکر دیکہا تو ایک تیر کہا کر کشور خان مردہ پڑا تہا اور سوای اسکے کوئی آدمی نہ تہا پس اُسکا سر کاٹ کر قلعہ کے کنگرہ پر لٹکادیا اور نظام شاہ اپنی مراد کو ارادہ کے موافق پاکر شادان وفرحان شکر آلہی بجالایا اسکے بعد عین الملک اور نور خان سے جنگ ہوئی جو عادل شاہ کے منجملہ امراء بزرگ سے تہے خواجہ کی کوشش سے عین الملک تو مارا گیا اور نور خان زندہ ہی گرفتار ہوا اور اسی اثنا مین صاحبان فرنگ کہ قلعہ ریگندہ کا جو بندر چیول کے قریب ہے انکے قبضہ مین تہا اُسکی متانت اور استحکام پر مغرور ہوکر اہل اسلام کو نظر حقارت سے دیکہتے تہے اور اُنکی ایذا اور اہانت مین سعی کرتے تہے نظام شاہ نے وہان پہنچکر اُسکا محاصرہ کیا اور کچہہ کم دو سال تک متواتر جنگ ہوتی رہی بہت سے مسلمان درجہ شہادت سے مستفیض ہوتے رہے اور تمام امراء نظام شاہی کے خفیہ طور سے انگریزون کے ساتہہ متفق ہوگئے تہے ہر شب مین اسباب معیشت کا اطراف وجوانب سے اندر پہنچاکرتا تہا مقتضی نظام شاہ آزردہ اور محنت سفر سے تنگ آکر انجام کار خواجہ میرک کے کہنے سے برخواست کرکے جسوقت احمد نگر مین داخل ہوا فرہاد خان

وسیلہ کا کہ حضرت آدم علیہ السلام تک اسطرح ہے کہ حضرت علی فرزند ابیطالب بہائی عبد اللہ والد ہمارے حضرت خلاصۂ کونین کے اس مقام پر لکہا ہے راقم نے بہی اتباع اونکا کرکے سعادت حاصل کی۔ نسب نامہ برگزیدہ خدا محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر

اوراخلاص خان حبشی کو کہ ان دونون سے زیادہ اُسکی سرکارمین کوئی بزرگ نہ تہا سازش کے جرم کے سبب سے قید کیا اور جمال الدین حسین کو جلاے وطن کردیا اور خواجہ میرک کو چنگیز خان کے خطاب سے سرفراز فرمایا اس اثنا رمین علی عادل شاہ نے چاہا کہ ابراہیم قطب شاہ سے کہ وہ نظام شاہ کے ساتہہ ہوا تہا ملاقات کرکے اسکے اتفاق سے مانع ہو وقع مین نظام شاہ کے کوشش کرے خواجہ میرک دبیر خطاب یافتہ چنگیز خان بڑا خیر اندیش دولت نظام شاہیہ کا تہا اُسکے مشورہ سے خبردار ہوکر عادل شاہ کے پاس گیا اور حسن تدبیر سے قطب شاہ کی ملاقات کا مانع ہوکر نظام شاہ سے ملاقات کرائی اور اُنکے باہم یہ امر مقرر ہوا کہ علی عادلشاہ ممالک کرناٹک کے محصول پر اُسقدر قابض رہے کہ جو مملکت برار اور بیدر کے محصول کے برابر ہو اور مرتضی نظام شاہ ولایت بیدر اور برار کو تفال خان مدار المہام عماد الملک اور علی برید کے قبضہ سے نکالکر اپنے قبضۂ اقتدار مین لیلیوے اور قطب شاہ اپنے حال پر بدستور قایم رہے کوئی ایک دوسرے کے ملک پر چشم طمع کشادہ نہ کرے پس نظام شاہ نے جب تفال خان پر فوجکشی کی اسنے بہی موافق صلاح شمشیر الملک فرزند اکبر کے کہ وہ جرأت مین رستم کو اپنے تابعدار و خمین سے سمجہتا تہا آمادہ مدافعت کا ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے عرض کرکے اپنی استعانت چاہی۔ کہتے ہین کہ شاہ موصوف نے اسکی عرض قبول فرماکر ایک شخص اپنی درگاہ سے بہیجکر نظام شاہ کو اپنے مقدمہ مین پیام کہلا بہیجا کہ ملک برار اور محال متصلہ نرنالہ کی تسخیر سے درگذرے لیکن کچہہ فائدہ مترتب نہ ہوا اور نظام شاہ موافق اپنے ارادہ کے شکست فاش دیکر ہرچند کہ ادہر سے بہی بہادرون نے قصور نہ کیا سنہ ۹۸۲ ہجری مین حسن انتظامات سے چنگیز خان کے فریب ایک تاجر کے کہ جو ہندوستان سے تازہ وارد ہوا تہا تفال خان اور اُسکے بیٹون کو گرفتار کرکے مع برہان عماد الملک کے کہ جسکو خان مذکور نے نرنالہ کے قلعہ مین قید کیا تہا اُسکے تمام ورثا کو مملکت سمیت ایک مضبوط قلعہ مین محبوس کیا۔ لکہا گیا ہے کہ اُن سبنے اُسی قلعہ مین اپنی اجل طبعی سے وفات پائی

حضرت شیخ برہان الدین غریب عرف برہان الدین اولیا قدس سرہ کا بیان۔
آپ صاحب ذوق و شوق تھے عرف عمل عرس کے مزاج [illegible] کے درجہ پر مائل تھا فضلا و کرام مثل امیر خسرو وغیرہ اور دوسرے خوش طبع اسیر محبت آپکے تھے غلغلہ سے شیخ نظام الدین اولیا کے ہین لکہا ہے کہ جب شیخ نظام الدین اولیا نے انہین دکن کی طرف رخصت کیا سر اپنا زمین پر رکہا عرض کی کہ جب مین وہان گیا تو مردم کو اس مجلس کی [illegible] ایک زمانہ سے جب تفکر سے [illegible] شیخ مراقب ہوئے اور بعد [illegible] مجلس کو بہی کہ یہ چارسو آدمی ہین انہین عطا کیا یہ عرض کی کہ طاقت جدائی حضرت کی نہین پاتا ہون شیخ نے بار دیگر مراقبہ کیا اور فرمایا کہ تم جہان ہوگے دیدن ہمارے اور تمہارے حجاب نہوگا شیخ برہان الدین نے چارسو فقیرون سے حسب فرمان شیخ کے دولت آباد مین [illegible] [illegible] حال [illegible] بہی [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] مین سلطنت [illegible] [illegible] برہان الدین [illegible] حیات تھے۔ [illegible] زر زری بخش [illegible]

[illegible] شاہ منتجب الدین [illegible] اولیا [illegible] نظام الدین اولیا سے جب خلافت [illegible] [illegible]

اُنہین سے کسی کا نام ونشان باقی نرہا پس نظام شاہ نے تمام ملک برار کو فتح کر کے اپنے لشکر کے سردارون پر تقسیم کردیا اس فتح کی تاریخ **فاتح ملک برار** قرار پائی۔ مخفی نرہے کہ جسوقت مرتضی نظام شاہ قلعہ نرنالہ کی جنگ مین مصروف تہا احمدنگر سے شہزادہ حسین کے تولد کی خبر آئی اور چنگیز خان نے فیض کامل اُسکی تاریخ کہکر گذرانی پس تمام لوازم جشن کے ادا کئے اور مورخین باتمکین بیان کرتے ہین کہ انہین ایام مین مرتضی نظام شاہ صاحب خان کی لڑکی زمرد پر نہایت فریفتہ اور مائل ہوا تہا۔ خبر ہے کہ مرتضی نظام شاہ قلعہ نرنالہ کے مسخر کرنیکے بعد ملک برار سے روانہ ہوکر احمد آباد بیدر کے فتح کرنیکے لئے متوجہ ہوا ہی تہا کہ میران محمد شاہ فاروقی برہان پور اور خاندیس کے حاکم نے کہ جسنے اول مین تفال خان کو بہی پناہ دی تہی فرصت پاکر برہان عماد الملک کے دایہ زاد کو دریای عماد الملک کی فرزندی سے منسوب کر کے چہہ ہزار سوار سے ملک برار کو روانہ کیا جب وہ حوالی برار مین پہنچا آٹہہ سات ہزار آدمی بہانکے بہی اُسکے شریک حال ہوئے اور اکثر مورچے نظام شاہ کے اُٹہا دیے نظام شاہ راستہ مین یہ خبر سنکر واپس ہوگیا اس لشکر جعلی کو ہزیمت دی اور جسوقت دریای روہنکر کے گہاٹ سے گزرا تو محمد شاہ جو اپنی سرحد پر بیٹہا تہا وہان سے گریز کر کے قلعہ آسیر مین روپوش ہوگیا اور نظام شاہ برہانپور تک سیدہا چلا گیا اور اس تمام ملک کو خراب و برباد کردیا اور خاندیس کو بہی بالکل اوجاڑ دیا اور چنگیز خان بہی قلعہ آسیر کے سردارونین سے اکثر کو پکڑ لایا محمد شاہ نے بعد شکایت و حکایت کے چہہ لاکہہ مظفری بادشاہ کے نام سے اور چار لاکہہ چنگیز خان کے نام سے بطور رسم لعل بہا کے دیکر نجات پائی اور جب سلطان نے ۹۹۲ سنہ مین بعض مفسدونکی افترا سنی تو بدگمان ہوکر خواجہ میرک دبیر کو زہر دیا جب بادشاہ کو اُسکی بے جرمی یقیناً معلوم ہوگئی تو بادشاہ اپنے اس فعل سے نہایت شرمندہ

ہوا اور خدای تعالی کے غصہ سے ایسا خائف ہوا کہ مزاج اُسکا حکم راقی سے برداشتہ ہو گیا آخر کار قاضی بیگ
یزدی کو سلطنت کا وکیل اور مرزا محمد نظر اور عین الملک نیشاپوری کو سلطنت کا وزیر مقرر کیا اور سنہ ۹۹۳ھ
مین خود بادشاہ نے سلطنت چھوڑ کر احمد نگر کے قلعہ مین بغداد محل کے اندر گوشہ نشینی اختیار کی اور
ہادیہ سلطان میران حسین کی مادر اور تمام عورتون کو قلعہ سے نکال کر دوسری جگہہ بسا دیا اور قلعہ کے
دروازہ کو شاہ قلی غلام کے سپرد کیا جسکو شاہ طہماسپ نے ایران سے بھیجا تھا اور اُسنے یہان آکر
صلابت خان خطاب پاکے امرا اکبار مین سے شمار کیا گیا بادشاہ نے اپنی خلوت نشینی کے
وقت یہ حکم صادر فرمایا کہ سوای صاحب خان کے کہ وہ سلطان کا منظور نظر تھا کوئی شخص اندر
نہ آنے پاوے کہتے ہین اس بدباطن خبیث طینت نے بسبب مصاحبت کے خلق کو بہت ایذا
پہنچائی اس حرکت سے سلطان کی سلطنت مین بے انتظامیان شروع ہوئین حتی کہ بندگان الٰہی
مقتول ہونے لگے تب خداوند خان نے تدبیر سے اُس لونڈے کو ہلاک کر کے ادنی و اعلی کو مطمئن کیا
واضح ہو کہ امرا سلطانی بادشاہ کی گوشہ نشینی کے بعد کبھی اتفاق اور کبھی اختلاف سے امورات مالی و ملکی کو
سرانجام دیتے رہے اسمین ایک مرتبہ سید مرتضی اور صلابت خان کے لڑائی ہوئی جسمین سید مرتضی
مغلوب ہوا اور شکست کھانیکے بعد وہ اور خداوند خان مع شہزادہ برہان شاہ برادر نظام شاہ کے اکبر
بادشاہ کے پاس جا کر جمع ہوئے اکبر بادشاہ نے تسخیر دکن کے ارادہ سے اعظم عزیز کو شہزادہ مذکور
کے ہمراہ کر کے سید مرتضی اور خداوند خان کو روانہ کیا کوکا نے اگرچہ ولایت برار پر آکر ایلچپور اور بالاپور کو
غارت کیا لیکن مرزا محمد تقی نظری سپہ سالار صلابت خان اور راجہ علیخان نے بندبہ سے کوچ کر کے
ایسا تعاقب کیا کہ مالوہ تک کوکا کو برہان شاہ سمیت ہٹا دیا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ ایک پارچی فتح شاہ

نام صلابت خان نے واسطے خدمت کے سلطان کی خدمت مین گذرانی تہی سلطان کی ہم بستر ہوکر اپنی قدر و منزلت
بدرجہ کمال پیدا کی تہی اور آلات مرصع مین سے اقسام اقسام کے جو چاہتے تہے مانگ لیتے تہے ایک روز
بدستور دو تسبیحین بیش قیمت رامراج کی غنیمت مین سے سرکار نظام شاہیہ مین آئی تہین اُس عورت نے انکو بہی طلب
کیا چنانچہ بادشاہ نے اجازت دی صلابت خان نے اس عطا کو نامناسب جانکر اور دو تسبیحین اس وضع
کی منگوا دین پاتری مذکورہ نے اس امر سے واقف ہوکر بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے خفا ہوکر اپنا تمام
جواہرات کارخانہ مین سے منگوا کر جلا دیا خلقت نے اُسکی یہ حرکت مجنونانہ دیکھکر اُسکا نام دیوانہ رکہدیا اور
صلابت خان کو بلوا کر یہ کہا کہ تو نمک حرام ہے یا نمک حلال اُسنے عرض کیا کہ مین بندۂ با اخلاص ہون
تب نظام شاہ نے کہا کہ مین تجہسے آزردہ خاطر ہون لیکن تجہکو قید کرنے کی قدرت نہین رکہتا اس یار وفادار
نے عرض کی کہ قید کیلئے جو قلعہ معین کیا جاوے فدوی خود وہان جاکر حضرت کے غبار خاطر کو دور کرے
نظام شاہ نے اندراج پور کے قلعہ کا حکم کیا اس ترک سادہ نے فوراً گہر مین آکر خود آپ زنجیر پاؤنمین ڈالی اور
پالکی مین بیٹہکر روانہ ہوا اور قلعہ مذکور مین پہنچکر اپنے آپ کو مقید کیا اس احوال کے قریب ہی سلطان شہزادہ
میران حسین نے لولیون کی غمازی سے بدگمان ہوکر اُسکے قتل کرنیکا ارادہ کیا اور حسب قرارداد کے
ایک روز دیدار کا کمال اشتیاق ظاہر کرکے بلوایا اور اولاً شفقت پدرانہ سے پیش آیا اور اپنے پاس رہنے
کا حکم دیا دوسرے دن سوتے مین حجرہ کے اندر اُسکو لحاف اور بالاپوش مین لپیٹکر آگ لگادی اور
آپ حجرہ کا دروازہ بند کرکے چلا گیا اسکی زندگی تہی اور اُسکے ہاتہہ سے سلطان کی قضا آنی
تہی سامان غیبی یہ ہوا کہ پاتری مذکور نے اُسکے حال سے آگاہ ہوکر رحم کیا اور کواڑ کہولدیے پس شہزادہ
وہان سے بچکر نکل بہاگا اور دولت آباد کی طرف جاکر دم لیا اور چند روز کے بعد سلطان حسین سیزواری

المخاطب بہ میرزاخان کہ صلابت خان کے بعد وکیل السلطنت ہوا تھا آنکر اس سے ملگیا اور میران شاہ مرزا خان کی رہنمونی سے اشراف واجلاف لوگون کا ایک گروہ عظیم جمع کرکے احمدنگر پر آیا یہان کے باشندے سلطان کو اُسکی حرکات نامعقول سے دیوانہ خیال کر چکے تھے ادہر سے کنارہ کش ہوکر اودہر کو نیازمندی کرنے لگے پس شہزادہ نے قلعہ کے اندر پہنچکر باپ کو پکڑ لیا اور حمام کے اندر بند کرکے مار ڈالا مرتضیٰ نظام شاہ بحری نے اٹھارہوین رجب ۹۹۶ ہجری مین وفات پائی ہے اُسنے ۲۴ سال ۵ مہینے تک سلطنت کی ہے ÷

میران حسین شاہ کا بیان

میران حسین شاہ نے جسوقت تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہے تو اُسکا سولہ برس کا سن تھا جوانی کے اقتضا سے لہو ولعب مین مشغول ہوا اور اپنا شیوہ جفاکاری اور لوگون کو بیدریغ قتل کرنا اختیار کیا چنانچہ ملک کے وارثون کو فتنہ و فساد کا باعث خیال کرکے ایک ہی دن مین اپنے چچون کو اونکے بچون سمیت ۱۵ آدمیون کو قتل کروا دیا اور میرزاخان سے بہی جسکے طفیل مین یہ دولت حاصل ہوئی تہی مخالفت پیدا کری اور اپنی مجلس مین اس باب مین کبہی تو یہ کہتا تہا کہ فلان تلوار سے اسکو مارون گا اور گاہے یہ کہتا تہا کہ فلان ہاتہی کے پاؤن سے بندہوا کر کچلواؤن گا پس مرزاخان نے اُنکو نالایق جانکر پکڑ کے قید کر لیا اور شاہزادہ اسمعیل شاہ خلف برہان شاہ ابن نظام شاہ کو کہ جو قلعہ جہاکر مین مقید تہا بلا کر سولہوین دن کہ اُسوقت اُسکی بارہ برس کی عمر تہی تخت نشین کرکے اُسکی تہنیت مین مصروف ہی ہو رہا تہا کہ ناگاہ جمال خان نامی ولد مہدی خان کو سو منصبدار نے ارکین دولت کے ساتہ دکنیون کو فراہم کرکے واسطے رہائی میران خان کے آپہنچا اُسکے سبب سے شہر مین نہایت غل و شور برپا ہوا اور گفتگو زیادہ

بڑہی حتیٰ کہ نوبت ہتہیار کی پہنچی چنانچہ دو ایک آدمی بہی زخمی ہوئے تب مرزا خان نے دروازہ قلعہ کا بند کروادیا اور فوراً میران شاہ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑہادیا تاکہ باہر کے لوگ یہ دیکھکر جان لین کہ یہ دنگا و فساد جس شخص کیلئے تہا وہ تو مارا ہی گیا پہر اب مشاجرت اور مخالفت سے کیا فائدہ اور نتیجہ ہے لہذا اب اسمعیل شاہ کی ہی اطاعت و فرمانبرداری مناسب ہے لیکن اس سے کچہہ نفع نہ ہوا بلکہ لوگون نے قلعہ کا دروازہ جلادیا اور اندر آکر بلوہ و خونریزی شروع کی میرزا خان کے تمام رفیق ساتہی مارے گئے اور سارا قلعہ حتیٰ کہ میرزا خان بہی گرفتار ہوگیا اور اسکو گدہے پر سوار کرکے تشہیر کی اُسکے بعد جمال خان کے کہنے اور سننے سے اُسکے تمام اعضا جدا کرکے کوچہ و بازار مین جابجا لٹکوادیے کہتے ہین معاذ اللہ کہ ایک ہفتہ متواتر مار رہی اس عرصہ مین ہزارہا غریب قصبہ اور شہر مین ہلاک ہوئے میران شاہ نے ۳ مہینے تین دن سلطنت کی ہے کسی کا شعر ہے ؎ پدرکش بادشاہی را نشاید ✤ اگر شاید بجز دو ماہ نپاید ✤

اسمعیل شاہ کا بیان

اسمعیل شاہ خلف برہان شاہ نے جب تخت شاہی پر جلوس فرمایا تو اُسکی عمر ۱۲ سال کی تہی جمال خان مہدی کل سلطنت کا مختار ہوگیا برہان نظام شاہ اِسکے باپ نے آخر وقت مین مرتضیٰ نظام شاہ پر خروج کرکے شکست پائی تہی اور منہزم ہوکر اکبر شاہ کے پاس گیا تہا جب اپنے بہائی میران شاہ کے مقتول ہونیکی خبر سُنی اکبر شاہ سے رخصت لیکر اپنے ملک موروثی کے لینے کو آیا سنہ ۹۹۹ مین جمال خان کے اور اُسکے باہم میدان حرب مین آگ مشتعل ہوئی قریب تہا کہ جمال کی فتح ہو اتنے مین بقضای آلہی ایک گولی آئی کہ جمال خان کی پیشانی پر ایسی لگی کہ نامبردہ پسپا ہوگیا برہان شاہ کے امرا اسماعیل شاہ کو قابو مین لاکر باپ کی ملازمت مین لائے مادہ تاریخ اس فتح کا محمد شریف کربلائی نے یہ بیان کیا ہے ✤

بگومروج مذہب سرجمال گرفت ٭ اسمعیل نظام شاہ نے ۲ سال ۱۰ مہینے ۷ ا روز تخت سلطنت پرجلوہ فرماکر حکمرانی کی ہے ٭

برہان شاہ کا بیان

برہان شاہ آخرعمر مین تخت نشین ملک موروثی کا ہوا اور جلوس کے بعد ۱۰۰۰ھ مین بریکدندہ کے انگریزون کے خارج کرنیکا ارادہ کیا بندر چیول کی طرف ایک پہاڑ کی چوٹی پر کہ جو دریا کے کنارے پر واقع ہے ایک جدید قلعہ تعمیر کر کے اُسکا نام کہوالہ رکھا اور گروہ کثیر کو اُسکے اندر اس کام پر مامور کیا شروع شروع مین تو اہل اسلام کو غلبہ رہا لیکن انجام کار جب عیسائیون کی مدد آئی تو مسلمانون کی بدنظمیون کے سبب سے شکست فاش واقع ہوئی کہ قلعہ بہی مسمار ہوگیا تمام مال واسباب اور توپین اور تلوارین وغیرہ لُٹ گئین اور لوگ مثل مہرون شطرنج کے بکثرت مارے گئے پس بادشاہ بسبب بڑہاپے اور ضعیفی کے متحمل اس کوفت اور غصہ کا نہ ہوکر مرکز اعتدال سے منحرف ہوگیا اور آہستہ آہستہ سوء القنیہ اور اسہال دموی اور تپ محرقہ ہوکر سلطان صاحب فراش ہوگیا اسوقت برہان شاہ نے مایوس ہوکر اپنے بڑے بیٹے ابراہیم کو ولیعہد کیا اخلاص خان کہ جو اسمعیل خان کی بادشاہت کا راغب اور خواستگار تہا دلگیر ہوکر واسطے مقابلہ ولی نعمت کے تیار ہوا برہان شاہ باوجود اس ضعف پیری کے پالکی مین سوار اور آفتاب گیری اور چتر اور تمام اسباب سلطنت کا ابراہیم کو عطا کر کے ہمایون پور مین آیا اور اخلاص خان کو شکست دی اور وہ نہایت پریشان ہوکر زبدہ کی طرف بھاگا اور سلطان دوسرے دن اس معرکہ کے تعب کی وجہ سے شعبان کی اٹھارہوین تاریخ ۱۰۰۳ھ مین اپنا سامان حیات چھوڑ کر راہی ملک عدم کا ہوا ع بقا بقای خدا لیست ملک ملک خدا ٭ اُسنے ۴ سال ۱۶ سولہ روز سلطنت کی ہے ٭

URDU HALL HIMAYATNAGAR HYDERABAD-500029

ابراہیم نظام شاہ کا بیان

ابراہیم نظام شاہ نے جب اپنے پدر بزرگوار کے ارشاد کے موافق تخت حکومت پر جلوس فرمایا اور میان منجو دکنی وکیل السلطنت مقرر ہوا لا ارادہ بسبب اختلاف آرای ارکین سلطنت کے ایک لڑائی عادل شاہ کے سرداروں سے ہوئی اور ابراہیم نظام شاہ بسبب غرور جوانی اور جہالت کے مارا گیا اوسکی مدت سلطنت دو ور زکم ۴ مہینے ہے ؎

احمد شاہ کا بیان

احمد شاہ ابن شاہ طاہر کے بیٹے دوازدہ سالہ کو ابراہیم نظام شاہ کے بعد میان منجو نے بعض سرداران دولت کے مشورہ سے نظام شاہیہ کی اولاد سے جانکر حاکم ریاست مقرر کیا اور چند روز کے بعد جب معلوم ہوگیا کہ وہ شخص نظام شاہیہ کے خاندان کا نہین ہے باہم نفاق پیدا ہوا حتی کہ نوبت جدال وقتال کی پہنچی فوج سرکاری ناحق ضایع ہوئی اور دولت نظام شاہیہ کے امرا کے تین فرقے ہوگئے اول میان منجو قایل بادشاہت دوسرے اخلاص خان حبشی موتی شاہ نامی مجہول النسب کو سلطان کر کے اوسکا مطیع اور فرمانبردار ہوا تیسرا آہنگخان حبشی شاہ علی ابن برہان شاہ اول کو کہ اوسوقت اوسکی عمر ستر سال کی ہوئی تہی اوسکو اپنا بادشاہ بنایا سلطان مراد ولد اکبر بادشاہ اپنے باپ کے ارشاد کے موافق برہان شاہ کے عہد حکومت مین ملک دکن کے مسخر کرنیکے ارادہ سے گجرات پر آیا تہا اور منتظر قابو کا تہا کہ اتنے مین میان منجو کی عرضی اسکی طلب مین پہنچی شہزادہ فوراً احمد نگر کو متوجہ ہوا اور مرزا عبد الرحیم المخاطب بہ خانخانان اور راجی علیخان حاکم خاندیس بہی ملحق شاہزادہ کے ہوئے بی بی چاند سلطان کہ بعد بیوہ ہونیکے وقت مین مرتضی نظام شاہ کے آکر ساکن قلعہ احمد نگر مذکور کی تہی جب احوال میان کا سنا ؎

کیا حرکت کو سکون سے بہتر جانکر کمر ہمت واسطے مدافعت شہزادہ کے کرکے اور رفع خرخشہ امرای نظام شاہی کیلئے میان جان پر چپت باندہکر شہر اور قلعہ مین خطبہ اور سکہ بہادر شاہ بن ابراہیم کے نام کہکر کہ وہ طفل شیر خوارہ ڈیڑہ برس کا تہا لوگون کو اپنی طرف مائل کیا اور فوج جمع کرنے لگی اور عادل شاہ اور قطب شاہ اور دیگر سردارون سے نامجات لکہکر مدد طلب کی چنانچہ عادل شاہ نے سُہیل خان خواجہ سرا کو پچیس ہزار سوار کے ساتہہ روانہ کیا اور قطب شاہ نے مہدی قلی سلطان ترکمان کو چہہ ہزار سوار اور پیادہ بیشمار دیکر بہیجا غرض میان منجو اور اخلاص خان وغیرہ کو بیگو بشنو سے جمع کرکے وہ عفیفہ اپنی ذات سے برقع پہنے ہوئے میدان کارزار مین ننگے پاؤن سراپردہ سے نکل آئی اور گہوڑے پر سوار ہوکر شہزادہ کے مقابلہ مین جنگ وجدال کے ساتہہ مصروف ہوئی اور خندق کو مُردون سے پُر کردیا حتیٰ کہ مغلون کو پسپا کیا اور آہنگ خان نے بہی خانخان کے لوگون کو ایک طرف سے خالی کرکے قلعہ مین داخل ہوگیا اور ادہر والون نے باوجودیکہ قلعہ کے پچاس گز دیوار تہی سرنگ لگاکر منہدم کردی تہی اور بہت سے محافظین اس جگہہ کے اُس صدمہ سے مارے گئے تہے آپ روبرو کہڑی ہوکر فوراً اُسی وقت تین گز دیوار بلند کرائی طرفین کے سب خُرد کلان آفرین کرتے تہے اور ہر ایک کی زبان پر لفظ مرحبا جاری تہا اس روز سے اُسکا نام بجای چاند بی بی کے چاند سلطان مشہور ہوگیا۔ واضح ہو کہ شہزادہ میدان جنگ سے مایوس ہوکر رات کے وقت اپنے مسکن مین آیا اور چند روز کے بعد غلہ کی کمی کے سبب سے تنگ ہوکر جنگ مین بہلائی نہ دیکہکر صلح کا پیام دیا اول مرتبہ تو اس زن عاقلہ نے انکار کردیا بعدہ کچہہ دلمین سوچکر سید مرتضیٰ کے مشورہ سے کہ وہ شخص سرکار نظام شاہیہ کا تربیت یافتہ تہا اپنی رضامندی کو ظاہر کیا اور ملک برار امرای اکبری کو ہدیتہً دیکر مصالحہ ہوا اور شہزادہ اور خانخانان ولایت مذکور کو روانہ ہوئے اور سُہیل خان عادل شاہ کے

لشکر کا سردار اور محمد قلی سپاہ قطب شاہ کا افسر اور نظام شاہ کے تمام امیرون نے احمد نگر مین آکر تینون بادشاہون
کو موقوف کیا اور بہادر شاہ ابن ابراہیم شاہ مقتول کو جو موضع جوند مین مقید تھا اپنے پاس بلوالیا اور اسکے
نام کا خطبہ پڑہوایا اور احمد شاہ اور میان منجو اور اسکے فرزند میان حسن کو عادل شاہ نے جاگیرین مقرر کرکے
اپنے ملازمون مین شامل کیا احمد شاہ نے ۸ مہینے سلطنت کی ہے ؞

بہادر شاہ کا بیان

بہادر شاہ صبی سنے ایک سال ۸ مہینے کی عمر مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور چاند سلطان کی جس کوشش سے
اُسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا اس بات کو کچہہ معتدبہ زمانہ نہ گذرا تہا کہ امرای اکبری اپنے قول سے منحرف ہوگئے
اور سوای دیہات برار کے تمام قصبات پر دست درازی شروع کی ۱۰۰۵ھ مین پہر از سر نو سہیل خان اور
خانخانان کے باہم جنگ سخت شروع ہوئی سہیل خان اگرچہ جوانمرد شخص تہا ہر چند جد و جہد کی لیکن فتح چونکہ
خانخانان کا حصہ تہا لہذا اسیکی فتح ہوئی اور اُسکے بعد شیخ ابو الفضل کو بادشاہ دہلی نے اس مہم پر مامور کیا اور
خانخانان بسبب طلب حضور مین روانہ ہوا اسکے عنقریب کام بخش بلدہ شاہ پور مین جو اسی کا آباد کیا ہوا تہا
بسبب کثرت شراب خواری کے خوار ہو کر راہی ملک عدم کا ہوا جب اکبر شاہ نے شہزادہ کے فوت ہونیکی
خبر سُنی تو دوسرے شہزادہ دانیال کو جو سب سے چہوٹا بیٹا تہا خانخانان کے ہمراہ کرکے روانہ کیا ازان بعد خود بہی
دکن کی طرف روانہ ہوا اثنای راہ مین جب سُنا کہ آہنگ خان مدار المہام نظام شاہ اور چاند سلطان کے
باہم کچہہ کدورت ہے تو اس امر کو سہیل خان اور شہزادہ کو اس کام کیلئے کافی سمجہکر قلعہ آسیر کے مفتوح کرنیکے
لئے واپس ہوگیا واضح ہو کہ شہزادہ جب یہان پہنچا اُسوقت پر تو آہنگ خان ۱۵ ہزار سوار سے احمد نگر کے
قلعہ کے باہر خیمہ زن ہو رہا تہا کنارہ کش ہوگیا پس شہزادہ میدان خالی دیکہکر چلا آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا

کلام سے آپکے انکار قیاس کا پایا جاتا تہا
اور حدیث علمای اتنی کا بنا ربنی ہے اسمین
سے موضوع کہتے تہے شیخ علیمی [illegible] نے
اور جو نسبت خوشی سے تنوی آپکے یار نے
اور بلاد دینیہ کا لکہا اور شیخ علی جند اللہ [illegible]
مقیم فضل اللہ [illegible] محمد جعفر [illegible]
مومن بکر دین لیکن تا ابل سے ان [illegible]
زیادہ تر گوار کے جعفر میان مین تنہا [illegible]
صاحب جو ہفت جان کی نہ پہونچی پس
آکر بادمین جاکر بلا دست آکر بادشاہ
آکر آصف خان کے حاصل کی بعد
وحیلہ سے آصف خان آکر تغیر کو صرف
سے برہانپور مین انتقال کیا
۱۰۲۰ھ مین انتقال کیا [illegible]
سے حضرت لیسین غریب نواز ولی اور زاد
حضرت لیسین غریب نواز [illegible]
واضح ہو کہ اس سے تکیا ان [illegible]
اور بیاد تا خرین [illegible]
سے مخبر مین عظیم القدر [illegible]
سب طرف ولی ... رجوع [illegible]
زیادہ مرید اور من نوان [illegible]

[illegible]

اور ضمن کے درجہ ولایت سے مفیض و ور کامیاب
مقاصد دارین کے تہے آپ اولاد صحیح النسب
حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی رض کے ہین ایکروز
غیب سے علام محی الدین کو عالم رویا مین حضرت محبوب
سبحانی رض نے بشارت دی کہ ہم نے تجہکو
عنقریب حق تعالیٰ فرزند ولی کامل بخشیگا کہ عالم
کو راہ حق پر دلالت کریگا سید غلام محی الدین
جب بیدار ہوئے شکر خدا کا بجالائے اور منتظر
تہے کہ بعد چندے آپ تولد ہوئے لیکن بچپنے
ہی مین لوح مسعود کے جبین سے آثار بزرگی
بہت طول ہوئے چونکہ نیکی ستارہ عظمت و جلالت
کا جبین انور نگین سے آپکی چمکتا تہا صغر سن
مین آثار رشد و فراست کے واضح و لایح
ہوئے ایک عالم معتقد آستانہ فیض نشان
اطراف جہان و جہانیان کا ہوا کہتے ہین
فتوح اسکے اس حد کو پہونچے تہے کہ ہر
حضار مجلس کو آب و طعام پہونچتا تہا ہمیشہ
کہیرنی معمولی اور سواے اسکے انواع و اقسام کی
ضیافات اور نیاز ات کے تیار ہوتے تہے
عجیب طرح کی برکت تہی کوئی بہوکا نہ جاتا تہا
سواے اسکے کوئی محتاج بیجزات و مبرات کے

سلطان نے مجبور ہوکر چاہا کہ قلعہ شہزادہ کو دیدینا جان اور ناموس کی امن لینا چاہیے صبیہ خان خواجہ سرا نے باہر آکر یہ بات بیان کی کہ سلطان کا یہ ارادہ ہے۔ جاہل آدمی اس امر کو بُرا جانکر غرہ محرم ۱۰۰۹ھ مین بلا تامل حرم سرا مین گھس آئے اور اپنی نادانی سے اس ملقبس ثانی کو زخم کاری پہنچاکر شہید کرڈالا شاہزادہ اپنے کام پر مشغول ہی تہا فوراً سرنگین لگاکر فصیل توڑکر قلعہ مین داخل ہوگیا سوای بہادر شاہ کے سب چہوٹون بڑون کو قتل کرڈالا اور نقد و جواہرات نظام شاہ کی سرکار مین سے لیکر برہان پور کی راہ لی۔ وہان پہنچکر اپنے باپ کی ملازمت مین شرف اندوز ہوا واضح ہوکہ حسن اتفاق سے انہین ایام مین قلعہ آسیر مفتوح شاہ دہلی کا ہوا تہا پس اکبر شاہ نے دکن اور خاندیس شہزادہ کو سپرد کرکے آپ اپنے مقصد کو پورا کرکے مراجعت فرمای دار الخلافت کا ہوا اور بہادر شاہ کو قید کرکے قلعہ گوالیار مین ڈلوادیا بقول محمد قاسم مدت سلطنت اس صبی کی سو برس کئی مہینے کی ہے اور بموجب تاریخ قتل چاند بی بی کے جو راقم کی نظر سے گزرا چار سال چار مہینے بارہ روز ہے ❊

مرتضیٰ نظام شاہ کا بیان

مرتضیٰ نظام شاہ خلف شاہ علی ابن برہان شاہ اکبر شاہ کی مراجعت کے بعد عنبر حبشی اور راجو دکنی نے ۱۰۰۹ھ مین اپنا صاحب کرکے فرمانبرداری اسکی قبول کی اور قلعہ اوڑلیسہ کو واسطے اُسکے خرچ ضروری کے مقرر کیا لیکن بسبب ناموافقت جانبین کے کہ عنبر نے راجو کو بہزار محنت و کوشش گرفتار کرکے خود صاحب اقتدار ہوا اور دولت آباد کے قلعہ کو اپنا دار الخلافت مقرر کیا اور عنبر حبشی کے مرنیکے بعد اُسکا فرزند فتح خان قلعہ مذکور کا متصرف ہوا آخرکار اولیای دولت شاہ جہان اور نشان نظام شاہ کی حکومت کا لوح ہستی سے مٹادیا اونکی حکمرانی کا پورا زمانہ نہین پایا گیا جو لکہا جاتا اسلئے کہ تمام کا صحیح زمانہ میری نگاہ سے نہین گذرا

نالی نہیں رکھتا تا اور سپاہی سا زنجیر درکار ہے
کی و معارف و کلمۃ الخیر سے محروم
رہتے تھے کشف باطن اور صفائی قلب
کے علوم متداولہ مین آپ کمال رکھتے تھے
روزنامہ اصفہ اور قرآن مرتب ہوا
مالوہ و گجرات وغیرہ کے تشنگان ارشاد
گذشتہ رسائل کا سلوک کرتے تھے
اہالیان ہند و دکن اعلیٰ و ادنیٰ تمام
وابستہ اعتقاد تھے سلسلہ مریدی
اور خلافت کا بحضرت او واسطے ہو کر ابو سعید
ابو الفتح بغدادی سے حضرت غوث الصمدانی
رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے آپکے ایک ہی
فرزند تھے سید بادشاہ نام اونہون نے
بارہ برس کے سن مین لاولد انتقال کیا اور
وجہ انتقال کی یون ظہور مین آئی کہ
سید بادشاہ جبکہ اونہون نے بعمد رضاعت
کے وجہ ولایت کا پایا تہا عالم خوردسالی مین
مظہر خوارق و کرامات کے ہوئے اسواسطے
حضرت نے چاہا کہ وہ زندہ نہ رہین پس بعد

وفات حضرت کے بہائی آپکے سید اسد اللہ
عرف شاہ غلام محی الدین
اونکے فرزند ارجمند جناب شاہ محمد اشرف
جانشین ہوئے سن وفات جناب آصفجاہ
نواب میر نظام علی خان بہادر کے عہد مین ...

تاہم آغاز مرتضیٰ نظام شاہ تک گیارہ شخص والی سلطنت ہین اور ایک سو چودہ سال کی مدت سلطنت ہے اسکے علاوہ (۳۰) سال یا (۳۲) سال اور چاہین تاکہ استیصال تمام بحریون کا سلطان شاہجہان کے زمانے مین ہو

تیسرا تذکرہ عادل شاہیون کے بیان مین

یوسف عادلشاہ کا بیان

ابوالمظفر یوسف عادلشاہ ترکمان کہ وہ خاندان عادل شاہ کا فاتح اقبال ہے روم کے عظیم الشان سلاطین کی اولاد مین سے ہے واضح ہو کہ جب اُسکے باپ سلطان مراد نے ۸۵۴ھ مین اپنی اجل طبعی سے وفات پائی اُسکا بڑا بہائی سلطان محمد سلطنت روم کا تخت نشین ہوا یہ اُسوقت نہایت صغیر سن تھا اُسکے بہائی نے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تاکہ کوئی شخص سلطنت کا مدعی نرہے اُسکی ماں نے اس واقعہ سے آگاہ ہوکر اُسکی جان بچانیکی غرض سے اُسکو ایک گرجستانی سوداگر کے حوالہ کیا جو مقام سادہ کا باشندہ تہا اور اُسکا نام خواجہ عمادالدین محمود تہا اُسنے اولاً اُسکو سادہ مین لیجا کر رکہا چندروز کے بعد تاجر مذکور تجارت کے لئے ملک دکن مین وارد ہوا چونکہ وہ یوسف جمال بہی اُسکے ساتھ تہا پس معرفت ملک التجار محمود گاوان کے نظام شاہ بہمنی کی سرکار مین وہ فروخت ہوا اور مخدومہ جہان یعنی نظام شاہ کی والدہ نے اُسکو لیکر عزیز خان امیر آخور کے حوالہ کیا جو ایک ترکی غلامان مین سے معتبر خاندان کا تہا کہتے ہین کہ امیر آخور بہت سن رسیدہ شخص تہا اور یہ جوان بہت ہوشیار اُسنے اپنا تمام کام اُسکے سپرد کردیا یوسف عادلشاہ اس ذریعہ سے شاہ بہمنی کے روبرو جاکر ہر ایک معاملہ مین عرض کیا کرتا تہا جب امیر آخور کا انتقال ہوا تو یوسف عادلشاہ ملک التجار کی سفارش سے سہ صدی کا منصب حاصل کرکے اُسکا قائم مقام ہوا چندروز کے بعد اس خدمت کو ترک کرکے نظام الملک ترک کے پاس جو ترکون مین سب سے زیادہ

ہزار بار دیکھی کی خصوص طرف سے بیگمات عالیان کا ہجوم اسقدر کہ مدت مین فتوح
بخشیش طرف اندرون محلات حضور کے حاصل ہوتی روز
ہر اس درگاہ ہون کے رقاص خلق کا ہوتا ہے قوال جمع
ہوتے ہین چنانچہ اس دیکھنے کا ایسا ہی
ہے حج کو سکندر جاہ بہادر ظفر الملک قدرہ
واسطے ملاقات کے تشریف لائے اور دیر تک تمام زمانہ

بزرگ تہا گیا اور اُس سے ایسی رسائی پیدا کی کہ وہ اسکو اپنا بہائی کہا کرتا تھا اور اسکے بغیر دیکھے اُسکو چین نہوتا تھا ایک زمانہ مین ترک مذکور کو ملک برار کی طرفداری متعلق کیگئی اُسوقت یوسف عادل شاہ کو اُسنے عادل خان کا خطاب دلوایا اور اُسکے مرتبہ کو ترقی دیکر اپنے ہمراہ لیگیا وہان بعنایت آلہی ایسی ایسی خدمات لائقہ اس سے ظہور مین آئین کہ امرای ہزاری کے زمرہ مین داخل ہوا پہر رفتہ رفتہ عظیم الشان امیر ہوکر خود بیجاپور کا طرفدار ہوا اور وہان فوج کثیر فراہم کرکے سلطان محمد شاہ کی وفات کے بعد جو نقصانات سلطنت بہمنیہ مین واقع ہوئے تہے سلطنت کا ارادہ کیا اور سپاہ کو ترتیب دینے مین سعی بلیغ کرکے آراستہ کیا۔ پس ۸۹۵ سنہ مین بحکم السیف لمن ضرب والملک لمن غلب بیجاپور کا خطبہ اپنے نام سے پڑہوا کر چتر شاہی بلند کیا اگرچہ اطراف وجوانب کے حکام نے اِس خبر کو سنکر حسد کیا اور شین کین لیکن تائید ربانی اُسکے شریک حال تہی اسلئے ہمیشہ اُسکو فتحیابی ہوئی۔ واضح ہو کہ اسکا مذہب شیعہ تھا مورخین بیان کرتے ہین کہ ملک دکن مین اس مذہب کے رواج دینے کا بانی یہی ہوا ہے اور بتدریج بہت قلعے سلطان محمود کے امرا کے تصرف سے بزور بازوی شجاعت نکالکر خود آپ قابض ہوا کہتے ہین کہ پہتورا سے بیجاپور تک اور آب کشنا سے رایچور تک اُسکا عمل تھا انہین ایام مین اوسنے بجای عادل خان کے اپنا نام عادل شاہ رکھا مسجد غریبان جو سادہ مین مشہور ہے اسیکی تعمیر کردہ ہے قلعہ ارک بیجاپور کا جو پیشتر مٹی سے تیار ہوا تھا اُسکو توڑواکر پتھر کا بنایا۔ یوسف عادل شاہ حلم اور سعادت اور شجاعت اور عدل اور پرہیزگاری مین معروف ومشہور تھا خط نستعلیق خوب لکہتا تھا علم عروض اور قافیہ مین اُسکو مہارت کلیہ تہی علم موسیقی مین بہی اُسکو واقفیت تمام تہی تنبور اور عود خوب بجاتا تھا اہل فن کا اعزاز واکرام خوب کرتا تھا اُسکی مجلس مین ہمیشہ قدما کے اشعار پڑہے جاتے تہے اور خود بہی شعرگوئی سے شوق رکہتا تھا بلدہ بیجاپور مین سوء القینہ کے مرض سے ۹۱۶ سنہ مین اُسنے

آپنے قدر و پیش کیا اور ساتھ حصول
دہبے کو حیدر آباد کے
مقاصد درگاہ کو مراق سے کہ مرخص ہوئے ہین بعد
اکثر امرا بجہ ہوئے لیکن آپنے قبول نکی
ہزارون مرید تھے اور مجنون سے جو دیگر سفر
آخرت کے ہوئے کرشمہ و کرامات اونکے
جاری ہوئے ناگاہ ۲۰ ماہ تاریخ ۱۳۲۶
عن کو بیچ [illegible] دطن کی فرمایا بعد و
سال کے ۱۳۲۹ سنہ مین رحلت فرمائی اور قصبہ
نذربار مین مدفون ہوئے نسب نامہ آپکا
سید حاجی صاحب بن عبداللہ صاحب بن

[illegible]

شاہ [illegible] برادر حضرت [illegible]

چوتھا قطب بعض اولیاے صوبہ برار کے بیان مین

رحمان شاہ [illegible] صاحب [illegible] کا بیان
آپ بلدہ ایلچپور مین [illegible]
[illegible] جناب کا [illegible]
[illegible] عرس [illegible] لطف [illegible]
[illegible] ربیع الاول مین [illegible] ۱۲۴۳

[illegible] مین انتقال کیا [illegible]
[illegible] درگاہ [illegible] جناب [illegible] صاحب
[illegible] شاہ [illegible] تشریف [illegible]
[illegible] عماد شاہ [illegible] نظام شاہ [illegible]
[illegible] آپکی [illegible]

انتقال کیا مدت سلطنت اسکی بیس سال دو ماہ ہے اور مادہ تاریخ اُسکا یہ ہے ع بگفتا نہ ماند شہنشاہ عادل ۹۱۶

اسمعیل عادل شاہ کا بیان

اسمعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ جب اپنے باپ کا جانشین ہوا تو بسبب اسکی خُردسالگی کے کمال خان دکنی جو امیر کبیر بہمنی تہا یوسف عادل شاہ نے اپنی عین حیات مین اُسکو والوف کرکے سر نوبت کے منصب سے اُسکو سرفراز کیا تہا اور مرض الموت مین امرِ وکالت کو بہی اُسیکے متعلق کردیا تمام مہمات مالی اور ملکی اُسیکے متعلق ہوگئی اُسنے اپنا یہ رتبہ دیکہکر اِس بات کی تمنا کی کہ مین بہی حکام دکنی مین شمار کیا جاؤن اسمعیل عادل شاہ کی مان پونجی خاتون نے جو نہایت دانا اور نیک عورت تہی ایسی تدبیر مردانہ کی کہ وہ اور اُسکا بیٹا صفدر خان دونون مارے گئے منقول ہے کہ وقت جنگ کمال خان کی بی بی موصوفہ مردانہ لباس پہنکر مع تیر و کمان کے شہزادہ کو ساتہہ لیکر کلِّ محل کی چہت پر سے لڑی جو بہت بلند تہا جب کمال خان یوسف ترک کے ہاتہہ سے مارا گیا جو اسمعیل عادل شاہ کا کاکا تہا اور ترک مذکور بہی اُسکے ساتہہ کام آیا اسمعیل عادل شاہ خیرخواہان دولت کی عزت افزائی کیلئے بذات خود خیرات کرتا ہوا اُسکے جنازہ کے ساتہہ گیا اور بیس ہزار ہون اُسنے اُسکے نام پر تقسیم کئے اُسکی قبر پر گنبد تیار کرایا واضح ہو کہ جب اسمعیل عادل شاہ حد بلوغ کو پہنچا تو نہایت صاحب تدبیر اور دلاور نکلا شاہ اسمعیل صفوی بادشاہ ایران نے اسکی لیاقت کو پسند کرکے اُسکو شاہی کا خطاب دیا اُسکے اوصاف حمیدہ مین سے ایک یہ ہے کہ بلا استرضاء عقل کے جنگ مین ہرگز پیش قدمی نہ کرتا تہا ایک وقت نشہ کی حالت مین کفار کہتری سے اُسکا مقابلہ ہوا تو اُسکو شکست دی اور کمال خرابی کے ساتہہ اُسکو نجات حاصل ہوئی برہان نظام شاہ بحری اور قاسم ترک اور علاؤالدین عادل شاہ والی برار مع محمود شاہ

بہمنی سلطان دکن نے کئی بار بالاتفاق اور کئی بار علیحدہ علیحدہ ہنگامہ جنگ سلطان سے گرم کیا مگر کبہی وہ سرسبز نہ ہوئے اسکے اوصاف شجاعت مین یہ بہی لکہا ہے کہ قاسم برید کی خاتون کے تین بہائی تہے جنمین سے ہر ایک اپنے تئین لشکر کے برابر جانتا تہا ایک تو میرزا جہانگیر قمی کی لڑائی مین حسن آباد گلبرگہ مین مارا گیا تہا باقی دو برادر اُس زمانہ مین کہ اسمعیل عادل شاہ احمدنگر پر فوج کشی کر رہے تہے غنیم کے لشکر سے آکر ان دونون بہائیون نے اسمعیل عادل شاہ کو لڑائی کیلئے طلب کیا اور کہنے لگے کہ مردانگی یہ ہے کہ ہر ایک بلا اعانت عمر و زید کے اپنے خصم سے مقابلہ کرے اسمعیل عادلشاہ نے غضبناک ہوکر فوراً مقابلہ کا قصد کیا ہرچند لوگ مانع آئے مگر اُسنے میدانمین آکر نوبت بہ نوبت دونون کو مار ڈالا اور خرامان خرامان اپنے لشکر مین چلا آیا اور اُسکے زمانہ مین ایک عجیب و غریب معاملہ نبرد گاہ مین اس طرحکا واقع ہوا کہ متقدمین کی کسی کتاب مین ایسا قصہ مذکور نہین ہے یعنی میر برید ترک جو صاحب سکہ و خطبہ تہا بموجب حدیقہ عالم مطابق تاریخ فرشتہ سنہ ٩٣٦ مین اسمعیل عادل شاہ کے مقابلہ کیلئے آیا اور چہاونی مین اپنے دشمن قوی سے بے اندیشہ ہوکر عیش و عشرت مین مشغول ہوا اب اسکی لشکر کے لوگ کہ محنت سفر سے خستہ ہو رہے تہے آرام مین مشغول ہوئے اور ادہر سے اسد خان لاری جو کمال دانشمند اور نمکحلال اور ابراہیم عادلشاہ کا مورد عنایت تہا اور شاہ مرحوم نے اُسکو متبنٰی بہی کیا تہا شبخون کے ارادہ سے نکلا جب قاسم برید کے سراپردہ کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگون مین سے کوئی بیدار نہین ہے اسد خان وہان کہڑا ہو گیا اور اپنے سب لوگون کو چہوڑ کر اور پچیس آدمی یکدل و یکزبان لیکر آگے بڑہا جب قاسم برید کے سراپردہ مین پہنچا تو جیسا سنا تہا ویسا ہی دیکہا یعنی فی الحقیقت سب لوگ سو رہے تہے اُسوقت بجنبہ برید

ارتحال ان سید بزرگوار کا وصف ظہور
مین آیا سلطان بہت ملول و محزون ہوا
اور کہا افسوس ہے کہ مین متوجہ طرف جنت
دنیا کے رہا اور ارادہ نگر کے سید بزرگوار
کے محروم اب ایسا مرشد کامل کہان
پاؤنگا زمانہ بترتیب درگاہ سے وقتی کہ
اندنون مین سید نعمت اللہ ولی کرمان
مین ولی کامل زمین طلب کیا جاہئے جب
درخواست کی آپ تو نہ آئے تاج دوازدہ
ترکی تاج قطب الدین سکے حوالہ کیا اور کہا
کہ یہ امانت سلطان احمد شاہ کی ہے انکو
پہونچادو جب وہ یہان آئے اوسوقت بادشاہ
ایک بڑے سے چبوترہ پر بیٹہا ہوا محو سواری کا
دیکہ رہا تہا جو ہین نظر سلطان کی درویش پر
پڑی ملک التجار سے کہا یہ فقیر جو مین نے
خواب مین دیکہا تہا اگر تاج دوازدہ ترکی
اسکے پاس ہے تو بیشک وہی ہے اس
اثنا مین فقیر روبرو آیا سلام کیا اور کہا تعجب
مین کیا ہو مین وہی درویش ہون جسکو عالم

[illegible]

رویا مین آپ نے دیکہا تہا ارشاد و ولایت
کا سنا یا تہا اور تاج سر پر نعمت اللہ ولی
کا ہمراہ رکہتا ہون جسے ولی مین حاضر ہون
بادشاہ چبوترہ پر سے اوسکو دانہ لیا
تاج ابا جو سید نعمت اللہ ولی نے اپنے
تاریخ اسکے نامہ مین خطاب عظم السلاطین
اوتہے نامہ مین سلطان احمد شاہ ولی البہمنی
شہاب الدین سلطان اکہ بالاسے منبر اور
کہاتہا حکم فرمایا کہ اسی عبارت سے نام
ذرا مین سکے بجائی سال ارسال
[illegible]

مذکور کی چارپائی اُٹھا کر وہان سے لیکر چلا کہتے ہین کہ اُسوقت ایک شخص خواب غفلت سے ہوشیار ہو گیا تھا مگر فوراً ضرب شمشیر سے اسکا کام تمام کر دیا۔ اثنای راہ مین جب قاسم برید خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اپنی عجب حالت دیکھی اور یہ خیال کر کے کہ شاید مجھکو جن اُٹھائے لئے جاتے ہین فریاد کرنے لگا۔ اسدخان لاری نے اُسوقت اُسکو اطمینان دلایا اور کہا یہ لشکر جن نہین ہے بندہ اسدخان لاری ہے اور سب حال اُس سے بیان کیا اور بہت کچھ سرزنش کی یہ سُنکر قاسم برید شرمندہ ہوا مگر بجز سکوت کے کچھ چارہ کار ندیکھا بعد بگوشش احمدآباد بیدر کا قلعہ چھوڑ کر رہائی حاصل کی کہتے ہین جب اسمعیل عادلشاہ قلعہ مین پہنچا تو وہانکے خزانچیون نے بارہ لاکھ ہون نقد اُسکے روبرو لاکر رکھے اُسنے وہ سب اُسی وقت تقسیم کرا دیے اور آپ خالی ہاتھ دامن جھاڑ کر کھڑا ہو گیا اور قلعہ آنی چور اور مدکل جو ستر برس سے کفار کے تصرف مین تھا اُسنے فتح کیا منقول ہے کہ سنہ ۹۲۰ مین اُسنے موافق آئین شہریاری جشن وغیرہ کر کے بی بی سیتی بنت یوسف عادلشاہ کو شاہزادہ احمد شاہ پسر محمود شاہ کے حبالہ نکاح مین دیا اور سنہ ۹۳۰ مین مریم سلطان دوسری دختر کو موافق شرع شریف کے برہان نظام شاہ بحری کے عقد ازدواج مین دیا اور سنہ ۹۳۴ مین اپنی خواہر خدیجہ کا نکاح اسدخان لاری کے کہنے سے علاؤالدین عمادشاہ والی برار کے قصبہ اورجان مین نکاح کر دیا واضح ہو کہ اسمعیل عادلشاہ ایک حلیم اور کریم النفس اور سخی مزاج اور عالی ہمت اور خطابخش آدمی تھا اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ اُسنے اپنے مُنہہ سے کبھی فحش بات نہین نکالی اور ہمیشہ علما اور فضلا اور شعرا سے صحبت رکھتا تھا علم موسیقی سے اُسکو خوب واقفیت تھی اور شاعر بھی تھا اُسکا تخلص وفا ہے اور جب وقت موعود آپہنچا تو سنہ ۹۴۰ مین جب وہ نلکنڈہ کے قلعہ کا محاصرہ کر رہا تھا جو نواح تلنگ مین تھا ناگاہ آب و ہوا کی تاثیر سے اُسکا مزاج بگڑ گیا اور آخرکار سنہ ۹۴۱ مین صفر کی سولہوین تاریخ بروز چہارشنبہ بوقت صبح وفات پائی مدت سلطنت اسکی ۲۵ برس ہے ❊

[illegible]

خلیل اللہ صاحب ... حبیب اللہ صاحب ... نور اللہ صاحب ... [illegible]

اور صاحب تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے کہ شاہ خلیل اللہ انعام و احسان فراوان سے کامیاب ہوکر بعفی الزام روانہ وطن مالوف ہوئے اور بعض ہمراہیون نے توفیق جانے کی نہ پائی دکن ہی مین فوت ہوئے مگر نبی قادرخان صاحب کہتے ہین کہ سواد دکن ہی مین رہے اور یہین ۲۲ رجب ... کے رحلت کی درگاہ انکی ... ایک کوس ... واقع ہے اور سر گنبد بنا ہوا ہے اور ایک چوکنڈی شاہ برہان ... روضہ منورہ

ملقب السلاطین شہاب الدین احمد شاہ کے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تجرہ پیری مریدی کا خواجہ حسن بصری حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہونچا ہے واسطے ہوکر امام زین العابدین کے بن نعمت اللہ بن میر عبداللہ اور چند شاہ خلیل اللہ حسینی بن سید نور اللہ اپنے حمد مین تمام کو پہونچایا نسب نامہ نبی ہوتی تھی سلطان علاء الدین نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملو عادل شاہ

ملو عادل شاہ فرزند کلان اسمٰعیل شاہ اپنے باپ کی وصیت کے موافق تخت نشین ہوا چونکہ وہ اس امر جلیل القدر کے قابل نہین تہا لہذا بحکم پونجی خاتون کے کہ اُسکی دادی تہی شحنہ دیوان عام محمد یوسف ترک نے اسکو آنکر پکڑ لیا اور مع ابو خان کے جو اُسکا حقیقی بھائی تھا آنکھون مین سلائی پہیر کر قید کر دیا اُسکی مدت سلطنت چھ مہینے اور چند روز ہے ✣

ابو النصر ابراہیم عادل شاہ

ابو النصر ابراہیم عادل شاہ بن اسمٰعیل عادلشاہ ملو عادلشاہ کے بعد تخت نشین ہوا کہتے ہین کہ یہ بڑا بہادر اور مردانہ شخص تہا تا دم زندگی لشکر کشی اور سپاہ آرائی مین رہا چنانچہ دس مرتبہ نظام شاہیہ وغیرہ سے بڑی بڑی لڑائیون کا اتفاق ہوا اور بذات خود میدان جنگ مین موجود رہا اور مردانگی کے لوازم بلا دریغ اُس سے ظہور مین آئے لیکن اُسکی تقدیر مین فتح نہ تہی ہمیشہ منہزم ہوتا رہا اتفاقاً ایک مرتبہ اُسکی فتح ہو گئی تہی ۹۵۰ھ مین اُسنے علاؤ الدین عماد شاہ کی لڑکی رابعہ سلطان سے اُسنے نکاح کیا اُس سے دو لڑکیان پیدا ہوئین ایک علی برید کے نکاح مین آئی دوسری نظام شاہ بحری کے مذہب اسکا سُنی تہا وقت انتقال سے دو برس پہلے امراض متضادہ مین مبتلا ہوا اطبای ہند نے جو نہایت معتمد علیہ تہے اُسکے علاج مین بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا تو اُسنے اُنکے قتل کا حکم دیا لکہا ہے کہ اس پریشانی مین تمام اطبا جلا وطن ہو گئے اور عطارون نے دوکانین بند کر لین آخر کار اُسی بیماری مین ۹۶۵ھ مین راہی آخرت ہوا مدت سلطنت اسکی چوبیس سال چند مہینے ہے ✣

ابو المظفر علی عادل شاہ

ابو المظفر علی عادلشاہ نے محمد کشورخان کے باغ مین جو بیجاپور سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے ابراہیم عادل شاہ کے انتقال کے بعد اول ضرورةً جلوس کیا اُسکے بعد دوسری مرتبہ اُس ساعت مین جو نجومیون نے بتلائی تہی شہر مین آکر آبا و اجداد کے تخت پر تمکن ہوا اور شہر کے باہر جہان اول مرتبہ جلوس کیا تھا ایک قصبہ شاہ پور آباد کرایا واضح ہو کہ علی عادلشاہ کے خزانہ مین جو ازروی ارث اُسکے ہاتہہ آیا تہا اور اُسی کے قبضہ مین رہا لکہتے ہین کہ اُسمین ڈیڑھ کرور ہون موجود تہے تہوڑے عرصہ مین وہ اُسنے لوگون کو دیڈالے اور رعیت کے ساتہہ بہت شفقت سے پیش آیا جسکے باعث حاصل ملک مین زیادتی ہوگئی اور شاہان دکن سے لڑائی کو بدترین صفات کا جانکر صلح اختیار کی باایں ہمہ اپنی حسن تدبیر سے قلعہ رای چور اور ورنگل اور کلیانی اور شولہ پور اور آدونی اور دہارور اور چند کوٹہی اور انکے سوا بہت سے پرگنہ بلا مشقت اُسکے تصرف مین داخل ہوئے اور دائرہ مملکت وسیع ہوگیا لکہا ہے کہ سلطان موصوف طالبعلم تہا اور خط نسخ اور ثلث اور رقاع خوب لکہتا تہا اسکی سخاوت کے سبب سے ہفت اقلیم سے اچہے اچہے لوگ آکر بیجاپور مین جمع ہوگئے تہے۔ درویشی مین بہی دم بہرتا تہا اور خوش طبع اور عاشق مزاج آدمی تہا ہمیشہ اسکی مجلس مین بلدہ کے حسین حاضر رہا کرتے تہے ارباب سیر کا مقولہ ہے کہ اسکی ابتداء سلطنت مین ایجانگر کے حاکم رام راج کا لڑکا جو اُسکو بہت محبوب تہا دفعتاً مرگیا باوجودیکہ وہ سلطان کے بدخواہون مین سے تہا مگر بمقتضای دلاوری ملاقات طرحانیکے لئے سلطان موصوف یکایک اُسکی بزم مین جا پہنچا اور پرشادیا اور لباس ماتمی کو اُسکے جسم سے اوترواکر خلعت جو اپنے ساتہہ لیگیا تہا پہنایا چند روز کے بعد جب اُسکا نفاق ظاہر ہوا تو حسین نظام شاہ بحری اور ابراہیم قطب شاہ اور علی برید کے ساتہہ اتفاق کر کے رام راج سے لڑکر اُسکو روانہ ملک عدم کیا خبر ہے کہ رام راج

ایک بڑا مالدار راجہ تہا تمام کرناٹک کے راجہ اور بابو اُسکے فرمانبردار تھے جسوقت یہ چار بادشاہ متفق ہوکر اُس سے لڑائی کو کھڑے ہوئے تو وہ بھی اس جنگ کو لڑکون کا کہیل سمجھکر سنگاسن مرصع پر سوار ہوکر میدان مین آیا غرور کا دستور ہے کہ آخر کار انسان کو خرابی مین ڈالتا ہے انجام یہ ہوا کہ عین چقاچاق خنجر و شمشیر مین کہار اُسکو ٹپک کر بھاگ گئے واضح ہو کہ جنگ مذکور نواح دکن مین بڑی نامی گرامی جنگ ہوئی ہے لکھا ہی کہ راجہ کی طرفسے ایک دفعہ مین قریب پچاس ہزار بان اور تفنگ اور توپ اور ضربکے فیر ہوتے تھے اور ہنگامہ جنگ مین راجہ مذکور لوگون کو جانبازی کی ترغیب دلانے اور تہور بڑہانیکے لئے ڈھالون سے بھر بھر کر روپیہ دیتا تھا بعد جدال و قتال کے جب مقتولین کی شمار ہوئی تو بقول صحیح کفار کی طرف سے قریب ایک لاکھ کے مارے گئے چنانچہ موضع جنگ سے بلدہ اناگوندی تک جو دس کوس کا فاصلہ ہے مُردے ہی مُردے نظر آتے تھے اور غنیمت مین جو جسکے ہاتھ آیا وہ اُسکو ہی ملگیا بجز ہاتھیون کے کہ وہ داخل سرکار ہوئے اور راودہونی کا قلعہ جو سلاطین بہمنیہ سے فتح نہ ہوا تہا اُسکے خالصہ مین داخل ہوا اس فتح کے بعد مصطفی خان ہندوستانی جسنے بعد قتل رام راج کے یہان ملازمت اس عدالت پناہ کی کرلی خدمت نمایان کرکے میر جملہ اور وکیل السلطنت ہوا تھا جب فتح ثانی اسکی کوشش سے وقوع مین آئی تہی تو اسکی عظمت اور شوکت پیشتر سے بھی زایدہ ہوگئی یہانتک کہ بادشاہ نے خاصہ سے جو سوای اسد خان اور کشور خان کے اس خاندان مین کسیکو نہین ملا تھا سرفراز فرمایا اور کمال معتمد علیہ جانکر چونکہ خود بھی عیش دوست اور آرام طلب آدمی تہا اپنی مہر اُسکے متعلق کرکے ایسا مختار کل کردیا کہ کسی امر کے دریافت کرنیکی حاجت اپنے سے نہ رکھی اور خود عیش عشرت کی طرف مشغول ہوا اور جب عدالت پناہ کے کوئی فرزند نہ تہا اس وجہ سے اپنے بھتیجے ابراہیم بن طہماسپ کو ماہ شوال ۹۸۷ھ مین اپنا ولیعہد کرکے اس مہینے مین اسکے ختنہ

کی شادی نہایت دہوم کی ساتھہ کی کہتے ہین کہ شہرگشت کیلئے حسب دستور وکن جب ڈولہ قلعہ سے باہر نکلا
تو آتشبازی مین جو شاہراہ کے ادہر اودہر مرتب کیگئی تہی یکایک آگ لگ گئی اور دفعتاً سب مین آگ بھڑک
گئی اسمین سات سو آدمیون کے قریب جو تماشا دیکہنے کیلئے آئے تہے جلکر مرگئے مگر شاہزادہ کی قسمت
اچھی تہی جو بازار کے مابین پہنچگیا اور جان بچگئی واضح ہو کہ علی عادل شاہ کے عہد مین بکثرت بتخانے
توڑوا دیے گئے اور مسجدین تعمیر کرائی گئین چنانچہ شاہ پور کی جامع مسجد اُسکی تعمیر کرائی ہوئی ہے اور اس مقام کا
تالاب اور آب کاریز اُسی کا تیار کرایا ہوا ہے اُسکی حین حیات دوبارہ اکبر شاہ کا سفیر اُسکے پاس آیا ایک مرتبہ حکیم
علی گیلانی اور ایک مرتبہ عین الملک شیرازی شاہ موصوف نے دونون کا استقبال کیا اور اعزاز و اکرام کے ساتھہ شہر
مین لایا اور حکیم علی کو تحفے اور ہدایا کے ساتھہ روانہ کیا اور عین الملک ہنوز بیجاپور مین ہی تہا کہ بادشاہ موصوف
قتل ہوگیا اور عین الملک نے بغیر تحفہ و ہدایا کے مراجعت کی۔ اُسکے قتل کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ
موصوف باوجودیکہ بہت صفات حمیدہ رکہتا تہا مگر کثیر المباشرت تہا اور اطفال کی طرف اُسکو رغبت رہا کرتی
تہی جب اُسکی میعاد آگئی دو خواجہ سرای صاحب جمال علی برید کے پاس سے آئے تہے ایک اُنمین سے غیرت دار تہا
جب اُسنے بادشاہ کی نگاہ بدلی ہوئی دیکہی ایک تیز چُھری ہمیشہ پاجامے کے نیفہ مین رکہتا تہا اتفاقاً ۹۸۸ھ
مین صفر کی ۲۳ تاریخ شب پنجشنبہ کو بادشاہ نے اُس خواجہ سرا کو خالی مکان مین بلایا اور اُس سے بدفعلی کا طالب
ہوا یہ حالت دیکہتے ہی فوراً اُسنے چُھری سے بادشاہ کا کام تمام کردیا ظلم دیدہ اُسکا مادہ تاریخ ہے جب اُسکا
انتقال ہوا ہے تو بسبب اُسکی فیاضی کے خزانہ مین کچھہ باقی نہ تہا صرف تہوڑا روپیہ جو مصطفےٰ خان کی
کوشش سے کرناٹک سے آیا تہا وہ ہی باقی تہا بلکہ اُسمین سے بھی کچھہ مستحقین کو پہنچ چکا تہا مدت سلطنت
اسکی کچھہ کم تیس ۳۰ برس ہے ٭

شاہ راجو صاحب رحمۃ اللہ کا بیان
نام اصلی عبدالصمد عرف قاضی راجو مشہور راجو
ساکن گلبرگہ شریف ہجو والد بزرگوار اور برادر
نامدار آپکے سرکار سلاطین بہمنیہ مین تحفۂ عہدہ
جہانی سے مامور تہے بعد وفات کے آپ بہی
تعلقہ مورو ثی پر کام روا رہے مزاج مین
فیروز شاہ بہمنی کے رشتہ تمام رکہتے تہے عالم
جید فاضل بحر مرتبہ امارت مین اکثر اوقات
گرامی فراغت سے بسر

شرف ارادت و خادمیت بندگی مخدوم صاحب کا اختیار کیا ہے وابستگی تعلقات دنیوی کے منظور نہین ظل سبحانی عمدہ بہار اجکو چاہین عطا فرمادین بیرم محمدی مین لکہا ہے کہ جب خواجہ بندہ نواز حسینی نے وقت آخر تیرہ آدمیون کو شرف خلافت سے مشرف فرمایا ہے ایک ان مین سے قاضی راجہ صاحب ہین کہ آپکے ۸۲۵ھ ہجری مین مرتبہ خلافت کا حاصل کیا وقت انتقال حضرت کے شریک تجہیز تکفین تھے بعد چندے فراق سے مرشد کے مضطرب ہوکر گلبرگہ سے جب ارادہ نقل مکان کا فرمایا بسبب دفور اشتیاق سلطان احمد شاہ بہمنی بلدہ بیدر مین تشریف لائے وہان سکونت اختیار کی سلطان اکثر خدمت مین آپکی آیا کرتا تھا بعد احمد شاہ کے جب سلطان علاء الدین جانشین ہوا اس سلطان نے بھی بدستور باپ کے سلسلہ ملاقات کا جاری رکہا اور جب سید محمد ... حسینی ابن سید محمد اصغر ابن بندگی مخدوم رونق افزای بیدر

[illegible]

ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ

ابوالمظفر ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہ طہماسپ ابن کلان ابراہیم عادلشاہ جب موافق وصیت اپنے چچا کے سند نشین ہوا ہے تو اُسوقت اُسکی عمر بہت تھوڑی تھی اسواسطے امرا کبار مین سے جو شخص منصب وکالت سے سرفراز ہوتا تھا موافق حکم بی بی چاند سلطان کے امور مالی اور ملکی کو سرانجام دیتا تھا جب سلطان کا وقت شباب آیا خدای تعالی نے اُسکو خصائل پسندیدہ عنایت فرمائے ہمیشہ اُسکا اقبال سامنے رہا جس طرف اُسنے لوای ہمت کو بلند کیا مظفر اور منصور رہا چنانچہ مشروحًا و مفصلًا کتب مبسوطہ سے ظاہر ہے جسنے اسکے ساتھ مخالفت اختیار کی وہ منہزم ہوا اسکی حقیقی ہمشیرہ بی بی خدیجہ سلطان المشہور بہ راجہ جیو کی جب ۹۹۲ھ مین مرتضی نظام شاہ نے اپنے بیٹے میران شاہ حسین کیلئے خواستگاری کی چار مہینے کے بعد جانبین سے جشن وغیرہ کی رسم پوری ہوکر اسکی پالکی ہمراہ چاند بی بی کے جسکو اپنے بھائی نظام شاہ سے ملاقات کا اشتیاق تھا بیجاپور سے احمدنگر کو روانہ ہوئی اور واضح ہو کہ ایک ہمشیرہ سلطان مذکور کی جسکا نام ہمین معلوم نہین ہے برید شاہ کے نکاح مین تھی اور ۹۹۶ھ مین جب دختر محمد قلی قطب شاہ والی حیدرآباد عرف بھاگ نگر مسمات چاند سلطان مشہور ملکۂ جہان مع تحائف اور ہدایا کے موافق شریعت غرا کے نکاح مین داخل ہوگئی اور اُسکی سواری قریب آگئی تو استقبال کیلئے قریب آدہ کوس کے قلعہ کلیانی سے نکلکر مراسم جشن طوی اور لوازم مہمانداری موافق آئین سلاطین کے عمل مین لاکر اپنے محل سرا کو اُسکے قدوم سے مزین کیا اور ۱۰۰۰ھ مین ملکہ موصوفہ کے لڑکا پیدا ہوا چونکہ اُسکی زندگی نہین تھی دو مہینے کے بعد مر گیا اور شاہزادہ اسمٰعیل بن طہماسپ برادر سلطان جو بدولت اپنے بھائی کے قلعہ ملکوان مین عیش و آرام کرتا تھا بعضے مفسدون نے اُسکو جنگ کیلئے مستعد کردیا اور ۱۰۰۳ھ مین بادشاہ کی طرف سے ارکین دولت نے قصد کرکے عین الملک کا

سرکاٹ لیا اور یہ عین الملک بڑا امیر کبیر تھا اور شاہزادہ کا شریک حال ہوگیا تھا اور شہزادہ کو قید کرکے ارکین دولت نے فتنہ کو فرو کردیا کہتے ہین کہ اس دو خرد مین شہزادہ کا بھی انتقال ہوا کتاب گلشن ابراہیمی محمد قاسم استرآبادی المتخلص بہ فرشتہ نے شاہان ہند و دکن کے احوال مین اس سے کچھ عرصہ کے بعد یعنی ۱۰۱۵ھ مین تالیف کرکے مجلس ہمایون مین پیش کی ہے سلطان موصوف نے ۱۰۳۶ھ مین انتقال کیا اور مدت سلطنت اسکی اڑتالیس سال ہے ✣

سلطان محمد عادل شاہ

سلطان محمد عادل شاہ جو عادلشاہیہ کی چھٹی پشت مین ہے جہانگیر بادشاہ نے اسکو اپنا بیٹا کرلیا تھا چنانچہ یہ بیت شاہد ہے ~ شدہ از التماس شاہ خرم ✣ بفرزندی مامشہور عالم ✣ بموجب تاریخ بیجاپوری کے ماہ محرم ۱۰۶۶ھ مین اُسکا انتقال ہوا مدت سلطنت اسکی تیس برس ہے ✣

سلطان محمود عادل شاہ

واضح ہو کہ چندربدن اور مہیار یہ دونون عاشق و معشوق ملک دکن کے مشہور ہین اسی بادشاہ کے عہد مین اور اسی کے قلمرو مین بھی صاحب سوانحات دکن لکھتا ہے کہ اس بادشاہ کے مقبرہ کی عمارت بیجاپور مین بہت بلندی اور اُسکا چبوترہ بہت مرتفع ہے میرے ایک دوست بھی دیکھہ آئے ہین اُسکا گنبد پچھتر ۷۵ گز بلند اور اندر کا سطح ۵۰ گز لمبا پچاس گز چوڑا ہے ✣

سلطان علی عادل شاہ

سلطان علی عادل شاہ بعد سلطان محمود کے شاہ جہان بادشاہ ہند کے آخر عہد مین والی سلطنت بیجاپور ہوا لکھا ہے کہ وہ بہت ہوشیار طبع اور سپاہ دوست اور سخاوت شعار اور شجاعت منش آدمی تھا فضلا اور صلحا

پر بہت مہربان رہتا تھا اور شعرا کی عزت کرتا تھا سکہ اُسکا یہ ہے ؎ جانشین محمد است علی ٭ شاہجہان کے عہد مین بامداد نظام شاہیون کے اُسکا بہت سا ملک تاراج اور ویران ہوگیا تھا اپنی کسادبازاری پر آگاہ ہو کر جب اُسنے شاہجہان سے بہت عاجزی اور فرمانبرداری ظاہر کی تو اُن پامالیون کے عوض مین حکم ہوا کہ ملک کوکن جو نظام شاہیون کے تصرف سے نکلکر ممالک محروسہ مین داخل ہوا ہے علی عادل شاہ کو عنایت کیا جائے واضح ہو کہ علی عادل شاہ نے ۱۰۶۵ھ مین وفات پائی مع ایام فرمانروائی محمود شاہ کے نو برس اُسکی حکومت رہی اور تاریخ مصطفے مین ۱۰۸۳ھ مین اُسکا انتقال بیان کیا ہے اُس ہی سبب سے دونون بادشاہ کی مدت سلطنت ساٹھہ برس ہے ٭

سکندر عادل شاہ

سکندر عادل شاہ عادلشاہیونکی آٹھوین پشت مین ہے لیکن علی عادل شاہ نے اُسکو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے متبنیٰ کرلیا تھا خواص خان وزیر اور بہلول خان افغان اور سید بلال حبشی نے سلطنت کو سکندر عادل شاہ کے نامزد کیا اُسوقت سکندر شاہ کی عمر پانچ برس کی تھی بعد جلوس کے بہلول خان نے ایک روز دعوت کے بہانہ سے خواص خان کو اپنے گھر بُلا کر قید کردیا اور تمام امور سلطنت کا خود مختار ہوگیا سکندر خان چونکہ صغیر سن تھا ناچار اُسنے بہلول خان کی اطاعت قبول کی شاہجہان کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اُسنے شہزادہ اورنگ زیب کو تسخیر بیجاپور کیلئے اُس طرف روانہ کیا بعد ورود شاہزادہ کے یہان کے ارکین نے پیشکش قبول کرکے صلح قبول کی اور شاہزادہ موصوف اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوئے پس کئی سال تک بموجب قرارداد کے روانہ کئے گئے مگر جب سکندر شاہ سن شعور کو پہنچا اور جوان ہوا تو ادہر سے پیشکش کا پہنچنا موقوف ہوگیا اور ادہر عالمگیر کی طبیعت کو برادرون کے جدال و قتال سے

استقلال تام حاصل ہوا اور تسخیر دکن کا ارادہ کرکے بذات خود سنبھاجی مرہٹہ کی تنبیہ کیلئے اس مملکت میں نزول فرمایا اور پیشکش کے ادا نہ کرنیکی حجت پیش کرکے شہزادہ محمد عالم کو بیجاپور پر متعین کیا لکھا ہے کہ عند المحاصرہ اہل دکن نے شاہزادہ اور اُسکی فوج کو ہر چہار طرف سے غلہ وغیرہ کی رسد بند کرکے ایسا محتاج آب و دانہ کیا تھا کہ ہڈیوں کا آٹا اور درختوں کی چھال اور املی کے بیج کھاتے تھے اُسوقت غازی الدینخان بہادر کی سعی عالمگیریوں کے حق میں بہت کارآمد ہوئی اور شاہزادہ کا دل غازی الدینخان بہادر کی طرف سے بہت خوش ہوا چنانچہ دفتر اول میں گذرا القصہ آخر ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۷ھ میں سکندر شاہ کے ہاتھ سے بیجاپور کا قلعہ نکل گیا اور وہ دولت آباد کے قلعہ میں قید ہوا اور وہیں وفات پائی پس عادلشاہیوں کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور خود سلطنت ہی جاتی رہی عادلشاہ کی اولاد میں سے نو شخصوں نے دو سو سال کے اندر فرمانروائی کی۔

چوتھا تذکرہ عمادشاہیوں کے بیان میں

فتح اللہ عمادشاہ

فتح اللہ عماد الملک کفار بیجانگر کی اولاد میں سے ہے — واضح ہو کہ ایام طفلی میں اول مسلمانوں کا اسیر ہو کر خانجہان کے غلاموں میں داخل ہوا جو ولایت برار کا سپہ سالار تھا من بعد عہد شباب میں رشد اور قابلیت کے آثار ظاہر ہوئے اور سپہ سالار کا معتمد علیہ مقرر ہوگیا اور اُسکے انتقال کے بعد سلاطین بہمنیہ کا شریک ہوا یعنی محمد شاہ کے وقت میں عماد الملک کا خطاب پاکر ولایت برار کا سر لشکر ہوا اور وہاں پہنچکر ۸۹۲ھ میں محمود شاہ کے عہد میں تخت نشین ہوا اور سکہ اور خطبہ اپنے نام سے جاری کیا۔

مولانا عبدالرحمن جامی کو پیشتر یہ کتاب بھیجکر لکھا ... مولانا موصوف نے ... یہ غزل حضرت خواجہ کے ... جامی نے جواب میں ... ایک قصیدہ ... سلطانی محمد شاہ ... مقتول ہوئے ... مقامات تدارک ... کو وہاں سے ... میں ہوئی ... دروازہ ... بیدر سے بیرون فتح ... کیا گنبد ... کرکے بنا کیا ہوا خواجہ کا ... عظیم تعمیر ہوئی ... اب قطعہ چبوترہ ... سے توڑ ڈالی ... سال ... شہید ... پر سید ... محمود گاوان کا بیان ... فتح اللہ صاحب ... سلطان ... آپ باشندہ ...

علاء الدین بہمنی کے عہد میں فرزند شیخ ابراہیم وطن مالوف سے اپنے روانہ ہوکر شہر بیدر میں تشریف لائے ... تین برس بعد انتقال فرمایا پس بالاگھاٹ بیدر پاپناسن ایک موضع ہے وہاں مدفون ہوئے۔

حضرت ... شیخ ابراہیم علیہ الرحمہ ولد شاہ فتح اللہ صاحب مرحوم کا بیان۔

آپ بہت پرہیزگار علامہ روزگار رشتہ عالم متبحر فاضل چند انواع و اقسام کے علوم میں یگانہ عصر بعد انتقال والد بزرگوار کے بسبب عسرت معاش رہتے دکن کے برداشتہ خاطر ہوکر اکثر مصاحبوں سے سلطان کے فرمایا کہ اگر مجھ وجہ کفاف ہو تو رہنا فقیر کا اس مملکت میں ہو سکتا ہے ورنہ مسافرت اختیار کرتا ہوں کسی نے سامع اجلال تک پہونچایا جب ایک زمانہ ... میں گذرا ... کے روز جامع مسجد پر قصد ... کہ اس روز بار عام ہوتا تھا ایک ... کیا ہوا اپنا لئے ہوئے چلے آئے ... بادشاہ نے ملاحظہ کرکے پسند کیا اور ایسا کہا کہ ...

علاؤالدین عماد شاہ

علاؤ الدین عماد الملک اپنے پدر فتح اللہ عماد الملک کے بعد اُسکا جانشین ہوا اور اپنے نام کے ساتھہ شاہ کا نام شامل کر کے قلعہ گاویل کو اپنا مستقر حکومت بنایا اور ۹۲۳ھ مین خدابندہ خان یا خداوند خان حبشی کو جو سلاطین بہمنیہ کی طرف سے تھا قتل کر کے قلعہ ماہور کو اپنے قبضہ مین لایا واضح ہو کہ اسمعیل عادلشاہ کی خواہر کا نکاح اُسکے ساتھہ ہوا ہے جب سلطان بہادر گجراتی برہانپور کی راہ سے برار پر آیا ناچار اُسکی اطاعت اختیار کر کے مملکت مذکور کا خطبہ اُسکے نام سے جاری کیا اور ۹۶۷ھ مین عدم کو روانہ ہوا ✤

دریا عماد شاہ

دریا عماد شاہ فرزند اکبر علاؤالدین بعد پدر کے جانشین ہوا اُسنے اپنی دختر دولت شاہ کا نکاح حسین نظام شاہ کے ساتھہ کیا اور تمام حکام دکن کے ساتھہ طریقۂ محبت و مروت جاری رکھکر بلا کلفت اور خشونت اپنے ایام سلطنت کو پورا کیا ✤

برہان عماد شاہ

برہان عماد شاہ صغر سنی کی حالت مین جب وہ حاکم برار ہوا تو تفال خان دکنی جو کہ دولت خانہ کا غلام تھا ابراہیم قطب شاہ اور حاکم فاروقیہ برہانپور کے ساتھہ ملکر برہان عماد شاہ کو گرفتار کر کے قلعہ نرنالہ مین قید کیا اور برار کا خطبہ اپنے نام سے پڑھوایا مرتضی نظام شاہ نے یہ مشہور کر کے کہ برہان عماد شاہ کو چھوڑانا چاہتا ہون فوج کشی کی اور اُسکے بیٹے شمشیر الملک کو گرفتار کر کے مع برہان عماد الملک کے قید کیا کہتے ہین کہ وہ سب چالیس ۴۰ آدمی ایک ہی رات مین ۹۸۲ھ مین مر گئے اور اس گروہ کی بادشاہت ختم ہو گئی اور اُن دونون کے سلسلہ سے کوئی باقی نہ رہا اور اُنکا ملک مرتضی نظام شاہ کے پاس آیا یہ چار پانچ آدمی مثل جملہ معترضہ کے

چندمدت شریک سلطنت ہوکر برای نام شاہی کر گئے مگر خدا کے نام کو بقا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ؁

پانچوان تذکرہ بریدیون کے بیانمین

محمدؐ قاسم برید

محمد قاسم برید گرجی نژاد سلاطین بہمنیہ کے غلامون مین سے تہا اللہ جلّ شانہٗ کو جب منظور ہوا کہ اُسکو بادشاہ بناوے تو اسکی یہ صورت ہوئی کہ خواجہ شہاب الدین علی برید نے اُسکو ولایت سے دکن مین لاکر سلطان محمد شاہ فاروقی یعنی بہمنی کے پاس بہیجدیا چونکہ محمد قاسم ایک بہادر اور دلاور اور خوشخط آدمی تہا اور ساز بہی اچہا بجاتا تہا اس بادشاہ کے عہد مین منصب امارت پر فائز ہوا اور سلطان محمود کے عہد مین ارکین کی نااتفاقی سے تسلط اور استقلال پیدا کر کے قلعہ اوڈیسہ اور قندہار اور اوکیر مین اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا اور اصل دار السلطنت احمد آباد بیدر کو سلطان محمود کیلئے چہوڑدیا۔ اکثر کتب مین لکہا ہے کہ سلطان محمود ہنوز بقید حیات تہا کہ ۹۱۰ھ مین برید ندکور نے وفات پائی۔ مدت سلطنت اُسکی بارہ سال ہے ؁

امیر برید

امیر برید قاسم برید کا ولیعہد اپنے باپ کے بعد قایم مقام ہوا یہ بہی اپنے باپ کی طرح دلاور اور بہادر تہا ہمیشہ میدان جنگ مین رستم کی طرح اپنی جوانمردی دکہائی ہے کہتے ہین کہ وہ دولت آباد کے حوالی مین فوت ہوا۔ مدت سلطنت اسکی چالیس سال ہے ؁

علی برید

علی برید امیر برید کا بڑا بیٹا ہے اسنے دوسرے حکام کی طرح اپنے نام کے ساتہہ شاہ کا لفظ ملایا۔ بیان

کیا گیا ہے کہ وہ اپنی ذکاوت فہم اور دلاوری طبع مین بیتیلیر تھا - محمد آباد بیدر مین اُسنے پچیس ۲۵ برس تک بادشاہی کی اُسکے بعد اُسکے ولد اکبر نے ابراہیم بریدشاہ کے قایم مقام ہو کر سات برس حکومت کی بعد ازان علی بریدشاہ کے چھوٹے بیٹے قاسم بریدشاہ نے اپنے بھائی کی جگہہ متمکن ہو کر تین سال تک حکومت کی اُسکے بعد اُسکا بیٹا اعلی یعنی علی بریدثانی جب وہ چہار سالہ تھا حکومت سے بہرہ ور ہوا اور ۳۸ سال کے بعد ۱۰۱۰ھ مین وفات پائی - بعد اُسکے امیر برید نام جو اسی خاندان مین سے تھا باپ کی جگہہ تخت سلطنت پر بیٹھا اور آٹھہ سال تک حکومت کی - واضح ہو کہ امیر بریدثانی پر طبقہ بریدیہ کا خاتمہ ہے اسکے بعد اس خاندان مین کسیکو حکومت سلطنت نہ حاصل ہوئی - آخر کار **مرزا علی** ایک غیر شخص نے امیر برید مذکور پر خروج کیا امیر برید کو اُسکے مقابلہ مین تاب مقاومت نہ ہوئی اور بہاگ نگر کیجانب بھاگ گیا اور مرزا علی باپ کی جگہہ داخل ہو کر مسند حکومت کو اپنے قبضہ مین کیا اور ایک مدت تک بحسب خواہش دلی ایام عمر کے پورے کئے - تاریخ گلشن ابراہیمی کا مصنف لکہتا ہے کہ ہنوز علی بریدثانی ابن قاسم برید ثانی سریر سروری پر متمکن تہا کہ ۱۰۱۰ھ مین مرزا علی نے اُسکے اوپر خروج کیا اور بہاگ نگر کو بھاگ گیا - اور مرآۃ الصفا والے کا مقولہ یہ ہے کہ قاسم برید کے بعد امیر بریدثانی تخت نشین ہوا اور سنہ الیہ مین مرزا علی نے اُسپر خروج کیا راقم نے جو لکہا ہے اُسکو دوسری کتاب سے لکہا ہے - ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مرزا علی ایک روز مقام لمٹہانہ پر شکار کے واسطے گیا تہا رات کو گیدڑون کا غل شور اُسنے سنا اُسنے دریافت کیا یہ کیون شور و غل کرتے ہین لوگون نے عرض کیا شدت سرما سے بادشاہ کی جناب مین فریاد کرتے ہین فرمایا تین ہزار رضائیان جنگل مین ڈلوا دیجاوین ملازمان سرکاری نے وہ رضائیان باہم تقسیم کرلین پہر دوسری رات کو بہی گیدڑون نے حسب دستور غل مچایا پہر دریافت کیا اب کیون چلاتی ہین

حاضرین نے عرض کیا سرکار کا شکریہ ادا کرتے ہین - کیونکہ اُنکو آرام ملتا ہے تو آپکے حق مین دعا کرتے ہین - محمد قاسم فرشتہ نے اس نقل کو مختصر کرکے اپنی کتاب مین میر برید ابن قاسم برید کے نام سے لکھا ہے واللہ اعلم بالصواب - آخرکار ۱۰۳۶ھ مین مرزا علی مع اپنے فرزند کے عادلشاہیون کا اسیر ہوا پس سلطنت بیجاپور کے ساتھ ملحق ہوگئی اور میرزا علی ایسا قید رہا کہ کسی کو اُسکی موت وحیات پر بھی اطلاع نہ ہوئی والبقاء للملک المنان - مدت حکومت اسکی کچھ روز کم اٹھارہ سال ہے پس ۱۰۶۷ھ مین شاہجہان بادشاہ کو مظفرآباد کا قلعہ فتح ہوا - الغرض محمد قاسم برید کے خاندان سے چھ شخصون نے اور ساتوین میرزا علی نے کل سوا سو برس تک حکومت کی ہے معلوم کرو کہ محمد قاسم فرشتہ کو سوانحات سلاطین عمادشاہیہ اور بریدشاہیہ کی صحت مین شک ہے چنانچہ اُسنے اپنی کتاب مین اس طرف اشارہ کیا ہے +

چھٹا تذکرہ قطب شاہیون کے بیان مین

سلطان قلی قطب شاہ

سلطان قلی قطب شاہ کا اصلی وطن ہمدان ہے جب اُسنے ایام جوانی مین وارد دکن ہوکر وہانکے اطوار کا ملاحظہ کیا تو اُسنے سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی کے پاس جاکر اپنے تئین آپ فروخت کرکے اُسکے غلامون مین داخل ہوا اور اُسنے یہ کام اسلیئے کیا کہ وہ غلامان ترکی کو بہت اچھی طرح رکھتا تھا چونکہ اُسکو علم حساب مین خوب مہارت تھی اسلیئے محل کے شہزادے نے اسکی طرف رجوع کیا اور تمام خواتین کو اُسکی دیانت داری پسند آئی اور چند روز کے بعد انہین خواتین مین کسی نے اُسکی سفارش کی اور مملکت تلنگ کی رعایا نے جو اُن ایام مین سرکشی کی تھی اُنکی اصلاح اسکے متعلق کیگئی اور بعنایت الٰہی وہان جاکر باغیونکی ایسی مدافعت کی کہ اپنی شجاعت اور مردانگی مین مشہور ہوگیا پھر سلطان محمود بہمنی کے عہد مین قطب الملک کا خطاب اُسکو ملا اور مملکت

تلنگ مین سے بلدہ گولکنڈہ مع مضافات اور اقطاع کے اُسکے متعلق ہوا اُسکے بعد وہان کا سپہ سالار مقرر ہوا اور جب سلطان محمود بہمنی کی بادشاہی حد سے زیادہ ضعیف ہو گئی تو اُسنے اپنا نام قطب شاہ رکھکر انجام امور مین شاہان ولایت کے قواعد کا اجرا کیا اور پانچ وقت نوبت بجانیکا حکم دیا مگر سلطان محمد شاہ کے حقوق تربیت سے اُسکو غفلت نہین تھی ہمیشہ تحایف اور بیش بہا چیزین اور زر کثیر ہمراہ احمد آباد بیدر کو محمود شاہ کیلیے بھیجا کرتا تھا اور خطبہ کے اندر بھی اُسکے نام کو اپنے نام پر مقدم رکھتا تھا اور سلاطین دکن سے مثل برہان نظام شاہ وغیرہ کے حسن سلوک برادرانہ جاری رکھے مگر عماد شاہ اور اسمعیل عادلشاہ اور قاسم برید سے ایک ایک مرتبہ جنگ واقع ہوئی اور کفار پر جہاد کر کے بہت سے مقامات اپنے قبضہ مین لایا اور اُنکے بتخانے توڑ کر مسمار کر دیے اور سلطان کا مذہب شیعہ تھا اُسنے اپنے قلمرو مین بتدریج خطبہ سے خلفاء راشدین کے نام نکالکر ائمہ کے نام داخل کیے اور مدت سلطنت مین گیارہ قلعہ یعنی راجکنڈہ اور دیورکنڈہ اور پانگل اور گنپورہ اور دیل کنڈہ اور کمانیٹ اور بلم کنڈہ اور گوندبر اور اُسکے سوا تمام ملک تلنگ اور نلکنڈہ تسخیر کیے تھے منجملہ ان فتوحات کے فتح قلعہ نلکنڈہ کسی کی نادر ہے واضح ہو کہ جب قلعہ مذکور کے محاصرہ کا طول کھینچا اور چشم زخم سے بہت غازی ہلاک ہوئے سلطان نے راجہ ہری چند والی اس قلعہ سے صلح کا پیغام کیا اور راجہ نے بھی اس امر کو قبول کیا جب صلح کی شرطین قرار پا گئین اور تحائف ملوکانہ اُدہر سے پیش ہوئے اور تشریفات شاہانہ اِدہر سے ظہور مین آئین تو ملک مؤید نے کہلا بھیجا کہ ہمارا ارادہ ہے کہ مراجعت کرتے وقت ہم تمہارے قلعہ کو دیکھتے جائین اور جب ہم قلعہ پر آئین تو ہمارا لشکر قصبہ مین سے ہوکر دار السلطنت کی طرف مراجعت کرے اُسنے جواب دیا کہ بہت مناسب ہے مگر یہ شرط ہے کہ آپ دو تین آدمیون سے تشریف لائین بلکہ آپکی تشریف آوری موجب اطمینان خاطر ہے اور اسنے اپنے لوگون سے کہہ رکھا ہے جب بادشاہ اندر آئے تو شفقت کے ساتھ اُسکے قریب ہوکر

اسکو قتل کر ڈالو شہریار نے جب اُسکا جواب سنا تو بہت خوش ہوا اور اپنے سپاہیون سے کہا کہ تم سب کے سب تیار رہو مین دو تین آدمی لیکر قلعہ مین گھسکر تیغ زنی اختیار کرتا ہون اور فلانی علامت جب تم پر ظاہر ہووے تو فوراً قلعہ مین گھس پڑو اور انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے آنے تک مین دروازہ کا نگہبان رہونگا اور حتی المقدور دروازہ کو بند نہ ہونے دونگا لکھا ہے کہ شہریار وقت معین پر اندر گیا اُسوقت قریب دو تین ہزار کے تیر اور تفنگ اور پتھر بھی چلنے لگے اور وہ صرف چار جوانون سے اُنکی مدافعت کرتا رہا کہتے ہین کہ برابر دو تین گھڑی اسی طرح دس ہزار کفار سے مقابلہ رہا اور جب علامت نمایان ہوئی تو شہریار کے غازی جوق جوق قلعہ مین گھس پڑے اور ہزار ہا آدمیون کو قتل کرنیکے بعد راجہ کو پکڑ لیا اور اس قلعہ مین سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا آخرکار سنہ ۹۵۰ مین سلطان کو ایک غلام ترکی نے بایمائے اُسکے بیٹے بڑے جمشید کے جو خواہش سلطنت مین بوڑھا ہو گیا تھا اور باپ کی درازی عمر سے اُسکی جان تنگ ہو گئی تھی ضرب شمشیر سے شہید کر دیا مدت سلطنت اسکی بالاستقلال تینتیس ۳۳ سال ہے اسکے چھ بیٹے اور چار بیٹیان تھین اول اُسکی اولاد مین سے حیدر خان دوسرا قطب الدین تیسرا یار قلی جمشید خان چوتھا عبدالکریم پانچوان دولت خان چھٹا ابراہیم قطب شاہ ہے اسکی عمر نوے سال کی ہوئی ؎

جمشید قلی قطب شاہ کا بیان

چونکہ یہ فرمان فرما سلطان قلی کا فرزند اکبر تھا اسلئے اسنے اپنے باپ کے بعد تخت سلطنت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت دیکر حکومت کو اپنے اقتدار مین لیا اور باقی بھائیون کا بندوبست قرار واقعی کرکے برہان نظام شاہ کی ملاقات کا قصد کیا۔ چونکہ ان ایام مین نظام شاہ اور عادلشاہ کے باہم قلعہ شولاپور پر غبار نزاع کا مرتفع ہو گیا تھا اور عماد الملک والی برار نظام شاہ کا شریک ہونیکو آیا تھا۔ سلطان موصوف

ملاقات کے بعد آپ بہی نظام شاہ کا رفیق و مددگار ہو کر بذات خود میدان جنگ مین نہایت قوت و دلیری سے اپنی فوج سے برید شاہ کے مقابلہ مین کہ وہ ممد و معاون عادلشاہ کا تہا دو لڑائیان مارین اور انہین مفاسد کے مابین ایک قلعہ نہایت مستحکم رگنسکا کلنی مین تعمیر کرایا اُسکے بعد سیدک کا قلعہ بریدیون کے قبضہ سے جبراً چہین لیا۔ کہتے ہین کہ یہ سلطان نہایت جابر مزاج شخص تہا قتل کرنے اور حبس کرنے مین دریغ نہ کرتا تہا۔ ایک لڑائی مین اس سلطان کا سر اور بینی اور ایکطرف کا فرق شمشیر سے ایسا مجروح ہو گیا تہا کہ تا دم زیست کہانے و پینے مین ایذا اُٹہاتا رہا۔ اور گاہے گاہے اشعار آبدار سلک نظم مین پرویا کرتا تہا سنہ ۹۵۷ ہجری مین مرض تپ دق سے اسباب ہستی کو اس عالم سے روانہ کیا۔ اسکی وفات کے بعد صرف ایک بیٹا سبحان قلی تہا۔ واضح ہو کہ بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ جمشید شاہ کے بعد سبحان قلی امور سلطنت سے نامزد کیا گیا لیکن اسکو قیام نہوا جمشید قطب شاہ نے سات سال سے کچہ زیادہ تک تخت سلطنت کے امور کی جہانبانی کی ہے +

ابراہیم قلی قطب شاہ کا بیان

ابراہیم قطب شاہ جمشید قطب شاہ کے بہائی نے قوت و اقبال سے دوشنبہ کے روز ۱۲ تاریخ ماہ رجب سنہ ۹۵۷ مین سریر سلطنت پر جلوس فرمایا تمام امراء و خوانین شہر و فقرا کو مناصب اور انعامات خسروانہ سے فرحان و شادان کیا۔ اور اپنی ہمشیر کو مصطفےٰ خان کے حبالۂ نکاح مین دیکر خان موصوف کو سلطنت کا صاحب اقتدار کیا اور سنہ ۹۶۵ مین واسطے استحکام بناء محبت کے حسین نظام شاہ سے گلبرگہ کی النگ مین ملاقات کر کے قلعہ کے محاصرہ مین اسکا شریک ہوا۔ ابتداء سلطنت مین رامراج نے کہ وہ عظیم الشان راجہ تہا بوجہ فتنہ انگیزی برادران سلطنت کے آتش فساد کو اگرچہ روشن کیا تہا لیکن یاوری طالع سے شعلۂ فساد نے بلندی نہ پکڑی اور بعد ابراہیم عادلشاہ کے جب علی عادلشاہ اُسکا جانشین ہوا اور رابطہ اُسکے رامراج کے ساتہہ مستحکم ہوا رامراج

نے شہریار ہذا سے بہی اظہار بیعت کا کرکے موافقت کی خواہش کی شہریار موصوف نے اُسکے انکار مین قوی قباحت سمجھکر اُسکا لحاظ ہوا اور یہ تینون فرمانروا بالاتفاق احمدنگر کو روانہ ہوئے پس چند روز اُنکی تہمرات ہاکر قلعہ گولکنڈہ کی طرف جو اپنا دارالسلطنت تہا مراجعت کی اور اُسکے بعد چند دلیر شخصون کا محاربہ تفال خان مدارالمہام عمادشاہ کے مقابلہ کیلئے متعین کیا خدای تعالیٰ کی عنایت سے لشکر ظفر پیکر سپاہ برابر منصور و کامیاب ہوا اور ۹۷۰ھ مین رسوم سرور کے ادا کرنے کے بعد سادات و علماء کے روبرو نیک ساعت مین بی بی جمال حسین نظام شاہ کی دختر کو ابراہیم قطب شاہ کے عقد ازدواج مین دیا اور اسی سال نظام شاہ اور قطب شاہ قلعہ کلیان پر گئے اور اُسکا محاصرہ خوب سخت کیا مگر قلعہ مذکور مسخر نہوا اور بے نیل مرام اپنی اپنی دارالسلطنت کو مراجعت کی۔ واضح ہو کہ اصل قلعہ گولکنڈہ کا بنایا ہوا کشن راؤ کا ہے۔ اُسکے بعد ابراہیم قطب شاہ نے حسب التماس مصطفٰے خان کے چونہ اور پتہر سے تیار کرایا ہے۔ اور اندرون قلعہ کے دوکانین اور مکانات اور رستے اور بازار ایک عرصۂ قلیل مین مرتب ہوئے اور امراء و خوانین نے محل و بنگلے اپنے اپنے لئے بنواکر فارغ البال ہوئے اور سلطان کی فتوحات مین سے یہ ہے کہ قریے و پرگنے راج بندری کے اپنی قبضہ تصرف مین لاکر وہان بتخانون کو مسمار کرایا اور بجای اُنکے مساجد سے اُن مقامات کو شرف دیا اور ۹۷۲ھ مین حسین نظام شاہ کا انتقال ہوا اور مرتضیٰ نظام شاہ اُسکا جانشین ہوا اور علی عادلشاہ سے ہنگامہ جنگ و جدال کا گرم کیا سلطان اکثر اوقات امداد و استعانت اِسکی کرتا رہا اور ۹۷۹ھ مین راج بندری کا قلعہ فتح کیا اور اسکے بعد ملک نایب کی کوشش سے ولایت قاسم کوٹہ کے قلعے و پرگنے ممالک محروسہ کے دائرہ مین شریک ہوئے اور اخیر کو نظام شاہ اور سلطان کے باہم چند روز تک رنجش واقع ہوئی اور سلطان نے اُسکی مدافعت کیلئے عادلشاہ اور تفالخان اور علی برید سے موافقت پیدا کی تہی لیکن یہ امر مفید نہ ہوا۔ بلکہ اُن دونون نے

تاریخ رمضان کی وصیت نامہ لکھکر سبکو مرخص فرمایا پس جب صیام ماہ رمضان کے تمام کئے نماز عید کی گذرانی اور تمام عشایر کو حکم دیا کہ عید کرین اور فرمایا کہ تحفہ نماز کا اور فاتحہ تم اوشما و آب احتیاج اوسکی نہی اور سبکو وداع آخرین کیا اور حق تعالیٰ کو دیا آپ ذکر و فکر مین مشغول اور بحر مکاشفہ و مشاہدہ مین مستغرق ہوئے پس آیۂ کریمہ ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون

بادشاہ ملک غورستان کو اور وہان سے ... کے درمیان چار واسطے ہوکر سلطان بہرام ... والے نے نسب شہاب الدین کا تاریخ خراسان ... کا ضحاک تازی کو پہونچایا ہے اور تاریخ فاضل جمالی مین لکہا ہے کہ نسب نامہ سلطان شہاب الدین ... انوشی وہجری کو پہونچا ہے اور تاریخ فرشتہ ... واسطون سے سلطان شہاب الدین غوری ... آپکا دل ... جو کوئی اپنا کان تربت پر رکہتا تو آواز

ازتالیس واسطے سے ضحاک ماران تک کو جنکا بیان شاہنامہ مین ہے پہونچایا ہے پیر چار واسطے سے حضرت نوح علیہ السلام کو کر آپ پانچوین باپ ضحاک کے ہین عدد سنین بہتر سال انکے پانچ فرزند تھے اول مخدوم شیخ ابراہیم المعروف مخدوم جی قادری دوم قطب الجلیل شیخ اسمعیل کہ ذکر او بیان صوبہ برار مین لکہا گیا۔ سوم شیخ اسحاق صاحب چہارم شیخ بدر الدین پنجم شیخ فخر الدین کہ ایام سفر مین انتقال فرمایا شیخ ابراہیم المعروف مخدوم

سلطان کو جوت رأو اور دیونایک اور بہوچل نایک سے لڑوادیا جو پرگی کے سردار تھے۔ اور جب وہ مغلوب ہوئے تو بذات خود مقابلہ پر آگئے اور باہم طرفین کے سرداروں کے لڑائیان ہوئین اور ۹۸۶ھ مین میر امیر شاہ کی سعی سے کوبذیر کا قلعہ مفتوح ہوا اور اُسکے بعد امیر زنبیل کی سعی نمایان سے ولایت ناکادی اور کاکن اور کلکور سلطان کا ملک موروثی جو شہزادہ سلیمان قلی کے عہد سلطنت مین عادلشاہیون کی طرف منتقل ہوگیا تھا واپس آگیا۔ سلطان نہایت ضابطہ مزاج اور ہوشیار طبع اور سخاوت شعار اور متین تھا مگر کمال جابر وجابر آزار رسان ادنی جرم پر بندگان خدا کو نہایت سخت سزادیتا تھا اکثر حکم دیا کرتا تھا کہ مجرمون کے پاؤن کے ناخون تازیانے کی ضرب سے سر انگلیون کے مفصل سے جدا کرکے ہمارے روبرو کسی ظرف مین لارکہین تاکہ اُس سے اطمینان ہوجائے مشہور ہے کہ اسکے عہد مین رہزنون وچورون کا وجود ایسا معدوم ہوگیا تھا کہ تجار ومالدار بے قافلہ اور رفیق کے شب وروز آمد ورفت کرتے تھے مگر کسی قسم کا اندیشہ وخطر اُنکو درپیش نہین آتا تھا۔ اس فرمانروا نے تپ محرقہ کے عارضہ سے پنجشنبہ کے روز ۲۱۔ ربیع الثانی ۹۸۹ھ مین راستہ آخرت کا لیا اُسنے ۳۰ سال ۹ ماہ حکمرانی کی اور ۵۱ سال کی عمر ہوئی اور حوض حسین ساغر اور کٹورہ کنکور اور کٹورہ بدویل اور ابراہیم باغ اُسکے زمانہ مین عدم سے جلوہ ظہور مین آئے ہین۔ اور اُسکے ۱۹ بیٹے ہوئے تھے اُنمین سے چھ بیٹے اور تیرہ بیٹیان حد بلوغ کو پہنچے۔

محمد قلی قطب شاہ کا بیان

محمد قلی قطب شاہ اپنے باپ کے بعد تخت سلطنت پر جانشین ہوکر بلااختلاف ارباب تواریخ کے مرتضی نظام شاہ کی لشکر کیلئے قلعہ نلدرگ کی طرف متوجہ ہوا اور وہان پہنچکر اُسکے برجون جو مثل سد یاجوج کے مستحکم تھے مثل خانہ عنکبوت کے مشبک ومفروج کردیا وہان محافظین نے جو ابراہیم عادلشاہ کی طرف سے

ذکر بعض مشائخ ...

محی الدین قادری رحمت اللہ کا بیان

آپ مرجع الاتقیا شیخ الاصفیا اکبر اولاد حضرت محمد ثانی صاحب مرحوم کے ہین وہ نفس مین بے نظیر ولایت و کرامت مین ممتاز تھے طرف کسی سلاطین عصر کے کبھی التفات نہ کیا سلطان ابراہیم قطب شاہ نے کئی بار بڑے اصرار والحاح سے واسطے دیدار کے لکہا مگر حضرت نے کمال استغنا ...

[illegible]

مستعین تھے جب اپنے ولی نعمت کو اس امر سے اطلاع دی اُسنے نامہ و پیغام سے اظہار محبت و یکجہتی کا کیا تب
اُس سرزمین کے باشندون کا تزلزل رفع ہوا۔ سلطان نے بپاس خاطر اُسکے محاصرہ ترک کر کے زمام عزیمت
طرف مستقر دار الخلافت کے پہیری اور دولت سرا مین داخل ہونیکے بعد ایک مہینہ تک لوازم شادمانی کے
بجا لا کر میر امیر شاہ کی بیٹی کو اپنے حبالۂ نکاح مین لایا بعض کا یہ قول ہے کہ شاہ مردان کی تکلیف و ترغیب سے
سلطان بسبب ظہور اتحاد اور اخلاص نظام شاہ کے سید مرتضی سبزواری کی مدد و کمک کیلئے دار الخلافت
سے کوچ فرما کر شاہ درک کے قلعہ پر آیا اور اُسکو فتح کر کے بیجاپور کے مسخر کرنیکی طرف توجہ فرمائی وہان پر نظام شاہ
و قطب شاہ کے لشکریون نے اکثر یورشین کرین چونکہ غلبہ عادلشاہیون کا رہا لہذا قطب شاہ حوالی حسن آباد
سے عادلشاہ کی مملکت سے دست بردار ہو کر اپنے چند مقرب و ہمنشینون کے ساتھ بہت جلد دار السلطنت
گولکنڈہ مین تشریف فرما ہوا اور مرزا اصفہانی کی لڑکی کہ وہ امیر جملہ ابراہیم قطب شاہ کا تھا اپنے نکاح مین لایا
اور سنہ ۹۹۵ مین اپنی ہمشیرۂ عینی کو جشن و طوی کر کے ابو المظفر ابراہیم عادلشاہ کیلئے بیجاپور روانہ کیا۔ واضح
ہو کہ سنہ جلوس کے دسوین سال سلطان ایک عورت فاحشہ مسمات بہاگنی پر عاشق ہو گیا نہایت فریفتہ
ہو کر اُسکو ایسا ذی اقتدار بنایا کہ ہزار سوار اُسکے ملازم رکاب تھے اور وہ بطریق امرای کبار کے دربار مین آیا
جایا کرتی تھی اور انہین ایام مین آب و ہوا کے خراب ہونیکے سبب سے مقام گولکنڈہ سے خلقت نہایت
متنفر اور اندوہناک ہو گئی تھی وہان سے سہ کوس پر ایک صحرا نہایت عمدہ تھا اور وہانکی آب و ہوا بھی بند گان
خدا کے موافق تھی وہان ایک شہر عظیم کی بنا ڈالکر اُسی کو اپنا دار الحکومت مقرر کیا اور اُسکا نام بہاگ نگر
اُسی فاحشہ مذکور کے نام پر رکہا جب وہ مرگئی تو پشیمان ہو کر اُسکا نام حیدرآباد رکہا۔ اگرچہ عرصہ تک اُسکا
پہلا نام مخلوق کی زبان پر جاری رہا لیکن اب وہ شہر تمام ہفت اقلیم مین حیدرآباد دکن کے ساتھ مشہور و

موضع مذکور مین تھین آپ چھ مہینے
ویران رہتے تھے اور چھ مہینے حضور مین رہا کرتے
[illegible]
سواے اسکے اکثر نسخہ جات تصانیف
سے آپکی مین وقت رحلت جب نزدیک
پہونچا تب شیخ جمال برادرزادہ نے فرمایا
بیٹھے شیخ جلال اور ذکر جلی شروع کیا
پس لفظ اللہ کو بڑی قوت سے ضرب
اور اسیوقت روح [illegible]
سن شریف نوے سال [illegible]
وفات تاریخ دوم ماہ شوال [illegible]
آنحضرت صاحب وجد و حال ہوے ہین
خانقاہ جو قلعہ بیدر مین باسم خانقاہ
دستگیری مشہور ہے [illegible]

[illegible]

اور اوس مین تبرکات سے جبۂ مبارک
بابت ملبوس خاص حضرت پیر و دستگیر
غوث الاعظم کا ہے رضی اللہ عنہ
جو استصواب سے بہاء الدین انصاری
کے پہونچا [illegible] شریف مین عرس عام
ہوتا ہے۔
شیخ اسحاق قطب الآفاق رحمۃ اللہ کا بیان
آپ خلیفہ سوم شاہ محمد ملتانی صاحب مرحوم
کے ہین آپ ساتھ کمال اکرام و احترام
کے تھے اور دبدبہ مہابت و جلال ایسا تھا
کہ جس جانور کو نظر جلال سے دیکھتے بیہوش ہو کر
گر پڑتا تھا اور جس آدمی کو نظر سے
دیکھتے تھے سست ہو جاتا تھا اور جس
پر نظر پڑجاتی تھی پتے اوسکے
[illegible] اور جس پہل پر
کی نگاہ پڑجاتی اسیوقت گر پڑتا تھا
با وصف اس حالت [illegible] کے ذرہ
خلاف شریعت کا نظر آنے صورت
[illegible]
سن شریف [illegible] روایت

معروف ہے اُسکا دور اُس زمانہ مین پانچ کوس کا تہا۔ اور ۱۴ ہزار دوکانین اور ۱۲ ہزار مکانات تھے اور ۱۴ ہزار کی جمعیت رہتی تہی اُسکی تعمیر کے بعد وسط شہر مین اس بادشاہ جمجاہ کے حسب الحکم معماران چابکدست نے چار طاق نہایت بلند تیار کرکے اُسکی چہت کو چونہ و پتھر سے بستہ کیا اور اُسکے چارون گوشون پر چار منار نہایت مضبوط مرتفع بناکر کے اُنہین سے ہر ایک مینار مین حجرے طالبعلمونکے لئے اور ہر طاق کے مقابل راستہ اور بازار طویل و عریض آراستہ اور درست کیا جانب غربی کے گولکنڈہ تک اور شرقی کی طرف قلعہ سلطان نگر تک اور شمال کی طرف دامن کوہ تک اور حد جنوبی مین چشمہ کوہسار تک۔ اُسکے متصل ایک جامع مسجد اور مسجد موصوف کے پہلو مین حمام اور علاوہ اسکے دارالشفاء وغیرہ کی بہی بنیاد اُسی نے ڈالی ہے اُسکے بعد ہر ایک کا خرچ سرکار سے مقرر ہوا عمارات مذکورہ کے فارغ ہونیکے بعد ایک درگاہ کہ جسکا طول ہزار گز کا اور عرض بہی اسی قدر قرار دیکر ہر ضلع کے وسط مین ایک کمان تیار ہوئی کہ جسکو سب چار کمان کہتے ہین اور دولتخانہ کا دروازہ طاق شرقی مقرر کیا گیا اور طاق غربی دروازہ نقار خانہ کا دروازہ مقرر کیا گیا اور اُسکے اندر نہایت کلان کلان محل تیار ہوے کسی کا نام لعل محل اور کسی کا نام چندن محل اور گگن محل اور داد محل مقرر کیا گیا کہ وہ مقام اُسکے عدل و داد کا تہا اور اسکے علاوہ چونکہ سلطان کو عمارت کا نہایت شوق تہا لہذا اُسنے ایک ندی محل رود موسئی کے کنارہ پر اور ایک عمارت بنات گہاٹ پر دولتخانہ کی جانب شمال اور محمدی باغ اور خداداد محل کہ اُسکے سات ستون تہے اور باغ محمد شاہی عمارت کوہ طور دولتخانہ کی جانب جنوب مین اور حنان محل اور جامع مسجدین دیہات اور قصبات مین بنائین مدرسہ خانقاہین اور دارالشفائین حمام خانہ اُسکے مختلف زمانہ مین تعمیر ہوئے ہین مورخین باتمکین بیان کرتے ہین کہ عمارات مذکور الصدر کے تعمیر مین ستر لاکہہ ہون صرف ہوئے ہین سرقوم ہے کہ قلعہ موصل مجرا کہہ اور حصار سندپال اور کنکوہ

اور کندی کوٹہ اسی سلطان نے فتح کیا ہے اور اسکے سوا ولایت دیگ کہ کسی بادشاہ اہل اسلام کو اسکی تسخیر میسر نہ ہوئی تھی فتح کیا ہے اور علاوہ اسکے بہت سے ملکون کو اپنے قبضہ تصرف مین لایا ہے اور وہان کے حاکم کو کہ جسکا نام بابا ندر تھا بہت عاجز کیا علاوہ اسکے بہت سی مرتبہ کفار کو مغلوب کیا اور جسنے اس سے سرکشی کی اسکو بھی اسنے سزای معقول دی اور بہت سے بتخانہ کو اسنے مسمار کیا ہے۔ اور اہل تاریخ نے بیان کیا ہے کہ ۱۰۱۶ھ مین اپنی دختر حیات بیگم کو اپنے بھتیجے سلطان محمد خلف محمد امین کے حبالۂ نکاح مین دیکر سونپ دیا۔

اسی بادشاہ کے عہد مین ۱۰۰۸ھ مین ایک عجیب قصۂ غریب کا ظہور مین آیا اسکی وجہ یہ ہی کہ ایک جماعت فحول ہرزہ کارونکی کہ ولایت آگرہ اور لاہور سے حیدرآباد مین داخل ہوئی تھی محل اور عمارات بادشاہی کے دیکھنے کی غرض سے بنات گھاٹ کے اوپر کہ بے اجازت کے آشنا اور بیگانہ کو اسکے اندر جانیکا حکم نہ تھا۔ رات کے وقت چاندنی کے ایام مین شراب کے نشہ مین مع طوائف رام شکر اور مغنیون کے گھاٹ پر چڑھے اور دروازہ کا قفل توڑکر بادشاہی محل مین داخل ہوئے اور محفل شراب کی آراستہ کی ہرچند کہ نگہبانون نے ممانعت کی لیکن کسی نے نہ مانا بلکہ اسکی اذیت کے درپی ہوئے یہ کیفیت فوراً حضور مین بادشاہ کے پیش کیگئی سلطان نے خفا ہوکر علی آقا کوتوال سے فرمایا کہ تمام مسافرون اور مغلیون کو شہر بدر کرو پس سر نوبت اور پیادون نے کوچہ اور بازار کی طرف متوجہ ہوکر سوداگرون اور پردیسیون کو پکڑکر قید کرنا شروع کیا اسمین غوغامی تمام برانگیختہ ہوا اور شہرت ہوئی کہ غیرون کے قتل کا حکم دیا گیا ہے دکن کے بیباکون نے ہاتھ ظلم کا دراز کیا اور سوداگرون کا تمام مال واسباب لوٹ لیا اور غارتگری سے تجاوز کرکر قتل کرنا شروع کیا ارباب تاریخ نے لکھا ہے کہ نیم ساعت نجومی مین قریب سو غیرون کے مارگیئے ازان بعد سلطان نے جب یہ سنا تو برہم ہوا ان شخصون کی سیاست کے واسطے جو اس فتنہ وفساد کے باعث تھے دریافت کرکے اس روز

فخر الدین علیہ الرحمہ کا بیان ... اس عالم سے متواری ہوئے۔

بعض کو حکم قتل کا دیا اور بعضونکی کھال نکلوائی اور بعضون کو ہاتھی کے پاؤنمین بندھوایا اور مال و اسباب جس کسی کا جو تھا وہ واپس دلوایا چو از قومی یکے بیداد نشی کرد ٭ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را ٭ واضح ہو کہ سلطان رحیم کریم اور سخی شخص تھا اور اُسکو پاس قرابت و صلہ رحم بے انتہا تھا چنانچہ اپنی سلطنت مین اپنے بھائیون کو مسند عزت پر تمکن کر کے انیس و جلیس اپنا کیا تھا۔ اور ہمیشہ اُنسے بیدغدغہ ملتا تھا اور وہ بھی اس امر کو فوز عظیم جانکر کمال اخلاص و یکجہتی سے برادر بزرگ کے پاس رہتے تھے اور ہرگز ہرگز ۳۰ سال کی مدت تک کسی طرح کا غبار بادشاہ کے دل پر انکی طرف سے نہ بیٹھا الحمد للہ کہ یہ بھی وہ عطیہ الٰہی ہے کہ ہر ایک اہل دول مین سے کسی کو میسر نہین ہوتا اور شاہ عباس بادشاہ ایران نے اس لڑکی کی اپنے لڑکے کیلئے خواستگاری کی تھی یہ امر بھی اسکے ہمسرونمین موجب عزت کا ہوا تھا اور منجملہ اُسکے اوصاف کے ایک یہ ہے کہ عہد سلطنت مین اسنے کسی کا قتل نکیا تھا باوجود اسکے کسی کو طاقت قتل نہ تھی۔ یہ غزل ماتحت اُسکے تصنیفات اُسکی تصنیف سے ہے

باشمع ملکو گرمی دیوانہ خودرا ٭ کاتش زند از رشک تو پروانہ خودرا ٭ ہوش و خرد از پای در افتند چو مستان ٭ چون سر بکشی نرگس مستانہ خودرا ٭ مستان محبت بدو عالم نہ فروشند ٭ کیفیت تہ جرعہ پیمانہ خودرا ٭ با یار تو عاشق نہ کشد منت خورشید ٭ بستیم در و روزنہ خانہ خودرا ٭ ای قطب شہ آخر رہ مردان رہ عشق است ٭ مردانہ ہمین رہ رو مردانہ خودرا ٭

معلوم کرنا چاہیے کہ سلطان کی جب اجل موعود آن پہنچی تو دور وزمین مرض الساقوی ہوگیا کہ مزاج مین اُسکے نہایت ضعف پیدا ہوا پس ہفتہ کے روز ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۰ھ مین زمانہ عالم بقا کا ہوا پس اُسکی لاش کو لنگر فیض اثر کے اندر قلعہ گولکنڈہ کے متصل اُسکے بزرگون کے پہلو مین دفن کیا اُسنے ۴۹ سال کی عمر پائی ہے اور باعتبار شمار کے اُسکی مدت سلطنت بتیس ۳۲ سال ۷ ماہ ہین اور موافق استماع اُسکی برقد کے ۳۱ سال ہین لیکن قطب شاہیونکی تاریخ کی لحاظ سی ۳۳ سال ہوتے ہین

سلطان محمد قطب شاہ کا بیان

سلطان محمد قطب شاہ کی عمر اکیس برس کی تھی کہ اُسکے عم بزرگوار کی وفات کا واقعہ جانکاہ پیش آیا لوگون کو اُسکے انتقال کا بڑا صدمہ ہوا اور میر محمد مومن استرآبادی جو اس سلطنت کے ارکین مین سے ہین اور بلدۂ شاہی کے قریب دائرہ پر جو ایک بڑا میدان ہے انہین کی زمین ہے انہون نے اسکو قبرستان کیلئے وقف کر دیا ہے یہ میر محمد مومن فوراً بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے اور موافق وصیت خاقان مرحوم و مغفور کے سلطان جوان بخت جوان سال کو تخت شاہی پر بٹھایا اور خلقت کو امن و امان حاصل ہوا اور سبنے اطاعت قبول کی۔ سلطان نزدیک و دور مثل ابراہیم عادلشاہ اور مرتضی نظام شاہ اور ابو النصر شاہ عباس والی ایران نے اسکی تہنیت مین قاصد روانہ کئے۔ واضح ہو کہ جب اخبار نویسون نے حسین بیگ فتحی باشی شاہ عالم شاہ ایران کے سفیر کی سرحد پر پہنچنے کی خبر جو تہنیت اور تعزیت کیلئے آیا تھا محمد قطب شاہ کو پہنچائی تو سلطان موصوف نے خوانین مین سے ایک معزز شخص کو سفیر کے استقبال کیلئے روانہ کیا اور جب وہ دار السلطنت مین داخل ہوا تو بتاریخ وار رجب ١٠٢٣ھ کو قلعہ محمد نگر مین شرف خدمت حاصل کیا۔ سفیر مذکور نے حضرت سلطان کی خدمت مین کمال محبت اور اتحاد کا اظہار کرنیکے بعد مکتوب محبت اسلوب اور ایک تاج مرصع اور کمر شمشیر اور کمر خنجر مکلل اور پچاس گھوڑے اور اسکے علاوہ بہت تحایف شاہانہ پیشکش کیے اور سلطان نے اُسکے اور اُسکے آدمیونکے ساتھ سلوک اور شفقت شاہانہ مبذول فرماکر سرفراز فرمایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان مذکور کو آبادی اور عمارات کی تعمیر کرانیکی طرف زیادہ تر توجہ رہتی تھی اسواسطے حکم دیا کہ دار السلطنت حیدرآباد مین ایک اور جامع مسجد عظیم الشان علاوہ پہلی جامع مسجد کی تیار کیجائے سلطان کے حسب الحکم مسجد جامع کی تعمیر شروع ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس سلطان کے عہد مین قریب بیس ہزار روپئے کے اُس مسجد کی تعمیر مین صرف ہو چکے تھے مگر وہ اتمام کو نہین پہنچی تھی

کہ سلطان موصوف نے انتقال کیا اُسکے بعد سلطان عبد اللہ اور سلطان ابو الحسن تاناشاہ کے زمانہ مین انجام کو پہنچی مگر تاہم کسی قدر کام اُسمین باقی رہگیا تہا وہ کام بہی سلطان غازی عالمگیر کے عہد مین ۱۱۰۴ سنہ کے اندر پورا ہو گیا۔ فی الواقع یہ ایک نہایت عالیشان اور پر فضا مسجد ہے اس وجہ سے اور سے وہ مطبوع خلائق ہے اور خود بخود اسکا نام مکہ مسجد خلق کی زبان پر جاری ہو گیا ہے اور اسکے علاوہ قصبہ سلطان پور جو لنگر فیض اثر گولکنڈہ کے حوالی مین واقع ہے اور سوا اسکے اور باغ اور مکانات میدان دربار اور دکانین چار بازار چار مینارے سلطان کے مخترعات سے ہے اور بلدہ سے دو کوس پر ایک شہر کی طرح ڈالی اور اُسکا نام سلطان نگر رکہا اور دو قلعے نہایت مستحکم اُسکے اندر تعمیر کرائے۔ کہتے ہین کہ اسکے سوا سلطان موصوف علوم عقلی اور نقلی کا جامع تہا اور نہایت ذکی اور شاعر بے بدل تہا اُسنے اپنا تخلص ظل اللہ رکہا ایک شعر اُسکا یہ ہے ؎ یا رب چہ برتری تو ز وصف لسان ما ٭ پنہان شدہ ز شرم زبان در دہان ما ٭ سخاوت اور شجاعت اور تدبر اسکا شعار تہا اور قرآن کا شایق اور تہجد گزار اور پرہیزگار آدمی تہا ۱۰۳۵ سنہ ہجری مین اس عالم سے انتقال کیا چونتیس سال ایک مہینہ ایکدن اسکی عمر ہوئی اور مدت سلطنت اسکی چودہ سال ۵ مہینے ۲۷ روز ہے اُسکی رحلت کا مادہ تاریخ کسی نے یہ بیان کیا ہے ؏ حشرش ۱۰۳۵ بہ علی بن ابی طالب باد ٭

سلطان عبد اللہ قطب شاہ کا بیان

جسوقت سلطان عبد اللہ قطب شاہ تخت سلطنت پر بیٹہا ہے تو اُسوقت سلطان کی عمر گیارہ برس پانچ مہینے گیارہ دن کی تہی سلطان محمد قطب شاہ اُسکے باپ کے مرتے ہی منصور خان حبشی اور ملک الماس اور ملک یوسف اور ملک عنبر نے جو سلطنت کے رکن رکین تہے شہر کے اوباش کا فساد کے اندیشہ سے

کوچہ و بازار کا انتظام کرکے سلطان مذکور کو قصر محمدی محل کی شہ نشین مین بموجب وصیت شاہ مرحوم کے تخت سلطنت پر قایم کیا اور تمام ملازمین محلات اطاعت بجالائے شعرا نے مادہ تاریخ پیش کیا ع مژدہ شد جہانے از جلوس شاہ عبداللہ دیگر شد شاہ دکن قطب زمان عبداللہ ۞ اسکے بعد خلقت کا رنج و الم رفع ہوا اور ہر ایک کے دل کی پریشانی جاتی رہی رعیت مین امن و امان ہوگیا - واضح ہو کہ ۱۰۳۷ھ مین والی ہندوستان یعنی شاہ جہان بادشاہ نے واسطے مدافعت خان جہان کے دار السلطنت آگرہ سے قصد کرکے دار السرور برہانپور کو اپنے شرف قدوم سے مشرف کیا اور سلطان موصوف کے اتحاد اور اخلاص پر خیال کرکے شیخ محی الدین نامہ عطوفت شمامہ مع چند تحائف کے دیکر روانہ فرمایا سفیر مذکور وہانسے روانہ ہوکر خوش ورکپہ پر سلطان موصوف اُسوقت شہر سے وہین تشریف رکہتے تہے سلطان اُسکے ساتہہ اخلاق سلطانی سے پیش آئے اور پچاس راس گہوڑے اور دس زنجیر فیل اور ایک لاکہہ پچاس ہزار ہون نقد عنایت فرمائے اور چونکہ سلطان مغفور کے عہد سے شاہ ایران کے ساتہہ دوستی اور ارتباط کی بنیاد مستحکم ہو رہی تہی اسلئے سلطان موصوف نے جلوس کے بعد خیرات خان کو ایک مکتوب محبت اسلوب اور بہت سا نفیس اسباب سامان دیکر ایران کو روانہ کیا بیان کیا جاتا ہے کہ خیرات خان ہنوز وہان نہ پہنچا تہا کہ شاہ عباس نے انتقال کیا اور بادشاہ جوان بخت شاہ صفی بہادر خان اُسکا جانشین ہوا صفی بہادر خان نے سفیر مذکور کے بہت تعظیم و تکریم کی اور الطاف خسروانہ سے پیش آیا لکہا ہے کہ اس سلطان کے عہد مین سنہ ۱۰۴۰ھ ہجری کو دار السلطنت حیدر آباد مین کمی بارش کی وجہ سے انتہا درجہ کا قحط ہوا سلطان موصوف نے اُسوقت مین خلق کی پرورش مین جہانتک ہوسکا دریغ نہ کی یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قحط کے چار مہینے تک متواتر ایسا مینہ برسا کہ رود موسی کا پانی پل کے اوپر ہوکر گذر گیا اور شہر کے اندر پانی آگیا اُس زمانہ کے سن رسیدہ

نقل قلعہ گولکنڈہ کے ہے اور کہنہ بیاض
ہین خادمان سید ان اللہ کے لکھا ہے کہ
وفات شاہ حسین حیدرآبادی کی سولہوین
جمادی الثانی ۱۰۹۸ ہجری مین ہوئی ہے
گنبد مبارک شمال متصل قلعہ کے واقع ہے
ہر سال دو عرس ہوتے ہین ایک ذات کا تاریخ
وفات الصدر کو دوسرا ستر ہوین ذیقعدہ کی
سنہ ذکر عرس سید محمد بندہ نواز کا ہوتا ہے
اور مردم حیدرآباد کے اعتقاد رکھتے ہین کہ
ہین کہ اگر کوئی گلبرگہ نہ جاسکے درگاہ مین آپکی
حاضر ہووے ثواب پاوے نسب نامہ حسینی شاہ
ولی بن سید اسداللہ بن سید صنیع اللہ بن اسداللہ
بن عسکر اللہ بن سید عزیز اللہ بن کن بیگ بن سید
محمد اکبر حسینی عرف بڑے صاحب بن خواجہ سید
گیسو دراز
شاہ راجو صاحب حیدرآبادی رحمۃ اللہ کا بیان
آپ اوائل مین ساکن گولکنڈہ تھے بیجاپور
مین ساکن ہوئے ابراہیم عادلشاہ مرید ہوا اور
وجہ آپکے جانے کی قلعہ گولکنڈہ قطب شاہی

لوگ بیان کرتے ہین کہ ہماری یاد مین اس ندی کو اس درجہ طغیانی کبھی نہین ہوئی مورخین بیان کرتے
ہین کہ چھٹی شعبان ۱۰۴۲ھ مین سلطان نے اپنی ہمشیرہ مکرمہ کو مع سامان جہیز کے جسکی قیمت پانچ لاکھ
ہن تھی محمد عادلشاہ کے ساتھ عقد نکاح کی غرض سے حیدرآباد سے روانہ کیا واضح ہو کہ سلطان مذکور
عادل اور فیاض اور سخی اور بڑا بہادر اور قدردان آدمی تھا اُسکے عہد سلطنت مین مختلف ملکون کے علماء
اور فضلا اور اہل ہنر حیدرآباد مین جمع ہوگئے اور بہت سی کتابین علوم اور فنون کی اُسکے وقت مین تصنیف
اور تالیف ہوگئین چنانچہ برہان قاطع جو لغات فارسی کی تحقیقات مین ایک معتبر کتاب ہے اُسیکے وقت
مین تالیف ہوئی واضح ہو کہ پھر محمد سعید میر جملہ المخاطب بہ خان خانان اُسکے ملازمین اور تربیت یافتہ
مین سے ہے اُسکے وقت مین یہ شخص ذی اقتدار اور صاحب منصب تھا اُسنے سلطان موصوف کی
ملازمت سے انحراف کرکے شاہ جہان بادشاہ کی ملازمت اختیار کی اور انحراف کا سبب یہ تھا کہ عالمگیر کے
فرزند اکبر سلطان محمد نے جب حیدرآباد پر حسب الارشاد پدر بزرگوار کے فوجکشی کی تو ایک جنگ عظیم
واقع ہوئی اور حیدرآباد قبضہ سے نکل گیا اُسکے بعد سلطان عبداللہ نے سنوات ماضیہ کے پیشکش اور
ایک اپنی لڑکی دس لاکھ روپیہ کا جہیز دیکر شہزادے کے نکاح مین دی اور اسطرح صلح ہوگئی اور اپنے
ملک کو بچالیا اُسکے بعد میر مذکور نے ۱۰۶۷ھ مین اس فتوح کی شہریار ہندوستان کی جانب سے معظم خان کے
خطاب سے مشرف ہوا اُسکے بعد جلوس عالمگیر کے تیرہوین سال مین اُسکو خان خانان کا خطاب ملا اس شہر
مین ایک تالاب ہے لوگ اُسکو میر جملہ کا تالاب کہتے ہین یہ تالاب شہر کی جانب مشرق مین متصل فصیل
کے واقع ہے وہ اُسیکے باقیات صالحات مین سے ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان موصوف کے
کوئی فرزند نہ تھا مگر تین بیٹیان اُسمین سے ایک بیٹی محمد سلطان پسر عالمگیر کے نکاح مین آئی اور

ولی نے لکھی ہے کہ بعض اعیان قطب شاہی
والے نے آپکے واسطے بادشاہزادہ خلیفہ
اغوا سے آپکے تئین چاہا تھا آخر آپکو سلطنت
کے شفقت ہوئے اور ذات کو صحبت تا قطب شاہ
پہنچا دینا اور قطب شاہ نے خبردار ہوکر
کی اس سبب پہنچا دینا بعض مفسد آپکو منزہ
تدبیر سے حکمت عملی سے آپ بیجاپور
کو پہنچایا اور تئین آراء مین آپ مرقوم ہے
کے ہوئے اور پیر سجی جی مین سلطان
عبداللہ قطب شاہ کے ہوئے ابو الحسن قطب شاہ کو داماد
ساکن ہوئے بیجاپور سے حیدرآباد کو آکر
عبداللہ شاہ کا تھا مرید ہوئے آپکی سلطنت
اور قیام بیجاپور اور بہت اعزاز کرتا تھا
کو بھیجا پیر کا نام شاہ چنیا ہے
کے وفات پائی شاہ راجو صاحب کا سال
صاحب کا ۱۰۹۸ ہجری مین ہوئی
حضرت کے لاکھون روپیہ کے عرس

اسکی وجہ آگے بیان کیجائیگی دوسری بیٹی سید احمد کے نکاح مین آئی جو سادات اور فضلاء عرب سے تھے تیسری ابوالحسن کے نکاح مین آئی جو سلطان کا مان کی طرف سے قریب کا رشتہ دار تھا سلطان موصوف عشرۂ محرم مین جناب سید الشہداء کے رنج والم مین مصروف رہتا تھا اور اہل تشیع کے دستور کے موافق علم وغیرہ اور مرثیہ خوانی اور تعزیہ داری کرتا تھا اور گوشت اور پان وغیرہ کا استعمال اُن ایام مین نہ کیا کرتا تھا اور سیاہ لباس پہنتا اور برہنہ پا عاشورہ کے دن علمون کے ساتھ جاتا اور گیارہ دن تک ممالک محروسہ مین نوبت موقوف ہوجاتی تھی ۱۰۸۳ سنہ ہجری مین محرم کی تیسری تاریخ اس دار فانی سے انتقال کیا اور ساٹھہ برس کی عمر پائی مدت سلطنت اسکی سینتالیس سال آٹھہ ماہ ہے ۞

سلطان ابوالحسن قطب شاہ کا بیان

سلطان ابوالحسن قطب شاہ عرف تاناشاہ جو عبداللہ قطب شاہ کا داماد تھا قطب شاہ کے بعد باعانت سید مرتضی اور مادنا و اکنا کے جو سید موصوف کے پیشکار تھے تخت شاہی پر جلوس کیا اور سید مرتضی کو اپنا وزیر بنایا چند عرصہ کے بعد وزیر کو طمع پیدا ہوئی کہ بادشاہ کو اپنا مطیع کرلے بادشاہ کو اس امر کی اطلاع ہوئی اور بتدبیر مادنا کو جو پیشکار تھا مستقل تمہاد ساز اپنا کر کے سید موصوف سے قلمدان وزارت لیکر برہمن مذکور کے حوالہ کیا اور اس وزیر کے عہد مین اسلام کو ضعف ہوگیا اور شہر کے باہر چند بتخانے اسنے تعمیر کرائے جب تہوار کا روز آیا تو اس بدبخت نے وہان جاکر اہل اسلام کے شرفا اور سادات کی اہانت کی اُسکے ہمراہی اس حرکت سے بہت ناراض ہوئے اور اسی وقت سے اس خاندان کی نیکنامی کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس بداعمالی کی شامت مین وزیر اور خود بادشاہ گرفتار ہوئے یعنی چند روز مین رایات عالمگیری ملک دکن مین آگئی اور سب سے پہلے بیجاپور کی فتح مدنظر ہوئی جب اس مہم کو طول ہوگیا تو بادشاہ سلامت نے وہان سے شولہ پور آکر قیام فرمایا اور وہان

درویش بیگ صاحب خارق عادات ۔۔۔ ۱۰۲۹ سنہ ہجری مین رحلت فرمائی مادہ تاریخ ۔۔۔ شریف الدین یوسف ۔۔۔

مرزا محمد مومن حیدرآبادی ۔۔۔ نواب علامی فہامی میر محمد مومن استرآبادی ندمائی شعراے محمد قلی قطب شاہ کے تھے اور سلطان عبداللہ قطب شاہ تک ۔۔۔

۔۔۔ سلطان محمد قطب شاہ ۔۔۔ ۱۰۲۰ سنہ ہجری مین ۔۔۔ نظم ۔۔۔ ۱۰۲۳ سنہ ہجری مین تاریخ تولد عبداللہ ۔۔۔

ابوالحسن کا ایک خط اپنے حاجب کے نام سے جو لشکر مین تہا بجنسہ بادشاہ کی نظر سے گذرا اُسکا مضمون یہ تہا کہ ہم بزرگی
کا پاس کرتے ہین مگر چونکہ اب انہون نے سکندر کو یتیم جانکر بیجاپور کا محاصرہ کیا ہے اسلئے ضرور ہوا کہ ہم اُسکی
کمک کو فوج روانہ کرین اور آپ بہی ہمسے مستعد پیکار ہون اور پہر دیکہین کہ جناب کس کس سے مقابلہ کرتے
ہین اس پرچہ کو دیکہکر غضب سلطانی جوش مین آگیا اور شاہزادہ شاہ عالم بہادر کو خان جہان کوکلاش
سمیت گوشمالی کیلئے مامور فرمایا اگرچہ ابوالحسن کے سپہ سالارون نے شاہزادہ کا استقبال کیا اور بہتیرے
کے بہادر کام مین آئے مگر دمبدم شاہزادہ کو غلبہ ہوتا رہا آخرکار حیدرآباد کو غارت کر ڈالا اور شرفا کے
ننگ و ناموس خراب ہوئے شہر مین غدر عظیم برپا ہو گیا بدمعاش لوگون نے اُسوقت کو غنیمت سمجہا اور
شہر کو خوب لوٹا ابوالحسن قلعہ مین گہس گیا اور دروازہ بند کر لیا مگر تاہم بعد فتح بیجاپور کے بادشاہ سلامت
خود تشریف لائے اور جدال و قتال کا بازار گرم ہوا ہر چند اہل قلعہ نے اپنی محنت مین کوتاہی نہین کی اور
خوب بہادری سے کام لیا مگر آخرکار عالمگیر کو فتح ہوئی چنانچہ مفصل حال اُسکا دفتر اول مین بیان ہو چکا ہے
اور دکن کی بادشاہت آخر ماہ ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ مین قطب شاہیون کے قبضۂ اقتدار سے نکلگئی اور قطب شاہ
قید ہوا اور وزیر بدبخت کا سر کاٹا گیا نعمت خان عالی نے اس فتح کی تاریخ جو عالمگیر کی خدمت مین
مشتمل بر صنعت تدخلہ و تخرجہ پیش کی ہے وہ یہ قطعہ ہے **قطعہ** بوالحسن داشت جا بچار محل ✣ کرد
بیرون ازان مکان تقدیر ✣ چون برون رفت ازبجاش نشست ✣ شاہ اورنگ زیب عالمگیر ✣
لکہا ہے کہ سلطان قطب شاہ دولت آباد کے قلعہ مین چودہ برس بند رہا آخرکار ۱۱۱۱ھ ہجری مین
اسہال کبدی کی بیماری سے انتقال کیا واضح ہو کہ تاناشاہ کے وہان ایک لڑکا پیدا ہوا تہا جس کو
بندی سلطان کہتے تہے ارباب سیر کو اُسکا کچہ انجام نہ معلوم ہوا سلطان نے رود موسیٰ کے کنارہ پر

چار محل اور ایک محل کچہ فاصلہ پر اپنے وقت مین تیار کرائے تھے اب انقلاب زمانہ سے وہ منہدم ہوگئے ہین سلطان ابو الحسن کی مدت سلطنت بموجب شمار پندرہ برس تین مہینے ہین مشہور ہے کہ سلطان مرحوم نے چودہ برس ایام طفلی مین صرف کئے اور چودہ برس تحصیل علوم مین اور چودہ برس اپنے مرشد کی خدمت مین رہے اُنکے مرشد کا نام شاہ راجو تھا قدس سرہٗ اور چودہ سال سلطنت کی اور چودہ سال قید رہا اس حساب سے اُسکی عمر ستر سال کی ہوئی الحاصل سلطان قلی قطب شاہ سے لیکر سلطان ابو الحسن تانا شاہ تک سات شخصون نے ایک سو اسی برس تک تلنگانہ مین فرمانروائی کی اسکے بعد اطراف دکن مین کوئی مستقل حاکم نہ رہا اور یہ تمام مملکت ہندوستان کے ملحقات مین ہوگئی جاننا چاہیے کہ ایک شخص عبد الرزاق متوطن لاہور سلطان ابو الحسن کے ملازمین سے تھا جب اُسکو معلوم ہوا کہ قلعہ کا دروازہ کھل گیا اور عالمگیر کی فوج قلعہ مین گھس پڑی تو اُسنے کمر اور زین کا بھی انتظار نہ کیا اور فوراً بمقتضای اپنے جوہر ذاتی کے ڈہال تلوار لیکر اور بغیر زین کے گھوڑے پر سوار ہوکر مع دس بارہ آدمیون کے شاہی فوج کے مقابلہ پر آگیا اوس پریشانی مین اُسکے ہمراہی اُس سے جدا ہوگئے مگر وہ پروانہ صفت ہاتھہ پیر مارتا تھا اور کہتا تھا کہ جب تک دم مین دم ہے ابو الحسن پر قربان ہونگا اور برابر قدم آگے بڑہاتا تھا اور تلوار چلاتا تھا اور اپنے حریف کو جواب دیتا تھا حتی کہ سر سے پیر تک زخمون مین چور ہوگیا چونکہ اسکی قضا اُسوقت نہین تھی برابر لڑتا ہوا قلعہ کے دروازہ تک پہنچگیا اُسکے زخمی ہونیکا حال اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ طرف اُسکے منہہ پر بارہ زخم آئے تھے اور پیشانی کا چمڑا کٹ کر آنکھون پر آپڑا تھا بلکہ ایک آنکھہ بھی نذار ہوگئی تھی اُسوقت اُسکا بدن بے قابو ہوگیا تھا اور گھوڑے کی لگام ہاتھہ سے چھوڑ دی مگر حتی الامکان اپنے بدن کو سنبھالے رہا گھوڑے نے اُسکو ایک درخت کے نیچے پہنچا دیا سبحان اللہ کیا بہادر شخص تھا جب سرکار عالمگیر کے متصدی ضبط اور تفحص احوال ابو الحسن اور عمائد سے فارغ ہوئے تو کسی شخص نے

عبدالرزاق کو اُسی حالت مین کہ اُسکو کچہہ خبر نہین تہی اور کچہہ رمق جان کی باقی تہی روح اللہ خان کے پاس اُٹھالایا صف شکن خان نے اُسکو پہچان لیا اور قریب تہا کہ سر تن سے جدا کرلے مگر روح اللہ خان نے اس ارادہ سے اُسکو باز رکہا اور حقیقت حال کا اظہار کیا گیا خلد مکان نے اُسکی جرأت اور نمک حلالی کا خیال کر کے حکم دیا کہ جلد اُسکا علاج کرین اور زخمون کے شمار کرنیسے اُسکے بدن پر ستر زخم برآمد ہوئے سرکار کی طرف سے علاج کے بارہ مین تاکید ہوئی جراحون نے علاج شروع کیا اور جابجا ٹانکے لگائے چونکہ زندگی باقی تہی تیرہ دن کے بعد اُسنے آنکہہ کہولی بعد اس امر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ اپنے دونون بیٹون کو یہان پہنچادے کہ وہ مناصب شاہی سے سرفراز ہون اور اپنے باپ کی طرف سے عفو جرایم سے تسلیمات بجالائین اُسنے لکنت زبان کے ساتہہ آداب قدر دانی بجالا کر عرض کیا کہ ہنوز مجہکو زندگی کی امید نہین ہے اور اگر زندہ بہی رہا تو چونکہ مین دست و پا سے معطل ہون اسلئے ملازمت کے مراتب ادا ہونے محال ہین اور اگر ملازمت بہی ہوسکی تو جس شخص کا گوشت پوست ابوالحسن کے نمک سے پرورش ہوا ہے عالمگیر کی نوکری نہین کرسکتا عالمگیر کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو ناخوش ہوئے مگر اُسپر آفرین کہی اور فرمایا کہ بعد صحت کے بلوا لینگے اور جو کچہہ اُسکا مال و اسباب تہا دلوا دیا مگر وہ شخص صحت کے بعد بہی عالمگیر کی اطاعت پر راضی نہوا پس اُسکے قید کرنیکا حکم ہوا اگر خان فیروز جنگ بہادر نے اُسکی سفارش کی اور اُسکو بلا کر اپنے پاس رکہا اور چند روز مین ہموار کر کے ۱۱۰۳ ہجری مین منصب چار ہزاری اور تین ہزار سوار سے ملازمان بادشاہی مین داخل کیا اور سرکار عالی سے خان کا خطاب اور ایک گہوڑا اور ایک ہاتہی عنایت ہوا اور فوجداری رہبری کی خدمت عطا ہوئی باوجود اس عنایات بینہایات کے اس یکہ شخص نے حج کے بہانہ سے رخصت لی اور اپنے وطن لار مین جا کر روپوش ہوگیا اسکے بعد فرمان طلب ہزار جوانون سے عبدالکریم کو جو اُسکا بیٹا تہا دیکر روانہ کیا

اس اثنا مین خبر آئی کہ حسب الطلب شاہ ایران کے اپنے وطن سے روانہ ہوکر اثنا راہ مین وفات پائی بادشاہ نے اُسکے دو فرزندون کو جاگیرین دیکر اورنگ آباد مین رہنے کا حکم دیا فی الواقع نمک حلالی اور وفاداری کے یہی معنی ہین

ساتوان تذکرہ طرفداران سلاطین دہلی کے بیان مین

بہادر دل خان

سید بہادر دل خان سبزواری مخاطب بہ جان سپار خان بعد شکست ابوالحسن کے جو ایکہزار اٹھانوے مین واقع ہوئی شاہ عالمگیر کی طرف سے حیدرآباد کا صوبہ دار ہوا چونکہ بہادر دل خان کو بھی تاناشاہ کے ہمراہ دولت آباد کے قلعہ مین جانیکا حکم تہا اسلئے اُسکے واپس آنے تک روح اللہ خان میر بخشی نے اس محالات کا بندوبست کیا اور بہادر دل خان نے دم واپسین تک نہایت حسن عمل سے اپنی ولایت مین عمر گذاری آخرکار ۱۱۰۳ھ ہجری مین نیکنامی کے ساتھ اس جہان فانی سے روانہ ہوا۔

رستم دل خان کا بیان

رستم دل خان خلف جان سپار خان بعد انتقال اپنے باپ کے شاہزادہ کام بخش کی طرف سے حسب الارشاد بادشاہ کے حیدرآباد کا صوبہ دار ہوا اور عالمگیر کے بعد رستم دل خان نے اپنی مآل اندیشی اور حسن انتظامی سے سپاہ بکثرت فراہم کرکے او رمفسدون کی سرکوبی کرتا رہا اور ایک سال تک خود اپنی رای کے ساتھ حکومت کی اور جب کام بخش وہان آگیا تو مملکت حیدرآباد اُسکے حوالہ کردی اسکے بعد ایک ہی ہفتہ مین شاہزادہ کو اسکے طرف سے بدگمانی پیدا ہوگئی اور مفسدین کے کہنے سننے سے بلاکسی قصور کے اُسکو قتل کرادیا۔

یوسف خان

بعد کشتہ ہونے کام بخش کے بہادر شاہ بادشاہ کی طرف سے یوسف خان حیدرآباد کا صوبہ دار ہوا بعد حصول اس

مجہول ہوکر زمان حیات مین والد ارشد کے
چند سال مجہول بتقلید رہے نواب غفران مآب
میر نظام علیخان بہادر کو آپ سے کمال اعتقاد
تہا اور آپ بھی بحسب باطن تائید امداد
اور اعانت و دعا دولت مین مصروف تھے

جنگ مرہٹہ کیطرف توجہ سے ماہ شعبان کی اٹھارہ تاریخ سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین ناگاہ ان حضرت پر سکر کا غلبہ ہوا اور جوش مستی مین دستے اور تلوار کھینچ لی غضب کے ... جو کوہ مذکور کے متصل نہایت شوق کے ساتہ تیار کیا تہا اور ہر روز آپ کے روبرو خادم اوسکو پانی دیا کرتے تہے) جہک گیا اور بکرم قلم کرکے زمین پر گرا دیے اُنکے دور کے بعد جب ہوش مین آئے تو آپکے صاحبون نے اس امر کا باعث دریافت کیا آپنے فرمایا ہمکو نہین معلوم کہ آج ہزارہا لوگون کے سر بچانے چنانچہ خبر آئی کہ اُسی تاریخ لشکر فیروز اثر کا مرہٹہ سے مقابلہ ہوا اگر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوگیا القصہ رجب کی اُنیسوین تاریخ سنہ ۱۲۱۵ مین جب آپ ضعیف ہوگئے تو وصیت ضروری ادا کرکے ماہ مذکور کی اکیسوین تاریخ سنہ الیہ مین انتقال فرمایا سید احمد نام آپکے فرزند آپکے جانشین ہوئے یہ حضرت بہی جوش محبت سے خالی نہین تہے۔

شاہ برہنہ صاحب قدس سرہ کا بیان

[illegible]

بعض مورخین کا بیان ہے کہ آپ ایک مجذوب اور برہنہ رہا کرتے ... نشین تہے جب ابوالحسن تانا شاہ دہلی کے حیدرآباد مین ... قطب شاہ کے عہد مین آئے اب جہان آپکی درگاہ ہے وہین اقامت ... آپکا دستور تہا کہ جب گداگری کیلئے شہر مین آتے تو ہر شخص ... مین ہاتہہ پہیلا کر کہڑے ہوجاتے ... بند کرکے چلے جاتے ... [illegible]

سرفرازی کے اُسنے یہ انتظام کیا کہ پاٹرا نامی تیمرد جو اُس نواح مین بڑا مفسد تہا نہایت کوشش سے اُسکو گرفتار کرایا اور اُسکا بند بند جدا کرکر سر بہادر شاہ کے حضور مین روانہ کیا اور باقی اعضا اطراف و جوانب مین بھجوا دیے ۔

مبارز خان

فرخ سیر کے وقت مین مبارز خان حیدرآباد کا صوبہ دار ہوا لکہا ہے کہ جب مبارز خان حیدرآباد مین آیا ہے تو پل کے دروازہ سے آیا تہا اُسوقت حیدرآباد بعد اُس آبادی کے جو قطب شاہیونکے زمانہ مین تہی اس درجہ ویران ہوگیا تہا کہ پل کے دروازہ سے دارالامارت تک جو ایک بڑی مسافت ہے صرف تین دوکانین آباد تہین باقی تمام ویران و بے چراغ ہو رہی تہین مبارز خان نے زرخطیر صرف کرکے نہایت کوشش کے ساتھہ بارہ سال کے عرصہ مین از سر نو اُسکو آباد کیا اور اُن اطراف کے مفسدون کو سرنگون کرکے امن و امان قایم کیا جب حسین علیخان دکن کا صوبہ دار ہوا ہے تب بہی مبارز خان اُسکی طرف سے نایب تہا اپنی جگہہ پر بحال رہا یعنی جسوقت امیر الامرا دکن کی نظامت سے سرفراز ہوکر داخل خجستہ بنیاد ہوئے ہین تو مبارز خان نے آکر ملاقات کی امیر الامرا کو اُسکی صورت اور قیافہ سے دریافت ہوا کہ یہ لایق آدمی ہے تو اُسکے ساتھہ محبت اور سلوک سے پیش آئے اور مبارز خان کو عنایات شاہی سے سرفراز کرکے صوبہ کی طرف رخصت کردیا جب نواب آصفجاہ بہادر بنظر خیرخواہی محمد شاہ بادشاہ کے مالوہ سے ملک دکن مین وارد ہوئی تو مبارز خان نے اپنے مقام سے روانہ ہوکر اورنگ آباد پر آصفجاہ سے ملاقات کی جس سے مبارز خان کا اخلاص اور بہی مستحکم ہوگیا نواب آصفجاہ نے منصب ہفت ہزاری اور سات ہزار سوار اور عماد الملک کا خطاب مبارز خان کیلئے تجویز کیا۔ جب سادات مین سے کوئی نرہا اور وزارت کی خدمت نواب آصفجاہ کے متعلق ہوئی تو مبارز خان کے دلمین ہوا و ہوس کا مادہ پیدا ہوا اور نواب موصوف کے ساتھہ اُسکو جو اتحاد تہا اُسکو فراموش کردیا اور فوج کا انتظام شروع کردیا اور خفیہ طور پر تمام دکن کی صوبہ داری

[illegible]

کی سند مزین بمہر شاہی تیار کرکے نواب آصفجاہ پر فوجکشی کی مگر قول مشہور ہے کہ ۵ طلع راسہ حرف ست و ہر سہ تہی * از ان نیست مرطمعان راہی * محرم کی دوسری یا تیسری تاریخ ۱۱۳۷ سنہ ہجری مین قصبہ شکر کہیر کے قریب صوبہ برار سے چالیس کوس پر جنگ شروع کی اور نہایت دلاوری کے ساتھہ آصفجاہ کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔ جاننا چاہیے کہ پیشتر حیدرآباد کی شہرپناہ نہین تہی جسنے حصار تیار کرائے وہ تو قتل ہوگیا اور آصفجاہ اُسکے متمم ہوئے *

تذکرہ ہشتم مین
نواب آصفجاہ اور اُنکی اولاد کا بیان ہی

نواب مغفرت مآب آصف جاہ نظام الملک بہادر طاب اللہ ثراہ انکا اصلی نام میر قمر الدینخان ہے آپکے آبای کرام ولایت توران مین مرجع خلایق رہے اُنکے اجداد کا سلسلہ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ تک پہنچتا ہے اور شیخ بزرگوار کا نسب حضرت صدیق اکبر تک منتہی ہوتا ہے۔ نواب آصفجاہ کے پدر بزرگوار کا نام میر شہاب الدینخان المخاطب بہ غازالدینخان بہادر فیروز جنگ ہے غازی الدینخان بہادر عالمگیر کے عہد مین سمرقند سے ہندوستان مین آئے اور گجرات مین وہ صوبہ رہے اور اُسی مقام پر ۱۱۲۲ سنہ ہجری مین انتقال کیا اسی شہر کے باہر اجمیری دروازہ کے قریب اُنکی قبر ہے۔ اُنکے پردادا کا نام نواب عابد قلیخان ہے۔ نواب عابد قلیخان علی آباد مین پیدا ہوئے اور علی آباد سمرقند سے تین کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شاہجہان کے آخر عہد مین یہ ہندوستان مین آئے تھے انکی والدہ ماجدہ سیدانی صحیح النسب میر حیدر کے صلب سے ہین جنکے نسب کا سلسلہ خاندان نبوت پر منتہی ہوتا ہے علی اہلہا الصلوٰۃ والسلام * نواب عابد قلیخان نے زنبورک کے ضرب سے ۱۰۹۸ سنہ مین گولکنڈہ کے قلعہ مین انتقال کیا۔ حیدرآباد

قادری موسوی قدس سرہ جانشین و سجادہ
خلافت راقم پر بہت عنایت رکھتے تھے فدوی
سے بیعت کی تھی اور ایک مثنوی حسب الارشاد
جناب مریم و عیسی علیہما السلام کے احوال
مین تصنیف کر کے پیش کی تھی آپکو اول
تذکرہ کی نامنظوری تھی بعد اصرار برادران
اور جملہ اہل قرابت و مریدین کے اس

نم صاحب لوگ انہین ناخوش ہونے دیتا
رضامند کرنا قبول فرمایا دوسرے قادر پادشاہ
صاحب سوم حسینی بادشاہ صاحب نہایت وجیہ
قوی ہیکل جامہ شاہانہ گویا قامت پر سجا ہوا آپکے
قطع ہوتا تھا نہایت زیب دیتا تھا ۔ چہارم شاہ قاسم
صاحب بس ارادتمند و خدمت گذار بادہ بزرگوار
چونکہ غلام علیشاہ صاحب کے فرزند نہ تھا آپنے
برادر خورد کو خلیفہ کیا تھا مگر ایک دختر اور حسینی بادشاہ
صاحب کے دو فرزند تھے ایک غلام لطیف حسن
بہت صاحب جمال اونہون نے نوجوانی مین

سے تین کوس کے فاصلہ پر جانب شمال مغرب مین انکا مرقد ہے ۔ نواب آصفجاہ کے نانا سعد اللہ خان بہادر
ہین وہ شاہ جہان کے وزیر اعظم تھے ۔ نواب آصفجاہ بہادر ربیع الاول کی چودھوین تاریخ سنہ ۱۰۸۲ھ
ہجری مین پیدا ہوئے اسم تاریخی انکا نیکبخت ہے سنہ ۱۱۰۲ ہجری مین چین قلیچ خان بہادر کے خطاب
سے سرفراز ہوئے اور سنہ ۱۱۱۶ ہجری مین کرناٹک کے فوجدار کئے گئے اور ستم دل خانکی تبدیلی ہوئی اور
سوارون کا اضافہ کیا گیا اور پانچ لاکھ دام انعام دیا گیا اور سنہ ۱۱۱۷ ہجری مین بادشاہ دین پناہ عالمگیر نے
ایک زمرد کی انگشتری جسپر چین قلیچ خان بہادر کا لفظ کندہ تھا عنایت فرمائی اس سے نواب کا رتبہ اور بھی
زیادہ ہوگیا اور عالمگیر کی جب رحلت ہوگئی اور اعظم شاہ قتل ہوگئے تو نواب نے دکن سے دار الخلافت
دہلی مین حاضر ہو کر بہادر شاہ کی خدمت مین شرف ملازمت حاصل کیا بہادر شاہ سلوک شاہانہ سے پیش
آئے اور چھ ہزاری منصب اور چھ ہزار سوار کا حکم دیا اور خان دوران خان کا خطاب عطا کر کے اودھ
کا صوبہ دار کیا اور لکھنؤ کی فوجداری انکے متعلق کی عبد الجلیل بلگرامی نے خان دوران بہادر کے لفظ
مین انکی تاریخ نکالی اور ملاحظہ مین پیش کی ۔ نواب مستطاب نے جب بہادر شاہ کی سلطنت مین عالمگیر کا
طریق نہ دیکھا تو یہ بات انکے ناپسند ہوئی اور مناصب اور نوکری وغیرہ کو ترک کر کے شاہجہان آباد مین
گوشہ نشینی اختیار کی بلکہ گاہ گاہ مشائخ کی خدمت سے مستفیض ہوا کرتے تھے بعد ازان معز الدین جہاندار
شاہ نے اپنے عہد مین فرامین استمالت آئین روانہ کر کے اپنی شفقت کی طرف ترغیب دی مگر آصفجاہ نے
کسی امر کو نہ قبول کیا لیکن چند عرصہ مین عمدۃ الملک نواب اسد خان بہادر نے کہہ سنکر ملازمت کروائی
اور فرخ سیر کے شروع زمانہ مین نواب حسن علیخان المخاطب بہ عبد اللہ خان نواب مرحوم کے ساتھ اسقدر
اتحاد تھا کہ عبد اللہ خان بسا اوقات کہا کرتے تھے کہ ہم تین بھائی ہین سب سے بڑے نظام الملک ہین

اور مین اور حسین علیخان دونون خُرد ہین — واضح ہو کہ جب فرخ سیر اپنی مراد کو پہنچگئے اور زمانہ اُنکے موافق ہوا تو ہر ایک
امیر کو حسب حیثیت امورات سلطنت اور اطراف و جوانب کی صوبہ داری سے سرفراز کیا چنانچہ داؤد خان اپنی
کو جو ذوالفقار خان کا نائب تہا اُنکو نیابت اور برہانپور کی صوبہ داری سے تبدیل کرکے احمد آباد گجرات کا اونکو
صوبہ دار کیا اور مبارز خان کو اسکے دو ہفتہ قبل گجرات کا صوبہ دار کیا تہا اب اُنکو موقوف کرکے حیدر آباد کا
صوبہ دار کیا اور گجرات کے بدلے جو نواب کے پدر والا قدر فیروز جنگ کے پاس تہا اُسکے عوضمین نواب کو برہانپور کا
صوبہ دار اور کرناٹک کا فوجدار کیا اور سات ہزار کا منصب کیا اور سات ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ کا حکم
دیا اور نظام الملک فتح جنگ کے خطاب سے سرفراز کیا اور مرہٹہ کے تسلط کا حال جب دوبارہ بادشاہ کو
معلوم ہوا تو قطب الملک نے مہام دکن کا سرانجام کرکے نواب کے نام سے تجویز کرکے رخصت دلوائی عنایات آلہی
سے نواب ممدوح نے اُنکا ایسا بندوبست کیا کہ سب لوگ رضامند ہو گئے اور شکر خدا تعالی کا ادا کیا الپس
صوبہ داری دکن ضمیمہ بخشی گیری کے نام سے حسین علیخان کے امیر الامرا مقرر ہوئے اور وہ حضور سے
اس طرف کو روانہ ہوئے نواب ممدوح نے حسب الطلب دار الخلافت مین حاضر ہو کر بادشاہ کی ملازمت
حاصل کی اور جب بادشاہ سلامت تخت نشین ہوئے تو اُسوقت نواب ممدوح دہلی مین تہے اُنہون نے
دربار کی آمد و رفت موقوف رکہی سادات نے نواب ممدوح کیلئے سنبہل مراد آباد کی فوجداری کے عوض مالوہ
کی صوبہ داری مقرر کی نواب ممدوح نے اس تقریب کو مناسب سمجہکر حضور سلطان سے اِس طرف کنارہ کش ہوئے
اور چند روز کے بعد جب محمد شاہ کا وقت تہا فوج معقول تیار کرکے مستحکم ارادہ کے ساتہہ ۱۱۳۲ھ مین سوار او
پیادون کا بندوبست شروع کرنے کے بعد دکن کی طرف کوچ کیا الپس یکم رجب کو دریای نربدا سے عبور کرکے
قلعہ اسیر طالب خان کے قبضہ سے اور شہر برہانپور محمد نور خان کے قبضہ سے حکمت عملی کرکے نکال لیا

اور اپنا قبضہ اُسکے اوپر قایم کر دیا حسین علیخان کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو اُسکو پریشانی پیدا ہوئی اور مدافعت
کا سامان شروع کیا نواب ممدوح کی نیت چونکہ بخیر تہی خدا یتعالی انے اُسکی مدد کی اور معاملہ برعکس ہو گیا یعنے
دلاور علیخان بخشی نے بموجب فرمان حسین علیخان کے کمال شوکت کے ساتہہ اپنے فرودگاہ سے کوچ کیا
اٹھارہ ہزار سوار کے ساتہہ دریای نربدا سے اوترکر نہایت سرعت کے ساتہہ موضع حسن پور سرکار تہندیا پر آیا
اور تیرہوین شعبان ۱۱۳۲ھ ہجری مین اثنای راہ نواب سے مقابلہ ہوا اور ہنگامہ کارزار گرم ہو گیا بیان کیا جاتا
ہے کہ اُسکے دلاورون نے نہایت دلاوری سے کام کیا ہر شخص اپنی بہادری مین بجود تہا اور پراون کے
لشکر مین سراسیمگی اور پریشانی نمودار ہوئی نواب کو فکر پیدا ہوئی اُسوقت محمد ابو الخیر خان متوطن شکوہ آباد جسکو
سابق مین محمد شاہ بادشاہ نے خان کا خطاب اور منصب عالی دیا تہا اور اُسکے بعد نواب نے اُسکو مورد الطاف
و کرم کر کے دو ہزار کا منصب اور پانصد سوار کے عہدے سے معزز کیا اور بیش قرار جاگیر عطا فرمائی چونکہ نواب
نے فرودگاہ سے کوچ کرتے وقت اپنا ردیف کیا تہا عرض کی کہ یہ کشش اور کوشش کا وقت ہے تامل اور
فکر کرنیکا وقت نہین ہے نواب نے خان موصوف کی طرف مونہہ پہیر کر زبان فارسی مین فرمایا قلعہ اسیر
چند گروہ است خان موصوف نے گستاخانہ گذارش کی کہ اس قسم کا کلام اس محل مین غیر مناسب ہے حضرت کو
جو کچہہ فرمانا ہو بلا حرکت سر و گردن کے ارشاد فرمائین بندہ جواب باصواب گذارش کریگا اور قلعہ اسیر بہی ہے
حکم ہو کہ فیل خاصہ کے پاؤنمین زنجیر ڈالدیجائے اگر وقت موعود آگیا ہے تو خیر رضا بالقضا یہ سنکر نواب نے
فیلبان کو اشارہ کیا اُسنے ہاتہی کو آگے بڑہایا اور فی الفور شجاعان روزگار منصب داران قدیم جو ہاتہی کے
گرد تہے حملہ آور ہوئے اور ہر ایک نے مستانہ وار تیغ زنی شروع کی دلاور علیخان نے بہی اپنے
ہاتہی کو آگے بڑہایا حتی کہ جب نواب کے ہاتہی کے مقابل ہوا پیا پے دو گولیان ایک بالای ابرو اور

ایک تھی گادوپر اس دلاور کے لگین جسکے سبب اُسکے طائر روح نے پرواز کیا اور نواب کو فتح حاصل ہوئی جب نواب صاحب ہاتھی پر سے اوترے اور غازیون نے نذر کا ارادہ کیا تو محمد ابو الخیر خان بہادر کے دست و پا سابق اس جنگ کے مجروح تھے اسلئے اُنکو خواصے سے اُترنے مین دیر ہوئی نواب صاحب نے فرمایا کہ ابھی تامل کرو محمد ابو الخیر خان بہادر کو اُترنے دو اول ہم محمد ابو الخیر خان بہادر کی نذر لے لین اُسکے بعد سب کی نذر لینگے اسلئے کہ انکے صلاح کرنیسے ہماری فتح ہوئی ہے چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا بموجب مرآۃ الصفا اور صاحب تزک آصفیہ ایسا بیان کرتا ہے کہ ہنگامۂ جنگ مین دلاور علیخان سے نواب کے ساتھی پراگندہ ہوگئے مگر چند لوگ میدان سے نہ ہٹے اور ہاتھی کے گرد قدم جمائے رہے نواب صاحب متردد تھے کہ اُسی اثنا مین دلاور علیخان گھوڑے پر سوار مع اپنے رفقاء کے حملہ کنان نواب کے ہاتھی تک آپہنچا اور اسی دار و گیر مین نواب کے خواصی نشین نے بندوق کا فیر کیا دلاور علیخان کے سینہ سے گولی پار ہوگئی اور دلاور علیخان کے مرتے ہی نسیم فتح و نصرت نواب کے لشکر مین چلنے لگی اور گل مراد شگفتہ ہوا واضح ہو کہ دونون روایتون کے تطبیق سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ دلاور علیخان کا خاتمہ محمد ابو الخیر خان بہادر کی نصرت سے ہوا ہے پس سید عالم علیخان ہمشیرہ زادہ امیر الامرا نائب دکن نے دلاور علیخان کے تدارک کیلئے کمر ہمت مضبوط کی اور اکیانوے ہزار سوار مرہٹہ وغیرہ اپنے ہمراہ لیکر خجستہ بنیاد سے نزول کیا نواب نے سید عالم علیخان کی آغاز جوانی کا خیال کر کے ہرچند رحم کیا کیونکہ اُسوقت سید عالم علیخان کی عمر بائیس سال کی تھی نواب نے بہت کچھہ نصیحتین رفع مناقشہ کی غرض سے سید عالم علیخان کو لکھکر بھیجین مگر عالم علیخان نے حمیت اور غیرت کی وجہ سے نواب کی نصیحتون کو نہ مانا اور شوال کی چھٹی تاریخ بالاپور سے تبیس ۳۲ کوس پر جنگ کیلئے صف آرائی کی اُسوقت نواب سبز عماری مین اور حسب دستور خواصی مین محمد ابو الخیر خان سوار ہو کر مدافعت کی طرف متوجہ ہوئے نواب کے ہمراہیون نے بیدریغ

کلام حسن سنگ تاشی

ہر اک صورت میں ہے معنی خدا کی
جو ہستی ہے وہ ہستی ہے خدا کی
وجود غیر ہے صرف اعتباری
نہ سوجھی ابتدا میں انتہا کی
حکایت ہی نہ دل سے اسوا کی
سنی ہے جب سے گجریا کی کہانی

فن جانبازی مین اپنے جوہر دکہائے اور سید مذکور نے شیر غران کی طرح فن دلاوری کو میدان کارزار مین ظاہر کیا تمام سادات بارہ سے گوی سبقت لیگیا مگر آخر کار نواب کے لشکر سے فتح کی نسیم چلنے لگی اور عالم علیخان نے زخمون سے چور ہو کر اس دار فانی سے انتقال کیا پس نواب فتحیاب اور فیروز کام ہو کر داخل خجستہ بنیاد ہوئے اور ابو الخیر خان بہادر کو ڈیڑہ ہزار کی جاگیر مرحمت فرمائی حسین علیخان کو جب اس واقعہ جانکاہ پر اطلاع ہوئی تو ایک بڑی جمعیت کے ساتہ مع محمد شاہ بادشاہ کے انتقام کیلئے دہلی سے روانہ ہوا قضا را کر دگار اثنا راہ مین حسین علیخان نے انتقال کیا اُسکے بعد عبد اللہ خان بہی بادشاہ سے جنگ کر کے قتل ہو گئے اور اُنکے چہوٹے بہائی نجم الدین علیخان میدان جنگ مین پکڑے گئے چنانچہ اس کتاب کے دفتر اول مین من اولہ الی آخرہ اسکا حال مذکور ہے اسکے بعد نواب نے خیال کیا کہ اب دہلی کی سلطنت فتنہ و فساد سے خالی ہے اور یہ خیال کر کے بارادۂ ملازمت دکن سے دار الخلافت کا قصد کیا اسی عرصہ مین ماہ ربیع الثانی کے اندر اعتماد الدولہ محمد امین خان بہادر نصرت جنگ وزیر الممالک دہلی نے بہی اس دار فانی سے رحلت کی بادشاہ سلامت کو جب نواب کی آمد آمد کا حال معلوم ہوا تو اُنکے آنے تک خدمت وزارت کسی شخص کے متعلق نہین کی بلکہ نواب کے منتظر رہے جمادی الاول کی پانچوین تاریخ ۱۱۳۴ہجری مین بعد حصول شرف ملازمت بادشاہ سلامت نے نواب کو خلعت وزارت مع خنجر و قلمدان مرصع اور انگشتری الماس گران بہا دیکر ممتاز فرمایا نواب نے ہر چند اس امر کا قصد کیا کہ عمدگی کے ساتہ سلطنت کا بندوبست کرے مگر خلل اندازونکے درہم برہم کرنیسے خصوصاً کوکی بادشاہ کی جو ایک زن عیارہ تہی خلل اندازی سے کما حقہ بندوبست نہ ہو سکا اور رفتہ رفتہ لوگون نے سلطان کو نواب کی طرف سے بدظن کر دیا نواب نے عاقبت اندیشی کر کے مناسب سمجہا کہ مین اس کلام سے کنارہ کشی کرون اور کسل مزاج کا بہانہ کر کے تبدیل آب و ہوا کی اجازت لیکر غازی الدینخان بہادر

مرید تیغ ہوں میں کیف و کم سے کام نہیں
وا کلام ہے یہ فلسفی کا کام نہیں
کلام ہے تو وجود و عدم کے بابت میں ہو
الہیات میں اصلا سمجھ کا کام نہیں
ہیں اشارۂ چشم بتان سے مطلب ہو
ابو علی کے اشارات سے ہی کام نہیں
بلند عشق سے بالا کوئی مقام نہیں

فیروز جنگ مہین پور کو جو اپنے جد امجد کے ہم نام اور ہم خطاب تہے اپنا نائب کر کے دار الخلافت سے نکلکر دریا ے گنگ کے کنارہ پر سیر و شکار مین مشغول ہوئے چند روز کے بعد صوبہ احمد آباد اور مالوے مین جب مرہٹونکے فساد کی خبر انکو پہنچی تو اُس طرف متوجہ ہوئے اور سلطان موصوف نے لوگونکے کہنے سننے سے غازی الدینخان بہادر کو نیابت وزارت سے متغیر کر کے اعتماد الدولہ قمر الدینخان کو مقرر کیا اور صوبہ داری کل دکن کی سید مبارزخان کے نام سے کر دی اس طمّاع نے بہی نواب کے کل حقوق فراموش کر دیے اور اُسنے ماہی مراتب و خطاب وغیرہ جو سب نواب کے طفیل سے پایا تہا بہول گیا اور ہوا و ہوس مین پڑکر مع سرداران صاحب فوج کے پچاس ہزار سوار لیکر حیدر آباد سے خجستہ بنیاد کی طرف روانہ ہوا نواب کو جب معلوم ہوا کہ مبارزخان نے خروج کیا ہے اور دہلی کے وقایع نگار نے خلف ارشد کا حال بہی لکہا تو محمد ابو الخیر خان بہادر کو تانڈور کا فوجدار مقرر کر کے اُسطرف روانہ کیا اور خود اس جانب روانہ ہوا چونکہ عنایت آلہی نواب کے شامل حال تہی محرم کی بائیسوین تاریخ ۱۱۳۷ہجری مین نزدیک قصبہ سکر کہیر کے جو صوبہ برار کے مضافات مین ہے اور خجستہ بنیاد سے چالیس کوس پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا کہتے ہین کہ معرکہ جنگ مین مسعود خان اور اسد خان یعنی دونون مبارزخان کے فرزند ہین ہراول تہے سب سے پہلے وہی دونون تیر قضا کے نشانہ ہوئے اس واقعہ جانکاہ سے مبارزخان کی عقل جاتی رہی فتح اور شکست کا امتیاز نرہا اور زندگی سے سیر ہوکر رتہ کو گلے کی کفنی کر لی اور ہاتہی کو آگے بڑہایا اور لڑائی بگڑ گئی اور کشتونکے پُشتے بنگئے فیلبان بہی زخمونمین چور ہو کر گر پڑا مبارزخان کو بد حواسی مین کچہہ خبر نرہی اور بہوتونکی طرح بجائے فیلبان کے سوار ہو کر نواب کے فیل خاصہ کا متلاشی تہا کہ آخر کار زخم کاری کہا کر اس جہان سے کوچ کیا بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ مین خان موصوف کی فوج سے تخمیناً تین ہزار آدمی مارے گئے۔

طلب کرون دیت ای بے نیاز مین کس سے
قتیل ہون مجھے قاتل کا یاد نام نہین
دیار ہند ہے یہ کعبہ سواد شام نہین
عبث جناب ذواب وخدا کی فکر مین ہین
خطیب شہر نہین مین کوئی امام نہین
جناب رند ہون مین اتقیا سے کام نہین
شراب پینے سے کیون منع کرتے ہو مجھکو
سمند عمر روان کے لیے لگام نہین
سوار کے وہ رہے اختیار مین یونکر

اور نواب کے لشکر مین سے بجز ظہیر الدولہ کے کسی کو آفت جانی نہین پہنچی مبارزخان کے انتقال کے بعد خجستہ بنیاد نواب کے وجود سے رونق اندوز ہوا چند روز کے بعد جب اطراف و جوانب کے بندوبست سے فراغت ہو گئی تو حیدرآباد کو روانہ ہوئے اور منزل بہ منزل مسافت کو قطع کرتے ہوئے گوشہ محل کے باغ مین خیمہ انداز ہوئے خواجہ احمد خان عرف شہامت خان پسر مبارزخان بجاے باپ کے حیدرآباد مین نائب تھا چند روز کے بعد جب شہامت خان نے نواب کو اپنی طرف ملتفت پایا تو قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ کی کنجیان ۱۱۳۸ھ ہجری مین اولیاء دولت کے سپرد کر کے اس جناب کی ظل شفقت مین آیا نواب نے مفسدین و سرکشون کی تنبیہ اور تادیب کی طرف توجہ کی اور بلاد مقبوضہ اور قلعجات مفتوحہ سے کوچ کیا اور تھوڑے عرصہ مین سرکش اور کوہ نشین لوگ مثل ڈاکون وغیرہ کے مطیع اور فرمانبردار ہو گئے اور اُنکے ظلم اور تعدی سے خلق کو امن حاصل ہوئی بادشاہ سلامت کو جب اسکا حال معلوم ہوا تو نواب کے تسلط کا اندیشہ کر کے تالیف قلب کو مناسب جانا اور فرمان عنایت و عنوان مشعر تقرر صوبہ داری دکن و وکالت مع خلعت اور فیل خاصہ سواری اور بیش بہا جواہرات روانہ کیا اور آصفجاہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا ۱۱۴۰ھ ہجری مین عضد الدولہ کی سعی سے باجی راؤ کے ساتھ مصالحت کر کے دوبارہ نواب صاحب عازم حیدرآباد ہوئے اور ۱۱۴۱ھ ہجری مین قلعہ اور برہانپور کے شہر پناہ کی بنیاد ڈالنے کا حکم دیا اور ۱۱۴۲ھ ہجری مین حامد خان بہادر نے جو نواب کی طرف سے نادر کے صوبہ دار تھے ستر برس کی عمر مین انتقال کیا نواب موصوف نے ۱۱۴۳ھ ہجری مین برہانپور مین خیمہ زن ہوئے اور دو تین روز کے عرصہ مین موہن سنگہ کی گوشمالی کیلئے برہانپور سے روانہ ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ موہن سنگہ کو نواب کی مقاومت کی تاب نہ ہوئی اور صلح کا خواہان ہوا اُسکے بعد نواب خاندیس کی طرف روانہ ہوئے اور وہان سے خجستہ بنیاد کا ارادہ کیا اور محمد ابو الخیر خان بہادر سے جو شہر کی محافظت کیلئے

ناموہوکربرہانپورمین رہتے تھے ۱۱۴۳ھ مین اننددوپ عامل پرگنہ آسیر نے اظہار کیا کہ دلپٹ تو کنہ جو غنیم کے سردارون مین سے ہے زمینداران سرکار سے بزور زر طلب کرتا ہے اور لوگونکی ستم رسانی مین رہتا ہے ابوالخیر خان بہادر نے یہ بات سنکر ۱۰۰ سوسوارونکے ساتھہ جو اُنکے ساتھہ تھے روانہ ہوگیا اور مخالف کے پاس ۹۰۰ نوسو سوار اور پیادے اور برق انداز بکثرت تھے **ابوالخیر خان** نے اُس کثرت کی پروا نہین کی اور فوراً ۱۶ سولہ کوس کی مسافت قطع کرکے اُسکے سر پر جا پہنچا اور موضع **دہاتہہ تہوک** پر بازار جنگ گرم کیا اور مخالف کے چہیاسٹھہ آدمی قتل کرڈالے اور بہت سے زخمی کیے اور دو عورتین قید کرلیگئین اور چہین گھوڑے اور ایک سو بندوقین مطلا نواب کے ہاتھہ آئین اور جو کچھہ اُسکی تلوار سے بچگئے وہ بہاگ نکلے اور ابوالخیر خان ظفریاب ہوکر عشار کے وقت شہر مین داخل ہوئے اور ۱۱۴۷ھ مین دیوگڈہ اور خاندیس کے راستہ سے نواب موصوف وارد دار السرور ہوئے اور اُسی سال مین خجستہ بنیاد کا ارادہ کیا اور وہان سے برہانپور کو آگئے اس آمد و شد مین حضور والا نے مکرر ازراہ شفقت آمیز لکہکر نواب کو طلب فرمایا نواب اگرچہ مرہٹونکے فساد سے مطمئن خاطر نہ تھے مگر باین ہمہ ۱۱۴۹ھ کے اواخر مین خلف ارجمند نظام الدولہ میر احمد علیخان بہادر ناصر جنگ کو دکن کا صوبہ دار اور محمد ابوالخیر خان بہادر کو صاحبزادۂ موصوف کے پاس متعین کرکے شاہجہان آباد کو روانہ ہوئے اور شمس الدین محمد حیدر کو جو فیلخانہ کے داروغہ تھے سہ صدی کے منصب سے سرفراز کرکے عرض بیگی کی خدمت اُنکے متعلق کی اور آخر ماہ ربیع الاول ۱۱۵۰ھ مین ملازمت سے فائز ہوکر اکبرآباد اور مالوہ کے صوبہ دار ہوئے اس سے چند روز کے بعد نادر شاہ والی ایران سلطان ہند کی بے انتظامیان سُنکر ۱۱۵۱ھ مین دہلی نازل ہوا اور ساکنان دہلی کو وہ اذیتین پہنچائین کہ معاذ اللہ منہا آخر کار نواب کی حسن رای سے اُسکا تصفیہ ہوا چنانچہ دفتر اول مین ہم اُسکا بیان کرچکے ہین انہین ایام مین شمس الدین محمد حیدر کو دوسو کا اضافہ کرکے پانچ سو کا منصب اور حیدر یار خان کا خطاب نواب نے

عطا کیا میر عالم نے لکھا ہے کہ خان موصوف نواب کے بہت معتمد علیہ تھے چنانچہ نواب جب نادرشاہ کے حضور میں جاتے تو خان موصوف اور درگاہ قلیخان یہی دو امیر ساتھ رہا کرتے تھے الغرض بعد ایام فتنہ و فساد کے حوالی دکن میں گوپال راؤ زمیندار برار اور باجی راؤ کا بیٹا اطراف برہانپور کے قلعجات اور جاگیروں پر قابض ہو کر آمادہ فساد ہوا اور نواب ناصر جنگ کو اسکے ساتھ مناقشہ درپیش تھا قضا را کہ گیارہوین محرم ۱۱۵۳ھ میں باجی راؤ اپنی موت سے مر گیا اور وہ فتنہ فرو ہوا ناصر جنگ نے جب خیال کیا کہ میدان خالی ہے اور اپنے تئین مطمئن خاطر پایا بعض لوگوں کے کہنے سے باپ کی اطاعت سے سرگردان ہوا اور خود مختاری اختیار کی کہتے ہین کہ ابتدای خروج مین صاحبزادہ نے محمد ابوالخیر خان بہادر کو جو وہانسے قریب تھے انکی شرکت کو مناسب جانکر طلب کیا اور مشورہ فرمایا ابوالخیر خان بہادر نے بلا تامل عرض کیا کہ بہت مناسب لیکن پیشتر سزای سخت سے جوان مجرمون کیلئے مقرر ہے جو شدت سیاست کے قابل ہین فدوی کی تشہیر کردیجائے کیونکہ جو شخص معتمد علیہ پدر عند الخروج سرتک خال پسر کا ہو آخر کار اُسکا نتیجہ یہی ہے پھر اسکے بعد آپ ارادہ فرماوین یہ سُنکر صاحبزادہ نے کہا مطلقا میرا یہ ارادہ نہین ہے مینے صرف تمہارا امتحان لینے کیلئے یہ بات کہی تہی اسکے بعد مجلس برخواست ہوگئی اور ابوالخیر خان اپنے مقام کو روانہ ہوگئے اور صاحبزادہ موصوف اپنی موافق عزم بالجزم کی بالاستقلال انکو مین مشغول رہے نواب کو شاہ جہان آباد مین جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو بادشاہ سلامت سے فرزند کی سرکشی کا حال بیان کر کے اس امر کی اصلاح کیلئے اجازت لی اور ۱۱۵۴ھ مین دکن کا قصد کیا خجستہ بنیاد مین داخل ہونیکے بعد محمد ابوالخیر خان بہادر کو اطلاع ہوئی جو سونگیر کے قلعہ کا بندوبست کررہے تہے بمجرد سُننے اس خبر کے گٹل بالاسے عبور کرکے سہ شنبہ کے روز جمادی الاولی کی اٹھارہوین تاریخ ملازمت حاصل کی اُسوقت نواب کے ہمراہ مطلق فوج نہین تہی اور جو لوگ تہے وہ بہی ناصر جنگ کی ہواخواہی کا دم مارتے تہے اسواسطے ابوالخیر خان

کے ملنے سے نواب کو اطمینان خاطر ہوا ناصر جنگ نے اس عرصہ مین قریب ستر ہزار سوار کے فراہم کر لیے اور مقابلہ کی
تیاری کی نواب نے متوسل خان اور خواجم قلیخان کو اپنی فوج کا ہراول اور جمیل بیگ خان اور رحیم اسد خان کو میمنہ پر اور
محمد ابو الخیر خان بہادر کو میسرہ پر مقرر کیا اور منہور خان اور تسلیم خان کو کمک کیلئے مامور فرمایا فیلخانہ کے سوار میدان جنگ
مین آ گئے اور سہ پہر سے لڑائی شروع ہوئی غروب آفتاب کے بعد ناصر جنگ کے ہمراہی بھاگ نکلے اور ناصر خان کا
فیلبان بھی زخمی ہو کر ہاتھی سے نیچے گر پڑا اگرچہ ناصر جنگ باوجودیکہ دو جگہہ سے زخمی ہو گئے مگر ہاتھی کو بڑھاتے ہوئے
نواب کے ہاتھی تک پہنچ گئے اُسوقت نواب کے آدمیون نے ناصر جنگ کے ہاتھی کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا اور متوسل
خان نے چاہا تھا کہ ضرب تیر سے ناصر جنگ کو مار لے مگر ہدایت محی الدینخان کے فرزند نے منع کیا اس عرصہ
مین سید لشکر خان نے چستی کے ساتھہ اپنے ہاتھی کو ناصر جنگ کے ہاتھی کے پاس لا کر اُنکو اپنے ساتھہ لے لیا
اور اُسی طرح نواب کے روبرو چلا آیا نواب کی طرف سے فتح کے شادیانے بلند آواز ہوئے اور ناصر جنگ کو اپنے فعل پر
ندامت حاصل ہوئی فتح کے بعد سب سے پہلے ابو الخیر خان بہادر کی نذر پیش ہوا کرتی تھی خان موصوف نے
اس مرتبہ دو نذرین پیش کین نواب نے دریافت کیا یہ دوسری نذر کیسی ہے عرض کیا سلامتی صاحبزادہ کی بدستور
اُسکے بعد سب لوگون نے دو دو نذرین پیش کین اس بات سے نواب کو کمال سرور حاصل ہوا اسی اثنا مین
منشی موسوی خان نے اٹھتیس فردین پیش کردہ جنکے اوپر ارکین دولت کے دستخط موجود تھے اور اکثر ارکین اُنمین سے
اُسوقت وہان حاضر تھے انکا مضمون یہ تھا کہ ہم ناصر جنگ کے شریک حال ہین یہ فردین صاحبزادہ ناصر جنگ کے
قلمدان سے نکالکر منشی نے پیش کی تھین نواب نے اُن فردون کو بدون ملاحظہ کے دہلوا دیا تاکہ جانبین مین کدورت
باقی نرہے اور یہ راز مخفی رہے اور فرمایا جو کچھہ وقت کا مقتضا تھا اُسی کے موافق ان لوگون نے عمل کیا اگر
بادشاہ سلامت اور کسی شہزادہ کے درمیان ایسا قصہ درپیش ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی کرتے الغرض بعد از

اور قاچولی خان بہرد و فرزند تومنہ خان
کے تھے قبل خان کی اولاد بادشاہ ہوئی
اور قاچولی کی اولاد وزیر سپہ سالار
امیر تیمور کی ہے اور چنگیز خان اولاد قبل خان
کی ہے پس بایسنقر خان فایزو خان کا
بیٹا ہے اور فایزو خان جب فوت ہوا
بایسنقر خان بجائی کی مسند پر متمکن ہو کر
عدل اور انصاف اور ملک گیری کے
ساتھ مشغول ہوا اور فایزو خان نون
بیٹا ہے دونون مین خان کا اور آٹھ فرزند
دوسرے دونون مین خان کو جو تھے
یعنی بھائی فایزو خان کے اور بیٹے اور رمان کو
چلامر لوگ جو ایک قوم ہے اون سے لیکر
جان سے مار ڈالا فایزو خان اور دو چچازاد
بھائی اوسکے متفق ہو کر اپنے بھائیون کے
خون کا عوض اون لوگون سے لیا اور
فایزو خان فرمان روا ہوا اور دونون مین
خان تومنہ خان کا بیٹا اپنے باپ کا ولیعہد تھا
بعد مرجانے باپ کے مدت العمر جہانبانی کی

عزل ونصب اُن لوگونکے قلعجات اور جاگیرات کے جو علانیہ شریک ہوئے تھے نوابنے صاحبزادہ کو قندہار کے قلعہ مین نظربند کرکے آپ نلدرک پر آگئے اور اسی سال مین چند روز کے بعد بیگمات محل کی سفارش سے صاحبزادہ کو ملازمت کی اجازت دی اور قندہار کے قلعہ سے طلب فرمایا صاحبزادہ موصوف حاضر ہوکر کمال الحاح اور نیازمندی سے قدمون پر گر پڑے نواب صاحبنے انکا قصور معاف کیا اور نواب بغلگیر ہوگئے اور پند و نصیحت کے کلمات ارشاد کیے اور جانبین کی کدورت باطنی زائل ہوگئی نواب چونکہ بنفس نفیس جمیع مقدمات مالی اور ملکی کا انصرام فرماتے تھے مگر بعض ندمارنے فی الجملہ انکے آرام کا خیال کرکے ایک معتمد علیہ مقرر کرانیکے لئے عرض کیا نوابنے خدمت دیوانی کیلئے امراکبار مین سے ایک معتمد علیہ متدین کو تجویز کرکے جنکا نام راقم کو تحقیق نہین ہوا اس عہدہ کا مژدہ اُنکو پہنچایا محمد ابوالخیر خان بہادر جو ایک دور اندیش شخص اور خیر خواہ سرکار تھے انہون نے اسکو نامناسب جانا اور شب کے وقت جسکی صبح کو کار خدمت اُنکے سپرد ہونیوالا تھا ابوالخیر خان در دولت پر حاضر ہوئے اور نواب کو اطلاع کرائی نواب باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ نا وقت آنیکا کیا سبب ہے عرض کیا جناب والا کل دیوان کیا چاہتے ہین مین اس بات کا خیال کرتا ہون کہ شاہجہان آباد مین جب بادشاہ سلامت کو اس تقرری کا علم ہوگا تو وہ یقین کرینگے کہ آصفجاہ کبرسنی کی وجہ سے آرام طلب ہوگئے ہین یا اسی قسم کا کوئی اور سبب ہوا ہے جو اجراء کار کیلئے اُنہون نے دیوان مقرر کیا ہے اور یہ بات نامناسب ہوگی تو آپنے فرمایا مین تو حکم دیچکا ابوالخیر خان نے عرض کیا کچھ مضائقہ نہین ہے دربار کے وقت بجای عرض بیگی کے بندہ کو اعلام کا حکم ہو فدوی اُسوقت کچھ حکمت عملی گزریگا صبح کو جب اعلام کا حکم خان موصوف کیلئے ہوا تو خان موصوف نے اُس معتمد علیہ کا نام لیکر زبان فارسی مین ندا کی کہ از خدمت صوبہ داری برہانپور فلان شخص سرفرازی یافت ہر چند کہ ناواقف لوگ مع خدام کے کہتے رہے کہ نہین اعلام دیوانی کا حکم ہے

چھٹی پشت

اور بوقاخان بوزنجر خان کا بیٹا ہے
اسنے بھی اپنے باپ کے بعد تاحیات
بادشاہت کی اور بوزنجر خان بیٹا ہے
سماۃ الانقوی کا یہ جد چنگیز خان کا
ہے اور جد چہارم صاحبقران امیر تیمور
گورکان کا ہے بادشاہ نامدار تاتار
ہوا تھا اور بیبات التقوی کی نزدیک ہے
بہادر کی اور دیون خان کا تھا بعد وفات
کہ دو فرزند ان وہ اپنی قوم کے قدرت
شوہر کے بعد سے نور کو بکرکے فرزند ہوا تھا حاملہ
الہی سے حاملہ ہوئی اور تین فرزند تولد ہوا مرحق بخوان
ہوئی اور تین فرزند اور جوینہ بہادر بیٹا ہے
بیتا ہے بہادر خان کا کہ وہ بیبد بیدرخان بیٹا ہے جہانبانی
کہ ایک ہوا تھا پس بید و رخان ہے قتان کی
بیکلی خواجہ تکارکہ وہ دو نوبیران کے کہ وہ آخر دنون تک
زمانہ مین نوبیران پہلے آیا تھا اور وہ کوہ میں جو
ہے مین مین بیکلی خواجہ اپنی قوم کا بیٹا
جو بیکلی خواجہ بیس وحاکم تیمور تاش قتان کا تھا
اور تیمور تاش قتان کی اولاد سے ہے

مگر چوبدار نے حسب الایما خان موصوف کے جلد مجرا ادا کرایا اور نذر پیش کرادی القصہ نواب نے ۱۱۵۶ھ میں کرناٹک کا قصد کیا اور ۱۱۵۷ھ میں ابوالخیر خان بہادر کو آٹھ ہزار سوار دیکر بابو نانک کے مقابلہ کیلئے روانہ کیا جو پینتالیس ہزار سوار کا قوم مرہٹہ سے سردار تھا اس مقام پر نہایت سخت جنگ وقوع میں آئی اور بہادر موصوف کو فتحیابی ہوئی۔ بابو نانک بھاگ نکلا اور محمد ابوالخیر خان بہادر نے اُسکا تعاقب کیا چند منزل قطع کرنیکے بعد بہت کچھ ہاتھی گھوڑے اور خزانے اور بکثرت مال و اسباب پر قابض و متصرف ہوکر سلامتی کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے نواب نے دو ہزار سوار اور خطاب بہادری اور علم و نقارہ مرحمت کرکے برہانپور کو روانہ کیا اُسکے بعد ۱۱۵۸ھ میں جبکہ نوابصاحب خجستہ بنیاد میں رونق افزا تھے کسی قدر مزاج ناساز ہوگیا اور ۱۱۵۹ھ میں رمضان کی پندرہوین تاریخ نظامت صوبہ داری برہانپور کی سند مع فوجداری بکلانہ خان موصوف کے نام سے کردی اور خواجم قلیخان کو بدل دیا پس ۱۱۶۱ھ میں جب ہندوستان کے درہم برہم ہوجانے اور ابدالی کی آمد آمد کی خبر پہنچی تو بادشاہ کی کمک کیلئے بسبب تراکم امراض کے مثل تپ اور بواسیر اور خلل مثانہ وغیرہ کے خجستہ بنیاد سے کوچ کیا۔ لکھا ہے کہ اس سال بسبب قلت باران کے خجستہ بنیاد اور بندر سورت اور احمد آباد گجرات اور اکثر ممالک جنوبی میں اس درجہ قحط پڑا کہ فی پلہ اسّی روپیہ قیمت ہوگئی تھی جب برہانپور میں نزول فرمایا تو بادشاہ سلامت اور وزیر اعتماد الدولہ قمر الدینخان بہادر کے انتقال کی خبر آئی تو نواب کو اس امر کا نہایت صدمہ اور رنج ہوا کئی روز تک نوبت بند رہی اُسکے بعد جب احمد شاہ کے جلوس کی خبر آئی تو جلوس شاہی کا جشن کیا اور نوبت کا حکم دیا مزاج اُنکا مرکز اعتدال سے منحرف ہی ہورہا تھا اس وجہ سے روز بروز مرض کو ترقی ہوتی رہی اُسی اثنا میں حیدرآباد کے ارادہ سے جمادی الاول کی ستائیسوین تاریخ برہانپور سے نکلکر زین آباد میں مقام کیا وہاں پر امراض کی شدت ہوگئی اور سفر آخرت کے آثار نمایاں ہوگئے باوجودیکہ موسم برسات کا نہین تھا مگر کثرت سے بارش ہوئی اور اولہ پڑا اسلئے وہاں سے کوچ کرکے قریب موہن نالہ کے ساحل

تبتی چھینہ زن ہوئے مگر وہان اس درجہ طبیعت بگڑ گئی کہ تاب و توانائی نہ رہی آخر کار ۱۱۶۱ھ میں جمادی الثانی کی چوتھی تاریخ انتقال کیا صاحبزادہ ناصر جنگ نے جو اُنکے ہمراہ تھے اُنکی تجہیز و تکفین کرکے دارالبقا کو روانہ کیا اور حضرت برہان الدین الاولیار کے روضہ میں نواب مرحوم دفن ہوئے - بیان کیا جاتا ہے کہ وقت انتقال سے دو گھڑی قبل نواب نے ناصر جنگ کو بلایا اور ستره نصیحتیں اُنکو ہدایت کیں - اول یہ کہ رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مرہٹون سے جو اس نواح کے زمیندار ہیں آشتی رکھیں دوم بنی آدم کی بیگنہی میں جرأت نکریں مگر مجرم کو قاضی کے حوالہ کردیں اور خود قتل کا حکم نہ دیں سوم رئیسونکی طرح علی الدوام فسیر و افی الارض بمقام دوام نکریں چہارم بعد ادای فرض و واجب کے اپنی اوقات کو امور متعلقہ کے انتظام میں صرف کریں اور فرصت کے وقت شبانہ روز کا اپنے نفس سے محاسبہ لیں پنجم قیام دولت کیلئے بزرگان دین سے استمداد چاہیں اور انکے حفظ مراتب کا خیال رکھیں ششم لوگونکے حقوق تلفی نکریں اور مروت کا لحاظ رکھیں ہفتم مناسب ہے کہ خاندان کی خبر گیری رکھے اور سرکاری کامون پر لوگونکو نوبت بہ نوبت خواہ فرقہ اسلام سے ہون یا غیر اسلام سے سال بسال نہایت دو سال تک مامور کرنا واجبات سے جانیں تاکہ دوسرے لوگ محروم نہ رہیں ہشتم برادران صغیر کو بجای فرزندونکے سمجھکر اونکی پرورش و تربیت اور افزونی قدر و منزلت میں سعی بلیغ کریں اور بدایت محی الدین خان کو منجملہ اپنے فرزندونکے شمار کرکے اُسکی شکست کے درپے نہ ہووین اور غمازونکی باتون پر گوش بر آواز نہ ہون رذیل کو اپنی خدمت و مجلس میں دخل نہ دیں وہم ادنی لوگون کو حیثیت سے زیادہ اور عمدہ لوگون کو ذلیل کامون پر مقرر نہ کریں یازدہم ہمیشہ آداب سلطانی بجالاویں اور حضرت سلطان کی اطاعت میں کوتاہی نکریں چنانچہ نادرشاہ نے ایکمرتبہ فرط عنایت کے ساتھہ مجھکو عطار سلطنت کے ساتھہ مخاطب کیا تھا میں نے عرض کیا میں نوکر پیشہ آدمی ہون اگر ایسا ہوا تو نمکحرام مشہور ہونگا شاہ موصوف چونکہ ایک سخی آدمی تہا بہت

حالات ممالک یورپ [illegible]

[illegible]

راضی ہوا اور آفرین کی دوازدہم حتی الامکان اپنی طرفسے ابتدای جنگ نہ کرین بلکہ پیشتر اپنا حق قایم کرلین بن بعد
میدان جنگ مین عجز و الحاح کے ساتھہ جناب باری سے مدد چاہین اور ثابت قدمی کیساتھہ ہین۔ رو بہ قبلہ ہوکر
ہرگز جنگ نہ کرین سیزدہم جو اسباب مینے جمع کیا ہے اگر میرے قدم بہ قدم چلکر خرچ کروگے تو پشتونکے لئے کافی
ہوگا چہاردہم یہ خزانہ جو ہمراہ رکاب موجود ہے سپاہ اور تمام لوگونکی دلجمعی خصوصاً ساہوکارونکی آبادی کیلئے ہے
اسکو بالکل صرف نہ کرڈالنا پانزدہم بہ مقتضای بشری جو اس پیری مین مجھسے ایک نامناسب فعل ہوا ہے
یعنی بیا محل قرار پایا ہے چونکہ ناموس کا معاملہ ہے اسلئے ہر حال مین اُسکا پاس کہین شانزدہم زناردارانِ دکن
تمام گردن مارنیکے قابل ہین اور پنڈت خانہ جو مشہور ہے وہ انہین کے قید کرنیکا مکان ہے سوروا اور رام داس کو
جو محمد نگر کے قلعہ مین قید ہین ہرگز رہا نہ کرین ہفدہم برہانپور کے لوگونسے احتراز کہین بارہا تجربون سے معلوم ہوا کہ
برہانپور اور بیجاپور کے لوگون کا حال کشمیریونکے مانند ہے حتی المقدور انکی صحبت سے بچتے رہین فقط ۔ نواب کی
تاریخ رحلت خلد منزلت اور متوجہ بہشت ہے اور بعد وفات مغفرت مآب کے لقب سے لوگ اُنکو یاد کرتے ہین
۱۱۶۱ ۱۱۶۱

نواب مغفرت مآب کی عمر اٹہاسی سال کی ہوئی ازانجملہ سولہ سال پدر بزرگوار کی خدمت گذاری مین صرف کئے اور چونتیس
سال امارت مین اور اُنتیس سال شش صوبہ دکن کی ریاست کی چھہ فرزند چھوڑے ایک امیر الامرا فیروز
جنگ میر محمد پناہ خان بہادر دوسرے نظام الدولہ ناصر جنگ میر احمد علیخان بہادر یہ دونون حقیقی برادر ہین۔
تیسرے امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ میر سید محمد خان بہادر چہارم اسد جنگ نظام الممالک
آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر پنجم برہان الملک بسالت جنگ میر محمد شریف خان بہادر انکا دوسرا نام
شجاع الملک بہی ہے ششم ناصر الملک ہمایون جاہ میر مغل علیخان بہادر یہ سب لوگ علیحدہ علیحدہ بیویون
سے ہین۔ نواب کی یادگار مین سے ایک برہانپور کی شہر پناہ ہے کہ ۱۱۴۱ھ مین اُسکی بنا ہوئی اور نظام آباد

بالای کتل فرداپور مع مسجد اور کاروان سرا اور دولت خانہ اور وہان کا پل اور حیدر آباد کے حصار کا اتمام اور اورنگ آباد کی نہر سوا جو انقلاب زمانہ سے شکستہ ہوگئی ہے یہ سب اُنہین کی یادگار سے ہین- نواب مستطاب ایک موزون طبع شخص تھے باوجود عدم فرصت کے اپنے روبرو ایک دیوان فارسی بہت رنگین تیار فرمایا ابتدا نواب کا تخلص شاکر تھا اُسکے بعد اُنہون نے اپنا تخلص آصف رکھا یہ اشعار نواب کے طبعزاد ہین اشعار چون گل ببوی یار گریبان دریدنی ست ✤ آہی ز شور سینہ بریان کشیدنی ست ✤ زنہار دل بنقش و نگار جہان مبند ✤ رنگی کہ دیدۂ رخ گل پریدنی ست ✤ شاکر برنگ برق درین عرصۂ خیال دامن ز خویش برزدہ یکرہ دریدنی ست ✤

نواب ناصر جنگ شہید کا بیان

نواب نظام الدولہ ناصر جنگ میر احمد علیخان بہادر پدر بزرگوار کے بعد دو دن تک مصروف عزا رہے تیسرے روز ختم قرآن و فاتحہ وغیرہ ہوئی اور جمادی الآخر کی ساتوین تاریخ حکم نوبت کا دیا جملہ اہالیان دولت نے اطاعت قبول کی مگر سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ نے ناصر جنگ کی اطاعت سے انحراف کیا اور یہ وہی ہین کہ جو سابق مین ہدایت محی الدینخان کے ساتھہ مخاطب تھے اگرچہ یہ امر نواب کی ناخوشی کا موجب ہوا مگر اُس وقت اُنہون نے حلم سے کام لیا اور اُسکے تدارک کو دوسرے وقت پر موقوف رکھا جب ظل سبحانی احمد شاہ بادشاہ کو آصفجاہ کے انتقال کی خبر پہنچی تو اُنہون نے افسوس کیا اور عماد الملک غازی الدینخان بہادر کو جو دار الخلافت مین حاضر تھے دربار مین طلب کر کے خلعت ماتمی اُنکو پہنایا اور قمر الدینخان بہادر کے انتقال کے بعد حضرت سلطان کو جو نواب مغفور کے آنیکا انتظار تھا تو خدمت وزارت کو ملتوی کر رکھا تھا اب ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کو وزیر مقرر کیا اور چند روز کے بعد بعض ارکین سے مشل

جاوید خان داروغہ دیوان خاص کے متنفر ہوکر نواب ممدوح کو دکن سے طلب فرمایا نواب ممدوح اُس عرصہ مین
اگرچہ مفسدونکی طرف سے غیر مطمئن تہو علی الخصوص ہدایت محی الدینخان کی طرف سے کہ اُنکو نواب ممدوح سے بغاوت تہی مگر
تاہم حضرت سلطان کے حسب الطلب ۱۱۶۲ھ مین نواب نے ہندوستان کا قصد کیا اور روانہ ہوتے
وقت بگلانہ کی فوجداری جو محمد ابوالخیر خان کے متعلق تہی قاضی دایم کے متعلق کردی اور خواجم قلیخان کو
برہانپور کا صوبہ دار مقرر کیا اور محمد ابوالخیر خان بہادر کو شمشیر بہادر کا خطاب عطا کیا اثنا راہ مین شقہ دستخطی
خاص حضرت سلطان کا فسخ عزیمت کے بارہ مین صادر ہوا محی الدینخان کی بےاعتدالیونکی خبر بہی متواتر پہنچی
پس وہان سے کہ موسم برشکال کا تہا حضور مین عرضی معاودت کی دیکر کمال صعوبت سے خجستہ بنیاد مین پہنچے
اس عرصہ مین سعد اللہ خان بہادر مظفر جنگ یعنی ہدایت محی الدینخان نے حسین دولت خان عرف چندا
صاحب سے باہم اتفاق کرکے ارکاٹ پر آئے انوار الدینخان بہادر شہامت جنگ جواب ممدوح کی طرف سے
وہان موجود تہے بہ عزم مقابلہ نکلے ابہی انہون نے چند منزل طی نہین کی تہی کہ مظفر جنگ اور راستہ سے
داخل ارکاٹ ہوئے اور بندوبست شہر مذکور کا کرکے ایک گروہ عظیم فراسیسیون کا جو ساکن بندر پہولچہری
کا تہا اپنے ساتہہ شامل کرکے شعبان کی چہٹی تاریخ ۱۱۶۲ھ مین انوار الدینخان پر حملہ کیا اور اُنکو قتل کر ڈالا
نواب ممدوح کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو رمضان المبارک کی آخر تاریخ خجستہ بنیاد کو ابوالخیر خان شمشیر بہادر
کی سپردگی مین دیکر خود ستر ہزار فوج جرار اور بیشمار توپخانے اور ایک لاکہہ پیادے لیکر اُس جانب کا قصد کیا
قلعہ پہولچہری کے قریب ربیع الثانی کی چہبیسوین تاریخ ۱۱۶۳ھ مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا تمام دن
توپ چلتی رہی غروب آفتاب کے بعد گولہ باری موقوف ہوئی اور شب کو دونو نکی فوجون نے آرام کیا دوسرے
روز شاہ نواز خان اور محمد نواز خان نے پہنچکر افسون گری سے کام لیا اور مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کو

کہ وقت انتقال دو فرزند سے اول محمد سلطان
مرزا صاحب قران نے اپنا ولیعہد فرمایا
تہا قضا کی گردش سے ... مین انتقال کیا اور پیر
محمد بعد ... انتقال کے اس جلیل القدر
بعد اوسکے ... انتقال ... اتفاق سے ... کار
اوسکے نام پر ... امرای ارکان ... کے دوسرے
وہ بہی بعد انتقال ... ایک ... شیخ مرزا ...
... مین ... مین امیر جہان
... سے شہید ہوا ... عمر شیخ ...
حیات ابہی ... اس واقعہ کا
سے ... خراسان ... شہر ...
دو ... قلعہ ... سے ...
ایک ... بالا ... مرزا شہید ہوا
مرزا کے ... شاہ ... کا
احوال دولت ... شاہرخ مرزا ...
جلکہ دریافت ہوگا ... شرع ... پرور ...
ابتدا سے سعادت ... علما کی اور ... نہایت
نہایت ... ۷۹۹ھ ... صاحبقران نے
... شاہرخ کی ...

... سلاطین ایران مین

حکومت خراسان کی تفویض کی اور رخصت کی
جب خبر رحلت پدر والا قدر کی ... مین سنی
قرین سریر سلطنت کا ہوا اور گو ابتدا مین برادر
زادون سے کہ اطراف و جوانب ایران و توران
کے رایات سلطنت کے بلند کئے تہے مگر
محاربات سے پیش آئے گروہ سب تہوڑے
عرصہ مین مطیع و منقاد ہوئے اور شاہرخ مرزا
اور تمام ممالک ایران و توران پر کہ جسقدر تصرف مین
صاحبقران کے تہا استیلا پایا اور تین بار ارادہ
سے استیصال قرایوسف ترکمان کے کہ
بعد فوت صاحبقران آذربایجان پر استیلا
پایا تہا لشکر کشی ہوا تیسری مرتبہ جو نکہ مرزا
جہان شاہ بیٹا قرا یوسف خان کا
اطاعت قبول کی اور عازم خدمت ہوا
حکومت آذربایجان کی اوسکو تفویض
کی اور بدستور صاحبقران کے حکومت
فارس کی مرزا ابراہیم محمد بن عمر جہانگیر مرزا برادر زادہ
بہادر اصفہان مرزا رستم بن عمر شیخ مرزا
مسلم رکہا اور ہمدان مرزا اسکندر
بن عمر شیخ مرزا کو مستقل فرمایا بعد چندے
مرزا ابراہیم تو ... سے بعض ملازمون کے

بادشاہی کی اور بعد سطے ہوئے رستم مرزا کے
سلطان فرزند کو اپنے شفقت فرمایا بعد
پس شاہرخ مرزا کے ساتھ بھائی ادسکے مرزا رستم
اور مرزا اسکندر چند ماہین مخالفت کرکے
سکندر مرزا کے کہیں کچھی ادر قتل کرڈالا
مرزا کہتے کہ آباد کے اول تو آنکھون مین
بعد انہدام کے شکر سلطان سے قابو مین

نواب کے لشکر مین سے لے آئے نواب کو اس بات سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور فتح کے شادیانون کا حکم دیا اور ہدایت محی الدینخان کو نظر بند کردیا ہرچند کہ دولتخواہون نے عرض کیا کہ بقای ہدایت محی الدینخان کی موجب فتنہ و فساد کا ہے پہر دوبارہ اس طرح ہاتہہ نہ آوینگے انکا اسوقت مارڈالنا بہت مناسب ہے نواب ممدوح چونکہ رحمدل آدمی تھے اس بات پر رضامند نہ ہوئے بلکہ اُنکے لشکر اور مصاحبون کو جان و مال کی امان دی اور قصور معاف فرمایا اور اسی اثنا مین صوبہ داری خجستہ بنیاد کی جو محمد ابو الخیر خان بہادر کے متعلق تہی سید لشکر خان کے متعلق کردی۔

اُن ایام مین برہانپور کے صوبہ دار خواجم قلیخان تہے وہ اپنے قبائل کے پاس آگئے آخر کار فرانسیسیون نے جو پہول چہری مین انہون نے طرح طرح کی شرارتین شروع کیتین نواب ممدوح نے اسکی اصلاح مناسب سمجہی انکی گوشمالی کیلئے فوج متعین کی مشیت الٰہی سے لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی قلعہ نصرت گڈہ جو چنجی کا پایہ تخت اور لکہہ کرناٹک کا تہا فرانسیسیون کا اُسپر قبضہ ہوگیا نواب ممدوح کو کمال غیرت ذاتی اور حمیت دینی تہی بذات خود اُس طرف متوجہ ہوئے اور فرانسیسیون نے سردارون افاغنہ کرناٹک کو جو ملازم رکاب تہے ملک و مال کی طمع دیکر اپنے ساتہہ متفق کرکے قریب قلعہ چنجی کے جو پہولچہری سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے محرم الحرام کی سترہوین تاریخ آخر شب کے وقت سنہ ۱۱۶۴ھ مین نواب ممدوح کے لشکر پر آپڑے اور توپخانہ سے گذر کر دولتخانہ تک پہنچگئے نواب ممدوح قریب صبح کے ہاتہی پر سوار ہوکر افاغنہ مذکور کی طرف اس گمان سے کہ اُنکے ساتہہ ملکر انکی مدافعت کرین روانہ ہوئے چونکہ نواب کا وقت موعود آگیا تہا جب نواب ممدوح کا ہاتہی ہمت بہادر کے ہاتہی کے قریب پہنچا جو افاغنہ کا سردار تہا نواب ممدوح نے اُسکے مجرا کرنیسے پہلے خود تواضع کے ساتہہ ہاتہہ سر پر رکہا باوجود اسکے وہ آداب بجا نہ لایا تاہم نواب ممدوح نے اس حرکت کو اُسکی بدحواسی اور تاریکی شب کا خیال کیا کہ اسنے مجہکو پہچانا نہ ہوگا اور اس غرض سے کہ وہ مجہکو شناخت کرلے اپنے تئین عماری سے بلند کیا

اس زندگانی سے دار البقا مین نزول فرمایا
اور بیٹے شیخ ابو سعید کو سبکی عمر تمام ایکطرف
نے جامع مسجد مین ہرات کی بعمری بدن مین شاہرخ
مرزا کے اوردی اور ولیعہدی کی ساعت مین فرماتا
تربت حیات جاودانی کا چکھا کسی نے یہ رباعی
تاریخ وفات مین کہی ہے

رباعی

سلطان جہان شاہرخ آن شہ سرور
چون ہشتصد و پنجاہ و ہفت آمد بر بود
در ہشتصد و ہشت شد بیک ہی منشور

[illegible]

در ہشتصد و پنجاہ و شش از دار غرور
کہا ہے کہ جب صاحبقران نے رحلت
کی وقت انتقال اُس شاہجہان کی اولاد
واسطے جا بکور وانا شہجون آدمی
موجود تھے اُنکو بیتیس اور چتیس ورثیہ
تھے اور نہیں پوتے ایک پوتا اور آٹھ
ایک نواسا اور پوتیان ایران و
پوتیان اور ترکستان کا بیان
پوتیان اور سب کے بادشاہون کی پہچان

ایران اسرو و ملک کے بیان مین سے ایک کوئی
وہ مصاحب اور مجالس المومنین سے ابن صاحبقران ادر روم مین
مین اُنکا لتواریخ کر معدین ابن صاحبقران اور توران کے نتائج سے حکومت کرکہ
کتابکا ہے بادشاہ ایران کی ترک ایک جماعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت
ہوائے صاحبقران کی حضرت اور سادہ مجمل بیان اس کی عدد وہ
جلوس کیا ہے خلافت ادسکے زمانہ تک ہے وقائع ہو
کہ صاحبقران کے بعد حضرت سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین ازکجہ

اور فرمایا ای برادر یہ وقت کشش اور کوشش کا ہے ہمت خان اور دو شخص خواصی نشین نے حق نمک کو طاق مین رکھکر منتقم حقیقی کے قہر و غضب سے غافل ہوکر بالاتفاق نواب پر بندوقون کے فیر کیے نواب نے فوراً اس جہان سے کوچ کیا اور اس کم ہمت خان مذکور نے اپنے ہاتھی کو بڑہاکر جلدی سے نواب شہید کا سر کاٹ کر نیزہ پر بلند کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون پھر آخر وہاں لشکر نے سر کو تن سے لگاکر نواب کے تابوت کو روانہ خجستہ بنیاد کیا نواب شہید کی وفات کا مادہ تاریخ **حسن خاتمہ** ہے اور اُسکی مدت سلطنت ۲ سال ۷ مہینے دس روز ہا مین بیان کیا جاتا ہے کہ نواب مرحوم نے شہادت سے چند روز پہلے ایک بزرگ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور تا دم وفات اُسی پر قایم رہے نواب شہید نہایت رحم دل اور فصیح اور صاحب ارادہ اور عادل اور متشرع شخص تھے مگر علم موسیقی اور مصوری مین بہی دخل تہا ہندی اور فارسی دونون مین نواب موصوف کو شعر گوئی کا شوق تہا اکثر سلاطین دکن کے اشعار دیکھنے مین آئے مگر کاتب الحروف کے نزدیک نواب شہید کا کلام سب سے افضل و برتر ہے چنانچہ یہ اشعار نواب شہید علیہ الرحمہ کے ہین **شعر** ناصر کسی کہ معترف سہو خود نہ شد ✤ فرزند خاص حضرت آدم نمی شود **فرد** ابر دریا دل بدست گوہر افشان میرسد ✤ ای صدف دامن کشا کارت بسامان میرسد **ولہ** اگر بوی آن گل صبا میرساند ✤ بزخم دل بادوا میرساند ✤ دل از من رباید لبکا گل سپارد ✤ نزجامی ستاند بجا میرساند **فرد** ہر کجا شمشیر آن مغرور می گردد بلند ✤ گردن نخجیر ہم از دور میگردد بلند ✤

ہدایت محی الدینخان کا بیان

مظفر جنگ سعد اللہ خان بہادر یعنی ہدایت محی الدینخان ابن متوسل خان یہ حقیقی فرزند صبیہ مغفرت مآب کے ہین باوجود موجود ہونے نواب شہید کے لشکر گاہ مین امیر الممالک صلابت جنگ سید محمد خان بہادر اور آصفجاہ ثانی اسد جنگ میر نظام علیخان بہادر اور شجاع الممالک بسالت جنگ میر محمد شریف خان بہادر اور ہمایون جاہ ناصر جنگ میر مغل علیخان بہادر

دوسرا دفتر

حکام دکن کے بیان مین

چاسون فرزند منفرت مآب کے باعتبار لحاظ کرنے کبرسنی اور علم و کاردانی کے تمام اہل اور گروہ فرانسیس کے خان جلالت نشان کی سرداری پر رضامند ہوکر ریاست پر قایم کئے گئے اور پٹھانون نے جلدو مین قتل نواب ناصر جنگ کے بہت سے قلعہ اور محالات سہر حاصل لکھوا لئے گئے ہدایت محی الدینخان نے جب جلوس کے سند صوبہ داری برہانپور کی اپنے نام کی مہر کرکے محمد ابوالخیر خان شمشیر جنگ بہادر کی مقرر کرکے ارسال کی منقول ہے کہ جب نقل سند مذکور کی مہر کی ہوئی قاضی شہر خواجم قلیخان نے بچشم خود دیکھکر گذاشت کردی اور بہادر موصوف کے متصدی شہر کی طرف رجوع ہوئے اور راجہ رام داس نامی برہمن کو تصدیان سرکار نواب شہید سے اگرچہ وہ چندان ذی رتبہ نہ تہا لیکن اُسنے نواب کے قتل مین کوشش بلیغ کی تہی لہذا اُسکو رگھناتہ داس کا خطاب دیکر اپنا دیوان کیا انہین ایام کے بعد ہدایت محی الدینخان کی طرف سے موضع پہلچہری سے آکر وہانکے حاکم سے ملاقات کی اور وہان سے فوج فرانس کو اپنے ہمراہ لیکر حیدرآباد کا قصد کیا اور ملک افاغن مین آکر نواب شہید کے انتقام کا سلسلہ جنبان ہوا کیونکہ وہ لوگ جہالت پیشہ گستاخ ہورہے تہے فلہذا آمادہ جنگ وجدال کے ہوئے علی الخصوص ہمت بہادر خان نے ہدایت محی الدینخان سے نواب شہید کے نصف مال کا تقاضا کیا ہدایت محی الدینخان چونکہ مرد شجاع تہے تادیب کو اپنے ذمہ لازم و واجب جانا اور ساتوین ربیع الاول کو شہر نڈپلی پر قوم مذکورہ کو اپنے ہمراہ لیکر صف آرا ہوئے ہمت بہادر اور دوسرے سردار اُدہر سے بہی مقابلہ پر آئے اور خوب لڑائی واقع ہوئی اور بڑے بڑے نامی گرامی آدمی دونون طرف سے مارے گئے آخر کار ایک تیر اُدہر سے آکر ہدایت محی الدینخان کی آنکہ مین ایسا لگا کہ اُنکا کام تمام ہوگیا لیکن راجہ رگھناتہ داس نے جو ہدایت محی الدینخان کی خواصی مین تہا عمدہ تدبیر کی یعنی ہدایت محی الدینخان کے جسم کو ہودج مین اسطرح قایم کردیا کہ کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ قالب بیجان ہے اور دونون طرف کے لشکر اُسی طرح جانبازی مین مشغول رہے یہانتک کہ بندوق کی گولی سے بہادر خان مارا گیا اور

پٹھان بھاگ نکلے اور اعیان لشکر نے اُسکا سر تن سے جدا کر کے نیزہ کے اوپر چڑھا کر بلند کیا اور شادیانونکی آواز بلند کی جب خیمہ مین داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ ہدایت محی الدینخان کا بھی کام تمام ہوگیا۔ اس جنگ مین ایک تیر کا زخم آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر کے چہرہ پر پایا وہ بھی بذات خود جنگ مین شریک تھے لیکن اُسکا انجام بخیر ہوا بمقتضای لاتحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظٰلمون عالم غیب سے یہ سامان ہوا کہ جتنے لوگ نواب کے قتل مین شریک تھے سات روز کے عرصہ مین سب اپنی اپنی سزا کو پہنچ گئے۔ دوسرے روز جنگ کے مقتولونکو صحرا مین دفن کیا اور طرفہ تر یہ ہے کہ نواب کا تابوت جو خجستہ بنیاد کو روانہ ہوا تھا اُسی روز روضہ مین داخل ہوکر بعد از نماز مغرب دفن کیا گیا۔ العظمۃ للہ نواب شہید کے قاتل پیش از دفن نواب مذکور کے تہ خاک ہوئے

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ٭ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند ٭ اسکے علاوہ چند اصاحب مذکور جو بسا او قات ہدایت محی الدینخان کو ملک کرناٹک کی طرف ترغیب دلایا کرتا تھا چند روز بعد محمد علیخان پسر انوار الدینخان المخاطب بہ ہدایت انوار الدینخان کے ہاتھ سے مارا گیا اور رگھناتھ داس بھی قتل ہوا اسی طرح اسکے بعد سرداران فرانسیس اپنی قوم مین گیارہ سو نفر سفید پوش ولایتی سوای فرقہ کاردی کے گرفتار ہوکر آئے۔ حاصل کلام نواب شہید کے قتل کے بعد نہایت غدر ہوا کہ اسطرف کے لوگونمین سے کسی کو تا دم زیست آسودگی نہ حاصل ہوئی۔ ہدایت محی الدینخان نہایت دلاور شخص اور غایت درجہ ذکی الطبع اور وقت پسند جدت ذہن کی وجہ سے پیشتر اُنکو علوم معقولہ کی طرف رغبت رہا کرتی تھی تہذیب منطق اُنکو از بر یاد تھی مدت حکومت انکی ایک مہینہ بیس روز ہے ٭

نواب صلابت جنگ

نواب امیر الممالک آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خان بہادر بعد قتل مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کے

اپنی منصوریہ کی حکومت کو غزنین کی پہونچا
حکومت کا سامان کی امیر ناصر الدین کی چہر دکی
اور بعد ابو اسحاق کے کوئی وارث اس کے
تابع رعیت نے سبکتگین امیر ناصر الدین کی
انتخاب کیا ... و انتقال سلطان ناصر الدین سبکتگین
کے بیٹا سلطان محمود مرحوم کا سلطان محمود ہندوستان
انہی سال ... پیشتر ہندوستان کے خراب فرمائے
اور ... دیا دیار ... باقی ہے اسکی سلطنت
۴۲۱ھ میں ... اولاد نے غزنین کا
بعد اسکے بارہ فرمانروا دولت غزنین کا
بعد اسکے ۵۵۵ھ میں زوال دولت اسکی ... تاہی
کی یہی سلطنت اسکی غوری کا
انتقال پایا بعد سلطان معز الدین غوری
سال بعد اسکے سلطان ... کرتا تھا ہندوستان
شہاب الدین ... تاریخ وفات ... وارث ...
کی ... جب کوئی وارث ... بخشش
اسکے بعد ایک ... قطب الدین ایبک
ہوا ... غلامون اور امیرون وغیرہ سے

انتزاع سلطان معز الدین کے آٹھ نفر ... بعد
نو سے ہجری امور سلطنت کے ہوا کئے ہم سلطان
جلال الدین خلجی نسل سے ... کہ وہ داماد
چنگیز خان کا تھا ... نفر نے مہمات سلطنت کے
ہوا کئے اور سلسلہ خلجیون کا منقرض ہوا اس بعد
تغلق شاہ تخت پر ہندوستان کے ۷۲۱ھ مین بیٹھا
اور ۷۲۵ھ مین رحلت فرمائی بعد اسکے سلطان محمد
بن تغلق شاہ بجاے پدر مسند نشین ہوا اور وہ
۷۵۲ھ مین مرگیا معلوم رہے کہ عہد مین اوسی
سلطان کے حسن گانگو نے بغاوت اختیار کی
باقی کیفیت کا انکو ... سلاطین دکن
مین بیان ... پس فیروز شاہ برادر زادہ
تغلق شاہ کا ... سال یعنی ۷۵۲ھ مین جلوس
فرما ہوا فیروز شاہ ... فیروز شاہ تاریخ
رحلت اوسکی ہے ... پوتے فیروز شاہ
کے سلطنت کو پہونچے اور گذر گئے پس
محمود شاہ نبیرہ ثانی فیروز شاہ کا ۷۹۶ھ
مین جلوس فرمایا ... عہد اوسکے
... مین صاحبقران دہلی پر آیا اور محمود شاہ
فرار کر کے گجرات کو نکل گیا صاحبقران نے
مردم شہر کو امان دی اور ... قتل عام ...

سلاطین دکن کا بیان

فارغ ہوکر اول دکن مین سلطان علاء الدین حسن کانکوی بہمنی سنہ مین سریر سلطنت پر جلوس
اسکے سلطان محمد شاہ بن سلطان علاء الدین حسن کانکوی بہمنی پس پانچ نفر دیگر بجای شاہ
داؤد شاہ و محمود شاہ سلطان غیاث الدین سلطان شمس الدین سنہ تک سلطنت کرتے
رہے پھر سلطان فیروز شاہ بن داؤد شاہ پنجم سلطان علاء الدین حسن مذکور سلطان حسن
مذکور کا کر آٹھوان بادشاہ و سلاطین بہمنیہ کا سنہ مین جلوس فرمایا۔ ممالک مفتوحہ

مسند نشین ہوئے کیونکہ اُسوقت میر نظام علیخان بہادر اور بسالت جنگ اور محمد شریف خان اور میر مغل علیخان سے چونکہ وہ سن رسیدہ ہوجانیکی وجہ سے مسند نشین ہوگئے تھے نواب موصوف نے تسلط کے بعد سکر منڈی سے حیدرآباد کا ارادہ کرکے کڑپے پر آئے وہانکے بند وبست سے فارغ ہوکر کرنول کی جانب متوجہ ہوئے اُسکو فتح کرکے حیدرآباد آئے اور قلعہ محمد نگر کے خزائن اور شہر پر متصرف ہوکر قطع منازل کرتے ہوئے رونق افزاے اورنگ آباد ہوئے نواب ناصر جنگ کے شہید ہونیکی خبر جب شاہجہان آباد کو پہنچی تو غازی الدینخان بعد ادائے مراسم تعزیت کے ملک دکن کے صوبہ دار ہوئے اور نظام الملک کا خطاب ملا چونکہ مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کے حالات انکو پورے طور سے معلوم نہ تھے اسلئے اپنی اظہار دانائی اور امارت کے خطوط ہدایت محی الدینخان اور ہر سہ برادران کے نام سے اور تمام اہل خدمت کیلئے سند بحالگی خصوصًا سند صوبہ داری برہانپور کی مع فرمان بادشاہی خواجم قلیخان کو روانہ کئے محمد ابو الخیر خان بہادر نے بذریعہ عریضہ کے نواب صلابت جنگ کو حقیقتہ حالات سے آگاہ کیا نواب نے شمشیر بہادر کو ایک جہالردار پالکی عطا فرمائی اور امام جنگ کے خطاب سے سرفراز کرکے بلدہ مذکور کی صوبہ داری کی سند ارسال کی خواجم قلیخان نے چاہا کہ دخل نہ دون مگر امام جنگ شمشیر بہادر نے عمال کو یکدل اور یکجہت کرکے اپنے ساتھ متفق کیا اور محمد غیاث خان کارپرداز بخشی فوج بہادر موصوف نے خواجم قلیخان کا جھنڈا جو اس عرصہ مین میدان چوک کے اندر قایم تھا اوکھاڑ کر محمد ابو الخیر خان کا جھنڈا قایم کرایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہنگامہ مین تماشائی لوگون مین سے کئی شخص مارے گئے پس بارہ ہزار روپیہ خواجم قلیخان کو طلب سپاہ کی بابت دینے پر فیصلہ ہوا اور خود بخود صوبہ داری کے ارباب کاروبار نے امام جنگ شمشیر بہادر کی طرف رجوع کیا۔ نواب صلابت جنگ نے امام جنگ شمشیر بہادر کو چھ ہزار سوار کی نگہداشت کا حکم دیا۔ ان دنون ماہ شوال مین پانچ لاکھ روپیہ کا خزانہ موضع جہالنسی مقبوضہ رانوجی سندھیا سے رانوجی کے پاس جارہا تھا

خوارزم ترکستان و عراقین خراسان و ماوراء النہر اور تاریخ فتوحات کا بیان
اور تمام بلاد روس اور سقلاب اور کردستان
اور ارمنا و شروان اور طبرستان تمام دار
الملک فارس اور کرمان اور مازندران اور بصرہ
اور خوزستان اور دشت قبچاق اور بہت سے
قلاع اور حصار کھولے اور فرمانرواؤن کو
ان ممالک کے نکال کر حکومت اپنے پردہ

چھٹوین ملک کا بیان دوسرا دور

پوتون اور امرا کو تفویض کیا اور
مین پنج ملک اصفہان کے سبب سرکشی اور
عدم اطاعت مردم وہان کے قتل عام کیا
وس مین ستر ہزار آدمی مقتول شمار مین آئے
اور سنہ ۷۹۵ مین شاہ منصور کو بیچ بلدہ شیراز
کے قتل مین لاکر آل مظفر کی حکومت کو نکال
اور سنہ ۸۰۰ مین دریائے سندھ سے عبور
ہند الا اور ہندوستان کے فتح کرکے سنہ ۸۰۱
مین ملک شام اور دمشق اور ولایت شام تصرف
مین حلب اور شام کو جو قبضہ مین تھے
کے کہ ارادہ کرکے وہان کے ظلم کے سبب اور نیابت
قتل کیا اور بغداد مین سنہ ۸۰۳ مین بلدہ مذکور کے
مین سلطان روم سے جنگ کرکے ...
آئے کہ قتل عام کیا پس بایزید سلطان روم کو گرفتار کیا ...

جب شہر کے قریب آیا تو امام جنگ شمشیر بہادر نے اُس خزانہ کو چھین لیا اور سرکار مین داخل کر دیا اسی عرصہ مین ماہ مذکور کی آخر تاریخ شمشیر بہادر امام جنگ نہر تپتی سے گزر کر خجستہ بنیاد کو جا رہے تھے کہ اثناء راہ مین اُنپر فالج پڑا اسی حالت مین ذیقعدہ کی چوبیسوین تاریخ نواب صلابت جنگ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور امام جنگ شمشیر بہادر کے ملجانیکے بعد نواب صلابت جنگ نے ۱۱۶۴ھ مین ذی الحجہ کی گیارہوین تاریخ بالاجی راؤ پسر باجی راؤ کی گوشمالی کے قصد سے اورنگ آباد سے روانہ ہوئے اور شمشیر بہادر امام جنگ کو مقدم لشکر اور نصرت جنگ کو میمنہ پر مقرر کیا مرہٹہ کی فوج نے جب یہ خبر پائی تو بھاگ نکلی اور نواب صلابت جنگ کی سواری احمدنگر پہنچی وہان سے دار الحرب پونہ کا قصد کیا ۱۱۶۵ھ ہجری مین محرم کی بارہوین تاریخ بالاجی نے پچاس ہزار سوار سے مقابلہ کیا امام جنگ شمشیر بہادر نے باوجودیکہ مفلوج تھے فن سپہ گری کے ظاہر کرنیمین دریغ نہین کی اور وہ ترکیبین عمل مین لائے کہ غنیم کو واپس ہونا پڑا۔ دوسرے روز انکی طلب مین امام جنگ شمشیر بہادر مامور ہوئے بہادر موصوف نے محمد امجد خان بہادر اپنے ہمشیرہ زادہ اور عزیز اللہ خان خواہر زادہ کو مع رفقاء جان نثار کے وہانسے رخصت کیا اُسطرفسے بالاجی نے بھی ہر ایک سرگروہ فوج کو مدافعت پر مقرر کیا جب دونون فوجون کا مقابلہ ہوا تو برادران مذکورین نے مرہٹہ کی فوج کثیر کو ہلاک کر کے شکست عظیم دی۔ محمد امجد خان کے ایک گولی کا کاری زخم آیا اور اکثر رفقاء شہید ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس جنگ کے بعد صلح کی درخواست کیگئی پس مونگی پٹن سے سید لشکر خان نصرت جنگ خجستہ بنیاد کو اور شمشیر بہادر امام جنگ دار السرور کو روانہ ہوئے اور نواب صلابت جنگ حیدر آباد پہنچے۔ اسی عرصہ مین امیر الامراء فیروز جنگ خلف اول مغفرت مآب احمد شاہ بادشاہ سے پاذان رخصت لیکر اس نواح کو روانہ ہوئے چونکہ منظور الٰہی یہی تھا کہ دکن کی ریاست نواب صلابت جنگ پر بحال رہے فیروز جنگ جب خجستہ بنیاد پر آئے ذی الحجہ کی ساتوین تاریخ شنبہ کی شام کو ہیضہ کے مرض سے

ذکر سلاطین روم کے بیان مین

ملک تبقاکو روانہ ہوئے۔ بعض کہتے ہین کہ انکو زہر دیا گیا والعلم عند اللہ تعالی۔ یہ فتح غیبی جو ظہور مین آئی کبہی وہم وخیال مین بہی نہین تہی۔ ابتدای ١١٦٦ھ ہجری محرم الحرام کی نوین تاریخ محمد حامد علیخان راقم کے جد امجد دس ہزار روپیہ کے جاگیر سمت درگاپور یہ حویلی پرگنہ سرکار آرام گیر صوبہ فرخندہ بنیاد جیسی سربلند وممتاز ہوئی اور سنہ الیہ مین فرمان بادشاہی اور خطاب آصف الدولہ سید محمد خان بہادر سپہ سالار اور صوبہ داری دکن کی سند بسبب انتقال فیروزجنگ کے حضور والا سے عنایت ہوئی اسی عرصہ مین خبر آئی کہ محمد ابو الخیر خان شمشیر بہادر امام جنگ نے ربیع الاول کی ١٢ تاریخ شدت مرض فالج اور لقوہ سے برہانپور مین انتقال کیا اور اسی سال مین لین کے جوانون سے جنکا سردار موسی بوسی یعنی راجہ گمنا تہہ داس تہا اُسکے دل مین سید لشکر خان بہادر رکن الدولہ کی طرف سے طلب تنخواہ پر کدورت پیدا ہوئی اور بہادر موصوف نے بسبب قلت خزانہ کے وکالت کی خدمت بالکل ترک کردی اور اس خدمت پر ١١٦٧ھ مین صمصام الدولہ صمصام جنگ شاہ نواز خان بہادر مقرر ہوئے اور ١١٦٨ھ مین عالمگیر ثانی نے نواب کیلئے ماہی مراتب بہیجے مادہ تاریخ اُسکے ارسال کا یہ مصرع ہے ع از شاہ ہند آمد ماہی وہم مراتب ٭ اسی سال میر نظام علیخان برار کے صوبہ دار مقرر ہوئے اور نظام الدولہ کا خطاب پاکر مع اپنی فوج اور بعض امرا کے اس سمت تشریف فرما ہوئے اور بذات خود اورنگ آباد کا قصد کیا اسی سال ایلچپور مین نواب صلابت جنگ خیمہ زن ہوئے موضع لوپن پرگنہ انڈیا ناب بہونسلہ سے سخت لڑائی ہوئی آخرکار مصالحت ہوگئی اسی عرصہ مین تمام فرانسیس لوگ متعلق موسی بوسی جنکا باعث ورود بنادر سے ابتدا اور ہدایت محی الدینخان ہین سیکاکول اور راج بندری وغیرہ پر نواب صلابت جنگ سے اپنی تنخواہ جاگیر ٹہرا کر ذی اقتدار ہوگئے تہے صمصام الدولہ نے ان لوگون کو برطرف کرایا وہ لوگ وہان سے چلکر ظاہر حیدر آباد پر آئے اور قلعہ بیدر کے لینے کا قصد کیا قلعدار نے بہت ہوشیاری کی

اور طغرل نے بھی رحلت کی اور کا بیٹا عثمان ۶۵۵ھ مین باپ کا قایم مقام ہوا علاء الدین ثانی نے محمد عثمان کو کسی قلعہ کی تسخیر کے لئے روانہ کیا اور بعد فتح کرنے قلعہ مذکور کے علم وکوس اور خلعت وحشم عطا فرمایا اور نیز قلعہ عثمان کو دیا من بعد جب سلجوقیون کا ستارہ غروب ہوا اور روم مین اون مین سے کوئی باقی نرہا اوسوقت نیر اقبال سلطان عثمان کا مرز وبوم روم کے مشرق سے طالع ہوا اور اوسوقت تک وہان کی سلطنت قبضہ مین سلطان وال عثمان کے باقی ہو اسیوجہ

کی علاء الدین ثانی اوسکی مکمل پہرہ ہیبت عثمان کو تعریف کی پہر جب سلطان نے وفات ... استبول سے رفاقت سلطان کی دی ... واسطے سلاطین کے بعد فتح کرنے بعض امراء ... وقت خاص سلطان کے لشکر تاتار اور کفار ... ساتہ اپنے اوس مکان مین آکر اوترا اور بود وباش کے لئے بانگا دیرغل وخم کے

سلاطین روم کا بیان

سے سلاطین روم کو عثمان ادرنجان ... سے سلاطین روم ... آل عثمان ... حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ ... مدت عمر اور سلطنت ... عثمان کی ... مدت عمر صاحب ... سلطنت کا بیان ... ترس ... سلطنت ... موافق عدد ... قرآن مجید ... پانچ ... موافق ...

سال گیارہ ... کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا ہے ... انتقال اور رحلت ... اسباب انتقال ... سورہ کا بیان ... مرض ... ہوئی سات روز ... تاریخ وفات ... وقت ...

اور کسی کو قلعہ کے نزدیک نہ آنے دیا اسی اثنا مین رمضان کی ۲۶ تاریخ رومی خان نام ایک شخص کو حیدر جنگ عبدالرحمن خان صاحب اختیار کارخانہ جات موسی بوسی نے کسی بہانہ سے ابراہیم خان شوکت جنگ کا بھانجا تھا صوبہ داری حیدرآباد کی نیابت اسی کے متعلق تھی رومی خان نے ابراہیم خان کا پہنچتے ہی کام تمام کر دیا مگر ابراہیم خان نے بھی مرتے مرتے اسکے ایسا زخم کاری لگایا کہ اُسکو بھی اپنے ساتھ لیگیا بعدہ فرانسیسیون نے موسی بوسی کے شہر پر بلامنازعت غیر اپنا قبضہ کر لیا اور قصر چارمحل مین قیام کیا اور اظہار شوکت کیلئے چارمحل مذکور اور چارمنار پر توپین نصب کر دین پسر نواب اور شہنواز خان یہ بات سنکر وہان سے چلدیے جب یہان آئے تو فرانسیسیون نے ایکبار مقابلہ کیا مگر پھر کچھ سمجھکر اُنسے صلح کر لی نواب صلابت جنگ شہر مین داخل ہوئے اور حیدر جنگ خدمت مین حاضر ہوئے نواب صلابت جنگ نے موسی بوسی کو سیف الدولہ عمدۃ الملک خطاب دیکر چند روز مین اُسے کاکول کی طرف روانہ کیا اور بذات خود مع صمصام الدولہ خجستہ بنیاد کو روانہ ہوئے اور ماہ صفر ۱۱۶۹ھ مین موضع دبولی پرگنہ آرام گیر سرکار بانگور لولاکھ چون ہزار ایکسو دام یعنی دس ہزار روپیہ اور پرگنہ راج گوپال پور سرکار مذکور نے نولاکھ سات ہزار دام بموجب اندازہ مبلغ مذکور کے جاگیر مقرر کی اور ایکسو سوار کا اضافہ کر کے خان کا خطاب عطا کیا اسی سال ذی الحجہ کی ساتوین تاریخ رفعت پناہ محمد اکرم خان برادر کلان راقم نے پدر والاقدر کے انتقال سے عزامتیاز حاصل کیا۔ اسکے چھٹے سال ۱۱۷۰ھ ہجری مین صمصام الدولہ پر سپاہ کا بلوہ ہوا دو برس سے اُنہون نے تنخواہ چڑھا رکھی گو اُسکا فیصلہ دس بارہ لاکھ روپیہ پر ہوتا تھا اور صمصام الدولہ کو اس قدر مقدور بھی تھا مگر اُنکو کچھ اور سوجھی اور نواب صلابت جنگ کی خدمت مین اپنا عرض مطلب کیا چونکہ وہ پذیرا نہوا اس وجہ سے آدہی رات کے وقت ضروری سامان ہمراہ لیکر شہر پناہ سے نکلکر دولت آباد کو راہی ہوئے اور وہان پہنچکر اپنے تئین قلعہ مین محفوظ کیا

اس عرصہ مین مرہٹون نے کچہ منازعت کرنیکا قصد کیا اُسوقت نواب صلابت جنگ نے چارہ کار اسی مین سمجہا کہ نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر سے استمداد لینا چاہیے اور اُنکو فوراً برار سے طلب فرمایا نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کو ہر چند کہ اُسوقت بالاجی راؤ اور نارائن راؤ نے نواب صلابت جنگ کی اعانت سے منع کیا لیکن اس خیال سے کہ ریاست کو کچہ گزند نہ پہنچے حسب الطلب میر نظام علیخان بہادر نے جلد اپنے تئین وہان پہنچایا اور خجستہ بنیاد مین داخل ہونیکے بعد اُن مفسدون کی گوشمالی کا ارادہ فرمایا۔ اور صمصام الدولہ کا شریک ہونا بہی مناسب وقت جانکر اُنکی فہمایش کیلئے طومار مطالب پر اُنکے دستخط کرائے صمصام الدولہ بہی خاطر جمع ہوکر ماہ ربیع الاول ۱۱۷۱ھ مین قلعہ سے باہر آئے اور نواب صلابت جنگ اور نظام الدولہ میر نظام علیخان کی خدمت مین حاضر ہوئے یہ دونون اُنکے ساتہہ نہایت شفقت سے پیش آئے اسکے بعد نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر نے ہر ایک کو ہراولی اور کمک اور میمنہ اور میسرہ پر جنگ کے وقت مقرر کیا اس عرصہ مین بعضون نے نواب صلابت جنگ کو سمجہایا کہ اگر یہ مہم نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر کی سعی سے انصرام پا جائے تو آپ کو ریاست مین بالکل اختیار باقی نہ رہیگا لہذا مناسب ہے کہ آپ بذات خود ارادہ فرمائین میر نظام علیخان بہادر کو اسکی اطلاع ہوئی اور عرضی لکہکر نواب صلابت جنگ کے دل کو وسوسہ سے پاک کیا جب مطمئن خاطر ہوگئے تو ولیعہدی کا منصب اور نظام الملک آصف جاہ ثانی کا خطاب پاکر زمام ریاست کو اپنے اختیار مین لائے اور ہر ایک کو جیسا مناسب سمجہا خواہ رعب و داب سے خواہ تالیف قلوب سے اپنا مطیع بنایا اور مرہٹے کو بائیس لاکہہ کا ملک صوبہ جات دکن سے تفویض کرکے صلح کی اور مناقشہ دفع کردیا اس موسی بوسی اور حیدر جنگ کارکن نے جب یہ سنا تو اپنی ترقی کا موقع دیکہکر جاگیرات کے بندوبست سے جلد فارغ ہوکر نواب صلابت جنگ کی خدمت مین حاضر ہوئے حیدر جنگ نے

داخل ہوتے ہی بیس لاکھہ روپیہ بابت تنخواہ کے دیکر سپاہ کو سبھی بہوسی کی طرف کرلیا اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی سے فوج رہ گئی اور امور ریاست کل اُسکے قبضہ مین آگئے پہر چند روز مین صمصام الدولہ وکیل سلطنت اور میر محمد حسین خان کو بہی مع فرزند ارجمند کے تدبیر کرکے قید کردیا جب اس سے بہی اطمینان ہوگیا تو اس بات کا قصد کیا کہ کسی حیلہ سے آصفجاہ ثانی کو بہی حیدرآباد کی طرف بہیجکر گولکنڈہ کے قلعہ مین رکہے اور پہر بالاخر خشے ملک مین تصرف کرے پس گوشنو کے بعد امیر الممالک ایک روز اسکے اشارہ سے آصفجاہ ثانی کے گہر گئے ہاتہی پر اپنے ساتہہ بٹہاکر انکو اپنی گہر لے آئے اور صوبہ داری حیدرآباد کی ایلچپور کے بدلے مقرر کی نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے بہی اُنکے عندیہ پر اطلاع پاکر اس امر کے اقبال کو مناسب وقت جانا اور رخصت ہوکر اپنے خیمہ گاہ مین تشریف لائے اور رفقا سے صلاح کی کہ جسطرح ہوسکے حیدر جنگ کو مارڈالنا چاہیے پس حیدر جنگ کے پاس کہلا بہیجا کہ ہمکو تم سے بالمشافہ کچہہ ضروری بات کہنا ہے فوراً یہان ہوجاؤ وہ گرفتار اجل چند شاگرد پیشہ لوگونکے ساتہہ رمضان کی تیسری تاریخ قریب دوپہر کے ۱۱۷۳ھ مین نظام الملک آصفجاہ ثانی کے خیمہ گاہ مین سیدہا چلا آیا نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے اپنے رفقا مین سے ایک ایک کا ہاتہہ لیکر اُسکے ہاتہہ مین دیا اور فرمایا کہ مینے انکو تمہارے سپرد کیا ہے انکی پرداخت ملحوظ رہے اور خود وہ وضو کے بہانہ سے اُٹہہ گئے شیران باتدبیر نے جنکو اول اُسنے کہا تہا اُسکا کام تمام کردیا کہتے ہین کہ قمقام جنگ نے لپٹ کر اُسکے دونون ہاتہہ پکڑلئے اور زبردست خان جو راقم کے بزرگون سے قرابت رکہتے تہے اور رشتہ سوار جنگ نے یکے بعد دیگرے اُسکے تہی گاہ مین دو جمدہر مارے اور غلام سید خان نے سر پر تلوار لگائی بموجب قول میر عالم بہادر کے راجہ پرتاب چند نے تلوار ماری تہی آخرکار جب وہ بیہوش ہوکر گر گیا تو انہین لوگون مین سے کسی نے ذبح کرڈالا اور جلدی سے اُسکی لاش کو ایک چاندنی مین لپیٹ کر ایک گوشہ مین ڈالدیا اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی

محمد غوث خان بہادر کی استدعا سے گھوڑے پر سوار ہو کر سراچہ شق کر کے لشکر سے باہر نکلے اُسوقت جوانون نے جو حیدر جنگ کے ساتھ تھے یہ سُنا تو طیش میں آگئے اور بازو پر ہو کر نواب کے اوپر گولیان چلائین مگر حافظ حقیقی نے نواب کو بچالیا سب گولیان خطا گئین نظام الملک نے تھوڑی سی مسافت طے کر کے اپنے تئین ایک بلندی پر پہنچایا اُسجگہہ نواب کے کچھہ رفیق جمع ہو گئے لکھا ہے کہ وہانسے دو بم کے گولے حیدر جنگ اور موسی بھوسی کے لشکر کی طرف چلائے خدا کی شان جسکو وہ چاہتا ہے فتحیاب کرتا ہے ایک زلزلہ عظیم برپا ہو گیا اُسکے اہل توپخانہ حیرت میں تھے اور کلمات ہذیان زبان پر لاتے تھے ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی غرض نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے اُس میدان میں وہ جرأت دکھائی کہ کارنامہ افراسیاب و رستم منسوخ ہو گیا موسی بھوسی نے جب یہ سنا کہ حیدر جنگ اس طرح مارا گیا اُسکے حواس جاتے رہے اتنی دیر میں نواب صلابت جنگ سے کسی نے عرض کیا نہ معلوم وہ کیا سمجھے لیکن فوراً اُسنتے ہی اپنے تئین موسی بھوسی کے پاس پہنچایا یہ امر فی الجملہ اُسکے اطمینان کا باعث ہوا۔ اور نظام الملک آصفجاہ ثانی رامچند زمیندار کے لشکر کی طرف متوجہ ہوئے اور اُسے حقیقت حال سے آگاہ کیا اُسنے تین ہزار آٹھہ سو سوار نواب ممدوح کے پاس روانہ کر دیئے نواب ممدوح کمال بہادری اور دلاوری سے آگے روانہ ہوئے اسمین ابراہیم خان کاردی کہ جو قدیمی دوست موسی بھوسی کا تھا وہ مع جمعیت سنگین اور توپخانہ قدیم آتشبار سے اس طرف اثنا راہ مین پڑا تھا اتفاقاً مقابلہ ہو گیا باوجودیکہ موسی بھوسی نے لکھا تھا کہ جسطرح ہو سکے نواب کی مدافعت کرنا اور ہرگز اُنکو گذرنے نہ دینا مگر ابراہیم خان مذکور نے تامل اندیشی سے کام لیا اور چونکہ کچھہ عرصہ تک نواب ممدوح کی ملازمت بھی کر چکا تھا حقوق سوابق کا خیال کر کے نواب کی خدمت مین آیا اور از سر نو نواب ممدوح کی اطاعت قبول کی اور فرنگی خانہ کے توپخانہ کے بیل جو چراگاہ مین تھے اُنکو گھیر لائے القصہ جب فرانسیس کے لشکر مین آئے

سب اعیان اور انصار سراسیمہ ہو گئے اس پریشانی مین موسی بہوسی نے بعض ناعاقبت اندیشون کے اغواسے لچھنا نامی ایک شخص کو صمصام الدولہ اور یمین الدولہ اور عبد النبی کے قتل کیلئے سابق سے مجبوس تہے مامور کیا اور اس بدکیش ناعاقبت اندیش نے ایک ایک ضرب تفنگ مین ایک ایک مظلوم کو شربت شہادت سے سیراب کیا میر غلام آزاد نے اس آیت کریمہ مین اسکی تاریخ نکالی ہے وجوہ یومئذ مسفرۃ اور ایک رباعی مستزاد نظم کی ہے رباعی صمصام الدولہ آن امیر والا۔ دانش آگاہ ٭ ناحق شدہ کشتہ درکمین گاہ دغا۔ واغلوماہ ٭ آزاد بعرض میرساند تاریخ۔ یاران شنوید ٭ کردند شہید ناکسان سید را۔ انا للہ ٭ القصہ نواب ممدوح نے رمضان کی تیرہوین تاریخ برہان پور مین پہنچکر باغ عالم آرا مین نزول فرمایا محمد ابو الفتح خان بہادر خلف رشید امام جنگ محمد ابو الخیر خان شمشیر بہادر مغفور وہان حاضر ہو کر مورد عنایات ہوئے نواب ممدوح نے وہانسے بعد عید الفطر کے برار کا ارادہ کیا اس عرصہ مین اخبار نویسون نے خبر دی کہ نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے بعض حاسدون کی ترغیب سے بالاجی راو اور جانوجی بہونسلہ کو لکہا ہے کہ تم میر نظام علی کو ملک برار مین دخل نہ دینے دو نواب ممدوح نے غلام سید خان کو بمقام پونا بالاجی راو کے پاس روانہ کیا اور خود بدولت نے قصبہ باسم پر آکر پڑاو کیا اسکے بعد گرانڈیہ کی تنبیہ کیلئے متوجہ ہوئے یہ ایک مفسد شخص تہا جانوجی بہونسلہ کے ایما سے اسنے سرکشی اختیار کی تہی کئی روز تک جنگ کی گرم بازاری رہی اور اسکو ہر دفعہ ہزیمت ہوتی رہی جانوجی بہونسلہ نے جب دیکہا کہ گرانڈیہ نواب ممدوح کی مقاومت نہین کر سکتا ہے تو بذات خود بعزم جنگ مقابلہ پر آیا بعنایت الٰہی پہر بہی لشکر اسلام کو غلبہ رہا مجبور ہو کر جانوجی نے کچہہ عہود و شرایط مقرر کرکے نواب سے صلح کرلی اس اثنا مین غلام سید خان بہی پونہ سے آگئے اور وہانکے حال سے مطلع کیا عرض کی کہ مناسب ہے کہ نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کے حضور مین اقامت

قریئبن نواب ممدوح نے حیدرآباد کا قصد کیا اور اس طرف کو نواب آصف الدولہ صلابت جنگ بعد قتل حیدرجنگ کے اورنگ آباد سے نکلکر حیدرآباد آئے اور دیوانی خانگی شوکت جنگ کو عطا کی اور شیر جنگ کو دکن کا دیوان کیا اور نواب شجاع الملک بسالت جنگ کو مدار المہام بنایا اور موسی بوسی نے حیدرجنگ کے برادر ذوالفقار جنگ کو اُسکا قایم مقام کیا اس عرصہ مین موسی بوسی نے سنا کہ سرداران انگریز نے غلبہ کیا ہے اور دریاے شور کے اکثر بندرون پر قبضہ کرلیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سیکاکول اور راج بندری کے زمیندارون نے نافرمانی اختیار کی موسی بوسی بذات خود پہولچری کو روانہ ہوا اور ذوالفقار جنگ کو راج بندری کی طرف روانہ کیا موسی بوسی نے وہان پہنچکر چینا پٹن کا محاصرہ کرلیا جو سرداران انگریزی کا بندر تہا اور آتش کارزار مشتعل ہوئی آخرکار انگریز غالب آئے اور فرانسیس کمال خواری کے ساتھہ پہولچری کو بھاگ گئے اس نواح مین انگریزون کے اقبال اور فرانسیس کے ادبار کی ابتدا یہی ہے اُدہر ذوالفقار جنگ کو بھی شکست ہوئی او تمام اسباب جنگ غارت گیا نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے جو حیدرآباد مین تشریف رکھتے تھے بعد موسم برسات کے بیدر کے قلعہ کو وہان پہنچکر فتح کیا اُسکا قلعہ دار باغی ہوگیا تہا اور وہان سے سیکاکول کے زمیندارون کی تنبیہ کا ارادہ فرمایا وہ زمیندار ذوالفقار جنگ کو شکست دیکر دلیر ہو رہے تھے آصف الدولہ صلابت جنگ کی سواری جب مقام بہونگیر پر پہنچی وہانکے قلعدار نے جو حیدر جنگ کی طرف سے مامور تہا سرکشی اختیار کرکے بلا تامل بالاے حصار سے گولہ اندازی شروع کی نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے اُسکا بھی محاصرہ کرکے ایک ماہ کے عرصہ مین صلح سے لیلیا اور وہانسے بڑی بڑی منزلین کرتے ہوئے بنارتک پہنچے تھے کہ اتنے مین نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کے حیدرآباد مین آنیکی خبر آئی نواب ممدوح نے اُسطرف کو مراجعت کی جب حیدرآباد کے قریب پہنچے تو نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی جو پہلے سے حیدرآباد مین آچکے تھے استقبال کیلیے نکلے

تینون بہائی آپسمین ملے لوگون کو اس سے بہت خوشی حاصل ہوئی چند روز کے بعد نواب شجاع الملک بسالت جنگ اپنی جمعیت کے ساتہہ امتیاز گڈہ کو روانہ ہوئے جو سابق سے اسکے تصرف مین تہا اور نواب آصف الدولہ صلابت جنگ اور نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی متفق و متحد ہو کر انتظام ملکی و مالی مین مشغول ہوئے حسب معمول اور دستور سابق نواب آصف الدولہ صلابت جنگ نے نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کو مدار المہام بنایا اور دونون ملکر باجی راؤ کے مقابلہ کیواسطے نکلے جو لاکہہ سوار سے آیا تہا بڑی بڑی لڑائیان ہوئین نظام الملک آصفجاہ ثانی بہت کشش و کوشش عمل مین لائے ترکش میدان جنگ مین اپنے ہاتہہ سے خالی کئے جانبین کے بہت دلاور مارے گئے مگر حافظ حقیقی نے نواب ممدوح کو سلامت رکہا آخر الامر ۱۱۷۳ھ مین ساٹہہ لاکہہ روپیہ کے محالات خجستہ بنیاد کے تمامہ سوای شہر کے اور پرگنہ حویلی اور تتمہ صوبہ برار اور بیجاپور اور قلعہ دولت آباد اور قلعہ اسیر اور شہر برہانپور اور قلعہ بیجاپور مع جاگیرات امرا اور خالصہ کے اور منصب دارون کے بہت سے مواضع اور قلعجات غنیم نے اپنے قبضہ مین کرکے صلح کی اور سرکار مین فقط حیدرآباد اور کچہہ حصہ صوبہ برار او بیجاپور کا اور اسکے علاوہ کچہہ تہوڑا سا ملک باقی رہگیا شعرا نے اس باب مین قطعات تاریخ لکہی ہین **قطعہ** کافر دشمن اسلام گرفت ✤ حصن بسیار حصینی از فن ✤ سال تاریخ رقم کرد خرد ✤ رفت احمدنگر و ملک دکن ✤ **دیگر** گرفتند کفار احمدنگر را ✤ دگر دولت آباد و حصن علم رفت ✤ خرد سال تاریخ بر لوح گیتی چنین زد رقم دولت آباد ہم رفت ✤ **دیگر** در شاہ اسلام کافر گرفت ✤ برین شکل فرمان تقدیر رفت ✤ دبیر خرد سال تاریخ او ✤ رقم زد عجب حصن آسیر رفت ✤ اس قطعہ مین ایک عدد زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وہان کے عامل نے پاس اسلام کرکے مردان غنیم کو کام سپرد کرنے مین چند مہینہ تاخیر کی ہے الحاصل غنیم نے اپنے مقام کو مراجعت کی اور نواب صلابت جنگ آصف الدولہ اور نظام الملک آصفجاہ ثانی حیدرآباد کو روانہ ہوئے

باپ کے الغ بیگ میرزا کو [illegible] قتل کیا پنجاہ و چہار سالہ [illegible] عباس کشت ولادت الغ بیگ میرزا کی [illegible] اور مدت سلطنت اسکی [illegible] سال اور [illegible] میرزا عبداللطیف [illegible] [illegible] بادشاہی سے [illegible]

[illegible] سال کا گذرا کہ [illegible] عبداللطیف باپ کے ایسا تیر آ کے لگا کہ وہ دنیا سے [illegible] [illegible] تاریخ [illegible] پدر کش [illegible] سلطنت [illegible] اور [illegible] بعد اختلال

[illegible]

گیارہ سال کے [illegible] مین قرار پایا اور [illegible] مین دار البقا کو گیا بعد اسکے سلطان مراد خلف سلطان محمد مرزا کو سریر جلوس فرمایا اور ۸۵۵ھ مین اس جہان سے گذرا ہندوستان اور دکن کے بادشاہون کا بیان — جو معاصر سلطان محمد مرزا کے تہے ملک ہندوستان بلدہ دہلی مین کہ محمود بن [illegible] فیروز شاہ کہتا تہا ایام [illegible] مین جام زندگی اپنے جسم سے خالی کیا فیروز شاہیہ کا سلسلہ انقطاع پایا بعد اسکے [illegible] مین خضر خان ہوا تین نفر اوسکی اولاد سے سلطنت کی بس علاء الدین کے عہد مین کچہہ تہا واسطے خضر خان سے رکہتا تہا ملک بہلول نام لودی پٹہان مجموع امراؤن خضر خان سے تہا وزیر مبارک شاہ کے قابض دہلی کا ہوا اور ۸۵۵ھ مین خاندان خضر خان کا [illegible] اور دکن مین [illegible] گذرا سلطان فیروز شاہ آٹہوان بادشاہ بہتیجہ کا تہا اسکے بعد استدعا سے حضرت سید محمد بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ اور بتایید غیبی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمہ کے خانخانان اسم مخاطب باحمد شاہ

اس اثنا مین شاہ عالم بہادر کا فرمان امیر الممالک کا خطاب نواب آصف الدولہ صلابت جنگ کے نام سے آیا۔

نواب نے سر و چشم پر رکھا اور بہت خوش ہوئے بعد ازان بالاجی راؤ نے اپنے دار الاقامت کو پہنچکر وسواس راؤ پسر سدا سیو راؤ عرف بھاؤ اپنے چچازاد بھائی کو مع تمام سرداران نامی اور سپاہ کار آزمودہ اور توپخانہ فرنگ کے ہندوستان کو درانیون کے مقابلہ کیلئے روانہ کیا اُن ایام مین شاہ درانی ایران سے اسہین کفار کی گوشمالی کیلئے آیا تہا وہانکے حالات بقول شخصے قضیہ زمین برسر زمین وہانکی سرگذشت سے متعلق ہے چنانچہ کتب بسوطہ سے ظاہر ہے محرر نے فی الجملہ اس کتاب کے دفتر اول مین جو شاہان ہند کے احوال مین ہے بیان کیا ہے اسواسطے یہان اُسکا حال نہین بیان کیا جاتا اور اصل مطلب بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی اُسکے بعد رگہناتہ راؤ برادر بالاجی راؤ نے شورش برپا کی نواب ممدوح نے مع امیر الممالک کے اطراف قلعہ بیدک پر جنگ کیلئے تیاری کی اتنے مین خبر آگئی کہ وسواس راؤ اور بھاؤ وغیرہ درانیونکے ہاتہہ سے ہلاک ہوئے رگہناتہ راؤ نے نواب ممدوح سے مجبور ہوکر صلح کرلی نواب ممدوح آصفجاہ ثانی نے بہی اسکو غنیمت سمجہا اور راضی ہوئے اور محمد آباد بیدر کی چہاونی کرکے فوج کو حسب معمول چراگاہ کو رخصت کیا اور امیر الممالک محمد صفدر خان بہادر خلف شیر جنگ حیدر یار خان بہادر کو چار ہزار کا منصب اور غیور جنگ اشجع الدولہ کا خطاب ۱۱۷۴ھ مین بموجب مصرع مشتمل بر مادہ تاریخ عطا کیا ع خطاب اشجع الدولہ ہمایون ۰ چہاونی کے ایام مین معلوم ہوا کہ بالاجی راؤ سہ شنبہ کی شام کو ذیقعدہ کی اُنیسوین تاریخ اُسی سال مین ملک عدم کو روانہ ہوگیا اور انتظام سلطنت اُسکے بیٹے مادہو راؤ صغیر سن کی طرف سے برادر حقیقی رگہناتہ راؤ کے متعلق ہوا ہے اُسکے اور نواب ممدوح کے ما بین سخت سخت لڑائیان ہوئین مگر بفضلہ تعالی ہر مرتبہ لشکر اسلام کو غلبہ رہا امیر الممالک کو اردو مین محافظ دفتر رکہکر نواب آصفجاہ نے بذات خود حملے کئے اور فوج مخالف کو منہدم کیا اس زد و کوب مین نواب مغفرت مآب کے

ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات

سلطان ابو سعید مرزا کا بیان

فرزند ناصر الملک میر مغلعلیخان بہادر اور رام چندر جو عمدہ سردار لشکر تہا غنیم سے مِلگئے انکے ملنے سے غنیم نے قوی دل ہوکر ہر چہار طرف سے حملہ کیا نواب نے بہی توپخانہ کے زنجیرہ سے نکلکر بار لگانی شروع کی اور جب اُنکو پسپا ہوتا دیکھا تعاقب کا حکم دیا یہانتک کہ نواب کا لشکر پونا کے قریب سات کوس پر پہنچا اُس دیار کے باشندون نے رگہناتہ راؤ سے استغاثہ کیا اور کہنے لگے کہ تو کیا کرتا ہے کیا ہمارے خانمان کو مسلمانونکے ہاتہ سے برباد کرانا چاہتا ہے کل کے روز وہ سب یہان گہس پڑینگے اور تمام بستی کو جلا دینگے اُسوقت چارنا چار ہوکر رگہناتہ راؤ نے صلح کی بیس لاکہہ روپیہ کا ملک صوبہ خجستہ بنیاد اور بیدر سے ۱۱۷۵ھ مین جمادی الثانی کی چہٹوین تاریخ مسلمانونکے حوالہ کیا چونکہ اُن دنون برسات کا موسم تہا نواب ممدوح نے پہر بیدر پر آکر چہاونی کی اور امیر الممالک کو جو ایسی حرکات اور خرابیون کے لوگون کے اغوا سے باعث ہوئے تہے ارکان دولت کی صوابدید سے قلعہ بیدر مین منزوی کر دیا امیر الممالک نے وقت انزوا سے ایک سال تین مہینہ چہہ دن بعد ربیع الاول کی بیسوین تاریخ بروز پنجشنبہ ۱۱۷۷ھ مین انتقال کیا مادہ تاریخ اُنکا یہ ہے ع امیر الممالک بہ جنت شدہ ٭ مدت سلطنت انکی تیرہ برس ہے ٭

نواب میر نظام علیخان بہادر

نواب غفران مآب آصفجاہ ثانی نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علیخان بہادر اسکنہ اللہ بحبوحۃ جنانہ۔ یہ نواب مغفرت مآب کے چوتہے بیٹے ہین نواب ممدوح کی پیدائش شوال کے مہینے ۱۱۴۷ھ مین ہوئی ہے چنانچہ مصرع سے یہی ثابت ہوتا ہے ع طلوع آفتاب از صبح دولت ٭ نام اصلی اُنکا میر نظام علی ہے اپنے والد بزرگوار کے ظل عاطفت مین خطاب خانی اور جنگی سے امتیاز پایا پہر جب عالم شباب مین رفتہ رفتہ اُنسے افعال پسندیدہ عمل مین آئے تو امیر الممالک صلابت جنگ نے ۱۱۷۱ھ مین کلہ آصفجاہ ثانی سے مخاطب کرکے اپنا ولیعہد کیا پس نواب نے

کرکے عراق کو سے لیا بعد اوسکے مرزا بابر کی غیبت مین عراق و فارس و کرمان ۸۵۵ھ مین تحت تصرف مرزا جہان شاہ بن قرا یوسف خان کے آیا کر اوسوقت وہ سلطنت آذربائیجان کی رکہتا تہا اور مرزا بابر نے ملکات خراسان مین باستقلال بادشاہی کی اور ۸۶۱ھ مین مشہد مقدس رضوی مین رحلت فرما ہوا بعد اوسکے مرزا شاہ محمود بن مرزا بابر سریر سلطنت پر بیٹھا

ریاست کا انتظام اپنے قبضہ مین کیا اور رفتار دوراندیش کے صوابدید سے حیدر جنگ کو اسی سال مین رمضان کی تیسری تاریخ قتل کرادیا۔ پانچ سال تک انہون نے امیر الممالک کی اطاعت کی مگر آخر الامر انکی مداخلت کو ریاست کے زوال کا سبب خیال کر کے ارکین کے اتفاق سے ۱۱۷۶ہجری مین قلعہ بیدر مین امیر الممالک کو نظر بند کردیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا اور انکے نظر بند ہوجانیکے بعد آپ رئیس مستقل ہوکر مہاراجہ پرتاب ونت کو جو برہمن چھچھر ہندی ساکن سنگم گڈہ تھا مختار کل کردیا اور مرہٹون کے فساد فرو کرنیکے لئے لشکر کو مع راجہ مذکور کے روانہ کرکے اُسکے بعد چونکہ ان دنون مابین مادہو راؤ اور رگھناتھہ راؤ کے نزاع درپیش تھا خود بھی رگھناتھہ راؤ کی تائید کیلئے بیدر سے برآمد ہوئے اور فرودگاہ کے قریب پہنچے تھے کہ مادہو راؤ نے ایک شکست پائی اور رگھناتھہ راؤ نے اپنے چچا سے مصالحت کرلی جب موکب آصفجاہی ندگاؤن پر پہنچگیا تو رگھناتھہ راؤ وہان آیا اور باہم ملاقات و ضیافتین ہوئین رگھناتھہ راؤ نے اس عنایت کے صلہ مین پچاس لاکھ روپیہ کا ملک اور قلعہ دولت آباد نذر کیا چونکہ یہ مقدمہ محمد مراد خان بہادر کے استصواب سے ظہور مین آیا جو عمدہ ملازمون مین سے تھے اسلئے راجہ پرتاب ونت کو پسند نہ آیا اور قلیل عرصہ مین عمل دخل ہونیسے قبل صلح مین فتور آگیا بندگان عالی نے ایک سنگین فوج کے ساتھہ گوشمالی کا قصد کیا رگھناتھہ راؤ نے جب دیکھا کہ مجھہ مین انکے ساتھہ مقاومت کی طاقت نہین ہے حسب دستور تاخت و تاراج کا ارادہ کیا اور تیس ہزار سوار سے اورنگ آباد کے اوپر آگیا۔ سالار جنگ وہانکے ناظم نے اُسکی مدافعت مین سعی بلیغ کی رگھناتھہ راؤ حسرت کے ساتھہ بگلانہ پر آیا اور خود بدولت شعبان کی بیسوین تاریخ اورنگ آباد مین داخل ہوئے غنیم نے قصد کیا کہ ملک برار کا تاراج کرے خود بدولت کو اس امر کی اطلاع ہوئی اور مدافعت کیلئے اورنگ آباد سے بالاپور آئے غنیم کو جب معلوم ہوا تو اورنگ آباد کے نزدیک سے گذرتا ہوا حیدرآباد کی طرف چلدیا اُسوقت

اوسی اثنا مین سلطان ابوسعید مرزا بھی بالزام تحریک سے خراسان کے ہرات کو آیا تھا اور گوہر شاد بیگم حرم محترم شاہرخ مرزا کو قتل کیا تھا بسبب اسکے ... ہو گئے اور ماوراء النہر کو پھر لوٹ گیا بعد ازان ساتھہ عزم رزم مرزا جہان شاہ کے مرغاب پر آیا لیکن فیمابین ہردو کے مصالحہ ہوا کہ خراسان سلطان ابوسعید مرزا کے متعلق رہا اور عراق مرزا جہان شاہ کے چنانچہ ۸۶۳ھ مین خراسان کی سلطنت سلطان ابوسعید مرزا کو ملی اور اوس نے بالزم غزنین و کابل وغیرہ کو بھی مسخر ہوے اور مملکت توران مین بعد کشتہ ہونے مرزا عبداللطیف کے مرزا عبداللہ بن مرزا ابراہیم سلطان بن شاہرخ مرزا بادشاہ ہوا ہنوز ایک سال اوسکی سلطنت کو نگذرا تھا کہ سلطان ابوسعید مرزا ۸۵۵ھ مین سمرقند سے چار فرسخ پر آکر اوس سے جنگ کی مرزا عبداللہ قتل ہوا اور ماوراء النہر کی سلطنت ابوسعید مرزا

روضۂ دوم
حکومت دکن کے بیان مین

سلطان محمد ثانی خلف سلطان مراد کہ ۸۵۵ھ مین مملکت روم مین سریر آرا ہوا تھا اوس نے اپنے عہد سلطنت مین متعدد مدارس اور مساجد و دارالشفا تیار کرائے تھے

بادشاہان ہندوستان کا بیان

ہند مین جیسا کہ اوپر لکھا گیا ملک بہلول برادرزادہ سلطان شاہ لودی کا ۸۵۵ھ مین دہلی کا سلطنت پر بیٹھا اور ۳۸ برس سال سلطنت کرکے سفر آخرت کا کیا

دکن مین سلطان علاء الدین بن احمد شاہ بہمنی کا ... سلطان ... سلاطین ... ہمایون شاہ ...

بندگان عالی نے اُسکے تعاقب کی نسبت غنیم کے ملک کی تاراجی کو بہتر خیال کرکے دار الحرب پونا کی طرف قصد کیا چونکہ لشکر اسلام کے پہنچنے سے قبل اس دیار کے باشندے تاخت وتاراج کے خوف سے جلاوطن ہو چکے تھے لشکر اسلام نے یکقلم پونا کی عمارتین جلاکر خاک سیاہ کردیا اور تمام مال واسباب وہان کا لوٹ لیا مادہ تاریخ اس واقعہ کا یہ ہے **رباعی** آصف جاہ دویم سلیمان اعلام ٭ آبادی قوم برہمن سوخت تمام ٭ تاریخ شنو زشعلہ طبع زکا ٭ آتش زدہ پونا رسپاہ اسلام ٭ رگھناتھ راؤ نے حیدرآباد پر آکر شہر کے لینے کا ارادہ کیا شجاع الدولہ بہادر دل خان ناظم بلدہ نے شہر کا بندوبست کرکے خوب توپ وشلک وتفنگ سے اُس کفار نابکار کو لقمہ آتش جہنم کیا وہان سے بھی رگھناتھ بے نیل مرام مراجعت کرکے پونا کی جانب روانہ ہوا اس عرصہ مین موسم برسات کا آگیا بندگان عالی نے چھاونی کیلئے محمد آباد بیدر کی طرف قصد کیا اثنا راہ مین جب ضلع دہاور پر آئے تو جانوجی بہونسلہ نے جو ہمراہ رکاب تہا مہاراجہ پرتاب ونت سے یہ کہا کہ اگر اس سال اورنگ آباد پر چھاونی ہو تو مناسب ہے کہ وہانسے پونا بھی قریب ہے اور ناگپور بھی قریب ہے مہاراجہ نے اس فساد پیشہ کی ترغیب سے فریب کہا کر نواب کی خدمت مین عرض کیا نواب نے اُسکی عرض کو قبول کرکے اورنگ آباد کا قصد کرلیا کہتے ہین کہ جب لشکر اسلام رود کنگ کے کنارہ پر پہنچا تو دریا چڑھا ہوا تہا اُسکے اوتار کا انتظار کرکے ہمین چند روز ٹھیرنے کا اتفاق ہوا اس عرصہ مین فوج کے دو گروہ ہوگئے ایک گروہ نواب ممدوح کے ساتھ پار اوتر گیا اور دوسرا گروہ راجہ پرتاب ونت کے ہمراہ اس طرف رہگیا اُسوقت جانوجی بہونسلہ جو بسبب جنسیت کفر کے رگھناتھ راؤ کے سازش رکھتا تہا ہنگامہ سپاہ کے بہانہ سے تنخواہ کیلئے راجہ سے جدا ہوکر بیس۲۰ کوس کے فاصلہ پر جا اُترا غنیم نے موقع پایا اور بطریقہ یلغار یکایک سر پر آگیا اور ہنگامہ جنگ گرم ہوا قضارا کردگار عین دار وگیر مین راجہ پرتاب ونت بعض مقربین کے فتور سے مارا گیا کہتے ہین جوانان قراول مین سے

ذکر اوزن حسن بیگ ترکمان

سال قمری مدت سلطنت تخمیناً اٹھارہ سال
سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت
کا بیان۔ سبب انتقال چونکہ اوزن حسن ترکمان
نے مرزا جہان شاہ ابن قرا یوسف خان ترکمان
کو کہ اسوقت مین آذربائیجان کا حاکم تھا قتل
کیا تھا سلطان ابو سعید مرزا نے اپنے عہد
مین اوپر فوج کشی کی

عمر شیخ مرزا کا بیان

کسی شخص نے حسب ایماء مراد خان کے جو پرتاب وند سے عناد قلبی رکھتا تھا ضرب تفنگ سے پرتاب وند کا کام تمام کر دیا اسکے مارے جانیسے فوج اسلام کو بہت نقصان پہنچا نواب ممدوح یہ خبر سنکر رنجیدہ خاطر اورنگ آباد مین رونق افروز ہوئے اور پورے طور پر گوشمالی کا ارادہ کیا اور امراء دولت نے اس امر کو مناسب سمجھکر نواب کے قصد کو متغیر کیا اور معاندین کو نامہ سے رضامند کر کے صلح کر لی اس عرصہ مین میر موسیٰ خان مدار المہامی کی خلعت سے سرفراز ہوئے اور اختتام جنگ رکن الدولہ کا خطاب عنایت ہوا اور غلام سید خان کو معین الدولہ سہراب جنگ کا خطاب ملا اور نظامت صوبہ برار سے سرفرازی حاصل کر کے اس طرف روانہ کیا بعض کہتے ہین کہ یہ تدبیر اُنکے پیشگاہ سے خارج کرنیکے لئے کیگئی شیر جنگ حیدر یار خان بہادر جو قدیم امیر آصفجاہی تھے اور لشکر اور سپاہ کے تمام عزل و نصب انکو واقفیت تھی اور نواب صلابت جنگ عہد سے سات ہزاری منصب اور سات ہزار سوار اور جھالردار پالکی اور ماہی اور مراتب اور منیر الدولہ منیر الملک کے خطاب سے بقول میر عالم بہادر ممتاز تھے اور اول دیوانی سرکار اور بعد ازان دیوانی صوبہ جات دکن سے سرفراز ہوئے تھے اور دخیلکار رکن الدولہ ہوکر تمام مہمات اپنے اختیار مین اُنہون نے کر لیے تھے اس عرصہ مین خبر آئی کہ امیر الممالک صلابت جنگ بہادر نے اس جہان سے انتقال کیا انہون نے تین روز تک نوبت موقوف کرا دی اور مراسم تعزیت عمل مین لائے اُسکے بعد شعلہ پور ہوتے ہوئے اور اُدھر کے زمینداروں سے پیشکش لیتے ہوئے حیدرآباد کو آئے اور ہولکر نے ہندوستان کا قصد کیا اور مادہو راؤ اور نواب ممدوح نے خاطر جمع ہوکر حیدر نائیک پر جو راجہ میسور کا مختار کار تھا ارادہ کیا رگناتھ راؤ برادر بالاجی راؤ بھی اپنے بھتیجون کا شریک ہوکر نائک مذکور پر حملہ آور ہوا اُسنے بھی انکی مدافعت پر کوتاہی نہ کی کبھی صلح اور کبھی جنگ ہوتی رہی یہان اُسکا ذکر باعث طول ہے نواب ممدوح نے حیدرآباد مین داخل ہونیکے بعد محرم کی ستائیسوین تاریخ ۱۱۷۸ھ مین

محمد مرادخان کو جو امارت سے سرفراز تھا راجہ پرتاب وند کے قصاص مین مع اُسکے برادر خانہ زاد ہمت خان کے قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ مین محبوس کردیا تھا یہانتک کہ دونون بھائی وہین قید حیات سے رہا ہوگئے اُسکے چند روز کے بعد شجاع الملک بسالت جنگ جنکا دل ہمیشہ آصفجاہ ثانی کی طرفسے اندیشہ ناک رہتا تھا اوران دلون یادو پریشان ہوکر افاغنہ کی پناہ لیکر قلعہ کرنول مین متحصن ہوتے تھے نوابنے وہان پہنچکر محاصرہ کیا اور شفقت بزرگانہ سے مواعظت اور مصالحت کرکے امن مین لے لیا شجاع الملک بسالت جنگ نے جب اپنے اندر تاب مقاومت نہ دیکھکر چند عہد اور مواثیق پیش کرکے مع منورخان حاکم قلعہ مذکور محروم ہوجانیکے بعد پھر شرف ملازمت سے ممتاز ہوئے اور بدستور سابق نوابنے اونکو تعلقہ انباگڈہ کا صوبہ دار کردیا اور خود بدولت نے ارکاٹ کی طرف قصد کیا محمد علیخان وہانکے ناظم کو جب معلوم ہوا تو بلدہ آرکاٹ سے نکلکر بندر چینا پٹن مین پہنچکر سرداران انگریزون سے مدد لی نوابنے حیدرخان بہادر شیر جنگ کو بھیجا اُنکی تالیف قلوب کی ناظم مذکور نے اطاعت قبول کرکے روپیہ معاہدہ کا خزانہ عامرہ مین داخل کیا انہین دلون اسمعیل خان پنی کو برار کا صوبہ دار مقرر کیا گیا اور معین الدولہ غلام سید خان کو وہانسے بدلکر سالار جنگ درگاہ قلیخان کی جگہہ خجستہ بنیاد کا ناظم مقرر کیا اور بعد انقضاء موسم برسات کے مادہوراؤ کی اعانت کیلئے برار کا قصد کیا او مادہوراؤ کو بھونسلہ کی گوشمالی منظور نظر تھی بھونسلہ نے جب اپنے اندر تاب مقاومت کی نہ دیکھی تو صلح کرلی اور گمناتہ راؤ مادہوراؤ سے عہد وپیمان کرکے روانہ ہندوستان کو ہوا وہانسے نواب ممدوح نہضت فرماکر پونا پر آئے وہان مادہوراؤ نے آکر رکن الدولہ کے استصواب سے ملاقات کی نواب ممدوح نے عمدہ طور پر اُسکی ضیافتین کین اور عند الملاقات خلعت فاخرہ اور جواہر بیش بہا عنایت کیے وہانسے شعلہ پور ہوتے ہوئے اور پیشکش لیتے ہوئے کرنول پر آئے اور وہانسے سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کے مزار کی زیارت

سرکشی آغاز کی اور حاکم ... سے مرزا جہان شاہ بن یوسف ترکمان کے ... تھا جنگ کی اور جمعدم اوسکو مارا استرآباد ...

خراسان کی ابوسعید مرزا پر قرار پائی سلطان حسین ...

برخراسان کے مستقل ہوا ...

کرتے ہوئے اور صاحب سجادہ سے ملاقات کرتے ہوئے حیدرآباد کو مراجعت کی بعد ورود موکب والا کے سرداران انگریز نے جو حیدرعلیخان نایک کے درپی استیصال تھے اُنسے استمداد چاہی نواب نے قبول کرکے پھر قصد کیا حیدرعلیخان کا مزاج جو نواب سے برگشتہ ہو رہا تھا یہ بات سنکر اُنکا مزاج درست ہوگیا اور اپنی اعانت کے خواہان ہوئے ۔ پس رکن الدولہ نے نواب کے دل کو اس طرف مائل کیا سرداران انگریز نے جب اُس جلسہ کی حالت دگرگون دیکھی تو مع اپنے ہمراہیون کے بلا اجازت لئے وہان سے اُٹھگئے نواب ممدوح کے اہل لشکر اور حیدرعلیخان نے جمع ہوکر اُنکا مقابلہ کیا اور سخت سخت لڑائیان ہوئین ۔ اس عرصہ مین نواب سالہ گڈہ مین تشریف رکھتے تھے کہ رکن الدولہ نے حیدرعلیخان کے حسن انقیاد اور آستان بوسی کی تمنا کا اظہار کیا نواب ممدوح نے انکی عرض کو قبول کرکے حاضر ہونے کی اجازت دی جب خانمذکور نے حاضر ہونیکا ارادہ کیا تو رکن الدولہ کو استقبال کیلئے روانہ فرمایا اور عندالملاقات جیغہ الماس اور سیاہ پرونکی کلغی اور سرپیچ مرصع مع سنگ مروارید اور دست بند اور ایک انگشتری مرصع اور ایک شمشیر اور ایک خنجر جڑاؤ قبضہ کا دیکر رخصت عطا فرمائی دوروز کے بعد خود بدولت نے خانمذکور کے خیمہ مین قدم رنجہ فرمایا حیدرعلیخان اپنے فرزندون اور اقربا کو لیکر استقبال کیلئے جلوخانہ تک آکر آداب بجالائے اور اکیاون ہزار روپیہ نقد اور دو ہزار تھیلیان طلائی نذر کین اور ایک سونے کے چبوترے پر بٹھلایا اور جواہرات بیش قیمت کے خوان اور پارچے اور پوشاک اور دو عدد قلادہ فیل نذر کئے اور دو تین توپین جو فوج انگریزی سے غنیمت مین آئی تھین سرکاری کارخانہ مین پہنچائین اُسکے بعد نواب ممدوح نے حیدرآباد کی طرف قصد کیا اور خان مذکور انبورگدہ کے محاصرہ مین مشغول ہوئے محمد علیخان المخاطب بہ سراج الدولہ والاجاہ نے اُسکا حال معائنہ کرکے انگریزون کے ساتھ نواب کی موافقت کو مناسب وقت جانا اور خود بیچ مین آکر رمضان کی آٹھوین تاریخ ۱۱۸۱ھ مین سلسلہ جنبان مصالحت کا ہوا ۔ رکن الدولہ نواب سے اجازت لیکر چینا پٹن گئے

کیواسطے تفریح مزاج اور ازالۂ طبیعت کے اور ملالت سے گھبرا جانے کیوجہ سے تہا ۔ تو مین علت مجالس العشاق اور سکی تصنیفات سے ہے اور سیر ازنیا والا ایسا کہتا ہے کہ اوسے سلطنت کو نوبت کے ساتھ جمع کرینا اور کتاب سیر اولیا مین یون لکھا ہے کہ سلطان بہت اعلی مزاج تہا اور سلطان کی طبیعت بہت بلند تھی نظم اور نثر مین کمال رکھتا تہا اور آخر عمر مین چند سال جوکہ بسبب عارضہ فالج کے قدرت رفتار کی نرہی اور گوشہ کی سواری نکر سکتا تہا امیر نظام علی شیر وہ شخص ہے کہ جسکے نام پر بہت سے علما اور فضلا و شعرا نے اقسام اقسام فنون و علوم سے تصنیفات اور نظم و نثر اونکے نام پر لکہی ہے جواہر التفسیر اور تفسیر حسینی اور سیر مین روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ کہ میر ملا معین کی ہے اور شواہد النبوۃ کہ مولانا جامی علیہ الرحمہ کی ہے اور تاریخ روضۃ الصفا وغیرہ کہ بیشتر بسبب ہمت عالی اوس امیر باتوقیر کے مرقوم ہوئی ہین ۔ دو سلطان حسین مرزا

[illegible]

کا امیر الامرا اور مدار المہام تہا ۔ امیر موصوف کی ولادت سنہ ۸۴۴ھ مین ہوئی ہے اور انکی وفات سنہ ۹۰۶ھ مین چونکہ امیر موصوف کو علم سے ایک خاص لگاؤ رہتا تہا لہذا خود اونکی ذات سے فارسی اور ترکی زبان مین چند تصنیفات ہین مثلاً خمسہ نوائی اور دیوان نوائی اور یوسف زلیخا اور منطق الطیر ترکی لغت مین اور انکے علاوہ متعدد رسالے ہین لغت فارسی مین امیر ممدوح کی تصنیفات سے ہین ۔ اور مملکت عراق و فارس وغیرہ مین ابو النصر حسن بیگ کردی ترکمان [illegible]

اور وہانسے چوبیس روز مین صلح کرکے مع وکلای فرنگ اولی صاحب وغیرہ اور تحائف مرسلہ لارڈ گورنر صاحب بہادر اور سراج الدولہ والاجاہ کے شوال کی دوسری تاریخ سنہ حال مین حاضر خدمت ہوئے نواب جو اثنار راہ مین اس امر کے منتظر تہے صلح کے شرائط ترتیب دیکر وکلا کو خلعت اور جواہرات عطا کرکے رخصت کیا اور لارڈ گورنر اور سراج الدولہ والاجاہ کیلئے جواہرات اور ہاتہی روانہ فرمائے۔ اور ابراہیم بیگ دہوسہ ابن فاضل بیگ خان کو جو نہایت شجاع اور دانا شخص تہا والاجاہ نے اسکی سفارش لکہی تہی ہمراہ لیکر شہر کے نزدیک سے حیدر علیخان کے وکیل اور بعض سردارونکو جو ہمراہ تہے جواہرات اور خلعت دیکر رخصت کرتے ہوئے ذی الحجہ کی چہٹی تاریخ میر جملہ کے تالاب کے دروازہ سے شہر مین داخل ہوئے اور ۱۱۷۷ فصلی مطابق ۸ سنہ جلوس والا کے محمد مکارم خان جدراقم کو پرگنہ راج گوپال پور سرکار ملنگور صوبہ حیدرآباد سے مبلغ نو لاکہہ آٹہہ ہزار دام کی تنخواہ جاگیر اور مع اصل و اضافہ ڈیڑہ ہزار کے منصب سے برادر بزرگ کے انتقال سے نواب نے سرفراز فرمایا اور محمد منور خان راقم کے چچا تین صدی کے منصب سے اور محمد انور خان دیگر عم راقم دو صدی منصب سے مباہی ہوئے۔ واضح ہو کہ بندگان عالی نے حیدرآباد کو بدستور مرکز دولت اپنا قرار دیا تہا جب کوئی سخت مہم درپیش ہوتی تہی اُسکی مدافعت کیلئے باہر نکلا کرتے تہے بعد دفع ہوجانے اُسکے مراجعت کرکے بلدہ کو رونق بخشا کرتے تہے یہان سے سفون ماضیہ کا کہ جو ذکر پہلے بہی ہوچکا ہے وقت انتقال تک دس سفر کئے۔

پہلا سفر چہٹوین شعبان سنہ ۱۱۸۳ مین بلدہ سے تشریف فرما ہوئے اور بعد تین مہینہ کے دسوین ذیقعدہ کو وقت معاودت درمیان راہ مین جب موکب منصور نواح قلعہ اودگیر پر پہنچا رکن الدولہ نے برادر رام چند ولد چندرسین کو کہ وہ ہمیشہ مصدر فساد و نافرمانی کا تہا حکمت عملی سے پکڑ لیا اور اُسکی مان کہ جو قلعہ کلیان مین متحصن تہی متوجہ ہوکر دو مہینہ پندرہ دن کے عرصہ مین اسکو صلح سے فتح کرلیا پس وہان سے اُستطرف کا

بہائی سلطان محمود مرزا نے صرف دو ماہ سلطنت کرکے سنہ ۹۰۰ مین تخت سلطنت سے تختہ تابوت پر قدم رکہا اور ملک روم مین چنانچہ مذکور ہوچکا ہے سلطان محمد ثانی کہ دو باون مرحلے اصل عمر کے طے کرچکا تہا سنہ ۸۸۶ مین اس جہان سے رخصت ہوا اسکے بعد سلطان بایزید خان سلطان محمد ثانی نے اسی سال جلوس فرمایا شاہ اسمعیل نے اوسکے عہد حکومت مین مملکت روم پر ابتیلا پایا اور سنہ ۹۱۸ مین سلطان [illegible] نے باپ کے وقت قدرت کو باندہکر آپ ذات سے اپنی جودت خاص کی ہے آئندہ مذکور ہوگا۔

بادشاہان ہند و دکن کلیان

جو سام مرزا ابن شیخ مرزا کے ہے ہندوستان مین ملک بہلول کے بعد اوسکا بیٹا نظام خان سنہ ۹۰۰ مین تخت نشین ہوا اور اوسکا خطاب سلطان سکندر ہوا اور ملک دکن مین سلطان محمود بادشاہ نے سنہ ۸۸۷ مین تخت شاہی پر جلوس کیا اور وہ سلاطین بہمنیہ کے بیچ ہوئین سلطنت مین سے اور آثار زوال و اختلال امور سلطنت مین ظاہر ہونے لگے چنانچہ پانچ شخصون نے اوسکے باپ دادون کے

قصد کیا اور ماہ محرم ۱۱۸۴ھ میں محاصرۂ قلعۂ مذکور کا عمل مین آیا ہر چند کہ سر یا رموو ہان کے زمیندار کے بیٹے نے اول اپنی سرکشی ظاہر کی لیکن اس امر کے بعد اپنی سرکشی سے باز آکر نیازمندی اور عاجزی کی اور قلعہ سے نکلگیا پس حسب الحکم حضور کے ضابطہ جنگ دہونسہ نے اوسپر اپنا قبضہ کرلیا اور خود بدولت نے فتح وظفریابی کے ساتھہ ۱۲ صفر سنہ الیہ مین مراجعت فرمائی اور وہان سے روانہ ہوکر ۲۲ تاریخ کو شہر مین رونق افروز ہوئے اور ضابطہ جنگ دہونسہ نے چونکہ قلعہ مذکور پر نہایت جانفشانی اور کوشش کی تہی اسواسطے اوسکے صلہ مین ظفر الدولہ خطاب عنایت ہوا اور منصب دوہزاری اور دوہزار سوار اور ماہی مراتب سے معزز و سرفراز ہوئے اور ۲۷ جمادی الاول کو اسمعیل خان پنی کو ایلچپور اور برار کی نظامت اور متصدی گری سے سرفراز کیا او ۱۸ جمادی الاول ۱۱۸۵ھ مین بسبب قحط سالی کے صلوٰۃ استسقا کیلئے عیدگاہ کو روانہ ہوئے اور کمال عاجزی اور نیاز سے بارش کیلئے دعا کی - کہتے ہین کہ اس سال ایسی بارش ہوئی کہ ۲۷ ربیع الثانی جمعہ کے روز رود موسی کو ایسی طغیانی ہوئی کہ فصیل غرب رویہ سمت جنوبی شہر کو توڑکر اندر سے بہنے لگے ۲۷ تاریخ ماہ مذکور کی چار محل کے بارودخانہ مین آگ لگ گئی تو یہ محل نیست و نابود ہوگیا اور بہت سے آدمی جلگئے اور سنہ حال مین بعد تحویل آفتاب جہانتاب کے برج حمل مین اور بعد ادا کرنے تقریب نوروز کے کہ جمشید کے زمانہ سے یہ رسم سلاطین اور روسای اس دیار کے چلی آتی ہے بائیسوین تاریخ جمادی الاول سے آخر جمادی الثانی تک جشن شادی صاحبزادہ کبیر عالیجاہ بہادر کا شجاع الملک بسالت جنگ کی صاحبزادی سے مع رسوم ساچق وحنابندی و شب گشت وغیرہ کے اس طمطراق کے ساتھہ انجام دیا کہ شاہان تیموریہ کی ابتداء جلوس سے اسوقت تک اسطرح کے ساز و سامان سرور سے اس دربار دکن مین جلوہ افروز نہ ہوا تہا اسی اثناء مین شاہ عالم بادشاہ کا فرمان عالیشان صادر ہوا تو سواری مبارک حضور کی اسی لباس رنگا رنگ سے

ہوکر آیا تہا پس اسکا نام ملک حسن ہوسوم ہوکر خاندان بہمنیہ کے غلامون مین داخل ہوا اور بمرور ایام مرتبہ امارت کو پہنچا اور جب ملک حسن سلطان محمود کے عہد مین حسب فرمان مارا گیا تو اوسکے بیٹے احمد نظام بحری نے سنہ ۸۹۵ھ مین فرمانفرمائے وقت کے ایماسے بغاوت اختیار کی اور احمد نگر کے قلعہ کو اپنے نام سے تعمیر کیا حسن اقبال اور تدبیر سے دولت آباد کا قلعہ مفتوح ہوا اوسکا خاندان نظام شاہیہ سے مشہور ہوا اوسکی اولاد مین سے دس شخصون نے

کے عہد مین بیجانگر کے محاربات مین اسیر ... تہا بہت ... برہمن سلطان احمد شاہ بہمنی شخص بیجانگر کا برہمن ہے اسکا اصلی نام مین نظام الملک بحری اوسکا خطاب ہوا یہ ملک حسن مخاطب بملک نائب کہ آخری وقت با تمکین کو معلوم ہوگا - اول نظام شاہ کے جہتہ سلطنت کا بلند کیا جیسا کہ ناظرین ہر ایک کے بقدر اپنی لیاقت و استعداد لازم اور غلام اور نوکرون مین سے

اُسکے استقبال کے واسطے جلوہ ریز ہوئی کہتے ہین کہ تقریبات مذکورہ مین اکثر امرا جواہر بیکران اور خدمات شایستہ سے سرفراز ہوئے - ۲۰ ذی الحجہ کو دھنڈو پنڈت راجہ رای رایان کے خطاب سے معزز کیے گئے اور بجای راجہ جگدیو کے رکن الدولہ خدمت پیشکاری پر مامور کیے گئے **دوسرا سفر** ۔ شعبان سنہ ۱۱۸۰ ہجری مین رگھناتھ راؤ پسر باجی راؤ کے مقابلہ کیلئے کوچ فرمایا وہ ناعاقبت اندیش نارائن راؤ برادر مادہو راؤ ابن بالاجی راؤ کے فوت ہونیکے بعد اُسکے تمام مال وملک پر قابض و متصرف ہو بیٹھا تھا اور اپنی جہالت و نادانی کی وجہ سے چوتھہ کا طلبگار ہوا اور ملک گیری کی خواہش سے شہر پونا سے نکلکر اولا حیدر آباد کی طرف اُسنے نہضت کی تہی چنانچہ بیدر پر دور متواتر جنگ کا بازار گرم رہا اور طرفین مین سے بہت لوگ مارے گئے اور بہت مجروح ہوئے انجام کار صلح ہوگئی اور جانبین سے رسوم مہمانداری اور دعوت کی ادا کی گئین اسکے بعد حضور نے قلعہ بیدر کا ملاحظہ فرمایا اور وہین سے گلبرگہ کو تشریف لیگئے ہنوز وہان رونق افروز نہ ہونے پائے تھے کہ اثنا راہ مین ہمنیا آباد کے نواح مین شاہ عالم بادشاہ کے حضور سے خلعت اور فرمان پیشگاہ صادر ہوا خود آپنے استقبال کرکے اُسکو لیا اور آداب شکریہ بجالائے اُسکے بعد گلبرگہ مین پہنچکر خواجہ صاحب کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہانسے کالے چبوترے کی طرف عنان عزیمت کو متوجہ کیا اور دریای بھیمرا کے نواح مین جاکر جو زمیندار سرکش ہو گئے اُنکی معقول گوشمالی کی وہان پر امیر الامرا شجاع الملک بسالت جنگ قلعہ راجور سے حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپکے شرف ملازمت سے مشرف ہوئے اور امیر الامرا نے آپ کی مہمانی نہایت دہوم دہام سے کی آپنے اُسکو قبول کیا اسکے بعد آپنے بہی اُنکی دعوت کی - رگھناتھ راؤ مصالحت کے بعد بندگان عالی سے مطمین ہوکر حیدر علیخان کے پاس چلا گیا اور ملک سرا اور قلعہ دہار وربطور اجارے کے تییس لاکہ روپیہ اُس سے لیکر لکہدیا اور وہانسے جناب والاجاہ کی خدمت مین روانہ ہوا اس اثنا مین پونا کے کارپردازون نے جو اسکے تسلط سے راضی نہ تہے بندگان عالی کی

کے روز ماہ صیام کی چوتھی تاریخ سنہ ۹۱۲ مین
مکان رحلت کا معلوم نہوا - آپکا مرقد منور
شہر فرغانہ مین ہے -

بابر بادشاہ کا بیان

آپکا نام اور کنیت اور لقب اور والد ماجد
کا نام - ان حضرت کا نام ظہیر الدین محمد اور
لقب محمد بابر بادشاہ ہے اور کنیت غیر معلوم
ابن ابن عمر شیخ مرزا ہے - آپکی والدہ کا نام
قتلغ نگار خانم ہے

عدد لفظ جزینک کے بہی موافق تاریخ ہے
مکان ولادت شہر اور ارالنہر ۔ تاریخ
جلوس ۵ محرم روز شنبہ سنہ ۹۰۳ ہجری
اور جلوس شہر اندجان مین ہوا اور وقت جلوس
سے ان عالیجناب کی عمر ۱۱ سال ۹ مہینے کی تہی
وکلای ذوی الاحترام اور وزرای عظام کا بیان
امیر نظام الدین خلیفہ وکیل سلطنت تہا اور
امیر شاہ منصور اور مرزا سلیمان اور خواجہ
گلاب بیگ سلطنت کے وزیرون مین بزرگان
حرم محترم کا بیان ۔ ماہم بیگم مرزا محمد شفیع بیٹی
[illegible]ی کے سلسلہ سے تہین اور یہ خراسان کے نجبا
مین سے تہا اور سلطان حسین مرزا بایقرا سے بہی
نسبت رکہتا تہا ۔ اولاد امجاد کا بیان ۔ ان
عالیجناب کے چار فرزند دلبند تہے ۔ ہمایون مرزا
عسکری مرزا کامران مرزا ہندال مرزا تین
بیٹیاں تہین گل چہرہ بیگم گلبدن بیگم گلرنگ بیگم
ہمایون مرزا نے تخت خلافت کو جلوس ہمایون سے
زینت بخشی اور عسکری مرزا نے اپنے برادر بزرگوار
کی مخالفت اور تکرار کے بعد بیت اللہ کو چلا گیا

مصالحت سے اسکا اندیشہ کرکے اول باجی بہونسلہ کو کہ وہ خفیہ طور سے رگہناتہہ راؤ سے ملا ہوا تہا تربایک کی معرفت
اُسکو اپنی طرف کرلیا اسکے بعد اُسی کے ذریعہ سے واسطے رفع کرنے فساد رگہناتہہ راؤ کے حضور سے استعانت چاہی
بندگان عالی نے اُنکی درخواست قبول کی چنانچہ موافق وعدہ حضور پرنور کے رایات ظفر آیات نے اُسکی اعانت
کیلئے ماہ ذیحجہ سنہ رواں مین اپنی جگہہ سے حرکت کی اور اُدہر سے تربایک پسر بلبار راؤ مع ساباجی بہونسلہ
کے روانہ ہوا اور قریب نواح ناندیر کے لشکر ظفر پیکر سے ملحق ہوا ۔ جب رگہناتہہ نے دریای کشنا پر یہ خبر وحشت
سُنی تو بدحواس ہوکر آوارہ دشت ادبار کا ہوا دونون لشکرون نے اُسکا تعاقب کیا اتفاقاً اثنای راہ مین ۱۲
محرم ۱۱۸۱ہ ہجری مین کہ اُس روز چاند گہن تہا رگہناتہہ راؤ صحرا مین اوترکر ایکطرف اپنی پرستش مین مصروف
ہورہا تہا کہ کسی جاسوس نے خبر دی تربایک سرگروہ لشکر مرہٹہ دوڑکر اُسکے سرپر آپہنچا کہتے ہین کہ رگہناتہہ راؤ
بہی آمادہ پیکار ہوا اور خوب مقابلہ کیا اور بارہ تیرہ آدمی مقتول ہونے پائے تہے کہ تربایک کے زخم کاری آیا
اور گرفتار ہوا اور اُن زخمونکی وجہ سے تیسرے ہی دن روانہ ملک عدم کا ہوا اور اُسکے بعد مرہٹون نے ہری
پنڈت بہڑکیا کو فوج کا سرگروہ کیا اس اثنا مین ذوالفقار الدولہ مہابت جنگ خلف امیر الامرا شجاع الملک
بسالت جنگ قلعہ ادہونی سے روانہ ہوکر عازم حضور ہوئے رگہناتہہ راؤ نے خبر پاکر اُنکو رستہ مین سے گرفتار کرلیا
اور چند روز تک اپنے لشکر مین نہایت اعزاز و اکرام کے ساتہہ اُنکو رکہا اور پہر خود بخود اُنکو رخصت کردیا اور راؤ اسکے
بعد خود آپ شہر اورنگ آباد پر آیا منیر الدولہ منیر الملک بہادر ناظم مقام مذکور اپنے شہر کی حفاظت و حراست قرار
واقعی کرکے وہین مقیم تہے کہ مخالف کی یہ خبر سنکر دریای گنگ سے اُسکے لشکر نے عبور کیا ہے بے نیل و مرام
تہانہ چنگل پر نزول کیا پہر وہان سے بہی کوچ کرکے برہانپور پر نزول کیا اور لشکر ظفر پیکر اطراف پہولمری تک پہنچا
تہا کہ یہ خبر آئی کہ نارائن راؤ کی بیوی کے لڑکا پیدا ہوا ہے اور اُسکا نام سوای مادہو راؤ رکہا گیا ہے اس نوید

[illegible]

اور مہینہ کی ۱۰ وین وفات پائی اسی طرح مرزا
کامران بہی بشارت اور زیارت کے بعد اپنے برادر
کی خدمت سے رخصت ہوا اور اسی اثنا مین انہی
انتقال کیا اور تہوڑی مدت کہ مرزا کامران نے مرزا
ہمایون سے سرکشی کی بیجون کیا تہا تو اوسوقت مین مرزا
ہندال مرزا بنگالہ مین اچہی طرح سے بہادری کا [illegible]
تہا اور نجیب سب مین وہ شہید ہوا ۔ تاریخ اس واقعہ
کا لفظ نجون سے ۔ مرزا عسکری کے صرف ایک
دختر تہی اور مرزا کامران کے تین بیٹے اور ایک
دختر تہی ہمایون بادشاہ نے مرزا کامران کی
دو لڑکیان اپنے چچازاد بہائیون سے منسوب
کردین اور مرزا عسکری کی ایک لڑکی اور مرزا
کامران کے ایک لڑکے کا نکاح خاص بیگم
نظام علی کے دو بیٹون کے ساتہہ کردیا تہا ۔

در وصف ہمایون شاہ ابن بابر شاہ ۔ ذکر ایران اور توران

کے ہمعصر ایران اور خراسان مین مرزا
سلطان تہے انہون نے سنہ ۹۱۱ ہجری مین وفات
پائی اپنے انتقال کے وقت دو بیٹے چہوڑے
مرزا بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین ان دونون
نے باپ کی وفات کے بعد تغلب اول

کے سُنتے ہی مرہٹون کے لشکر مین شادیانے تہنیت کے بجنے لگے اور شہر پونا کے سردار لشکر کو ہاتھیون پر سوار کرکے نوبت و نقارے کے ساتھ حضور مین لائے اور ہر خاص و عام کو شیرین کام کیا اور نواب کی رضامندی سے پونا کی مسند ریاست کو اس لڑکے کے نام سے زیب و زینت دیکر قوی دل ہوئے اور رگھناتھ راؤ تھوڑی سی جمعیت سے جسمین محمد یوسف کاردی اور شمشیر جنگ ہزاری دو معزز آدمی تھے برہانپور سے رخصت ہو کر ہندوستان کی طرف گریز اختیار کیا اور دریاے نربدا سے عبور کرکے ہولکر اور سندھیا سے استعانت کا خواہان ہوا اور موضع اندور پر اقامت گزین ہوا چونکہ موسم برسات کا قریب تھا لہذا بندگانعالی نے خجستہ بنیاد کی طرف عنان توجہ کو متوجہ کیا اور ہری پنڈت پھڑکیا کو سرپیچ اور سابا جی کو سرپیچ اور جیغہ مرصع مرحمت کرکے پاندان رخصت کا عطا فرمایا اور رگھناتھ کے تعاقب کے واسطے مامور کیا اور دوسرے روز خود بدولت اُنکے خیمہ مین تشریف فرما ہوئے سرداران مذکور نے جواہرات کی دو کشتیان اور چند عدد خوان اقمشہ پوشاک اور ہاتھی و گھوڑے نظر انور مین گذرانے اسکے بعد رایات عالیہ منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے غرضکہ طی منازل کے بعد ۵ ربیع الثانی کو حضور پر نور بنہایت جاہ و جلال کے ساتھ خجستہ بنیاد پر رونق افزا ہوئے وہان پر مہابت جنگ مخالف کے ہاتھ سے رہا ہو کر شرف ملازمت سے بہرہ یاب ہوئے تین روز تک شادیانے تہنیت کے بجتے رہے اس اثنا مین خبر آئی کہ رگھناتھ راؤ ہولکر اور سندھیا کے استظہار سے لڑائی پر آمادہ ہے پس بندگان عالی نے منیر الملک منیر الدولہ بہادر ناظم خجستہ بنیاد کو جواہر و خلعت عنایت فرما کر شہر کی حراست پر مامور فرمایا اور آپ نامبردہ کی تنبیہ کیلئے برآمد ہوئے اور نانا پھڑنویس وغیرہ کارپردازان پونا کو خلعت و جواہر سے سرفراز فرما کر نامزد کیا مشہور ہے کہ کارپردازان مذکور نے تھوڑے ہی عرصہ مین اپنی حسن تدبیر سے رگھناتھ راؤ اور ہولکر سیندھیا آتش فراق وجدائی کو روشن کیا پس رگھناتھ راؤ متوہم و پریشان ہوا انگریزونکی پناہ دامن

بتخت سلطنت پر جلوس فرمایا ایک سال کے بعد اصفہان سے پیشتر سے ہو بعد اسکے شیبانی خان نے سراے وہین ابنے جنگ کی ان دونون کو اوس تنگ مین شکست فاش ہوئی اور ان دونون نے اپنی اپنی راہ لی اور اپنے اپنے وقت پر شاہی عراق اور فارس مین تخت پر جلوس فرمایا اور اسکے مقتول ہونے کے بعد حسن بیگ کے پوتے مقتول ہونے کے بعد سلطنت کو اپنے قبضہ مین کیا اور اسکے مقتول ہونے کے بعد سلطنت کا زوال شروع ہوا حتی کہ آفتاب سلطنت کا زوال اسمعیل صفوی کا طالع دولت سلطنت شاہ اسمعیل ابو المظفر بہادر شاہ و اسمعیل ہوا ایران کا تمام ملک سنہ ۹۰۶ اسکے قبضہ مین آیا شاہ اسمعیل صفوی سنہ مین اردبیل مین ایام جہانبانی مین پیدا ہوا اور عراق و عجم و فارس و کرمان کو فتح کرکے ملک دیار بکر وغیرہ اپنے تصرف مین لایا اور بغداد کو اپنے قبضہ مین لایا اور نجف اشرف اور عراق عرب و دیار بکر

ذکر وقائع سلاطین

مفتوح کیا اور طبقہ شیبانیہ کو نیست و نابود کیا اور سنہ ۹۱۶ مین جب ممالک خراسان کی طرف جھنڈا بلند کیا تو مازندران کے حکام اور وکلاء وغیرہ نے اطاعت قبول کی اور سنہ ۹۱۶ مین مرزا بابر نے ظہیر الدین محمد بادشاہ کو رکان شاہ صفوی کی اعانت سے ولایت حصار و بدخشان و سمرقند کو اپنے قابو مین لایا اور سنہ ۹۳۰ مین شاہ صفوی نژاد نے وفات پائی اور اسکے بعد تاج خلافت کا شاہ طہماسپ خلف سلطان موصوف کے سر پر رکھا گیا اور ملک توران مین مرزا بایسنقر مرزا سلطان علی مرزا سلطان محمود ابن مرزا سلطان ابو سعید نے اپنے باپ کے بعد زینت اور مخاصمت شروع کی حتی کہ مرزا بایسنقر مرزا سلطان علی کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور شیبانی خان اوزبک قضیہ سے تیز اور ازلنر کے آیا اور بخارا کو فتح کرکے سمرقند کا محاصرہ کیا اور مرزا سلطان علی کو مع اوسکی مان کے بلحاظ دیگر بلایا اور جب وہ اوسکے قابو مین آ گئے تو اوسنے دونون کو قتل کر دیا اور مملکت سمرقند پر قابض اور متصرف ہوا ایک مدت کے بعد سمرقند والون نے

مین ہوکر شہر بندر سورت کو چلا گیا اور بزرگان عالی سودہاجی راؤ برادر سابا جی کی تنبیہ کے واسطے کہ وہ اپنے بھائی
کو اندیشہ سے رگنناتھہ کا رفیق وشریک ہوگیا تھا اور اُسکے بعد اُسکی رفاقت ترک کرکے اپنے ملک خاندیس
کو چلا گیا تھا رکن الدولہ کی خواہش سے متوجہ ہوئے اس عرصہ مین خبر وحشت اثر حضور کی والدہ ماجدہ
عمدہ بیگم صاحبہ قدسیہ کے انتقال کی آئی کہ ۲۰ ذی الحجہ کو بہشت برین کو متوجہ ہوئین اس سبب سے خود بدولت
کو سخت رنج ہوا اُنکی وفات کا مادہ تاریخ یہ ہے ع عمدہ بیگم بیام جنت یافت اُسکے بعد سرحد ایلچ پور پر ابزلے کے
قلعہ مین نزول اجلال فرمایا اور ظفر الدولہ کو اوس قلعہ کے محاصرہ کرنیکا حکم دیا گیا قلعہ کے حارسون نے مستامن
ہوکر تیسرے روز قلعہ مذکور کو اولیای دولت کے سپرد کیا قلعہ کے مفتوح ہوجانیکے بعد ظفر الدولہ کو واسطے درستی
سوال جواب مصلحت کے سودہاجی کے پاس روانہ کیا اُسکے بعد آپ بھی ۲ ماہ صفر ۱۱۸۹ہجری مین روانہ ہوئے
اثنا راہ مین عجیب اتفاق ہوا کہ رکن الدولہ بہادر ایکروز تنہائی مین حاضر ہوکر بعض امور عرض کر رہے تھے کہ دفعتاً
ایک شخص فیضو کارڈی نے کٹار کھینچکر معز الیہ کے پہلو مین ماری کہ جس سے معز الیہ مر گئے مقربان درگاہ نے
تلوار سے اُسکو بھی مار ڈالا اور قتل کرنیکے پیشتر ہرچند اوس سے دریافت کیا گیا کہ تونے یہ فعل کیون کیا اور کسکے کہنے
سے کیا مگر اُسکا عقدہ حل نہوا بندگان عالی ہمت بہت خفا ہوئے مگر شدنی امر مین کیا چارہ ہے دوسرے
روز آپنے شرف الدولہ رکن الدولہ کے بھائی کے خیمہ مین تشریف لاکر تسلی واطمینان دہ کلمات ارشاد
فرمائے اور رکن الدولہ کے وابستگان اور رفقاء کو ہمیشہ اعزاز واکرام کے ساتھہ رکھا اور جاگیرات وغیرہ
شرف الدولہ کی بحال وبرقرار فرمائین اور ۴ ربیع الاول سنہ حال کو سودہاجی بھونسلہ اور رگھوجی بھونسلہ
ظفر الدولہ کے مشورہ سے حضور مین حاضر ہوئے اور خوب استقلال سے ظفر الدولہ اور وقار الدولہ کی
ملازمت حاصل کی حضور نے اونکو خلعت اور جواہر اور ایک قبضہ شمشیر اور ایک ہاتھی عطا فرمایا اور اُنکے

کارپردازون کو سرپیچ مرصع مرحمت کیا اور اسی مہینے کی ساتوین تاریخ خود حضور پرنور اونکے خیمونمین رونق افزا ہوئے سرداران مذکوران نے ۲۰ خوان پوشاک کے اور دو کشتیان جواہر کی اور گھوڑے ہاتھی نظر فیض اثر مین پیش کیے دوسرے روز ایلچ پور کی نیابت صوبہ داری بڑے صاحبزادہ عالیجاہ کیواسطے مقرر ہوئی رکن الدولہ کے مقتول ہونے کے بعد سابق سے چونکہ بسبب ہم چشمی باہمی کے اسمٰعیل خان پنی اور ظفر الدولہ کی عداوت جانی پیدا ہوگئی تہی یعنی ظفر الدولہ کو یہ منظور تہا کہ خانمذکور ناظم ایلچپور کو اپنی تابعداری و اطاعت کیطرف مائل کرین اور وہ اس امر کو موت سے بدتر جانکر غرور خلقی اور اپنی بہادری کے نشہ کے سبب سے ظفر الدولہ کے اقتدار کی حقیقت نہ جانتا تہا اور واسطے اپنی ہوشیاری کے ایلچ پور کے حصار کی تعمیر پتہر و چونہ سے کی تہی اس سبب سے ظفر الدولہ ہمیشہ طرح طرح کی تمہیدین مخالفانہ خان مذکور کی طرف سے رکن الدولہ کے ذہن نشین کیا کرتا تہا اور ہمیشہ سے ظفر الدولہ کا یہ قصد تہا کہ خان موصوف کو کسی قسم کے الزام لگاکر آپ جنگ مین مبادرت کرے لیکن رکن الدولہ مآل اندیش تھے اس لئے کہ وہ خوب جانتے تے کہ ان دونون رکنون مین اگر شکست ہو جاوے تو بلاشبہ بازوے دولت کا شکست ہو جاےگا اندنون ہمیشہ اہمال اغماض کرتے رہتے تہے لیکن جب ونکا قتل ہوگیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو ظفر الدولہ نے خلاف اظہاری سے بندگان حضرت کے مزاج کو خاندان جلاوت نشان کی طرف سے فی الجملہ رو گردان کر رکہا تہا پس چاہا کہ اپنے استصواب سے صفائی ہو جائے اور خانمذکور اس سرکشی و عناد سے باز آوے حضرت نے بپاس خاطر ظفر الدولہ کے اسمٰعیل خان پنی کو کہ وہ موافق ارشاد کے ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر لشکر فیروزی اثر سے اترا ہوا تہا کہلا بہیجا کہ بابدولت نے ایلچپور کی صوبہ داری صاحبزادے عالیجاہ کو دی ہے اور تمہارے لئے صرف بالاپور بطور جاگیر کے مقرر ہوا ہے بہتر ہے کہ تم موضع مذکور کو خالی کرکے اولیاء دولت کے سپرد کر دو اور آپ ضابطہ جنگ کے استصواب سے اگر دولت

بجز ان کے دو خاندانون کا احوال مذکور ہوا اور باقی تین خاندانون کا سلسلہ یہ ہے سوم قطب شاہیہ کہ اولاً محمد قلی قطب شاہ ترکمانون سے بہادر لوی ہمدانی کے عہد مین ... آیا اور غلامان بہمنی کے سلک مین نوکر ہو کر محل کی خدمت پر متعین ہوا اور بجائے تنخواہ اور جاگیر تنخواہ اہل حرم کی اوسکے سپرد کی گئی تو اوس نے ترقی

ملازمت سے مشرف ہو کر یہ تمہارے واسطے نہایت نافع اور مفید تر ہے افاغنان جہالت پیشہ نے حکم خداوندی سے سرتابی کی پس ظفر الدولہ نے کہ جو اونکے خون کا پیاسہ تھا لہذا اونکی تنبیہ کی اجازت لی اور بمجرد ارشاد کے ماہ ربیع الاول ۱۱۶۹ھ مین باز و سامان پیشمار اور سرکاری توپخانہ لیکر اونکیطرف دوڑا مشہور ہے کہ لڑائی کیوقت حضرت بنفس نفیس بدولت پشت گرمی ظفر الدولہ کے فیل عماری پر جلوہ طلب فرما کے مستعد بیٹھے تھے اور خانہ کو نہایت قلیل جمعیت سے آستان بوسی کا قصد کرکے ایلچپور سے روانہ ہوا تھا ظفر الدولہ کے مقابلہ سے منہ کا پھیرنا اور اپنے مکان کو واپس چلا جانا ننگ و عار تہور ذاتی اور شجاعت فطری کا جانکر چند آدمیون سے شمشیر ہاتھ مین لئے گھوڑے پر سوار پروانہ کی طرح ظفر الدولہ کے لشکر پر آپڑا اور توپخانہ آتشبار سے گذر کر اوسکے ہودے تک آپہونچا اسوقت ظفر الدولہ کے لشکر مین عجب قسم کا زلزلہ پڑا ہوا تھا چنانچہ اب تک مشہور ہے پس جبکہ وہ تیر و تفنگ و سنان کے زخمون سے چور چور اور بے طاقت ہو گیا تب ظفر الدولہ کے سپاہیون نے مرکز و ار گھیر کر سر تن سے جدا کیا اور وہ مہمان ناحق اپنی جہالت کے سبب سے جان بحق تسلیم ہوا اور اپنا نام بہادران روزگار کے دفتر مین ثبت کیا خیر اسکے بعد حضور پر نور ایلچپور کو تشریف لیجا کر شاہ عبدالرحمن قدس سرہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہان سے ظفر الدولہ کو ایک قبضہ شمشیر مع علی بند او منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار اور مبارز الملک بہادر خطاب عطا فرمایا اور ایلچپور کی صوبہ داری صاحبزادے عالیجاہ کو عطا فرمائی مبارز الملک نے اسمعیل خانکے مقتول ہوجانے کے بعد اسمعیل خان کے بیٹون یعنی صلابتخان اور بہلولخان کی تالیف قلوب کے لئے بندگان عالی مین عرض کی چنانچہ حضور نے اونکو بلوایا اور سرپیچ مرصع دیکر جاگیر او منصب سے سرفراز کیا اسی اثنا مین نیر الملک شیر جنگ حیدریار خان بہادر کے انتقال کی خبر حضور مین پیش ہوئی چونکہ بہادر مرحوم اسکے سابق حسب الارشاد والا نظامت خجستہ بنیاد کی قبول کرکے پانچ سال تک دادرسی اور غربا پروری مین بسر کرتا رہا کسی نے اوسکی تاریخ — حیدر یار خان عادل ۔ رقم کی ہے ۔

پیدا ہوا اور وہ پیسے لار سلاطین بہمنیہ در ضلع برار کا حاکم تھا اور سنہ فتح اللہ کو سوم کی بتجمان کی وفات کے بعد غلامان بہمنیہ کے سلسلہ مین داخل ہوا اور بوجہ حسن خدمت اور اقبال کے خطاب عماد الملکی اور حکومت برار سے سرفرازی حاصل کی اور جب نظام الملک بحری نے مخالفت بہمنیہ کی کی تو فتح اللہ خان عماد الملک نے بھی برار مین سلطنت کے خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا ۔ گلشن ابراہیمی کا مصنف یعنی محمد قاسم فرشتہ بڑا مجوس کہ سکے خطبہ و سکہ

باقی کتابون مین سلاطین نظام شاہیہ کے بحری ہونے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ وہ ایک روز شاہ بہمنیہ کے ہمراہ شکار کو گیا تھا بادشاہ نے کسی تقریب سے بحری شکاری جانور اپنے ہاتھ کا اوسکو عنایت کیا اوس نے آداب بجا لاکر عرض کیا کہ آج عرف بندہ کو حکم ہو کہ بحری کہا کرین بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا لہذا اوسی روز سے بحری نام ہو گیا اور کل عماد شاہیہ فتح اللہ عماد شاہ سے برہان عماد شاہ تک ایلچپور مین جو برار کا

[illegible]

پایۂ تخت سے قریب عید گاہ کے مدفون ہوئے ۔ بانیان سلسلہ خاندان بریدیہ کا بانی قاسم بریدی جو غلام ترک نژاد تھا پہلے غلامان بہمنیہ کے سلسلہ مین داخل تھا جو وقت فرمان روائی بہمنیہ کو پہونچا تو ایک مدت دراز تک بادشاہان بہمنیہ محبوس اور محروم رہے کہ جب محمد قاسم نے ۹۱۰ھ مین بستر حیات کا اوٹھایا تو اوسکے بیٹے امیر بریدی حسب دستور اپنے باپ کے تمام امور سلطنت کو جاری رکھا تھا کہ سلطنت بہمنیہ منقطع ہوئی تو امیر برید نے ظفر آباد بیدر مین اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا اس خاندان مین

پانچ شخص نے ایک سو اوس سال تک حکومت کی بعضے اونکے کم اور بعضے ... قاسم بریدی کے بعد وہ شائع اور مسعود ہیں ... فتوحات ممالک مفتوحہ و تواریخ ... ۹۰۰ھ مین کابل ... سکندر لودی سے خوب جنگ و جدال

پھر وہاں سے خجستہ بنیاد کو آئے اور اس صوبہ مین چھاونی کی اور حسب عادت مستمرہ کے روضۂ منورہ کی طرف واسطے زیارت خلد مکان اور نواب شہید کے توجہ کی اور ۱۶ تاریخ جمادی الثانی کو محمد امجد خان بہادر کو رسالداری کی خدمت سے عزت بخشی اور انہین ایام مین کاغذ گذاشت ۵ لاکھ روپیہ کے کانڈاپور اور جالنہ اور مونگی پٹن مع قلعہ دولت آباد کے واسطے اعانت رگھناتہ راؤ کے مقرر ہوئے تھے سکھرام وغیرہ کارپردازون نے سوائے مادہو راؤ کے جو روانہ کئے تھے ملاحظہ مین پیش ہوئے اس عرصہ مین مورو پنڈت پھڑنویس اور پنڈت بالاجی کے باہم غبار مخالفت کا بلند ہوا تو ہر ایک نے ارادہ کیا کہ بلا شرکت غیر کے صاحب اختیار ہو پس ہولکر پھڑنویس کیطرف ہوا اور سیندھیہ بالاجی کی طرف اور ہر ایک نے یہ فکر کی کہ دوسرے کو دعوت کے حیلے بلوا کر قید کر لینا چاہیے پنڈت بالاجی نے جب یہ خیال کیا کہ ہری پنڈت میرے موافق ہے حیدر علیخان کے گیا ہوا ہے اپنے منصوبہ کو معرض توقف مین چھوڑا اور پنڈت مذکور اور مہاد جی سیندھیہ کو اس امر سے آگاہ کر کے اپنے پاس بلوایا اور خودداری کی طرف مشغول ہوا ایسی اپنی خوشامد اور چاپلوسی سے پنڈت مورو کو ایسا غافل کر دیا کہ اوسکو قید کا خیال بھی نہ رہا حتی کہ پنڈت بالاجی اوسکے مکان پر گیا اور کمال جوش اخلاص سے پیش آیا اوسوقت اگرچہ ہولکر نے اوسکے گرفتار کرنے کے واسطے ایما کیا کہ یہ وقت خوب قابو کا ہے مناسب ہے کہ اسکو گرفتار کر لو ورنہ موافق مثل مشہور ـ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین ـ ندامت حاصل ہوگی مورو نے اوسکی ظاہرداری پر فریب کھا کر ہولکر کی بات نہ سنی چنانچہ وہ صحبت کمال خوشی ظاہری سے گذری پھر ایک مہینے کے بعد جب سیندھیہ اور پنڈت ہری بہرکیہ آکر ملے بالاجی پنڈت سیندھیہ سے مشورہ کر کے کچھ طمع دیکر اپنی طرف مائل کر لیا اور اس بات کا ارادہ کیا کہ مورو کو قید کیا جائے چنانچہ ورچند روز اوسکو غافل کر کے دعوت کے لئے بلوایا

جب وہ آیا تو اوسکو فوراً گرفتار کرلیا ہولکر نے جب یہ دیکھا کہ سودا اپنی نادانی سے میرا کہا نہ مانکر گرفتار ہوا اور پنڈت بالاجی مرد فہیم وعقیل ہی اور اوسکا پلہ بھی بسبب اعانت سیندھیا اور بہرکیہ کے نہایت سنگین اور مستحکم ہی بہت سے عہد وپیمان کے ساتھ اوس سے سازش کرلی پس چارون سردار یعنی بالاجی اور ہولکر اور سیندھیا و بہرکیہ حلف کرکے سب یکدل ہوے اور بالاجی نے واسطے مزید تالیف قلب کے سوائی مادہو راو کو سیندھیہ کی گود مین ڈالدیا پس سیندھیہ قریب اسی ہزار سوار فراہم کرکے انگریزون کے مقابلہ کو نکلا لکہا ہی کہ اولاً سرداران پونا نے انگریزون کے افسرونکو لکہا کہ نارائن راو وارث ملک کو بلا سبب رگھناتہہ راو مار ڈالکر تمہارے ملک مین پناہ لیکر آیا ہے لہذا تم لوگون کو لازم ہی کہ اپنے پاس جگہ نہ دو انہون نے جواب مین یہ لکہا کہ رگھناتہہ راو سردار اور سردار زادہ اور ملک کا وارث ہے اور تم سب ملازمون نے آپس مین متفق ہوکر ایک طفل نا شخص کو نارائن راو کا بیٹا مقرر کرکے مسند ریاست پر بٹھلایا ہے اوس بیچارہ نے تمہارے ظلم کے سبب سے ہم سے پناہ لی ہے۔ پس اب ممکن نہین ہے کہ ہم اپنے پناہ گرفتہ کو تمہارے حوالے کردین مرہٹون نے جب یہ جواب سنا تو پاون شوخی کا میدان مین رکھا اور جنگ قزاقی شروع کی متواتر آٹھہ ماہ تک انگریزون اور مرہٹون مین لڑائی ہوتی رہی انجام کار انگریزون نے ۱۱۸۹ ہجری مین قلعہ تاسینگا جو مرہٹون کے قبضہ مین تہا چار ساعت نجومی مین چہین لیا اور مرہٹون کے چار ہزار آدمی جو اوسمین تہے نکالدئے پس رگھناتہہ اور پنڈت بالاجی دونون نے گورنر کلکتہ کے پاس اس مضمون کے خط روانہ کئے کہ حقیقت مین ہمارا حق ہی اور دوسرا ناحق مناقشہ و جہگڑا کرتا ہی گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس امر سے مطلع ہوکر مسٹر جان اپٹن صاحبکو اس امر کے دریافت کرنے کے لئے پونا روانہ کیا صاحب مذکور آئے اور حقیقت حال دریافت کرکے کمپنی بہادر کی

طرف سے سوائی مادہوراو کو خلعت وجواہر عطا کئے اور رفاقت وموافقت کے ذمہ دار ہوکر مع سیواک رام وکیل بالاجی کے بازگشت کی رگھناتہہ راو نے یہ خبر سنکر ہولکر و سیندہیہ کو خطوط موافقت اور رفاقت کے لکھے کہتے ہین کہ سرداران مذکور نے اسکے جواب مین عرضیان وفاداری اور اخلاص کی بشرط نزول مع اعانت افسران انگریزی کے روانہ کین پس رگھناتہہ راو نے وہ عرضیان بجنسہ حکام بمبئی اور پونا کو لیجا کر دکھائین اور اپنے واسطے استعانت کی درخواست کی حاکم بندر بمبئی نے مسٹر کریک اور مسٹر اسٹول کو تعین کر کے رگھناتہہ راو کو رخصت دی اور چلتے وقت ایک مالا مروارید کا اور ایک سرپیچ مرصع اور چار لاکھہ روپے نقد تواضع کئے پنڈت ہری اور سیندہیہ ایک لاکھہ ستر ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر پونا سے نکلے اور لڑائی شروع کردی کوئی شخص اون لوگون مین سے جنہون نے محبت ورفاقت کے خطوط رگھناتہہ کو لکھے تھے اسکا شریک نہوا رگھناتہہ راو نے انگریزی فوج اور پانسو سوار مغلیہ سے کہ وہ لوگ ہمیشہ سے اوسکے ملازم تھے مقابلہ کیا مگر اس لڑائی مین غلبہ مرہٹون ہی کو رہا اور چارون طرف سے انہون نے ہجوم کر کے مثل مرکز کے محاصرہ کرلیا اور محاصرہ کرلیا اور چارونطرف سے اونکی رسد اور غلہ وغیرہ کی آمد کو بند کر کے اونکو تنگ کردیا اسکے بعد سیندہیہ نے درمیان مین پڑ کر رگھناتہہ راو کو ان سے چھڑا لیا اور اپنے پاس رکھا اور سرداران انگریزون سے عہدنامہ مہری کمپنی بہادر کا بابت گذاشت شاستی اور بندر سورت کی لیکر چھوڑ دیا اور پنڈت بالاجی سے بہی سند کالپی جاگیر نو لاکھہ روپے کی مہری سوائی مادہوراو کی رگھناتہہ کیواسطے لکھوالی اور اپنی فوج کے چہہ ہزار سوار اوسکے ہمراہ کر کے رگھناتہہ راو کو کالپی بھجوا دیا رگھناتہہ نے کالپی مین اپنا قیام سیندہیہ کے اختیار مین مناسب جانا اور فرصت کے وقت لشکر

وکلای ذوی الاقتدار ... کا بیان

... کارخانجات ...

ملازمین سرکار کے بیان مین

رسکے سرکار آبی کے ساتہہ موسوم ہوا اور اونکا رکے وزارت پیشہ خواجہ حسن کو معین ومقرر کیا تہا اور مہمانداری کی وہ سرکار خواجہ جلال الدین اور مرزا بیگ سے منسوب تھی اور ہر ایک سرکار مین سرکار مذکورہ سے ایک ایک امیر کو ہی دخل تہا چنانچہ امیر نامہ قلی میر سرکار آتشی تہے ہمیشہ سرخ جامہ پہنے ہوے اپنی خدمات پر سرگرم رہتے تھے۔

بیگمات حرم محترم کا بیان

اولاد کا بیان

کرشاہ اسمعیل کا نسب عالی ... خلعت شاہ اسمعیل تھے ... ابوالعباس شاہ تماسپ ... اوس زمانے کے شاہ ایران ... کا بیان جو ہمایون بادشاہ کے ساتھ تھے ... ایران و توران اور روم سے اون بادشاہون ...

سینہ ہیہ کو غافل کرکے پہر بندر سورت کو چلدیا اسکے بعد پنڈت بالاجی اور سینہ ہیہ نے اتفاق کرکے وکیلون کو لارڈ صاحب بہادر گورنر بمبئی کے پاس یہ کہلوانے کو روانہ کیا کہ تمہارے سرداروبنے رگھناتھ کو ہمارے حوالے کر دیا تہا مگر وہ پہر دوبارہ گریز کرکے تمہارے پاس پہونچ گیا ہی لہذا اُنکو مناسب ہے کہ نا ہبردہ کو ہمارے حوالے کر دو لارڈ گورنر صاحب بہادر نے جوابدیا کہ وہ ہمارے پاس بے بلائے آیا ہی اسلئے جانا او رنہ جانا اوسکی مرضی پر موقوف ہے ہم نہین بہیج سکتے ہین وکلا مایوس ہوکر واپس آگئے اور لارڈ صاحب بہادر گورنر بمبئی نے تین پلٹنین بندر سورت کو یہ حکم دیکر روانہ کین کہ گجرات لیلو۔ لکہا ہی کہ ایک ہفتہ مین وہ پلٹنین پہنچین اور چار گہنٹہ مین گجرات اپنے قبضہ مین کر لیا اور اُس شہر مین مرہٹونکی جانب سے جو اکثر اعرب اور دوہزار دیگر اقوام کے لوگ تہے اُنکو یراق سمیت نکالدیا۔ اور اس معرکہ کے قریب ہی سٹر ہسٹین بہادر گورنر کلکتہ نے دس پلٹن کرنیل کاڈر صاحب کے ہمراہ کرکے بمبئی کو روانہ کیا اور یہ سورت مین لارڈ گورنر بہادر کی ملاقات کو سورت مین آئے اور پونا والون کی لڑائی کا اقرار کرکے رگھناتہ راؤ سے یہ کہا کہ یہین تشریف رکہئے ہم تنہا اس مہم کو سر کرتے ہین چنانچہ یہ چار پلٹن لیکر مع جمعیت عبدالرحمٰن خان ملازم آصف الدولہ ناظم اودہ اور ۲۵ عدد توپ سے پونا پر دہاوہ کیا اور اول بمبئی پر ہی گذرتا ہوا بندر بسی پر آیا اوسکو فتح کرکے اپنا تہانہ قایم کیا اور جب وہان سے پونا پر جانے کا ارادہ کیا ہی تو سر راہ جس قدر مواضعات پونا والون کے ملتے گئے سب پر قبضہ ہوتا گیا اور اُنکی جمعیت کو جہان جہان کہ سد راہ تہی پریشان و متفرق کر دیا تہی کہ مرہٹونکو مارتے مارتے پاہین گہاٹ تک لے آئے اوسوقت پنڈت بالاجی نے گہبراکر سوائی مادہوراؤ کو پرندہ کے قلعہ مین بہیجدیا اور جواہر وغیرہ کے خزانہ پر واسطے نگرانی کے لوگ روانہ کر دئے اور شہر پونا کو جلادینے کے قصد سے اوسمین بہوس ولکڑی بہر دیا اسمین لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کی چٹھیان آئین کہ سوائی مادہوراؤ نے مکر خطوط آشتی و نرمی کے

کے نام سے مشہور تھی انکے باپ کا
اور شاہ اسمعیل کی دادی سلطان حیدر کی والدہ
اوزن حسن بیگ کی ہمشیرہ ہے۔ صاحب کتاب نے
زیب رقم کیا ہے کہ شاہ اسمعیل کے باپ
دادے ہمیشہ تخت ہدایت کے زینت دینے
والے اور سجادہ خلافت کے منور کرنیوالے
تھے اور شاہ صفی الدین کا سلسلہ ارادت
اور طریقت حضرت شیخ زاہد گیلانی قدس سرہ
کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور شیخ زاہد سے
سید جمال تک اور سید جمال سے شیخ شہاب الدین
سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی تک اور اُنسے

لکے ہین اس لئے بالفعل وہان کی لڑائی کا قصد ملتوی کردو۔ اور حیدر علیخان نے فساد برپا کیا ہے چنانچہ یہان سے فوج واسطے
اسکے مقابلہ کے روانہ ہوئی ہے بہت جلد کرنیل کاڈر صاحب کی جمعیت جہان جہان مقیم ہے جہازون پر سوار ہوکر بمبئی کو واپس
آجاوے۔ اس امر سے اہل پونا کو کہ ہنوز صلحنامہ مرقوم نہونے پایا تہا کہ فی الجملہ تسکین ہوئی لیکن بالاجی نے انگریزون کے ساتہہ
مصالحت کے فکر کرکے سیندہیہ کو لکہا کہ تم صلحنامہ کلکتہ کو اس شرط پر لکہو کہ رگہناتہ راؤ ہمکو دیدیا جاوے
چنانچہ سیندہیہ نے جرنل ہسٹین گورنر کو اونہون نے کونسل کرکے رگہناتہ راؤ کا دینا اس شرط پر کہ جاگیر واسطے
مدد معاش سیندہیہ کے تصواب سے مقرر کیجاوے قبول کرکے صلح کرلی اور صلحنامہ مرقوم ہوکر صاحبان کونسل کی مہر سے سیندہیہ کے
پاس آیا پس بالاجی کی طرف سے بہرکیف رگہناتہ راؤ کو لیکے کوپرگاؤن مین آیا۔ کہتے ہین کہ اس وضع کی ناموافقت آب وہوا سے
رگہناتہ راؤ کا چراغ زندگی ۱۴ روز مین صرصر فنا سے گل ہوگیا اور پنڈت بالاجی نے افسران انگریزون سے مصالحت
کرلینے اور رگہناتہ راؤ کے فوت ہوجانے کے بعد مادہو راؤ کو کہ اوسوقت اوسکی عمر پانچ سال کی تہی مسند ریاست پر متمکن کرکے
خود حسب اختیار بالاستقلال ہوگیا۔ ٹیپو سلطان کے ساتہہ خیال منازعت کو اپنے دل ودماغ مین پختہ کیا چنانچہ
جیسا کہ ظہور مین آیا ہے بیان کیا جاویگا۔ اور بندگان عالی جو خجستہ بنیاد مین واسطے اچہاونی کے رونق افزا تہے میر جملہ بہادر
نصیر جنگ کو ظفر الدولہ کی رکاب وشورہ شہر کی صوبہ داری مرحمت فرمائی اور عظیم الدولہ خطاب عطا فرمایا۔ چہٹی شوال
سنہ ۱۱۹۹ھ مین حیدرآباد کی طرف نہضت فرمائے ہوے اور بتدریج اپنے تمام ملک کی سیر فرماتے ہوے وجوتین نذرین پیشکش وغیرہ قبول
فرماتے ہوے اور امرا کو خلعت وجواہر اور خطابات وجاگیرات اور منصب عنایت کرتے ہوے ۴ رجادی الثانی سنہ ۱۱۹ھ مین شہر
ستو مین کہ وہی حضور کا دارالسلطنت تہا رونق افزا ہوے اور جناب بیگم صاحبہ قدسیہ کی زیارت سے مشرف ہوے اسی سال مین صاحبزادے
میر تیمور علیخان کی ولادت ہوئی تہی۔ صاحبزادی بدری بیگم کا عقد نکاح ذوالفقار الدولہ مہابت جنگ خلف امیر الامرا بسالت جنگ کے
ساتہہ کردیا اور تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر کو فوج کی نگرانی ودرستی پر مقرر فرمایا بہادر موصوف نے عرصہ قلیل مین فوج شائستہ مرتب کی

ذکر سلاطین ترکستان

ے گا وہ فرمایا اور مرزا اسمعیل اپنے چھوٹے بھائی کو ولیعہد کرکے اپنا تاج اوسکے سر پر رکھا اور کاہل مغار شینی کین اور فرمایا کہ چراغ دولت صفویہ کا ان روشنی پاویگا علی ہذا جو جو اخوات ... تباہ ہو جانیکی الغرض تمام جمعیت سے بعد قدم رضا کا ... مین جنگ کی ... کیا اور مرتبہ شہادت پایا اور ملک توران مین ابو سعید خان ابن کوچم خان نے اپنے باپ کے بعد تخت شاہی کو جلوس دیا اور چار سال گذرنے کے بعد سنہ ۹۳۹ مین وفات پائی اوسکے بعد عبداللہ خان ابن سلطان محمود شیبانی خان ... دونون نام شیبانی خان سے ... بہت مشہور ہے ... اسکا اصلی نام محمد خان اور شیبانی خان ... اوسکی کنیت ابو الفتح ہے ... کام کیا ... ابو سعید خان کے بعد ... توران زمین کی تو عبید اللہ خان ... کے قبضہ اقتدار مین آئی عبید اللہ خان بن سلطان محمود ... حکومت کے کئی مرتبہ خراسان پر حملہ کیا اور قوم ... کی خوب سرکوبی کی۔ لکہا ہے کہ بہت سے قزلباش ... ہو کر آئے اور علماء ماوراء النہر سے فتوی طلب کیا کہ اس قوم گمراہ کا قتل کرنا اور قید کرنا

اور سلاحدار سے امصار و بلاد کے ساتھہ ورباہم پیش قرار دیکر جمع کردی پس مبارز الملک بعد برسات کے حاضر ہونیکا اقرار کرکے حضور سے رخصت ہوکر تعلقہ نرمل کو چلے گئے اور چونکہ معین الدولہ غلام سیدخان قلعہ اودگیر سے حاضر ہوکر امور ریاست مین دخیل ہوئے تھے مبارز الملک نے اصلاح نجابت نگر و ظفرالدولہ کی دولت سے حضور مین عرضی پیش کی کہ فدوی کا حاضر ہونا اسپر موقوف ہے کہ معین الدولہ غلام سیدخان کو حضور سے خارج کرکے قلعہ اوسا کو روانہ فرمادین چنانچہ حضور نے انکی خاطر ایسا ہی کیا یعنی معین الدولہ غلام سیدخان کو اوسا کو روانہ کردیا اور مبارز الملک کو نہایت تاکید ی اونکی طلب مین خط لکھا

تیسرا سفر

خود بدولت ذیحجہ ۱۱۹۱ھ مین حیدرعلیخان کا تدارک فرمانے کے لئے تشریف فرما ہوئے اسلئے کہ نامبردہ نے خودسری سے اکثر ملک قاغنہ کا اپنے قبضہ مین کرلیا تہا جو امیرالامرا بسالتجنگ کے متعلق تہا۔ مگر نوبت جدال و قتال کی نہ پہونچی لہذا مراجعت فرما کے ۱۰ جمادی الاول ۱۱۹۲ھ مین عماری سواری مین مع تیغ جنگ محمد ابوالفتح خان بہادر امیرالدولہ کے نیک ساعت مین شہر مین رونق افزا ہوئے اور تیغ جنگ محمد ابوالفتح خان بہادر کو مع اصل و اضافہ پنجہزاری منصب و پانچہزار سوار اور علم و نقارہ و جہالردار پالکی و شمس الدولہ خطاب عنایت کیا اور ۱۸ شعبان ۱۱۹۱ھ مین صاحبزادی بدرالنسا بیگم صاحبہ نے بوجہ اسقاط حمل کے وفات پائی۔

چوتھا سفر

دوبارہ حیدرعلیخانکی تنبیہ کیواسطے ۱۰ ذیحجہ فرخندہ بنیاد سے حضور نہضت فرما ہوئے لیکن حیدرعلیخان نے رخ مقابلہ کا آپکی طرف سے پہیرکر انگریزونکی منازعت کیلئے متوجہ ہوا خودبدولت ۴ ماہ کے بعد مراجعت فرما کے ۲۵ ربیع الثانی ۱۱۹۲ھ کو حیدرآباد مین رونق افروز ہوئے اور اسی سال مین ۳ رجب کو دوسری صاحبزادی نقشبندی بیگم کی ذوالفقارالدولہ ابن امیرالامرا کے ساتھ مثل تکلف سابق کے شادی کی اور عید الفطر کے جشن مین قمرالدولہ منصورجنگ

بہادر کو جیغہ اور شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو جیغہ اور سیاہ پرون کی کلغی عطا فرمائی اور ۲ شوال کو وقار الدولہ

خبط دماغی کی حالت مین چھری مار کر چند روز بعد مر گئے اور ۲ ربیع الثانی ۱۱۹۰ ہجری کو مسٹر ہالن صاحب بطور حمایت انگریزون کے

بادشاہ کیطرف آئے اور ملازمت سے مشرف ہو کر تحائف مرسلہ گذرانے۔ بعد قتل رکن الدولہ شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان

بہادر کے ترقی مدارج سے قبل خدمت دیوانگی کی خالی تھی نوابصاحب نے بوجہ حضور باشی اور صداقت ذاتی کے تمام امرائے

نامدار سے شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو ہی واسطے تفویض امر جلیل دیوانی کے منتخب فرمایا بہادر موصوف نے

بسبب اپنی شجاعت منشی اور مآل اندیشی کے اس امر جلیل کو قبول نکیا بارہا ایما اور اشارہ معین الدولہ غلام سید خان کیطرف

کیا اون ایام مین معین الدولہ غلام سید خان بہادر نے بسبب ناسازی اخوان زمان اور ارکان خدیو جہان کے حضور سے

رخصت لیکر قلعہ و سامین کہ انکو بطور تنخواہ کے ملا تھا گوشہ گیری اختیار کی تہی اور وقار الدولہ کی وفات کے بعد حضور باشی

کے مانع تہی ظفر الدولہ سے ملاقات کر کے اپنے موافق کیا تہا حتی کہ ظفر الدولہ بہادر ز الملک نے خان موصوف کی سفارش

کے باب مین عرضی لکہی تہی نوابصاحب نے حسب تجویز شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کے معین الدولہ غلام سید خان

کو یاد فرمایا پس خان موصوف نے اپنے مقام سے نقل و حرکت کر کے ۱۸ شعبان ۱۱۹۴ ہجری مین بلدہ

فرخندہ بنیاد مین آستانبوس ہو کر بہرہ اندوز ہوئے اور ۲ سال تک شمس الدولہ محمد ابو الفتح بہادر کے

اتباع مین رہے کہتے ہین کہ حضور اکثر اس عرصہ مذکور مین اپنے روبرو بٹہلا کر خان موصوف کے کلام کو

اپنے ادراک مبارک کی میزان مین وزن کیا کرتے تہے اور اس اعظم عظیم الشان کی بردباری اور حلم دریافت

فرماتے تہے اور کبہی کبہی مشورے مین بہی شریک کیا کرتے تہے اور یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کبہی بلا شمس الدولہ محمد

ابو الفتح خان بہادر کے تنہا یاد نفرمایا اور جریدہ بار یاب خلوت نکیا جب حضور نے خوب معلوم کر لیا کہ خان مذ الیہ متین کامل عیار

اور عالم فہم ذی فراست ہے اور شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو سوائے امالی اور ملکی کیطرف مطلق توجہ نہین بلکہ بہادر موصوف کا مقتضائے

اختتام کار سکندر شاہ و بادشاہ آخر سلطان ... حب
ہوا چنانچہ بیجاپور شاہ جہان پور بیٹے ایران کی فوجین
... بہمنی نے ... اور شاہ ... ایران ... نے فرار کیا اور
دولت ... تین ... سکندر شاہ ... ہوگئی منقرض ہوگئی ... سے سلسلہ
سلطنت قائم ... پانچ خاندانون نظام شاہیہ ... عادل شاہیہ ... خاندان
قطب شاہیہ ... عماد الملکیہ ... بریدیہ ... نظام الملک بحری نے
نظام شاہیہ ... مین ... احمد نظام الملک کر کے ۹۰۰ ہجری مین علت
... سال سلطنت ... اور ... خلف ... بیان نظام
... ادراک ... سال ... آراستہ فرمایا۔ تاریخ
... الملک ... نے ... برہان نظام الملک
... فرشتہ مین مرقوم ہے ... ابراہیم ... بیچ
... اپنے عہد سلطنت مین شاہ ... حکم ... دیکہ
... مذہب تشیع قبول کیا اور ... رشاہ
... بیجاپور ... عہد ... دو ... سے ...
... نظام ... کو ... انتقال کیا
... جب اس نے ... الملک ... تخت پر بیٹہا
اوسکا بیٹا حسین نظام الملک

ذکر عادل شاہیہ سلاطین بیجاپور

اور عادلشاہیون مین یوسف عادل شاہ نے
بیس سال تک سلطنت کی اور ۹۱۶ ہجری مین وفات
پائی چنانچہ اوسکی وفات کا مادہ تاریخ
چنانچہ شہنشاہ عادل ناندہ ہے اور اسکے
بعد اسمعیل شاہ نے سریر سلطنت کو زینت دی
قوم کمال خان دکنی سے ہے اور اسکا مدار المہام ہتا
... کمال خان ... کر کے نادی کرا دی کہ اس گروہ
مین کوئی شخص قلعہ بیجاپور مین نہ رہے اور دو
اسمعیل شاہ کے اور نو زبان سلطنت کا ہوا آخر کار
اسمعیل کی والدہ کی تدبیر سے ایک غلام ترکی نے
اوسکو مار ڈالا اور سلطنت پر اسمعیل عادل شاہ نے تخت
استقلال پر علم حکومت کا پہیرا اور دیا۔
خاندان قطب شاہیہ مین سے محمد قلی قطب شاہ
کے بیٹے ... اوسکو ۹۵۰ ہجری مین زہر دیکر ہلاک کر دیا اور خود
اپنے باپ کا جانشین ہو گیا۔ اور ۹۵۰
مین اپنے ... کو بیٹا ... بریدیہ ہوا ... سے
امیر برید بادشاہ ہوا اور خاندان عمادیہ سے ابتدا
قوم سلطنت کا فتح عماد الملک نے کیا ۹۲۳
بعد اوسکا بیٹا علاء الدین
مین تخت ... ہو ... عماد الملک
اور خاندان ... خان حبشی ... ہوا

طبیعت سوای گرداوری بہادران عرصہ نبرد اور اسپان ہامون نوردکے کسی طرف متوجہ نہین پس معین الدولہ غلام سید خان بہادر کو بعض بعض مقدمات سپرد کئے اور بعد کثرت پند و نصائح کے تصدیعونکو حکم ہوا کہ اونکیطرف متوجہ ہوکر رجوع کرین اور انہی ماہ مین شمس الدولہ محمد ابو الفتح خان بہادر کو چہہ ہزار سوار و ہفت ہزاری منصب و شمس الملک خطاب اور ایک جیغہ بجمند کی سرا سرموتیون سے جڑا و عنایت ہوئی اور معین الدولہ غلام سید خان بہادر مرجع مہمات کو ایک پرخانہ مرصع اور کلغی سیاہ پرون سمیت اور ایک جوڑہ بجمند مع سرا سری مروارید اور ملبوس خاص اور مشیر الملک کے خطاب سے سرفراز ہوئے اور یہ بہی معلوم ہونا چاہئے کہ میر عالم بہادر نے اپنی کتاب مین جسکا نام حدیقۃ العالم ہے یہ لکہا ہے کہ مشیر الملک غلام سید خان بہادر نے بساط بوسی کے شرف حاصل ہونیکے بعد دو سال تک شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر کے خوف سے جو امر اونکے دلمین مکنون تہا اوسکا اظہار نہ کیا اور اس عرصہ مین کمال تملق و چاپلوسی سے پیش آکر اظہار صداقت سے بہادر موصوف کیساتہ اپنا رابطہ بڑہایا اور خوب ہمراز ہوکر اپنا رفیق بنالیا اور سرکاری کفایت کے باب مین باغ سبز ہتیلی پر دکہلا دکہلا کر زمین کی افزونی سے سال بسال عمال پیشہ و محصول تجارت سوداگران پر اور لوگون کے مال و اسباب و مکانات جبراً قہراً لیکر ہر حیلہ سے کہ محض ظلم تہا خداوند نعمت کو خوب اپنی طرف متوجہ کرلیا اور جبکہ اپنے آپکو معتمد علیہ پایا تو رفتہ رفتہ تمام مقدمات مالی و ملکی مین دخیلکار ہوکر مدار المہامی کی خدمت بلا مخلع ہونے کے اپنی ذات سے متعلق کرلی پس مشیر الملک غلام سید خان بہادر کے زمانہ مین شرفا اور علما اور صلحا اور سادات اور مشائخ نے بڑی بڑی اذیتین و تکالیف شاقہ سہی ہین حتی کہ اکثر جلاوطن ہوکر چلے گئے اور بعض نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اور جو لوگ مفتری بدباطن و اجلاف تہے اونکی تقدیر کا ستارہ خوب بلند ہوا اور غربا اور روسیلہ شخصونکے انعامات ضبط کرلئے گئے اور تنخواہ نقدی منصبدارون کی فی روپیہ ۲ مقرر کی گئی اور انہین ۲ مین تمام حقوق مثل حق وکالت‌نامہ حق چوبداری حق متصدیان وضع کرلیا جاتا تہا اور باانیہمہ تب ہی کسیکو ماہ بماہ وصول نہوتا تہا بعضونکو

ششماہی اوربعضونکو اس سے بھی کم اکثر لوگ آہ وفغان سے جان بلب ہوتے تھے اور محتاج لوگ فرزوقی محصول اور تنخواہونکے وصول نہونے اور فاقہ کشی کیوجہ سے ہلاک و برباد ہوگئے اور صاحب استطاعت جور وستم کے اندیشہ سے قالب بیجان تھے تسبیح الحفیظ کی سب چھوٹے بڑون کی زبانپر جاری تھی الحق عاملہ اللہ بما عملہ خیر اس قصہ کو چھوڑکر اب اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون چونکہ مزاج حضور کا شکار کیطرف مائل تھا اور بنکراج کے تالاب کے کنارہ پر جو شہر سے جانب شرق دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے شکارگاہ حیرت اشتباہ شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر کے اہتمام سے اسی سال مین تیار ہوئی تھی واسطے دور کرنے تردد کے تشریف فرما ہوئے اور چند روز وہان قیام گزین رہے اور دوبارہ بارہ کوس کے احاطہ مین بطور قمرغہ کہ ہندی اسکی باگری شکار کرکے مراجعت فرمائی اس اثنا مین یہ خبر آئی کہ مبارز الملک سرحانکی بیماری سے مرگئے اور خلعت استقلال کا احتشام جنگ خلعت مبارز الملک کے نام سے روانہ ہوا ۲۰۔ رمضان ۱۱۹۵ھ ہجریہ مین شمس الملک شمس الدولہ تیغ جنگ محمد ابوالفتح خان بہادر کی ولد قمر امین نونہال حدیقۂ جاہ و والی اختر برج کامرانی اعنی فرزند سعادت پیوند شمس الامرا ثانی ابوالفخر محمد فخر الدین خان بہادر کی ولادت ہوئی۔

پانچوان سفر

۱۷ محرم ۱۱۹۶ھ مین شہر سے روانہ ہوکر قلعہ محمد نگر کے حوالی مین سیر شکار کرتے ہوئے ساڑھے تین مہینہ کے زمانہ تک کوچ و مقام کرتے ہوئے اپنے ممالک محروسہ کی سیاحت کی طرف متوجہ تھے کہ اسی اثنا مین ۱۵ جمادی الاول کو کولاس کے قلعہ مین قیام گزین تھے کہ ناگاہ صمصام الملک نے عارضہ جسمانی سے سفر آخرت کا قصد کیا چونکہ وہ خیرخواہ خاص و عام اور نہایت لائق شخص تھے گاہ گاہ اشعار ہندی و فارسی لکھکر حضور کی خدمت مین وقت فرصت کے عرض کیا کرتے تھے خود بدولت کو اونکی وفات کا رنج ہوا لہذا اس ملال کے رفع کرنے کی غرض سے سپاہ اور اضراب جنسی بان وغیرہ ملاحظہ کرنے لگے چنانچہ اولاً تمام تیرانداز ممتاز و قراولان قدرانداز

شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر کے اہتمام سے مجاہدان دین اور غازیان نصرت قرین نے جوق جوق حاضر ہوکر اپنی سپاہ گری کے فن کو جلوہ گر کیا اونکے بعد گولہ انداز اور پلٹنون کے جوانون نے آگے بڑہکر توپین بندوقین و رہکلہ وغیرہ کے کمال سرعت سے مثل تار برقی کے علی الاتصال سر کئے اور باندار اور برق انداز اپنی چستی چالاکی مین گوی سبقت رعد و برق سے لے گئے اونکے بعد معاودت کرکے حیدرآباد مین رونق افروز ہوے اور اسی مہینے کی ۲۸ تاریخ کو تالاب حسین ساگر کی سیر کی وہان پر چراغون کی روشنی اور آتشبازی بکثرت تہی پہر چوتہی جمادی الثانی کو جمعہ کے روز شہر مین داخل ہوے اور بعد نزول اجلال کے شاہ فیض اللہ صاحب اور شاہ امیر اللہ صاحب خلف شاہ رضا صاحب کی ملاقات کیواسطے ارادہ فرمایا واضح ہو ۲۵ رجب سنہ حال کو مسٹر ہالن صاحب مرخص ہوکر بندر کتل کو روانہ ہوے اور سلخ رمضان شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر کو جوڑ ہیجبند کا عنایت کیا اس عرصہ مین احتشام جنگ ابن ابراہیم بیگ دہونسہ کی بے اعتدالیان سمع شریف مین پہونچین جنکو ونکے باپ کے بعد سند استقلالی سے متعز فرمایا تہا لہذا اس نااہل کی تنبیہ کیواسطے شمس الدولہ محمد ابوالفتح خان بہادر کو ارشاد ہوا بہادر موصوف نے حسام الدینخان عرف کہانسی میان کو اپنے آدمیون سے روانہ کیا اونکے بعد حضرت صاحبزادہ ہمکندا قبال اکبر علیخان بہادر کو اسد اللہ کا خطاب دیکر خصت فرمایا احتشام جنگ ابن دہونسہ نے اگرچہ مقابلہ مین کمی نہ کی لیکن فتح حسام الدینخان کی ہوئی اور وہ قلعہ نرمل مین مقیم ہوا حضرت نے اس سال محمد امجد خان بہادر کو سربلند جنگ کا خطاب عنایت فرمایا اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ اسی سال مین امیر الامرا بسالت جنگ محمد شریف خان بہادر کی رحلت ہوئی جو حضور کے چھوٹے بہائی تھے۔

——— ۱۰ ———

چھٹا سفر

۶ ذیحجہ سنہ روان مین حیدرآباد سے نکلکر خود آپنے بنفس نفیس قلعہ زیل کو توجہ فرمائی اور جب لشکر ظفر پیکر
مقام ایلورہ مین پہونچا ۳ محرم ۱۱۹۷ھ مین دولہ رائے کو فوج کا افسر کرکے قلعہ جگتیال کے محاصرہ
کرنے کو مامور فرمایا اور نوسلم انگریز کو سرگروہاے مذکورہ کی تعیناتی سے نامزد کیا سرگروہ مذکور نے حسب الارشاد
والا زمام عزیمت کو اسطرف متوجہ کیا اور وہان پہونچتے ہی اپنے مقصود کی طرف متوجہ ہوکر توپون اور
کرنال کے گولون سے باشندگان قلعہ مذکور کے اندر زلزلہ قیامت کا برپا کیا ایک شخص ظفر الماس قلعدار نے
۲۸ محرم کو قلعہ مذکور اولیاے دولت کے سپرد کیا اور اپنی خطا کی بخشش کا طلبگار ہوا خود بدولت نے اوسکی
خطا معاف کرکے وہ قلعہ اوسیکو دوبارہ دیدیا اور آپنے قلعہ کا ملاحظہ فرماکر اپنے مقصود کی طرف توجہ
فرمائی اور گنگا سے عبور فرماکر وہان سے حسب سند عاپنڈت پردہان کی ماہ روان کی ۲۲ تاریخ کو صاحبزادے
سکندر اقبال اسد الدولہ میر اکبر علیخان بہادر کو کہ وہ بھی سفر مین شریک تھے سوائی مادہوراو کے بیٹے کی
شادی مین دعوت کے لئے شہر پونا روانہ فرمایا اور خود بدولت پسر ابراہیم بیگ دہونسہ کی گوشمالی کے
لئے متوجہ ہوئے وہ بھی خوب ساز و سامان سے قلعہ جگتیال کے میدان مین خود بدولت سے مقابل ہوا
ایسی لڑائی ہوئی کہ نہ دیکھی تھی نہ ایسی سُنی ہو اُسوقت خود بدولت آہنی ہودے مین سوار تھے شمس الملک محمد
ابو الفتح خان بہادر خواصی مین اور حکم فاقتلوہم حیث وجدتموہم کا جاری تھا جو کوئی مدد کا خواہان ہوتا
تو خود بدولت شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر سے فرماتے کہ مدد و معز الیہ بارگاہ کے لوگون
کو جنگ کی ترغیب دیتے تھے حتی کہ اسی قصہ مین شام ہوگئی بہت سے لوگ جانبین کے مقتول
و مجروح ہوئے دلاور جنگ انگریز طرفدار احتشام جنگ پسر ابراہیم دہونسہ بھی زخمی ہوا اس اُسوقت

فوج عظیم نے گریز کیا اور وہ برگشتہ بخت سرنگون ہوا بہت سے نشان کارٹوی اور پیادے اور رہیلون
کے سواران لشکر نواب صاحب کے ہاتھ آئے اور سدن پاگاہ کے سوارون نے نہایت سربازی و جانفشانی
کی جب یہ بہرات گذری تو اوسوقت احتشام جنگ کی جان ودولت پر آبنی اور کمال نیازمندی اور عاجزی
کے ساتھ امن کی طلبگار ہوئی خوبدولت نے اپنی رحم مزاجی کیوجہ سے اوسکی معذرت کو قبول فرمایا اور اپنی
عادت ستمرہ کے موافق محل مین اوترنے کا حکم دیا اوسکی صبح کو دربار کیوقت شیر الملک کو بھیجکر احتشام جنگ کو بلوایا
اور اوسکے جرایم کو عفو کیا اور رخصت کیوقت ایک عدد سرپیچ عنایت کیا پس اپنے آدمیونکا قلعہ نرمل مین بندوبست
کرکے آپ مع تمام پردگیان عصمت مآب کی سیر کیواسطے تشریف فرما ہوئے اور بعد و کامیابی کے جب ادہر آمد
کا ہوا خوبدولت ہنوز اسی نواح مین تشریف رکھتے تھے کہ صاحبزادے سکندر اقبال سدالدولہ ولد میر اکبر علیخان
بہادر دعوت پونا سے فارغ ہوکر واپس آگئے اور شرف ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے پس بتدریج آہستہ آہستہ
جمعہ کے روز ۴ رجب ۱۱۹۶ ہجری مین شہر مین رونق افزا ہوئے اور ۲۲ رمضان سنہ روان مین محمد صفدر خان بہادر
کو صوبجات دکن کی دیوانی اور اسجع الملک اسجع الدولہ غیور جنگ کے خطاب سے سرفراز کیا اسکے بعد
جب بجسب تجویز سابق خیر اندیش سرکار اور خدمت گزار وفادار معتمد علیہ کیخاطر خواہ متحمل بار خدمت
دیوانی کا جانا کر شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر سے مشورہ کرکے تمام مقدمات مالی وملکی شیرالملک
غلام سید خان بہادر کے سپرد فرمائے اور بحالی وتقرری کا مختار کیا اور اسی کے متصل سنہ حال
مین راجہ دیانت ونت رائے رایان اور راجہ امانت ونت نانا پنڈت کہ دفتر دیوانی دکن
اور دفتر مال کا اونکے پاس تہا حکم ہوا کہ مدار المہام ہذا کی طرف بلا وسواس رجوع کرین
اور سب طرح سے انکی اطاعت بجالاوین سید عالم بہادر کا بیان ہے کہ اس کے بعد

اور تمام خوبیون کے ساتھ لباس عصمت سے بھی
آراستہ تھی اور اوسکا تخلص مخفی تھا اور دیوان مخفی اوسکا ہے
کا کلمات اونکی زبان سے نکلتا تھا اوسکا مزار دوم زمانی ہے
بریشان گشتہ ام

اولاد امجد کا بیان

اس سلطان کے تین فرزند تھے محمد مراد محمد سلیم بادشاہ
جہانگیر دانیال اور بیٹیان تین شکر النسا بیگم
آرام بانو بیگم محمد اوسنے تخت نشین ہوکر دکن مین
رحلت کی۔ اور محمد سلیم المخاطب
بجہانگیر بادشاہ نے ۱۰۱۴ھ مین عرفات کو اپنے
دکھا ہو کر بقضاء الٰہی رحلت کی۔
قسم سے عزت دی اور دانیال نے ۱۰۱۳ھ کو دی
عمر کے اندر اواخر شعور تہی سے انتقال کیا۔ اور شکر
النسا بیگم اور آرام بانو بیگم بعد انقضای ایام حیات
کے عالم جاودانی کو روانہ ہوئین

ایران اور توران کے اون سلاطین کا
بیان جو اکبر کے ہمزمانہ تھے

مملکت ایران مین شاہ طہماسپ کی رحلت کے بعد ۹۸۴ھ مین اپنے باپ
کے تخت سلطنت پر جلوس کیا اوسکے جلوس
کے بعد محمد خان والی توران وجانی بیگ خان اوزبک

تیسری سلطنت ... (heading in box, partly illegible)

نے جنگ وجدال کرکے
خان توران مین توران سے سلیمان روم
فتح حصل کی اور اسی کے قریب سلطان کے آیا تھا
سے کہ وہ واسطے تاخت وتاراج ایران کے اورنقشبند کیا
جنگ کی انجام کار اوسکو بھی شکست ہوئی اور سرحدون کی
اور بغداد اور خوزستان کے سرحدون کے قلعہ مین ڈالی
خوب شیبک اور خان احمد گیلانی کو قلعہ مین ڈالا اور ہیروان
کردیا۔ اسکے بعد گرجستان اور زمین داور
اور گیلان اور دارالاقامت قندھار وغیرہ کو اپنے
اورنگ مین برات وغیرہ نقلیس مین وفات
پائی۔ اسکے بعد ۹۸۵ھ مرشاہ طہماسپ
مشہور سے تختگاہ میں اسمعیل مرزا اوسکا جانشین
سال ڈیڑھ برس کی عمر مین جلوس فرمایا اوسکا
نہایت سفاک اور خونریزی مین بیباک تھا
صرف ایک سال چند ماہ سلطنت کرکے وہ مرا
... ۹۸۵ھ مین اوسکی خواہر پریخانم
بنت طہماسپ صفوی نے بعض امرا
سلطنت کو اپنے ساتھ متفق کرکے
اور مضان کی ۲۲ شب کو بیچارا شہید ہون
نے مرزا اسمعیل سے اتفاق کرکے
... کو ... مرزا اسمعیل کو زہر دیدیا ہے

معزالیہ نے عزل و نصب مین کیا گیا ورق گردانی کی ہے اور اسی سال مین نجم الدولہ حسب الحکم واسطے تنبیہ زمینداران مرتضی نگر عرف کوٹور کے مامور ہوئے اسی سال مین مشیر الملک غلام سید خان بہادر نے اپنے خلف الصدق سیف الملک شیر الدولہ سہدار جنگ مرتضی خان بہادر کی شادی اشجع الملک ولد منیر الملک بہادر کی صاحبزادی کے ساتھہ ۵ ذیحجہ کو نواب مع محلات خاص کے تشریف فرما مہانسرا کے ہوئے اور ایک کشتی جواہر اور دو خوان اقمشہ پوشاک و ۵۰ ہزار روپیہ نقد نذر مین قبول فرمائے۔

ساتوان سفر

خود بدولت نے ۱۲۰۱ ہجری مین واسطے جنگ ٹیپو سلطان کے کوچ فرمایا مشار الیہ نے حیدر علیخان کے انتقال کے بعد اپنے پدر کا جانشین ہو کر بندگان عالی و سرکار پیشوا سے منازعت و مخالفت اختیار کی تہی۔ اور قلعہ ابت گدھ کے قریب سرداران مرہٹہ سے کہ وہ بہی بعد مصالحت افسران فرنگ و بعد فوت رگھناتہ راو کے بالمشافہ مشورہ کرنے کو مہم مذکور کے اندر پونا سے ارادہ کر کے روانہ ہوئے تہے ملاقات کی بعد گنگاش کے اس قرار داد پر کہ ملک سرکار اور پیشوا کا ٹیپو سلطان کے قبضہ سے نکالکر یون کرنا چاہیے کہ ملک سرکاری اولیائے دولت کے قبضہ مین دینا چاہیے اور ملک پیشوا کا دو تنخواہ دست تصرف مین کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ ٹیپو سلطان کی مملکت مین قلعہ بادامی دہار ور وغیرہ جو فتح ہووینگا یہ انتظام ہو کہ نصف سرکار عالی مین رہے اور نصف سرکار پیشوا مین اس امر کی خوب پخت و پز کر کے اس مہم کو سال آئندہ پر مقرر کر کے پنڈت بالاجی نے پونا کو مراجعت کی اور مہو داجی بہونسلے کو اس سے پہلے رگھناتہ راو کا شریک حال ہوا تہا بالاجی کی موافقت سے بندگان عالی سے خطرناک ہو کر دو ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اور پچاس توپین لیکر پونا کو آیا اور بالاجی سے ملاقات کی پنڈت بالاجی نے صلاح مشورت کے بعد اس اقرار پر کہ اگر مہو داجی شریک

حال ہوا اور ٹیپو سلطان کی جنگ مین کوتاہی نکرے تو اس تقدیر پر جو سومی الیہ کے ملک مین فتح ہواوسکے چھ سہام کرنے چاہیین دو حصے تو ملازمان بندگانعالی کو سپرد کرنے چاہیین اور دو حصے سرکار پیشوا کے حوالے کردینے چاہیین اور ایک حصہ سودہا جی کو ملے اور ایک حصہ مین سے نکوجی اور ہولکر نصف نصف تقسیم کرلین یہ تمام امور طے کرکے سودہا جی کی سب طرح سے دلجمعی کردی اسکے بعد رخصت کردیا۔ بندگانعالی نے ۵ شعبان کو دارالخلافت حیدرآباد کو مراجعت فرمائی اس سفر مین مرشدزادہ آفاق اسدالدولہ محمد اکبر علیخان بہادر کو منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار با ہی مراتب اور آصف الملک خطاب اور صاحبزادے میر ذوالفقار علیخان بہادر کو چھ ہزاری منصب چھ ہزار سوار با ہی مراتب نصرت الدولہ خطاب عنایت ہوا اور محمد سجانخان منصب چارہزاری اور خطاب بہادری سے سرفراز کئے گئے۔ مسٹر جانسین صاحب جو کلکتہ سے روانہ ہوکر حیدرآباد مین وارد ہوئے تھے ۲۱ ربیع الاول ۱۱۹۹ھ مین اونکی قیام گاہ پر رونق افروز ہوئے اونہوں نے چند خوان اقمشہ اور دیگر تحفے عطردان پاندان اور سات ہاتہی زردگاریون کے اور ایک پالکی جہالردار نظر انور مین گذرانی اور ۲ جمادی الآخر مین مسٹر مذکور کو جواہر دیکر کلکتہ کو رخصت کردیا۔ پس ماہ ذیقعد کو آخر سال مین حضور پر نور بلا ساز و سامان کے قلعہ محمد نگر کو روانہ ہوگئے اور شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر کو مرصع دستبند مع سلک موتیون کے اور ابوالفتح محمد فخرالدینخان بہادر مد ظلہ العالی خلف رشید شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر موصوف کو کہ اوسوقت انکی عمر چار سال کی تہی خورشید الملک خورشید الدولہ امام جنگ محمد بہاءالدین خان بہادر خطاب مورثی اور ۲۵ ہزار کی جاگیر تعلقہ نرکہوڑا میں سے عطا فرمائی اس عرصہ مین کشن راؤ بلال وکیل بالاجی کا آیا اور وہانکی کیفیت عرض کرکے سلسلہ جنبان کوچ کا ہوا بندگان عالی نے فرمایا کہ اوس مہم کے سرانجام دینے کے لیئے ۵ لاکہہ روپئے پہونچنے چاہیین اگر اسقدر زر نقد بالاجی روانہ کردین اور ملک بیجاپور اور قلعہ محمد نگر کی گذاشت لکہدین اس شرط پر کہ جب ملک ٹیپو سلطان کا سر ہوگا اور بموجب قرارداد کے تقسیم عمل مین آویگی تمہارا ملک واپس کردیا جاویگا۔ وکیل مذکور نے عرض کیا کہ زر نقد تو حضرت بالفعل معاف فرماوین اور ارادہ کوچ کا کیجئے البتہ

ملک عدم کی جانب روانہ کیا ابن سکندرخان
بعد جانی بیگ خان جو عبداللہ خان کا
باپ تہا ۹۹۱ھ مین جانی بیگ خان کی سند
پر تمکن ہوا اور ۹۹۱ھ مین اوس نے
وفات پائی اوسکے بعد جب عبداللہ خان
ابن سکندرخان سلطنت پر مستقل ہوا تو اوس
مصالحت کو جو خوانین توران نے شاہ
طہماسپ والی ایران سے کی تہی نقض عہد
کرکے خراسان پر غالب آیا اور ۹۹۶ھ
مین ہرات کو مسخر کیا واقع ہوکر ہرات کے
تسخیر کرنے کے بعد عبدالمومن خان نے
اپنے باپ کی خدمت مین درخواست کی
کہ بعد اسکے جو مملکت میری سعی سے
مفتوح ہو وہ میرے متعلق رہنی چاہیے
باپ نے اسکو قبول کیا۔ اسکے بعد عبدالمومن خان
نے مشہد مقدس پر لشکر کشی کی اور ۹۹۸ھ
مین بعد محاصرہ اور جدال و قتال کے اپنے
تصرف مین لایا اور ۱۰۰۲ھ مین نیشاپور اور
سبزوار پر متصرف ہوا ان فتوحات سے

[illegible]

اوسکی نخوت اور غرور کو افزونی ہوگئی اور
اوسکی طبیعت مین نافرمانی کا مادہ پیدا
ہوگیا اور باپ کے تغیر کرنے کا ارادہ کیا
باپ اوسکے اس ارادہ پر مطلع ہوکر [illegible]
اپنے اوسکے مدافعت مین کوشش کی لیکن
اور اوسکی مدافعت کا سرانجام فرزند نا خلف
کچہہ فائدہ نہین ہوا [illegible] ۱۰۰۶ھ
کے احوال نا ہنجار سے تنگ آکر مورخون نے
مین اس بیدادانہ انتقال کیا۔ مورخون نے
اس واقعہ کی تاریخ قیامت قائم شد مین
سلطان

اس واقعہ کی تاریخ [illegible] مین سلطان
سلیمان نے ۹۷۴ھ مین وفات پائی تو اس
جب سلطان الیہ نے ۹۸۲ھ مین وفات پائی اسکی تاریخ ہے
واقعہ کے بعد سلطان مراد ثالث خلف سلطان سلیم ثانی
سے جلوس کیا اور سلطان مراد ثالث نے نام سلطنت
سلیم ثانی اپنے باپ کا جانشین ہوا اور اسکے سلطان
محمد ثالث بن سلطان مراد ثالث نے ۱۰۱۲ھ مین انتقال کیا
اپنے اختیار مین کی اور [illegible] سلطان احمد نے اوسی سال تخت پر جلوس کیا
اسکے بعد سلطان احمد بن سلطان محمد ثالث سلطان سلیمان کی جا
چودہ برس حکمرانی کرکے وفات پائی اسکے بعد سلطان مصطفی [illegible]

اعانت ضرور کیجائیگی اور چونکہ بالاجی سرکار کا نہایت احسانمند ہو لہذا گذاشت مذکور سے دریغ نہوگا خودبدولت نے اوسکو صادق الاقرار سمجھکر اوسکے معروضہ کو قبول فرمایا اور قصد سفر کا کیا۔

آٹھوان سفر

خودبدولت نے آخر عشرہ محرم سنہ ۱۲۰۳ مین بسبب تعجیل وکلای مرہٹہ کے بلدہ سے خروج فرماکر نواح عیدگاہ مین نزول فرمایا چونکہ اون ایام مین شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر نے جشن شادی تسمیہ خوانی خورشید الملک محمد بہادر الدینخان بہادر یعنی شمس الامرا ثانی ابوالفخر محمد فخرالدینخان بہادر کا شروع کیا تہا تتمہ ساز و سامان کی باربرداری کرکے ہمراہ رکاب سعادت ہوئے خودبدولت اونکی خاطر تا ایام انصرام شادی مقام مذکور پر قیام گزین رہے اور بہادر موصوف نے وہین باقی لوازمات ادا کئے مشہور ہو کہ اس تقریب مین کئی لاکھ روپے صرف ہوئے متواتر ڈیڑہ مہینے تک جلسہ ہا ہر خاص و عام کو ۹ اور ۱۱ خوان کا طورہ کھانے کا دیا گیا اور اپنے تمام رفقا کو ادنی سے اعلی تک خلعت فاخرہ مع دوشالہ بیش قیمت اور عمدہ کمخواب بہت جنگ کے اہتمام سے عنایت کیا اور ہر روز تکلف بالائے تکلف ہا اور سرور و انبساط کا بازار تسل رقص و رنگ و آتشبازی و آرائش وغیرہ کا خوب گرم رہا اور اہل دعوت ارباب محفل او رخاص و عام تماشائی اوسکے مشاہدہ سے شگفتہ خاطر ہوے اور دوسرے صفر کو حضور کی ضیافت کے دن شیر الملک غلام سید خان بہادر خلف بہادر موصوف نے اوسکے واسطے بطور رسم حنابندی کے بوجہ کمال اتحاد قلبی کے نہایت تزک و زینت و رونق سے شادیانے بجتے ہوئے مع تمام امراکے غنی یار خان کے ہاتہ تمام خلعت سے اعلی مع جواہر بیش قیمت کے لیکر حاضر ہوا اور انہوں نے حلقہ انبساط کو فراخ و کشادہ کیا اور خودبدولت نے تشریف رزاقی فرماکر دولہہ کیطرف سے ہر ایک کو موافق اوس کے رتبہ کے عطریان عنایت فرمایا اور ہر قسم کی نذر شمس الملک محمد ابوالفتح خان بہادر کی پذیرا فرماکر خوابگاہ مین خلوت گزین ہوے اور اس مہینہ کی ساتوین تاریخ کو جب رسم تسمیہ خوانی کی ادا ہوچکی تو خودبدولت نے نذر شادی کے معاوضہ مین بہادر محتشم الیہم کو سرپیچ مرصع عنایت فرماکے آٹھوین تاریخ کو کوچ فرمایا اور لنگر حوض پر رونق افروز ہوے

اور اوسکے دوسرے روز قلعہ پرینڈہ پر نذرین لیکر سوار ہو جو عظیم الدولہ اور رفعت الدولہ کے اہتمام سے مرتب ہوا تھا اور ۰ تاریخ کو امیر الممالک مہابت جنگ کو خطاب شجاع الملکی اور سند بحالی تعلقہ ادہونی وغیرہ کی اور مرصع سرپیچ مع کلغی اور سلک مروارید کے عنایت فرماکر نقارہ دولت کا بلند آوازہ ہوا - اور پیاپے چند منزلین قطع کین اس عرصہ مین شہریار الدولہ قلعدار رایچور شرف ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے اور وہانکی آب ہوا کا حال بیان کیا اونکی ترغیب کے موافق خود بدولت نے زمام عزیمت کو سیر کے طور پر قلعہ مذکور کیطرف متوجہ کیا اور تالاب کے کنارے پر رونق افزا ہوئے اور چند روز تک وہان قیام رہا اور ہر روز نوازی مین نشست فرماکر شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور رشید الملک غلام سید خان بہادر اور رفعت الدولہ اور دیگر امرائے نامدار کے خیمونکی طرف توجہ فرماتے تھے اور روشنی و آتشبازی و رقص و رنگ وغیرہ کا ملاحظہ فرماتے تھے اور ہر ایک کی نذر قبول فرماتے تھے - کہتے ہین کہ اس نشاط مین صاحبزادۂ آصف الملک میر اکبر علیخان بہادر کو مع اصل و اضافہ کے نوہزاری منصب اور نوہزار سوار اور سکندر جاہ کے خطاب سے ممتاز کیا - اور ناصر الملک میر مغلعلیخان بہادر کو مع اصل اور اضافہ کے منصب نوہزاری اور نوہزار سوار اور خطاب ہمایون جاہ سے سرفرازی بخشی اور اوسیکے ضمن مین اکثر اراکین دولت بھی مناصب عالیہ اور اور عمدہ خطابون سے بہرہ ور ہوئے چونکہ خود بدولت کی طبیعت اوس نواح کی سیر و شکار سے سیر ہوگئی تو رایات عالیہ نے وہان سے نقل و حرکت کی اثنار راہ مین ۱۵ تاریخ کو پنڈت بالاجی اور ہری رام پھڑکیہ جو پنڈت پردہان کی طرف سے اس مہم پر مامور ہوئے تھے صاحبزادے سکندر اقبال سکندر جاہ میر اکبر علیخان کے استقبال سے فائز شرف ملازمت ہوئے - ۲۹ تاریخ کو پنڈت راؤ بالاجی اور مود ہاجی بھونسلہ بھی اپنے لشکر سمیت لشکر نصرت اثر سے ملحق ہوئے پس سب لوگ اتفاق کرکے بعد مسافت طے کرنے کے تیس چالیس کوس کے فاصلہ پر قلعہ بادامی سے کہ وہ ٹیپو سلطان کے

ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات

تصیف میں تھا پہونچے اور وہان خیمہ زن ہوکر بندت پردہان کی خاطر سے محاصرہ کا قصد کیا اور ٹیپو سلطان
کہ اسکے قبل اوس نے ہولکر سے سازش کر رکھی تھی۔ دونون لشکرون کے جمع ہونے سے اندیشہ مند
ہوکر اپنے وکیل کو اوسکے پاس روانہ کیا اور دوبارہ ہولکر سے جانب داری کا اقرار کرکے مشار الیہ سے دلجمعی
حاصل کی پس سرینگ پٹن سے نکلکر موضع بنگلور سے کوچ کیا جسکو اپنا فرودگاہ بنا رکھا تھا
حضور نے کہلا بھیجا کہ اگر تمکو لڑائی کرنی منظور ہے تو اور آگے آؤ اور اگر تمکو صلح مد نظر ہو تو اپنے وکیل کو بھیجکر معاملہ
کا تصفیہ کرو اس ضمن میں خودبدولت نے بیجاپور کا معاملہ پیش کیا اور بالاجی نے اوسکی گذاشت دینے
مین انکار کر دیا چونکہ وہ مقام قلب تھا اس لیے شیران با تدبیر کو شب خونکا اندیشہ ہوا اس امر کی اطلاع کرکے
رونق افزائی پر وہان سے خودبدولت کے مزاج کو متغیر کر دیا پس خودبدولت نے اونکے کہنے سے بہت سی رد و
بدل کی بعد ازان باین شرط کہ جسقدر ملک ٹیپو سلطان کا فتح ہو اس مین سے ایک حصہ سرکار عالی کا ہو شمس الدولہ
برادر رکن الدولہ کو ہمراہ سات ہزار سوار مع کل افسران متعینہ انکے جو رکن الدولہ کیوقت میں تھے اور ایک ہزار سوار سے
حشمت جنگ کو اور انکے علاوہ اکثر جمعدار اور جاگیردارون کو روانہ کیا چنانچہ محمد داؤد خان بہادر قوم
خلیل جد مادری راقم کو بھی کہ سات سو سوار کے رسالدار تھے اور پرگنہ مغل گدہ بعوض اسکے جاگیر اور صاحب
خطاب و نوبت اوسوقت کے تھے اور فیل نشین و پالکی نشین تھے چنانچہ اس سفر مین فیل خاصہ
کی پیٹ لگ گئی تھی اور چونکہ خان موصوف کا ہاتی نہایت تیز دم اور عمدہ تھا تو شیر الملک کی تجویز سے پسند ہوکر چند روز
اسپر عماری کسی گئی اور خودبدولت کئی منزل تک اسمین تشریف فرما رہے اور لودہی خان وغیرہ کل سرداران نامی کے
ہمراہ تین ہزار سواران جرار کو کرکے واسطے اعانت مرکوہا سے لشکر پونا کے چھوڑکر برخاست فرمایا ۸ رجب المرجب کو کالے چبوترہ
کشنا کے دریا سے عبور فرماکر کوچ و مقام پے درپے کرتے ہوے ۲۹ ماہ مذکور کو داخل حویلی فرخندہ بنیاد ہوے ہنوز کچھ آسودگی

سنوئی تھی کہ منہونے وہاں یہ تازہ اخبار گوش گزار حاشیہ بوسان بساط فیض انبساط کا کیا کہ بعد مراجعت سواری مبارک کے لشکر قاہرہ نے قلعہ بادامی کا محاصرہ کر کے حارسان ٹیپو سلطان کے ہاتھ سے چھوڑا لیا بادشاہ نے یہ بات جو سنی اپنی دلاوری و جوانمردی پر ننگ و عار سمجھکر ایک لاکھ پیادہ اور ۴۰ ہزار سوار جرار اور چھ ہزار بار تین سو توپ کرنال سے ۲۷ رجب کو قلعہ اقبال گڈہ یعنی ادہونی پر باین ارادہ کہ اگر چشم زخم عظیم ساکنان سرادقات عصمت و جلال کو جو مہابت جنگ اراجا مع اہل و عیال مقیم ہیں پہونچاوے اور محاصرہ کرنے میں مصروف ہوا اور جدال و قتال روز بروز شعلہ زن ہو رہا ہے چونکہ عنایت خدا ایسے حال کی شریک حال ہے محافظین قلعہ کے بسبب پشت گرمی شجاع الملک کے اپنی جگہہ پر قیام کئے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ستر سوار اور پندرہ پیادے لشکر مخالف کے تیر و تفنگ سے مار ڈالے اور علاوہ اس کے مشار الیہ نے چاہا تھا کہ سرنگ لگا کر قلعہ کے برج و بارہ کو اوڑا دوں پس اندر کے جوانوں نے اولنگ کی آڑ سے فوراً نکلکر نقب تونکو شاہین اجل کی غذا بنایا اور بیرونجات حصار کے تمام پورے خاک سیاہ کر دئے اور وہاں کے باشندونکا کل مال و اسباب غارت گروں نے لوٹ لیا پس مزاج خود بدولت کا برہم ہوا اور نہایت غیظ و غضب سے ارادہ کیا کہ خود بدولت و اقبال بطور دہاوہ کے قدم رنجہ فرمائیں شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور شیر الملک خان بہادر نے حضور میں عرض کیا کہ آپکو اس امر میں تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت ہے خود بدولت کے اقبال سے ہم خود جا کر انشاء اللہ تعالی ایک عرصۂ قلیل میں فائز المرام حاضر خدمت ہوتے ہیں پس امیران محتشم غرہ شعبان کو ساتھہ سرکردگی ہمایون جاہ میر مغلیخان بہادر کے روانہ ہوگئے اور بڑی بڑی منزلیں طے کرتے ہوئے چلے مشہور ہے کہ دریائے کشنا کے عبور کرنے کے بعد قلعہ ادہونی تک کہیں دم نہ لیا اور ہنوز فوج مرہٹہ کی کہ بپاس خاطر انکے ممالک محروسہ کے خراب کرنے کے آئے تھے ملحق نہ ہوئے تھے کہ منزل مقصود پر جا پہونچے اور اسی اثنا میں ہری پنت پھڑکیہ بھی آگیا اور جانبین کے لشکروں کا اجتماع ہوا ٹیپو سلطان نے جوں دونوں امرای ذوی الاحتشام کا نام سنا محاصرہ کو ترک کر کے

قلعہ شاہپور نگر کو چلا گیا پس امیران نامدار نے قلعہ مذکور سے ناموس آصفیہ کو کامل استقلال سے کمال محافظت
اور نگہبانی سے رتون اور پینسون مین سوار کرا کے مراجعت کی اور دریائے نہمدرہ سے عبور کر کے سلامتی کے ساتھ
مع ناموس قلعہ رائچور مین داخل ہوا اور امیران موصوف ملبوس خاص اور جواہر وغیرہ جو انکے واسطے
بھیجا گیا تھا اوسکو پہونچا کر راہی مقصود کے ہوئے اثناء راہ مین عنایت نامہ وطلبی کا مطالعہ کر کے پچیس کوس کے
فاصلہ پر کوپل اور بہادر بنڈہ کے چند نامی افسرونکو بیس ہزار سوار انکے ہمراہ کر کے پنڈت پردہان کی مدد کے لیے
روانہ کیے اور انہون نے آستانبوسی کا ارادہ کر کے راہ حیدرآباد کی لی منازل معدودہ قطع کرنے کے بعد سوم ذیقعدہ
کو شہر مین داخل ہو کر اپنی نذر حاضری کی گذرانی نواب صاحب نہایت خوش ہوئے اور انکی سلامی کی توپین
چھوڑوائین الحمد للہ کہ حافظ حقیقی نے ناموس آصفیہ کو صحیح وسالم رکھا اہالیان دولت نے بھی نذرین تہنیت کی
گذرانین پس نوابصاحب نے خدمت گذشتہ کے صلہ مین شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر اور شیر الملک غلام سید خان
بہادر کو عید الضحیٰ کے جشن مین طرہ زمرد کا اور مروارید کا تورہ عطا فرمایا اور اسی کے ضمن مین راجہ راو رمبھا جیونت
کو سرپیچ بدستور اور رام اور راجاؤن کو خطاب اور جواہر عنایت کیے۔ غرہ محرم ۱۲۰۱ھ مین ہو بیگم صاحبہ
عالیجاہ کی اہلیہ نے وفات پائی نوابصاحب نے اونکی تعزیت کے سبب سے تین روز تک نوبت موقوف ہونے کا
حکم فرمایا اور خود بدولت واسطے تعزیت کے رونق افروز ہو کر اونکی بیٹیونکو خلعت ماتمی عطا فرمایا اور قسم کا اطمینان
و دلجمعی کی اور ماہ صفر سنہ حال مین فرمان شاہی کے استقبال کو حاضر ہو کر واسطے ملاحظہ مکانات جدید شمس الملک محمد ابو الفتح خان
بہادر کے گھر تقریب ضیافت مین تشریف فرما ہوئے اسی سن مین شجاع الملک کو اس کوشش کے صلہ مین جو قلعہ ادہونی مین ان سے
ہوئی تھی امیر الامرا کا خطاب مرصع سرپیچ اور کلغی اور ملبوس خاص اور جوشن اور ایک خود رومی اور ایک جوڑہ پشتانہ اور ایک قبضہ
شمشیر مع علی بند اور جملہ ہار اور سپر سے سرفراز کیا کہتے ہین کہ اسی سنہ مین پنڈت ہری رام اور ٹیپو سلطان کے کوپل اور بہادر بنڈہ پر لڑائی

ہوئی ٹیپو سلطان نے پنڈت ہرِیرام کا خوب قافیہ تنگ کیا انجام کار سال بسال کی کشمکش سے باز آ کر ٹیپو سلطان نے پیام صلح کا دیا اور پینتیس لاکھ روپیہ ہر سال بطور نذرانہ کے دینا قبول کر کے اپنے وطن کو واپس چلا گیا اور ہرِیرام پنڈت اپنی دار الملک کو چلا گیا اور لشکر فیروزی اثر بندگان عالی کا جسکو پنڈت پرِدھان نے متعین کیا تھا معاودت کر کے رکاب ظفر انتساب مین حاضر ہوا اسکے بعد ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۲ مین خواجہ بہاء الدین خان اور حافظ فرید الدین خان نے ٹیپو سلطان کی طرف سے شہر مین داخل ہو کر صلحنامہ اور جواہر آبیش قیمت اور قشہ پوشاک اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی ملاحظہ مین گذرانا پس نواب صاحب نے ہدیۂ مذکورہ کو قبول کیا اور سنہ مذکور مین موہن راؤ بنگلیہ سے قلعہ رودرور کا مع اوسکے تمام ملک موروثی کے بوجہ اوسکی سرکشی اور انحراف کے حسام الدین خان بہادر نے حسب الارشاد والا جا کر ضبط کر لیا اور سرکاری تہانہ بٹھا کر مراجعت کی اسکے بعد چیتور کا راجہ رلسکہ جو تعلقدار ایل کنڈل در نکل میدک وغیرہ کے تعلقداروں سے باغی ہو گیا تھا پس اسکی بوجہ حکم شیر الملک کے راجہ بہوجونت نے تنبیہ کر کے اوسکو مطیع و فرمانبردار کر لیا اور اسی سنہ مین بادشاہ کی پیشگاہ سے رستم دوران کا خطاب آیا نواب صاحب نے اسکے جشن کی ترتیب کی اور مشائخ بزرگان کی ضیافتین کین شاہ موسیٰ صاحب قادری قدس سرہ شاہ نصر اللہ صاحب شاہ جیون غلام سرور خطیب مکہ مسجد شاہ فضل اللہ تمام بزرگان دین شریک مجلس دعوت ہو کر نواب صاحب کے اخلاق و دادو دہش سے محظوظ ہوئے جشن سکندری بسبب زیادتی سرور کے ذو الفقار الملک کو اصل و اضافہ کے ساتھ منصب نو ہزاری نو ہزار سوار اور جہاندار جاہ کا خطاب اور شمس الملک کو شمس الامرا اور ممتاز الملک کو ممتاز الامرا اور ماہی مراتب اور شیر الملک کو اعظم الامرا عنایت کیا علی ہذا القیاس اور بہت لوگ موافق اپنے اپنے مرتبہ کے ممتاز ہوئے اور عید الضحیٰ کے جشن مین سیف الملک خلعت اعظم الامرا کو صاحبزادہ سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر کو دیوانی کا خلعت اور غازی الدولہ کو فریدون جاہی کا خطاب مرحمت ہوا معلوم کرنا چاہیے کہ نواب صاحب نے جشن نوروز

اور عیدین اور سالگرہ اور تقریب صدور فرمان شاہی اور تقریب وزن اور رسم طوی تسمیہ خوانی اور صاحبزادیون
کی شادی مین اکثر رفیق اور ہمنشینونکو عمدہ منصب و رلائق خطاب و رجاگیرین اور مرصع آلات سے سرفراز اور ممتاز
کیا ہے۔ اسی ضمن مین راقم کے والد کے چچا کو مسمی بمحمد نعمت اللہ ترین یکہ تازیون نام گھوڑی کے سوار دوشالہ
کا اسکو زیر بند کہ اس ریاست بلند مرتبت مین کہ یہ تمغا معزالیہ کا ہوتا جڑاؤ سرپیچ عطا ہوا اور اکثر تقریبات
ضیافت امرا اور علما اور مشائخین اور زیارت اہل اللہ کے ارادہ فرماتے ہین چونکہ ایک ایک بیان
مین سوا تعریف و توصیف اخلاق کے اور فیض رسانی حضور اور عزت افزائی بندگان کس طرح کا فائدہ
ناظرین کو مترتب اور متصور نتہا اسواسطے جا بجا درگذر کیا گیا علی الخصوص شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر
کو منصب نوہزاری اور سوار دس ہزار اور ماہی و مراتب اور سراپا جواہر سے لڑی اور لنگن کے عطا فرمائے
ہین اور یہ بھی واضح ہو کہ رسالہ پاگاہ مین بہادر محتشم الیہم کے اکثر گھوڑی ہزار ہزار پندرہ پندرہ سو کی قیمت
کے اور بیشتر سلحدار اور بارگیر پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپیہ کے تنخواہ پر تھے اور بہادر محتشم الیہم اس
سرفرازی کے ساتھ ہمیشہ سرگرم اطاعت اور واسطے تنبیہ مخالفین و معاندین کے وزارت حاضر خلوت
مبارک بھی خواہ فدوی اور وفادار خیر سگال نمک حلال ایسے تھے کہ آجتک سرکار مین اونکی رفاقت شہرہ
آفاق ہے اور بیسوین تاریخ جمادی الاول سنہ الیہ کی محمد نگر کے قلعہ مین تفریح مزاج کے لئے
رونق افروز ہوگئے اور محل نو احداث کو آراستہ فرماکر ارباب مینا بازار کو واسطے ترتیب دوکانون کے
حکم دیا اور بعد آراستہ ہونے کے خود بدولت مع امرائے عظیم الشان معروف خریداری کے ہنوز قلعہ مذکور
کے اماکن مین تشریف فرما تھے کہ ایک روز ایک بندر پروردہ بیگمات محل کا نہایت مانوس اور مالوف آدمیون سے
تہا مسند کے نزدیک آکر بیٹھ گیا خود بدولت اوسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگے دفعتًا وہ حیوان وحشی سرشت

نے کاٹ کہایا یعنی دست مبارک خود بدولت کا ایسا زخمی ہوا کہ بعد ایک مہینے کے زخم نے اندمال پایا اسی حالت مین بلدہ کواٹی مین خود بدولت تشریف لائے اور چونکہ سالگرہ بھی قریب تھی بعد صحت غسل فرمایا۔ مشیر الملک نے کفیل شادی غسل صحت اور سالگرہ کے جشن کے ہوکر نہایت تکلف کے ساتھہ دونون تقریبونکو انجام دیا اسد علیخان متخلص بہ تمنا نے اسکی تاریخ اس طرح تصنیف کی ہے ؎

ای دست ترا مدد ید اللہ ؁ اس درمیان مین علی رضا خان اور قطب الدین خان اور حافظ فرید خان مکرر جو ٹیپو سلطان نے عرائض استدعا روانہ کیے تھے مقرون باریابی ہوئے مقارن اس حال کے میر ابو القاسم خان نے بھی جمیع کاغذات مطالب سرکار حسب دلخواہ دستخطی لارڈ گورنر صاحب بہادر کے ملاحظہ عالی مین گذرانے چونکہ ٹیپو سلطان کا مزاج متکبر اور نخوت پسند تھا سو وجہ شیرازہ صلح کا پراگندہ ہوگیا فلہذا بلطائف الحیل وکلاء مذکور کو رخصت ارزانی رکھی سفیران مذکور نے وہان جاکر یہانکا رنگ اپنے آقا سے بیان کیا اور یہ بیان کیا کہ گورنر لارڈ صاحب بہادر نے نوابصاحب کے ساتھہ سازش کرلی ہے چونکہ ٹیپو سلطان مرد شجاع تھا اور لشکر و خزانہ پر اپنے مغرور رہتا بھی کو صلح گذشتہ کی مع اہل پونا بالکل حاشیہ خیال مین نہ لایا اور نہایت ثابت قدمی سے رہ رو راہ سفاکی و گستاخی کا ہوا۔

نوان سفر

نوابصاحب نے بارادہ تنبیہ ٹیپو سلطان کے غرہ رجب ۱۲۰۴؁ مین حیدرآباد سے روانہ ہوکر کوردہن داس کے باغ مین نزول فرمایا اور گرداوری سپاہ یراق کی تیاری کیطرف متوجہ ہوئے اسی ضمن مین شمس الملک شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر کا مزاج سل کی بیماری کیوجہ سے اعتدال سے رو گردان ہوا ایک شنبہ کے روز سب حکما نے باسلیق کی فصد لی کہتے ہین کہ اسی روز نماز مغرب کیوقت ایک ابر سیاہ نمودار ہوا اور اسقدر بارش کے ساتھہ ژالہ زنی ہوئی کہ اہل لشکر کا ایک خیمہ بھی ثابت نرہا اور خاص خیمہ

بہی پارہ پارہ ہوگیا لوگونکو اس بارش سے سخت تکلیف پہونچی ادنیٰ اور اعلیٰ سب تہ و بالا ہوگئے وہ رات اون لوگون کے حق مین شب قیامت تہی جب صبح ہوئی اور مینہ کہلا جب ہر ایک کے دل کو تسکین ہوئی اور اس بلای آسمانی سے نجات پاکر جناب احدیت کا شکریہ بجالائے بندگان عالی نے وہان ایک مہینہ کامل قیام کیا بعد ازان رایات ظفر آیات نے اوس باغ مذکور سے نقل و حرکت کی اور چند منزل قطع کرنے کے بعد قلعہ پانکل کے اطراف مین خود بدولت نے اپنا خیمہ قایم کیا اور وہین اپنی چہاونی ڈالی اب درپے استیصال مخالفین کے ہوے تو انہین ایام مین امیر الامرا قلعہ رای چور سے واسطے حراست شرف ملازمت کے حاضر ہوگئے تہے اور واسطے تسخیر قلعہ کوپل کے ساتہہ فوج جرار اور بعضے سرداران بلند مرتبت مثل رفعت الملک خلعت زور آور جنگ اور راجہ راؤ انبا اور علاوہ انکے اکثر ہتہیار بند اور مردمان پایگاہ شمس الامرا محمد ابو الفتح خان بہادر اور رلین جدید انگریزی افسر کی مع توپون کے مامور ہوے اور خطاب داراجاہی سے کوس نام آوری کو بلند آوازہ کیا پس جناب والا سے رخصت حاصل کرکے روانہ مقصود ہوے انہین ایام مین اسد علیخان تاج اسد الدولہ جو واسطے مسخر کرنے اپنے قلعہ موروثی بیکن پلی سے نواب کے حضور سے روانہ ہوے تہے جو چندروز سے حیدر علیخان نایک کے تصرف مین چلا گیا تہا اور بہادر معز الیہم نے وہان پہونچکر بکمال کشش و کوشش سے آب زخم کاری کہا کر بعد جدال و قتال کے قطب الدینخان ٹیپو سلطان کے طرفدار کو شکست دیکر سر کیا تہا اوسکا عریضہ متضمن فتح قلعہ مذکور ملاحظہ والا مین آیا اور خورد و کلان کو خود بدولت کی اقبال آوری اطلاع کی آٹہوین ماہ صفر سنہ ۱۲۰۵ ہجری مین مقام مذکور پر اشجع الملک محمد صفدر خان بہادر نے خطاب خانخانانی سے سرفرازی حاصل کی اور ۲۵ تاریخ ربیع الثانی سنہ روان مین شمس الامرا شمس الملک محمد ابو الفتح خان بہادر نے سِل کے عارضہ سے غریق دریاے رحمت الٰہی ہوے نواب صاحب نے اس سانحہ کے بعد

ذکر سلاطین روم

۴ اور اسی سال سلطان مصطفیٰ نے سریر حکومت کو مزین کیا لیکن تین مہینہ کے

تین روز تک خاصہ کیطرف توجہ نکی اور ابین تک سمع نہ سُنا اور ما دام الحیات جب مرحوم کے صاحبزادے ابو الفخر محمد فخر الدین خان بہادر المخاطب خورشید الملک کو دربار مین دیکھتے تو مرحوم کو یاد فرماکر آبدیدہ ہوتے غم اور ماتم سوم تہیہ اتفاق ہوا ہوگا۔ کسی نے انکا مادہ تاریخ فی دخل الجنۃ کہا ہے لیکن اسمین تین عدد زیادہ ہین بہادر مذکور کی وفات کے بعد انکی لاش کو چند روز تک امانتاً لشکر کے محاذی ٹیلے پر رکھا پھر وہان سے لاکر حسین برہنہ کے مرقد کے قریب دفن کیا نواب صاحب کی بہادر مرحوم کے حال پر جانفشانی اور خیر خواہی کی وجہ سے بے انتہا عنایت تھی انکے صاحبزادہ کو شہر سے طلب فرمایا جب لشکر مین داخل ہوئے تو صاحبزادہ جہاندار جاہ کو اونکے استقبال کے لئے ایک منزل تک بھیجا حسب الارشاد وہ دونون ایک ہی عماری مین ہم پہلو بیٹھکر جسوقت خدمت جناب والا مین حاضر ہوئے تو خود بدولت بے اختیار رونے لگے اور ایک ہی روز مین قیمتی جواہر اور خطاب و کل جاگیرین جو اونکے والد مرحوم کے نام تہین جنکا حاصل تیس لاکہہ روپیہ سال کا تھا عنایت فرمایا اور امجد الملک کو جو اونکے صغیر سن ہونے کے نیابتاً مقرر کیا اور سردار الملک و امام الملک وغیرہ کو بدستور اپنے اپنے حال پر قائم و ثابت رکھا اور شمس الامرا محمد فخر الدین خان بہادر نے بھی جواہر بیش قیمت اور جاگیر تعلقہ نرکھوڑہ مین سے جہاندار جاہ بہادر کو پیش کی معلوم کرنا چاہئے کہ نواب صاحب نہایت قدر دان اور عالی ہمت بزرگ تھے مرحوم کی خاطر و عقیدت کے سبب سے اونکے خلف موصوف کو جبتک خود بدولت بقید حیات رہے پیار کرتے رہے اکثر اوقات اونکے بچپنے مین سیر و شکار کیوقت سواری مین بلا قید سفر او رحضر کے عماری خاص مین بٹھلایا کرتے تھے اونکے ماموں امجد الملک اکثر خواصین سے عرض کیا کرتے کہ یہ امر مشعر ترک ادب ہوتا ہے تو فرماتے کہ تمکو کیا تم مت بولو اور خاص صراحی کا پانی پینے کے واسطے اور نان تونک کہانے کے لئے عماری مین عنایت کیا کرتے تھے خاصہ کا رومال کئی مرتبہ واسطے منہ پاک کرنے کے عطا فرمایا ہے اور چودہ سال کی عمر تک باوجودیکہ سات سال سے زیادہ صاحبزادون کو

کوئی نہین تھا اگر دکن مین نظام الملک جہانگیر کے تصرف
شاہ علی نظام الملک کے عہد مین اپنے تئین
مدار المہام کیا تھا قلعہ دولت آباد کو اپنا دار
الامارت قرار دیکر قلعہ مذکو سے نواحی اور اسکے
تصرف مین رکھتا تھا اور بادشاہی سے جیسا کہ
گذرا اسمعیل عادلشاہ اسد خان لاری کے
عہد مین جو اسکا سپہ سالار تھا ایک معرکہ مین
محمد قلی خان قاسم برید کو بہو تی خواب کی
حالت مین جا بجا بیت اور بتیا اسمعیل عادلشاہ
کے پاس لے آیا۔ محمد قاسم برید نے ذلیل
غلامی کے لئے بیدر کا قلعہ پیش کیا اسمعیل
عادل شاہ نے بہ تعدد اوسکو عنایت کیا اور
۹۴۱ھ مین رحلت کی۔ واضح ہو کہ ابی

ہندوستان کا تمام ملک جہانگیر کے تصرف
بیان جو جہانگیر کے ہمعصر تھے دکن کے ان بادشاہون کا
جانشین ہوا باقی آئندہ
سلطان مراد رابع بن سلطان احمد

دوسرا دفتر
حکام دکن کے بیان مین

سال اور اسکا خلف ابراہیم عادل شاہ
برادر سے سلطنت ہوکر اوس نواح
مین جو زمانہ سلف سے یوسف عادل شاہ کا
سلاطین عادل شاہیہ کا رواج
نے جو اول اہل تشیع کے مذہب کا رواج
دیا تھا سلطان موصوف نے قدغن کیا
کی ہدایت سے فقہائے اہل سنت
والجماعت کا مذہب اختیار کیا اور جملہ بدعات
شائع کرنے مین سعی بلیغ کی اور ایک کتاب
بدعت اہل تشیع کو اوٹھا دیا اور صواعق محرقہ کی شرح
فارسی زبان مین تصنیف کی ۔ آخر کار
سلطان مذکور نے ۹۶۵ھ مین رحلت
کی اور اوسی سال اوسکا بیٹا علی عادل شاہ
جانشین ہوا ۔ اور قطب شاہ نے ابراہیم قطب شاہ
رحلت کی محمد قلی ثانی خلف ابراہیم قطب شاہ
بادشاہ ہوا اور سلطنت ۱۰۲۰ھ مین

علم محل مین رہنے کا نہ تہا بلکہ حشمت الہیم کا ہاتہہ مین لئے ہوئے زنانی حویلی مین چلے جایا کرتے تہے ہر مرتبہ نئی وضع کا جواہر عطا کرتے رہے حتی کہ جو مرشد زادون کے لئے جو مرتبہ خاص تہا اوسمین سے کوئی دقیقہ مع تجملات جاہ و عزت کے فروگذاشت نہ کیا زہے عنایت خاوندی و زہے نوازش خواجگی کہ تادم زیست وہی کرم مربیانہ کا برتاؤ کیا اور ۴ تاریخ شعبان سنہ روان مین اشجع الملک خانخانان بہادر بہی خفقان کے عارضہ سے جادہ پیما سفر آخرت کے ہوئے پس حضور نے اونکے فرزند ارجمند محمد حمید یار خان بہادر ثانی شوکت جنگ کو ۲۳ تاریخ اسی مہینے کی تمام صوبجات دکن کی دیوانی کا خلعت دیکر ۲۰ رمضان کو اونکے دادا کے خطاب سے جو منیر الدولہ منیر الملک تہا سرفراز فرمایا۔ واضح ہو کہ سابق مین مسٹر میڈیس صاحب نے جو کثرت فوج اور انبوہ سپاہ اور توپون وغیرہ سے قریب دو ہزار گورون اور پچاس ہزار بار اور چار سو ہاتہی اور پانچہزار ترپ سوار سے آکر ایکطرف سے کشن گڈہ وغیرہ پر ٹیپو سلطان سے ہنگامہ نبرد کا گرم کیا تہا اور ایک طرف سے پرسرام بہاؤ سر گروہ پنڈت پردہان مرہٹہ کا بہی قلعہ دارواڑ پر ہر روز مستعد نقب کنی اور مورچال بندی کا واسطے اخذ و تسخیر تہا معہذا ٹیپو سلطان صاحب عزم اور فوج جرار رکہتا تہا لہذا اسد راہ ہو کر مسٹر مذکور کو تم نوڑ پٹی کے نواح سے نہ اوترنے دیا اور جب نوبت مقابلہ کی آتی تہی تو کبہی یہ غالب اور وہ مغلوب کبہی اسکے برعکس ہوتا تہا مسٹر مذکور نے اگرچہ اپنی کامیابی مین بے انتہا سعی کی لیکن سلطان کی مملکت مین سے ایک ذرہ پر بہی دخیل نہو سکا لکہا ہے کہ جب اس کشمکش مین ایک زمانہ معتدبہ گذر گیا اور اسکا کچہ حاصل نہوا تو لارڈ گورنر بہادر چونکہ اس مہم کے بانی تہے اس لئے وہ سنکر سخت رنجیدہ و متفکر ہوئے اور بندر کلکتہ سے جہاز مین سوار ہو کر بندر چینا پٹن کے قلعہ مین آگئے اور فوراً مسٹر میڈیس صاحب کو بلوایا مسٹر مذکور نے حسب الحکم مراجعت کی ادہر سلطان کی فوج نے تعاقب کرکے تمام ملک ارکاٹ جو اثنائے راہ

راہ مین تھا خراب و پامال کرڈالا گورنر صاحب بعد مشورہ و کنگاش کے خود سرینگ پٹن ٹیپو سلطان کے علاقہ مین آئے ٹیپو سلطان اوسوقت فوج کا ہجوم دیکھکر اپنے اندر تاب مقاومت کی نہ پاکر کنارہ جو تہا کہ لارڈ گورنر نے اندک زد و کوب مین قلعہ منگلور کہ جو ٹیپو سلطان کے تمام قلعون کی جان تہا اوسکو ہاتھون ہاتھہ لے لیا اور اس فتح کا خریطہ بندگان عالی مین روانہ کیا اسی اثنار مین واراجاہ نے قلعہ کوپل کے مفتوح ہونے کی تہنیت اور موید الدولہ نے نذر قلعہ سدوٹ کے فتح کرنے کی حضور بندگان عالی مین گذرانی۔ گورنر صاحب کا خریطہ ملاحظہ فرماتے ہی راجہ تیجونت بہادر اور اسد علی خان بہادر مظفر الملک مع اکثر فوج پاگاہ خاص کے حسب الارشاد والانقام بالنک سے بطور رہاوے کے روانہ ہوکر لارڈ گورنر صاحب بہادر کے لشکر مین جا ملے گورنر صاحب بہادر نے لشکر اسلام کی کمال درجہ تعظیم و تکریم کی اور بنگلور کے بندوبست کرنے کے بعد ١٢٠٥ھ ہجری مین نہایت استقلال کے ساتھہ لشکر اسلام کی پشت گرمی سے سرینگ پٹن کے سخر کرنے کا قصد کیا ٹیپو سلطان نے سوار و پیادے بکثرت جمع کئے اور بتری کے سامنے کھڑے ہوکر توپین مارنی شروع کین اوسوقت لارڈ گورنر صاحب بہادر نے قدم ثبات و استقلال اور جوانمردی کا خوب عمدگی سے قائم کرکے جانب مقابل سے وہ گولہ اندازی کی کہ بتری وغیرہ کو منہدم و مسمار کردیا پس مخالف کی توپ بند ہوگئی اور ٹیپو سلطان کی فوج نے پراگندہ ہوکر گریز کیا حتی کہ دریاے کاویری اور لال باغ تک افتان و خیزان ہوے اس اثنار مین انگریزون کے ترپ سوار تعاقب مین سرگرم تہے کہ ناگاہ ایک سمت سے جوانان بارجو اسد اللہی کے نام سے مشہور تہے اور ومین پچاس ہزار چیلے تہے اونہون نے آتے ہی وہ مار لگائی کہ ترپ سوار کا منہ پھر گیا

اور قریب تہا کہ شکست فاش ہو گورنر صاحب بہادر نے متردد و متفکر ہوکر راجہ تیجونت سے استعانت
طلب کی اور کہلا بہیجا کہ اگر یہ ترپ سوار رہارے گئے تو دوبارہ ہم مین تاب مقاومت کی باقی نہیگی
راجہ مذکور نے پاگاہ کے جمعدار و سلحدار اور دیوانی کے جمعدارون سے یہ کہکر کہ اگر اونکو چشم زخم پہنچا
تو پہر کوئی شخص ہم مین سلامت نرہیگا فوراً ہاتہی پر سوار ہوکر پاگاہ وغیرہ کے سردارونکو ہمراہ لیکر
اپنے مقام سے کوچ کیا اور مثل دہاوے کے روانہ ہوکر اونکی کمرگاہ مین جاتے ہی مارنا شروع
کیا اوس گروہ اسد اللہی نے مجروح و بیجان ہوکر اپنے ہاتہون سے ہتہیار ڈالدئے۔ پس قوت
ٹیپو سلطان کف افسوس ملتا ہوا لال باغ اور گنجام کیطرف چلا گیا اور گورنر صاحب بہادر نے
منگلور کے قلعہ مین نزول فرمایا اور اس فتح کو اہل اسلام کے نام سے تفاول لیکر نواب صاحب کو مبارکباد
لکہ بہیجی۔ لکہا ہے کہ اسکے بعد نواب صاحب اور گورنر صاحب کے لشکرون مین غلہ کی گرانی شروع
ہوئی اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ پانچ چہ روپیہ سیر فروخت ہونے لگا تمام گہوڑے وغیرہ
تلف ہوگئے اور تمام آدمی الجوع الجوع پڑہنے لگے۔ گورنر صاحب نے جب دیکہا کہ ہماری فوج کا حال
بہت تنگ ہے اور فرط فاقہ سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ دو گہر کو نکلجاؤن باوجود اس فتح کبریٰ کے
اپنی امید و کامیابی سے مایوس ہوکر ایما کیا شیر الملک اعظم الامرا نے میر ابو القاسم میر عالم بہادر کو اونکی تقویت
کے لئے رخصت دلوائی چنانچہ وہ روانہ بہی ہوگئے اور پیاپے خطوط تالیف کے بہی روانہ کئے
اس عرصہ مین پنڈت ہری رام جو پنڈت پردہان کے روبرو لارڈ گورنر صاحب بہادر کی شرکت کی غرض سے روانہ ہوا
تہا حضور اشرف مین پہونچکر جانب مقصود کی رخصت حاصل کی اور متواتر بڑی بڑی منزلین طی کرکے لارڈ گورنر
صاحب بہادر کے لشکر مین ملحق ہوگیا۔ کہتے ہین کہ نواب صاحب کے لشکر کے آدمیون نے اسی وقت مین بہر کیہ کے آنے کو

غنیمت کبریٰ سمجھکر مور و ملخ کیطرح دوڑکر اوسکے لشکر مین سے غلہ خرید لائے اور فی الجملہ اوس سے اپنا آزوقہ کیا۔ علاوہ برین حدیقۂ عالم مین لکھاہی کہ کابل و پنجاب سے گجرات تک بندر سورت اور وہان سے مع دار السرور برہانپور سیکاکول راج بندری اور مچھلی بندر اور پونا و رنا گپور اور ارکاٹ اور صوبۂ فرخندہ بنیاد اور صوبۂ بیجاپور وغیرہ مین قحط دائر و سائر تھا مشیر الملک اعظم الامرا نے بدعت پچھورہ کی رہنمونی سے کشند نت کروڑی کے ایک عالم کو خاک سیاہ کردیا سنہ ۱۲۰۶ مین مشیر الملک اعظم الامرا صاحبزادے سکندر اقبال ہمایون فال سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر کے ہمراہ ۴ صفر کو کمک کے لئے روانہ ہوے اور محصورہ کرپہ اور حویلی اور باغ کی سیر کیے بعد قلعہ کورم کنڈہ کے اطراف مین نزول اجلال کیا اور وہان سے قصبہ وریرجا و ترے کہ تین کوس کے فاصلہ سے ہی اور وہان سے مویدالدولہ کو قلعہ مسخر کرنے کی تاکید بلیغ کر کے موضع سواس پلی پر کہ یہ علاقہ انگریزی افسرونکا تھا خیمہ زن ہوے اوسکے بعد دریای کشنا کو عبور کر کے منزل مقصود کو جا رہے تھے کہ خبر آئی لارڈ گورنر صاحب بہادر بہمراہی تجونت اور ہری پنڈت مرہٹہ کے بنگلور سے کوچ کر کے قلعہ ناکری کے متصل خیمہ زن ہین اور ٹیپو سلطان کے رفیق اور اونکے چھوٹے بیٹے تین ہزار فوج اور چار ہزار بار کے قلعہ کے سطرف پہاڑونمین چھپے ہوے ہین اور ٹیپو سلطان بذات خود لال باغ سے روانہ ہوکر سرینگ پٹن کے قریب خیمہ زن ہین اور گورنر صاحب بہادر نے دو پلٹنین انگریزی اونکے مقابلہ کے لئے مقرر کی ہین اور دو پلٹنین ہری پنڈت کے لشکر کی حفاظت کیواسطے اور دو پلٹنین راجہ تجونت کی ہمراہی مین معین ہین۔ اور ۲۵ ربیع الثانی کو معلوم ہوا کہ سوار غلہ فروشونکا اسباب غلہ لوٹ لیگئے اور اوسکے بعد ہی یہ تحقیق خبر آئی کہ ٹیپو سلطان کا بیٹا اور علی رضا خان سوارون سمیت قلعہ کورم کنڈہ کے نواح مین مخفی ہوے ہین۔ اور اسی کے متصل یہ بھی معلوم ہوا کہ موید الدولہ جو واسطے تسخیر کرنے قلعہ کے مامور ہوے تھے وہ مارے گئے اور سوار وغیرہ جو اونکی مدد کے لئے گئے تھے وہ لٹ گئے اور گرفتار ہو گئے پس صاحبزادے سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر نے ۲۸ ربیع الثانی کو

سیف الدین خان جو ایکبار بھاگ گیا تھا نورجہان بیگم سے بہت ڈرتا اور بادشاہ کو بھی کھٹکا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ پھر باغی ہو جائے ایکدن غصہ مین آکر بادشاہ نے پہلے اوسکو اپنے فرزندون کے برابر کہتا تھا ایک طفل عزیز سے کے خون کے قصاص مین کہ وہ سیف الدین کے ہاتھ سے مارا گیا تھا سیف الدین خان کو اپنے سامنے مست ہاتھی کے پاون تلے ڈلوا دیا اوس نے خان مذکور کو روند کر ہلاک کر دیا اور سلطان اوسکی بڑی پیٹھ پر چڑھ کر دی اور ہاتھی کی پیٹھ پر کہ جلوس کے پہلی مصوفت کی بہت ایسی تھی کہ جلوس کے پہلی سال تمام ملک کا خراج معاف کر دیا اسکے علاوہ اور بہت سی حکایات و نقلین اوسکے عدل و انصاف کی مشہور ہین۔ مگر اوسمین نہایت سخت عیب یہ تھا کہ ہمیشہ شراب کے نشہ مین مخمور رہتا تھا۔

شاہجہان بادشاہ کا بیان اسم گرامی اور کنیت و لقب اور والدین کے نام کا بیان

شاہجہان کا اصلی نام شہاب الدین محمد عرف شہزادہ خرم تھا اور لقب شاہجہان بادشاہ صاحبقران ثانی ابن جہانگیر بادشاہ ہی والدہ کا نام جگت گوسائن بنت راجہ اودی سنگھ پسر مالدیو تاریخ ولادت

شاہجہان بادشاہ کا بیان

ولادت باسعادت و جلوس اقبال مانوس

شاہجہان پنجشنبہ کے روز سلخ ربیع الاول یا غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۰ میں پیدا ہوے اور بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۱۰۰۰ میں پیدا ہوے ان دونون تاریخ ولادت کا مادہ بیان کیا ہی کہ شاہ رو ہی ۔ شاہجہان سلسہ ہجری میں سالگرہ مین آپکی ولادت ہوئی ہی بمقام لاہور ہوئی تاریخ و مکان جلوس ہشتم جمادی الثانی روز دوشنبہ ۔ تاریخ جلوس روز دوشنبہ سنہ ۱۰۳۷ ع شد و کمال قبول شاہجہان بادشاہ مقام اکبرآباد میں جلوس فرمایا

عظام وزراء و امراء کا بیان

دولت کے ذوالاقتدار وکلائے جلوس کے پہلے ہی سال میں بمنصب وزارت اعتماد الدولہ آصف خان عہدہ وکالت پر ممتاز ہوے اور سلطنت کے دوسرے سال میں اعتماد الدولہ کی تبدیلی ہو کر افضل خان کو عہدہ وزارت تفویض ہوا اور افضل خان کے انتقال کے بعد اسلام خان میں عہدۂ وزارت مقرر کیا گیا

دوبارہ قلعہ کورم کنڈہ پر نزول فرمایا اور مسٹر کپتین کو جو سرکار کا ملازم تہا مورچال قائم کرنے پر تعین کیا اور مظفر الملک کو یہانکے تمام قلعے اور قلعہ مذکور کی تسخیر انہین کے سپرد کرکے خود سرینگ پٹن کی طرف کوچ فرمایا اور دوسری جمادی الاول کو یہ اطلاع ہوئی کہ رائکری درگ اور ہادتیری درگ جو قلعہ ماکڑی اور سرینگ پٹن کے مابین ہے دہ فتح ہوگیا اور اسکے بعد قلعہ ماکڑی کے فتح ہونے کی خبر آئی جو اس نواح مین سب سے زیادہ نامی قلعہ ہے وہانسے مقام کشناپور پہونچے جو بنگلور کے قریب ہے مسٹر النگ مرہٹری بہادر قلعہ سے نکلکر شرف ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے اور کمال تکلف سے شرائط دعوت کی اداکین اور جب یہان سے کوچ کیا تو اثنای راہ مین سپاہ انگریزی جو واسطے حفاظت وحراست اس نواح کی ٹھہری ہوئی تہی اونسے وقت روانگی کے توپین سلامی کی سر کین۔ پس سلخ جمادی الاول شیر الملک اعظم الامرا مع اپنے صاحبزادے کے ایک کوس کی مسافت پر واسطے استقبال ہری پنڈت بٹرکیہ کے گئے پنڈت بڑے نے ملاقات کے بعد چند پارچے اور جیغہ سرپیچ دونون باپ بیٹون کو دیکر رخصت کیا اور لارڈ گورنر صاحب بہادر اور جنرل میڈیسن صاحب اور مسٹر جربی صاحب نے دو ہزار ترپ سوار کی فوج ساتھ لئے ہوئے اپنی فرودگاہ سے پانچ کوس کی مسافت طے کرکے جسجگہہ کہ شامیانہ خاص نصب تہا وہان آکر ملاقات کی صاحبزادے آفاق سکندر اقبال نے عطردان وپاندان سے مدارات کی اور سوار ہوکر اونکی فرودگاہ پر جا اوترے اور شام کے قریب ہری پنڈت اور آپا بلونت اور پنڈت پردہان کے دیگر سردار انسے آکر ملے اور دوجمادی الآخر کو لارڈ گورنر صاحب بہادر اور جنرل میڈیسن صاحب اور مسٹر جربی صاحب اعظم الامرا کے استقبال سے مرشدزادۂ آفاق کے دیوانخانہ مین آئے پس مرشد زادے نے معانقہ کے ساتھ اونکی مسرت کو دوچند کیا اور امتیاز بخشی۔ اور فوج انگریزی کے باقی سردارون نے بدستور معمول آداب

تسخیری سے سعادت خان بیتاب ہوا اور مغیث
مین سعادت خان نے وفات پائی اور
راہ جگہ جو حیدر آبادی کا مخاطب
ہنگامہ تسخیر مین جعفر خان کو ... جعفر خان کی
اب دستور العمل شرح ... مخاطبات ... ہنگامہ
اسکے ... جعفر خان ... ایران کی ... آرائی
مقتضیات ... سے ... راہ انجات ... کا بیان
پردہ گیان حرم معتمد
ہوا اور ... بادشاہ نے ... اسمعیل مرزا
۱۰۰۱ھ مین بعد جشن اور شاہ زادہ ... آراستگی
اول صفویہ مرزا ... چمن ... ۱۰۱۲ھ مین بعد ... سے
فرمانے ایران کی اور ... انجمن آرا بیگم جس
جشن عظیم کے ... دوم ... ممتاز زمانی تھی
خطاب ممتاز محل تھا۔ سوم ... ۱۰۲۳ھ
آصف خان خلف اعتماد الدولہ چہارم
مین جو وقت کہ جہانگیر بادشاہ نے دکن
مہمات شاہجہان کے سپرد کرکے ... پہونچے
کے بعد ... السرور ... الامر

ذکر ... کے بیان مین

مقصدی سرانجام دہی کے لئے جشن وطوی
کی بنت نواز خان سے مشغول ہوئے اور
مجلس عالی آراستہ کی بس جو شب کہ محفل
عقد زفاف کی تھی شاہجہان حسب دستور
رسم کتخدائی کرکے شاہ نواز کے مکان پر
تشریف لائے۔ واضح ہو کہ شاہ نواز
خان خلف مرزا عبد الرحیم خان خانان ابن
بدلخان خانان کے ہین عبد الرحیم خانخانان
اکبر بادشاہ کے عہد مین اول خطاب
مرزا خانی کا پایا تھا پہر اوسکے باپ
کا خطاب خانخانان ہوا۔ صاحب کتاب
کا یہ مقولہ ہے کہ خانخانان اور اوسکے
اسلاف سب غایت صفت بزرگی تھی
اور کمال حشمت وعظمت اور نہایت دولت اور علو
ہمتی کے ساتھ مشہور ومعروف تھے اور
ایسی جگہ صاحب کتاب ... عقد اندواج کے بیان مین
... پہونچا تو
بدلخانخانان کے قریب منزل واقع ہوئی

مجرا ادا کیا صاحبزادے نے نہایت عمدہ قبضہ شمشیر تحفہ مین گورنر صاحب بہادر کو دیا اور باقی سردارون کو صرف پاندان و عطردان عنایت کیا پس سردار مذکور اپنے خلق ذاتی کے سبب سے مشیر الملک اعظم الامرا کے خیمہ مین آئے جو بہت قریب تہا اور عطردان و پاندان لیکر رخصت ہوئے اسکے بعد قریب شام کے مشیر الملک اعظم الامرا اور میر عالم میر ابو القاسم بہادر مع بعض ارکان دولت آصفیہ کے ہری پنڈت کے خیمہ مین جاکر تخلیہ مین سرینگ پٹن کا نقشہ دیکہا اور عطردان و پاندان لیکر رخصت ہوئے اور اسی مہینے کی چہٹی تاریخ مرشدزادے فوج انگریزی کے ملاحظہ کرنے کو متوجہ ہوئے اوسوقت پنڈت ہری اور آپا بلونت وغیرہ مرہٹہ کے سب سردار ہمراہ رکاب تہے۔ گورنر صاحب مع کل افسران اور پانسو ترپ سوار کلاہ پوش کے استقبال کے لئے آئے اور سب سپاہ نے موافق اپنے ضابطہ کے آداب مجرا ادا کیا۔ اور وقت ملاحظہ کے گورنر صاحب بہادر اور جنرل میڈیس صاحب اور مسٹر جربی صاحب دو سو سوارون سمیت فول مین تہے پس تمام فوج انگریزی سے فارغ ہوکر ہم گہڑی دن رہے گورنر صاحب بہادر کے خیمہ مین تشریف لے گئے رخصت کیوقت گورنر صاحب بہادر نے ایک گہڑیال عمدہ مضبوط فرنگ کی تحفہ مین دیا اور عطردان و پاندان سامنے پیش کیا اور جلو خانہ تک مشایعت کی پس ۱۱ تاریخ اس ماہ روان کی سرینگ پٹن مین پہونچکر دو کوس کے فاصلہ پر برنالہ کے کنارہ پر پرتو افگن ہوئے اور وہین پر انگریزی فوج نے بہی آکر ڈیرا ڈالا اور ہری پنڈت واپس چلا جب خیمہ مین ہوا معلوم کرنا چاہی کہ اس مقام سات مرتبہ یورش ہوئی ٹیپو سلطان کا زرنگاری خیمہ سپاہ انگریزی نے گرادیا لال باغ کے سب بیریان و درود مدے چہین لیے ٹیپو سلطان جب مقابلہ کی تاب نہ لاسکا تو سلطان پیٹری کو کہ وہ تمام پیٹریونکا سرکوب تہا چہوڑکر سری رنگ پٹن مین آگیا پس غرہ رجب تک آتش جنگ وجدال کی خوب شعلہ زن رہی اس عرصہ مین خبر آئی کہ جنرل ابکرمبی صاحب بہادر آٹہ ہزار بار اور چار ہزار ترپ سوار کلاہ پوش وغیرہ بندر بمبئی سے گورنر صاحب بہادر کی مدد کے لئے

[illegible]

آئے ہیں پس محمد ابراہیم خان خلف نصرت خان اور اعتقاد الملک پانسو سوار اور دو پلٹن صاحبزادہ کی طرف سے اور ایکہزار سوار چندو پرداہان کی طرف سے اور چار پلٹن لارڈ گورنر بہادر کی طرف سے واسطے لانے جنرل صاحب موصوف کے روانہ ہوئی مشہور ہے کہ اسکے دوسرے روز ٹیپو سلطان آٹھہ ہزار سوار لیکر مرہٹہ کی فوج پر آگرا تو فوج مذکور تاب لا سکی اور گریز اختیار کر کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کی پناہ لی گورنر صاحب بہادر نے اسکی اعانت کر کے دو کوس تک ٹیپو سلطانکو پس پا کیا۔ پس سلطان کے سواروں نے جنرل ایکرم بی صاحب کی بنگاہ کو لوٹ لیا اُسکے بعد ہی گورنر صاحب بہادر نے ٹیپو صاحب کے لشکر میں شبخون کر کے ایک تزلزل عظیم برپا کیا باوجود ان حوادثات کے ٹیپو سلطان نے اپنے حسب دلخواہ پیام صلح کا دیا سوال جواب کے بعد اس بات پر فیصلہ مقرر ہوا کہ تین کرور روپے نقد اور نصف ملک اور دو اپنے فرزند بطریق برغمال کے تا ادای قرضہ تینوں لشکروں کے سرداروں کو دیں اور پھر صلح کر لیں۔ ٹیپو سلطان نے اسکو قبول تو کیا مگر چونکہ اسکی تعمیل میں توقف ہوا لہذا اسی مہینہ کی ۲۶ تاریخ کو صبح کے وقت جنرل ایکرم بی صاحب نے اپنی فوج سے مقابلہ کیا کہتے ہیں کہ اس روز بھی نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ اور تین روز متواتر لڑائی کا بازار گرم رہا اسکے بعد ٹیپو سلطان کے وکلا مہری عہدنامے موافق قرارداد کے لیکر آئے اور میر عالم بہادر کے سامنے پیش کئے۔ پس رجب کی تیسری تاریخ ٹیپو سلطان کے دو بیٹے ایک عبد الخالق جسکی عمر دس سال کی تھی اور دوسرا معز الدین ہفت سالہ نقرئی عماریوں میں بیٹھے ہوئے سرنگ پٹن کے شرقی دروازہ سے شاگرد پیشہ کے چند آدمیوں سمیت آئے خود گورنر صاحب بہادر نے دلاور جنگ مرشدزادہ کی طرف سے ڈیڑہ کوس تک استقبال کر کے اُس خیمہ کے اندر جو اثنای راہ میں نصب کیا گیا تھا ملاقات کی اور پھر وہان سے گورنر صاحب بہادر کے خیمہ میں آئے صاحب بہادر نے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھہ پکڑ کر کرسی پر بٹھایا اور کمال تسکین وتسلی کی باتیں کرتے رہے اور عطردان و پاندان دیگر اُس خیمہ میں اوترنے کا

تو مراد بخش سے کہتا تھا کہ تخت سلطنت کا جس روز
تمہارے جلوس سے مزین ہوگا اور کوئی شخص
نزاع اور مخالف نہ رہیگا تو اوس وقت میں برادر
کو چلا جاؤنگا پس محمد شجاع بعد تکرار اور مجادلات
کے سوار ہو کر بیت اللہ شریف کو چلا گیا اور اسکے
بعد اوسکا کچھہ حال معلوم نہوا اور اوس کے
دوسرے بھائی دارا شکوہ کو ایک شخص
[illegible]

[illegible]

علم دیا جو اُنکے واسطے مقرر کیا تہا - الحمد للہ کہ اس روز سے آتش جنگ گل ہوئی بندگان خدا نے خونریزی سے نجات پائی - لارڈ گورنر صاحب صاحبزادون کو خیمے مین بانوید کے لیگئے لڑکون نے تاش بادلہ کے ۵ تہان ایک سرپیچ مرصع جیغہ سمیت اور ایک تلوار گورنر صاحب بہادر کو اور ایک تلوار دلاور جنگ کے تواضع کی لارڈ صاحب بہادر نے بہی ایک بندوق نہایت عمدہ عبدالخالق کو اور جوڑی طپنچہ کی معزالدین کو دی اور بعد رسم عطردان و پاندان کے دونون صاحب اپنے اپنے خیمون کو رخصت ہوئے اور ۵ - تاریخ کو ٹیپو صاحب کے دونون صاحبزادے سیف الملک اور چند امراء ممتاز کے استقبال سے صاحبزادہ کی ملازمت سے مستفیض ہوئے - صاحبزادہ موصوف نے جڑاو سرپیچ مع مرصع جیغہ کے اپنے دست مبارک سے ہر ایک کے سر پر باندہ کر دونون لڑکون کو رخصت کیا - اسکے بعد مرشد زادے آفاق نے مع فوج فیروزی اثر کے اور پنڈت ہری نے مع فوج مرہٹہ کے اور صاحبان فرنگ نے مع اپنی فوج کے رایات مراجعت کے بلند کیے اور ٹیپو سلطان کے دونون لڑکے بطریق یرغمال کے صاحبان انگریز کے ہمراہ چینا پٹن تک گئے لارڈ گورنر صاحب نے اونکو وہان لیجاکر نہایت اعزاز و اکرام کے ساتہہ خوب آرام و تسلی دیکر رکہا - قصہ کوتاہ چونکہ نواب صاحب کا نصیبہ مددگار اور اقبال فرمانبردار تہا ہر چند کہ یہ سفر نہایت طویل و دراز ہوا اور اس سفر مین حضور نے طرح طرح کی سختیان و تکلیفین اوٹہائین مثل آندہی و بارش اور قحط و قتال و جدال وغیرہ کے خصوصاً رفقای جانباز کی مفارقت لیکن حسب مضمون اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسراً کے مآل و انجام بخیر ہوا ایک عرصہ دراز کے بعد نواب آصفجاہ ثانی اس مہم عظیم کو کہ عنایت آلہی اُنکے شامل حال تہی یاوری اقبال اور صاحبان انگریز کے اتفاق سے سر کر کے بخیریت تمام خوش و خرم مراجعت فرما اپنے دار السرور کے ہوئے اور تمام فکرین دور ہوکر بہمہ وجوہ اطمینان حاصل ہوگیا اور طبیعت عالی کو کہ ہمیشہ اس امر کا خیال تہا

تسکین و جمعی ہوگئی الحمد للہ الذی اتم مرام امیر و بادنا بالعافیۃ والخیر +

دسوان سفر

سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین اعظم الامراء کے مشورہ سے اہل لوپاکی تنبیہ کیواسطے ہنوز توجہ نہ فرمائی تہی بلکہ صرف قصد ہی کیا تہا کہ ۲۳ شعبان کو شیر الدولہ مرتضی یار خان نے عالم شباب مین وفات پائی چونکہ اعظم الامراء کے صرف ایک ہی اکلوتے بیٹے تہے **بقول** این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد + انکو اس حادثہ کا نہایت رنج ہوا حتی کہ فرط غم سے مجنون ہوگئے۔ کہتے ہین کہ اعظم الامراء اپنی اوس حالت مین مکان سے چار منارہ تک برہنہ سر برہنہ پا چلے آئے میر عالم میر ابو القاسم خان بہادر نے حضور مین باریاب ہوکر عرض کیا کہ اسوقت حضور تو بر سر مہم ہین اور مدار المہام کی یہ حالت ہے خود بدولت نے فرمایا کہ اسکا کیا علاج کیا جاوے اونہون نے عرض کیا کہ اگر پیر و مرشد کسی صاحبزادے کو اونکی آغوش مین دیدین تو یقین ہے کہ اس عنایت بےنہایت کی خوشی اونکی اس بیماری کا علاج ہوجاوے۔ پس حضور نے اونکی رای کو خوب پسند کیا اور فورا میر جہانگیر علیخان بہادر المخاطب ظفر جنگ سلطان الدولہ رئیس الملک سلیمان جاہ کو کہ اُسوقت وہ سب سے خُردسال تہے اور اُسوقت انکی عمر چہ مہینہ چار روز کی تہی سلطان بخش بیگم والدہ حقیقی شیر الدولہ کی آغوش مین دیدیا۔ پس سمّا اعظم الامراء کے حواس بدستور ہوگئے غم کا مطلق اثر نہ رہا گو درحق واس کے باغ مین جاکر رسالہ اور لین کے جوانونکی طرف متوجہ ہوئے۔ پس خود بدولت بلدہ سے کوچ فرماکر محمد آباد بیدر مین خیمہ زن ہوئے اور وہان پر واسطے فراہم کرنے فوج جرار اور اسباب جہاد کے عرصہ دراز تک اقامت کی معلوم کرنا چاہیے کہ اوسی مقام پر سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین مرشدزادے آفاق سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ بہادر کے محلسرای مین گوہر اکلیل جہانبانی امام سحبہ کامرانی فرزند ارجمند میر فرخندہ علیخان بہادر چاندنی بیگم صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ اسکے بعد ۱ جمادی الاول سنہ روانہین لوپاکی طرف قصد ہوا وہان

بعد تکلفات اور نوازش کے لشکر قزلباش کا
کیا اور تحفات طلب کی شاہ موصوف نے
ادن سے شاہ عباس ثانی کی درگاہ مین بہیجا تہا
سید نظر محمد خان ایران کی طرف گیا ہوا تہا
گے روانہ ہوا تہا نواحی بلخ مین پہونچا چونکہ
جو ماوراء النہر کے تسخیر کے ارادے سے
بادشاہ کے شاہزادے محمد اورنگ زیب
اور اسی ایام مین حسب الحکم شاہجہان
وقت مین بذریعہ فتح و عازم ایران ہوا
حاصل ہوا۔ اقبال پایا آخر کار بسبب صعوبت

سرداری اور ہمراہی سابو خان کے رخصت کی
پس شاہجہان بادشاہ کی جمعیت بو مملکت بلخ مین
مستقل ہوئی ابھی ایک سال ہی گذرا تہا کہ شاہجہان
بادشاہ کی بارگاہ سے فرمان متضمن تفضلات طلب
فوج اور ہمدردی سے ملک خوانین توران کے
ورود کیا اور مملکت روم مین بہی معلوم کہ وہان کا
کیا حال ہے وہان سے دولت کا سبب ترکی کی بگڑ چونکہ
وہ ملک بزیر تصرف سلاطین عثمانیہ کے
ہی سلطان عثمان کی ہی اولاد سے کوئی شخص فرمان

پہونچنے کے بعد ۱۹ شعبان کو آتش جدال وقتال کی مشتعل ہوئی جیسا کہ لڑائی کا دستور ہے طرفین سے آدمی مقتول و مجروح ہوئے رام بہاؤ کہ لشکر مخالف کا نامی سردار تہا اُسکے جسم پر بہی زخم کاری آیا قریب تہا کہ فتح حضور کی ہو اسی عرصہ مین دشمن کی مدد آپہونچی اشقیاؤن نے لشکر اسلام پر قوی دل ہوکر ہجوم کیا اور ادہر سے تائید نہ ہوسکی غازیان دلاور ناچار بعزیمت مجبور امعرکہ سے پہر کر لشکر مین داخل ہوئے جب رات ہوئی اور آتش جنگ فرو ہوئی تو حضرت نے رزمگاہ سے اُٹھکر قلعہ کہرلہ مین نزول فرمایا اسکے بعد کشن راؤ وکیل ناڈپت پردہان نے دونون ریاستون کی صلاحیت اور رفاہ خلایق مصالحت مین تہر سمجھکر چند معاملات جو بموجب انحراف مرضی کے اعظم الامراکے ہون ملازمونکی عرضی مین پہنچایا حضرت نے جب اُسکے معروضہ کو قبول کیا تو وکیل مذکور بنا صلح کی مضبوط کرنیکی غرض سے راؤ پنڈت کے لشکر مین جاکر حسب الامر عالی شاہد مصلحت کو کرسی نشین کیا پس جب صلحنامہ کاغذین کے باہم ماہ رمضان کو لکہا گیا حضرت نے اسکے بعد اعظم الامراکو کہ وہی اس جنگ کے بانی مبانی تہے اہل پونا کے حوالہ کرکے اسی مہینہ کی بارہوین کو مراجعت فرمائی۔ پس ۱۴ تاریخ میر عالم میر ابوالقاسم خان بہادر واسطے اصلاح بعض معاملات کے پونا کو گئے تہے مراجعت کرکے ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئے اور راجہ شام راج اور گوتم راؤ بہی اسی روز آستان بوسی سے مستفیض ہوئے پس ساتوین شوال سنہ روان مین حضرت نے ساعت نیک مین شہر حیدرآباد مین رونق افروز ہوکر جاہ وحشمت کی مسند کو رونق دی پس ۳ ذیقعدہ روز دوشنبہ سنہ روان مین گوبند کشن جو پونا کے صلحنامہ کیلئے گیا تہا حیدرآباد مین پہونچکر شرف ملازمت سے فیضیاب ہوا اور اسی سال بعد ورود مسعود کے حیدرآباد مین کچہہ دنون بعد بوجہ نیرنگی فلک شعبدہ باز کے دوسرا سانحہ ظاہر ہوا کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ راجہ شام راج نے جو اعظم الامرا کی غیبت مین نیابتاً ملکی ومالی کے امور انجام دیتے تہے گوتم رای کی ناشنوی سے کفایت سرکاری خیال کرکے حضور پرنور کے مزاج کو تخفیف سپاہ کی طرف مائل کیا چونکہ اون ایام مین فوج انگریزی کی نگرانی دونون سرکارونکی موافقت کی بنیاد مستحکم کرنے

تفصیل سلاطین دکن
ہوگا۔ اون بادشاہان ہند و دکن کے بیان
جو شاہجہان بادشاہ کے ہمزمانہ تہے
تمام ہندوستان تو اولیا کی دولت شاہجہان سے
قبضہ مین تہا اور دکن مین نظام شاہیہ تہے قطب
ملک عنبر حبشی وغیرہ جو قلعہ دولت آباد اور اسکے
اطراف پر تسلط رکہتے تہے پس شاہجہان بادشاہ
کے عہد حکومت مین احوالات دولت سے اپنے
قبضہ مین کر لیا اور نظام شاہیہ کا نام و نشان
تہہ ہو گیا اور خاندان عادلشاہیہ مین

جہان سے معدوم ہو گیا اور خاندان عادلشاہیہ کو ۹۰۸ مین
منقول ہے کہ علی عادلشاہ کو سلطان نے بخواہش
ایک خواجہ ہمراہ کرکے بہیجا تہا خلوت مین جو بیت بزرگ مجوری
تمام علی بریدہ سے ایسی بات کی کہ فوراً ہی واقعہ موت
سلطان سے واقف کیا۔ واضح ہو کہ تاریخ فرشتہ مین ہے
مذہب امامیہ کا اختیار کیا تہا اوسکے بعد مذہب اہل سنت
عادل شاہ نے اہل تشیع کے مذہب کو رواج
دیا اور ایک کروڑ پچاس لاکھ کے قریب ہون کے
جواہرات چہوڑے تہے اہل استقلال کو پہنچے
اسکے بعد محمد ابراہیم ابن ابراہیم خاندان
عادلشاہیہ ہون کا پانچوان بادشاہ

اور مخالفین کے رعب و داب کی وجہ سے میر عالم بہادر کی صلاح سے عمل مین آئی تہی چنانچہ حضور سے اُنکو رخصت عطا ہوئی اور وہ لوگ حیدرآباد سے بعد طی منازل کے واڑپلی کے پشتہ تک پہنچے تہے کہ اس اثنا رمین فساد اندیش شیطنت کیش لوگون نے جو اعظم الامرا کے تنزل مین اپنی ترقی کا خیال کیا تہا اور بارگاہ والا سے اُنکو علیحدہ ہوجانیکے بعد جب اُنکی تمنا ظاہر نہ ہوئی تو مثل خفاشون کے بندگانِ عالی کی سلطنت کے زائل ہونیکے خواہان ہوئے تاکہ یہ روشنی تاریکی کے ساتہہ بدلجاوے اور اپنی کامیابی ہولیس کونسا حیلہ تہا کہ اُنہون نے اپنی خباثت کے سبب سے نہ کیا آخر کار دار الامارت کو دلاوران انگریزی کی فوج سے خالی پاکر وقت فرصت کے منتظر رہے جب موقع پایا تو فوراً مرشدزادے کبیر عالیجاہ سے خفیہ سازش کی اور اُنکی اطاعت پر کمر باندہ کر خیال باطل پر آمادہ کیا اور عین عرفہ کی شب مین و نیز یجہ کو شہر حیدرآباد سے لے نکلے اور سداسیو راؤ زمیندار اور دیگر غدار مفسد ونکی رفاقت کا اظہار کرکے قلعہ محمد آباد بیدر کا قصد کیا چنانچہ جاتے ہی قلعہ مذکور پر اپنا قبضہ کیا اور زمیندار مذکور بہی عبد اللہ حبشی پرکیہ وہ حسب الارشاد جوانان بار اپنے ہمراہ لیکر صاحبزادے کی تادیب و تنبیہ کیلئے روانہ ہوا تہا اثنا راہ مین عبد اللہ خان کو غافل پاکر اونکے سرپر آگرا اور اُنکی جمعیت کو پریشان و پراگندہ کردیا خود عبد اللہ خان مجروح اور اُسکے اہل و عیال گرفتار ہوئے جب اسوسون نے یہ خبر دی اور حضور نے جب یہ سنا کہ صاحبزادے کے پاس اطراف و جوانب کے بہت سے بے روزگار بغرض ملازمت کے آئے ہین تو اول حضور پرنور نے شفقت و رحم فرماکر ایک عنایت نامہ مہدی بخشی بیگم صاحبہ یعنی صاحبزادے کی والدہ کی طرف سے واسطے فہمایش اور سلامتی مزاج کے معرفت خوش رقم خان کے روانہ کیا اور جب صاحبزادے کی طبیعت نے اصلاح اور درستی مزاج کی طرف میل نہ کیا تو خفا ہوکر چنانچہ ریاست کو سیاست ضرور ہے سو موسی ریمو عرف موسی رحمو کو مع اونکی فوج کے اور دیگر سردارون کو اور افسران پائیگاہ کو میر عالم اور سردار الملک کہانسی میان کو ان سب کا حاکم بناکر صاحبزادے کی تنبیہ اور مفسدین کی تادیب کے لئے روانہ کیا۔ کہتے ہین کہ قریب پہنچنے لشکر فیروزی اثر کے

دوسرا فرقہ

حکمرانان سلسلۂ بریدیہ

ادبار پیشون نے مثل بسمل کے ہاتھ پانو ہلائے آخر کار جب مقاومت کی تاب نہ لا سکے تو گریز کیا اور صاحبزادے کو خجستہ بنیاد مین لائے علاوہ اسکے سید محمد باقر علیخان تیج بھیو نمین سے بھوین پلی سے اور محمد عظیم خان اور یٰسین خان وغیرہ جمعدار جمعیت پاگاہ سے اون ایام مین اپنے اپنے پرگنون و علاقونمین تھے خبر سنکر مینا آباد پر سب جمع ہوگئے پس صاحبزادہ کے ہمراہ جو لوگ غارتگر تھے اونسے ڈبل کندے پر مقابلہ ہوا محمد باقر علیخان کی انگشت خرد پر غازی خان کی تلوار پڑی اس ضرب سے اُنکی انگشتری اُڑ گئی اور باقر علیخان کی تلوار سے غازی خان کا رخسارہ زخمی ہوگیا اور محمد داؤد خان قوم خلیل راقم کے نانا سنہ روانمین علاقہ بسمت سے سرفراز ہوکر اس طرف روانہ ہوئے تھے اور شرکا رصاحبزادے کے ممالک محروسہ کے تاخت و تاراج کے درپے تھے اسلئے واسطے حفاظت کے سوارون کے کل ایک ہزار کی جمعیت سے سابقہ ولاحقہ مجتمع کی تھی لیکن مقابلہ کا اتفاق نہ ہوا القصہ چونکہ سپاہ متعینہ نے تعاقب نہ چھوڑا قدم بر قدم پاشنہ کوب سر پر جا کھڑے ہوئے اور لڑنیکا اسباب تیار کرنیکی اونکو فرصت نہ دی ہرچند مرشد زادے نے پونا والون سے مدد مانگی مگر اونہون نے حضور اشرف کے پاس خاطر سے نہ پیغام کو سنا نہ کلام کی طرف توجہ کی پس صاحبزادے اور اُنکے رفیق مایوس ہوئے اور ادہر سے ارکین دولت نے فوج انگریزی کو کہ وہ برطرف ہوکر کتل واڑا پالی تک گئے تھے جدید صورت سے اونکی استمالت والحاح کر کے صاحبزادے کے تعاقب کی ترغیب دی اور وہ گئی پہنچائی۔ پس فوج قاہرہ کے چہار سو غلبہ سے ہمراہی صاحبزادے کے فوراً بنات النعش کی طرح منتشر ہوگئے اسوقت صاحبزادے نے خواب غفلت سے بیدار ہوکر اپنی سرتابی سے باز آئے اور ہمراہ لشکر فیروزی اثر کے بامید عفو جرایم کے کچھ اپنی فوج ضروری بھی ہمراہ لیکر آستان بوسی کا ارادہ کیا۔ اثنای راہ مین دفعتاً پیک اجل نے صاحبزادے کو آواز دی صاحبزادے نے لبیک اجابت کو زبان پر جاری کیا۔ کہتے ہین کہ صاحبزادے نے اپنے خارج ہونیسے قبل ایک محضر لکھوایا تھا۔ اسپر سوای شمس الامرا ابو الفخر محمد فخر الدین خان بہادر اور امجد الملک

عالمگیر ثانی بادشاہ کا بیان

اور پاگاہ کے سرداروں کے کل ارکین دولت کی مہرین تہین چنانچہ اسی سبب سے آتش فساد کے گل ہونے تک خلوت مبارک مین چوکی خانون اور شمس الامرا ابوالفخر محمد فخر الدینخان بہادر کے دروازون پر سپاہیون کا بندوبست تہا اور اسکے سوا اور لوگ اپنی ضرورتون کی وجہ سے آتے جاتے تہے ہتہیار پہرے مین رکہکر آمدرفت کیا کرتے تہے۔ اور یہ بہی واضح ہو کہ انہین سنوات مین بعد فوت ہونے سوائی مادہوراؤ اور جلوس باجی راؤ پسر کلان رگہنا راؤ کے چار بہائی پیشوائی پر پونا کی ریاست مین اتفاقاً بسبب اختلاف سرداروں کے خلل واقع ہوا اور اونکی دولت کے ستارہ نے اوج سے طرف پستی کے میلان کیا تہی کہ رفتہ رفتہ ریاست مین زوال پیدا ہونا شروع ہوا چنانچہ آخر کو اُسکا زوال ہو گیا اسکا ذکر دفتر سوم مین آئیگا۔ اعظم الامرا نے قابو طلب وقت غنیمت جانکر بہت تہوڑے زمانہ مین وہان کے ارکین سے ایسی موافقت بہم پہنچائی کہ حسن تدبیر سے اپنے آپ کو موافق اونکی آرزو کے چوتہہ صوبہ محمد آباد بیدر کی گذاشت لیکر ۱۲۱۱ ہجری مین حضور کی خدمت مین پہنچایا اون ایام مین خود بدولت بغرض سیر و شکار کے لالہ گوڑہ مین تشریف فرما تہے۔ اطلاع ہوتے ہی فوراً قلعہ گولکنڈہ مین آئے اور اعظم الامرا کو وہان حاضر ہونیکا حکم دیا بسہون نے خبر جب محتشم الیہ کے پہنچنے کی دی آپ بالاخانہ پر چڑہکر دوربین سے ملاحظہ فرماتے رہے جب وہ قریب آ گئے اور خود بدولت نے پہچانا تو خوشی کی توپ چہوڑنے کو ارشاد فرمایا چونکہ یہ حکم تہا کہ فوراً ضرب بالاحصار کے سر ہوتے ہی تمام توپین قلعہ و بلدہ کی سر ہون حسب الحکم اُس توپ کی آواز سنکر گولہ اندازون نے تمام توپون سے باڑہ شادمانی کی سر کی اور بدستور اُن توپون کی آواز پر شہر کے برجونکی بہی توپین چہوٹین۔ حضور معز الیہم کے آنیسے بہت محظوظ ہوئے اور بعد ادراک ملازمت معز الیہم کے فرمایا کہ پیر دیدار کی نیاز کرین چنانچہ حسب الامر دودہ و چاول پر فاتحہ ہوئی اور کونڈے بہرے گئے تمام مرد و عورتون نے کہایا اسکے دوسرے روز شہر کو اپنی تشریف آوری سے رونق تازہ اور وہان کے باشندون کو مسرت

بے اندازہ عطا فرمائی اور مغز الیہم کو سابق سے بہی زیادہ تر معزز اور اپنا ندیم کیا۔ چونکہ ٹیپو سلطان نے بوجہ جہل و نادانی
کے کوس سلطانی کو بلند آوازہ کیا تہا اور دونوں سرکاروں کا بدخواہ اور اسپر بہی یہ زیادہ ہوا کہ صلح گذشتہ پر اکتفا
نہ کرکے بے اعتدالیوں کا سلسلہ جنبان تہا۔ مشیر با تدبیر اعظم الامرا نے درست کرداری اور راست گفتاری
بقای عہد اور ایفای وعدہ میں حضور کی خدمت میں گذارش کرکے بنای موافقت کی فیمابین سرکار
انگریزی اور سرکار آصفیہ کے بشرط اعانت طرفین کے مستحکم کی پس ۱۲۱۲ھ میں خود بدولت کو مرض فالج
ولقوہ کا عاید حال ہوا حکمای شہر اور اطبای اطراف و جوانب آکے حاضر ہوکر دوائیں سعی بلیغ کی ہر چند کہ
ہاتہہ اور پاؤنمیں پہلی سی طاقت نہیں آئی لیکن بفضلہ تعالیٰ افاقہ ضرور ہوا۔ اس اثنا میں افسران انگریزی
نے ٹیپو سلطان کے استیصال کی غرض سے خروج کیا اور حضرت کو بہی اطلاع کی چونکہ مزاج والا ناساز
تہا۔ آپ تو واسطے استعانت کے روانہ ہوئے مگر البتہ ہان۔ میر ابو القاسم میر عالم بہادر کو مع ہادی الدولہ
اور بہرام جنگ اور حیدر نواز جنگ اور ابو تراب خان بہادر کو ہزار سوار دیکر اور روشن رای کو چار پلٹن دیکر
روانہ کیا۔ فوج انگریزی افواج قاہرہ کی پشت گرمی سے عزم بالجزم کے متوجہ ہوئے ع دو دل یک شود
بشکند کوہ را۔ پس ۱۲۱۳ھ میں ٹیپو سلطان روانہ دار آخرت کا ہوا اسکے بعد میر ابو القاسم میر عالم بہادر
مع فوج کے مراجعت کرکے واپس آگئے اور خدمت فیضدرجت میں مستفیض ہوئے چونکہ اللہ پاک نے
لڑائیوں سے نجات دیکر الفراغ کلی عطا کیا پس خود بدولت نے زمام ہمہ سفر کی طی کی اسکے بعد تا دم زیست اپنے
دار الحکومت میں ہی رونق افروز رہے اور اسکے بعد سے مادام الحیات بزم و انبساط اور تقریبات شادیوں
وطوی وغیرہ کی طرف متوجہ رہے۔ معلوم کرو کہ اعظم الامرا ارسطو جاہ نے پونا سے مراجعت کرتے ہوئے ایک
عورت کے ساتہہ نکاح کر لائے تہے پونا کے سب لوگ اِن مساۃ کو بیگم کہا کرتے تہے اس بی بی کے شکم سے

ایک لڑکا پیدا ہوا اعظم الامرا ارسطو جاہ نے اس لڑکے کو سرور افزا بیگم کی آغوش مین دیا کہ وہ ممدوحہ مغفرالیہم کی
زوجۂ ثانیہ تہین وہ لڑکا تہوڑے روزون کے بعد مرگیا اس اثنا مین میر جہاندار علیخان المخاطب کیوانجاہ
روشن آرا بیگم کے شکم سے مشکوی بندگانعالی مین پیدا ہوئے حضور نے اس مولود مسعود کو بہی اعظم الامرا ارسطو
جاہ کو عنایت فرمایا اونہون نے سرور افزا بیگم کے سپرد کیا اور محرم کی ۵ تاریخ ١٢١٣ھ مین کہانسی میان مارگیے
نہ معلوم کہ انہین کسنے کسکے کہنے سے مارا جو ذکر رقم ہوتا اور چونکہ میر عالم میر ابوالقاسم خان بہادر کئی سال پیشتر سے
اپنی صاحبزادی کی نسبت منیر الملک حیدر خان بہادر سے کرچکے تہے ١٢١٣ھ مین حضور نے نوشاہ کو اپنے
دولتخانہ مین بلوا کر گلشن محل مجلس شادی کے واسطے عنایت کیا اور خود بدولت نے مع خادمہ محل رنگین لباس
سے شریک بزم عیش و نشاط ہوکر طوی کے کل لوازمات و رسومات ادا کیے اور ۳ ربیع الثانی کو کہ وہ روز جلوے
کا تہا عمامہ اور جیغہ اور کلغی اور طرہ اور مرصع دستبند اپنے دست خاص سے دولہ کے باندہے اور عروس کو بہی
جواہر بیش قیمت سے آرایش بخشی پس اسی اثنا مین اسی سال مرشدزادہ آفاق سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ
بہادر کا زمزمۂ شادی اور ولولۂ مبارکبادی عفت مآب عصمت قباب جہان پرور بیگم صاحبہ معظمہ صاحبزادی
مرتضی یار خان سے بلند آوازہ ہوا اسی سر مین کل ملازم سرکار افزایش ماہوار و جاگیرات و خطابات سے بہرہ مند ہوئے
اور ۴ رمضان سنہ روان مین یکشنبہ کے روز ریاض النسا بیگم کی شادی محمد علیخان ایرانی کے ساتہہ کردی
اور ۵ محرم ١٢١٥ھ مین کہانسی میان سردار الملک مقتول ہوگئے اور قاتل کا پتہ نہ چلا کہ کون شخص اور کسکا بہیجا ہوا
تہا حضرت کو اس سے کمال رنج ہوا اُنکا مادۂ تاریخ - داخلِ مجلسِ حسینِ شہید ٭ ہے اور اسی سنہ مین جشن
خسروانہ اور رسوم ملوکانہ کے بعد عفت پناہ بیرم زمان خاص صاحبزادی بشیر النسا بیگم صاحبہ مدظلہا کا عقد
نکاح شمس الامرا ابوالفخر محمد فخر الدین خان بہادر دام اقبالہ کے ساتہہ کرکے بہت خوش و خرم ہوئے چونکہ نواب صاحب

کو انکے ساتھ بدرجہ غایت الفت تھی بیاہ کے دوسرے دن رسم چوتھی سے قبل جذبہ محبت سے تشریف فرما ہوکر نوشاہ کے دولتخانہ کو اپنے جمال جہان آرا سے جلوہ تازہ اور ہواخواہان دولت کو مسرت بے اندازہ عطا فرمائی اور ماہ جمادی الثانی سنہ روانین شنبہ کے روز جمال النسا بیگم صاحبہ کا عقد بڑے صاحبزادے سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ کی ساچق و مہندی کی رسم ادا ہونیکے بعد رفیع الدولہ رفیع الملک محمد تاج الدینخان بہادر کے ساتھ نہایت تکلف سے شادی ہوئی اسلئے کہ وہ بندر سورت کے رؤسا میں سے تھے۔ اتفاق زمانہ سے چسروز کہ دولہن کا محافہ نوشاہ کے مکان پر روانہ ہوا شب کو صاحبزادہ میر جمشید علیخان بہادر جمشید جاہ ۱۵ سال کی عمر میں فساد خون کے مرض سے کہ پاؤن پر ظاہر ہوئے تھے وفات پائی اُسکے بعد کمال النسا بیگم صاحبہ عروس موصوف کی حقیقی ہمشیرہ کا نکاح میر معین الدین حسین علیخان بہادر المخاطب امتیاز الدولہ خلف ممتاز الامرا المسیر میر کلان خان ابن میر حیدر علیخان کاشغری کے ساتھ انعقاد فرمایا اور ۱۲۱۶ھ میں اللہ پاک نے جب صاحبزادہ سکندر اقبال فرخ فال سکندر جاہ بہادر کو بہو بیگم المخاطب جہان پرور بیگم صاحبہ کے شکم سے صاحبزادہ میر تفضل علیخان عرف میر بادشاہ مدظلہ العالی کے عنایت فرمایا تو خود بدولت نے جشن کا دربار کیا اور ارکین سے نذرین تہنیت کی قبول فرمائین اور ۱۲۱۷ھ میں وہ دونون نہال گلشن خوبی یعنی شمس الامرا ابو الفخر محمد فخر الدینخان بہادر اور صاحبزادی بشیر النسا بیگم صاحبہ کو خدای تعالی نے بارور کیا تو حضور انکی تقریب ستوانسے مین تشریف لائے اور صاحبزادی کو تہنیت پہنوا کر ملاحظہ فرمایا اور فرط شفقت سے چکنی ڈلی اپنے منہہ کی انکو کھلائی اور یہ فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی تمہارے بیٹا ہوگا چنانچہ حسن اتفاق سے یہی ہوا بعد دو مہینہ کے فرزند ارجمند محمد فرید الدینخان بہادر پیدا ہوئے تو حضور دوبارہ اوس مولود مسعود کے دیکھنے کیلئے رونق افروز مہمان سرا ہوکر ضیافت کے تکلف کا ملاحظہ فرماکے خوش وخرم ہوئے اور نقشبندی بیگم صاحبزادی کے عبد اللہ خان اور محمد علیخان کے ساتھ سنہ روانین شادی کردی۔

اسکے بعد اعظم الامرا ارسطوجاہ نے کیوان جاہ میر جہاندار علیخان بہادر کی تقریب بسملہ شروع کرنے ہی پائے تھے کہ اس اثنا
مین نوابصاحب کا وقت موعود پہنچگیا کہ ۷ ربیع الثانی ۱۲۱۸ ہجری مین مرض جسمانی کی شدت سے خود بدولت
روضۂ جاودانی کو تشریف لیگئے اس حادثۂ جانکاہ کے واقع ہوتے ہی فوراً اعظم الامرا ارسطوجاہ نے بڑے
اعلیحضرت کو رقعہ لکہا اور فوج انگریزی طلب کر کے دوسو جوان اور ایک ضرب توپ خاص جلوخانے مین اور نیز
بدستور ہر صاحبزادہ کے دروازہ پر واسطے اندیشۂ فساد کے قایم کی ارکین دولت نے جنازہ محلسرا سے
لیجا کر مکہ مسجد کے صحن مین دفن کیا اور سنگ مرمر کی جالی نہایت عمدہ اور بہت خوشنما قبر کے چارون طرف
تیار کی ہے چنانچہ اتبک بدستور قایم ہے دروازہ بالین کی پیشانی پر یہ قطعہ کندہ ہو رہا ہے **قطعہ**
بر روح پاک میر نظام علی بدام ✤ خوانند با وضو اشخاص فاتحہ ✤ زین مصرعۂ عجیب دو تاریخ رانجوان ✤ جستو بہشت و با خلاص فاتحہ ✤ نوابصاحب کا لقب بعد وفات کے غفران مآب ہے۔ حضرت مرحوم کے بعد وفات
کے چہ صاحبزادے تھے۔ سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر ولی عہد۔ فریدون جاہ۔ جہاندار جاہ۔ اکبر جاہ
سکندر جاہ کے حقیقی بہائی۔ سلیمان جاہ رئیس الملک مدظلہ کہ راقم ابتدا مین انہین جناب کا نمکخوار تھا
شب و روز حاضر باش اور بیشتر کتابین علوم ریاضی کی بطور درس کے خدمت گرامی مین عرض کی ہین۔ اور
میر نوازش علیخان حضرت کے صاحبزادے کو برسون علم عربی اور فارسی کی تعلیم کی ہے اور سب سے خوردسال کیوانجاہ
اور دس صاحبزادیان۔ نقشبندی بیگم اہلیہ داراجاہ۔ سلیمہ بیگم زوجہ عظیم الدینخان۔ جہان آرا بیگم زوجہ رستم یار جنگ
فخر النسا بیگم زوجہ فتح باب الدولہ دہلوی۔ ریاض النسا بیگم زوجہ میر محمد علیخان شیرازی۔ بشیر النسا
بیگم صاحبہ زوجہ شمس الامرا ابو الفخر محمد فخر الدینخان بہادر۔ کابلی بیگم زوجہ بدیع الدخان۔ امیر بیگم زوجہ
فخر یاب جنگ عرف منلو صاحب۔ کمو بیگم کہ انکو بخشی بیگم نے اپنی آغوش مین لیا تہا۔ غفران مآب نے

۴۴ سال تک سلطنت کی ہے اور عمر ۷ سال چھہ ماہ ۱۷ روز کی ہوئی ہے ؛

نواب سکندر جاہ بہادر

نواب مستطاب مغفرت مآب نظام الدولہ آصف الملک سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر جمیل الجنۃ مثواہ یہ حضرت فرزند اکبر نواب غفران مآب میر نظام علیخان بہادر کے ہین ولادت با سعادت جناب کی سنہ ۱۱۸۱ھ مین ہوئی ہے اور بعد انتقال غفران مآب کے ارکان دولت نے لجاجت اور الحاح سے چونکہ آپکو جانشینی پدر والاقدر کی منظور نہ تھی لہذا مجبوراً ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۸ھ مین فرمانروائی سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا اور تینون بھائیونکی تنخواہ کہ تین تین ہزار روپیہ ماہوار تھی المضاعف کی اور فریدون جاہ بہادر کو کہ سب سے بزرگ تھے چار ہزار روپیہ کے اضافہ سے امتیاز بخشا اور چونکہ سنہ الیہ مین محل خاص اور ایوان عام اور آئینہ خانہ شمس الامرا بہادر مدظلہ سے کہ جسمین اب وہ تشریف فرما ہین صورت احداث کی قبول کی بہ تقریب ضیافت رونق افزا ہوئے بہادر محتشم الیہ نے لاکھہ روپیے نقد نذر کئے اور سوا اسکے لاکھہ روپیے جواہر و پوشاک رقص و طعام وغیرہ مین بالائی خرچ ہوئے حضور نے خاصہ دعوت کا آنمحل مین تناول کرکے سہ پہر کو معاودت فرماکے شاہی محل مین رونق افزا ہوئے اور نیز بدستور بہادر موصوف کے دولتخانہ پر آنجناب کے فرزندونکی تسمیہ خوانی مین اکثر اوقات تشریف فرما ہوتے رہے ہین اور متصل اسکے تتمہ جشن تسمیہ خوانی کیوانجاہ بہادر کا بسبب انتقال غفران مآب محل توقف مین تھا بعد فاتحہ اربعین کے کمال تجمل اور تکلف سے حکم انصرام کا دیا کہتے ہین کہ تقریب مذکور مین دس ہزار روپے کی مہندی چاندی کی تیار ہوئی تھی ۔ من بعد نواب واسطے ملاحظہ سلوٹ یعنی قواعد سلامی جمعیت انگریزی کے تشریف فرما ہوئے جوانان پیادہ و ترپ سوار اور گولہ انداز وغیرہ نے میدان عرض

مین اگرچہ ہر سپہ گری اور فن جانبازی کو اپنی نوبت بہ نوبت دکھلائے اور توپین سلامی کی سرکین کہتے ہین اسوقت مظفر الملک اسد علیخان بہادر اسپ تیز پر سوار بھالہ ہاتھہ مین لیے ہوئے روبرو عماری خاص کے آئے اور جوش سپہ گری سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو بندہ اپنا گھوڑا چلائے چونکہ بڑے صاحب حشمت جنگ کرک پاترک بہی حاضر تہے انہون نے بہی سُنا اور براۓ العین مشاہدہ کیا پس سواری متوجہ تالاب حسین ساگر ہوئی اور حضرت وہان عماری سے اوترے اور سواری کو طلب کیا اور آپ مع شمس الملک شمس الامرا بہادر اور اعظم الامرا ارسطوجاہ بہادر سوار ہوئے اور حشمت جنگ کو بہی طلب کیا جب وہ بہی آئے کشتی سیر کیلئے روانہ ہوئی امجد الملک محمد امجد خان بہادر بہی حاضر تہے چونکہ نواب نے انہین یاد نہ فرمایا بعد تہوڑے تامل کے نہین معلوم کہ انکے دلمین کیا آیا جامہ کمر سے باندہ تلوار علی بند مین ڈال بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہکر گام جرأت کا اس بحر غدار مین رکہا اور تیرتے ہوئے کشتی کا تعاقب کیا مسمی دینا شمس الامرا بہادر کے چیلے نے جو آپ کو دیکہا آپ بہی کٹار سر سے باندہکر بہادر محتشم الیہم کے ساتھہ ہولیا ارسطوجاہ نے دیکہکر حضور سے عرض کی یہ سُنکر کشتی کو ٹہیرا دیا اور جب بہادر مغز الیہم قریب آئے فرمایا کہ تمنے کیون تکلیف کی اور اسی طرح بہیگے کپڑون سے کشتی مین بٹہلایا اور دینا نے کشتی کا پایہ پکڑ لیا جب تک سیر کرتے رہے ساتھہ رہا بعد انفراغ سیاحت کے ہمچشمون نے بہادر مغز کی بہت تعریف کی بقول فردوسی طوسی ع فلک گفت احسن ملک گفت زہ ۔ اسی اثنا مین فرمان والاشان شاہ عالم کا درباب استقلال دہلی سے صادر ہوا نواب نے واسطے استقبال کے بلدہ سے نکلکر باغ لنگم پلی مین نزول اجلال کیا باہر سرا انمین خیمہ عالی استادہ ہوا اور اُسمین مسند زردوزی لگائی گئی ایلچی نے فرمان واجب الاذعان کو لاکر صدر پر رکہا نواب اپنی آداب گاہ سے مجرا کرکے روبرو مسند مذکور کے بہ ادب بیٹہے عرض بیگی نے اس عنایت نامہ کو گذرانا پس نواب نے کمال احترام

قطب شاہ بکمال ارتقا تھا۔ واضح ہو کہ قطب شاہ کے
زمانہ میں جب [illegible] خاطر ہوکر شاہجہان
کا تھا سلطان [illegible] دولت سلطانی
بادشاہ کی [illegible] شتہ تھا اور [illegible] بادشاہ
[illegible] چاہی تھی اور وقت حسب الحکم
بادشاہ کے [illegible] اورنگ زیب [illegible] شہزادہ اورنگ
تین [illegible] وقت حیدرآباد [illegible] آیا
اور [illegible] بادشاہ [illegible] ہوا [illegible] انجام کیا
مصالحت ہوئی اور عبد اللہ قطب شاہ نے
بیٹی [illegible] کا نکاح محمد اورنگ زیب کے ساتھ کردیا اور بادشاہ کی خوب
سلطان ابو الحسن کو گذر دیا اور اورنگ زیب نے چلا
میں بہت سے چیلیں اور اسوال ایکے اپنے ساتھ لیگیا
کو بیچ اور ایکے عیال اور دولت سے قلعہ کے اندر
میں بار اتھ قطب شاہ [illegible] دولت سے ایس نے
کیا [illegible] بار ایران سے [illegible] قابو ہوکے
[illegible] سلطان [illegible] شاہ
اندر [illegible] میں [illegible] سلطان ابو الحسن قطب شاہ
[illegible] اور سلطان ابو الحسن
ساتواں بادشاہ اس خاندان کا ہوا

[illegible]

کی جاگیر [illegible] فرمایا ابو الحسن کے زمانہ میں ایک
شخص سید مظفر مدار المہام سلطنت کا تھا۔ اسکے بعد
یہ خدمت [illegible] نام ایک برہمن کو دی گئی۔ اوقات
سلطانی [illegible] عیش و عشرت میں گذرتی تھی۔ اسیوجہ
سے [illegible] لشکر شاہی عالمگیری قلعہ
محمد نگر گولکنڈہ کا محاصرہ کرکے [illegible] اسکے اعیان
مملکت سے [illegible] علی خان مرزا محمد اور شریف الملک اور
شیخ ابراہیم جنکا خطاب مہابت خان تھا اور دیگر
ممتاز اور شریف [illegible] عبد المجید مرحوم اور سید مظفر کی اولاد
اپنے قدیم ولی نعمت کی خدمت سے جدا ہوکر عالمگیر
بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] ہر شخص نے
اور فن سے اپنی اپنی لیاقت و حیثیت کے موافق
مناصب پائے اور شروع محاصرہ میں علی مردان خان
اور سعادتخان [illegible] عالمگیری لشکر میں [illegible]
آگئے اور بندگان بادشاہی عالمگیری کے
[illegible] کل ممالک حیدرآباد کو مع اوسکے متعلقات
اور توابع کے اپنے قبضۂ تصرف میں لاکر سلطان
ابو الحسن کو گرفتار کرکے قلعہ دولت آباد میں
روانہ کیا اور وہاں اسی قلعہ میں انتقال ہوا اور
سلطنت قطب شاہیہ کی ختم ہوئی۔
ممالک مفتوحہ اور توابع کی فتوحات

سے لیکر موافق غفران مآب کے اپنی دستار پر بجاہی جبینہ کے تمغہ فخر کا جانکر نصب کیا اور اسی طرح زر دعماری کے جلو سی
کے سوار بڑے لاو لشکر اور تجمل سے شگفتہ خاطر متوجہ دار الریاست کے ہوئے جوانان بار نے اتواپ سلامی
کی سر کین اہالیان دولت آداب تہنیت بجالائے اور بعد دخول دولت سرا کے نذرین گذرانین اور روز
پنجشنبہ نوین تاریخ ذیحجہ کی سنہ الیہ مین صاحبزادہ بیدار بخت بے ہمتا دمیر فرخند علیخان بہادر ناصر جنگ اور
صاحبزادہ میر بشیر علیخان بہادر صمصام جنگ۔ اور صاحبزادہ میر گوہر علیجان بہادر مبارز جنگ خطاب اور
مناصب سے کامیاب ہوئے اور روز چہارشنبہ اٹھائیسوین محرم ۱۲۱۹ھ ہجری مین جب ارسطوجاہ کے طائر
روح نے آشیانہ تن سے پرواز کی میر عالم بہادر نے اپنی واسطے لارڈ گورنر صاحب بہادر سے استدعا کی بپاس خاطر
انکے اتحاد نامہ سفارش کے بارہ مین لکھا حضور نے مطالعہ فرماکر اول انکی بیماری کا عذر کیا اس بعد
بخشی بیگم صاحبہ بینظیر اور بی بی صاحبہ مکرمہ ہر دو والدہ کے کہنے سے پانچوین تاریخ شہر ربیع الثانی کی سنہ
الیہ مین میر ابوالقاسم میر عالم بہادر موصوف کو خلعت امر دیوانی کا عطا فرمایا اور ملبوس خاص سے ممتاز کیا
پس صبح کو میر صاحب موصوف مخلع ہوکر کوٹھی کو گئے اور وہانسے آپ پالکی مین سوار ہوکر آئے اور رزیڈنٹ
حشمت جنگ کرک پاترک کلان صاحب بہادر بڑی عماری مین بیٹھکر حاضر دربار ہوئے خود بدولت آئنہ
خانہ مین برآمد تھے یا ذوا کر نذر سر فرازی کی لی میر صاحب معز الیہم نے بمجرد سرفرازی جوانان انگریزی کو
جلو خانہ خاص اور دروازہای صاحبزادگان سے اٹھوا دیا۔ دو مہینہ کے بعد جنگ سندھیا اور ہولکر کے
وقت بسبب نہ پہنچی فوج رکاب حسب قرار داد کے کہ اسکا احوال دفتر سوم مین مذکور ہوگا سرکار کمپنی بہادر سے حسب
تجویز صاحب گورنر بہادر کلکتہ اسکی نالش آئی بنا بر عزل رکوتم راؤ راجہ اندر جو بپیش دست غلام سید خان کا تھا
حکم محکم شمس الامرا بہادر کو ہوا مردم بارگاہ کے اسکے گھر پر جا پہنچے اور تمام مال و اسباب ضبط سرکار کر لیا گیا

راجہ مذکور پیشکاری سے موقوف ہو کر تا دام الحیات خانہ نشین رہا۔ اسی سال دوسری شادی میر حیدر یار خان بہادر کی زوجہ اول کی ہمشیرہ حقیقی صبیہ میر عالم بہادر سے حسب استرضاء نواب کے کیگئی اور سنہ الیہ مین دو صاحبزادے میر منور علیخان بہادر اور میر ذوالفقار علیخان بہادر چھ چھ مہینہ کی تفاوت سے پیدا ہوئے عشرۂ اول ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین فریدون جاہ بہادر راہی ملک عدم ہوئے اور پچیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ الیہ کو محمد بدر الدینخان بہادر دو فرزند توام شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوئے اور ماہ رجب سنہ روانمین میر عالم بہادر نے سامان جشن سالگرہ نواب کا اپنے مکان پر مہیا کر کے عرض کیا خود بدولت نے پذیرا کیا اور بنفس نفیس رونق افزا مہمان سرا امیر معز الیہم کے ہو کر جشن مذکور کو پیرایہ آغاز و انجام کا بخشا کہتے ہین کہ اس جشن مین سات لاکھ روپے میر صاحب معز الیہم کے خرچ ہوئے اور ارکان و اعیان اور اہالی شہر کو جواہر گران اور لآلی پر ضیا بندگانعالی کی طرف سے خلعت مین دیے گئے اور سب کی سرافرازی ہوئی چنانچہ شمس الامرا بہادر کو تیس لاکھ روپیہ کی جاگیر اور سات ہزار سوار اور سات ہزار بار کی بخشی گری اور پاگاہ سرکار سے ذی اعتبار عطا ہوئی منیر الملک بہادر کو مرتبہ دیوانی بادشاہی اور جمعیت فراوان سے ذی افتخار کیا گیا اور شہریار الملک اور رفعت الملک اور جسارت جنگ جاگیرات و تعلقہ جات و جمعیت بیشمار سے صاحب امتیاز کئے گئے اور زبدۃ الامرا اور بہرام الملک امجد الملک اور حسام الملک کو بہت سی جمعیت و جاگیرات عطا کیگئی اور اعتصام الملک اور رشید الدولہ کو منصب منشی گری اور جاگیرات سے بہرہ ور کیا گیا اور بخشی الملک اور افتخار جنگ مرتبہ بخشی گری فوج سے سرفراز ہوئے اور ضیاء الملک اور ضیاء الدولہ خدمت عرض بیگی سے مکرم کیے گئے امین الملک اشرف الدولہ تہور جنگ محکم جنگ یاور الدولہ سکندر الدولہ شہریار جنگ محترم الدولہ غالب الدولہ جلال الدولہ جاگیر و جمعیت سے کامگار ہوئے طالب الدولہ امیر الدولہ عمدہ خان ثانی سے اور سید نصرت در وغائی ہرکارہ اور فیلخانہ سے سرافراز ہوئے اور سعید الدولہ شحنگی

اور آپ دار السرور شہر برہانپور مین پیدا ہوئے ہین اور آپنے ۱۰ ذی الحجہ ۱۱۱۸ تخت سپہر سلطنت کو قدوم میمنت لزوم سے شرف فرمایا ہے کہ اقبال شاہ با خیر مقام آپنے دوم مرتبہ تخت سلطنت پر جلوس فرمایا ہے اول مرتبہ تو معظم شاہ دورہ گجرات مین جب آپنے سوا الانتبد کا واقعہ سنا اور شاہ بلدہ اکبر آباد مین جب محمد معظم شاہ پہنچے معانی کیہ فتح حاصل کی تہی دکھلائی نذر ورتی الاکرام اور وزراعظم کا بیان

مولف تاریخ قدیم سکی ... کہتا ہے کہ ایام شہزادگی مین اول مرتبہ وزارت سے باپ واضح ہو اوس ... مرزا محمد جس کا خطاب ... کو بہت سی فتح و ظفر کے ... بخشی ہوئے تو محمد معظم خان ... مخاطب بہ منعم خان ... اس طور پر کہ ابتدای جلوس مین ... کا عنایت ہوا اور ... استقلال ...

اور نیابت صوبہ داری سے ذی اقتدار ہوئے اور محمد سبحان خان اور یار بہادر خان اور سلطان میان جملہ سرداران افغان جاگیرات و جمعیت سے کامیاب ہوئے اور راجہ چندولال اور راجہ گوبند بخش راجہ کیول کشن راجہ خوشحال چند راجہ راجہ بیر بجہان راجہ روپ لال راجہ دیا بہادر راجہ میا رام سب جاگیرات و جمعیت سے ممتاز ہوئے اور جواہرات و مناصب و خطاب سے علی قدر مراتب سرفراز اور کامیاب ہوئے اور گیارہ شوال سنہ مذکور کو کوکب برج نیکنامی اور گوہر اکلیل خوش کامی محمد رفیع الدین خان بہادر منجھلے فرزند شمس الامرا بہادر کے پیدا ہوئے برخوردار یاد انکا مادہ تاریخ ہے۔ واضح ہو کہ راجہ مہیپت رام جو حالت صاحبزادگی مین آنجناب کا پیشکار تہا اور قبل انتقال غفران مآب کے بندوبست بلاد غربی صوبہ برار کیلئے جمعیت سنگین کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا تہا۔ چونکہ صاحب رزیڈنٹ بہادر میر عالم سے کشیدہ تہے اسلئے میر عالم نے صاحب رزیڈنٹ کی شکایت گورنر جنرل لارڈ ولسلی سے کی تہی شرح اسکی بہت طویل ہے اسلئے مہیپت راؤ صاحب رزیڈنٹ کے اشارہ سے دیوانی کی تمنا مین داخل بیت الریاست ہوا ضیافت کی تقریب مین حضرت کو اپنے مکان پر مدعو کیا جہان ایک لاکھ روپیہ کا چبوترہ وضع کرنیکے بعد مسند لگوائی گئی تہی رفتہ رفتہ حضرت کے مزاج کو میر عالم کی طرف سے پہیرنا شروع کیا اور خود بہی میر صاحب سے بدو ماغیان شروع کین تہوڑے عرصہ مین کپتان طامس سڈلم بہادر ایلچی مقرر ہوئے یہ صاحب میر عالم کے بڑے دوست تہے میر صاحب مغفر الیہم ایک روز ترپلہ کے دروازہ سے جو انکی یادری مین تہا اور جو اب کچہ مدت سے بند کردیا گیا ہے شہر سے نکلکر کوٹہی پر پہنچے اور کپتان طامس سڈلم بہادر سے اپنے بارہ مین مصلحت کی صاحب بہادر نے دربار مین حاضر ہو کر خیر خواہی اور نکحلالی میر صاحب مغفر الیہم کی ظاہر کی اور حضور کی طبیعت کو انکے عفو جرائم کی طرف مائل کیا اور میر صاحب مغفر الیہم کا اطمینان کرکے اپنے گہر روانہ کیا پس میر صاحب مغفر الیہم نے ضیافت کا سامان کیا اور نواب سلطنت مآب نے رونق افزائی مہمان سرا ہو کر انکے رتبہ کو عزت بخشی اور

دوسرا وزیر

خطاب مرحمت ہوا منعم خان خانخانان اور اپنی اثنا مین مرتبہ جلیل القدر یعنی وزارت عظمی کے ساتہ سرفراز کیا اور بعد رحلت منعم خان خانخانان کے بوزیت اسد خان خلف ... منصب وکالت کا دیا ... سرانجام وزارت اسد خان کو مرحمت کیا اور ... کا امیر الامرا اسد خان ... صاحب تاریخ جدید ... عالمگیر کے ...

زمانے سے وزیر اعظم ... اسد الدولہ ... خلعت وکالت سے ... منعم خان خانخانان ... وزارت ... ذو الفقار خان ... اور ... شہزادہ ...

راجہ ہمپت رام کو غلل انداز جانکر شہید کیا راجہ مذکور نے قلعہ سکر شاپور مین جاکر جمعیت اکٹھی کی اور بغاوت کا جھنڈا بلند کیا سرکاری سواران پاگاہ ہمراہی شمس الامرا بہادر اور سواران دیوانی وغیرہ اور سر ولیم پامر صاحب بہادر بلازم رکاب مع سواران ترپ اور میجر کارن صاحب افسر دو ہزار جوانان لین اس بیدین کی تنبیہ کیلئے روانہ ہوئے اس خبر کے پہنچنے پر ہمپت رام اور سری پت رام اُسکے بھانجے نے قلعہ سے نکلکر اپنی تمام سپاہ کو کہ اسمین عرب روہیلہ سندہی سکہہ وغیرہ سب قسم کے لوگ تھے اور لین اور توپخانہ کو سید انمین مقابلہ پر نصب کیا اوسمین سے عربون کو دست چپ کی جانب کہ وہان ایک سیندہین تھا کہڑا کیا اور دو سَو روہیلو نکو انکی کمک کے واسطے مامور کیا سرکاری لین کے دو حصے کیے گئے اُنمین سے گارن صاحب ایک ٹکڑے کو لیکر مخالف کے توپخانہ پر گرا اور پہلے حملہ مین سب توپین چھین لین جو جو یہ لوگ بڑہتے جاتے تھے لشکر مخالف کے سپاہی منتشر ہوتے جاتے تھے لیکن آخر مین وہ غالب آئے اور ٹارن صاحب مارا گیا اور دوسری ٹکڑی ولیم پالمر صاحب کے ساتھہ ترپ کے سوار و نکی تھی انہون نے عربون پر یورش کرکے انکو ہٹا دیا۔ اُسکے بعد روہیلون نے نشان کہولدیے اور گولیان چہوڑتے ہوئے جو آنکر گرے ہین اُس طرفسے چار پانسو آدمیون نے سراسیمہ ہوکر ایک ویران گانون کا آسرا لیا سرکاری جمعیت کو شکست ہوئی فوج بھاگنے لگی اور جناب باری سے الامان اور الحفیظ چاہنے لگی پس سرکاری فوج نے شکست پاکر گریز اختیار کیا پاگاہ کے لوگون کو غیرت دامنگیر ہوئی اور کہڑے ہوگئے اور وہین سب نے شہادت کا جام نوش کیا محمد حنیف بھی ان لوگون کے ساتھہ کام آئے اور ضیاء الدین خان بہادر بھی کہ شمس الامرا بہادر کے خسر تھے (انکی پہلی شادی ضیاء الدین خان صاحب کی دختر سے ہوئی تھی اور بعد کو غفران مآب کی دختر سے شادی ہوئی) میدان حرب مین سب کام آئے اور قادر صاحب دکنی کہ اہل دیوانی سے تھے انکا گہوڑا شام کہنا نامی گرا اور خود زخمی ہوئے

کاٹن صاحب کی لین سے چہہ سو آدمی مارے گئے تین سردار اور پانچ ترپ کے سوار ولیم پالمر صاحب کے مارے گئے اور متفرق سوارون مین نہین معلوم کسقدر مجروح اور کس قدر کشتہ ہوئے اور مخالف کی طرف سے کتنے قتل کے درجہ کو پہنچے ولیم پالمر صاحب نے تب سے روزگار ترک کیا اور سوداگری اختیار کی ایک کوٹھی بنائی اور داد و ستد کی بنیاد ڈالی اسکے بعد اور انگریزی فوج سرکوبی کیلئے مقرر کیگئی باغی مذکور بنارس کو فرار ہوگیا اور وہین مرگیا صلمداری کے کام پر راجہ گوبندبخش بہادر راجہ چندولال کے چھوٹے بھائی دس ہزار بار اور دس ہزار سوار کی جمعیت سے مامور ہوگئے۔ اور ۲۲ صفر ۱۲۲۱ سنہ ہجری مین میر عالم بہادر نے اپنی پیشکاری حضور سے راجہ چندولال کو دلوادی چونکہ سنہ الیہ مین شاہ عالم بادشاہ راہی ملک بقا ہوئے اور اکبر شاہ ثانی نے فرمانروائی کی انگشتری اپنے ہاتہہ مین پہنی نواب نے اس حادثہ کی خبر سنکر بقا چیونکو حکم دیا کہ پندرہ روز تک نوبت نہ بجائین اور دونون بادشاہون کی تعزیت اور تہنیت کے بارے مین خطوط مع نذر جلوس اکبر شاہ ثانی ارسال کئے اور ستائیس رجب ۱۲۲۳ سنہ ہجری کو رفیع الدولہ محمد تاج الدین خان بہادر اجل طبعی سے راہی ملک بقا ہوئے حضور تعزیت کے لئے رونق افزا ہوئے اور صاحبزادی صاحبہ کو بہت تسلی و دلاسا دیا۔ ۱۹ شوال سنہ الیہ یوم پنجشنبہ شب کے وقت میر عالم بہی راہی ملک فنا ہوئے لارڈ گورنر صاحب بہادر نے وزارت کیلئے نواب شمس الامراء بہادر کو منتخب کیا اور انکے نام خریطہ لکہا لیکن نواب نے لارڈ گورنر بہادر کی ایماء کے خلاف توجہ منیر الملک بہادر کی طرف کی کہ جو نواب کے داماد تہے۔ ۱۰ شعبان ۱۲۲۴ سنہ ھ کو نواب منیر الملک بہادر۔ راجہ چندولال اور کپتان طامس سڈنم بہادر ثابت جنگ حاضر دربار ہوئے اور اسی روز منیر الملک بہادر وزارت سے سرفراز ہوئے دوسرے روز پہر دربار ہوا اور منیر الملک نے نذر سرفرازی کی پیش کی۔ برسات مین طغیانی کے سبب سے موسیٰ ندی بڑے جوش مین آئی چنانچہ فصیل کئی جگہہ سے ٹوٹ گئی اسی زمانہ مین رزیڈنٹ صاحب طامس

سٹلم یار جنگ بہادر نے نواب کی دعوت اپنی کوٹھی پر کی جسوقت آتشبازی کا تماشہ ہو رہا تھا حضور کرسی پر
رونق افروز تھے کہ دفعتاً آگ کی چنگاری باروت مین جا پڑی اور سب آگ لگ گئی سرکاری جمعیت کے
گھوڑے اور ہاتھی اس شور و غل سے اپنے سائیسون اور فیلبانون کے قابو سے باہر ہو کر بھاگ گئے جلو
آدمیون مین اور رکاب کے سوارون مین بڑی ہڑبڑی مچگئی ایک باناتی خیمہ صحن مین ایک طرف استادہ تھا
حقون کے شعلون سے اسمین آگ لگ گئی اور جلکر خاک سیاہ ہو گیا حضور پر نور نے جواہر گران بہا اور ہاتھی
بطور پیشکش قبول کئے نواب نے محل سرا کیجانب معاودت فرمائی - ۲۱ - رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۶ھ کو ایک دُمدار
ستارہ جانب مغرب طلوع ہوا اور ایک مہینہ تک دکھلائی دیتا رہا - ۲۶ - ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۸ھ کو نجشی بیگم صاحبہ
حضور کی بڑی والدہ جانب ملک عدم تشریف فرما ہوئین - ۲۰ - رمضان سنہ ۱۲۲۹ھ کو محمد سلطان الدینخان
بہادر پیدا ہوئے - ۲۲ - رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۰ھ کو محمد رشید الدینخان بہادر متولد ہوئے یہ دونون
نونہال شمس الامرا بہادر کے فرزند تھے - ماہ رمضان سنہ الیہ مین صاحبزادہ مبارز الدولہ بہادر کے
ہمراہیون نے ایک درزی کی بابت انگریزی فوج سے جھگڑا کیا جدال و قتال کی نوبت پہنچی بلدہ مین
صاحبزادہ کی حویلی پر توپین چلین طرفین کے آدمی مجروح اور کشتہ ہوئے صاحبزادہ بہادر نے تیرون سے
لڑائی کی رات کے وقت جب آتش فساد فرو ہو گئی نواب نے شمس الامرا بہادر اور منیر الملک بہادر کو بھیجکر صاحبزادہ
کو محلسرا مین طلب کیا - اس معرکہ کے چوتھے روز تادیباً صاحبزادہ کو قلعہ محمد نگر کی طرف بھیجدیا کہ سیر و شکار مین
مصروف رہین صمصام الدولہ بہادر برادر حقیقی اور ممتاز الدولہ داماد حضور اور تہنیت النسا بیگم عرف بی بی
صاحبہ منظمہ حضور کی والدہ اور جہان پرور بیگم صاحبہ محل خاص حضور یہ سب لوگ صاحبزادہ کے شریک حال
ہوئے ایکسال کے بعد ۲ - رمضان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کو محمد فرید الدینخان بہادر شمس الامرا بہادر کی بڑی

آخر کار ۹۸۰ھ میں ملک گجرات کو اکبر کے ملازمون
نے مسخر کیا - دوم مالوہ - مالوہ کی ابتدا حکومت
یہ ہے کہ ۴۰۰ھ میں کہ سلطان محمود فیروز شاہ کے
نبیرہ کی طرف سے کہ وہ سلاطین تغلقیہ مین سے

صاحبزادے عین حالت شباب مین اجل طبعی سے ملک عدم کو سدہارے سنہ ۱۲۳۲ ہجری مین انگریزی فوج کا متعاقب سیواجی باجی راؤ والی محی آباد پونا اور کہوکراباجی راؤ والی ناگپور سے ہوا۔ سرجارج مالکم صاحب نے قوم پنڈکور کے استیصال کا مشورہ کیا اور کلکتہ سے ڈاک پر چینا پٹن کو آئے اور وہان افسرون سے مشورہ کرنیکے بعد وارد حیدرآباد ہوئے بندگانعالی سے ملاقات کی۔ راجہ چندولال نے فوراً ایک ہزار سوار راجہ سہجر مل کی ہمراہی مین دیکر روانہ کیا راہی مذکور طی منازل کے بعد ڈیوس صاحب کے پاس پہنچے اور اونسے ملاقات کی اودہر سے مالکم صاحب بہادر بہی اورنگ آباد آن پہنچے چینا پٹن سے الفنسٹن صاحب بہادر بہی تشریف لائے۔ سردار خان گری زئی پٹھان نے جو تین سو سوار کے رسالہ کا جمعدار تہا اور جو ہمراہی مین سہجر مل کے تہا انگریزی قواعد وغیرہ کی پابندی واہیات سمجھکر ڈیوس صاحب سے سرتابی کی اور لشکر سے اپنی جاگیر کو چلا آیا وہان سے حیدرآباد آتا جاتا تہا راجہ چندولال نے اُسکو ممانعت کی خان مذکور کو جسوقت کہ یہ اطلاع پہنچی پونا کو چلا گیا اور وہان باجی راؤ کا ملازم ہوگیا۔ مالکم صاحب نے بہی پونا کا قصد کیا اور وہانسے ناگپور پہنچے اور جنکن صاحب بہادر رزیڈنٹ ناگپور سے مشورہ کرنیکے بعد سرکار عظمت مدار کی فوج جمع کرکے ہوشنگ آباد پر سے گزرتے ہوئے قصبہ پروہ اور ہنڈیہ کے مقام سے ہوتے ہوئے نربدا کے کنارہ پر مقام کیا الفنسٹن صاحب اور ڈیوس صاحب بہادر نے سہجر مل کو ناگپور کی طرف روانہ کیا اور خود پونا کی طرف قصد کیا اسی زمانہ مین جنرل سب کمنڈر انچیف جو چینا پٹن سے مفسدون کی تنبیہ کیلئے روانہ ہوئے تہے انکا راستہ حیدرآباد سے ہوکر تہا اسی سال مین حیدرآباد تشریف لائے راجہ بالا پرشاد استقبال کیلئے فرخ نگر تک اور راجہ چندولال گلن پہاڑ کی چوکی تک اور منیر الملک بہادر میر عالم کے تالاب تک پیشوائی کیلئے گئے صاحب ممدوح کو کوٹھی مین فروکش کیا۔ نواب کی طرف سے انکی دعوت کیگئی چندولال نے حضور کی جانب سے محمد صلابت خان بہادر ابن آسمعیل خان ناظم

املچ پور کو لکھا کہ فوراً اپنی جاگیرات سے کوچ کرین۔ صاحب موصوف کو انگریزون سے اور افسران انگریزی سے اکثر رفاقت رہی تھی اور حضور کی طرف سے اکثر مخالفون کی سرکوبی کیلئے مامور ہوئے تھے اور ہمیشہ اعانت کیلئے سرگرم و آمادہ رہتے تھے انکو انگریزی فوج کی امداد کیلئے مقرر کیا محمد صلابت خان نے زیادتی اتحاد کے لحاظ سے اپنے فرزند محمد نامدار خان بہادر کو ڈیوک جنرل ولزلی بہادر کی آغوش مین دیا تھا صاحب ممدوح نے بھی شفقت پدرانہ سے کرتہ ٹوپی مرحمت فرمایا تھا اور نقش تمغہ کا **جنرل نامدار خان بہادر** کندہ کیا تھا فوراً فرمان واجب الاذعان صادر ہوتے ہی مع اپنے ابراہیم خان اور محمد فتح جنگ خان بہادر ملک مند وزی کے کہ وہ دیوان اور سمدہی ناظم موصوف کے تھے اس طرح سے کہ طرفین مین سے ہر ایک دختر دوسرے کے ہان منسوب تھی اور غلام عباس خان ابن محمد فتح جنگ خان اور سائین باقرشاہ جو صلابت خان کے ایک عمدہ ملازم تھے دو ہزار سوار اور دو ہزار لائن کی جمعیت لیکر کپتان لبس صاحب کے ساتھ مع سامان حرب لڑائی کیلئے روانہ ہوئے۔ راقم کے والد ماجد محمد تہور خان ترین بھی کہ جو پیشگاہ حضور سے بسبب نااتفاقی اخوان زمان کے علیحدہ ہوکر صلابتخان کے ذاتی ملازم سو روپیہ ماہانہ کے ہوگئے تھے لیکن بعد ازان پائیگاہ کے سو سوارونکی جمعداری سے ممتاز ہوئے وہ بھی صاحب بہادر موصوف کے ہمراہ رکاب ہوئے۔ صلابت خان بہادر مالکم صاحب سے جاکر ملگئے اسی عرصہ مین جنرل ہلپ کمانڈرانچیف وہان آئے صلابت خان بہادر اور مالکم صاحب بہادر واسطے استقبال کے روانہ ہوئے محمد صلابت خان بہادر کی کل فوج نے داخلہ دیا کمانڈرانچیف اور مالکم صاحب بہادر فوج کو ملاحظہ کرتے ہوئے خیابگاہ مین داخل ہوگئے سلامی کی توپین سر ہوئین۔ من بعد کمانڈرانچیف اور مالکم صاحب مع فوج کے نربدا کو پار کرکر جنگ ہولکر کی طرف متوجہ ہوئے محمد صلابت خان بہادر کو فوج کا ایک حصہ دیکر ہمراہی ایک کرنل اور ایک پلٹن صوبہ خاندیس پر قبضہ کرنیکے لئے روانہ کیا پندرہ ذی الحجہ کو مقابلہ ہوا یورش اول مین

بانی ہوا اور آپکا مرقد منور دار السلطنت شہر شاہجہان آباد مین متصل قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کے واقع ہے آپکے بعد وہ کے اپنا لقب خلد منزل پایا ہے۔ واضح ہو کہ محمد اورنگزیب بادشاہ نہایت دیندار اور صاحب تقوی تھے ہمیشہ علما اور فضلا کی صحبت مین رہتے تھے چنانچہ فتاوی عالمگیری سے ظاہر ہوا ہے اور نیز حافظ قرآن تھے چنانچہ آپ نے ازحفظ کی تاریخ یہ آیہ کریمہ ہو سنقرئک فلا تنسی اور اتمام کی لوح محفوظ ہوا ہے اور راقم نے وقت تالیف کتاب

محمد اعظم شاہ کا بیان

نام انکا محمد اعظم و درکنیت و لقب ... آپ کی ولادت روز دوشنبہ بارہوین شعبان ... مین ہوئی ... اولاد کا بیان - اول سلطان والاجاہ - دوم بیدار بخت ... جو کہ زمانہ حکومت کا قلیل تھا ... ممالک مفتوحہ کا بیان ... مین محی الدین نے اپنی حیات ...

سداسیو راؤ مانکیسری باجی راؤ کا مختار مارا گیا چنانچہ چوبیسوین تاریخ ذی الحجہ کو اسکے قتل کی خبر عرض کیگئی
اور پونا کے مقام پر اسی تاریخ جنگ ہولکر مین سردار خان رانندہ درگاہ حیدر آباد مخالف کی طرف سے کام آیا - چہ
محرم الحرام ۱۲۳۳ھ کو باجی راؤ پیشوا خزانہ لدوا کر پونا سے باہر چلا گیا اور اسی روز سرکار کمپنی بہادر کی حکومت
پونا مین قایم ہوگئی - ساتوین محرم الحرام سنہ الیہ کو آپا جی اور شام راو وکلای پونا کے حکم اخراج کا بلدہ حیدر آباد
سے عمل مین آیا - وہ لوگ اسی روز یہ خبر سنکر اپنے موکلو نکے پاس روانہ ہو گئے - ۱۶- محرم الحرام سنہ الیہ کو
بلدہ مین خبر پہنچی کہ باجی راؤ پونا سے خارج البلد کیا گیا اور بائیس ماہ حال کو حسب معروضہ راجہ چندو لال
طامس سڈنم بہادر رزیڈنٹ کو اکیس ۲۱ ضرب توپ بابت فتح پونا کے سر ہوئین وہان گہوڑ ندی کے نزدیک
کورہ گانؤن کے مقام پر باجی راؤ اور انگریزی فوج سے خفیف مقابلہ ہوا اسکے بعد باجی راؤ ستارہ کی طرف
چلا گیا محمد صلابت خان بہادر بہی اپنے ہمراہی کے کرنل کے ساتہ خاندیس وغیرہ پر انگریزی قبضہ کرتے
ہوئے پونا پر آئے اور الفنسٹن صاحب بہادر اور سمٹ صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی اسکے بعد ہی مالکم صاحب
ہولکر کی فوج کو شکست فاش دیکر مظفر و منصور مع چالیس اضراب اتواپ و مال غنیمت کے واپس ہوئے
سات تاریخ صفر کو جنکس صاحب بہادر نے شکر درہ پر آپا جی بہونسلہ کو گرفتار کر لیا اور سرکار کمپنی کی پناہ
مین نظر بند کیا گیا اوس ماہ حال کو ناگپور کے فتح کی خبر پہنچی اور ۲۴- ماہ حال کو منیر الملک بہادر اور راجہ چندو
لال نے مالکم صاحب کی فتحیابی کی خبر گزرانی چنانچہ اکیس ضرب توپ سر ہوئین - باجی راؤ ابہی ستارہ نہین
پہنچنے پایا تہا کہ افسران انگریزی نے بوبا صاحب وغیرہ پسران ساہو کو اپنے قبضہ مین لیلیا اور انکو عزت سے
رکہا - باجی راؤ تلجاپور کے مقام پر پہنچا انگریزون نے اسکا تعاقب کر کے ۲۶ ماہ حال کو شکست فاش دی
کو کلیا سردار لشکر مخالف کا بہاگ نکلا انگریزی افسرون نے پونا مین قبضہ کرنیکے بعد پسران ساہو کو

مسند نشین کیا جب یہ خبر حیدرآباد پہنچی تو اکیس ضرب توپ کی سلامی دیگئی۔ آپا جی بہونسلہ کے قید ہو جانیکے بعد عرب خفیہ طور سے جنکس صاحب سے برسر پرخاش تہے اور انہون نے بصلاح گنپت راؤ باجی راؤ کو لکہا تہا کہ وہ اونکی امداد کرے لہذا باجی راؤ نے ناگپور کا ارادہ کیا اور یہ خیال تہا کہ چاندہ کے مقام پر پہنچ جائے لیس انیٹر اور عمر کہیر سے ہوتا ہوا اقلم لوری کے مقام پر پہنچا اور وہان سے عمر کہیٹر ثانی اور ماہور کے راستہ سے قصبہ اون پر پہنچا اور بعد ازان ہنگین گہاٹ مقام پر خیمہ زن ہوا صبح کے وقت انگریزی فوج سے مقابلہ ہوا ہزیمت کہائی اور کل لشکر پسپا ہوا سب خزانہ لُٹ گیا۔ رام چندر راؤ صوبہ دار کو کلیا بہی اپنی فوج کو لیکر بہاگ نکلا لیکن پہر واپس ہو کر انیٹر اور ماہور کے مقام پر پہنچا اور وہانسے ہر ایک اپنے اپنے مقصود کے راستہ پر چل نکلا باجی راؤ نے تین چار سو آدمی لیکر سندورجنی سے ہو کر خاندلیس و برہان پور کا ارادہ کیا صد ٹروہ کے پہاڑون مین مالکم صاحب نے اسکو گرفتار کر لیا پیشوا کی تمام قلمرو مین سرکار عظمت مدار کا جھنڈا قایم ہو گیا چہٹی شعبان کو باجی راؤ کی شکست کی خبر پہنچی اور اکیس ضرب توپ سر ہوئین۔ تمام ممالک محروسہ بہونسلہ اور پیشوا پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہو گیا اور چوتہہ جو سرکار عظمت مدار کی طرفسے تہی موقوف کر دیگئی۔ جنرل جان فیلین صاحب بہادر نے محمد صلابت خان بہادر کو اضلاع برار کی ضبطی کیلئے جو سرکار عالی کے مقبوضات سے بہونسلہ کے پاس تہے حکم دیا اور راجہ چندولال نے محمد نامدار خان پسر محمد صلابت خان بہادر کو جو ایلچپور مین تہے دیہات مذکور کو اپنے قبضہ مین لانے کے لئے تحریر کیا محمد فتح جنگ بہادر نے اس حکم کے پہنچنے پر اپنی جمعیت بڑہائی اور جمعدارون کا اضافہ کیا اور بہت سے ہاتہی خریدے۔ محمد تہور خان کہ راقم کے قبلہ گاہ تہے اور اکثر ہر امر مین دخیل اور سفر کے مصائب مین شریک اور دیہات و قصبات کے قبضہ کرنے مین حسب الاحکام ہمیشہ سرگرم رہتے تہے اور محمد صلابت خان اور محمد فتح جنگ خان کے مورد عنایت و کرم تہے دوسو ۲۰۰ سوار

ہندوستان و دکن کے بادشاہوں کا بیان

ایران اور توران و روم کے بادشاہوں کا بیان

اور دو سو روپیہ ماہانہ کے اضافہ سے ممتاز کیے گئے اور اسکے بعد کل فوج کے بخشی مقرر ہوئے اور بحالی و برطرفی کے پورے اختیارات عطا ہوئے ۱۲۳۴ھ مین شمس الامرا بہادر کی دختر کی شادی میر نور الدین خان کے ساتھ انجام پائی دولہن و نوشہ کے عزیز و اقارب مع صاحبزادگان غفران مآب کے ہمراہ رسوم و شریک مجلس برات رہے اور نواب مع اکبر جاہ اور جہاندار جاہ اور صاحبزادہ جہان جہانیان ناصر الدولہ بہادر مہندی کے ہمراہ دولہن کی طرفسے نوشاہ کے گھر رونق افروز ہوئے اور بیاہ کے روز دولہ کی طرفسے دولہن کے شادی خانہ مین تشریف لائے اور رسم شربت نوشی کو ادا کیا محمد صلابت خان بہادر ناظم ایلچ پور ابتدای جلوس سے خدیو کامران کے حاضر دربار نہین ہوئے تھے اور کارپردازون سے بالکل ناموافق تھے بلکہ محمد فتح جنگ خان بہادر بھی کہ مدار المہام ناظم موصوف کے تھے راجہ چندولال کے اقتدار کو ہیچ سمجھتے تھے اور اپنے آپ کو فن سپہ گری مین عدیم المثل خیال کرنا شروع کر دیا تھا چنانچہ ایک مرتبہ اسی نواح مین عند الملاقات راجہ گوبند بخش بہادر کو ناخوش کیا تھا اسلئے راجہ چندولال بہادر بھی انکے درپے ہوئے اور انکی فکر مین رہنے لگے یعنی نامدار خان کو اپنے آپ سے متفق کر لیا اور یہ نوجوان فتح جنگ بہادر کے اقتدار سے رشک کرتے تھے چنانچہ صاحب موصوف کی موقوفی کیلئے بہت سا روپیہ صرف کیا لیکن انہین کا نقصان ہوا۔ راجہ چندولال نے نامدار خان سے اتفاق کرنیکے بعد انکو بعد جنگ پونا حضور مین طلب کیا اونہون نے روانہ ہونیکے لئے والد سے اجازت چاہی اور مصر ہوئے مگر صلابت خان نے مجبور ہو کر فتح جنگ بہادر کو کہ وہ نامدار خان بہادر کے خسر بھی تھے انکے ہمراہ جانیکی اجازت دی محمد فتح جنگ خان بہادر اس امید سے کہ بلدہ پہنچکر صاحب عالیشان رزیڈنٹ کے ذریعہ سے ملازمت بندگانعالی کی حاصل کرین اور اپنی ترقی مدارج و بہبودی کی کوشش کرین اپنے داماد کے ہمراہ ایلچ پور سے بڑی شان

کی عمر ۵۴ برس ۱۰ مہینے ۲۹ روز کی ہوئی تھی اور
سلطنت کل ۹ برس ۱۰ مہینے ۲۲ روز کی اسکے انتقال کا
سبب ہوا کہ فرخ سیر [illegible] میں مارا گیا [illegible]
ذی الحجہ [illegible] میں [illegible] فرخ سیر [illegible] رجب [illegible]

محمد فرخ سیر کا بیان

میں مقتول ہوا۔ [illegible]
اسکا نام معین الدین اور لقب [illegible] والدہ کا نام [illegible]
عظیم الشان ابن بہادر شاہ [illegible] بنگالہ کے [illegible] میں [illegible]
ولادت [illegible] رمضان ۱۰۹۴ھ [illegible] سلطنت
اور [illegible] ملک عظیم آباد [illegible]
ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ میں اول [illegible] بعد اکبر آباد [illegible]
جلوس فرمایا ہو [illegible] تخت نشینی کے بعد سید
وزرا اور امرا کا بیان [illegible] قطب الملک یار وفادار
عبداللہ خان کو خطاب [illegible] خلعت وزارت
ظفر جنگ اور [illegible] حسین علی خان کو خطاب امیر الامرا
کا عطا ہوا اور [illegible] بخشی گیری سے ممتاز
اور [illegible] خان کو [illegible] اعتماد الدولہ کا خطاب
کیا اور [illegible] بخشی گیری سے ممتاز کیا
ملا و [illegible]

ناظمان دکن اور وزرا کا بیان

اور نواب چین قلیچ خان بہادر خطاب نظام الملکی اور
دکن کی صوبہ داری کے منصب سے ممتاز ہوئے اور
قاضی عبداللہ خان تورانی کو خطاب خانخانان اور جمعیت
اور بعد مدت [illegible] کی بھر دی گئی اور [illegible]
سے خدمت دیوانی کی اور افضل خان نے خدمت
صدارت کی حاصل کی۔ محلات کا بیان۔
بنت اجیت سنگھ یہ تو ظاہر ہے اور باقی نام اور
تعداد معلوم نہین۔ اولاد کا بیان۔ بجز اسکے زمانہ
سادات خان کی نواسی کے کسی تاریخ مین تعداد اور نام
اولاد کے دیکھنے مین نہین آئی۔
ایران و توران و روم کے بادشاہونکا حال
بدستور ہے۔
ہندو دکن کے بادشاہونکا بیان
ہندو دکن دونون سرکار مین داخل تھے۔ اس
بادشاہ کی یہ کیفیت ہو کہ سوائے ملک مورو ثی
کے اور کوئی ملک دوسرا اسکے قبضہ مین نہین آیا
تزجلوس کے بعد [illegible] مین حسین علیخان نے فوج
اجیت سنگھ راٹھور پر جسونت سنگھ کے بیٹے پر
بر فوج کشی کی [illegible] کے بعد دختر اجیت سنگھ کیساتھ
اور دواج فرخ سیر کے ہوا اگر نہایت تکلف و اہتمام
عقد و شادی اداکی چنانچہ وہانکے لوگ

شوکت سے روانہ ہوئے اور تیسری تاریخ رجب سنہ الیہ کی الوان کے مقام پر خیمہ زن ہوئے مستور خان والد بزرگوار راقم کے فتح جنگ خان بہادر کے ہمراہی مین نوکری کی وجہ سے تھے۔ راقم کی عمر اسوقت دس سال اور نو ماہ کی تھی لیکن جمال مبارک سے مشرف نہ ہوا تھا تشریف آوری کی خبر سنکر مشتاق قدمبوسی کا تھا کہ قیام کے دوسرے روز ایک ہاتھی عماری کا پچیس سوار کی ہمراہی سے بھجوا کر کمترین کو طلب کیا اور خود بھی قدم رنجہ فرما کر مکہ مسجد مین تشریف لائے اور خانہ خدا مین لب حوض قدمبوسی سے مشرف فرمایا فدوی نے پانچ روپیہ اور ایک اشرفی نذر دی قبول فرمائی اور اپنے سینہ بے کینہ سے لگایا نیز آبدیدہ ہوئے سن بعد عاصی کو عماری مین سوار کرا کر آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور مکان کی طرف جلوہ افروز ہوئے پہنچنے کے بعد نانا صاحب کے دیوانخانہ مین تشریف لائے جسقدر مرد کہ ہمراہ تھے سبھون نے فدوی کو نذرین دین کمترین نے بھی خدمات ضیافت کو بخوبی انجام دیا دوسرے روز صبح کو ایک قبضہ شمشیر اور ایک کٹار اور دو ہزار روپے نقد ایک دوشالہ اور ایک رومال اور علاوہ اسکے کئی تھان قسم پارچہ کے بطور خلعت بندہ کو عنایت فرما کر لشکر ظفر پیکر کیجانب معاودت فرمائی۔ رزیڈنٹ طامس سڈنم بہادر بھی فتح جنگ بہادر سے ناراض اور کشیدہ خاطر تھے نامدار خان کو علیحدہ بلا کر ملاقات کی اور بعد انکے فتح جنگ بہادر کو یاد کیا اور تنہائی مین ایسا حکم دیا کہ صلابت خان نے تمکو اپنی کارپردازی سے موقوف کیا اب صلاح یہ ہے کہ نامدار خان حضور مین حاضر رہین اور تم خجستہ بنیاد مین جا کر گوبند بخش کی ہمراہی مین اپنی اوقات عزیز کو بسر کرو اور اگر کچھ اور ارادہ کیا تو بڑی قباحت ہوگی۔ فتح جنگ خانکو اس زمانہ کی حقہ بازی سے بہت تعجب ہوا اور وہانسے اٹھکر خیمہ جات مین چلا آیا انکے متعاقب فوراً ایک چپراسی سرکار عظمت مدار کا اور چار چوبدار نامدار خان کے لشکر مین آئے اور ہر چہار طرف منادی کر دی کہ جو ملازم صلابت خان کے فتح جنگ خان کے ہمراہ ہین علیحدہ

ہوجائین اور جو لوگ اونکے ذاتی ہین وہ اونکے ہمراہ رہین عجب طرحکی پریشانی لشکر مین پہیل گئی اسوقت سائین باقر شاہ نے کہ انکا نام باقر بیگ تہا بغاوت کی ترغیب دی لیکن فتح جنگ نے دانائی کی اور ایک ہزار پانسو سوار اور ایک ہزار روہیلہ اور پانسو پیادہ جو انکے ہمراہ تہے لیکر جانب شمال جا اُترے بہت سے سوار اور پیادے ہمراہی سے خستہ اور آوارہ ہوگئے۔ بارہوین تاریخ ماہ مذکور کی خان مذکور نے خجستہ بنیاد کی راہ لی اور بعد نامدار خان اپنے تمام ہمراہی کی جمعیت کے ساتہہ حسب الحکم طامس سڈنم بہادر صلابت خان کے پاس روانہ ہوئے اُنکو جو خطاب جنرل کا تہا ضبط ہوگیا اور دونون صاحبون مین سے ایک کو بہی حضور کی ملازمت نہ حاصل ہوسکی

محمد منور خان راقم کے والد ہرچند کہ صلابت خان کے ملازم تہے لیکن بسبب رفاقت رزم و بزم کے مورد عنایت محمد فتح جنگ خان کے تہے اور محمد صلابت خان اور فتح جنگ خان کو علیحدہ نہ جانتے تہے غیرت دامنگیر ہوئی اور بلا ارادہ عاصی کے فتح جنگ خان کے ہمراہ رکاب ہولئے۔ واضح ہو کہ جب قطع مسافت کے بعد محمد فتح جنگ خان خجستہ بنیاد مین پہنچے تو بیرون شہر سرا مین قیام کیا راجہ گوبند بخش بہادر مع فرزندون کے مزید اخلاص کیلئے آئے اور معانقہ کیا اور یہ کہا کہ آجتک مین بازو نہین رکہتا تہا آپ کا آنا میری قوت بازو کا باعث ہوا محمد فتح جنگ خان نے اسکے جواب مین کہا کہ مین مانند اصیل تلوار کے ہون کہ جسکی کمر مین ہوتی ہے وہی اُسکا مالک ہوتا ہے اور جواہر گرانبہا پیش کیا دوسرے دن خان موصوف راجہ صاحب کے دولتسرا پر تشریف لیگئے راجہ صاحب نے بہی جواہر عنایت کیا اسکے بعد مزاج فتح جنگ خان کا مرکز اعتدال سے روگردان ہوا اور خجستہ بنیاد کے داخل ہونیسے چہہ مہینہ کے بعد ماہ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ مین راہی ملک بقا ہوئے بعد کو راجہ گوبند بخش خجستہ بنیاد سے آخر ذی الحجہ مین بلدہ کی طرف روانہ ہوئے تہے بعد عشرہ شریف ۱۲۳۶ھ کے داخل فرخندہ بنیاد ہوئے راجہ چندو لال بہادر نے انکو بہی ضلعداری کے کام سے موقوف کردیا۔ اور

محمد نامدار خان کو کہا کہ جو تعلقات سرکاری بہونسلہ کے قبضہ سے نکلے ہوئے تمہارے پاس ہین اُن سب سے علیحدہ ہو جاؤ اور حسب الحکم حضور جو کچہہ رقم آجکی تاریخ تک باقی ہے ارسال کرو اونہون نے جواب مین یہ لکہا کہ اول آپ نے لکہا تہا کہ اپنے تصرف مین لاؤ چنانچہ وہ تحریر بہی آپ کی موجود ہے اور ہمنے یہان اوس حکم کی تعمیل مین جمعیت کا تقرر کیا۔ پہر راجہ صاحب نے لکہا کہ ہمنے جو لکہا کہ تصرف مین لانیکے لئے دیا تہا اُسکا مطلب یہ تہا کہ اسکو ضبط کرو اور جو عیوض کہ حاصل ہو داخل سرکار کرو غرض بہت سی بگو و بشنو کے بعد اخراجات کی وضعات کر کے دس لاکہہ روپیہ پر فیصلہ ہوا۔ محمد فتح جنگ خان کی لاش خجستہ بنیاد مین دفن کیگئی تہی اونکے ورثا گیارہ مہینے کے بعد لاش ایلچ پور کو لیچلے راقم کے والد واسطے معیت لاش کے موضع مذکور تک گئے اور ایک اتحاد نامہ محمد شرف الدین خان صاحب کو کہ قدیم دوست تہے اپنے حسن سلوک کے باب مین روانہ کیا۔ خان موصوف نے راجہ چندولال بہادر کو اطلاع کی راجہ صاحب موصوف نے والد ماجد کو طلب فرمایا حسب الطلب راجہ صاحب بہادر کے صلابت خان کی ملازمت ترک کی اور مع اپنے اہل حرم کے مکانات وغیرہ چہوڑ کر بلدہ فرخندہ بنیاد کو ماہ جمادی الثانی سنہ الیہ کو تشریف لائے اور خان موصوف کی استصواب رای سے راجہ صاحب بہادر کی ملازمت حاصل کی راجہ صاحب موصوف نے اول مرتبہ تین سو روپیہ ماہانہ پر اور پندرہ سو سوار کے اعزاز پر ملازم رکہا اور ۲۴۔ ماہ شعبان سنہ روان کو والدہ ماجدہ حقیقی شمس الامرا بہادر کی عالم جاودانی کو سدہاریں اونکی وفات کی تاریخ ہے ع برحمت حق پیوست ہ اور ماہ شوال سنہ مذکور مین راجہ چندولال بہادر نے نو لاکہہ روپیہ کا ملک اضلاع برار سے مورچی مالا اٹر در رجہور ارگانون دکوٹہ وغیرہ والد کی تفویض مین دیا کمترین کے والد نے چتر خان نام ملازم کو اپنا نائب کر کے روانہ کیا اور آپ بدستور حاضر باش دربار رہے ۳۔ ذی الحجہ سنہ الیہ کو شب گشت میر فیروز علیخان پسر عبرت مآب جنگ کا کہ جو صاحبزادی بخت افروز بیگم صاحبہ دختر حضور سے

وزرا اور امرا کا بیان۔ عبداللطیف خان
اور حسین علی خان تمام امور شاہی پر قابض تھے
حالات کا بیان معلوم نہین ہوتا کہ بادشاہ کم سن
تھا اس سے صاحب ولد تھا
ایران و توران و روم کے سلاطین بلکہ ہنود دکن
اپنے پایۂ حکومت پر قائم تھے۔ بلاد ایران کی دولت قابض
کے تمام صوبجات ... ملک موروثی تھا
تھے۔ ممالک ... کی حکومت کے وقت
سلطان نیکوسیر محمد اکبر بن عالمگیر سے نہین
ہزاری اور جیعنی خان فقندر کی معاونت سے تخت
شاہی پر جلوس فرمایا۔ حسین علی خان سے
بادشاہ کو دہلی سے لیکر نہضت فرمائی بعد طی
منازل کے اوسکے سر پر پہونچکر سلطانی چاہیون کا
محاصرہ کرکے چند روز مین قلعہ کو مفتوح کرلیا۔
اور نیکوسیر کو پکڑکے قید کرلیا۔ اوس نے
۱۵ سال کی عمر مین وفات پائی ہے اور صرف
۳ ماہ چند روز تک سلطنت کی ہے۔ سبب انتقال
اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مدفن۔

منسوب کیگئی تھی عمل مین آیا۔ ماہ سنہ الیہ مین راجہ چندولال نے والدماجد سے خود تعلقات مفوضہ کو جانیکے لئے ارشاد فرمایا اور ایک قول نامہ تسکین رعایا کیلئے خاص اپنے مہر و دستخط سے لکھکر عنایت فرمایا۔ پس جب والدماجد حسب الحکم راجہ صاحب کے سامان سفر کا مہیا کرکے رخصت کیلئے گئے راجہ صاحب نے ایک ہار جواہر بیش بہا کا عنایت فرماکر سرفراز کیا اور رخصت کا پاندان مرحمت فرمایا والد نے وہ ہار اور ایک جوڑی دست بندکی عاصی کو عطا فرمایا۔ ۲۹ تاریخ ماہ سنہ کو والدماجد نے کوچ فرمایا اور داخل تعلقات ہوکر رعایا کی آسایش مین کوشش بلیغ کی یہانتک کہ وہانکے باشندون اور مسافرونکی زبانی سُنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف نے بہت مناسب بندوبست کیا اور خان موصوف کو ساتھہ نیکی کے یاد کرتے ہین خان موصوف وہانکے باشندون سے حسب حیثیت سلوک فرماتے رہے اور جو لوگ کہ محمد نامدار خان کی ملازمت ترک کرنیکے بعد آکوٹ کو چلے گئے تھے پہر ملازم کرلیا اور اسی زمانہ مین عمدہ عمدہ گہوڑے خرید فرمائے اور اسی ضمن مین عرس حضرت شاہ دولہ قدس سرہ کا کہ اونکی درگاہ ایلچپور مین واقع ہے واقع ہوا خود بدولت خان موصوف مع جمعیت متعین شدہ تعلقہ اور سکہہ سوار و پیادہ وغیرہ یہ سب ملکے ایلچپور مین زیارت کیلئے داخل ہوئے بعد ادائے نذر و فاتحہ کے محمد صلابت خان سے ملاقات کی او نذر گزرانی صاحب موصوف نے جناب معز سے وہی سابق کی عنایت انکے حال پر مبذول رکھی اور اسی اخلاق سے پیش آئے رخصت کے وقت صاحب موصوف نے کہا کہ محمد تہور خان آپ کی عدم موجودگی مین مابدولت نے یہان ایک آئنہ خانہ بنوایا ہے اسکو بہی دیکہتے جاؤ پس والدماجد اوسکے دیکہنے کیلئے تشریف لیگئے اور واپس آنکر کہا کہ فی الحقیقت آئنہ خانہ خلد برین کا ایک حصہ ہے بعد ازین تعلقہ کو مراجعت فرمائی محمد نامدار خان بہادر کو یہ بات ناگوار خاطر ہوئی اور ایک شکایت راجہ چندولال کو لکہی ہر چند کہ راجہ صاحب والد کے کارنمایان سے بہت

[illegible]

انتقال کا یہ سبب ہوا کہ ہر چند سادات بارہہ
نے رفیع الدرجات کے بعد رفیع الدولہ کو
قید سے نکالکر بموجب وصیت بھائی اپنے کے تخت شاہی
پر پہونچایا تھا مگر چونکہ یہ بھی مثل بھائی کے
نحیف و ناتوان تھا اور افیون چندی بار روز
مین جو مرض اسہال کا عارض حال ہوا
تخت شاہی سے تختۂ تابوت پر نزول کیا
سال وفات ۔ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ مین شہر
... مین دفن کیا گیا

محمد شاہ بادشاہ کا بیان
اسم اور زینت اور لقب اور اسم والدین
انکا نام روشن اختر و اوسکی زینت ابوالفتح
اور لقب ناصر الدین محمد شاہ خلف جہان شاہ
بن بہادر شاہ اور والدہ کا نام فخر النسا بیگم
تاریخ ولادت اور مکان اور جلوس سال
۲۲ یا ۲۳ ربیع الاول ۱۱۳۱ھ کے اندر
بلدہ غزنی مین اسکی ولادت ہوئی ہے
اور ۱۵ ذیقعدہ کو دار الخلافت اکبرآباد مین
سریر آرا ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ
جلوس فرمایا ہے اور بعض ... سے جانب فتح پور کے واقع
ہے جلوس فرمایا ہے۔

خوش ہوئے تھے اور قریب تہا کہ امراُتی بہی انہین کے تفویض کر دیتے لیکن محمد نامدار خان کے پاس خاطر سے اونکو لکہدیا کہ جب تک ہم یہان سے دوسرا عامل تجویز کرکر نہ بہیجدین اُسوقت تک محمد منور خان کا تعلقہ آپ ضبط کیجیے اور انکو طلب کرکے واصلات بہی خود دیکہو۔ اس حکم کے پہنچتے ہی محمد نامدار خان نے غلام حسن خان بہادر ابن محمد فتح جنگ خان مرحوم کو جو ایلچپور کے صوبہ دار ہین اس مہم پر مامور کیا اور جمعیت ہمراہ دیکر رخصت کیا والد ماجد کو یہ خبر نہین تہی کہ راجہ صاحب بہادر نے انکو ایسا لکہا ہے محافظت کی نظر سے قلعہ کا بند و بست کیا غلام حسن خان بہادر نے کہ والد ماجد سے موافقت رکہتے تہے قلعہ کا محاصرہ کر لینے کے بعد کہلا بہیجا کہ اگر آپ ایسا کرتے ہین تو راجہ چندولال کے مقابلہ مین آپکی بغاوت ثابت ہوگی اسواسطے کہ محمد نامدار خان نے مجہکو بلا اطلاع راجہ چندولال صاحب کے نہین بہیجا ہے تعلقہ سے قبضہ اُٹہا لیجیے اور میرے ہمراہ ہوکر ایلچپور کو تشریف لیچلیے مین اس امر کا ذمہ کرتا ہون کہ کسی قسم کی تکلیف آپ کو نہ پہنچ سکیگی والد نے اسپر بہی قلعہ کو خالی نہین کیا یہانتک کہ قادر علیخان مہاراجہ چندولال کی طرف سے عامل ہوکر آئے اسوقت والد نے ایک عریضہ صلابت خان کو لکہا اور قلعہ اکوٹ خالی کر دینے کے بعد ایلچپور کو روانہ ہوئے ما بقی تعلقہ جات پر سے اپنے نایبون کو اُٹہوا دیا۔ اور نیز متعلقی کو کہ وہ ایک قرابت دار دو نمبر سے تہے اور ملازم ذاتی تہے حیدرآباد کو روانہ کیا یہ صاحب کچہہ عرصہ کے بعد سرکار عالی کے بڑے تعلقدار کیے گئے۔ محمد شرف الدین خان کو اطلاع دی کہ مین ہرگز نامدار خان بہادر کو تعلقہ کی واصلات نہین دونگا کیونکہ وہ مجہسے ناخوش ہین شرف الدین خان نے راجہ صاحب کو مطلع کیا پس راجہ صاحب بہادر نے فرمایا کہ کچہہ مضائقہ کی بات نہین یہان بلوا لیا جائے چنانچہ ایسا حکم صادر کیا گیا والد ماجد ایلچپور سے حیدرآباد تشریف لائے اور وہان متصدیان سرکاری کو حساب کتاب

سمجھانیکے بعد ترک ملازمت کی اور خانہ نشین ہوئے محمد نامدار خان بہادر نے یہ سنکر والد کو ایک خط لکھا کہ آپ یہان پہر واپس تشریف لائیے آپ کو بدستور سابق بحال کیا جائیگا والد حسب الطلب پہر ایلچپور گئے ۔ اس آمد و رفت مین تمام اسباب وسامان مکان کا تباہ ہوگیا محمد نامدار خان نے اپنے قول کے موافق از سر نو بحال کیا اور بدستور سابق مختار کارخانجات کا فرمایا اسکے چند عرصہ کے بعد والد کی طبیعت علیل ہوگئی اور آثار وعلامات قطع زندگی کے نمایان ہوئے والد نے عاصی کو طلب کیا تاکہ اپنا قایم مقام فرمائین لیکن والدہ نے اجازت نہین دی اور فرمایا کہ تمہاری مفارقت مجھکو منظور نہین جسکو چاہین وہ اپنا قایم مقام کرین مال اور متاع کی کچھہ پرواہ نہین کرنی چاہیے والدین کی خدمتگذاری سفر حج سے بہی اولی ہے اور خصوصًا والدہ کی والدہ بہی کیسی بزرگ کہ شفقت ومہربانی مین مستثنای روزگار اور زہد وتقوی مین رابعۂ ثانیہ جنکو صائمۃ الدہر شب زندہ دار عصمت پناہی مرشد کی جانب سے خطاب مل چکا تہا اور اُ دین مین بہت مشتغل ابتدائی زمانہ مین جب تک کہ فراغت رہی محرم ربیع الاول ربیع الثانی رجب وغیرہ مہینون مین بہت کثرت سے کہانا پکوانا اور نیاز بزرگونکی دلاکر بہوکون کو کہلوا دینا اور اپنے نفس کیلئے اُسمین سے ایک لقمہ بہی نہ بچانا اونکا کام تہا آخر عمر کے تیس سال ایسے گذرے کہ دن کو روزہ اور تلاوت قرآن مجید اور رات کو تہجد اور نوافل کا مشغلہ بعد ادای نماز تہجد کے رہتا تہا دال چاول بے روغن وبے گوشت اور زردچوب کے اپنے ہی ہاتھہ سے اوبال کر حسب طاقت عبادت معبود حقیقی کے کہالیا کرتی تہین اور غذای لذیذ ولباس فاخرہ سے سوای ضرورت کے ہمیشہ پرہیز بکمال احتیاط ونہایت مرتاض تہین محرم الحرام کی آٹھوین سے دسوین تک تین دن تک ماتم مین جناب ابوعبداللہ الحسین رضی اللہ تعالی عنہ کے کیساہی سخت موسم گرما کا ہو ایک قطرہ پانی کا نہ پیتی تہین اور طہارت کا بہت خیال رہتا تہا

سوای اوس آدمی کے جو اونکی خدمت کیواسطے مقرر رہتا تھا کسی دوسرے شخص کو پانی سود اسلف وغیرہ کو ہاتھہ نہ
لگانے دیتی تھین حتی کہ کبھی عاصی کو بھی نہ چھونے دیتی تھین اور ایک حبہ میرے مال سے کبھی اپنے تصرف
مین نلائین چونکہ مزاج توکل پسند اور طبیعت قناعت گزین تھی اسد تعالی غیب سے حاجت روائی کرتا رہا باوجود یکہ
اہل قرابت سب متمول تھے اور چاہتے تھے کہ خدمت کرین لیکن کبھی قبول نکیا خصوصًا انکے والد کی معاش
سے دوگانون برادرزادہ کے پاس تھے کبھی اونکا خیال تک بھی نہین کیا اور نہ اسمین سے کچھہ چاہا جب
والدہ نے مجھکو منع کیا باز رہا یہانتک کہ والد کے انتقال کی خبر وحشت اثر میرے کانون تک پہنچی اور
یہ بھی سُنا کہ تمام اسباب والد مرحوم کا محمد نامدار خان نے ضبط کرلیا خیر تقدیر مین ایسا ہی لکھا تھا بقول شخصی ع
میراث کے لینے کو بھی وارث نہ کہا یا ٭ خیر انچہ گذشت و رگذشت۔ اب رجوع کرتا ہون طرف مضمون بالا
کے۔ اٹھارہ محرم الحرام ۱۲۳۷ھ مین بندگانعالی نے خادمان محل کی سعی موفورہ سے اور نیز بسبب جوش
محبت پدری کے مبارز الدولہ بہادر کو قلعہ گولکنڈہ سے طلب کیا اور عالیجاہ کے کوٹلہ مین قیام کا حکم دیا
وہانکے کل مکانات انکو مرحمت فرمائے اور صاحبزادی قمر النسا بیگم ستگی بادشاہ ابن منجھلی بیگم سے منسوب ہوئین
۲۳ جمادی الثانی سنہ الیہ کو تہنیت النسا بیگم صاحبہ حقیقی والدہ نواب کی راہی ملک فنا ہوئین نواب
ممدوح پرانی حویلی مین رونق افزا ہوئے کمال النسا بیگم صاحبہ نے عرض کیا کہ اس زمانہ وفات مین کچھہ
سامان بیگم صاحبہ مرحومہ کا چوری گیا حضور نے اکبر جاہ بہادر کو حکم دیا کہ آپ وہان جاکر سکونت پذیر ہو جیسے
حسب الارشاد اکبر جاہ بہادر کوٹلہ سے بیچ محلہ مین داخل ہوئے اور چورون کو سزای واجبی دینے کے بعد والدہ
مرحومہ کا مال و اسباب برآمد کیا۔ خود بدولت صاحبزادہ میر منور علیخان بہادر اور میر تفضل علیخان بہادر کو ہمراہ
لیکر پرانی حویلی سے دار الریاست مین جلوہ افروز ہوئے اور تمام اسباب والدہ مرحومہ کا اکبر جاہ بہادر کو یہ کہکر کہ

ہم والدہ کے وارث ہوئے اور آپ والدہ کے عطا فرمایا۔ واضح ہو کہ نواب کو بخشی بیگم صاحبہ نے گود مین لیا تھا وقت انتقال کے انکے پاس چونکہ سنجی تھین کچھہ نہ نکلا اور بی بی صاحبہ عظمہ مکرمہ صاحب سرمایہ تھین۔ بعد نماز عصر سلخ ذی الحجہ ۱۲۳۷ھ کو مولوی عبد الکریم صاحب میر عالم بہادر کے ہاتھہ سے مسجد مین **افاغنان** ہاتہ سبب مذ مہدویہ کی بحث پر شہید ہوئے۔ ۳ محرم الحرام ۱۲۳۸ھ یوم جمعہ کو اہل تسنن نے مکہ مسجد مین قصاص خون شہید موصوف کیلئے جمع ہو کر چنچل گوڑ پر جو انکے رہنے کی جگہہ تھی حملہ کیا اون لوگون نے بھی سہ پہر کے وقت اپنے مکانون سے نکلکر تیغ زنی اختیار کی شام تک بہت سے ادنی اور اعلی طرفین سے مارے گئے منصور خان او نیاز بہادر خان دو سردار اس طرف کے زخمی ہوئے اور طوطی خان اور صالح محمد خان زخمی ہوئے اور اس طرف کے نامورون سے سید نصرت کام آئے نواب نے سنکر افاغنہ کو حکم رخصت کا دیا ہر چند اونہون نے معذرت کی لیکن منظور نہ کیگئی اور جمعیت انگریزی کو حکم محاصرہ کا فرمایا بمجرد اسکے رزیڈنٹ مارٹن صاحب بہادر اور بارنٹ صاحب اور صدر لین صاحب دس عدد توپ لیکر مقام مذکور پر آئے اور گولہ اندازی شروع کی چونکہ پٹھان لوگون نے عدول حکمی مین خداوند نعمت کی کوئی چارہ نہ دیکھا دفع الوقتی کیلئے عرصۂ قلیل مین اسباب ضروری روانہ کر کے اپنے اوطان کو راہی ہوئے ۔ ۳ جمادی الاول روز جمعہ سنہ مذکور مین رسمیات تہنیت سرشت خواستگاری صاحبزادہ بلند اقبال صمصام الدولہ بہادر۔ کی کہ مسماۃ بلند اختر بیگم صاحبہ دختر اکبر جاہ سے قرار پائی تھی بہت تکلف و تجمل سے دولتخانہ عالی سے طرف فرودگاہ اکبر جاہ بہادر کے روانہ ہوئی۔ واضح ہو کہ جب مجلس اس سرور و نشاط کی دولتخانہ مبارک مین منعقد ہوئی تھی چونکہ مزاج مبارک کسمند تھا خود بدولت برآمد ہوئے مگر محل مین متوجہ رقص کے تھے ۔ ۲۹ ماہ مذکور سہ شنبہ کو رسم ساچق کمال تجمل کے ساتھہ ڈیوڑھی نشاط اکبر جاہ بہادر کے محل فرودگاہ مین داخل ہوئے شمس الامرا بہادر منیر الملک بہادر مہاراجہ چندولعل بہادر اور تمام اعزا

رسمیات کے ہمراہ تھے سلخ ماہ منہ روز چہارشنبہ ایک پہر رات باقی رہنے پر رسم حنابندی دیوانخانہ حضور پر نور کی ڈیوڑہی سے مع روشنی و آتشبازی و آرائش وغیرہ بڑے راستہ سے ہو کر نوشاہ کے شادیخانہ کی طرف روانہ ہوئے غرہ جمادی الثانی روز پنجشنبہ کو قریب دو پہر رات کے بتقریب شب گشت صمصام الدولہ بہادر ملوکانہ طمطراق سے سوار ہوئے اور اونکے ارشاد کے موافق سہرا اونکی بڑی ہمشیرہ ساجدہ بیگم صاحبہ نے باندہا آہستہ آہستہ آتشبازی اور روشنی ملاحظہ فرماتے ہوئے بندگانعالی کی بڑی ڈیوڑہی پر آ پہونچے عروس کی طرف سے مجلس قرار پائی تہی رسمیات ضروری روبرو حضور کے عمل میں آئین بعدہ اکبر جاہ بہادر کے مکان کو گئے اور باقی رسمیات وہان ادا کیگئیں عقد و جلوہ کے بعد صبح کے وقت عروس رخصت ہوئین ان اوقات مین شمس الامرا بہادر منیر الملک بہادر اور راجہ چندو لعل بہادر اور جملہ ارکان دولت ہمراہ رکاب تھے۔ پانچوین ماہ روز دوشنبہ کو نوشاہ نواب رفعت الملک کے ہمراہی مین رسم چوتہی کے ادا کرنیکے لئے عروس کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور وہانسے اکبر جاہ بہادر کے فرودگاہ کو جا کر بعد اختتام رسم نصف شب اپنے ایوان سرا کو واپس آئے۔ رسم چوتہا چالا اکبر جاہ کے فرزند نے ادا کرنیکا ارادہ کیا تہا لہذا تیسری ماہ سنہ کو فضل النسا بیگم صاحبہ اور نوشاہ اکبر جاہ بہادر کے کوٹہہ کو تشریف لیگئے اور بعد ادای رسم شب کو مراجعت کی اور پانچوان چالا حضور مین ہوا خود بدولت نے ایک مرصع ہار تیس ہزار روپیہ کا نوشاہ کو مرحمت فرمایا اور بہو بیگم صاحبہ کو جوڑا اور زیور مرصع سراپا عنایت فرمایا یہ سب چیزین ایک صندوق مین رکہکر اسکو مقفل کیا اور اسکی کنجی فرزند ارجمند صمصام الدولہ بہادر کو حوالہ کی واضح ہو کہ عروس ممدوحہ کو ایک حمل ہوا تہا جو ساقط ہو گیا اور جناب کی ازواج متعددہ سے تیئیس ۳۲ فرزند ہین پندرہ صاحبزادے اور سترہ صاحبزادیان۔ اور سنہ ہذا مین صاحبزادہ میر منور علیخان بہادر و میر ذوالفقار علیخان بہادر و میر مراد علیخان اور میر فتح علیخان کو پنج محل کی حویلی مین رہنے کا

ارشاد فرمایا اور صاحبزادہ میر تفضل علیخان بہادر کو شہ یار الملک کی حویلی عطا فرماکر علیحدہ فرمایا اور آپ پُرانی حویلی کو رونق افزا ہوئے سلخ ذیحجہ آخرمین اکبر یار جنگ اوستاد نواب ممدوح کے کہ بڑے نیک آدمی تھے مغرب کی نماز پڑھتے ہوئے دفعتًا سجدے مین جان بحق تسلیم ہوئے انکی وفات کی تاریخ اس مصرعہ سے نکلتی ہے ع

شد خدا در سجدہ اللہ اکبر یار جنگ ۱۲۳۹ھ سنہ ہجریمین نواب صاحبزادہ میر داور علیخان کو ماما بڑن کی حویلی عنایت فرماکر علیحدہ کیا۔ محمد شاہ باز خان کے دو فرزند محمد علیخان اور محمد شاکر خان تھے جنمین سے محمد شاکر خان برادر زادے اور نیز داماد محمد جمال خان بہادر لوہانی قوم افغان سے تھے محمد جمال خان بہادر دولتمدار سرکار عالی کے ایک تعلقہ دار تھے لیکن اقتدارات راجہ چندو لعل بہادر کی کچھ اصلیت نہ سمجھتے تھے بہادر موصوف نے خفیہ طور پر اکبر جاہ بہادر سے مصالحت کرنیکے بعد حضور مین عرض کیا اور ہر دو افاغنہ مذکور کو مع انکے متعلقین مثل طوطی خان وغیرہ کے خارج ریاست کرادیا ۱۲۴۰ سنہ ہجریمین آپنے پُرانی حویلی سے دار الریاست کو زینت بخشی اور اکبر جاہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنی عمارات قدیم مین سکونت پذیر ہون چونکہ انجناب نے اس امر مین کچھ عذر کیا اسلئے خود چُپکے ہو رہے۔ سن بعد ایک ستارہ دُمدار سمت مشرق سے طلوع ہوا اور چند عرصہ تک دکھلائی دیتا رہا۔ صاحبزادی قدر النسا بیگم بعارضہ چیچک چالیس روز کے اندر راہی ملک بقا ہوئین ہندوستان سے خبر آئی کہ رندہیر سنگہ پوتا سورج مل جاٹ کا مر گیا اور ریاست بھرت پور مین برادر اور پسر کے نفاق سے فتنہ برپا ہوا اور ارکان دولت نے اس معاملہ کو سرکار انگریزی مین رجوع کیا صاحبان نصرت شعار نے بیٹے کی حمایت کی اور راجایان اطراف و جوانب کے اتفاق سے قلعہ کو فتح کرلیا اور قلعہ کو جابجا شکست کیا اور ملک و مال کے ضبط کرنیکے بعد راجہ متوفی کے بیٹے کو اپنی طرف سے گدی پر بٹھلادیا چنانچہ ہنوز راج وہان کا اسیکے نام سے قایم ہے اور چونکہ سرکار کمپنی بہادر سے ترمیم و تعمیر

کی مخالفت ہے اسلئے حصار مذکور بدستور ناقص ہے دو دفعہ اکیس اکیس بار ضرب توپ سر ہوئین اور صوبہ برار
مین محمد صلابت خان ناظم برار نے قضا کی ۱۲۴۱ھ مین شمس الامرا بہادر نے علم ہندسہ مین ایک کتاب مسمّی
بہ شمس الہندسہ فرانسیسی زبان سے فارسی مین ترجمہ کرنیکے بعد روانہ کی مادّہ تاریخ اسکا سید نورالاصفیا صاحب
انار اللہ برہانہ فرماتے ہین ع باد شمس الہندسہ مقبول ہر اہل کرم + اور ماہ رجب ۱۲۴۲ ہجری مین
جہاندار جاہ بہادر نے انتقال کیا چونکہ فیمابین انکے اور سلیمان جاہ بہادر کے بہت موافقت تہی اور
اور یہ دونون برادر ایکدوسریکے گھر ہمیشہ آیا جایا کرتے تہے اور بیماری کی حالت مین بہی عیادت کیواسطے
گئے تہے نواب نے فاتحہ سوم کیلئے اونکو ارشاد کیا چنانچہ محتشم الیہ عماری مین سوار ہوکر رونق افروز ہوئے اور
رسومات زیارت کے ادا فرماکر معاودت کی- سلخ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۲۴۳ھ مین صاحبزادہ کبیر میر فرخندہ
علیخان بہادر کے فرزند ارجمند میر تہنیت علیخان بہادر دلاور النسا بیگم مقدسہ کے بطن سے متولد ہوئے
ماہ رجب مین شمس الامرا بہادر نے اپنے چہوٹے فرزند محمد رشید الدینخان بہادر کی پہلی شادی جرأت جنگ
کی صاحبزادی سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ انجام کو پہنچائی نواب گردون وقار اور صاحبزادگان والا
شان کے خاصہ کیلئے متعدد خوان اقسام اقسام کے کہانوں سے لبریز اور میوہ جات مفرح سے بہر کر گذرانے
اہالیان شہر کو حسب امتیاز خوان بہیجے گئے اور نیز اہل نوجکو ہر ایک کی استعداد کے موافق حصے بہجوائے
اور اکثر نامدار اور اہل ارباب اور خصوصاً علاقہ دارون نے نوشاہ کو بقدر حوصلہ دوشالہ و کمخواب کے جوڑے عطا فرمائے
واضح ہو کہ ابتدا سے منتہاے رسوم تک کثرت سے روشنی اور آتشبازی اور رقص و سرود رہا نوشہ کی شب
سواری کی شب بجاے خود لیلۃ القدر تہی- اس مرتبہ کل فوج اپنی ذات کی تہی سرکاری سامان آرایش
ہر ایک قسم کا مہیا کیا گیا تہا چراغ جہمک جہمک کر اپنی روشنی کی بہار دکہلاتے تہے ارباب رقص و سرود و قسم قسم

ملک اور صوبہ کی طرف کے حاکم ہوتا اپنے آپکو
نہان کا حاکم ومالک جانتا تھا بادشاہ سنجوبز
تھی تو ایران سے مقابلہ کیا۔ اور روس کی کو خراب
کرکے جاتے ہوئے اسی کے درد دہیے
جس وہان لیکر روانہ ہوا۔ مدت عمر اور ایام
سلطنت۔ اس سلطان کی عمر ۴۰ سال
ایک ماہ تین روز کی ہوئی شاہ برسر کے ایام
سلطنت ۲۹ سال ۶ ماہ دس روز ہوئے
سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مقام
رحلت اور جائے قبر۔ ان کے انتقال کا
سبب ہوا کہ عارضہ جسمانی سے ۲۷۔ ربیع الثانی
۱۱۶۱ھ ہجری کے اندر مقام دہلی مین حضرت سلطان
المشائخ قدس سرہ کے مزار کے قریب اونکا مرقد ہے
قبیہ بعد رحلت فردوس آرامگاہ پایا۔

احمد شاہ کا بیان۔ اسم اور کنیت
اور لقب اور اسم والدین ماجدین۔ نام مجاہد الدین
تھا اور کنیت ابو النصر اور لقب احمد شاہ ابن محمد شاہ
ان کا نام اور وہم بابی تھا اور انکا لقب نواب
قدسیہ بیگم صاحب زمانیہ ہے اور ولادت باسعادت

ذکر ...

اس زمانہ میں فرمانروائی شنبہ کے روز ۵ ربیع الثانی
۱۱۶۱ھ اور بعض ۱۱۶۲ ابتدائیہ مین لکھتے ہین
دوم جمادی الاول ۱۱۶۱ اسکا جلوس بعد استماع
خبر فوت ہونے پدر بزرگوار کے نواب صفدر جنگ
کے اہتمام سے مقام پانی پت مین جلوس ہوا

کے موجود و مہیا تھے آتشبازی رنگارنگ اپنے رنگ دکھلاتی تھی اشخاص بیشمار رنگارنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھونمین بقیش کی چھڑیان لئے ہوئے ٹہل رہے تھے ہرگروہ مین ایک جمعدار یا امیر سرگرم مراعات تزک وآئین تھا۔ بڑی قطار کے درمیانمین نوشاہ گھوڑے پر سوار اور پیچھے گاڑی مین پدر والاقدر مع فرزندان ذی مرتبت کے سرخ قبائین اور جواہر گران بہا پہنے ہوئے شریک جلوس تھے۔ بڑے سے لیکر چھوٹے تک بڈھے سے جوان تک ہر ایک اہل شہر دو کالون کوٹھون راہ ناکون کوچون سے اس برات کی بہار دیکھ رہا تھا یہانتک کہ پردہ کرنیوالی مستورات بھی میانہ ورتھہ مین بیٹھ بیٹھکر آچکے روز چوک مین چارسو کے حوض پر تماشہ دیکھنے کیلئے آئین گویا کل ساکنان بلدہ کی موجودات ناظرین کو حاصل تھی ماہ رمضان سنہ روانمین دوسرے صاحبزادے صاحبزادہ ناصر اہل ایمان ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان کے تولد ہوئے۔ ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ ہجریمین وبائی ہیضہ سے کیوانجاہ بہادر نے رخت رحلت باندھا۔ ابتدا سنہ الیہ مین خبر آئی کہ کمال النسا بیگم صاحبہ نے گلشن جاوید کا راستہ لیا اسکے بعد سنہ الیہ مین شمس الامرا بہادر کی بڑی دختر نے انتقال لیا۔ ۷ ذیقعدہ آخر سنہ الیہ مین شدائد امراض جسمانی کی تاب نہ لاکر نواب نے خلد برین کو پسند کیا مادہ تاریخ ع نکرد حیف سکندر پسند آب حیات ٭ نواب کی قبر جدہ ماجدہ عمدہ بیگم صاحبہ قدسیہ کے بازو سے بنائی گئی ہے قبر اور جالی مثل مرقد غفران مآب کے سنگ مرمر کی تیار کیگئی بعد وفات کے لقب نواب کا مغفرت منزل ہوا وقت انتقال نواب کے نو صاحبزادے تھے ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر ۱ صمصام الدولہ (ولیعہد) میر بشیر الدین علیخان بہادر ۲ مبارز الدولہ میر گوہر علیخان ۳ میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ ۴ میر منور علیخان بہادر ۵ اور میر ذوالفقار علیخان بہادر ۶ اور میر محمود علیخان ۷ اور میر داور علیخان ۸ اور میر فتح علیخان بہادر ۹ آٹھ صاحبزادیان جمال النسا بیگم صاحبہ ۱ معظمہ بیگم ۲ غفور النسا بیگم

وزرا اور امرا کا بیان۔ اول آصف جاہ
وزارت اور امیر الامرائی مین
صفدر جنگ کی خدمت وزارت کا انتظام الدولہ
تھے انکے بعد خلعت وزارت آشتی کی خدمت
نظام الدین خان اور امیر الامرائی عماد الملک
قمر الدین خان بہادر خلف فیروز جنگ کو سپرد
صمصام الدولہ کو اور ذوالفقار جنگ بخشی سوم اور انتخان
خان دوران خان بہادر اور صلابت خان بخشی
کر گئے تھے اور مجد الدولہ منتظم الدولہ کا گیا
مقرر ہوئے اور بادشاہ کا خطاب مراد الملک
بادشاہ اور نصب بہشت نزاری سے سرفراز کئے گئے
اور نواب بہادر خواجہ سرا مدار المہام آخر اوقات
کارخانہ بادشاہی تھا دیکھو صفدر جنگ نے
سعی تدبیر سے اپنے مکان پر بلاکر مارڈالا۔
محلات کا حال محبوب ۔ اولاد مین صرف
ایک فرزند بیدار بخت تھا اسکے علاوہ اور کوئی
بیاد نہین سب بین نظر نہین پڑے۔

ایران و توران اور روم کے سلاطین کا بیان جو اس کے ہمعصر تھے

ایران میں علیشاہ ابراہیم خان وغیرہ بادشاہ ہوئے ... اور توران میں احمد شاہ درانی ...

نامدار النساء بیگم بخت فیروز بیگم سلطان النساء بیگم صاحبہ نور افروز بیگم حشمت النساء بیگم صاحبہ نورجہان بیگم واضح ہو کہ
جمال النساء بیگم صاحبہ مغفورہ اور کمال النساء بیگم صاحبہ مرحومہ اور ناصر دین ہین صاحب جاہ و تمکین ناصر الدولہ
میر فرخندہ علیخان بہادر اور صمصام الدولہ بہادر اور مبارز الدولہ بہادر حسب ترتیب بطن سے تفضیلت النساء
بیگم صاحبہ مرحومہ کے ہین اور غفور النساء بیگم اور نامدار النساء بیگم اور میر تفضل علیخان بہادر جہان پرور بیگم صاحبہ
کے بطن سے ہین اور بخت افروز بیگم اور میر محمود علیخان بہادر شکم سے رفعت النساء بیگم کے ہین اور باقی
امہات جداگانہ سے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ شادیان نامدار النساء بیگم سلطان النساء بیگم صاحبہ نور افروز بیگم
حشمت النساء بیگم صاحبہ کی بعد نواب مغفرت منزل کے عہد سعادت مہد نواب ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ
ملکہ مین ہوئی ہین جیسا آگے ذکر آئیگا اور غفور النساء بیگم اور نورجہان بیگم ہنوز ناکتخدا ہین اب راقم لیفضے مجامد
نواب برگزیدہ وہاب کے عرض کر کے اس بیان کو ختم کرتا ہے ذکر محامد مغفرت منزل نواب
سکندر جاہ بہادر واضح ہو کہ نواب اعلیٰ علیین مقام آیات مغفرت تمام عادل و باذل کثیر الفضائل
قوی ہیکل قوی دل نہایت متحمل تنومند قامت بلند بردبار کم آزار فراخ حوصلہ علم عربی و فارسی مین بھی تعارف
زیادہ رکھتے تھے علم فصاحت اور مسائل علم طب کے استفسار فرماتے تھے طبیعت نہایت موزون تھی رعب و
داب مثل شاہان کبار کے تھا غفران مآب کی وفات کے بعد زمانہ کا رنگ اپنے موافق نہ پا کر جانشینی بدر
والا قدر کی نامنظور کی تھی اگرچہ ارکان دولت کی استدعا سے تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے لیکن تا
زندگی اہالیان سلطنت موروثی مین سے کسی کو کسی قسم کا حکم نہین دیا تمام مقدمات مالی اور ملکی پر اختیار
راجہ چندو لال کا تھا حکایت جلوس والا کے قریب حضور مغفور پرانی حویلی مین تشریف فرما تھے کہ ایک روز
شب کو رونے کی آواز آئی کہا کہ دریافت کرو کہ کون روتا ہے بعد تفتیش کے معلوم ہوا کہ کسی امیر نے قضا

... ہندوستان ... تھی ... اور ... کے
... رمضان ... ۱۲۳۲ھ میں اول
... ۱۲۳۳ھ میں ... جو آگے
... نواب مغفرت مآب کی ...

کی ہے اور ارسطوجاہ غلام سید خان سے نے اونکا سب مال ضبط کرلیا ہے اسلئے اونکے عیال و اطفال سب روتے ہین مغفرت مآب نے اسوقت ارشاد کیا کہ اونکا اطمینان کردو اور کہہ دو کہ ضبطی اوٹھہ جائیگی صبح کو ارسطوجاہ سے فرمایا کہ اگرچہ یہ دستور قدیم ہے لیکن ہمنے اپنے عہد مین معاف کیا حسب الحکم ارسطوجاہ نے ضبطی اوٹھوالی اور اسکے بعد مادام الحیات نواب کے ایسا ہی دستور رہا **حکایت** واضح ہو کہ نواب ممدوح کو بھائیون سے بہت محبت تھی ایک روز نواب غفران مآب کے صندل کے دن مکہ مسجد مین نماز مغرب کے وقت اکبرجاہ بہادر اور سلیمان بہادر کے قصہ ہوا اسکے سُنتے ہی نواب نے مامااٹرن کو بھیجکر اکبرجاہ بہادر کو دارالسلطنت مین بلوا بھیجا اور سلیمان جاہ بہادر کو انکے مکان کو رخصت کیا اور ایسا ارشاد فرمایا کہ اکبرجاہ بہادر صندل کے روز آیا کرین اور سلیمان جاہ کیوانجاہ عرس کو ایسا معمول رہنا چاہیے تاکہ آدمیونکی کثرت سے کوئی فساد واقع نہ ہو **حکایت** ایک مرتبہ فریدونجاہ بہادر اور سلیمان جاہ بہادر کے درمیان شکر رنجی سی ہوگئی آپنے سُنا اور خاموش ہوگئے کچھ زمانہ کے بعد فریدون جاہ بہادر کے یہان تقریب بسم اللہ خوانی کی ہوئی اور آپنے دعوت کا ارادہ فرمایا رستہ مین جاتے ہوئے سلیمان جاہ بہادر کو جو نذر کیواسطے میدانین کھڑے ہوئے تھے خاص ہاتھی پر بٹھلاکر اپنی ردیف مین لیلیا اور ساتھ لیے ہوئے چلے گئے اور وہان پہنچکر اپنے حصہ کا شربت انکو پلوایا اور اپنا چنگیر بھی انہین کو عنایت کیا اسی طرح سے رفع کدورت کردیگئی **حکایت** جس زمانہ مین کہ غازی الدین حیدر نے صوبہ اودہ کے تخت پر جلوس فرمایا اور سکہ و خطبہ اپنا جاری کیا راجہ چندولال نے عرض کی کہ اگر پیرو مرشد بھی ارادہ فرمائین تو خانہ زاد تخت مرصع تیار کرلے اور غازی الدین حیدر نے تو بلا استرضاء جہان پناہ اس امر مین مبادرت کی ہے اور قشقہ بغاوت کا اپنی جبین پر کھینچا انشاء اللہ حضرت کے واسطے فرمان اجازت صادر ہوگا چونکہ اللہ تعالی نے جناب کو امتمام کو

جمیع مراتب اور تجملات شاہی عطا فرمائے تھے کسی بات کی تمنا نہین تھی اور پیروی آباواجداد کی ملحوظ خاطر تھی فرمایا کہ کچھ حاجت نہین جب ہماری شادی ہوئی تھی تو ارسطوجاہ بہادر نے جواہر کی چوکی رسم حنابندی کے ساتھ بھجوائی تھی ہم اسپر بیٹھ چکے ہین جڑاو تخت پر جلوس کی ہوس نہین ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ جن ایام مین مٹکاف صاحب بہادر ایلچی گری کی خدمت پر مامور تھے بہت چاہا کہ تنہا باریاب ہون آپ نے صاحب بہادر کے معروضہ کو کبھی پذیرا نفرمایا اور غیر حاضری مین دیوان و پیشکار کے یاد نہین کیا۔ منیرالملک بہادر نے بھی بدستور راجہ چندو لال بہادر کی غیبت مین ملاقات نہین کی ✤ **حکایت** بعد انتقال بی بی صاحبہ معظمہ کے اکبر جاہ بہادر کو انکے کوٹلہ سے یاد فرماکر واسطے تالیف قلوب کے مادام الحیات دارالسلطنت مین مکانات پنج محلہ مین اپنے پاس رکھا اور بارہا سر دربار یاد فرماکر سوای دیوان و پیشکار کے جملہ ارکین دولت سے نذرین دلوائین اور اکثر فرزندون کو انکے عیدین کی ملاقات اور نذر تہنیت کے لئے ارشاد فرمایا اور اکثر تالاب میر جملہ کی سیر کے وقت جاندار جاہ بہادر کو عماری مین بٹھلا کر انکے ساتھہ لیگئے اور انتقال کے کئی سال پیشتر اکثر فرزندونکو بلاکر حسب خردی و بزرگی نذرین دلوائین تاکہ ارتباط زیادہ ہو اور غبار نفاق کا بلندی نہ پکڑے اور جب ایام رحلت کے قریب پہنچے جملہ فرزندون اور بھائیون کو یاد فرماکر دولت دیدار سے مشرف فرمایا مدت سلطنت مقرب بارگاہ الہٰ نواب سکندر جاہ بہادر کی چھتیس برس چھہ مہینے چھہ روز ہے ✤

نواب ناصر الدولہ بہادر کا بیان

فرزند چتر اقبال طرازندۂ نقش و جلال نواب سلطنت مآب رئیس الرؤسا ناصر الدولہ مظفر الممالک نظام الملک آصفجاہ رابع میر فرخندہ علیخان بہادر وقت انتقال سکندر جاہ بہادر کے رونق افزا پرانی حویلی کے تھے

بمجرد وقوع اس امر ناگزیر کے حسن علیخان کوتوال بلدہ نے حسب الایماء مہاراجہ چندولال نواب ممدوح کے نام سے چارسوی بلدہ میں امن کی منادی کرادی چونکہ وہ دن تجہیز و تکفین میں مغفرت منزل کے گذرا دوسرے روز اراکین دولت نے بعد انفراغ فاتحہ زیارت واسطے ادای مراسم تعزیت حاضر دولتسرا ہو کر آداب مجرا عرض کیے رزیڈنٹ مسٹر مارٹن صاحب بہادر بھی واسطے ادای تعزیت کے آئے خود بدولت نے شمس الامرا بہادر منیر الملک بہادر اور مہاراجہ چندولال بہادر اور رزیڈنٹ مارٹن صاحب بہادر کو یاد فرمایا۔ مارٹن صاحب نے رسوم تعزیت ادا کیں دیوان و پیشکار نے مع شمس الامراء بہادر نذرین گذرانین چونکہ انتظار ساعت نیک کا تھا اسلئے توقف فرمایا۔ مارٹن صاحب بہادر رخصت ہو کر کوٹھی کو چلے گئے۔

۵ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ ہجری روز یکشنبہ نواب ناصر الدولہ زردعماری مین سوار ہو کر مع دیوان اور پیشکار کے ایوان صاحبزادگی سے محل سلطانی مین رونق افروز ہوئے مارٹن صاحب بہادر سفیر انگلشیہ ایسٹ انڈین بھی مع چند افسر رزیڈنسی کے مکان سے آئے قریب نصف النہار کے چھ صوبجات دکن کی فرمانروائی پر جلوس فرمایا شادیونکی آوازین نقارخانون سے بلند ہوئین اہالیان و ارکان دولت نے نذرین خوشی اور مبارکبادی کی گذرانین۔ مارٹن صاحب بہادر نے مبارکبادی دی۔ نواب ادام اللہ ملکہ و اقبالہ نے مجلس برخاست کی اور محلسرا مین جاکر اول خدمت مین جہان پرور بیگم صاحبہ معظمہ اور چاندنی بیگم صاحبہ مکرمہ المخاطب بہ فضیلت النساء بیگم عرف بی بی صاحبہ کے حاضر ہو کر آداب بجالائے اور بعد ادا کرنے رسوم تعزیت کے تہنیت کی نذرین دین۔ اکبر جاہ بہادر نے ایک ہار اور ایک سرپیچ مرصع کا بطریق تحفہ ارسال کیا نواب ممدوح نے اسکو قبول فرمایا۔ دوسرے دن بہادر ... کو کہ جو ... محلہ مین رہتے تھے کہلا بھیجا کہ اگر آپ پھر بدستور سابق اپنے کوٹلہ مالوف کی طرف تشریف لیجائیں۔ تو مناسب ہوگا معز الیہ نے بمجرد اس خبر کے

[illegible]

پہونچنے اپنا سامان روانگی راتون رات درست کیا اور میانہ مین سوار ہو کر اپنے کوٹلہ کو روانہ ہو گئے - اکثر تقریبات مین اور ضیافتون مین شمس الامرا بہادر مدظلہ اور منیر الملک بہادر اور مہاراجہ چندو لال مختار کار اور رزیڈنٹ مارٹن صاحب بہادر کے مکانون کو اپنے جمال جہان آرا سے نوبت بنوبت منور فرمایا - کہتے ہین کہ جب نواب واسطے قبول ضیافت بڑے صاحب بہادر کے جلوہ افروز ہوئے شمس الامرا بہادر خواصی مین ہمراہ رکاب تھے اور منیر الملک بہادر اور راجہ چندو لال بہادر گھوڑون پر سوار تھے کوٹھی کے دروازہ مین خلقت کی کثرت ہوئی مہاراجہ چندو لال کا گھوڑا انبوہ خلایق مین جا پہونچا شمس الامرا بہادر نے نواب سے عرض کی کہ راجہ چندو لال ضعیف ہین اور جلو کے آدمیون کا مجمع زیادہ ہے شاید راجہ کو تکلیف ہو گی حضور نے یاد فرمایا اور فیل خاصہ کو بٹھلا کر انہین بھی خاصہ مین لیا ورود مسعود کے بعد خاصہ تناول فرمایا اور استراحت کی پس دو گھڑی باقی رہنے پر رسم پان دان و عطردان سے محظوظ و شگفتہ خاطر سوار ہو کر باغ لنگم پلی مین رونق افزا ہوئے -

واضح ہو کہ نواب نے اپنی تقریب جلوس مین مہاراجہ چندو لال کو ایک کرور روپیہ بابت قرضہ غفران مآب معاف فرمایا معہذا مہاراجہ موصوف کو چونکہ سابق سے مدار المہام کل تھے یا ؤ مختار جمیع معاملات مالی اور ملکی کا کیا اور خود بدولت سیر و شکار و شوق زیارات قبور اہل کشف و یقین اور ارباب جذب شوق نشین اور اصحاب سلوک شاہ راہ دین کے اشتیاق مین اکناف بلدہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ہزارون روپے خیرات مین صرف کیے اور بلدہ کے مخنثات کو کہ جو برے کامون مین گرفتار تھے اور ناچ رنگ مین اوقات بسری کرتے تھے حکم دیا گیا کہ اپنے افعال بد سے باز آئین اور داڑھی منڈانا ترک کرین اور منادی کرادی گئی کہ عورات قوم ڈھیر (چمار) سرنگ کی چولی (انگیا) اور چوڑی (ساڑھی) نہ پہنین اور زردبانات کا جوتا کوئی نہ بنوائے اور سیندھی (تاڑی) شہر کے باہر فروخت ہوا کرے اور مُردے بجز دائرہ (قبرستان) میر مومن صاحب کہین اور

[illegible]

[illegible]

دفن نہ کئے جائین سو منصبدار قدیم لوگونمین سے انتخاب کیے گئے اونکی نشست باغ مین مقرر کیگئی اور ایکہزار سوار و چالیس نفر پیادہ اول اہتمام سواری کیلئے اور نوکر رکھے گئے اور نو مواضعات منجملہ اون اٹھارہ مواضعات کے جو بابت منصب مغفرت مآب آصفجاہ بہادر کے ہندوستان مین تھے محمد اکبر شاہ بادشاہ کی نذر کئے ۔ سنہ ۱۲۴۵ھ مین میر محمود علیخان بہادر کو جو اکبر یار جنگ والی حویلی مین متصل ایوان ریاست کے قیام رکھتے تھے ماماچنپیا والی حویلی مرحمت فرمائی من بعد میر فتحعلیخان بہادر کیلئے کہ انکی عمر اسوقت دس سال تھی اور ہنوز ساکن بیت السلطنة تھے بادشاہی عاشورخانہ کے قریب ایک حویلی اونکے قابل سکونت تجویز فرمائی اور وہان قیام کرنیکا حکم دیا اور سب بھائیونکی ماہوار جو ابتک تین تین سو پاتے تھے ایک ایک ہزار کردی اور پھر فوراً دو دو ہزار سے سرفراز فرمایا ۔ سنہ الیہ کی آخر ربیع الثانی مین شدت بارانکی وجہ سے شب کو موسیٰ ندی نے ایسا جوش کیا کہ ایک پاٹ پل کے دروازہ کا جو متصل تھا بالکل اوکھڑ گیا اور منیر الملک کے باغ تک بہتا ہوا چلا گیا علاوہ برین فصیل کئی جگہ سے شکستہ اور ریختہ ہوگئی ۔ گیارہ ماہ رجب کو میر منور علیخان بہادر پنچ محلات کے مکانات سے انوار چوک کی حویلی مین حسب الحکم نواب تشریف فرما ہوئے اور سنہ الیہ مین کارپرداز سلیمان جاہ بہادر کا مسمی امیر الدین راجہ چندو لال سے نمک کا کام لیکر روانہ ہوا اور بیڑے مین جاکر امیر نواز خان سے ملاقات کی ایک رومال اور ایک دوشالہ بارہ سو روپیہ کی قیمت کا انکی تواضع کیا وہان سے پونا کو گیا اور مالکم صاحب بہادر سے ملاقات کی اور وہ تحایف جو اونہون نے سابق مین مشیر الملک اعظم الامرا بہادر کو دیئے تھے دکھلائے اور سلیمان جاہ بہادر کی طرف سے ایسا پیام دیا اور کہا کہ ہم کچھ نہین چاہتے صرف حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہین مالکم صاحب بہادر نے کہا بہت اچھا تم یہان اقامت کرو اور مین اس بارے مین لکھونگا ۔ امیر الدین نے پونا مین قیام کیا اور اپنے آپ کو نواب نظام کا قرابتدار

شہور کیا اور ہر ایک کی خاطر و مدارات کی یہانتک کہ دو لاکھ روپیہ صرف کئے۔ صاحب موصوف نے حیدر آباد
کے رزیڈنٹ کو لکھا اور رزیڈنٹ نے مہاراجہ چندو لال کو اطلاع دی مہاراجہ چندو لال نے لکھا کہ وہ پیش بہادر جاہ
بہادر کا ایک ادنی ملازم ہے اور مجھسے نمک کا کام لیگیا ہے اور چونکہ اُسنے اس قسم کی حرکت پونا مین
پہنچکر کی ہے اور وہ سرکار عالی کا حساب دار بھی ہے اُسکو گرفتار کرنیکے بعد جلد یہان بھیجدینا چاہیے چنانچہ
رزیڈنٹ بہادر نے ایسی ہی تحریر بالکم صاحب بہادر کو بھیجی بالکم صاحب نے اُسکی گرفتاری کے لیئے
دو پلٹنین تیار کین امیر الدین نے جسوقت کہ سُنا فوراً وہانسے بھاگ نکلا اور راستہ چھوڑ کر دوسرے
راستہ سے شہر کیجانب رخ کیا مہاراجہ نے اس بات کو سُنکر چوکیداران دربانون اور تعلقدارون کو اس
امر سے مطلع کیا اور تاکید شدید کی کہ جہان امیر الدین ملجائے اُسکو گرفتار کر کر حاضر کرین تاکہ اُسکو اس حرکت
کی سزای معقول دیجائے اور یہہ کہ خبردار ایسا نہ ہوجاوے کہ کسی طرح سے سلیمان بہادر
کی حویلی مین داخل ہوکر پناہ گزین ہوجائے۔ امیر الدین مذکور راتون رات افتان و خیزان سب کی آنکھ
بچا کر بلدہ پہنچا اور چونکہ فصیل صدمہ باران سے شکستہ تھی اور ابھی اُسکی دیوار مرتفع نہین ہوئی رات کے وقت
اندر شہر کے داخل ہوا اور سلیمان جاہ بہادر کی پناہ مین داخل حویلی ہوگیا۔ مہاراجہ چندو لال نے جب یہ
سُنا تو چوکی اور پہرہ والون پر بہت ناراض ہوا اور حضور کو اس قسم کی اطلاع کی حضور نے قوت جنگ اور
شمشیر جنگ کو بھیجکر سلیمان جاہ بہادر کے پاس کہلا بھیجا کہ امیر الدین آپکے پاس رہنے کے قابل نہین ہے
چنانچہ اس زمانہ مین اسنے صرف اپنے حظ نفس کیواسطے ایسی حرکت کی ہے نہین معلوم کہ آپ کو اس قسم
کی اطلاع ہے یا نہین اب مناسب ہے کہ آپ اسکو مہاراجہ چندو لال کے پاس بھجوا دیجیے تاکہ اس سے
معاملہ نمک کا حساب و کتاب دریافت کیا جائے اور جو کچھہ اسکی طرف باقی نکلی ہے وہ اس سے طلب کرین

گری اور وہ مرگیا تو بجائے اوسکے قاسم علیخان
مسند ریاست پر متمکن ہوا اور اس نے بادشاہ
کی ملازمت اختیار کی اور واسطے جنگ بادشاہ
کے چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ صوبہ بنگالہ سے
روانہ کرنا خدمت مین مقرر ہوا اسی اثنا مین
شجاع الدولہ نے بھی بعد جانے احمد شاہ درانی
کے بادشاہ کو شاہجہان آباد سے الہ آباد کو لیگیا
اور پیشگی ملازمت کا سامان جان پر اپنی باندھا بادشاہ
اکثر وہان رہے بہ نقل و تحویل عمل مین آئی

سلیمان جاہ بہادر نے چونکہ اسکو پناہ دی تہی حیلہ کیا حضور تو چپکے ہو رہے مہن بعد مہاراجہ چندو لال نے جس قدر اُسکی طلبی مین تکرار کی اونہون نے اصرار فرمایا یہانتک کہ لین کے جوان حراست کے واسطے مامور ہوئے ایک مدت تک انکے مکان پر محاصرہ رہا لیکن اونہون نے امیر الدین مذکور کو حوالہ نہ کیا آخر الامر مہاراجہ چندو لال نے آٹھ ہزار روپیہ ماہانہ جو انکو دیا جاتا تھا بند کر لیا اور تین سال چڑہ گئے اور اس عرصہ مین ایک حبہ بہی نہ بہیجا تب بہی سلیمان جاہ بہادر نے پرواہ نہ کی بعد مہاراجہ صاحب نے جملہ بعوض نقصان ذمہ امیر الدین سلیمان جاہ بہادر سے وصول کر کر امیر الدین مذکور کو جسکی بابت مہاراجہ کا خیال تہا کہ ہاتہی کے پانٔون سے بند ہوا کر کچلوا دیا جائے خود بہیکر بڑے جاہ سے بلایا گیا اور دوشالہ اوڑہا کر روانہ کیا گیا اور حضور سے عرض کیا کہ خانہ زاد سے سلیمان جاہ بہادر نے صفائی حاصل کر لی حضور نے بہی خاص وعام پر یہ بات ظاہر کرنیکے لئے اُنکے فرزند کو سواری مین بلوا کر خواصی نشینی سے سرفراز فرمایا بندگانعالی نے اسی زمانہ مین آصف نگر کا ارادہ کیا اور سلیمان جاہ بہادر کے بڑے فرزند عباس علیخان عرف بخشو خان کو طلب فرما کر انکی نذر لی اور عماری مین اپنا ردیف کر کر ہمراہ لیگئے اور ایک روز لشکر مین رکہکر رخصت فرمایا مبارز الدولہ بہادر نے چند شایستہ اشخاص اور قریب ڈہائی تین سو روہیلہ اپنے مکان مین یکجا کیے تہے نواب نے اثنا گماشت ۱۲۴۶ھ مین قلعہ محمد نگر کو جانیکا حکم دیا چونکہ معز الیہ نے نہ مانا اور اونکی تقریر سے لاپروائی پائی گئی انکے ہواخواہ سب در دولتسرا پر حاضر ہوئے اور سکونت اختیار کی۔ راستہ اور بازار مین ہر ایکطرف ناکہ بندی کیگئی سلحخانہ سے چہار ہینار تک توپین نصب کیگئین قریب ہفتہ عشرہ کے اسی طرح سے گذرا اور صاحب موصوف نے قلعہ محمد نگر کو جانا قبول کیا حسب الحکم نواب انکی حویلی پر مورچہ قایم کیے اور یورش کی تیاری شروع کی۔ اسوقت نواب موصوف گہوڑے پر

سوار ہو کر مع زنانہ اور اشخاص ملازم شدہ کے راہی قلعہ مذکور ہوئے بڑی خیر ہو گئی چوتھے روز فضیلت النسا بیگم صاحبہ
آپکے دلاسے کے واسطے قلعہ مسطور مین رونق افزا ہوئین بہادر موصوف مع والدہ شریفہ کے اوس قلعہ مین قریب
دو برس مقیم رہے اور پھر مراجعت کر کر دولتخانہ مین داخل ہوئے اور سنہ روانمین میر ذوالفقار علیخان بہادر مکان سے
میر مراد علیخان بہادر کے چوک مین حویلی اسد نواز جنگ کو کاشانہ مغفرت منزل کے حسب الارشاد رونق افزا ہوئے
اور سنہ الیہ کے جشن نوروز مین مغفرت منزل کے صاحبزادون کو محتشم جنگ منور الدولہ ہمایون جنگ ذوالفقار الدولہ
قطب الدولہ قمر الدولہ مظفر الدولہ اور شمس الامرا بہادر کو امیر کبیر اور نو ہزاری منصب اور نو ہزاری سوار بار اور پلٹن
اور توپخانہ عطا فرمایا انکے فرزندونمین سے محمد رفیع الدینخان بہادر کو ناصر جنگ عمدۃ الدولہ اور محمد سلطان الدین
خان بہادر کو سبقت جنگ محتشم الدولہ اور محمد بدر الدینخان بہادر کو رفعت جنگ معظم الدولہ اور محمد رشید الدینخان
بہادر کو بہادر جنگ اقتدار الدولہ اور منیر الملک بہادر کو امیر الامرا اور انکے فرزندون کو شجاع الدولہ سراج الدولہ
اشجع الدولہ اکرام الدولہ اور مہاراجہ چندو لال بہادر کو مہاراجہ راجایان اور انکے فرزندونمین سے راجہ بالا پرشاد کو راجہ
اوہراج اور راجہ نانک بخش کو راجہ بہادر اور راجہ گوبند بخش بہادر کو پنجہزاری منصب کے اضافہ کے ساتھ چار ہزاری
سوار اور علم اور نقارہ اور نوبت و جاگیر اور انکے فرزندونکو خطاب راجگی مع مناصب کے عطا فرمائے اور غلام حیدر خان
قوم نوا اپنے رفیق قدیم کو اقتدار جنگ اور حسن علیخان کوتوال کو طالب الدولہ خطاب عنایت کیا اور سوا اسکے بہت سے
امیرزادے اور منصبدار اور اہل دفتر خطاب خانی اور جنگی اور راجگی اور مناصب لایقہ سے ممتاز ہوئے اور ماہ رجب
سنہ روانمین مطابق سال دوم جلوس والا کے کدخدائی مسماۃ سلطان النساء بیگم کی دختر مغفرت منزل سکندر جاہ
بہادر کے سبقت جنگ محتشم الدولہ محمد سلطان الدینخان بہادر خلف شمس الامرا امیر کبیر بہادر سے انجام پائی
واضح ہو کہ امیر محتشم الیہ نے ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنیکے بعد خوش مزا طعام اور نشہ جات بیش بہا رنگ رنگ کے

کمخوابون کے اور دوشالے طرح بطرح کے اور کلابتون کے دوپٹے اپنی جمعیت مین بڑی دہوم سے تقسیم کیے اور تقریب نشاط کو بڑی دہوم سے جیسا کہ سرکار فیض آثار کے قرائن ہین انجام کو پہنچایا حضور پر نور کی ضیافت بڑی دہوم سے کی یہانتک کہ جب وہ خدیو کامران رونق افزا مہمان سرا نوشاہ ہوئے تاش و بادلہ کے ٹکڑے جو چوکی خانہ کے دروازہ سے دیوانخانہ تک فرش پانداز کیلیے بچھائے گئے تھے ارباب مسرت انبساط ہمراہ رکاب کیلیے جسقدر کہ چاہین اوٹھالینا مباح فرمادیا۔ جب تک نواب مسند دیوانخانہ پر تشریف فرما رہے رقص ہوتا رہا آتشبازی چھوٹتی رہی روشنی کی زیادتی مردنگ اور قنادیل کی وجہ سے تہی عندالبر خواست محتشم الیہم بہادر کے فرزندون نے رسم دست شوئی ادا کی اور خود امیر صاحب نے رسم شربت نوشی کی حضور شربت نوش فرما کر بہت خوش ہوئے اور ایک ہار موتیون کا گران بہا محتشم الیہم کو عنایت فرمایا امیر موصوف نے اقمشہ کی کشتیان اور جواہر کے طباق مع ایک زنجیر فیل نذر گزرانی شادی مین ہر ایک قسم کی چہل پہل اور گہما گہمی رہی شہر کے لوگ بڑے اشتیاق سے اپنے اپنے گہرون سے نکلکر دورویہ صفین باندہکر سڑک کے دونون جانب شادی کی بہار دیکھنے کیلیے آکر جمع ہوئے تھے انہین ایام مین بموجب رسوم متعارف بلدہ کے نور افروز بیگم صاحبہ کا نکاح دلاور بادشاہ بن غفران مآب سے کیا گیا۔ ۱۴ ذیحجہ سنہ روان کو نامور جنگ عمدۃ الدولہ محمد رفیع الدینخان بہادر بسبب ناسازی مزاج کے حسب تشخیص ڈاکٹر ورچو صاحب دریا کی ہوا خوری کیلیے مچھلی بندر کی طرف روانہ ہوئے مقام مذکور پر پہنچنے کے بعد ایک جہاز مقرر کیا اور کوس دو کوس کے قریب سطح آب پر ہوا خوری کیلیے تشریف لیجایا کرتے تھے ۱۴ صفر ۱۲۴۳ھ کو امیر موصوف جزیرہ کورنگی کیجانب تشریف لیگئے اور وہان جہاز پر سے اوترکر ایکروز قیام فرمایا خادمون نے جزیرہ سے سامان باورچیخانہ کا خرید کیا۔ دوسرے روز ناخدا نے عرض کیا کہ طوفان آنیکا اندیشہ ہے بہتر ہے کہ جہاز کو کلکتہ کی جانب کیا جائے ورنہ اندیشہ ہے کہ مبادا باد مخالف جہاز کو شکست و ریختہ

کردے اجازت حاصل کرنیکے بعد کلکتہ کی طرف رخ کیا چونکہ عنایت ایزدی شامل حال تھی تیزی ہوا کے سبب سے دس
روز کے عرصہ مین جہاز پچیسوین ماہ مذکو آخری چہارشنبہ کے روز کلکتہ جا پہنچا ربیع الاول اور ربیع الثانی کے مہینون
مین وہین قیام فرمایا اور خوب سیر فرمائی مٹکاف صاحب اور صدرلین صاحب وہین تھے انسے ملاقات ہوئی اور
مٹکاف صاحب نے بڑے تکلف سے ایک دعوت بھی کی آخر جمادی الاول مین پانچہزار روپیہ پر ایک آگ بوٹ کرایہ
کیا اور وہانسے چھ روز کے عرصہ مین مچھلی بندر پر آنکر مقام کیا اور وہانسے معاودت فرما کر نصف شہر جمادی الثانی
کے قریب داخل بلدہ ہوئے۔ اور اسی سال مین محمد نامدار خان بہادر ناظم ایلچ پور نے بالاپور کا تعلقہ بعوض تنخواہ
جمعیت انگریزی کے دیدیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ محمد فتح جنگ خان نے اس نواح مین دو ہزار جوان ورک
صاحب کی سرکردگی سے متعین کیے تھے اور انکو موافق قانون فرنگ کے تیار کیا تھا اور انکی تنخواہ ماہ بماہ داخلہ دیکر
دیجایا کرتی تھی اور اسکے بعد نظم و نسق کی درستی کیلئے بذریعہ جنرل وفتین صاحب بہادر صدر سے ایک افسر طلب کیا
راقم کا قیاس یہ ہے کہ جسوقت رسل صاحب بہادر نے کوتوال کی جمعیت کو بڑھانا چاہا تھا راجہ چندولال کے ایما سے
نواب محمد فتح جنگ خان سے بھی جمعیت طلب کی تھی چونکہ انکے پاس دو پلٹنین مذکورہ مع ساز و سامان انگریزی کے
موجود اور روش و آئین پر فرنگ کے تیار تھین اور کام کے وقت ادای فرمان کیلئے مستعد و آمادہ تھین یہی عذر
درپیش کیا تو اسوقت یہ تجویز ٹھیری کہ اچھا اگر نئے جوان بھرتی نہ ہون تو کیا مضایقہ ہے یہی بحال رہین لیکن افسر
ہماری طرف سے ہو ناظم ایلچ پور نے بھی اس بات کو مان لیا غرض اول کپتان لین صاحب افسر ہو کر آئے
اور وہ جوان انکی تحویل مین دیے گئے اونکے بعد یہ عہدہ کپتان کوانٹ صاحب کو دیا گیا پھر کپتان سیر صاحب
اس کام پر مامور ہو کر انکولی سے ایلچ پور کو آئے اور بعد تخریب فتح جنگ خان کے محمد نامدار خان نے پانچسو آدمی
فتح جنگ خان کے نام سے محمد علی بیگ اور منور علی بیگ کی رسالداری مین پلٹن مذکور پر اضافہ کر کر افسر

ایران اور توران اور روم اور مصر کا بیان

ہند و دکن کی حکومت کا بیان

انگریزی کی تحویل مین دیدی چند عرصہ کے بعد جوانون نے ماہ بماہ داخلہ دکھانا اور دروازہ پر آنکر تنخواہ لیجانا بند کردیا اور پھرے چوکی پر بھی سابق کے موافق نوکری نرہی افسر لوگ اپنے اندازہ کے موافق یکمشت روپیہ لیجاکر تقسیم کرینگے اور ملک کا محاصل بھی کم ہوگیا پس محمد نامدار خان بہادر نے واسطے عدم خسارہ کے منواجب کی تخفیف چاہی اور اس بار مین مہاراجہ چندولال سے کئی مرتبہ تحریک کی۔ کہتے ہین کہ وہ ساٹھ ہزار ماہانہ دینے کیلئے راضی تھے اور یہ ستر یا پچھتر ہزار مانگتے تھے آخر کار بالاپور لاکھ روپیہ کا تعلقہ کہ اسوقت سات یا آٹھ کی قیمت کا رہگیا تھا چھوڑ دیا اور گذاشت لکھواکر بھجوادی مہاراجہ چندولال نے تعلقہ تو اپنے قبضہ مین لیلیا اور ان لوگونکی تنخواہ جمعیت اسوال کی تنخواہ سے شامل کردی اور یہ دو ہزار پانچسو سوار بھی نظام سرورس مین داخل ہوگئے وہ قبل اسکے چھ پلٹن اور چار رسالے تھے اور ابتک بحال ہین اور ماہ رجب سنہ مین حضور نے تقریب تسمیہ خوانی مرشدزادہ زمان میر تہنیت علیخان کی ترتیب دی جملہ امرای دولت حاضر ہوئے اور تکلف خسروانہ اندازہ سے بڑھا ہوا تھا۔ اسی سال آخر ذیقعدہ مین سکھون اور عربون کے باہم لڑائی ہوئی چونکہ طرفین کو قومیت کا پاس تھا شاہ علی بندہ سلطان شاہی چوک اور چار منار وغیرہ مقامات مین خوب تلوار چلی بہت سے آدمی طرفین کے مجروح و کشتہ ہوئے اکثر گھر جلادیے گئے بہت اسباب لٹ گیا آخر کار عرب غالب ہوئے اور مہاراجہ چندولال نے سکھون کو شہر بدر کردیا ۱۲۴۹ھ مین منیر الملک امیر الامرا بہادر نے ہیضہ وبائی کی بیماری سے انتقال فرمایا۔ مادہ تاریخ انکا سید نور الحسین المخاطب بہ قادر جنگ خلف سید نور الاصفیا صاحب مغفور و میرورث یہ ہے چون مرکب امیر الامرا گشت پدید ÷ از دیدہ عالمی نمی اشک چکید ÷ تاریخ و سال رحلتش جست خرد ÷ از شش جہت آوازہ شش در شنید ÷ چونکہ عنان تمشیت امور دیوانی کی بقیہ حیات مرحوم مہاراجہ چندولال کے قبضۂ اقتدار مین تہی اپنے حال پر بدستور رہی اور خدمت مذکور کا خلعت

بہادر معز الیہم کے فرزند کو حرمت نہین ہوا۔ اسی سال بارش بارانین کمی ہوئی اسکے سبب سے بلدہ مین قحط ہوا اور
اسی اثنا مین ایکروز دو پہر کیوقت روہیلون نے سس بازار کی دوکانین لوٹ لین اور سال مذکور مین الماس کا
ایک ٹکڑا ناتراشیدہ پانچ تولہ ۸ ماشہ کا قصبہ چٹ پول سے دست بدست داخل سرکار نظام ہوا۔ بلدہ او
بیگم بازار ٹکسال کے جوہریون نے عرض کی کہ اگر پچاس ہزار روپیہ کی مزدوری عنایت ہو تو سات عدد تختیان
تیار کر اسکی ایسی گذرانی جائین کہ قطعہ طور اُنکے سامنے بی نو ہو جائے یہ درخواست منظور نہین کیگئی
اور ۸ ربیع الاول ۱۲۴۹ھ کو فضیلت النسا بیگم صاحبہ مکرمہ حقیقی والدہ ماجدہ حضور کی راہی عالم
ملک بقا ہوئین اور ماہ رجب سنہ الیہ مین پسر بندہ علیخان ابن محمد عظیم خان کی شب گشت مین خاص
چوراہہ کے مقام پر تغافل اور عدم احتیاط کی وجہ سے ہوائی کی چنگاری سید آتشبازی مین جا لگی اور اُن
شرارون سے ایک حلوائی کی نخچہ دودان مین آگ لگ گئی اسمین جو لوگ نظارہ کنان بیٹھے ہوئے
تھے وہ اور سوای اُنکے اکثر تماشائی قریب اسی نوے جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ وسط ذیحجہ مین رفعت جنگ
معظم الدولہ محمد بدر الدینخان بہادر کی شادی امیر کبیر سے بنت علی اسد خان المخاطب حیدر الدولہ جو فرید و نجاہ
کے عزیز تھے ترتیب دی ۱۶ تاریخ کو نواب نے رونق افزا ہو کر محتشم الیہم کو شاد کام فرمایا اور ۲۰ تاریخ کو بوقت
مرور مہاراجہ چندولال بہادر کی ضیافت اور شب کے وقت جمیع امرای عظام کی ضیافت بہت عمدہ کیگئی۔ اکثر
لوگون نے بہت سا ذخیرہ انعام وغیرہ سے جمع کیا اور فارغ البال ہو گئے اور بہت سے دوشالے کمخواب
کلابتون کے دوپٹے بیش قیمت شعرا اور مورخین کیلئے آدمی شاگرد پیشہ اور خدمتگار ارباب ہمراہی نوشہ
کو دیے گئے بائیسوین ماہ مذکور رسوم جلوہ کی ادا کی گئین اسی سال بندگانعالی نے برادران وصوف الصدر
کی دو ہزار کی ترقی فرماکر چہار چہار ہزار روپیہ ماہانہ مقرر فرمایا اور اسی زمانہ مین فرمان واجب الاذعان بادشاہ

حجاہ اکبر شاہ ثانی کا متضمن تعزیت رحلت مغفرت منزل اور تہنیت جلوس نواب کا صادر ہوا نوابنے باغ سنگم پلی تک اسکا استقبال کیا اور قدیم دستور کے موافق کمال خشوع اور خضوع سے قبول فرمایا اور مراجعت کے وقت نشترالین امیر کبیر کی جمعیت ہمراہی کی جو باہتمام شیخ محمد عظیم کے تیار ہوئے تھے ملاحظہ فرمائی +

نقل فرمان شاہ موصوف

مورخہ سوم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۳ جلوس سلطانی مطابق سنہ ۱۲۴۹ ہجری

آمارت وایالت منزلت شوکت وسالت مرتبت مسند ارکین دولت قاہرہ مویدہ سلاطین سلطنت باہرہ نصفت خاتم ابہت وجلالت مرکز دائرہ حشمت وعظمت فدوی خاص الخاص مودۃ الاخلاص الاختصاص شمع محفل صدق وارادت چراغ نورافروز انجمن فدویت عالی فطنت وافی فطرت متعہد سرانجام مہمات سلطانی متکفل انصرام تدبیرات جہانبانی مستوجب العنایات والاکرام مستلزم تفاخر والاحترام بادون التصرف علی الاطلاق مرجع الامراء بالارادت والاستحقاق موسس الارکان دولت صاحبقرانی مقوم اعیان دودمان گورگانی فرزند مرتبت بلند جگرگوشہ بجان پیوند مظفر الممالک نظام الدولہ افضل الاراکین السلطنت آصفجاہ میرفرخندہ علیخان بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار رستم دوران ارسطو زمان - عرضداشت مرسلہ آن فرزند سعادت مند بدرگاہ خواقین سجدگاہ کہ مرجع ومآب جہان جہانیان است رسید مضمون رسوخیت مشحون محتوی بہ کمال صدق وارادت وفور رسوخ فدویت بلو مشرحا عالی رای مہرضیای ما انور گردید ازانجاکہ تفضلات بلانہایت عابدولت واقبال برتمامی بندہ ہای این جانب خلافت مآب چون مہر انور بیک حال پرتو انداز وجلوہ پرداز ست - علی الخصوص تفضلات بلانہایات خسروانی خانہ زادی کہ مورث الارادت وبصداقت دل عقیدت باین جناب ملکی انتساب میدارند بیش ازبیش سند دل انچہ بعرض

رسانیده اند که در سوانح عالم ممکنات هرچه مشیت ازلی و اراده لم یزلی از پردهٔ غیب بمنصهٔ شهود رسید گزیر نیست

چنانچه درین ایام بمقتضای قضا و قدر ارتحال والاآن امارت منزلت ازین سرای فانی بعالم جاودانی بوقوع

رسیده بدریافت این واقعه حسرت انتما و اصغای این سانحه کدورت افزا خصوص اندرینگونه چنین خانه زاد

صداقت نهاد بلای و کدورتی پیرامون ضمیر منیر اقدس گشته زیاده از تحریر است ازانجا که احدی از آحاد

موجودات فردی از افراد کائنات را از مرضیات الٰهی چاره و گزیر نیست رضا بر قضا در داده و دست

بحبل المتین دست و شکیبائی زده سلامتی ذات اقدس بادولت را که سلامتی جهان و جهانیان در ان

منحصر است از جناب الٰهی مستدعی باشند و از تمکین بودن آن فرزند ارجمند بر وسادهٔ موروثی پدری خود

متمشی شدن بر انتظام و التیام مهام مملکت متعلقهٔ آنجناب موجب سرور و واسطه فرید انبساط ما محصور خاطر

اظهر والا گردید درباره درخواست و خطاب و القاب بدستور پدر خود که بمعرض عرض بندگان اقدس اعلیٰ رسانیده

بود نظر بتقدیم بندگی و فدویت آن فرزند مرتبه بلند موروث الارادت باقتضای فرط تفضلات خسروانی که

نمونهٔ فیوضات ربانی است بالقاب و خطاب موروثی پدری و هم و فور توجه سلطانی الفاظ چند زاید بر آن در

جلدوی نیکو بندگی آن فرزند خاص و وافی اختصاص نموده سرفراز و ممتاز فرموده ایم باید که مراسم ارادت و شکر و سپاس

این مراحم بیقیاس و مکارم افزون از قیاس بسر دوست پرست فدویت بتقدیم رسانند مبلغ یکصد و یک مهر

و تسبیح مروارید بتفصیلے که بر فرد علیحده مرقوم آمده بحجر نظر کرامت منظر اقدس گذشت که بفرط تفضلات خسروانی

بشرف قبول موصول گشت لازمه رسوخ فدویت و صدق خانه زادی آن که مدام و علی الدوام عرایض خصوصیت

و ارادت التیام خود بحضور ساطع النور ارسال می نموده باشند و توجهات خاص بادولت و اقبال آفرین

حال فدویت اشتمال خود روز افزون ابد مقرون دانند انتهیٰ + اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ افضل الاراکین السلطنت

یہ فقرہ جہان پناہ نے واسطے بندگانعالی کے فرمان ہذا مین خاص فرمایا ہے باقی بدستور سابق ۱۲۵ سنہ ہجری مین عمدۃ الدولہ محمد رفیع الدینخان بہادر نے بنفس نفیس خود متوجہ ہوکر ایک کتاب علم بصر مین مسمی رفیع البصر اہل فرنگ کی تالیف سے زبان فارسی مین ترجمہ کیا اور بندگان خدا کے فوائد کیلئے طلبا کو تعلیم فرمائی مادۂ تاریخ اس کا فیض رفیع ہے اور اسی سال مغفرت منزل کے صاحبزادون مین سے میر محمود علیخان بہادر نے جہان فانی کو کوچ کیا اور ۱۲۵۱ سنہ ہجری مین مہاراجہ چندولال نے راجہ نرندر پرشاد ابن راجہ بالاپرشاد کی شادی کی حضور اور جہان پرور بیگم صاحبہ اور جمال النسا بیگم صاحبہ مع جمیع خدامۂ محل رونق افروز ہوئے راجہ صاحب نے مغفرت منزل کے تمام صاحبزادون کی بہی دعوت کی تہی یہ سب صاحبزادے ایکروز بعد نماز مغرب رنگین لباس اور جواہر پہنے ہوئے آئے حضور دیوانخانہ کے صحن مین زیر نگیرہ تشریف فرما تہے باریاب خدمت ہوئے۔ واضح ہو کہ میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ جو وقت جلوس سے نذر تہنیت کے لئے حاضر ہوئے تہے بلکہ سابق سے کہ بارہ سال کا عرصہ گذرا تہا ملاقات نہ ہوئی تہی اس روز احراز شرف ملازمت سے کامیاب ہوئے اور نذر گذرانی کہتے ہین کہ محل کی عورات نے ایک طرف رد البلا کے لئے مقررہ رسوم ادا کیے حضور نے ایک مالا اسلاک مروارید کا منور الملک بہادر کو عنایت کیا کہ میر تفضل علیخان بہادر کے گلے مین باندھ دین چنانچہ معز الیہم نے اوٹھکر فرمان واجب الاذعان کی تعمیل کی اور اسی جلسہ مین ایک ہار پہولون کا منور الدولہ بہادر اور ایک ذوالفقار الدولہ بہادر کو مرحمت فرمایا اور برخواست ہوئے۔ سنہ الیہ مین روہیلون اور جوانان بارہ بن خرید و فروخت غلہ پر کاروان کے متصل جنگ ہوئی چونکہ عنایت الٰہی شامل حال تہی آتش فساد دونے جلد اطفا پایا اور ۱۸ محرم کو قریب نصف النہار ۱۲۵۲ سنہ ہجری مین روہیلون اور عربون نے جسین یاور جنگ کے مکان پر دنگہ تہا کچہ تکرار ہوکر ہتہیار چلا اور

یہانتک فساد عظیم برپا ہوا کہ تمام بلدہ مین بمجرد اشتہار اس خبر کے جہان جہان عرب اور روہیلے ایک جا تہے تیغزنی
اور خنجر کشی اختیار کی پس ہر کوچہ و بازار مین از افراط زد و کش سے مقتولونکی لاشین تماشائیونکے قدمونکے نیچے آتی
تہین من بعد صلح قایم ہوئی عربون نے کہ انتظام دوست ہین سرکار مین معقول نذرانہ دیکر روہیلون کا
اخراج کرادیا اور آپ کامیاب ہوئے اور ابتداء ۱۲۵۳ھ ہجری مین سہ پہر کے وقت بے موسم مینہہ برسا۔
اور ایسی تگرگ ریزی ہوئی کہ دیدہ نشنید چنانچہ بیرون بلدہ زیر دیوار املی محل کے ایک چادہ بچہ تہا اسمین بسبب
سیلان ہر چہار سمت کے استقدر کار فراہم ہوگئی تہی کہ قریب تین گز ارتفاع کے اونکا پشتہ ہوگیا تہا اور پایٔین
دیوار حصار باغ جہان نمائی کے بمقدار نیم گز ارتفاع اور پون گز عرض کے پشتے جم گئے تہے وہان کے ارباب
اہتمام نے کہود کر ہنڈیون پر بار کر کر برف بنانیکے واسطے امیر کبیر بہادر کی سرکار مین داخل کردی اور حسب الارشاد
امیر محتشم الیہم کے گڑہے کہود کر اونمین رکہدیے گئے اور اوپر سے گہاس ڈالدی تہی ایک ہفتہ تک بی مبالغہ
پائداری کی من بعد سنہ الیہ مین تین مہینہ تک شدت وبا کی رہی ہزارہا آدمی صدمہ سے قی و دست کے
ہلاک ہوئے۔ اور ۲۸ جمادی الاول سنہ روانمین بعد نصف النہار وقت نماز ظہر مغرب کی طرف سے ٹڈی آئی
اور مشرق کی طرف چلی گئی اور اسی سنہ مین اکبر شاہ بادشاہ دہلی کے انتقال کی خبر سنکر نوابنے در دولت سرا
کے نقارچیون کو نواخت نوبت سے ممانعت کی چنانچہ واسطے رسم تعزیت شاہ مغفور کے تمام بلدہ مین تین دن
تک روشن چوکی نوبت وغیرہ کسی وضع کا باجانہ بجا اور ۱۲۵۴ھ ہجری شمس الامراء بہادر نے چہہ کتابین علم
جر ثقیل اور علم ہیٔت اور علم آب اور علم ہوا اور علم انظار اور علم برق کی زبان انگریزی سے زبان ہندی مین
ترجمہ فرماکر نام اسکا سبعۂ شمسیہ رکہا کہ جنکی تاریخ مولوی حافظ شیر شمس الدین محمد المتخلص فیض سے یہ ہے
فقرہ تالیف نواب شمس الامراء ؛ ایضاً شمس الامراء کی ہے یہ تالیف ؛ من بعد حلیہ طبع سے آراستہ کیا کہ سا کتاب

بلاد اور طلباہی اطراف واکناف بلکہ امصار دور و دراز کو بطور انعام تقسیم کیگئیں۔ واضح ہو کہ انھین دو سال مین سے کسی مین ایکروز سر سواری ساطع النور میدان درگاہ اوجالاشاہ نور اللہ مرقدہ کے مقام پر عظم الدولہ بدر الدینخان بہادر کے ہاتھی نے سر کشی اختیار کی اور چنگھاڑین مارتا ہوا متصل ماہ و فیل خاصہ کے پہنچ گیا۔ میر داسکے بہادر موصوف ہاتھی پر سے آگے کود پڑے اور تلوار علم کرکے دو زخم کاری ہاتھی پر اس کو دیکے خرطوم پر لگائے ماشاء اللہ معاً اسکے منہہ اسکا پھر گیا اور بہادر موصوف گھوڑے کی پشت پر سوار ہوکر ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوئے حضور اور جملہ حضار نے بہادر موصوف کی جسارت خلقی اور شجاعت موروثی کو بہت پسند کیا اور احسنت و آفرین کہا پس جب سواری مبارک پہنچکر اپنے دولتخانہ کو آئے شمس الامرا امیر کبیر بہادر نے سنکر بڑی خوشی ظاہر کی اور راحت جان کو اپنے سینہ سے لگایا سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین وہابی مذہب کے لوگون نے مبارز الدولہ بہادر کے پاس جمع ہوکر انکو اپنے دین کی طرف مائل کیا تھا اس وجہ سے صاحبزادہ موصوف حسب الارشاد والا ۱۳ ماہ ربیع الاول کو میانہ مین سوار ہوکر تیسری مرتبہ روانہ قلعہ مالوف ہوئے اور مردم قوم مذکور کو اس عمل شنیع کے تدارک مین فرداً فرداً پابجولان بندی خانہ مین داخل کیا۔ ۱۵ ربیع الثانی سنہ الیہ کو صبیہ جہان پرور بیگم مسمی نامدار النسا بیگم کو میر ابو القاسم معین الدولہ سہراب جنگ قدیم منصبدار قرابتی میر عالم بہادر کے ساتھ کمال زینت و آرایش اور ساز و سامان ملوکانہ سے منکوح کیا۔ چونکہ شمس الامرا بہادر کے حال پر عنایت بیش از بیش تھی کمال فرط مہربانی سے کہلا بھیجا کہ ہم مسماۃ حشمت النسا بیگم صبیۂ مغفرت منزل جم بارگاہ سکندر جاہ بہادر کی شادی تمہارے چھوٹے فرزند اقتدار الدولہ بہادر سے کرنا چاہتے ہین تاریخ ٹہیراؤ اور تیاری کرو بہادر محتشم الیہم نے عرض کیا کہ انکی شادی ہو چکی ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے تمہاری بھی شادی ہو چکی تھی جسوقت کہ بڑے حضرت غفران مآب نے اپنی صاحبزادی کے عقد ازدواج سے سرفراز فرمایا تھا۔ بہادر محتشم الیہم نے

منظور کیا اور ماہ شعبان مین منگنی کی رسم بڑی خوشی سے جلوۂ ظہور مین آئی نوشاہ کے جلو مین تمام جمعدار پیشہ سرکاری
بھلے آدمیونکو لئے ہوئے پیدل تھے اور روبرو ہر جوق کے اثنائے راہ مین قدم قدم پر اظہار فرش کرتے جاتے تھے
اور حسینان ماہ سیما اور پری وشان گلگون قبا کا ناچ ہوتا جاتا تھا اور آدمی حلقہ باندھکر کھڑے ہو جاتے اور نظارہ کرتے
تھے اور پہر کچھ مسافت طے کیجاتی تھی اور ناچ ہوتا تھا خلوت مبارک تک اسی طرح ناچ ہوتا رہا واقعی عجب طرح کا
لطف تھا راقم بھی رئیس الملک سلیمان جاہ کے روبرو بیٹھا تھا صاحب موصوف نے بھی ملاحظہ فرمایا اور اس
قرینہ کو بہت پسند کیا اور جناب امیر کبیر بہادر محتشم الیہم مع صاحبزادگان ذوی الاقتدار کے گھوڑون پر سوار
تھے اول معظم الدولہ محمد بدرالدین خان بہادر دوم عمدۃ الدولہ محمد رفیع الدینخان بہادر اور بعدہ نواب محتشم
الیہم نوشاہ کے عقب مین سواری پر تشریف فرما تھے من بعد جب ماہ مختار مین تقریب شادی کی منعقد
ہوئی تو حضور پرنور اور سراج الملک اور مہاراجہ چندولال کے یہان علیحدہ علیحدہ نوشاہ کی ضیافتین ہوئین
اور بدستور توڑے اور جوڑے تقسیم کیے گئے اور رنگ اور ناچ اور روشنی کا تجمل جیسا کہ ابھی مذکور ہوا مہیا
کیا گیا تھا اور چوتھی کے روز چھوٹے صاحبزادے مغفرت منزل جم بارگاہ سکندر جاہ بہادر کے یعنی منظفر الدولہ
میر فتحعلیخان بہادر واسطے طلب خواہر کے حسب دستور حسب الارشاد رونق افزای مہمان سرای نوشہ
ہوئے امیر کبیر بہادر نے جملہ شرائط میزبانی بجا لاکر کمال تعظیم و تکریم سے انکو رخصت کیا۔ چالے کی پہلی
تقریب میر منور علیخان بہادر مغفرت منزل کے پانچوین صاحبزادے نے اپنے گھر مقرر کی اور عروس و ندسہ
کو بلا کر جواہر و پوشاک و طعام و رقص و آتشبازی وغیرہ مہمانداری کے لوازمات سودی فرمائے ۱۲۵۶ھ
مین تقریب نوروز کے دن صاحبزادۂ کلان کامگار کو افضل الدولہ اور چھوٹے صاحب کو روشن الدولہ
خطاب عنایت کیا اور برادران کو صمصام الملک اور سیف الملک میر تفضل علیخان بہادر منور الملک

ذوالفقار الملک قوۃ الملک نظم الملک اور شمیم الامرا بہادر امیر کبیر کے فرزندون کو عمدۃ الملک محتشم الملک منتظم الملک اقتدار الملک اور سراج الدولہ کو سراج الملک اور علام حیدر خان کو عمدۃ الدولہ کے خطاب سے مخاطب فرمایا اور اسی ضمن مین مہاراجہ چندولال بہادر کی استدعا سے ہر جاگیردار اور تعلقدار اور جمعدار اور اکثر عربون اور پٹھانون اور متصدیون کو خطابات خانی جنگی۔ اور راجگی سے سرفراز فرمایا۔ پندرہ ربیع الاول ۱۲۷۵ ہجری مین اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کے گھر مین صاحبزادی جہان آرا بیگم سکندر جاہ کے بطن سے محمد محی الدین خان بہادر عرف شبلی صاحب متولد ہوئے نواب ممدوح صاحب موصوف کے مکان پر تشریف فرما ہوئے اور اپنی ہمشیرہ زادہ کو معائنہ کیا اور ایک حمائل کلام شریف جیب سے نکالکر سر اور پیشانی پر لگاکر فرمایا کہ موجب برکت کا ہے اور نذرین لین اور جواہر بیش بہا عطا کئے۔ اس زمانہ مین بلدہ مین کی آب وہوا بہت غلیظ ہوگئی تھی اس سبب سے اکثر لوگ ہیضہ کی بیماری مین مبتلا ہوگئے اور شہر جمادی الاول مین استفراغ اور اسہال سے آدمی فوت ہونے لگے اور فرقہ اہل ہنود کے ادنی آدمیون نے مندرون مین جاکر کوچہ و بازار سے دف بجاتے ہوئے ماتا ونکی پوجا اختیار کی۔ ایک دن مسلمانون نے جرأت کرکر سامان پرستش کا لوٹ لیا اور نیز اُس محلہ مین بھی جہان کہ راقم سکونت پذیر ہے چند مسلمانون نے بسرکردگی شیر علی کے کہ جینے صرف ونحو صاحب موصوف سے ہی پڑہا ہے ایک مندر پر حملہ کرکے اُس کو توڑ ڈالا اور اس جگہہ کھڑے ہوکر اذان کہی ہندؤن نے چاہا کہ اسکا عوض لین مہاراجہ چندولال نے اسلام کا پاس کیا اور انکو ہدایت دی الحمد للہ کہ اوس روز سے یہ رسم بد موقوف ہوگئی۔

۱۲۵۸ ہجری مین مہاراجہ چندولال نے سلیمان جاہ کی تنخواہ کے عوض مین کاری مونگی کا تعلقہ دیدیا غرہ صفر ۱۲۵۹ ہجری مین ایک دُم دار ستارہ جانب جنوب و مغرب طلوع ہوا اسکا راس قریب افق کے

اور اذنب قریب نصف النہار بلدہ کے مُڑی ہوئی تہی کچہہ کم ایک مہینہ کے عرصہ تک طلوع رہا دو شبانہ روز علی الاتصال پانی برستا رہا اور سنہ الیہ مین دلاور بادشاہ دلاور جنگ غفران مآب کے پسر کی شادی ساتہہ اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کی دختر کے انجام پائی رسومات سانچق و منہدی و شب گشت وغیرہ بہت رسم و آئین کے ساتہہ ادا کیگئین ۔ اسی سال مین طلب زر تنخواہ افواج و اقربا و شاگرد پیشہ کے وقت حضور چندولال سے کشیدہ خاطر ہوئے چونکہ اسی حیلہ سے قریب بدفعات اسّی لاکہہ روپیہ کے راجہ موصوف حاصل کر چکے تہے حضور نے رزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر کو یاد کیا اور وہ فوراً حاضر ہوئے اور خلوت مین حضرت کی بالاستقلال گدی نشینی کی خبر سے آگاہی دی جبکہ کئی ملاقاتین پی درپی اسی طرح پر ہوئین اور خود بدولت نے اپنے آپ کو مختار واقعی خیال کیا دس شعبان المعظم کو راجہ صاحب موصوف پیشکاری کی خدمت سے معزول کیے گئے اور تیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات اور خیرات کے نقد پیشکار صاحب کی تنخواہ مقرر کردی اور راجہ رام بخش بہادر کو جو راجہ معزول شدہ کے بہتیجے تہے پیشکاری کی خدمت پر مقرر فرمایا اور سراج الملک بہادر کو رزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر کا وکیل مقرر فرمایا راجہ رام بخش نے وہی طریقہ راجہ چندولال کا جاری رکہا اور راجہ چندولال نے اس زمانہ معزولیت مین بہت سے لوگون سے روپے وصول کیے اور اقسام اقسام کے کاغذات پر دستخط کر دیے اور کل زر نقد صرف پیشکاری کی خدمت کی بحالی کیلئے صرف کر دیا حضور نے قربان علیخان پسر طالب الدولہ مغل علیخان کو مقرر فرمایا کہ جو کچہہ اسباب راجہ چندولال کا ہے اُسکو ضبط سرکار کر لین اور اس روز سے دس ہزار روپیہ ماہانہ راجہ صاحب کی تنخواہ مقرر کیگئی ۔ دس محرم سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین نامدار خان بہادر ناظم ایلچپور نے قضا کی محمد ابراہیم خان بہادر انکا برادر زادہ انکے عہدہ پر مامور ہوا ۔ راجہ رام بخش بہادر نے واسطے تشریف استقلال کیلئے

اور استقلال کی بادشاہ بیگم کے رقعات سے ظاہر ہے
نواب کی والدۂ ماجدہ کا نام وزیرالنسا بیگم
صاحبہ ہے صبیۂ شیخ محمد اسعد خان بہادر مرحوم
شجرۂ آصفیہ میں لکھا ہے کہ محمد سعداللہ خان بہادر وزیر
عہد شاہجہان بادشاہ کے تین فرزند تہے ولیسر اول
محمد خیراللہ خان بہادر دوم محمد متوصل خان بہادر
تا کتخدا ایک دختر وزیرالنسا بیگم صاحبہ موصوفہ منسوبہ
غازی الدینخان بہادر فیروز جنگ والدۂ نواب
آصفجاہ بہادر ۔

خان مغر سے چودہ لاکھہ روپیہ طلب کیا خان نے صرف دس لاکھہ روپیہ ارسال کیا اسمین سے تین لاکھہ روپیہ اخراجات دیوانی مین لکھے گئے اور باقی اہلکارون نے خورد و برد کیا اور خلعت استقلال کا روانہ ہوا۔

عید الفطر کی تقریب مین حضور نے شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو دربار مین روبرو ٹہلا کر اکثر ارکین دولت تعلقدار اور منصبدارونکی نذرین لین۔ سنہ الیہ مین ایکروز اکرام الدولہ بہادر کے دروازہ پر بسبب قرضہ زرنقد وغیرہ کے عربون کا ہجوم تھا نہین معلوم کہ کیونکر اور کس لئے انمین سے ایک جوان نے اندر داخل ہو کر انکو انہین اور انکے فرزند کو ضرب جنبیہ و شمشیر سے درجہ ہلاکت کو پہنچایا من بعد قاتل گرفتار ہوا اور حسب الارشاد بندگان عالی ارباب سیاست نے اسکی گردن مارکر اوسکی لاش کو کورک اہلی کے درخت سے لٹکا دیا۔ ماہ ذیحجہ سنہ الیہ مین ایک آواز غیب سے ہوئی کہ مشابہ رعد سے تھی مگر رعد نہین تھی اسکو زمین سے علاقہ تھا کسی معدن نے اپنی جگہہ سے حرکت کی تھی یا کوئی دوسرا سبب تھا کسی عقلمند پر منکشف نہین ہوا اور بیسوین رجب سنہ ۱۲۶۱ھ کو نواب رسم تسمیہ خوانی مین محمد محی الدینخان خلف اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر فرزند صغیر شمس الامرا بہادر کے رونق افزا ہو کر خود بسم اللہ پڑھائی اور ان ہمشیرزادہ کی قرأت طفلانہ سے بہت خوش ہوئے۔

راقم نے قصیدہ تہنیت اجنابمین امیر مغر کے گذرانا اور مورد تحسین و آفرین ہوا

قصیدہ

ہوا جو نشۂ صہبای خواب سے بیدار	نگار عیش سے میری ہوئی نگہ دوچار
ہر اک طرف سے صدا آئی شادمانی کی	خوشی کے نشہ سے ہی مست ہر در و دیوار
ردای نور سے ہے دوش صبح زینت دار	سجی ہے سر پہ زر اندود مہر نے دستار
ہر ایک قصر ہوا ہے سرور کا محشم	رکھا ملال نے ہی شش جہت سے رو بہ فرار

اور وہ خواجہ امیر سید کلال کے اور وہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کے اور وہ خواجہ عبید اللہ احراری کے اور وہ خواجہ یعقوب چرخی
محمد بابا سماسی کے اور وہ خواجہ علی رامتنی کے اور وہ خواجہ محمود الخیر فغنوی کے اور وہ خواجہ عارف ریوگری کے اور وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور وہ خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے اور وہ خواجہ علی فارمدی کے اور وہ خواجہ ابو علی بغدادی کے اور وہ خواجہ علی بصری اور وہ خواجہ ابو القاسم گرگانی کے اور وہ خواجہ ابو الحسن خرقانی کے اور وہ خواجہ بایزید بسطامی کے اور وہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اور وہ حضرت خواجہ قاسم کے اور وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کے اور وہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے اور وہ حضرت رسول الثقلین ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

گلون کے باز ہوئے لب ہین فسیحا خندہ وسی — ہے صرف نغمہ ہر ایک عندلیب کی منقار

بجا رہے ہین درختونکی تالیان پتّے — ہے محوِ خندۂ دندان نما ہر ایک انار

اُچھل اُچھل کے دکھاتے ہین جسن فوّارے — کنار جو ہین کھڑے تھنکے سرو کے اشجار

یہ حکم بادِ صبا ہے فضای گلشن مین — رہے نہ گل کی جدائی سے کوئی بلبل خوار

بھرا ہے کثرتِ خوانِ طعام عالم مین — ہر ایک گھر نظر آتا ہے قطعۂ گلزار

ہوئی ہے آئینہ بندی ہر ایک کوچہ مین — متاع حسن سے لبریز ہے ہر اک بازار

ہر ایک برہمن کنج دیر و شیخ حرم — کیا ہے زیب سر و دوش خلعتِ گلنار

یہ حال دیکھکے مین دل سی یون لگا کہنے — مجھے بھی اس سے کر آگاہ ای خجستہ شعار

یہ کیا سبب ہے جو ہے مہبطِ سرور زمین — ہوا ہے منطقۂ چرخ ساز عیش کا تار

کہا تب اسنے کہ نواب اقتدالملک — سحاب لطف امیر کبیر کا دلدار

کیا ہے جشن کا سامان دیا ہے حکمِ نشاط — خبر تجھے نہین یہ ہے مقام حیرت بار

ہوا ہے تسمیہ خوان وہ جو ہے گل خوبی — نواسہ شاہ دکن کا اور اوسکا برخوردار

عزیز جان جو ہیان کا شہ ادام اللہ — سرورِ قلب اناث و ذکور شہر و دیار

حیا و ذہن و سخاوت مروت و جرأت — عیان تمام سعادت کے جبہ سے آثار

ہزار شکر دکھایا ہے اسکو خالق نے — وہ دن کہ جسکی تمنا مین تھے صغار و کبار

ہوئے ہین بازیے بذل درخزینونکے — رہا ہے اب نہ زر و سیم کا وہ عز و وقار

نہین ہے فرق میان توانگر و مفلس — ہوئی ہر ایک کی حاجت وہان سے آج برآر

انشاپردازی میں عمدہ لیاقت رکھتے تھے انکے
انتقال کے بعد انکے بیٹے غازی الدین خان ثالث
عماد الملک ہوئے جنکا اصلی نام میر شہاب الدین خان
تھا اور وہ فرزند زادہ قمر الدین خان تھے بواسطہ وزیر
الممالک صفدر جنگ کے احمد شاہ بادشاہ کی
پیشگاہ سے امیر الامرائی کی خلعت حاصل کی
چندے وہان رہے پھر انگریزون کی پناہ مین
بندر سورت کے اندر اقامت کی۔ انکی اولاد
مین سے ایک خواجہ عزیز الدین خان نام بعہد
آصفجاہ ثانی نظام علیخان سنہ ۱۲۰۶ ہجری مین گردش زمانہ سے جب حیدرآباد
مین وارد ہوے اور نواب مستطاب کی خدمت
سے سرفراز ہوے تو اون حضرت سے منصب
چار ہزاری اور علم اور نقارہ اور پالکی جھالردار
عمید الدولہ مشہور جنگ کے خطاب سے ممتاز کیا
باقی کا احوال خدا تعالی کو معلوم ہے صاحب کتاب
نے لکھا ہے کہ اونمین سے کسی نے ترقی حاصل
نہین کی۔ سوم آصف الدولہ صلابت جنگ میر محمد خان
بہادر ہوکر والی دکن مین نام جنگ شہید کے بعد

بیان صلابت جنگ

قمر کے گرد ستارے ہین یہ ہوا ہے یقین ہوا ہے صحن مین جسوقت گرم سوز انار
ہوئی ہے چین ضیا ماہتاب کی ہر سو ہوا حصار محل کا ہے مطلع انوار
کرون مین ذکر ہوائی کے کیا شرارے کا نگاہ برق چکا چوند مین ہی دیکھے یار
ہر ایک شاخ پہ گل ریز کے ہے وہ عالم ہے سوخت آتش حسرت سے جسکے شاخسار
نہال باغ ارم سے ہے درخت آرایش کنول سے ہے ساغر صہبای عیش پی تکرار
کیا ہے صرف چراغ چرخ نے شفق سے طبق ہر ایک رنگ کا شیشہ ہے آبروی بہار
نمونہ دل اہل صفا ہے ہر فانوس ہر ایک شمع کا شعلہ ہے رشک چشم نگار
گرا ہے مہر کا ہر ایک بجای خود قندیل لکیر کہکشان کی ہے قمقمونکی قطار
ہر ایک نخل چراغان ہے خوشہ پروین رکھی ہے چرخ ثوابت کی مثل قصر بہار
فروغ بخش سریر نشاط ہے دولہ کرے ہے پھول زر و سیم کے نسیم نثار
گذاری نذر قمر نے ہے ہنتین کر کر جو ایک عمر سے تھی لوح نقرہ کی یکبار
کیا ہے مہر نے صرف گل نثار تمام رکھا تھا کرکے جو ایک طلای دست افشار
ہر اک مغنی پرفن ہے مست بادہ شوق ہے محو رقص ہر اک لولی صبا رفتار
ہر ایک بزم مین آتا نظر ہے بادلہ پوش ہوا ہے پنبۂ خورشید صرف بود و تار
وفور عطر و گل و برگ و پان ہے محفل مین ہوا دماغ ہر اک کا ہے طبلۂ عطار
سنا جو دل سے یہ میں نے تو یون لگا کہنے مراد ہی تو ہے آقا میرا ہے وہ سردار
مجھے بھی آج ہے لازم کہ روبرو اوسکے کرون مین جا کے دعائیہ عرض چند اشعار

ریاست آپکی طرف رجوع ہوئی ہے اونکی تمام
کیفیت بعد ذکر نواب شہید کے معرض بیان مین
آچکی۔ چہارم میر نظام علیخان بہادر نظام الملک
آصفجاہ ثانی اونکا تذکرہ وصفک برادر بزرگ
صلابت جنگ کے مدار المہام رہے پھر بعد اونکے
اونکے مستقل ہوے اور ریاست کی بنیاد
کو کما ہو حقہ مستحکم کیا۔ جب وقت موعود آگیا
نیکنامی کے ساتھ اس جہان سے رحلت کی
ریاست ہی مین چنانچہ انکے عہد کے سوانحات
مفصل بیان کیے جاینگے۔ پنجم بسالت جنگ
بہادر برادران بزرگوار کی اطاعت مین رہے
سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین بعد آصفجاہ ثانی سوچ
اودہونی مین جہان اونکی جاگیر تھی انتقال کیا
اور وہین مدفون ہوے۔ انکی اولاد مین حضرت
تھی جنمین سے سات بیٹے تھے از اسباب جنگ
بہنصر اللہ خان بہادر میر فتح خان بہادر نہر جنگ
سہم جنگ عزت آیت جنگ میر قدرت اسد خان
بہادر دارا جاہ صلابت جنگ میر جانیخان بہادر
انکے ایک فرزند تھے میر غلام حسین میر حیدر الملک
خان بہادر اور پانچ دختر اول ولائتی بیگم

[illegible]

یقین ہے ناخن بذل و نوال سے اسکے	رہیگا اب نہ کوئی بستہ میرا عقدۂ کار

مطلع دوم

طلوع مہر ہے یا موجب وجود نہار	کہیں زمین کے سایہ کو جب تلک شب تار
پھرے ہے ابلق ایام جب تلک کا وہ	چلے قدم ہے زمانہ کا جب تلک رہوار
کرے حلول ہیولہ میں جب تلک صورت	قیاس جوہر فعال تا ہو دست بکار
نمو و قوت ذبول اپنا پائیں تا مصداق	میان دو حرکت تا سکون کو ہو قرار
میان علت و معلول ربط ہے جب تک	بنائیں عرض و جواہر سے پاس تا اظہار
مہندسوں کو ہو شکل عروس سے تا نفع	عدد کو ذہن میں جب تک ہو فکر حد شمار
کرہ کی شکل پہ اجزای آب ہوں جبتک	زمین کے گرد ہوا جب تلک رہے طیار
ہر ایک ثابتہ جس وقت تک رہے قایم	مدار رسم کرے جب تلک ہر ایک سیار
کہیں قمر کو ملازم زمین کا جب تک	عقب سے مہر کے جبتک کرے نہ مہرہ گذار
رہے ہے مال کو دنیا میں جبتک گردش	صف خزاں پہ مظفر ہو تا سپاہ بہار
رہے وہ سایۂ جد و پدر میں نت خرّم	ہو روز عید و شب جشن اسکو لیل و نہار
مخالفوں سے مخالف زمانہ ہو اسکے	موافقوں سے موافق ہو گردش دوار
عدو کا نخل تمنا سدا رہے بے برگ	نہال آرزوی دوستاں لے آوے بار
شگفتہ اسکے چمن میں رہے گل اقبال	ہو زیب وہ سر بدخواہ غنچۂ ادبار
ہو اسکے زیر نگیں ہفت کشور عالم	مطیع حکم رہے اسکے چرخ کجرفتار

[illegible]

برنگ شمع مخالف کو اس گلستان مین	وہ آئی سر سے نکل پانؤن مین چبھے جو خار
سیکے محمد مرسل دوم محی الدین ئر	رہے پناہ مین انکے یہ ایزد غفار
یہی دو رکن ہین اسم شریف کے اسکے	علی الدوام انھین سے اسی رہی سروکار
دعا ایک اور مین کرتا ہون باریاب جو ہین	حضور قلب سے آمین کہین پکار پکار
خدا کرے کہ وہ شادی کا اب بنے دولہ	عروس اسکو نظر آئے ہو کے زیب کنار
اور اسکے بچون کا ہو رسم تسمیہ خوانی	طفیل احمد مختار و حیدر کرار
اسی طرح سے ہر اک دیکو تہنیت کی نذر	اسی طرح سے پڑہے ہیجر آن کر اشعار

۲ - رمضان سنہ الیہ مین منظم الملک محمد بدر الدینخان بہادر واسطے حج و زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا کے بلدہ سے روانہ ہوئے ۱۵ - ذیقعدہ سنہ روان مین بشیر الملک محمد سلطان الدینخان بہادر عین شباب مین گلشن بقا کو سدہارے - محلہ دہنپت راؤ عرف قاضی پورہ مین ایک مندر تہا اور اہل اسلام نے اسکو مولوی شیر علی کی سرکردگی سے توڑ دیا تہا اور تمنا تہی کہ اس جگہہ پر مسجد بنا ہو مولوی صاحب موصوف کی استدعا سے اسی سنہ مین عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر نے چار ہزار روپیہ دیکر مسجد پختہ سنگ مرمر کی بنا کرائی نام اسکا **قوت اسلام** ہے اور مادہ تاریخ اسکا **خانہ خدا**۔

ماہ جمادی الاول ۱۲۶۲ ہجری مین شدت سے ہیضہ کی قیامت کا تماشہ معلوم ہوا حتی کہ ارباب سخن نے اس باب مین انشا پردازیان کین اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَآءِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

اس عرصہ مین سراج الملک بہادر نے رزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب بہادر سے ایسی موافقت پہنچائی کہ صاحب بہادر نے معز الیہ کیلئے عہدہ دیوانی حاصل کرنیکے لئے گورنر جنرل صاحب بہادر سے سفارش

فرمائی گورنر جنرل صاحب بہادر نے حسب الایما صاحب رزیڈنٹ بہادر حضور کو لکھا کہ آپ فقط پیشکار ہی سے کام لیتے ہین دیوان کا ہونا مناسب ہے کوئی شخص اس خدمت پر مامور کیا جائے حضور نے اسکے مطالعہ سے مطلب سمجھ لیا اور رزیڈنٹ صاحب بہادر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ راجہ چندو لال بھی فقط پیشکار ہی تھے اور دونون خدمتین دیوانی اور پیشکاری کی بجا لاتے تھے راجہ رام بخش بھی بدستور دونون خدمتون کو انجام دیتے ہاین پھر رزیڈنٹ بہادر نے نواب سراج الملک بہادر کی بہت تعریف گورنر جنرل کو لکھی اور پکر سفارش معز الیہم کی چاہی اور اس طرح کی درخواست کی کہ حضور ضرور معز الیہم کو مامور فرمانیکی کوشش کرین صاحب گورنر جنرل بہادر نے جوابدیا کہ سابق سے ہمارا رواج ایسا نہین ہے کہ نواب نظام کے خانگی معاملات مین کسی قسم کی مداخلت کرین اور صاف طور پر ایسا لکھین کہ آپ فلان شخص کو دیوان مقرر کرد و لیکن صاحب رزیڈنٹ کی خاطر سے مکرر نامہ لکھا کہ راجہ رام بخش سے انصرام مہام خدمات دیوانی و پیشکاری کا نہین ہو سکتا ہے اور تنظیم و تنسیق ریاست کی ایک اہم معاملہ ہے اسلئے آپ کسی شخص کو جو خاندانی امیر ہو مدار المہامی کیلئے تجویز فرمائے ... باتون سے سراج الملک کی طرف کنایہ تھا اور اسی طرح کے چند شرائط کہ فقط انہین مین پائی جائین تحریر کیگئی تھین اور یہ قید لگادی کہ ایک ہفتہ مین یہ تقرر کردیا جائے رزیڈنٹ صاحب بہادر نے سراج الملک کیلئے درخواست کی اور خود بدولت نے امیر کبیر شمس الامرا بہادر کی سفارش کی کہ خاندانی امیر کئی پشت سے سرکار مابدولت کے ہاین اور باوصف اسکے ہمسے قرابت بھی رکھتے ہین ہمارے پھوپھا ہوتے ہاین ہم انکو دیوان مقرر کرنا چاہتے ہین جنرل فریزر صاحب چپ ہو رہے اور پھر غور کرنیکے بعد یہ عذر پیش کیا کہ واقعی امیر کبیر بہادر ایسے ہی ہاین جیسا کہ آپ انکی تعریف فرماتے ہاین لیکن ہمارے اور انکے باہمی تعارف نہین ہے سراج الملک بہادر کے خاندان مین کئی پشت سے یہ خدمت

دوسری قسم [illegible]

[illegible]

چلی آتی ہے اور ہمکو اُنسے اور انکو ہمسے کام پڑتا رہا ہے ہم اُنسے واقف ہین حضور نے فرمایا تعارف تو صرف دو چار ہی ملاقاتون سے ہو سکتا ہے صاحب رزیڈنٹ نے جوابدیا کہ درست ہے لیکن اس کام کیلئے ایک عرصہ کی ضرورت ہے اور وہان صرف ایک ہفتہ کی اجازت دیگئی ہے۔ بعد حضور کمال بیدلی سے بپاس خاطر صاحب گورنر جنرل بہادر و صاحب رزیڈنٹ بہادر راضی ہوئے اور معز الیہم کو مدار المہام فرمایا چونکہ ہر امر خاوندی کی عنایت پر موقوف ہے نہ سعی و سفارش پر۔ ایام کارپردازی مین جو کام کہ معز الیہم نے کیا پسند خاطر ہمایون نہ ہوا۔ ذکر کرتے ہین کہ ۶ ذیقعدہ سنہ الیہ کو خلعت شش پارچہ معمولی کشتی مین رکھکر بھیجا کہتے ہین کہ اسوقت عمر معز الیہم کی چالیس برس چار ماہ اور ایکدن کی تھی اور وہ اپنے چھتہ کے مکان مین تشریف فرما تھے بمجرد وصول ہونے کشتی کے تعظیم کیلئے سر و قد اُٹھ کھڑے ہوئے اور کشتی اپنے ہاتھ سے لی اور سر کو لگا کر روبرو رکھا اور شاگرد پیشہ منصبدار خان مان وغیرہ کو جو ہمراہ آئے تھے فراخور ہر ایک کے انعام دیکر روانہ کیا ۱۰ ماہ سنہ کی صبح کو تشریف عنایت شدہ زیب بدن کر کر حاضر بیت السلطنت ہوئے چونکہ رزیڈنٹ صاحب اس امر کے بانی تھے اور بدستور ہنوز جلوہ افروز نہ تھا بانتظار دیوان عام مین توقف کیا تھوڑی دیر مین صاحب موصوف مع چند اصحاب کلاہ پوش کے تشریف لائے حضور نے برآمد ہو کر اول بڑے صاحب سے ملاقات کی بعدہ سراج الملک بہادر کو یاد فرمایا چنانچہ معز الیہم نے اول نذر عطای خلعت کی پیش کی بعد منصب دیوانی سے سرفراز ہو کر نذر گذرانی بعد برخواست دربار اپنے دولتخانہ کو تشریف لائے اور چار بالش وزارت پر جلوس کیا چونکہ ارباب امارت و ارکان دولت ہمراہ رکاب تھے سبھون نے تہنیت کی نذرین گذرانی راجہ رام بخش بہادر بھی آئے اور نذر دی جناب معز الیہم بقدر مرتبہ ہر ایک سے باخلاق پیش آئے اور راجہ رام بخش سے واسطے تالیف قلوب کے ہم کلام ہوئے۔ کسی نے تاریخ

کہی ہے کہ سراج الملک عدالت وزیر آصفجاہ (۱۲۶۲ھ) دوسری صبح کو راجہ صاحب موصوف نے وزارت
مآب کے دربار مین جانیکے لئے حضور پرنور سے اجازت چاہی حضور نے فرمایا کیا ضرورت ہے جب ہم اجازت دین
تب جانا اس عذر سے تو راجہ صاحب خانہ نشین ہوئے اور اہلکار بہادر مغز کی جانب رجوع ہوئے اور ماہ
سنہ روانمین منظم الملک محمد بدر الدینخان بہادر حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوکر معاودت فرما ہوئے
شمس الامرا امیر کبیر بہادر مع عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رفیع الدینخان بہادر بلدہ سے
آصف نگر تشریف فرما ہوئے اور باغ مین ملاقات فرمائی وقت ملاقات صاحبزادہ کو بسبب جوش الفت
سینہ بے کینہ سے لگایا اور اپنے ساتھ عماری مین ٹھہلاکر شادان و فرحان روپے تقسیم کرتے ہوئے دولتسرا
مین داخل ہوئے۔ بمجرد دیوان ہونے آنجناب کے بلدہ مین اشتہار اخراج عرب کا عام و خاص لوگونمین مشتہر ہوا
حسب الارشاد وزارت مآب کے ڈنکے اور نقارے جو ان لوگون کے ساکنان بلد پر تھے فوراً اٹھا دیے گئے اور
انکی داد وستد کا بازار بند ہوگیا محمد ابراہیم خان صوبہ دار ایلچپور بسبب عدم ابلاغ زر نذرانہ حسب دلخواہ کارپردازان
سرکار اپنے منصب پر مستقل نہین ہوا تھا جناب مغفرالیہم نے تہاسی خان جمعدار کو مع سواران حضرت خاص
اور مغل اور جوانان عرب روہیلے وغیرہ سات سو کی جمعیت سے مع چند ضرب توپ واسطے اخذ قلعہ ایلچپور کے
روانہ کیے۔ ابراہیم خان نے انکو دخل نہین دیا اور ۱۲۶۳ھ ہجری مین لین والون نے تنخواہ طلب کرنیکے
لئے فساد کیا جناب مغفرالیہم نے واسطے رعب کے جمعیت انگریزی کو بلوا کر میر عالم بہادر کی بارہ دری مین
مقیم کیا اور ان لوگونکی تنخواہ تقسیم کرکر انکو برطرف کیا جبکہ فساد فرو ہوگیا ان کی جمعیت بھی بارہ دری سے
برخواست ہوگئی۔ یہ امر حضور پرنور کے بہت ناپسند خاطر ہوا چونکہ راجہ چندو لال نے ریاست کی آمدنی سے
اخراجات کو بڑھا رکھا تھا اسواسطے اخراجات کیلئے بارہ پلٹنین لین کی چھ ہزار جوان علی غول کے تخفیف کئے

یہ بات بہی حضور پرنور کو پسند نہین آئی - اسی زمانہ مین چورون کا غُل ہوا جناب معز الیہم نے طالب الدولہ جناب حسن علیخان بہادر کوتوال بلدہ کو حراست کے واسطے تین سو جوان عطا فرمائے بہادر موصوف نے انکو ناکون پر مقرر کیا اور ایسا حکم دیا کہ بعد دو پہر رات کے کوئی گہر سے باہر نہ نکلے اور ناکہ والون پر تاکید کی کہ جو شخص بعد وقت معینہ کے آجائے صبح تک ناکہ پر بٹہلایا جائے اور صبح کو بعد تحقیق اوسکی رہائی ہوگی مگر شمس الامرا امیر کبیر بہادر کے اہل دربار شب اور دوسرے اعزا کو مستثنیٰ کردیا بہت سے لوگونکو تکلیف ہوئی حضور پرنور نے دریافت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ آئین اور دستور العمل ہماری دار الریاست کا نہین ہے اور ایسا اکثر ہوتا ہے کہ لوگون کو اپنی ضرورتون کے سبب سے اکثر نکلنا پڑتا ہے خاصکر بیاہ شادی مین - یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر دولہ بہی شب کو نکلے تو وہ بہی صبح تک ناکہ پر رہے - جب معز الیہم کی مدار المہامی کو عرصہ دس ماہ کا ہو لیا صاحبزادون اور اقرباؤنکی تنخواہونمین تاخیر ہوئی خود حضور پرنور نے تاکید فرمائی اور یوماً فیوماً تقاضا بڑہتا گیا بلکہ آزردہ خاطر ہوکر ۲۲ - رمضان المبارک سنہ سنہ کو حضور پرنور بلدہ سے سرور نگر کو تشریف لائے اور مدار المہام بہادر کو کہلا بہیجا کہ آپ بلدہ مین مقیم رہو اور جب تک کہ تنخواہین تقسیم نہ ہولین ہم تمسے ملنا نہین چاہتے چنانچہ عید الفطر بہی وہین کی اور وزارت مآب کو واسطے نذر کے یاد نہ فرمایا جب حضور پرنور کو وہان رہتے ہوئے عرصہ گذر گیا اور ہنوز معاودت کی خبر مسموع نہ ہوئی - وزارت مآب نے بہی ہر چند کہ تنخواہ اقرباؤن کی تقسیم نہ کی تہی اپنے خیمے وغیرہ بہی روانہ کئے اور سوار ہوکر بڑے تجمل سے اپنی منزل پر جا اُترے - حضور پرنور انکے آنیسے قبل موضع انجاپور مین جلوہ گر ہوئے اور وہان سکونت اختیار کی جناب معز الیہم جب وہان ہمرکاب ہوئے پہر سرور نگر پر تشریف آوری ہوئی متعاقب سواری کے سراج الملک بہادر کی سواری بہی بدستور اپنی منزل پر آ اُتری شب کو خوب مینہ برسا صبح کے وقت خود بدولت (حضور پرنور) نے کہلا بہیجا

کہ آپ بلدہ تشریف لیجائیں بعد دو پہر دن کے وزارت مآب اپنے مکان کو واپس چلے آئے اور حضور نے عید الضحیٰ بہی وہین کی اور نذر کے واسطے بہادر معز الیہم کو یاد نہ کیا من بعد گیارہوین تاریخ ذیحجہ کی دبیرپورہ کے دروازہ سے پُرانی حویلی مین داخل ہوئے ۔ غرہ محرم الحرام ۱۲۶۴ سنہ ہجری مین انوار جنگ کے لڑکے نے مصلح ہوکر علانیہ تبرا کرنا شروع کیا محلہ کے امین نے ممانعت کی یہانتک کہ کوتوال کے پاس لیگیا اور کیفیت بیان کی کوتوال نے مذہب کا پاس کیا اور جوابدیا کہ عشرہ کے دس روز مین یہ لوگ کچہہ کہہ لیتے ہین تم کیون منع کرتے ہو ۔ من بعد سات تاریخ کو سواری کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو چند اشخاص جہالت کیش ناعاقبت اندیش مذہب شیعہ نے لعن صریح سر راہ اپنی زبان پر جاری کئے اتفاقاً دو طالب العلم مدرسہ کے اُس جگہہ حاضر تہے اونہون نے بموجب حدیث شریف کے جواب دیئے کہ وہ بزرگ قابل لعنت کے نہین ہین کفر لعنت تمہاری تمہاری طرف رجوع کریگی بمجرد اسکے کوتوالی کے جوانون نے انکو گرفتار کر کر طوق و زنجیر سے جکڑ دیا اسمین مخالف لوگ دلیر ہوگئے ۔ من بعد سترہوین شب کو امیرون اور مشایخون اور مساجد کے دروازون پر کسی شخص نے تبرا لکہکر لگا دیا جب صبح ہوئی تو ہر ایک جگہہ اسکا چرچا ہوا غرض وہ روز ہر طرح سے گذر گیا ۔ اٹھارہوین تاریخ روز سہ شنبہ کو کہ آجکے منجم شناسون کے تحویل مین آفتاب اول جدی مین تہا اور یہ روز قصر النہار تہا چار گھڑی دن چڑہتے پر مولوی ابراہیم نے مکہ مسجد مین اسلام کا جھنڈا الاکر بلند کیا مرشد نا مولانا حضرت سعد اللہ شاہ صاحب اور مولوی محمد حسین اور مولوی عبد الرحیم اور شاہ موسیٰ صاحب قادری قدس سرہ مع شریعت پناہ قاضی بلدہ مسمی سید دلاور علی جملہ علمای اہل السنن جمع ہوئے پس عام و خاص جوق جوق ہر ہر محلہ اور پورہ مین سے مسلح ہوکر مکہ مسجد مین آکر جمع ہوئے شمس الامرا امیر کبیر بہی اجماع کی خبر سنکر دس ساعت تین دقیقہ کے بعد خاصہ تناول فرماکر

مع عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر حاضر دولت سرای امام علیہ ہوئے ہر چہار طرفسے غوغا تہا اسمین بہت سے شیعہ نکل گئے اور بہت سے اپنے اپنے مکانونمین دروازے بند کر بیٹھے رہے بعد نماز پیشین بستی صاحب داروغہ مکہ مسجد کا پسر کہ مذہب شیعہ رکہتا تہا حاضر تہا اُسوقت مسجد مین حاضرین مین سے جس کسی نے جو کچہ اُسکو کہا اسنے جواب دیا اژدہام عام تہا حجت بڑہگئی اور آمادہٗ فساد ہوگئے کسی نے اُسکو تلوار سے مجروح کردیا اور بعد کو کسی نے زمین پر گراکر گلا کاٹ ڈالا اور سر کو مکہ مسجد کے دروازونمین پہینکدیا۔ عصر کے وقت مرزا عباس مرثیہ خوان کا ایک غلام اہل سنت و جماعت سے بحث کرکے اپنے گہر مین گہس گیا ساتہہ ہی اسکے کئی اشخاص دوڑے اور اندر داخل ہوگئے وہان چند نفر بیٹہے ہوئے تہے انہون نے تلوارین سوت کر انمین سے دو آدمیون کو زخمی کردیا وہ دونون اسی مجروحانہ حالت سے خون ٹپکتا ہوا مکہ مسجد کی جانب چلے پہر عام طور پر بلوہ ہوگیا مرزا مذکور کے گہر کو لوگون نے چار طرفسے گہیر لیا اور آگ لگادی بعضے دروازہ توڑکر اور بعضے دیوارین پہاند پہاند کر اندر آگئے تیرہ چودہ شخص جو مرزا کے مکانمین موجود تہے قتل کردیے گئے ایک شخص میر وارث علی نہر آب رواں کے ذریعہ سے صحیح و سالم نکل گیا اور ایک شخص مسمی وزیر خان تہا کہ اپنی قضا کے سبب سے اپنے ہی لوگون کے ہاتہہ سے دہوکہ مین مارا گیا بعد کو زنانے مکان پر یورش کی مرزا نے بہی سروہی پکڑکر دو چار کو مجروح کیا اور جب سروہی ٹوٹ گئی چہری سے لڑتا رہا آخر کار پہر رات گئے مرزا عباس قتل کیا گیا سب عورتین بہاگ گئین اسباب لُٹ گیا ایک نوجوان لڑکا زخمی ہوکر بچ رہا متصل اسکے میر رضا علی داروغہ توشک خانہ سرکار عالی کے مکان پر حملہ آور ہوئے آدمی تو وہانکے سب پہلے سے نکل گئے تہے لیکن اسباب رکہا ہوا تہا سب غارت ہوگیا۔ اونیسوین تاریخ تین اشخاص مرزا سعادت علی بیگ اور خواجہ غلام حیدر بہر دو برادر نسبتی اور

ایک سید متعلقین مین سے سلطان شاہی مین قریب دائرہ میر مومن صاحب ایک ہی مکان مین رہتے تھے مارگئی
اور آقا دولہ کو پکڑ لیا اور قریب غدر ہوجانیکے تھا کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے باریاب جناب ہوکر گذارش کی کہ مذہب
کا تعصہ ہے اور امن چاہیے بندگان عالی نے قاضی بلدہ اور جملہ علمای حنفی المذہب سے اولا زبانی مردھر شیخ جنید
اور نواز خان او ثانیا زبانی میر امام علیخان اور رای لکھن لال او دو منصبدار سرکار عالی اور چار شخص علاقہ امیر کبیر بہادر
فہمایش کی اور انکی موقوفی کا حکم دیا اونہون نے عرضی دی اور چار چیزون کی درخواست کی اول یہ کہ جن جن اشخاص
نے رفض تبرا کیا ہے قضاوت مین رجوع ہون تا کہ بموجب کتاب اقدس کے اونکو سزا دیجائے دوم کوتوالی بلدہ کی سپرد
اہل سنت کے ہو سوم اگر کوئی بار دیگر صحابہ کرام کو برا کہے اور بے ادبی کرے اور احیاناً اہل سنت وجماعت مین
سے کوئی اسکو مارڈالے تو سرکار قصاص نہ چاہے چہارم سوال جواب سنیون کے استصواب سے شمس الامرا
بہادر امیر کبیر کے ہوا کرین اور ہمیشہ کو محتشم الیہم ہمارے کفیل ہون۔ خود بدولت نے ارشاد فرمایا کہ حسن علیخان اہل جمعیت سے
ہین فوراً خدمت کوتوالی سے کیونکر علیحدہ ہونگے اسکے سوای کل کو وہ کہینگے کہ دیوان بھی شیعہ ہین انکو بھی موقوف
کرو شمس الامرا بہادر مع فرزندان کے حاضر تھے اسمین اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر نے ہاتھ باندھکر
عرض کیا پیر و مرشد ہر طرح سے خاوند و مالک ہین جسے چاہین اسی وقت موقوف ہوتا ہے ہمین حکم ہو ابھی موقوف
کرادیتے ہین بالفعل انکا معروضہ اگر قبول ہو تو چونکہ مقدمہ مذہبین کا ہے طول کھینچے گا منجر بفساد ہوگا آیندہ
جو مرضی مبارک ہو پھر بجا لا فرمایا۔ خود بدولت نے لفظ مناسب ہے، فرماکر عرضی شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے حوالے فرمائی
شمس الامرا بہادر نے اپنے یہانکے دو شخص فی مرتبہ شیخ محمد تقیم اور محمد صادق کو بھیجکر جمیع درخواستونکی تکمیل اپنے
ذمہ لی تب علمای دین راضی ہوئے اور سراج الملک بہادر نے بھی بغاواسطے رفع فساد کے ایک اقرار نامہ
اس قسم کا علمای دین کی خدمت مین بھیجا۔ جسکا ترجمہ ہندی مین یہ ہے +

اقرارنامہ سراج الملک بہادر کا علمای اہل سنت وجماعت کی خدمت مین

اشتہار عام دیا جاتا ہے کہ جو شخص علت جرم صحابہ رضی اللہ عنہم سے گرفتار ہوئے ہین اور من بعد اسکے گرفتار ہونگے فوراً سپرد دار القضا کیے جاوینگے اور اکیسوین تاریخ رمضان المبارک رنج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا روز عاشورہ علم بی بی صاحبہ کا اور ساتوین تاریخ محرم الحرام نخچہ حضرت عباس شہید رضی اللہ عنہم کا نکالنا موقوف کر دیا جاویگا اور اس بارہ مین اُن لوگون سے مچلکا لیا جاویگا اور احکامات جابجا چسپیدہ ہونگے کہ اگر آیندہ کسی سے ایسی حرکت ہوگی تو خون اُسکا ہدیہ ہوگا انتہے ؛

چنانچہ من بعد ایسا ہی عمل مین آیا پس شمس الامرا بہادر نے اسکا معروضہ کیا خود بدولت نے صاحب موصوف ہی سے ارشاد کیا پہر بہادر محتشم نے کوتوال کی پروانگی چاہی چونکہ محمد وزیر اسوقت حاضر در دولت تھے فرمایا کہ بالفعل انہین کو مامور کرو بمجرد اسکے شمس الامرا بہادر روبرو حضور سے اپنی نشست گاہ مین آئے اور محمد وزیر کو بلواکر منادی کا حکم دیا محمد وزیر نے نذر سرفرازی کی جناب امیر باتوقیر اور عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کو دیکر معدلت گستر خدیو جہان پناہ کے دیوان عام سے نکلے اور بلدہ مین چہار سو امن کی منادی دی چونکہ فضل آلہی شامل حال تہا دفع فساد ہوا تمام رافضی لوگون نے شیرینی پر اپنے اپنے گہر مین صحابہ کا ختم دلوایا اور اقرار حنفی مذہب کا کیا اور دم چاریار کا مارا اور ایک ایک جہنڈی سبز رنگ کی ایک ایک صحابہ کبار کے نام سے اپنے اپنے دروازون پر نصب کی مسجد مین سے علما برخواست ہوئے شمس الامرا امیر کبیر بہادر بہی پرانی حویلی سے اپنے دولتسرا کو معاودت فرما ہوئے من بعد جن لوگونکا اسباب لٹ گیا تہا جسقدر کہ ہمدست ہوا حسب الارشاد بندگان عالی اون لوگونکو مرحمت ہوا اوس روز سے محمد وزیر خدمت کوتوالی پر منصوب اور طالب الدولہ معزول کئے گئے اور

ماہ ربیع الاول سنہ الیہ ہذا مین محمد ابراہیم خان ناظم ایلچ پور نے قضا کی چونکہ لبید خان متوفی کے صلابت خان کی اولاد سے کوئی مرد نہ تہا زوجہ خان متوفی کی وارث ملک واملاک کی ہوئی اور تمشیت کل مہمات کی اپنے پدر والا قدر غلام حسنخان ابن محمد فتح جنگ خان کے اختیار مین دی پس طالب الدولہ سے حضور نے موضع ہٹن چرو کی گذاشت طلب کی اونہون نے تہانہ نہین دیا طرفین سے ہتہیار چلا کچہہ آدمی مارے گئے اس درمیان مین لارڈ گورنر صاحب کو خارجا ایسا معلوم ہوا کہ بندگان عالی مدار المہام سے راضی نہین کرنل لو صاحب بہادر کو کہ انکا ذکر دفتر سوم مین آویگا دریافت کیلئے روانہ کیا کرنل لو صاحب بہادر آئے اور حضور سے عند الملاقات فرمایا کہ سراج الملک کو ہمنے خوشی سے دیوان نہین کیا رزیڈنٹ جنرل فریزر صاحب نے بجد ہوکر یہ خدمت دلوائی ہے وہ اس خدمت کے قابل نہین ہین تم چندروز صبر کرو دیکہو جو اوضاع واطوار انکے ہین ظاہر ہونگے چنانچہ کرنل صاحب بہادر نے واسطے تحقیقات کے کوٹہی مین قیام کیا اور خود بدولت شہر شوال مین آصف نگر کو تفریحاً تشریف لیگئے بعد ایک ہفتہ کے وہانسے سرور نگر کو جلوہ ریز ہوئے پس کرنل لو صاحب بہادر کئی تا مقیم رہے اور حقیقت حال کامل طور پر معلوم کرکے حضور سے کہا کہ واقعی جیسا آپنے فرمایا تہا ہمنے ویسا ہی پایا اور روانہ ہوگئے۔ خاطر جمع رکہیے مین جاتے ہی لارڈ گورنر صاحب بہادر سے عرض کرتا ہون اور ایسا حکم لکہوا تا ہون کہ جناب انکو معزول فرمائین اور جسے چاہین منصوب فرمائین پس صاحب بہادر گئے اور مفصل احوال جو یہان کا تہا لارڈ گورنر صاحب بہادر سے بیان کیا اُنھون نے کہا اچہا ہم لکہتے ہین من بعد حضور رونق افزا موضع نگور کے تہے کہ ماہ ذیحجہ مین خط آیا اور تیرہوین تاریخ سنہ الیہ کی یعنی ١٢٦٣ھ مطابق ماہ مئی انگریزی ١٨٤٧ء گذار عطارد کا جرم آفتاب پر سے ہوا اور چودہوین تاریخ دربار عام مین دو عملہ ہوگیا امیر کبیر صاحب جاہ وتوقیر محتشم الیہم کو اندیشہ ہوا اخراج برخواستہ ہوگیا استی انتظام

مین راہ پائی پر بدستور کہنے سے اپنی منویون کے کہ مالدار ہین صاحب نقد وجنس اور آپ تو ایسی بڑی خدمت سے سرفراز فرمائیے ملک مین سرکار عالی خسارہ ہے انسے نذرانہ لین رفع خسارہ فرمانا مزاج وہاج مین یہ بات اقتدار الملک محمد رشید الدینخان کو یاد فرماوے تیس لاکہہ روپے طلب کئے اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر پر ایسا حکم صادر ہوا کہ ہمنے اپنا تمام ملک تمہارے حوالے کیا ہے ہمنے تمکو سب طرحکا اختیار دیا ہے ریاست مین نقصان ہے بالفعل اسقدر روپیہ داخل سرکار کرو آیندہ اگر چاہوگے تو بہت کچہہ وصول ہوجائیگا انہون نے جب یہ بات اپنے قبلہ گاہ سے عرض کی وہ فرمانے لگے کہ میان یون تو جان ومال ہمارا آبہی سرکار کا ہے لیکن جلدو مین تفویض خدمت کے جو حضرت طلب فرماتے ہین یہ کونسا طریقہ ہے روپے دینا اور کام لینا شیوہ راست بازون کا نہین ہے ہمنے جو اقبال اس مہنی کا کیا ہے فقط واسطے ادای فرمان ولی نعمت اور رفاہیت خلق اللہ کے کیا ہے نہ واسطے اپنے نفع وضرر کے اس سے ترک خدمت اولی ہے اور مکان سے آکر باریاب ہوکر خود بہی گذارش کی کہ تمکو از قدیم مثل اور بندگان سرکار کے ظاہر کچہہ اور باطن کچہہ نہین رکہتا ہے اور بسبب کبر سنی اور نقاہت مزاج کے متحمل اس سترگ کا ہو سکتا ہے حضرت نے اور کسی کو تجویز فرمانا اندیشہ ہے کہ ابتری زیادہ ہوجاوے اور ہوا خواہ بدنام حضرت بنے اس ن بہی بظاہر تشفی کی اور تختشم الیہم کو بحال رکہا لیکن باطن مین آزردہ اس راہ سے کہ ہمنے انکو کل ریاست کا اپنی مختار کردیا اور یہ تیس لاکہہ روپے ہمسے دریغ کرتے ہین۔ خیر معلوم ہوا اس عرصہ مین غرہ رجب کو بعد مغرب پانچ چہہ منٹ ایسی شدت سے ہوا چلی کہ بڑے بڑے درخت جڑ دن سے اکہڑ کر گر پڑے اور دو تین آدمی بلدہ مین صدمات سے انکے جان بحق تسلیم ہوئے اور کئی مکان ٹوٹ گئے بعد اسکے اور دو مہینے کچہ اور مرض کام طرف شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے رہا اسمین ایکدن اقتدار الملک محمد رشید الدینخان

دوسرا دفتر حکام دکن کے بیان مین

بہادر نے سر دربار روبرو اپنے والد بزرگوار کے جو جو باتین کہ حسن و قبح کی بیچ باب اصلاح ریاست کے تھین
حضور مین گذارش کردین بندگان عالی نے اصغا فرما کر اندک کشیدہ خاطر ہوئے اور اہلکارون نے جو قابو
پایا فرصت وقت غنیمت جانا ساہوان بلد کو کہ سابق سے آمادہ کر رکھا تھا طلب کر کے ایسا سکھلایا تھا
کہ تم روبرو حضور کے اتنا کہو کہ سات لاکہہ روپے سے کارپردازان سرکار کی ماہ بماہ کمک کیا کرینگے پھر ہم
سب بندوبست سلطنت کا کر لیتے ہاین اور تمہارے بہی جو جو مطالب ہاین اجرا کر دینگے پس ساہوان نے کو
نے باریاب ہو کر ایسا ہی معروضہ کیا اور ارباب عرض نے بینداز جمیع امورات مالی و ملکی کے ہوئے من بعد
مدت وزارت کو جملہ پانچ مہینے کئی روز ہوئے تہے کہ غرہ اول مین رمضان المبارک کے بہادر موصوف کو
بہی تکلیف سے ترددات کے معاف فرمایا اور ایسا کہلا بہیجا کہ ہمنے تمہارے معروضہ کو پذیرا نہین کیا۔ اُن
جناب نے بہی جو منتظر اس فرمان واجب الاذعان کے تہے جہٹ گذاشت لکھکر گذرانی اور سبکدوش و
بری الذمہ و بیفکر ہو کر ایوان امارت مین اپنے خانہ نشینی اختیار فرمائی اور طرف ہمواری نشیب و فراز
اپنے کارخانہ جات اور ترتیب سپاہ متعلقہ ذات کے بدستور سابق مشغول ہوئے اسمین اتنا ہوا کہ
پانچ لاکہہ روپے جو باتہ تنخواہ جمعیت رسالہ و پاگاہ کے اخراجات دیوانی مین فاضل صرف ہو گئے
تہے ناحق ان لوگون کا بہی ناہہ چڑہ گیا اور چونکہ وے عادی ماہ بماہ تقسیم لینے کے تہے اذیت اُٹھائی
پڑی اور باقی خیریت۔ پس لارڈ گورنر صاحب بہادر نے جو یہ ماجرا سُنا جنرل فریزر صاحب بہادر رزیڈنٹ
کو یہانکے لکھا کہ تم ہماری طرف سے ایک نامہ مودت شمامہ واسطے رفع ملال اور بدستور اعانت سرکار نظام
کے شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ارقام کرو اور یہ بہی اُسمین لکھدو کہ ہم بہبودی آن مشفق چاہتے ہاین اسواسطے
کہ وے قومی اور دانا ہی روزگار اور ہواخواہ دولت آصفیہ ہاین چنانچہ رزیڈنٹ صاحب بہادر حسب الایما

لارڈ صاحب کے نمیقہ دولت آگین تجویز کر کے حاضر دربار ہوئے اور ملاحظہ مین حضور کے لائے خود نے دیکھکر فرمایا اچھا بھجوا دو وقتیکہ ستمان اصحاب عیلا دنے مضمون اسکا چھاپ دیا ہے بسبب شہرت کے نقل اسکا لکہنے مین نہین آئی خیر جب بموجب اظہار بالا کے معاملہ طرفین سے امیر کبیر وزیر با تدبیر کے بھی رو گردان ہوا پھر خود بدولت نے راجہ رام بخش بہادر کو جو بعد عزل سبوق الذکر خوف سے وضخوا ہونکے گھر مین اپنے زنانہ لباس پہنے ہوئے میانہ کے سوار داخل خلوت مبارات ہو کر کوٹھی کے مکانمین بیچ پناہ خداوند نعمت کے بیٹھے ہوئے ساٹھہ لاکھہ روپیہ تدرانہ گذرانیدہ کرتے ہین اس اشتہار پر نامزد فرمائے اور رو برو بلوا کر توقع پہنکر سرفرازی کی عزت سے انکی حویلی کو روانہ کیے اور متعاقب اسکے پچیسوین تاریخ شہر شوال المکرم کی پنجشنبہ کے روز اور چودھوین تاریخ دربار عام مین رزیڈنٹ بہادر نے حاضر ہو کر خریطہ گورنر جنرل صاحب بہادر کا گذرانا لکہا تہا کہ ہمکو رزیڈنٹ صاحب بہادر کی تحریرات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سراج الملک سب طرح سے سرانجام مہام دیوانی کا دیسکتے ہین لیکن وجہ بہرتی درستگی خدمات کی یہ ہے کہ لوگ انکے طرفدار نہین ہین جو عرض انکی طرف سے ہوتی ہے برابر نہین ہوتی آپ اپنے خانگی مقدمات کے مختار ہین انہین معزول اور کو منصوب فرمایئن ہمکو اس سے کچھہ غرض نہین حضور نے مضمون نامہ کا سر دربار کشف فرمایا جنرل فریزر صاحب سے ایسا ارشاد کیا کہ خیر معلوم ہوا اب ہم اپنے امرای دولت سے کسی اور کو مقرر فرماتے ہین جنرل فریزر صاحب نے عرض کیا بہتر مگر اسمین گورنر صاحب ناخوش ہونگے خود بدولت نے فرمایا کہ جواب لکہدو ناخوش ہونگے تو اچھا غفران مآب کی جگہہ سراج الملک ہی قایم ہو ہم کلکتہ کا ارادہ کرینگے پس وہ چپکے ہو رہے اور خود بدولت نے اسوقت سراج الملک بہادر کو موقوف فرمایا اور دربار سے رخصت ہو کر کوٹھی کو چلے گئے اور سراج الملک بہادر اپنے خیمہ پر آنکر معزول افروز ہوئے صبح پندرہوین ماہ مذکور کو سراج الملک بہادر کو حکم ہوا کہ تم بلدہ کو جاؤ اور دیوانی کی جمعیت کو منادی ہوئی کہ

کوئی ہمراہ اور رکاب معز الیہم کے نہو سب لوگ جو تیار ہو کر چلے تھے تالاب کی مینڈ پر سے واپس آئے سراج الملک بہادر
تنہا اپنے لوگون کے ساتھہ داخل مکان ہوئے بعد چندے خود بھی بلدہ مین تشریف لائے اور ایام عشرہ کے اطمینان
سے گذرے پس غلام حیدر خان وغیرہ کے مشورہ سے یہ قرار پایا کہ سیف جنگ ابن امجد الملک محمد امجد خان کو
دیوان کرنا چاہیے کہ یہ بھی بموجب قول گورنر جنرل صاحب بہادر کے خاندانی امیر ہین غلام حیدر خان نے
عرض کی وہ بہت مناسب کام کے دیوان ہونگے سرانجام مہام کا ہم چار ہالیان دولت ملاحظہ کرینگے پس
نام سے بہادر موصوف کے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو خط لکھا ستر ہوین دن جواب آیا کہ اخبار سے ہمکو ظاہر ہوا ہے
کہ وہ خود اپنے خانگی مقدمات کی کارروائی پورے طور سے نہین کر سکتے یہ تو بڑا کام ریاست کا ہے اسکا نظم
ونسق انسے کیا ہوگا تب حضور ساطع النور نے اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کو یاد فرمایا اور ارشاد کیا
کہ ہم تمہارے والد کو دیوانی عنایت کرتے ہین تم انہین رضامند کرو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے کئی معروضے
پیش کیے خود بدولت نے سب قبول فرمائے اور ایسا کہا کہ ہم موافق غفران مآب اور مغفرت منزل کے
مثل ارسطو جاہ اور میر عالم کے خدمت لینگے پس طرفین کی ارتضا و استرضا سے ساتھہ کمال خوشی اور
خرمی کے خدمت مذکورہ بہادر موصوف کو عطا فرما کر ممتاز فرمایا جیسا کہ شرح وار معرض بیان مین آتا ہے
یعنے بندگان عالی نے فرط الطاف و جوش عنایت سے چوتھی تاریخ ربیع الثانی کی روز سہ شنبہ ۱۲۶۵ھ
مین بعد نماز مغرب کے خلعت شش پارچہ گران بہا مصحوب قدیم خانمان اور فرزند امیر الدولہ اور مرد سیہ محمد
چاند وغیرہ کو ابلاغ فرما کے روانہ کیے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے سپاس بقیاس جناب احدیت کا ادا کر کے
بقای دولت ولی نعمت افزا خواہی بندگان اور آسودگی خلایق اور سر رشتگی امور کی چاہی بطور بسر و چشم
اس خلعت فاخرہ کو قبول فرمایا اور فرد فرد حوصلہ ہر ایک کو پگڑی اور دوشالہ اور زر نقد وغیرہ عطا کیے اور عام

شاگرد پیشہ لوگون کو جو سرکار والا کے ساتھہ آئے تھے ایک ہزار روپیہ بطور انعام تقسیم فرمایا اور خلعت مذکور کو اپنے جسم کے موافق قطع کرا کے تیار ہونیکے لئے حکم دیا چنانچہ ہوشیار درزی اپنے کامونمین مصروف ہوئے اور حضار دربار نے مبارکبادی دی دوسرے روز صبح کو مع دونون صاحبزادون ذوی الاقتدار عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کوٹھی کی جانب روانہ ہوئے اور وہان سے چودہ انگریز مع رزیڈنٹ صاحب بہادر حاضر دربار حضور پرنور ہوئے بندگان عالی خوابگاہ مین برآمد ہوئے اور طلب فرمایا اور روبرو صاحبان انگریز کے فدوی کو خدمت دیوانی اور وکالت سے سرفراز فرمایا اور بسبب فرط الطاف کے اپنی طرف سے رسالہ و پاگاہ قدیم و علم و نقارے مع کل مناصب سابق و حال امارت وزارت کیلئے عطا فرمائے چنانچہ وزیر اعظم نے اسوقت چار نذرین ان چارون باتون کے عوض مین گذرانین پس جنرل فریزر صاحب کو رخصت کیا اور دربار برخواست ہوا اور اندر تشریف لاکر فرمایا کہ آج ہمکو اطمینان ہوا اور جناب وزیر اعظم آداب رخصت بجا لاکر باہر نکلے اور چونکہ منصبدار اور امیر واسطے تہنیت کے راستہ کے دونون طرف صف بستہ کھڑے ہوئے تھے آپ مع فرزندون کے سب کا سلام لیتے ہوئے کمانی دروازہ تک پیدل تشریف لائے اور وہانسے ہاتھی پر سوار ہوکر نوچھاور کرتے ہوئے بقول شخصے

فشاندند زر از کران تا کران ٭ تو گوئی ہوا گشت گوہر فشان ٭

متوجہ بیت الوزارت کے ہوئے میری دمورخ عمر اسوقت بیالیس سال کی تھی اور ہنوز چند وجوہات سے دربار بندگان عالی اور ترکیب مکانات خلوت مبارک کی نہ دیکھی تھی آج کے روز اتفاق جانیکا ہوا چونکہ عاصی ناطاقت بہت تھا اور خلقت زیادہ تھی بدشوار بیت الریاست کے صحن مین پہنچا اور لب حوض روبرو اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر کے واسطے ادائے تہنیت کے ہوا جو نہیں صاحب موصوف کی نظر پڑی سبب استفسار فرمایا کہ مجھکو حلقہ مین سے لینا کہ ادب سے

سے بچون بعد تشریف آوری وزارت مآب کے اہلکاران اہل دفاتر اور سررشتہ دار وغیرہ رجوع ہوئے اور تہنیت کی نذرین گذرانین ہوا خواہان دولت نے شکر اللہ جلشانہ کا ادا کیا جبکہ عہدہ دیوانی سے امیر کبیر بہادر ممتاز ہوئے چند جعلسازونکو کہ دیوانی اور پیشکاری کی مہرین جعلی بنا کر اپنے حسب دلخواہ مقدمات کی اجرائی کر لیتے تھے گرفتار کر لیا اور اسی ماہ سے انگریزی سپاہ کی تنخواہ تین لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہانہ مقرر فرمائی اور انکے قرضہ کی بھی تدبیر فرمائی بلکہ پانچ لاکھ روپیہ اپنی سرکار سے دیے اور تخمیناً دو سو مواضع جو اہل غبن لوٹ اہل ستم کے تصرف مین تھے تحقیق کر کر نکالے اور تین لاکھ روپیہ کی فیصدی جاگیرین جو قرض مین پھنسی ہوئی تھین یہ کہکر کہ یہ ملک سرکار کا ہے نہ کہ قرضخواہون کا ضبط کر لین اور بیرونجات مین اون روہیلونکی سرکوبی کیلئے کہ جنہون نے قطاع الطریقی اور رہزنی اختیار کی تھی الوال کی جمعیت کو روانہ کیا اکثر لوگ مجروح و مقتول ہوئے اور کچھہ افسر سرکاری بھی کام آئے آخر کار چار سو آدمی گرفتار ہوئے اور قلعہ دہارور مین محبوس کئے گئے اور نیز نواح گلبرگہ مین ایک ایسی جماعت گرفتار ہوئی من بعد قوم مذکور کے اخراج کے لئے تیس ہزار روپیہ وزیر محمد کے حوالہ کئے تا کہ طرہ باز خان جمعدار کے استصواب سے انکو فراہم کر کے بعد تصفیہ تنخواہ و قرض ممالک محروسہ سرکار عالی کی سرحد سے باہر کر دین چنانچہ تین سو نو اس تقریب مین الوال مین جمع ہوئے اور دو مہینے کی تنخواہ سالار و جوانان لائن شاگرد پیشہ وغیرہ کو دلوا دے غلام حسینخان ناظم الجیوہ نے جو سنہ ... شمس الامرا بہادر امیر کبیر بانو پر خلعت وزارت سے فیضیاب ہو کر متوجہ انتظام سلطنت ہین شہر بطور استقلال جو حضور کی مہر سے ہر ... لاکھہ روپیہ دینا منظور کیا اور اسمین سے سو تین لاکھہ روپیہ بقدر سال کیا محتشم الیہم نے اپنی مہر سے ایک خط بنا بر تسکین ناظم موصوف بھیجدیا اور اونہون نے ایک کلام شریف ولایتی کتبخانہ شاہی کا طلا کار بطریق تحفہ ارسال خدمت کیا اسکی تحقیق قریب یون گزری اگر کوئی

اور چیز بھجواتے تو غالباً قبول ہوتی۔ کچھ لوگ مثل برہان الدین خان داروغہ وشاگرد پیشہ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کر چاہتے تھے کہ دیوانی کسی طرح مسترد ہو اور سراج الملک بہادر پھر مدار المہام کہلائین اور ایسا ہو کہ بندگان عالی ہمیشہ کو شمس الامرا بہادر سے بیدل ہوجائین اور اکثر ہوا کہ شمس الامرا بہادر کی شکایتین وقت بیوقت حضور مین کرنی شروع کین اول دو ماہ تک خود بدولت ٹالتے رہے اور جیسا کہا تھا کہ ہم تم سے مثل ارسطو جاہ اور میر عالم کے خدمت لیتے رہینگے ویسا ہی عمل کیا۔ بن بعد سنتے سنتے کچھ خیال آ ہی گیا۔ یہ چاہتے تھے کہ بدمعاملون کی گرفت کرین اہل دفاتر اور تعلقدارون اور جمعدارون سے حساب دیکھین محاسبہ لین خائنون کو سزا دین مواخذہ کرین وے رشوتین دیتے تھے برعکس عرض کرواتے تھے خود تائید فرماتے تھے ان لوگون کو پناہ ملتی تی وہ بہانہ ڈہونڈتے تھے حیلے پیش کرتے تھے عذر کرتے تھے حضور کا ایک حکم ہوتا تھا مدار المہام کا دوسرا حکم ہوتا تھا خود تو مالک ہی تھے حسب الارشاد مختار کار رہے وہ عملہ ہوا امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر محتشم الیہم کو اندیشہ ہوا اور مزاج برداشتہ ہوگیا اور تمام انتظامات مین سستی ہونے لگی اور انہین مغویون نے اغوا کیا کہ یہ مالدار ہین نقد و جنس انکے پاس وافر ہین اور حضور نے انکو ایسی بڑی خدمت سے سرفراز کیا ہے اور سرکار عالی کے ملک مین خسارہ ہے ان سے نذرانہ لیکر خسارہ دور فرمانا چاہیے مزاج وہاج مین یہ بات اثر کر گئی اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان کو یاد فرمایا اور تیئیس[۲۳] لاکھ روپیہ طلب کیا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر صاحب کو حکم صادر ہوا کہ ہمنے اپنا تمام ملک تمہارے حوالہ کردیا ہے اور تمکو سبطرح کا اختیار دیدیا ہے اور ریاست مین نقصان ہے بالفعل اسقدر روپیہ داخل سرکار کرو آئندہ اگر تم چاہوگے بہت کچھ حصول ہوجائیگا اونہون نے جب یہ بات اپنے قبلہ گاہ سے عرض کی تو قبلہ گاہ نے فرمایا میان یونتو ہمارا

جان و مال سب ہی سرکار کا ہی لیکن تفویض خدمت کے عوض مین جو حضرت طلب ماتے ہین یہ کونسا طریقہ ہی روپیہ دیکر کام لینا رات
بازی کا شیوہ نہین ہی جنے اس امر کا اقبال صرف اسلئے کرلیا ہی کہ ولی نعمت کا فرمان ادا ہوجائے اور خلق اللہ کو رفاہیت ہو
اُس سے کچھہ اپنا نفع و ضرر مطلوب نہین ہے اس سے ترک خدمت اولی ہے اور حضور سے باریاب ہوکر گزارش کیا کہ
مثل اور بندگان سرکار کے یہ نمکخوار قدیم ظاہر کچھہ اور باطن کچھہ نہین رکھتا ہی اور کبرسنی کے سبب اور نقاہت مزاج کی
وجہ سے متحمل اس امر سترگ کا نہین ہوسکتا حضرت کسی اور کو تجویز فرمائین اندیشہ ہی کہ مبادا ابتری زیادہ ہوجائے اور یہ ہواخواہ
بدنام ہو اور حضرت نے اوسدن بہی بظاہر تشفی کی اور حشم الیہم کو بحال رکہا لیکن باطن مین اسوجہ سے آزردہ ہوئے کہ ہمنے انکو کل
ریاست کا مختار کردیا ہی اور تیئس ٢٣ لاکہہ روپیہ کے دینے مین ہمسے دریغ کرتے ہین خیر معلوم ہوا اس عرصہ مین یکم رجب کو بعد از
مغرب اس شدت سے ہوا چلی کہ بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکہڑ کر گر پڑے اور دو تین آدمی اوسکے صدمہ سے جان بحق تسلیم
ہوئے اور چند مکانات ٹوٹ گئے اسکے بعد دو ماہ تک بحکم حضور مرزا شمس الامرا بہادر امیر کبیر ہی کارپرداز رہے
اس اثنا مین ایک روز اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر نے سر دربار اپنے والد بزرگوار کے روبرو جو امور
کہ اصلاح ریاست کے متعلق حسن و قبح کے تہے حرف حرف حضور مین گزارش کردئے بندگان عالی انکو اضعا
فرماکر بیقدر کشیدہ خاطر ہوئے اور اہلکار رزنج موقع دیکہکر غنیمت سمجہا اور شہر کے ساہوکاروں کو جنکو سابق سے آمادہ
کر رکہا تہا طلب کرکے یہ کہلایا کہ تم حضور کے روبرو تنا کہدو کہ ہم کارپردازان سرکار کی سات لاکہہ روپیہ ماہواری کمک کردینگے
اسکے بعد ہم کل ملک کا بندوبست کرینگے اور تمہارے جو مطالب ہین سبکو جاری کردینگے ساہوکاروں نے باریاب ہوکر ایسا ہی عرض کردیا
اور بالجملہ غرض تمام امورات مالی و ملکی کے ذمہ دار ہوگئے اسکے بعد مدت وزارت کو پانچ ماہ چند یوم ہوگئے یکم رمضان کو
بہادر موصوف تردوات کی تکلیف سے معاف فرمائے گئے اور فرمایا کہ ہمنے تمہاری معروضہ کو منظور کیا آنجناب اس فرمان کے منتظر تہے
فوراً استعفا لکھکر پیش کیا اور سبکدوش و بری الذمہ ہوکر اپنے ایوان امارت مین خانہ نشینی اختیار فرمائی اور اپنے کارخانجات کی

درستی اور رزاقی سپاہ کی ترتیب مین بدستور سابق مشغول ہوئے اس مین اتنا ہوا کہ پانچ لاکھ روپیہ جو بابت تنخواہ جمعیت رسالہ اور پایگاہ کے اخراجات دیوانی مین فاضل صرف ہو گئے تہے ناحق اون لوگون کا بہی جو ماہ بماہ چڑہ گیا اور جو لوگ ماہ بماہ تنخواہ لینے کے عادی تہے اونکو اذیت اوٹہانی پڑی اور باقی خیریت رہی - لارڈ گورنر نے جب یہ ماجرا سُنا جنرل فریزر کو تحریر کیا کہ تم ہماری طرف سے نامہ مودت شمامہ واسطے رفع ملال اور بہ تواراعات سرکار نظام کے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو ارقام کرو اور اوسمین یہ بہی لکھو کہ ہم آن مشفق کی بہبودی چاہتے ہین اسواسطے کہ وہ بہت ذی عزت دانای روزگار اور دولت آصفیہ کے ہواخواہ ہین چنانچہ رزیڈنٹ نے حسب الایما لارڈ کے نمیقہ محبت آگین درست کر کے حاضر دربار ہوئے اور حضور کے ملاحظہ مین گذرانا خود نے دیکہکر فرمایا اچہا ہجوا دو چونکہ مہتمان بلاد نے اوسکا مضمون چہاپ دیا ہے شہرت کی اور کنایت کر کے یہان اوسکی نقل نہین لکہی گئی - الحاصل جب معاملات امیر کبیر وزیر باتدبیر کی طرف سے روگردان ہوئے تو خود بدولت نے روبرو طلب کر کر سرفرازی کی توقع پر اونکی حویلی کو روانہ کیا اور اوسی کے قریب پچیسوین تاریخ ماہ شوال المکرم کی بروز پنجشنبہ سنہ حال مین پیشکاری کی خدمت مجوزہ مرحمت ہوئی اور اہل دفاتر کو حکم ہوا کہ مفتخر الیہ سے رجوع کرین پس ذیقعدہ کی شہائیسوین تاریخ بروز یکشنبہ سنہ روان مین تمام رات مینہ برسا صبح کی نماز کے وقت رود موسی کو طغیانی ہوئی کنارے دونون طرف کے مکانات دور تک بہ گئے فصیل کی کئی جگہہ سے شکستہ ہو گئی اور سنداور ہرے حساب ہیڈرامیشر زینئی آبپاشی پیمانے کے اول گہنٹے سے دوسرے روز تک پانچ کم سات انچ مینہ برسا اور تمام فصل مین ستیس انچ بصورت طوفان کی تہا اعلیحضرت شاہانہ نے حکم فرمایا رود زرنگ اس مینہ کے بہیگے ہوے مکانات اور دیوارین گرتی رہین ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۴ مین محرم کی ۱۲ تاریخ سوارے جنگ عظیم کی مع نظمی کو چڑہ شیعہ و سنی کے درمیان ہی بالڑائی ہوئی کچہہ لوگ مارے گئے اور گہر دونکو آگ دیدی گئی شہر کے کوتوال نے اس معرکے کے ہوتے ہی خود جاکر اہل خلاف کو پکڑ کر منا فتنہ کو رفع کیا جمادی الاول کی ۷ تاریخ جمعہ کے روز عید نوروز کے دربار مین بندگان عالی نے محمد محی الدین خان بہادر عرف تلبلی صاحب قبقی

مغفرت منزل خلف الصدق اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر کو ایوان شاہی سے کہ وہ اسوقت زنانہ خاص مین مہمان تھے طلب فرما کے تیغ جنگ بہادر جو اُنکے جد اعلی کا موروثی خطاب تہا عنایت فرمایا اور راجہ رنگ راو کو سرپچ سے بابت تفویض پیشکاری پایگاہ سرفراز کرکے اطاعت سے شمس الامرا بہادر کی مامور فرمایا اور عمدۃ الدولہ غلام حیدر خان بہادر کو نوبت اور اُنکے فرزند کو نصرت جنگ کا خطاب عطا فرمایا اُسی کے قریب اُسی مہینے مین گذاشت جملہ تعلقات کی جو غلام حیدر خان کو تہی منگواکر راجہ رام بخش بہادر کے پاس بہجوادی اور سنہ الیہ مین اُستادنا مولوی شاہ علی نے کہ فن ریاضی مین کمال رکہتے ہین اور رسالہ قوشجی اور کتاب شرح چغمنی راقم نے اُن سے پڑہی ہے ایک رسالہ مسمی مصباح الافلاک ہیأت فیثاغورث کے رد مین تالیف کرکے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی خدمت مین پیش کیا ۔ اب اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون واضح ہو کہ راجہ رام بخش بہادر نے بحال ہوتے ہی باوصف قربت یک ثلث رقم زیادتی مخارج اور کمی مداخل ممالک محروسہ کے جود و عطا کا دروازہ کہولدیا اور قلم کو جاری کیا بڑی بڑی تنخواہ کے لوگ نوکر رکہے کم تنخواہ والون کی بلاسبب تنخواہین بہت بڑہادین مثلاً جس کے پانچ روپیہ تہے پچیس روپیہ اضافہ کردے اور منزل میانہ زنجیر فیل جاگیر وغیرہ سے ہرایک کو سرفراز فرمایا جوانان علی غول عرب لین والے حبشی وغیرہ اور شاگرد پیشہ ہر قسم کے لوگ اپنے قلم مین چنانچہ بموجب اظہار متصدیان ہر دو دفتر سرکار عالی سوای عیوضی وغیرہ کے چہ ہزار آدمی اٹھارہ لاکہہ روپیہ سال کے جدید نوکر رکہے از انجملہ ستر ہزار روپیہ ماہوار ایام پیشکاری سابق کے اور اسی ہزار روپیہ بابت کارپردازی حال کے اور شیر افگن جنگ تعلقدار سے جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو بعوض حساب کے نو لاکہہ روپیہ دینے پر راضی تہے راجہ کے عہد مین پچیس ہزار پر فیصلہ ہوا ہزارہا روپیہ مجذوبون اور دعاگوؤن کو دے ڈالا عربون سے بہت سا روپیہ قرض کر کے تعلقجات اونکے قبضہ مین دے دے اور عمال پیشون سے دو سالہ پیشگی لیکر

اپنے صرف مین کرلیا سوا اسکے چونی جاگیرداروں سے بھی تحصیل کی اس صورت مین چنا نچہ اشخاص بیشتر متعلقان اہل دفاتر خصوصاً راجہ کے علاقہ دارونکو نفع کثیر ہوگیا اور جمعدار پیشہ کے بعض سوارونکو جو تعلقات کو تعیناتی پر روانہ ہوئے تھے اور اونکو توجیہ کردی تھی بموجب وسکے اونکو بھی کچھ مل گیا مگر بلدہ کی خلقت عام پریشان و زگار اور شریف لوگ کم سخن بے بسیلہ تکلیف زدہ الجوع الجوع کی صدا ہر طرف سے بلند کرتے تھے دار السلطنت مین جب اس طرح کا عزل و نصب ہوا تو بیرونجات کا حال خود سمجھ سکتے ہین کہ کیا ہوگا اس کے سوا بہت سے لوگون کے خون ناحق ضائع ہوگئے از انجملہ ربیع الثانی کی چھبیسوین تاریخ میر علی جمعدار کے مکان پر ستر آدمی مارے گئے اور ندی پار ایک گوشا مین رہتا تھا اوسکے مرنے کے بعد اوسکے دو چیلے آپس مین ترکہ کے اوپر نزاع کرنے لگے داعی نے رعب و داب کے لئے کچھ روپیہ قرض لیکر چند روہیلے نوکر رکھے۔ واضح ہو کہ جب اوسی نزاع مین ایک مدت گذر گئی اور روہیلون کی تنخواہ چڑھ گئی اونہون نے تنخواہ طلب کی داعی نے چاہا کہ مدعی کو پکڑ لے وہ مطلع ہوکر راجہ کی پناہ مین جا بیٹھا پس یہ بھی اس لئے کہ اوسکو قرضخواہون کے ہاتھ سے رہائی ملے اوس سے جا ملا روہیلون نے جب معاملہ کی صورت اس طرح دیکھی چند روز تک سراسیمہ رہے اوسکے بعد داد رسی کے واسطے ایک ساہوکار کو ناحق پکڑ لیا جب راجہ نے اوسکے گرفتار کرنے کا سبب پوچھا تو اونہون نے اپنی آسامی کو طلب کیا کہتے ہین کہ تب راجہ نے داعی اور مدعی کو اونکے حوالے کرکے ساہوکار مذکور کو چھوڑ دیا کیفیت کسی نے نواب سے عرض کی نواب ممدوح نے رنجیدہ ہو کر فرمایا کیا کہ تم نے کیا کیا اور کس واسطے انکو روہیلون کے حوالے کیون کر دیا بہتر یہ ہو کہ انہین خلاص کرو اور راجہ نے انکی رہائی کے لئے قوم مذکور پر چوبدار معین کئے وہ اپنا حق تابستگی نینگے اور روپیہ طلب کیا تب جمعیت روانہ ہوئی اور روہیلے آپس میں انکو لئے ہوئے اوسی گوشا مین کے مٹھ مین متحصن ہوئے محمد نذیر کوتوال اور بدر جنگ عبد اللہ بن علی جمعدار ابو البنج کرنالین لیکر اون پر گئے اور محاصرہ کیا اٹھائیسوین جب کو گولہ اندازی ہوئی

چند گولے شہر مین آگرگرے اونہون نے بہی دو دن تک اپنی طاقت کے موافق دست و پا ہلائے چند آدمی طرفین کے مجروح اور مقتول ہوئے آخرکار تا کجا فوج ظفر موج نے ان سے آسامیان کو بہی چہوڑ لیا اور ایکسو چہتر آدمی گرفتار کرکے قطولال کے مکانمین قید کئے اور صوبہ برار مین غلام حسن خان ناظم ایلچ پور اور جمعیت سرکار سے تین مرتبہ ناحق جنگ واقع ہوئی جسمین ایکہزار آدمی مارا گیا چنانچہ مہتمم اخبار نے طبع شاہی کہ یکم شعبان کو قصبہ دیواریہ مین امراتی سے تین کوس پر غلام حسن خان ناظم ایلچ پور کے آدمیون اور ناتکرام راو ہاکشن متعلقان بشن چند سے ہتہیار چلا یہ دونون پسپا ہوئے اس اجمال کی تفصیل یہ ہیکہ راجہ رام بخش نے غلام حسن خان سے بابت نذرانہ کے وس سے زیادہ روپیہ طلب کیا جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے اپنی دیوانی مین مقرر کیا تہا خان موصوف نے جواب دیا اسقدر تو بالفعل ہو نہین سکتا بیشتر سترہ لاکہہ روپیہ جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو اس تقدیر پر دینا قبول کئے تہے کہ اونہین ہوا خواہان دولت کی اصلاح منظور خاطر تہی اگر تمکو بہی اس امر کا دعوی ہی تو بہتر ہی اگر سند استقلال مہری بندگان کی بہیجدو گے تو اسقدر تو نہین کچہہ کم کرکے بہجوا دیا جاویگا ورنہ جسقدر روپیہ میرے صرف ہوے ہین واپس کردو سرکار کا ملک مین چہوڑے دیتا ہون راجہ نے بدون واپس کرنے انکے مبالغ مرسلہ کے ملک لے لینے کا ارادہ کیا اور فوراً بشن چند کو کہ وہ ایلچ پور والون کا دشمن تہا شہر ندکو ر عنایت کردیا اور کہدیا کہ اوسکو ضبط کرلو اوس نے اپنے کارپرداز روانہ کئے وہ توگانون پر جاکر اوترے اور ارادہ کیا کہ ایک طرف سے قلعہ کی فصیل چونکہ بارش سے شکستہ ہوگئی ہی شبکو حملہ کرکے لے لینگے اور وہانپر اپنا تہانہ بٹہلا دینگے پہر اون سے کیا ہوگا اونہون نے جب سُنا تو دو سو سوارون نے آکر انہین گہیر لیا اور پیدلون نے توپین مار کر گانون کو جلا دیا سپاہ ضبطی کی کوسون بہاگ گئی۔ جو عرب لوگ وہان سے بچکر حیدرآباد کو آئے ہین اونکی زبانی معلوم ہوا کہ اڑہائی سو تین سو آدمی عرب

اور روہیلے وغیرہ مارے گئے۔ اوس طرف قریب چالیس کے مجروح ومقتول ہوئے اوس کے بعد
غلام حیدر نام ایک شخص نامدار خان کا منشی تہا منشی مذکور کا نواسہ شیخ سراج الدین جو پیشکاری سابق مین راجہ کا ملازم
رہا تہا اور سراج الملک بہادر کے عہد مین نامبردہ سرکار زنالہ کا منصف ہوکر اوس طرف گیا تہا اوس نے راجہ کو عرضی
دی کہ بندہ اُس نواح سے خوب واقف ہے اگر حکم ہو تو تمام دیہات کو مع ایلچ پور وغیرہ کے غلام حسن خان سے
طرفۃ العین مین لے لیتا ہون تب راجہ نے اوسکو مقرر کر دیا اور اطراف وجوانب کی جمعیت کو اوسکے
لئے متعین فرمایا وہ ہزار آدمی سرکاری اور چہ ہزار نو نگہداشت جملہ سات ہزار کی جمعیت مع ۱۵ ضرب توپ
اکوٹ سے چلا اور پہلے اون کے مواضعات مین سے ایک موضع بوڑدی کو لیلیا اوسکے بعد جمعیت کے
دو حصے کرکے سرجی انجن گانون پر آکر گرا غلام حسن خان کے لوگون سے جو ہاتہی سعید خان بیلمانی کی
اور صفی میان پیرزادہ کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے تہے خوب ان سے ہتہیار چلا انجن گانون مین تو
سراج الدین داخل ہوگیا اور لوٹنا شروع کیا راٹہور گڈہی کا دروازہ بند کرکے گولیان مارتے رہے اتنے
مین سرجی والون نے سراج الدین کے لوگون کو مار کر ہٹا دیا اور توپین بہی چہین لین اوسکے بعد جب انجن گانون
پر آئے یہان وہ بہی غارتگری چہوڑ کر بہ سراج الدین کے ساتہ فرار ہوگئے غلام حسن خان سراج الدین کی چڑہائی
سنکر بذات خود اپنے شہر سے کوچ کرکے موضع سندہی تک جو مابین انجن گانون اور ایلچ پور کے واقع
ہے آئے تہے بنیون کی زبانی یہ کیفیت سنکر لوٹ گئے اور سراج الدین کا مکان جو ایلچ پور مین تہا کہود کر
پہنکوا دیا اس جنگ مین سراج الدین کی طرف سے سات سو آدمی تہ تیغ ہوئے اور اوس طرف کے صرف سوا سو یا دیڑہ سو
ان مقدمات سے قطع نظر راجہ صاحب نے اپنی کارپردازی کے زمانہ مین تنخواہ سپاہ الوال کے بابت
چند بار جہوٹی چٹہیان کردین اگرچہ بدقت کچہ روپیہ وصول بہی ہوا اور کچہ خود نے سماعت فرماکر قبول کیا

[illegible]

باوجود اسکے آخر شوال تک انکے ستر لاکھہ روپیہ چڑھ گئے اور دروغگو اور خوشامدی والا مردم خور آسودہ حال اور فارغ البال تہے بقول شخصے جسکی لاٹھی اوسکی بہینس اس طرح پر راجہ کا عمل تہا اور بندگان عالی خاوندی کے لحاظ سے طرح دیتے جاتے تہے اور شہر رمضان المبارک سنہ الیہ مین تین لاکھہ روپیہ کا ملک شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے طلب فرمایا بہادر موصوف نے بلا عذر سرکار کے عمل کو دخل دیکر بموجب شرکشن اسکے اپنی جمعیت ہمراہی سے کم کردی اس ضمن مین چار ماہ کئی روز کی سپاہ پائیگاہ کی تنخواہ اسوجہ سے چڑھ گئی تہی کہ اخراجات دیوانی مین پانچ لاکھہ روپیہ صرف ہوگئے تہے اسپر جناب شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے فرمایا کہ بالفعل دو ماہہ دیدیا باقی وہ بہی عنقریب دیدئے جاوینگے چنانچہ ۱۹ ارشوال بروز چہارشنبہ تقسیم شروع ہوئی شریف لوگ تو سب مان گئے لیکن چارسو نفر لین والون نے جو چبیس برس کے ملازم تہے حقوق سابقہ کو فراموش کرکے فساد کیا اور سٹر جراین سٹر جان کپتان کو پکڑلیا اور وہ چند آدمی فیصلہ کو آئے سٹر جراندکورکو چھڑالیا اور انکو فہمائش کی لیکن گھڑی دو گھڑی بعد سب کے سب اوٹھکر چلدئے اور دیوانی کا ارادہ کیا اور سرکاری توپ جو انکی تحویل مین تہی لے چلے دروازے والون نے ہرچند منع کیا یہ نہ مانے اور ایک شخص کو زخمی بہی کردیا اوسوقت شمس الامرا بہادر امیر کبیر اپنے خانہ باغ مین ہاتہی ملاحظہ کر رہے تہے کہ ان دیہاتی گنوارون کے فساد کی خبر آئی اونہون نے فرمایا لوگون جاکر انکو سمجہاؤ اگر یان جائین تو بہتر ہے ورنہ توپ ہماری سرکار کی ہے اون سے چہین لو شیخ محمد مقیم ہندوستانی باشندہ شیخ پورہ جو سرکار نظام کے تعلقدار مین روبرو کہڑے ہوئے تہے حکم لیکر جریدہ و پیدل رحمت خان پہاڑ خان دو آدمیون کے ساتہہ اون کا تعاقب کیا یہ چوک تک پہونچ گئے تہے اوسکے بعد اور بہی لوگ سرکاری محمد حسن الدین خانسامان وغیرہ دوڑے اونہون نے جب سنا کہ جمعیت آگئی تو ایک بار توپ کا فیر کیا یہ لوگ دوکانون مین ادہر اودہر ہوگئے اور فورًا دوسری بار

ترکین سے ممدوح آصف جاہ کے خطاب سے منظور فرمایا چنانچہ اسی خطاب مین نواب ممدوح سے ہوے سن ۱۱۵۵ھ مین نواب موصوف کو بادشاہ نے خلعت الصدور بہم تمام بار فرمایا اور نواب نے تغیر کرکے دار الخلافت کا جنگ کو نواب دکن کا ... تشریف فرما ہوے اور تاریخ گذرانی بعض کہ بعض عاقیان نے تاریخ

قطعۂ تاریخ

صد شکر کہ تاج دین پناہی آمد
رونق دہ ملک پادشاہی آمد
تاریخ رسیدنش بگوشم ہاتف
گفت از رحمت الٰہی آمد

نواب کو ایک ہزار روپیہ نقد اور ایک گھوڑا مع ساز نقرہ صاحب عنایت ہوا۔ بعد وہ ... پھر بادشاہ نے ... کیا نواب جب اکبرآباد پہنچے ...

[illegible]

تیار کرکے حضور کی ڈہوڑی پر جا پہونچے وہان دو عرب حسین علیخان کوتوال سابق نے جو شیخ محمد مقیم کو دیکھا بسبب تعارف انکے اور کوتوال صاحب کے اونکے ساتھ ہو گئے اور ایک عرب نسبتی بہائی صالح محسن جمعدار سرکار کا بہی آپہونچا جب ہی دوسری بار اونہون نے توپ کو خالی کیا اور بندوقین مارین عرب سرکاری اور رحمت خان تو غریق رحمت ہوے اور ایک بنیہ بازار کا مارا گیا محمد مقیم صاحب نے موقع پاکر تمنچہ سے اول دو آدمیون کو مار لیا پہر تلوار سے گولا انداز کو بہی تفنگ اجل کا نشانہ بنایا بقیۃ السیف سب بہاگ کر اندر ہو گئے دو چار نے چاہا کہ توپ کو بہی کہینچکر دروازہ مین لے لین مگر پہیہ اٹک گیا وہ بہی چہوڑ کر نکل گئے پہر نقار خانہ پر چڑہ کر اوپر سے بندوقین مارنے لگے اوسوقت شیخ صاحب نے بہت جرات کی کہ وہ توپ کا پایہ پکڑے ہوئے تہے اور گولیان برس رہی تہین حتی کہ انکے بازو پر خانسامان محمد حسن الدین کے ہمراہیون مین سے ایک نوجوان کہڑا ہوا تہا اوسکے پیر مین گولی لگی وہ بہی گر پڑا لوگ کہتے تہے آپ ہٹ جائیے وہ کہتے تہے مین ہٹا تو ایسا نہو کہ وہ پہر حملہ کرین اور توپ آئی ہوئی پہر نکلجاوے اسہین کمک آپہونچی اور توپ کو کہینچ لائے اور وہ نمکحرام منہزم ہو گئے اور شوال کی ۲۶ ویں تاریخ محمد فاضل تعلقدار کے مکان پر جنگ ہوئی جو بوجہ قوم مہدویہ کے چار افغانون کو جو راجہ صاحب کے حکم سے تنخواہ لینے کو آئے تہے نامبردہ کے ایماسے مار ڈالا بندگان عالی نے اصغا فرماکر از روے انصاف فاضل مذکور کو قصاص مین داخل الخانہ کیا ذیقعدہ کی چوتہی تاریخ بروز چہارشنبہ سلطانی بیگم صاحبہ جنت مغفرت منزل ہمشیرہ سکندر جاہ بہادر زوجہ بشیر الملک محمد سلطان الدینخان بہادر مرحوم کی وفات ہو گئی اور بہشت برین مین داخل ہوئین عرض مین حضور فیضگنجور کی طبع وقاد پر خوب ثابت ہو گیا کہ ارباب غرض اور خود مطلب نے ناحق اپنے انتفاع کیلئے ہمکو امیر کبیر بہادر سے بدمزہ کر رکہا ماہ مذکور کی ۲۵ تاریخ پیادہ چوبدارونکو بہجوا کر انکو ملازمت کیلئے طلب کیا جناب امیر کبیر جو اوس تاریخ

ماہ رمضان المبارک سنہ گذشتہ سے امر دیوانی سے دست بر داشت ہو کر خانہ نشین تھے بلا تامل میانہ کی سواری مین حاضر خلوت سامی ہوئے خود نے نور آیا و فرمایا اور بہ بابی مین بہت سی باتین تالیف قلب کی ارشاد کین اور چلتے وقت ایک عمدہ ہار جواہر کا قیمتی اٹھارہ ہزار روپیہ عنایت کر کے رخصت کیا خدا تعالیٰ نے شکر رنجی کو زائل فرمایا سب ہوا خواہون نے تختتم الیمم کو رفع ملال کی نذرین پیش کین دوسرے روز جناب امیر کبیر صاحب جاہ و توقیر نے تیس ہزار روپیہ بابت نذر شکریہ کے ہاتہیون پر بار کر کے حضور مین روانہ کئے پس منگل کے روز ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ دربار ہوا جنرل فریزر بھی آیا اور ریاست کے عدم بست و کشاد کے بارہ مین آپسے گفتگو کی کہ اوسکے برخاست ہوتے ہوئے راجہ کو پیشکاری سے برخاست کر دیا گیا اوسکے بعد شاہ ظہور الدین وغیرہ جملہ چار آدمی سرکار راجہ صاحب کے گرفتار مواخذہ ہوئے اور اونکا ذخیرہ سرکار دولتمدار مین ضبط کر لیا گیا اور آخر محرم شروع ۱۲۶۳ ہجری میں ۲۷ تاریخ عمدۃ الملک محمد رفیع الدین خان بہادر اور اقتدار الملک محمد رشید الدینخان بہادر ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا بہادر امیر کبیر حسب الحکم سامی کمانڈر انچیف چیناپٹن کے استقبال کو جو سیر کیلئے وارد بلدہ ہوا تھا اپنی دولتسرا سے نہضت کر کے شمس الآباد پر نزول کیا چنانچہ یکم صفر کو پانچ گھڑی دن چڑھے کمانڈر انچیف وہان آیا اور ہر دو صاحبزادگان موصوف سے کمال تعظیم و تکریم کے ساتھ ملاقات کی اور اپنے خیمہ مین اوترے اوسکے بعد دو گھڑی دن رہے ضیافت کھانے کے لئے صاحبزادگان مذکور کے خیمہ مین آئے اور پانچ گھڑی رات گذرے میز سے فارغ ہو کر خوش و خرمی کے ساتھ اپنی فرودگاہ کو واپس گئے اور علی الصباح کمانڈر انچیف اور ہر دو صاحبزادگان وہان سے کوچ کا ارادہ کر کے ساتھ سوار ہوئے تا نارا دمین پرانی عیدگاہ کے پاس سب اوترے اور کچھ توقف کر کے پھر وہان سے جو سوار ہوئے تو آپس مین محبت کی باتین کرتے ہوئے کوٹھی تک گئے پس کمانڈر انچیف اور ہر انگریز کی ملاقات ہوئی وہ تو داخل کوٹھی ہوئے

فرماکر خلعت عطا کیا اور وہان کو مامور کیا اور آپ نے ۱۱۵۵ میں خجستہ بنیاد کی طرف مراجعت کی اور ۱۱۵۶ میں قلعہ بالکنڈہ کا متعلقات حیدرآباد سے و بعض امرا سے دکن کے قبضہ میں تھا اور تی زمانہ میں مفتوح کر لیا اور جبکہ ۱۱۶۰ میں یہ خبر پہنچی کہ احمد خان ابدالی کابل سے شاہجہان آباد کو آتا ہے تو نواب صاحب اورنگ آباد سے یہان پور تشریف لائے اور وہان پہنچ معلوم ہوا کہ شاہزادہ احمد شاہ کی فتح ہوئی اور احمد خان ابدالی شکست فاش کھا کر کابل کو واپس چلا گیا یہ فتوحات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ان جناب کی صفات سے ہیں ایک بعد ایک جلی سے تمام مرکب حیات کی نواب صاحب کے ہاتھ سے لیلی ہیں دفعتہً مرحوم نزل گزین بہشت برین کے ہوے عمر ابکی (۷۰) سال کی تھی اور مدت ریاست (۱۵) سال کی ہوئی

اسباب انتقال اور تاریخ وفات و مکان
علت اور مرقد منورہ کا بیان
وفات کا باعث پیری اور پہنچنا عمر طبعی کا

اور ہر دو صاحبزادگان شمس الامرا بہادر نے اپنے اپنے دولتسرا کو مراجعت کی بندگان عالی نے سماعت فرماکر اوسیوقت کمانڈر انچیف کے لیے خاصہ عنایت کیا پہر دو پہر کو سراج الملک بہادر نے بہی حضور سے اجازت لیکر کوٹہی پر گئے اور کمانڈر انچیف سے ملاقات کی اور پانچوین تاریخ راجہ رام بخش کے گھر پر سرکار کا توڑا ہو گیا اور وہ جدید مکان مین راجہ چندو لال کے جارہے۔ دسوین تاریخ زینت النسا بیگم میر عالم بہادر کی زوجہ مرگئین اور گیارہوین تاریخ سراج الملک بہادر نے کمانڈر انچیف کو اپنی بارہ دری مین بلاکر بہت تکلف سے رسم ضیافت ادا کی اوسکے بعد دعوت کی اور اپنے آپ مہمانی کے روز مع صاحبزادون کے اپنی دولتسرا سے تشریف فرماے باغ ہوے اور مغرب کے قریب کمانڈر انچیف بڑے انگریز کے ساتہہ کوٹہی سے نکلا جب داخل بلدہ ہوا چونکہ راستہ جانب میر با توقیر کے دولتخانہ سے ہوکر تہا اول وہان اوترا اور امیر محتشم الیہ کے خانہ و باغ کی سیر و سیاحت سے سیر ہوکر وہان سے جہان نما کو آیا اور ضیافت کہاکر آتشبازی کو دیکہا اور وہان سے خوشی کے ساتہہ چلا گیا چونکہ اوسکو شیر کے شکار کا بہت شوق تہا اس لیے اوس طرف کا قصد کیا اور شہر کے اطراف و اکناف سے دو شیر مارے اوسکے بعد کل لین کے قواعد دیکہکر ماہ مذکور کی ۲۰ تاریخ بروز چہارشنبہ مچہلی بندر کو روانہ ہوا اونکی روانگی کے وقت بندگان عالی کے حکم سے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے اپنے ہمراہیون مین سے چند سوار بنا بر مشایعت بندر مذکور تک ہمراہ کردیے چونکہ اون روزون مین دیوانی کا کام تمام معطل تہا اور بڑے انگریز کو اوسکا بہت تقاضہ تہا اول خود بدولت نے رونق علیخان اور ظفر الدولہ اور سیف جنگ اور میرزا محمد علیخان اور علی یار الدولہ کو جملہ ارکان دولت مین سے انتخاب کیا ان چار امرا نامی مین سے کسی ایک کو دیوان کرنا چاہے اوسکے بعد یہ خیال کرکے گنیش راو نبیرہ پرتاب دیدنی غفران مآب کی دیوانی کی تہی اور تا یہ امر موسی الیہ کو پہونچتا ہے اس گوشہ گزین کو گہر سے بلوایا اور جب حاضر ہوا پیشکاری کی خدمت سے نامزد کرکے ایک نمرہ کی سرپٹی اور سو اشرفیان اور دو ہزار روپیہ نقد عنایت فرمایا اور بیس کے سوجوان انیس چوبدار اور بیس خدمتگار اور دس چاہاقی منصبدار

اور بہت سے شاگرد پیشہ ہمراہ کرکے روانہ کیا اور امیر الملک بہادر کی حویلی کے رہنے کو اوسکے لئے ارشاد ہوا
اسکے علاوہ راجہ شنبو پرشاد کو مشار الیہ کے صرف کے لئے اوبیس ہزار روپیہ کی پروانگی ہوئی اوسکی صبح کو بارہ بجے
کے بعد مشار الیہ عماری مین بیٹھکر منشی رشید الملک اور کل جمعداران فوج دیوانی کے ساتھ رزیڈنٹ کی ملاقات
کو کوٹھی پر گیا وہان جو کچھ گذرا آئندہ بیان کیا جاویگا عطیہ حضور سے جو ابرو کے صرف مین آیا سو آگیا باقی
واپس ہوگیا اور مدار المہام کی جگہ بدستور خالی رہی اوسکے بعد ظفر الدولہ کی لین والے تنخواہ کے مطالبہ کیلئے
چند روز سے فساد کر رہے تھے اس لئے جمادی الثانی کی ۱۴ تاریخ بروز دوشنبہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو
اونکے برخاست کرنیکا حکم ہوا بہادر موصوف نے چند لوگ فہمائش کے لئے اور چند جوانان بار اپنے علاقہ کے
رعب داب کے لئے بھجوا دئے گنوار لڑنے کو کھڑے ہو گئے لیکن ان جوانون نے مارکر ہٹا دیا اسمین دو جوان
زخمی اور دو راہگیر ناحق مارے گئے اسی زمانہ مین روہیلون نے دہارور کا قلعہ اپنے قبضہ مین لاکر شورش بلند کیا تھا
کنٹنجنٹ کی جمعیت نے جاکر اونکی خوب گوشمالی کی اور اہل قلعہ کو ظالمون کے دست تعدی سے چھوڑا لیا اور
مفسدون کو وہان سے نکالدیا اور اخبارات سے معلوم ہوا کہ رجب کی چوتھی تاریخ روز شنبہ آدہی رات
کیوقت کرنول مین تبہمدر اندی مین دفعۃً ایسا جوش آیا کہ نصف شہر بہگیا بیجا پور کے تاجرون کا بڑا نقصان
ہوا یکم شعبان کو بیر علی جمعدار کے مکان پر فساد ہوا طرفین کے دو چار آدمی اور ایک دو تماشائی مارے گئے سلطان الملک نواب علی جنگ
کے عربون نے جمعدار صاحب کو پکڑ لیا اور دوسری کو جمعیت سپاہ کے جمعدارون اور رسالدارونکا در دولت عالی پر نگاہوا
خود بدولت نے ٹھہرایا کہ دو لاکھ روپیہ نقد دلوائین اور یکم ماہ منہ سے توجیہ جاری کردین وہ اس بات کو مان گئے
لیکن تجویز مذکور ظہور مین نہ آئی دریخول لال دروازہ اور فتح حصار بلدہ کا بہت پرانا ہوگیا تھا معماران شہر نے کوتوال کے
اہتمام سے گراکر از سر نو بہتر تعمیر کیا اور اوسکے بعد ایک منصبدار شاعر خوش فکر احمد علی نام شہید تخلص بدر جنگ عبد اللہ علیخان بہادر

کے مکان کے قریب رہا کرتا تھا دفعتہً اوسکی بیٹی شب کے وقت مکان سے غائب ہوگئی وہ غریب اور گھر والے سب حیران کہ آخر کیا ہوگیا تین یا چار روز گذرنے کے بعد اسی مہینے کی چودہوین تاریخ علی الصباح منصبدار مذکور نے جب باہر جانے کو کواڑ کھولے تو ایک گٹھری چادر مین بندھی ہوئی دروازہ کے باہر رکھی ہوئی ملی کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوسکی لڑکی کسی نے جان سے مارکر ڈالدی ہے لیکن کسی چیز کا زخم جسم کے اوپر نمایان نہین اور قاتل کا کچھ پتہ نہین حضور مین فریادی ہوا خود بدولت نے ایک سو روپیہ دلوا دئے اور فرمایا بالفعل اسکو دفن کردو آیندہ کچھ دریافت ہوجائیگا اوسوقت تو اوسنے مان لیا بعدہ چند روز تک قصاص کے لئے پھرتا رہا آخرکار جب اوسکی دادرسی نہوئی تو ایک رومی کے نام سے جو عبداللہ بن علیخان جمعدار کا خسر تھا اشتہار دیا اور رزیڈنسی مین مستغیث ہوکر جا بیٹھا اسی آخر ماہ مین ایک نمیقہ لارڈ کا حضور کے نام آیا اوسمین زرقرضہ سرکار کمپنی کا سخت تقاضہ تھا سراج الملک بہادر جمیع مقدمات کے ذمہ دار ہوکر مکرر دیوان ہوئے اور رمضان المبارک کی پندرہوین تاریخ رشید الملک منشی خاص نے عالم جاودانی کا سفر کیا اور اونکے فرزند ابتداے سن تمیز مین منشی گری کی خدمت سے ممتاز ہوے بائیسوین روز پنجشنبہ دوپہر کیوقت دفعتہً رود موسی کو طغیانی ہوئی پل کے اکیس در پانی سے بہ گئے چند آدمی جو کنارے پر غافل کھڑے تھے بہ گئے اور کچھ چار پائے بھی تلف ہوئے شوال کی ۱۸ تاریخ ایک سوداگر دو شتر گاو پلنگ لیکر وارد بلدہ ہوا تمام امرا جمعدار صاحبزادون کل ارکان دولت ادنی و اعلی نے سواے حضور کے ملاحظہ کیا لیکن کسی نے نخرید آخر ذیقعدہ مین ایک جاگیر پانچ ہزار روپیہ سال کی ہندوستان کے مواضع مین سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے سجادہ نشین کو جو چند روز سے تشریف فرما تھے حضور نے مُہری سند سے تواضع کی۔ ذی الحجہ کی اٹھوین تاریخ عرفہ کے روز محمد وزیر کوتوالی سے موقوف ہوے اور بارہوین تاریخ کو فضل اللہ خان بن امام الملک اس کام پر مامور ہوئے پچیسوین محرم الحرام ۱۲۲۶ھ ہجری مین گوبند بخش برادر راجہ رام بخش کو حسب الارشاد والاصاحبون نے لیجا کر قلعہ گولکنڈہ مین داخل کیا۔ پھر چودہوین صفر کو کوتوالی کی

سوروپی خدمت حسن علی خان طالب الدولہ کی طرف سترد ہوئی اس مین اکبر جاہ بہادر کی طبیعت علیل ہوگئی
بشیر النسا بیگم صاحبہ اونکی عیادت کے لئے گئین اور اپنے بھائی کو دیکھہ آئین ربیع الثانی کی نوین تاریخ بروز شنبہ
بہادر مرزالیسم کا انتقال ہوگیا اور شہر مین اونکی کوئی رسم تعزیت عمل مین نہین آئی۔ پس بائیسوین کو تفریح طبع
اور سیاحت سبزہ زار کیلیے خود بدولت سرورنگر مین رونق افزا ہوئے جمادی الاول کی پانچوین تاریخ مراجعت
کے وقت سراج الملک رشید باغ مین اوترے ہوئے تھے اونکو جو وقت سواری کی خبر پہونچی ہو فوراً اونہونے
بہی سیر کا ارادہ کیا ہندوی پٹھان دروازہ باغ کے اوپر خیمہ جما کر طلب تنخواہ کے لئے جو بیٹھے ہوئے تھے
مانع آئے ہرچند کہ بہادر موصوف نے سوار ہونے مین تامل فرمایا اور چاہا کہ وہ اول مان جائین تو بہتر ہے لیکن
حاضرین نے مزاج کو متغیر کر دیا اور کرسی میانہ آیا یہ تو مسند پر سے اوٹھکر اوسمین آبیٹھے مرغے بجنے لگا وہ لوگ بہی
اگر ہم اسوقت خاموش ہو رہے تو عزت ہی گئی ہمارا پیشہ سپاہ گری کا ہے فوراً تیار ہوکر واسطے حائل ہونے کے
میدان مین آکھڑے ہوئے بیچ مین جو لوگ تھے دلاور جنگ محمد خان رغیرہ سے حجت و تکرار زیادہ ہوئی
آخر کار ہتھیار چلا اون بیچارون کو عربون نے اول ہی مرکز وار اپنے دائرہ مین گھیر کر اونپر وار کرنے شروع کی
آفرین اونپر کہ باوجود زخمی ہوجانے اور گر پڑنے کئی شخصون کے جو بچ رہے تھے تلوارین سونتکر جو سامنے پڑا
روانہ ملک عدم کا کیا میانہ تک پہونچ گئے ایک نے تمنچہ جھونک دیا خیر ہوئی ایک چہرہ رخسارہ پر آلگا اور وہین
اٹک رہا کہار میانہ کو پہیر کر اندر باغ کے لیگئے اور فوراً دروازہ بند کر لیا کوتوال صاحب ایک گڑھے مین اوتر گئے لوگ ڈر ہیر مین
روپے ہوئے تھے آخر کار سب مارے گئے بعد دو گھڑی کے جب امن ہوگئی تو سواری مکان کو واپس آئی چہرے کو
زیر گوش کے قریب سے چیر کر نکالا تو وزن مین ڈیڑھ ماشہ کا تھا اس جنگ مین ۹ پٹھان مارے گئے اور چار زخمی ہوگئے اور عربوں مین
سے آپس کی گولیون سے چالیس شخص مارے گئے اور دو سو آدمی زخمی ہوئے اور سو پٹھانون نے ایسی جرأت کی تھی کہ ضرب المثل اگر ہر ایک کو

CENTRAL LIBRARY URDU HALL HIMAYATNAGAR HYDERABAD-500029

رستم دکن کہا جاوے تو سزاوار ہے عرب بہت کام آئے جو انکو مار کر آئے تو اوسکے بعد چونکہ چند روز سے پندرہ لاکھ روپیہ کی درخواست شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے تھی جب مدار المہام سے التماس کیا تو اونہوں نے مکرر دیوان تھے ہی اس طرح سے گوش گذار خدمت کر کہا تا کہ مزاج مبارک غدر کا آگیا تھا کہ ہر وقت اسقدر روپیہ طلب کرتے تھے پیاپے حکم صادر ہوا بہادر مذکور نے گزارش کی سرکار کا جو ملک سپاہ کی تنخواہ کے بدلے میں ہے اگر اوسمیں منظور ہو تو حساب حاضر ہے ملاحظہ فرما لیجیے اول تو صاحب دفتر مال لالہ بہادر وغیرہ آئے اور جب دیکھا تو اس حیلہ سے کام نہیں نکلتا کہنے لگا کہ حساب کا ہیکا ہے خسارہ دریا کا ہے اسقدر سرکار روائی مناسب ہے تب بہادر ممدوح نے عرض کیا کہ اگر انکو خسارہ کا رفع منظور ہے تو امرا اور جاگیردار وغیرہ اور ہی میں سے روپیہ لینا چاہئے میں بھی اپنی معاش میں سے اپنی حیثیت کے موافق دو لاکھ روپیہ دینے پر راضی ہوں پس سراج الملک بہادر اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے یہ کہنے لگے کہ خود تو مالک میں رعایت فرماتے ہیں لوگ بجواتا ہوں جمعیت روانہ کرتا ہوں ملک سب ضبط کر لیتا ہوں کسی تعلقہ دار آمادہ ہے جو مدار المہام کیطرف سے نقشہ فساد کا نظر آیا شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دوبارہ حضور میں اطلاع دی اور عرض کرائی کہ مدار المہام کا ارادہ اور معلوم ہوتا ہے خداوند نعمت ولینعمت ہیں مجکو سرکار دولتمدار کے فرمان والاشان سے ہرگز گریز نہیں ایک آدمی سرکار کا کافی ہے جو حکم لے آوے واسطے اطاعت امر کے دل و جان سے حاضر ہوں کسی بات کا عذر نہیں ہے کارپردازوں سے تو سب طرح سے مقابلہ پر آمادہ ہوں پہلو تہی کسی صورت سے نہیں کر سکتا ہوں اپنے ہمراہ والوں میں عربوں اور روہیلوں کی نگہداشت ہوئی تو جمیں دو ماہ تقسیم ہوا صورت غدر کی بند ہوئی خود بدولت نے استفسار فرما کے ارشاد کیا کہ اگر دیوان اور ایسے بڑے امیر کے بیچ میں مناقشہ ہوا تو ضرور فتنہ عظیم برپا ہوگا۔ چونکہ عنایت الٰہی شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے حال پر سابق سے ہی چلی آتی تھی اور روز افزوں مہربان ہو کر صاف کہلا بھیجا کہ ہم فقط سراج الملک کے کہنے سے اسقدر روپیہ تم سے ایکمرتبہ نہیں چاہتے تھے اگر تم سے ایک مشت سبیل نہیں ہو سکتی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں بتدریج ادا کر دینا۔ ہمارا حکم ہی نافذ ہوتا ہے اور تمہی ہمارے نہیں ہوتا پس شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے دو لاکھ روپیہ نقد گذرانے اور باقی کیواسطے دو لاکھ سالانہ

مقرر ہوئے چنانچہ ادسکی دستاویز تحریر ہوئی خود بدولت خوشنود اور آپ بھی مطالبہ سے بیفکر ہوئے اور بقدر فوج اپنی ہمراہی سے تخفیف کردی کہ خرچ و آمدنی اپنی سرکار مین مساوی ہوا اور نگہداشت سب برطرف ہوئی پس ماہ رجب مین منور الملک بہادر کو مرض استسقا کا عارض ہوا چونکہ حضور خود بدولت انکو بہت چاہتے تھے اور وہ بھی نہایت مطیع و فرمانبردار تھے کئی مرتبہ عیادت کے لیے تشریف لائے اور صاحبزادونمین سے اول روشن الدولہ بعد ذوالفقار الملک قمر الملک ظفر الملک اور فرزند صمصام الملک کے اور بیگماتون سے محل جہان پرور بیگم صاحبہ و جمال النسا بیگم صاحبہ و انجم النسا بیگم و حشمت النسا بیگم صاحبہ بہو شمس الامرا بہادر امیر کبیر بین یہ لوگ بھی ایک ایک مرتبہ سبب قرابت قریبہ کے جاکر دیکھہ دیکھہ آئے و جمادی الثانی کے مہینے مین کروڑ گیری بلدہ کی راجہ نانک بخش کی معزولی ہونے سے راجہ بالمکند کو ملی۔ سوا امام مسقط نے کچھ تحفہ نواب کے لیے بھجوایا اور بمعرفت رزیڈنٹ کی گذرا نواب ممدوح نے وہ تحفہ انہین کو عنایت کردیا اور سکھونمے طلب تنخواہ کیلیے غلو کیا اور پانچ چار ہزار روپیہ رونق علیخان بہادر کی جاگیر سے آرہے تھے اونہون نے بلدہ کے قریب اثنای راہ مین چھین لیے پس اسواسطے تنبیہ سکھون کے شمس الامرا بہادر کی جمعیت مامور ہوکر چشمہ کے قریب جا اوتری اور آخر شوال مین دو شخصون نے بھوی کے لباس مین آکر سوناجی پنڈت دفتر دار سرکار علاقہ داری ریان راجہ شام راج کو دھوکے مین پکڑ لیا اور ایک تنگ و تاریک حجرے مین کنارے لگاکر بیٹھہ گئے اور چند مطالبون کی درخواست کی جب اونہون نے اپنے مدعا پیش کئے تو حضور اور سراج الملک بہادر اور جملہ ارکان دولت کو پنڈت جی کی خلاصی کی فکر ہوئی اچھے اچھے لوگ آکر سمجھانے لگے سراج الملک بہادر کی طرف سے بھی فہمائش کی گئی آٹھہ دس روز تک اسکا چرچا رہا اونہون نے کسی کا کہنا نہ مانا اور اپنی سفاکی سے چار دیواری کی پناہ مین دلیر ہوکر جسکو چاہتے تھے زبان پر جو آتا تھا کہتے تھے اور ارکین دولت کی بیوفائیان بیان کرتے تھے اور اصل مقدمات اور اپنی جان بخشی اور پنڈت جی کی رہائی کیلیے عہد انگریزی کی اطمینان چاہتے تھے آخرکار یہ انجام ہوا کہ حسب الارشاد و لاور نواز جنگ محمد خان رسالدار نے جاکر ایسی شائستہ تدبیر کی کہ سوناجی پنڈت زندہ نکل آئے

اور وہ دونون مارے گئے خود بدولت نے سنکر فرمایا خوب ہوا اونکی لاشین گورک املی کے درخت سے لٹکا دو تا کہ لوگ عبرت حاصل کرین اور بار دیگر ایسا عمل نہ کرین الامین ماہ ذی الحجہ مین تمام پٹھان اور جمعدار وغیرہ در دولت پر آئے اور دنگا و فساد کیا اور محرم کی پانچوین تاریخ سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین منور الملک بہادر نے وفات پائی خود بدولت نے اونکے دفن ہونے تک خاصہ تناول نفرمایا اور لنگر نکالنے کو منع کیا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے بھی اپنا لنگر موقوف رکھا اور افتخار الملک شجاع الدین خان بہادر نماز جنازہ کیلئے مکہ مسجد مین آئے اور بعد ادائے نماز و فاتحہ کے بہت آبدیدہ ہوئے پس سکھونے دو مہاجن ساکن کاروان کو اونکے راہ مین پکڑ لیا اور اندکیری مین جہان اونکی چھاونی ہے لیجا کر نگرانی مین رکھا اور یہ شہرت دی کہ جبتک ہماری تنخواہ کا فیصلہ نہوگا ہم انکو نہ چھوڑین گے اور اپنی تنخواہ کے سب روپئے اونسے لینگے خود نے یہ سنکر پٹھان اور جمعدار لوگ جو بوجہ نہ ملنے اپنی تنخواہ کے آمادہ فساد کے بیٹھے تھے ان سے فرمایا کہ تم جا کر سکھون سے مہاجنونکو چھڑالاؤ ہم تمہاری تنخواہ لوا دینگے فوراً اس بات کے سنتے ہی کل جمعدار اور پٹھان وغیرہ ہان جا اوترے وہ بھی ہزار دو ہزار تھے کچھ خاطر مین نہ لائے من بعد عربی لوگ مدد کیلئے روانہ ہوئے اور لینے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے حسب الامر آمادہ ہوئے چونکہ جمعیت سرکاری نشیب مین مابین تالاب میر عالم بہادر اور دریائے موسی کے اوترے ہوئے تھے اور وہ ٹیلون اور پہاڑونکی بلندی پر تھیم تھے کدال اور پہاوڑے لیکر میدان پر جا بیٹھے اور کہنے لگے کہ ہم اسکو توڑے ڈالتے ہین بلکہ اور سبکو غرق آب کئے دیتے ہین پھر کئی روز مین بعد بڑی حجت و تکرار کے مدبر جنگ عبد اللہ ابن علیخان اور جانباز جنگ عمر ابن عوض خان ان دو جمعدارونے عربونکے سکھون کے جمعدارون کو بلوایا اور اونکو راضی کر کے چھیانوے ہزار روپیہ نقد دیکر ساہوکارونکو چھڑا لیا اور خوشی کی توپین چلائین اور بندوقین جلاتے ہوئے چلے آئے اوسکے بعد سب جمعیت برخاست ہو گئی اور فیصلہ ہو گیا اور ماہ صفر مین کلیانی سے خبر آئی کہ مہنا صاحب نے وفات پائی اور حسب الارشاد محمد وزیر واسطے ضبط مال و اسباب کے روانہ ہوئے اور تمام مال متروکہ اونکا اونتیس ہزار روپیہ نقد اور چھ سو اشرفیاں خزانہ مین داخل کین اور ماہ ربیع الاول مین تمام صاحبزادے

تنخواہ ضبط کرنیکو متعین آئے مگر کچھ بندوبست نہوا پھر ماہ مذکور کی ۲۴ تاریخ چہارشنبہ کے روز حسن علیخان طالب الملک کوتوال ہوئے اور انکا ایک لڑکا تھا جسکی عمر گیارہ سال کی تھی حراست کے کام پر مامور ہوا اور محمد سعید نام حبشی خواجہ سرا جو سابق سے پیشدست حسنعلی خان کا تھا مختار خدمت رہا اور اس مہینہ کی ۲۵ تاریخ جنرل فریزر صاحب خدمت سفارت سے استعفا دیکر لندن کو چلے گئے پھر جمادی الاولی کی ساتوین تاریخ جمعدار اور افغان رکابدار دولتسرا سراج الملک بہادر مین دنگہ ہوا اور اسی مہینہ کی ۲۶ تاریخ دوشنبہ کے روز کرنیل جانلو صاحب بجای جنرل فریزر صاحب کے کوٹھی مین داخل ہوئے اور بعد ورود کرنیل مذکور کے کئی دربار ہوئے اور برابر سپاہ کنٹنجنٹ کی تنخواہ کے بارہ مین گفتگو رہی آخرکار خود دولت نے کل کیا دس لاکھ روپئے کا ملک انجملہ چہتیس لاکہ بابت تنخواہ اور باقی اخراجات دیہات و قرضہ وغیرہ سابق مین اپنے احاطہ قلم رو سے اونکی سپرد کرکے ہر وقت کے تقاضہ کو دفع کیا چنانچہ اسکا مفصل بیان انشاء اللہ تعالی دفتر سوم کے آخر مین آویگا پھر شعبان کی تیرہوین تاریخ شنبہ کے روز مہر خاص اس تمامہ پر کرکے عنایت کیا اور اسی روز ایک پہر شب گذرے ہیضہ وبائی کی بیماری سے جہان پرور بیگم صاحبہ خاص زوجہ مغفرت منزل نے وفات پائی اور اسی مہینہ کی سترہوین تاریخ میر فیض الدین پسر کلان مقبل علیخان بہادر نے بہی اس صدمہ کے سبب سے وفات پائی اور ۱۸ تاریخ جمعہ کی شب مین سراج الملک بہادر نے بہی کوچ فرمایا اور ۲۱ تاریخ پہر بالک بخش کروڑگیری کی خدمت پر بالمکند کے معزول ہونے کے بعد مامور و مقرر ہوا اور اسی مہینے کی ۲۲ تاریخ منگل کے روز سالار جنگ بہادر فرزند شجاع الدولہ بہادر ابن منیر الملک بہادر مرحوم تیس سال کی عمر مین دیوانی کی موروثی خدمت پر سرفراز ہوئے اور اونکے ساتھہ راجہ نریندر پرشاد پسر راجہ بالا پرشاد ابن لالہ چندو لال بہی چوبیس سال کی عمر مین پیشکاری جدی کی خدمت پر مامور ہوئے اور نیز بدستور جانشین صدر الصدور صدارت پر متمکن ہوئے اور قلعہ کے کام پر فرزند قلعہ دار چار سال کے لیے بحال ہوئے چونکہ یہ سب ارکان دولت کمسن اور نوجوان ہین اس لیے کسی شخص نے

ان سب کا مادہ تاریخ یہ لکھا ہی ع ثمرآمد ریاست جملہ بازی گاہ طفلان شد۔ لیکن یہ بات غلط ہو اس لیے کہ سالار جنگ بہادر گو جوان ہین مگر اپنی تدبیر و حسن انتظامی کے اعتبار سے پیر ہین وعلی ہذا القیاس۔ پہر ۲۵ تاریخ جہان پرور بیگم صاحبہ کے مواضعات ضبط کرنے کا حکم ہوا میر بادشاہ اونکے فرزند سکر سیانہ مین سوار ہوکر کوٹہی کو چلے گئے کرنل لو نے اون سے ملاقات نہ کی اور حضور مین رقعہ لکھا حضرت نے سیف جنگ سے یہ فرمایا وہ جاکر اونکو سمجہا کر لے آئے اور اسی مہینہ کے اخیر تاریخ چہارشنبہ کے روز معظم الملک محمد بدر الدین خان بہادر نے وفات پائی مادہ تاریخ اونکی وفات کا فی البدیہہ راقم نے یہ کہا ہو (حیف معظم الملک) اور ماہ شوال مین اخبار سے معلوم ہوا کہ شیراز مین برابر ایک پہر تک زلزلہ عظیم رہا اسمین بقول بعض ۱۵ ہزار اور بقول بعض ۲۰ ہزار آدمی اور اسی قدر جانور تلف ہوے اور ماہ ذیحجہ کو کرنل لو بہادر ہی جان الکنڈر لندرسی پی بس بی بہادر کی جگہہ تبدیل ہوکر روانہ ولایت کے ہوے اور ۱۰ تاریخ کو بندگان عالی نے تہنیت عید کا دربار مرتب کیا اور صاحبزادے کبیر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر اور روشن الدولہ جہانگیر خان بہادر مع چند دیگر برادر زادون کے بولائے گئے فرزندون اور برادرزادون اور دیوان و پیشکار کے نواب صاحب نے نذرین لین اور باقی کی نذرین لینے کے لیے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو حکم ہوا امیر صاحب باجاہ و توقیر حسب الحکم والا جمعداران و منصبداران و اہلکاران وغیرہ سے جو جو حاضر تہے نذرین لے لیکر کشتی مین رکہتے گئے اور فارغ ہونے کے بعد حسب معمول خود بدولت برخاست ہوے اور سہ پہر تک صاحبزادے بہی اپنی اپنی دولتسرا کو روانہ ہوے۔ بعد ازان حضور پر نور آخر ماہ مین واسطے تفریح طبع کے سرورنگر مین رونق افروز ہوکر چاند رات کے روز داخل بلدہ ہوگئے واضح ہو کہ سن جلوس سے ۱۲۶۹ھ ہجری کے اسی ماہ کے آخر تک نواب صاحب کی مدت سلطنت ۲۵ سال ایک ماہ ۱۱ روز ہوتی ہے سن شریف حضرت کا ۱۲ سال کا ہے اور خیریت سے جناب سلطنت مآب کے

دو صاحبزادے ہیں اول عنوان صحیفۂ دولت دیباچہ کتاب خلافت کامگار مظہر لطف پروردگار سخن پناہ خورشید نگاہ پیش بین خرد گزین وفا کیش دور اندیش قدر انداز فیروز زر روز دوست نواز دشمن سوز شہسوار گردون وقار قوت بازوے شجاعت رونق چہرۂ وجاہت فروغ دودمان زیب انجمن خاندان درۃ التاج جہانبانی زینت اورنگ کشورستانی آرائش میدان جرأت پیرائش ایوان عفت دین پرور ہمایون اختر مانع مناہی دافع ملاہی برگزیدہ اخلاق مرشد زادۂ انفس و آفاق باعث افتخار افضل الدولہ تہنیت علی خان بہادر سے نصرت و اقبال رابو دے رکاب اندر رکاب ؎ نصرت و تائید رابادی عنان اندر عنان لازالت شمس اقباله ونواله مشرقة فی الافاق مادامت فی لمعاتھم اثار الشی والاشراق ۔ دوسرے روشن الدولہ میر جہانگیر علی خان بہادر ترمیم نصف فوقانی چار منار کی اور بنا پل دروازہ پر چادر گھاٹ کے کہ جس کا ذکر آئندہ آتا ہے اور حویلی کہنہ کے اندر راحت محل یہ سب عمارات نواب صاحب نے ہی تیار کرائی ہین ۔ الحاصل (۱۳۶) سال ریاست شش صوبہ دکن کے زیر فرمان اولاد امجاد نواب مغفرت مآب آصفجاہ نظام الملک بہادر طاب ثراہ کی ہے اللّٰھم زد فزد و ثمّ زد سے تا ہو رونق عارض تابان پہ مہر و ماہ کے ہو سدہ یاملا مون ولاۓ آصفجاہ کے

خاتمہ دفتر دوم

دفتر دوم کے خاتمہ میں بیان ہے بعض بلاد اور اماکن و قلعجات مملکت دکن کے تعمیر ہونے کا اور اس نواح کے چند رسومات عامہ کا اور خاص حیدرآباد کے بعض بعض مقامات کی وجہ تسمیہ اور وہان کے محلات و باغات نامی کے بیان میں مع ضمیمہ احوال راجہ چندولال اور گوشوارہ صوبجات کے ۔ پوشیدہ نرہے کہ اب راقم مختصر طور پر عمارات نامدار کا بیان کرتا ہے کہ جنکے حالات بالا نہین مذکور ہوے ہین اور نیز

تتمہ دوم

ارکان دولت کا بیان

نواب صلابت جنگ کا بیان

چند مقامات اور رسومات اس دیار کے جو خواص و عام مین مشہور ہین اور اونکی معلومات کی طرف طبیعت ہر صغیر و کبیر کی مائل ہے چونکہ عند التالیف اوراق گذشتہ کے کتب سابقہ سے التقاط و استنباط کیا تہا لہذا انکا مرتبہ تحریر مین لانا ترک کرنے سے اولیٰ و انسب سمجھکر اسجگہہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے اور حقیقت بلدہ کے خاص اون باغات و عمارات کی کہ جو وسعت و رفعت مین بے مثل اور نضارت و لطافت میں بے بدل ہین چونکہ یہ معاملہ روبرو کا ہے لہذا اس امر کو ضروری جانکر ملحق کرتا ہے تاکہ ارمغان یعنی بدلہ و تحفہ مردمان آئندہ کا ہو۔

قلعہ دولت آباد کی بنا کا ذکر

واضح ہو کہ قلعہ دولت آباد مملکت دکن میں سب سے پہلے تعمیر ہوا ہے جسکی بنا راجہ ایل نے ڈالی ہے پس بسبب گردش دور دوار کے رام دیو کے تصرف مین آیا اور سنہ ۶۹۳ ہجری مین بقول بعض علاء الدین برادر زادہ سلطان جلال الدین خلجی والی دہلی کا اور بقول بعض کے خود سلطان بنفس نفیس افواج شایستہ سے ورود کرکے بعد قتل کثیر کے مال کثیر قبضہ تصرف مین لایا اور باج و خراج مقرر کرکے نہضت فرمائی یہ ابتدا حکومت اہل اسلام کی اس نواح مین ہے۔ ازان بعد سب سے پہلا حاکم مستقل سرزمین دکن کا حسن کانگوئی بہمنی ہوا ہے اور اوسکے عہد حکومت سے اسوقت تک اسلامیون ہی کے قبضہ مین ہے چنانچہ ماسبق مذکور ہوا ہے اور جبکہ رام دیو راہی عدم ہوا اور اوسکا فرزند فرمان روا ہوا وہ بسبب چند حرکات ناشایستہ کے ملک نائب کے ہاتھہ سے نہایت بدترین افعال سے مقتول ہوا پس بوجہ تغیرات زمانہ کے دودمان شاہان نظام شاہیہ کے تصرف مین آیا اور سنہ ۱۰۴۳ ہجری مین شاہجہان کے عہد حکومت مین مہابت خانکی سعی سے ملحق ممالک محروسہ تیموریون کا ہوا اور اب زیر تصرف دودمان آصفیہ کے ہے اسکا اصل نام دہارانگر اور دیوگڈہ ہے سلطان محمد تغلق شاہ نے اسکی شہرپناہ بنواکر دولت آباد نام رکہا ہے اور ملک ہند کی کتب تواریخ مین مرقوم ہے

کہ دولاکھہ سنگتراش راجہ مذکور کے اہتمام سے واسطے تیاری قلعہ سطور اور کوہ ایلورہ کے ملازم و مامور تھے۔

کہتے ہین کہ ان استادان سبک کار چابک دست فرہاد فن نے رنگ رنگ کی مورتین اور قسم قسم کے مکان اس جگہہ تراشے ہین کہ واسطے نظارگیان اس ملک کے جبل مذکور کو آئینہ نگار خانہ چین کیا ہے اور نہایت خوش اسلوبی سے اونہون نے اپنے کمال کی داد دی ہے فی الواقع سنگ خارا سے موم کا کام لیا ہے جو لوگ کہ دیکھہ آئے جب ذکر کرتے ہین تو بہت شمار و تعریف سے اوسکو یاد کرتے ہین اور اون بنانے والون کو آفرین کہتے ہین مدراجون کی ایک تواریخ مترجمہ زبان انگریزی مین یہ لکہا ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام سے پانسو سال قبل جَین پنتہون کے زمانہ مین ایلورہ کے مغاک اور مورتین بنی ہین اونکے بعد جب برہمنون کی ترقی ہوئی اور فن سنگتراشی کا مرتبہ کمال کو پہونچا تو اکثر صورتین حیرت افزا اور صنعتین ہوش ربا اختراع کی ہین

قلعہ آسیر کی بنیاد کا ذکر

قلعہ آسیر آسا نام ایک اہیر نے احداث کیا ہے چنانچہ اصل لفظ آسا اہیر ہے کثرت استعمال اور مرور دہور سے اوسکے تین حرف یعنی دو الف اور ایک حرف ہے ساقط ہوکر (آسا اہیر) کا آسیر ہوگیا ہے اور اہیر گائی بیلون کے چرانے والے کو کہتے ہین اور (آسا) صوبہ خاندیس کے عمدہ زمینداروں مین سے تہا اوسکے آبا و اجداد سات سو برس سے اس کوہ رفعت شکوہ کے پناہ مین رہنے والے تہے اور ابتدا مین اوسکو اس لئے حفاظت و نگہبانی مویشی کے مٹی اور پتہر سے بنالیا تہا جب آسا کا وقت آیا چونکہ وہ اقتدار زیادہ رکہتا تہا قدیم دیوارونکو توڑکر حصار سنگ و گچ کا بکمال متانت و لیاقت سے بنایا لہذا اوسیکے نام سے اس قلعہ نے شہرت پائی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

—⁂—

بلدہ برہانپور و زین آباد کی تعمیر ہونیکا بیان

شہر برہانپور نصیر خان فاروقی نے حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ کے نام سے ۸۰۱ھ مین اور زین آباد جناب شیخ مخدوم زین الحق زین الدین نور اللہ مضجعہ کے نام سے بسایا ہے۔ اور برہانپور کی فصیل خود مغفرت مآب نے بنوائی ہے۔

بنا کالا چبوترہ اور شہر اورنگ آباد کے بیان مین

احمد نگر کا چبوترہ سلطان نظام بحری نے واسطے تماشے جنگ افیال کے احداث کیا ہے اور شہر اورنگ آباد ۱۰۲۳ھ ہجری مین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے آباد کیا ہے

گولکنڈہ و قدیم پل و شہر حیدر آباد و چہار منارہ و مکہ مسجد کے احداث کے بیان مین

گولکنڈہ کا قلعہ ابتداءً کشن راو مرزبان نے اینٹ و مٹی سے بنایا تھا ازان بعد ابراہیم قطب شاہ نے مصطفی خان کی درخواست سے سنگ و گچ سے مستحکم کیا ہے چونکہ قلعہ مذکور دار السلطنت قطب شاہیون کا تھا اور دریای موسی قریب تھا شہزادہ سے سلطان محمد قلی کے کہ شکار دوست شخص تھا اور اسطرف صحرا خوشگوار سبزہ دار واسطے عام ممانعت عبور صادر و وارد کے تہا۔ کہتے ہین کہ اسکی تعمیر مین چہیانوے ہزار روپے صرف ہوئے ہین پس سال کے تفاوت مین ۱۰۰۶ھ کے اندر حسب الارشاد سلطان قلی کے اس شہر کی بنا قائم ہوئی چہ سال کی مدت مین کام معمورہ کا مع عمارات نو تعمیر شدہ کے تیار ہوا ہے چنانچہ فی الجملہ محدثات اور اماکن سلاطین قطب شاہیہ کی طرف اشارہ کہ جنمین سے بعض ویران اور بعض منہدم ہوگئی ہین دفتر دوم مین کیا ہے اور بنا شہر کا مادہ تاریخ یا حافظ ہے اسوقت شہر بے حصار تہا۔ پس مبارز خان نے اوسکی فصیل کی بنا ڈالی اور نواب آصفجاہ نے اوسکو تمام کیا۔ کہتے ہین کہ اول چار منار کی جگہ پر ایک بڑا دیول تھا بعد ازان ان عمارات عالیہ کی ترمیم ہوئی جسکی بلندی (۷۶) گز ہے اور مسجد مکہ کی کسی نے تاریخ بیت العتیق بیان کی ہے اور چونکہ لغت عربی

دفتر دوم

مین عتیق خانہ کعبہ کو کہتے ہین شاید وجہ تسمیہ اسکی یہی ہو اور ایک قطعہ کے حاشیہ پر یہ لکھا ہے کہ محمد قلی قطبشاہ سے ابوالحسن تاناشاہ تک آٹھ لاکھ روپئے اوسکی تیاری مین صرف ہوئے ہین اور اُسکا حصار ۱۰۰۰ھ مین جیسا کہ کتبہ سے ظاہر ہوتا ہے بنا ہے اور راقم نے جو اسکا ارتفاع چھت پر چڑھکر شاقول واشن سے ناپا تو جانب شمال سطح فوقانی چبوترہ سے بالنگر زیر کے فور تک چار انگشت کم (۲۳) گز ہوا غرضکہ سطح زمین سے چھت تک کم و بیش ۲۶ گز معماری کے بلندی و فسحت ہی۔

ذکر کلان نال صاحب

خبر ہے کہ جناب سید الشہدا حسین علیہ السلام کے سر مبارک پر معرکہ کربلا میں حضرت سرور عالم صلعم کا خود مبارک تھا اور وقت لڑائی کے خود کی بنی کا ٹکڑا جسکو نعل کہتے ہین کٹکر گر پڑا تھا بعد مرور دہور زائرین ہین سے کسی نے اوسکو پڑا پایا پس وہ رفتہ رفتہ عادل شاہیون کے وقتین دست بدست بمقام بیجاپور مین آیا اور وہان کے سلطان عصر نے اوس ریزہ کو روپے کے تعویذ مین رکھا اور اوس پر صندل لگاکر لفظ اللہ کی صورت پر علم بنواکر ہمیشہ عشرہ محرم مین ایستادہ کرکے آداب نیاز مندی کے ساتھ رسوم تعزیت اوس جناب کی ادا کیا کرتا کچھ زمانہ تک یہ دستور جاری رہا جب سلطنت تباہ ہوگئی تو علم مذکور خاص حیدرآباد مین آیا اور ہنوز بدستور سابق متصل دہلی دروازہ کے نصب ہوا کرتا ہے اور ہر خاص و عام وہان حاضر ہوکر عود جلاتے ہین اور پہول چڑہاتے ہین اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ پڑہتے ہین اور چونکہ شب عاشورہ مین اسکے نکالنے کا ہی معمول ہے بسبب علم کی سواری مین خلقت کی کثرت اور روشنی کی گرمی اور عود کی خوشبو قابل دید ہوتی ہے تمام شہر کے لوگ یک جگہ جمع ہوتے ہین اور لطف یہ ہے کہ بجز نوع انسان کے کسی قسم کا حیوان سواری میں آنے نہین پاتا صرف آدمی ہی آدمی ہوتے ہین

حسینی علم کا بیان

سنا جاتا ہے کہ آغا علی ایک شخص نے واسطے زیارت بقعۂ متبرکہ کے وطن مالوف سے سفر کیا تھا پس رفتہ رفتہ جب آغا ئی موصوف مدینہ طیبہ مین وارد ہوا تو وہان ایک شمشیر حضرت امام جعفر صادق کے ہاتھ کی اوسکو ہاتھ لگی پس وہ بزرگ اوسکو لئے ہوئے کربلا مین آئے اور اپنے

اپنے زمانہ اقامت مین وہانکے ایک آہنی علم منوالیا اور شمشیر مذکور کو قبضہ سے علحدہ کر کے علم جدید کے وسط مین نصب کر دیا اور چند روز کے بعد علم کو لئے ہوے ارادہ دکن کا کیا چونکہ اوس زمانہ مین عہد قطب شاہیوں کا تہا پادشاہ عصر نے جبکہ یہ سُنا تو نہایت خواہش سے اوسکو طلب کیا اور علم مذکور جبکہ قریب شہر پناہ کے آیا تو سلطان خود استقبال کے لئے نکلا اور کمال تعظیم و تکریم کے ساتہہ لایا جس مکان مین اب ہے وہ اوسوقت غوب رویہ تہا اسمین رکہا اور اوسکو طلا کیا اور علی الدوام محرم کے عشرہ شریف مین وہین ایستادہ کرنیکا حکم دیا اور واسطے عود اور پہول اور مجاورین کے گذر اوقات کے لئے وجہ کفاف اپنی سرکار سے مقرر کیا پس مسمیٰ داراب بیگ نبیرہ آغا علی نے مکان مذکور کو شروع کیا اور نقار خانے اور خانقاہ مین دو طرفہ نوبت مین نوبت مین نوبت اونکی خدمت آغای موصوف کی اولاد کے متعلق ہے اور ہر عشرہ مین بندگان عالی سے لیکر ادنی ادنی آدمی تک وزیر امیر جمعدار سُنی شیعہ حتیٰ کہ ہنود بہی اپنے مقدور کے موافق تجمل کر کے لنگر کہ جسکا تذکرہ قریب کیا جاویگا وہان چڑہاتے مین اور ثواب فاتحہ کا ہدیہ ارواح طیبین شہداء کربلا کا کرتے ہین اس ضمن مین چراغی کے ہزار بارہ سو روپے سواے مدد معاش کے سرکار کی طرف سے آغا صاحب کی اولاد کو ملجاتے ہین۔

چشمۂ بی بی کی وجہ تسمیہ

حیات بخشی بیگم عرف بی بی ماصاحبہ والدہ عبداللہ قطب شاہ کی شہر کے جانب جنوب ایک صحرا خوش دیکہکر کہ وہان ایک چہوٹی سی پہاڑی پر ایک چشمہ تہا کبہی کبہی جاکر سیر کیا کرتی تہین تغیرات زمانہ سے اوس چشمہ کا نام خود بخود بی بی کا چشمہ مقرر ہوگیا چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک نام جسکا اطلاق کثیر افراد پر آتا ہے اور وہ مطلق کہا جاوے تو مخاطبین اور سامعین کا ذہن فرد کامل کی طرف منتقل ہوتا ہے جیسا کہ اگر کوئی شخص کہے ہم مدینہ کو جاتے ہین تو سامع اوس سے فوراً مدینہ منورہ سمجہیگا حالانکہ مدینہ ہر شہر کو کہتے و بولتے ہین پس اس قاعدہ کے اعتبار سے بی بی کے نام سے مراد جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیکر بندگان خدا نے وہان چلہ بنایا اور اکثر مکان بہی اوسکے اردگرد بنوائے ہین اب صغیر و کبیر خاص و عام

واسطے غسل کے رود بلا جا کر پنجشنبہ کو جایا کرتے ہین او منتین مانگتے ہین اور نیازین کرتے ہین اور اوسکا ثواب حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کی روح پر فتوح پر گذرانتے ہین

لنگر کے ابتدا کا بیان

نقل ہے کہ عبد اللہ قطب شاہ تیرہوین ذیحجہ کو ہاتھی پر جسکا نام من مورت تہا سوار تہا کہ دفعتہً وہ ہاتھی مست ہوگیا اور جنگل کی راہ لی لوگ جلو کے پریشان اور تمام خلقت سراسیمہ ہوگئی۔ حیات بخشی بیگم بی بی ماصاحبہ نے اپنی الفت مادری سے بیقرار ہوکر نہایت لجاجت والحاح سے جناب باری مین واسطہ امام حسین علیہ السلام کا دیکے یہ عرض کی کہ اگر میرا شہزادہ سلامت آویگا تو مین ایک لنگر سونے کا ہاتھی کے لنگر کے ہموزن بناکر حسینی علم کے پاس لیجاؤنگی اور وہین اوسکے ٹکڑے کرکے فقرا اور مساکین پر تقسیم کرونگی جب دو ایک دن گزر گئے تو بی بی موصوف نے جہاڑ جہاڑ توشے اور کوزے بندھوا دئے اس خیال سے کہ اگر ہاتھی کسی جہاڑ کے تلے سے نکلے تو شاید میرا شاہزادہ کچہ کہالے اور کچہ بہوک سے نجات ہو۔ کہتے ہین کہ ایک مہینہ تین دن کے بعد محرم کی سولہوین تاریخ کو ہاتھی کی مستی اوتری اور شہزادہ جان سے سلامت مکان کو واپس آیا۔ پس بی بی ماصاحبہ نے اپنے حسب وعدہ بارہ سیر سونے کا لنگر بنوا کر شہزادہ کی کمر سے باندہکر نہایت جلوس کے ساتھ حسینی علم کو لے گئین اور وہان پہونچکر اوسکے ٹکڑے کرکے غربا و محتاجونکو تقسیم کردے۔ واضح ہو کہ محرم الحرام کے عشرہ مین رسم لنگر کشی ہر خاص و عام کی اس شہر مین اسی روز سے ایجاد ہوئی ہے چنانچہ اسوقت تک رائج ہے۔ اور یہ بہی جاننا چاہئے کہ سورت کی صورت کلی جو اب مشہور ہے سابق مین یادشاہی فیلخانہ تہا اور وہان ہی سورت مورت نام ہاتھی خاص سواری کے بندہا کرتے تہے۔

علم بی بی کا بیان

چونکہ بی بی ماصاحبہ شیعہ مذہب کے ساتہہ متصف تہین اور علمون کے ساتہہ اونکو اعتقاد تہا پس ایک علم اللہ محمد علی

تتمہ دفتر دوم

ان اسمامتبرکہ کا بخط طغرا حیدر رضد نگار کے اہتمام سے بنواکر شہر کے باہر شرق کی طرف ایستادہ کیا اور خرچ روشنی اور تجمل سواری کا سرکار سے مقرر ہوا اس سبب سے لوگ اسکو بی بی کا علم کہتے ہین اور بعض لوگ حیدر کا علم بھی بولتے ہین

جبل کہپرا کے عرس کا بیان

شہر سے شمال کیطرف چھ کوس کے فاصلہ پر موضع کہپرا کے قریب جو ایک پہاڑ واقع ہی اور عوام الناس اوسکو مولا کا پہاڑ کہتے ہین اسکی یہ وجہ ہی کہ سابق مین اس پہاڑ پر ایک راما سامی کا دیول تھا اور ہنود سال بھر مین ایکبار تبہ اسکی جاترا کیا کرتے تھے انہین ایام مین ستر ہوین رجب کو یعقوب نام حبشی نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک شخص نے آکر یہ کہا ہے کہ تمکو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے یاد کیا ہے حبشی مذکور بعد ازحت حالت خواب مین اسکے ساتھ ہولیا اور قاصد مذکور اوسکو لئے ہوے بالاے کوہ گیا حبشی کیا دیکھتا ہے کہ جناب امام علیہ السلام ہاتھ ٹیکے ہوے رونق افروز ہوا ہین اور جناب کے بازو پر تیر و کمان رکھا ہے پس حبشی آداب نیاز بجالا کر آنجناب کے روبرو کھڑا ہوا جب صبح ہوئی حبشی پالکی مین سوار ہو کر پہاڑ کو گیا اور جس جگہہ کہ عالم مثال مین حضرت کو تشریف فرما دیکھا تھا وہان جا کر جو نظر کی تو اوس سنگ خارا پر نشان حضرت کے ہاتھ کا پایا لہذا اس تقدیر پر اپنے خواب کو سچا جانا اور اسیجگہہ ایک محراب بنوائی اور دست مبارک کے نشان کو تراش کر اوسمین معلق قائم کیا پس کبھی کبھی آپ فاتحہ کے لئے جایا کرتا تھا یہ فعل ہنود کو ناگوار معلوم ہوا اس لئے وہ کشیدہ خاطر اور متردد الحال رہتے تھے پس جب اونکی جاترا کا وقت آیا تو بدستور اونھون نے میلا کیا حسن اتفاق سے ابراہیم قطبشاہ اسی شب کو مقام بالا حصار قلعہ گولکنڈہ پر چڑھے اور شمال کیطرف چونکہ فضاء صحرا مین روشنی معلوم ہوئی دریافت کیا کہ یہ کیا سبب ہے قوم ہنود سے راے راؤ نامی نے کہ جو منظور نظر سلطان کا تھا اور ہر وقت حاضر رہتا تھا یہ بیان کیا کہ یہ کہپڑے کا پہاڑ ہی اور اسپر مسلمانون نے حضرت علی رض کا چلہ بنایا ہی اور آجکی تاریخ اکثر جمع ہو کر جشن کیا کرتے ہین سلطان نے فرمایا کہ اگر فی الواقع ایسا ہی ہی تو ما بدولت بھی ارادہ کرینگے اونے جب یہ سنا تو چونکہ پہلے ہی سے تنگ تھے لہذا

اپنے بت کو وہان سے لیجاکے چڑیال کے پہاڑ پر جو وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر ہی جا رکھا اور دیول کو سمار کر ڈالا اور وہان کے دونون پوجاری اور نگیا اور ملنگا مسلمان ہوکر وہین کے مجاور مقرر ہوگئے پس بادشاہ اپنے حسب فرمان تیرہوین رجب کو جو جناب شاہ مردان کی وفات کی تاریخ ہی وہان گیا اور جشن مولود جناب رسالتماب صلعم کا ترتیب دیا اوسکے بعد وہان سے فارغ ہوکر دوسری پہاڑی پر جو اوسکے قریب ہے حضور پرنور صلعم کا قدم شریف رکھوایا پس رجب کی سترہوین کو کہ جس شب مین جبشی نے خواب دیکھا تھا عرس اوس جناب ولایت مآب رضہ کا معین و مقرر ہوا اور رفتہ رفتہ اوسکا تکلف بڑہتا گیا مکانات کتا ہین نقارخانے بالائے کوہ اور اوسکے دامن مین مقبرے باغات صنادید بلدہ نے تعمیر کرائے چنانچہ ابتک اہل بلدہ امرا اور روسا اور اہل حرفہ اور بازیگر ودوکاندار اور اطراف وجوانب کے دیہاتی و قصباتی ہر سال عرس کے روز جاکر جمع ہوتے ہین اور نیاز و فاتحہ اوس جناب رضہ کی کراتے ہین اور ارباب بدعت روشنی رقص مناقب خوانی اور طرح طرح کے تماشے اور اقسام اقسام کے تکلف کرتے ہین کہ اس مملکت مین کوئی میلا اس سے زیادہ عمدہ نہین ہے۔ پس غفران مآب میر نظام علیخان آصفجاہ ثانی نے اپنے عہد حکومت مین گھڑیال اور نوبت واسطے عظمت کے اور جاگیر واسطے صرف عود اور پہولون اور رفع حاجات جاروب کشان کوہ مذکور اور علم بی بی اور نالصاحب اور حسینی علم کے جداگانہ مقرر کی اور صحیح تو یہ ہے کہ مولا نام ایک درویش وہان رہتا تھا اور اونکے پاس تبرکات اور آثار بزرگون کے بکثرت تہے جب انہون نے وفات پائی تو اونکے خادم رنگ علی ہر سال اسی مہینہ مین اپنے پیر کا میلہ کیا کرتا تہا جب بادشاہ وقت نے یہ بات سنی تو سب تبرکات منگواکر مکہ مسجد مین رکھوا دئے اور رنگ علی کو بہت سی آراضی حوالی بلدہ مین بطور انعام کے حوالہ کی۔ پہر رنگ علی نے اپنے تکیہ سے صندل لیجانا اور

گمریاں انتقال ہوا اورین ... بشارت اور ف ... بہادر ہین ... نہین ... چوتہے حضرت عنایت النسا بیگم ... پیدا ہوئے صاحبہ موصوفہ کے بطن سے ... بہادر ... موصوف ... پیدا ہوئے ... اونکا ... ۱۲۰۰ہجری مین پیدا ہوئے اور ۱۲۱۵ھ مین اپنے والد ماجد کے سامنے سرطان کی بیماری سے انتقال کیا اونکے تین فرزند ہین ... دارا جنگ ... جنگ ... علیخان بہادر ... اکبر جاہ ... صاحبہ کے بطن خاص سے بی بی صاحبہ ... ۱۱۹۵ھ مین پیدا ہوئے ... حضرت ... ۱۱۹۵ھ مین ... نصرت ... اور ... خطاب ... پایا ... الدولہ کا خطاب ... ہوا ... عالم جاہی حاصل ہوا ... ۱۲۲۰ھ مین عالم فانی سے ... انتقال کیا ... جاہ ... کی طرف ... صاحب خزانہ ... اونکے دو فرزند تہے

تتمہ

ایک عمادالدولہ دوسرے انتظام الدولہ ان دونون مین سے ایک نابینا ہوگئے تہے اونہون نے اپنے باپ کے روبرو انتقال کیا دوسرے کا باپ کے بعد انتقال ہوگیا اب اوسکا ایک بیٹا بقید حیات ہین جنکا نام شرف الدولہ ہے اور اوسکے دو صاحبزادیان ہین۔ ایک نواب بیگم دوسری بلند اختر بیگم جو صمصام الملک صمصام الدولہ بہادر کی زوجہ ہین نجم سلیمان جاہ ... میر جہانگیر علیخان بہادر ... کے بطن سے پیدا ہوئے ان حضرت کا تولد ۱۲۰۳ھ مین ہوا ان کے دو فرزند تہے ایک میر عباس علیخان بہادر عرف مخنوص جنہون نے اپنے باپ کے سامنے انتقال کیا۔ دوسرے میر نواز علیخان بہادر عرف پیارے صاحب زادے ... ۱۲۰۰ھ ... مین حضور ... مقرر ... اب حال ... رہتے تہے اور اونکے چار سو روپیہ ... بعد انتقال

اور پہاڑ پر جانا اور وہان پر عرس کا کرنا مقرر کیا پس جسقدر رنگ علی کا مقدور زیادہ ہوتا گیا اوسیقدر عرس کی رونق بڑہتی گئی یہانتک کہ بادشاہ وزیر امیر ادنی اعلی سب جانے لگے حقیقت مین یہ عرس اوس مولا کا ہے مگر اور لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا جانتے ہین۔

کتبہ بم رکن الدولہ

قطعہ

چو آن رکن دولہ بنام حسین ٭ بنا کرد این چشمۂ فیض عام ٭ پے سال تاریخ گفتہ خرد ٭ بخور آب سرد و بیاد امام

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بم مذکور بلدہ کی جانب غرب و جنوب مین ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اور اوسکا پانی نہایت شیرین و گوارا

آثار میر عالم بہادر

واضح ہو کہ میر صاحب موصوف میر عالم بہادر نے اپنی دیوانی مین ایک قلیل زمانہ کے اندر باغات خوشنما اور عمارات دلکشا جو ابتک موجود ہین شہر کے اندر ملحق شہر پناہ کے دریاے موسی کے کنارے پر تین لاکھ روپیہ کی لاگت سے احداث کیے سوای اسکے بیرون فتح دروازہ کے جدید عیدگاہ کے متصل ۱۲۲۱ہجری مین صناعان انگلینڈ کے اہتمام سے لاکھہ روپیہ خرچ کرکے ایک تالاب عجیب بنواکر اُسمین سے ایک نہر نکالکر شہر کے اندر سے باغ مذکور مین لائے ہین جس سے خلقت کو پانی کا نہایت آرام ہو گیا ہی ادنی و اعلی کو بلا وقت و محنت ما عذب واسطے استعمال کے میسر آتا ہی اکثر مکانات مین نہر جاری و مفتوح ہو رہی ہی ہر گہر مین باغچہ اور اس سے پیشتر فقط واسطے پینے کے پانی رکن الدولہ کی بم اور ندی سے بقیمت بہم پہونچتا تھا اور اکثر کام مثل نہانے دہونے وغیرہ کے کہاری پانی کنوی باولی سے ہوتے تھے اور اب بھی شیرین پانی پینے کے لئے ہمیشہ المقدور کے ہان بم مذکور سے استعمال کیا جاتا ہے

تتمہ

لیکن تالاب صاحب موصوف کا منبع منافع کثیر بندگان خدا کا واقع ہوا ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ تالاب مذکور کی بینڈ نہایت پختہ اور گچ کار اس وضع پر تیار ہوئی ہی کہ وہ ابتدا سے انتہا تک کہ ایک ٹرا نصف دائرہ ہے اور اسمین پانی کی آمد دریای موسٹی سے ہوتی ہے پس یہ دونون امر اسکے استحکام اور پایداری کے بہت باعث ہین

باغ جہان نما کا بیان

واضح ہو کہ بیرون شہر جنوب کی طرف مائل بمغرب یعنی علی آباد اور فتح دروازے کے مابین بی بی چشمہ کی پہاڑی کے دامن مین ایک میدان دلکشا اور صحرای جانفزا ہے کہ نواب مغفرت مآب آصفجاہ ثالث کے ابتداء عہد مین ۱۲۳۵ھ ہجری نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مدظلہ العالی نے اوس میدان کی کئی بیگھہ زمین اپنی سرکار مین خرید کر بلند ترین قطعہ پر ایک باغ وسیع اور عمارتین اور دروازے باغ کے مغرب طرف بازار اور سڑک وغیرہ ساتھہ وضع مطبوع کے بنوائے ہین اور چونکہ نواب صاحب ممدوح کا مزاج طرف مشاغل عمارات کے نہایت متوجہ اور ملتفت ہے لہذا ہنوز اللھم زد وہانکا کام عمارات جاری ہے۔ چنانچہ ہر ایک عمارت کے احداث کی تفصیل بیان کیجاتی ہی۔ اول ایک مکان مختصر جو اندر سے ہشت پہلو ہی جسکا صحن جانب غرب واقع ہی حاجی عبدالامین کے اہتمام و نگرانی سے اوسکی تعمیر ہوئی اور یہی مکان حضور پرنور نواب ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ ملکہ کے عہد سلطنت مین ۱۲۶۴ھ مین نہایت وسیع مکان مسمی بجہان نما۔ جسکی تاریخ دولتخانہ جہان نما ہے میر اظہر الدین کے اہتمام سے تیار ہوا تہا۔ پہر ایک وسیع مکان مابین باغ اور چمنستان جہان نما کے واقع ہے اوسکے دونون پہلو مین دو مکان بیضوی بطور نشیمن کے اور تین گول حوض بنے ہین جملہ آراضی باغ کے اندر کی طول مین (۴۰۰)

اور عرض مین (۳۰۰) گز ہے اوسکے بعد کپتان مسٹر جانصاحب کے کہ جو نواب صاحب کے تمام ملازمین کے افسر تہے باغ سے کچہہ فاصلہ پر شاہراہ کے کنارے پر ایک بازار کول کے وسط مین اور ہر سہ طرف اوسکے دوکانین پختہ روافراز اور ہر ایک دوکان مین تین تین دروازے کمانی دارجنمین سے درمیانی دروازہ کلان اور دونون پہلوؤن مین اوسط درجہ کے اور بازار کی ایک جانب مین مشکوی محکمہ یعنی چاوڑی اور بازار سے بیرونی جانب مگر متصل اوسکی دیوار کے شمال اور جنوب کی طرف تین مکان چہاونی لکہی سواران رسالہ اور توپخانہ ایجی جنسی کے اور بازار کے مغربی دروازے کے پرے ایک گنڈ یعنی تالاب پختہ شیرین پانی کا مع ایک مختصر مکان کے تیار ہوا پس غازالدین خلف اظہرالدین کے اہتمام سے عمارتین کلان محدث ہوئین - پائین باغ کے دو مکان اور اوسکے شرقی سمت مین ایک دوسرا باغ مع گنج مسمی شمشیر گنج کہ جسکی آمدوشد کا دروازہ شہر قریہ علی آباد شہر کے دروازہ کی جانب واقع ہے اور جن مین دو مکان قصر جہان نما کے اور جنوب کیطرف مائل بمغرب اس قصر عالی کے بیرون دیوار حصار کے میدان وسیع مین ایک تو محلہ نوادرات زمانہ اس وضع پر کہ مکان درمیانی اوسکا مثمن صحیح کچہہ فاصلہ پر اور محاذی چہار اضلاع شرق مغرب جنوب شمال کے چار مکان مستطیل اور اونسے تہوڑے فاصلہ پر دوسرے چہار اضلاع کے بایب والیسان وا کنی وغیرہ کے دوسرے چار مکان وہ بہی بدستور مستطیل اور اونکے مابین متوازی دیوارین ایکدوسرے کے بیچ دربیچ نہایت خوشنما مثل خوبان جہان کے اس وضع پر تیار ہوئے ہین کہ ایک مکان سے دوسرے مکان والیکو بہت مسافت طے کرنی پڑتی ہے بلکہ بسا اوقات راستہ بہی بہول جاتا ہے اسطرح سے کہ جس مکان سے نکلا تہا پہر اوسی مین آجاتا ہے خصوصاً اگر کوئی شخص مکان درمیانی کا ارادہ کرکے چلے اور بے راہ بہولے سیدہا آوے تو اون تین مکانون کے روبرو سے گذریگا اور انکی سیر کریگا تب وہانتک پہونچیگا اور اونکے مابین اس وضع کے

دریہین کہ اگر اونکو بند کردین تو پہول بہولیان ہوجاوین اور اگر کہولدین تو پہیر پہیر پان ہو جاوین سبحان اللہ اس سے زیادہ کیفیت اوسکے دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے - اور ایک مکان چہوٹا باغ خوش وضع اسی طرف اسمین بہی تین مکان ایک کلان اور دو مختصر اور اوسکے بیرونی بہی سرراہ ایک چاہ شیرین پانی کا شہد سے بہی بہتر واسطے شرب دائمی بنی انسان اور جانورون وغیرہ کے تیار ہوا ہے چنانچہ راقم نے کنوین کے کہودنے کی تاریخ بہ بیان کی ہے - ہست این چاہ نواب شمس الامرا - اوران عمارتون کی تیاری مین اوسوقت تک مبلغ دو لاکہہ روپے اور لاکہہ روپے اونکی زینت و آرائش مین مثل درخت کانچ ولنتر و دیوار گیری وکوچ وکرسی ومیز وگہڑیال و فرش وغیرہ کے اور دو لاکہہ روپیہ بازار کی تیاری میں غرض سب ٥ لاکہہ روپیہ تمام امور مین خرچ ہوئے الحق یہ باغ اس مملکت کی عمارتون سے مستثنیٰ اور ممتاز ہے ہفت اقلیم کے آدمی خصوصاً صاحب لوگ اوراونکی میمین لوگ ولایت کے مع رزیڈنٹ بہادر جو صادر و وارد اس دیار کے ہوتے ہین واسطے تفریح طبع کے وہان ضرور آتے ہین اور سرکار فیض آثار سے فواکہات و عطر پان کہانا وغیرہ بموجب حوصلہ اہل کیچ تحفے پہونچتے ہین اور دیکہنے والے مکان کے صفتین اور اشیار خارجہ مثل گلدستون اور شیشہ آلات و آلات زمانہ نج اور دوسرے عجائبات نشیمن اور چمن بندی طرح طرح کی اشکال مطبوعہ اور رنگ برنگ کے گل بوٹے اور حوضون اور نہرون کے اور فوارون کا چند اقسام پر اور شکار خانہ اور طیور قدرتی اور مصنوعی اوسکے فرحت پیدا کرتے ہین اور بقدر فہم کے تعریف کرتے ہین اور تمام طیور مین ایک شتر مرغ بہی ہے اور تین شیر صحرائی بڑے بڑے پنجرونمین ایک سمت مین پائین باغ کی رکہے ہوئے ہین اور سب سے بڑی صنعت و عجوبہ کی یہ ہے کہ ایک گولہ مصنوعی چوبی ایک مکان میں ایک چارپایہ سے آویزان ہے کہ جسکے چار سنہ ہین مثل دہانہ کرنا کے اور اوسکے نیچے سے ایک باریک تار نکلا ہوا ہے کہ جسکے منتہا پر

ایک چھوٹی سی تیغ لگی ہوئی ہے اور وہ مثل انسانون کے کلام کرتا ہے اس وضع پر کہ وقت تکلم کے ایک شخص ایک تیغ کو لیکر اپنی ناف سے لگالیتا ہے اور کھڑا رہتا ہے پس سائل جس قسم کا سوال کرتا ہے وہ گولہ جواب باصواب دیتا ہے اور وہ گولہ مین حسب الارشاد جناب کے تیار ہوا ہے اور اوسکی حقیقت بجز نواب صاحب کے کسیکو معلوم نہین اور جناب معز الیہم ہی تیسرے چوتھے روز کبھی صبح کبھی شام کو وقت واسطے سیر مکانات کے تشریف لیجایا کرتے ہین اور کبھی کبھی سال بھر مین ایکدو مرتبہ مع صاحبزادے اقتدار الملک بہادر دام اقبالہ کے ہفتہ عشرہ تک اقامت بھی فرماتے ہین

راج باغ کا بیان

واضح ہو کہ سابق مین فتح دروازہ کے باہر چھوٹا سا ایک باغ نانکرام کا تھا راجہ چندو لعل بہادر نے کہ جنکا احوال مختصر اسکے بعد ہی بیان کیا جاویگا نواب مغفرت منزل آصفجاہ ثالث کے عہد سلطنت مین اوسکو وسیع و فراخ کیا اور اوسمین ایک ایسی عمارت کی بنیاد ڈالی کہ جسکی وسعت و بلندی کی نظیر اس نواح مین نہین نظر آتی ہے اوسکے بعد اوسکے اطراف و جوانب مین حوض و مکانات بہت سے بنوائے سنہ ۱۲۴۳ ہجری سے آٹھ سال متواتر اوسکی ترمیم کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ مادۂ تاریخ اوسکی تمامی کا باغ ارم اور رام باغ ہے کہ جس سے سنہ ۱۲۴۲ مستخرج ہوتے ہین اور سنا ہے مہاراج سے کہ پندرہ لاکھ روپیہ اوسکی تیاری مین خرچ ہوئے ہین اور اوسمین بڑی بڑی دعوتین بندگان عالی حال حضور مدظلہ العالی اور شاہ انگلینڈ کے وکلا کے ہزارون روپئے کے خرچ سے راجہ نے کی۔ نقل ہے کہ ایک سال مہاراج نے بندگان عالی کی ضیافت موسم بہار مین مقرر کر کے معروضہ قدوم میمنت لزوم کا کیا ہر چند کہ خود بدولت نے پذیرا فرمایا مگر چونکہ حضور پرنور کو کسی وجہ سے دیر ہو گئی اس لیے بہار لالہ کی خزان کے ساتھہ تبدیل ہو گئی اوسوقت حضور نے قصد کیا بجز اسکے راجہ موصوف نے

شہر کے آرائش کردن سے لالہ کاغذی مصنوعی بنواکر تمام چمنون مین ایسے نصب کردے کہ اہل نظارہ کو تہوڑے فاصلے سے قدرتی درخت معلوم ہوتے تہے۔

ذکر بنائی پل جدید

واضح ہو کہ نواب سلطنت مآب بندگان عالی حضور پرنور نواب ناصر الدولہ بہادر آصفجاہ رابع نے اپنی ابتداء عہد مین ۱۲۴۵ ہجری کے اندر ہزار روپیہ خزانہ عامرہ سے عنایت فرمائے الفن صاحب کے اہتمام سے زمانہ ایلچی گری میجر اسٹورٹ صاحب بہادر کے متصل دروازے چادرگہاٹ کے دریای موسی پر نیا پل تیار کیا کہ جسکی بلندی پندرہ گز کی اور بارہ گز ہشتو کا عرض اور ۳۰۰ گز کا طول ہے

راجہ چندولال کا بیان

راجہ چندولال راجہ نارائن داس کے بیٹے اور لچھمی رام کے پوتے اور مولچند کے پرپوتے ہین۔ پس انکے اجداد کا سلسلہ راجہ تودرمل سے ملحق ہوتا ہے بقول اونکے جو اونہون نے اپنی کتاب عشرتکدہ آفاق مین لکہا ہے اونکا وطن مالوف لاہور ہے۔ مولچند کو خدمت کروڑگیری کی مغفرت مآب نے سپرد کی تہی اونکے بعد لچھمی رام اس خدمت پر مامور ہوے اور راجہ نانک رام جو بہشت نصیب غفران مآب کے عہد حکومت مین خدمت موروثی کروڑگیری پر مفتخر تہے وہ راجہ چندولال کے حقیقی چچا ہین اور راجہ چندولال قوم کے کہتری ہین جب اونکے باپ نے قضا کی تہی تو اونکا دس سال کا سن تہا۔ واضح ہو کہ راجہ کی خردسالی مین راجہ نانک رام اونکو ایکروپیہ ماہوار میوہ خوری کے لئے اپنے فرزند لکہپت راو کے برابر دیا کرتے تہے۔ کہتے ہین کہ راجہ چندولال اپنی تنخواہ ماہواری فقیرون پر تقسیم کردیا کرتے تہے اور لکہپت راو اپنی ذات پر صرف کیا کرتے تہے جب نانکرام نے یہ بات سنی تو ایکروپیہ کا اور اضافہ کردیا۔ ابتداء شباب مین شمشیر جنگ نے راجہ کی ہوشیاری اور کاردانی سے آگاہ ہوکر اونکو

اپنی ملازمت سے سرفراز فرمایا اور چند روز کے بعد جب نانگرام نے قضا کی اور کپت راؤ کا کام ابتر ہوگیا تو بدیع اللہ خان ملازمت کروڑی پر مامور ہوئے تو راجہ صاحب نے اونکی اطاعت قبول کی پس وہ خدمت جب اودہر سے منتقل ہوکر نور محمد خان کیطرف رجوع ہوئی تو خان موصوف نے راجہ صاحب کو سبز منڈیکی محرری پر متعین کردیا ہر روز صبح کے وقت اونکا مکان سے نکلکر نیچے چارمنار کے بیٹھنا اور ترکاری بھاجی وغیرہ کا حساب لکہنا راجہ کا معمول تھا۔ کہتے ہین کہ اوسوقت بہی راجہ صاحب کو چندان مقدور نہ تھا جب شام کو فارغ ہونے کے بعد مقام معلوم سے برخاست کرکے مکان کو جاتے تھے فقط ایک خدمتگار کا لڑکا نرسو نام بستہ حساب کا بغل مین دبائے ہوئے ساتھہ رہتا تھا لیکن اپنی معاش مین سے اثنار راہ مین فقیرونکو کوڑیان دیتے ہوئے مسافت کا قطع کرنا راجہ صاحب کا دستور تھا جناب بخشی بیگم صاحبہ غفران مآب کی بڑی اہلیہ نے اس عمل نیک سے مطلع ہوکر راجہ صاحب کو کام ہلی کا عنایت فرمایا پس اب تو راجہ صاحب کی خیرات اور بہی زیادہ ہوئی اور اللہ پاک نے بلند مرتبہ بخشا۔ بعد مہم ٹیپو سلطان کے تعلقہ تماپیٹہ کا راجہ صاحب کے متعلق ہوا ازان بعد چونکہ ان ایام مین خدمت نظامت اور خدمت کروڑگیری بلدہ کی شمشیر جنگ کے متعلق تہی لہذا معز الیہ نے حضور پرنور سے عرض کرکے تعلقہ سوروتی کار پردازی راجہ صاحب کو دلوادی اتفاق سے وہ زمانہ قحط سالی کا تہا راجہ صاحب نے سعی بلیغ کرکے افزونی غلہ کی بہم پہونچائی مشیر الملک نے پونا مین یہ خبر سنکر قبل آنے کے جاونکو معزول کرنا اور نظر کرنا عاملین کا مرکوز خاطر تہا مظفر الملک کی تغیری سے تعلقہ متقل اور دیوانی قندہ کو پل کنڈہ مغل گدہ ابرآباد کودل کی سند چندولال کے نام سے بہیجی اور بندگان عالی نے اسے جائز رکہا۔ پس راجہ صاحب نے اپنے نائب رخصت کردئے اور چند روز کے بعد جب مشیر الملک پونا سے آئے ۱۲۱۲ہجری مین عماری اور خطاب راجگی اور بہادری کا دلواکر چار ہزار سوار اور چار ہزار بارے واسطے بندوبست قلعہ سدوٹ اور موضع کریہ اور گنجی کوٹہ وغیرہ کے بڑے جلوس اور زینت کے ساتھہ روانہ کیا

پس کروڑگیری پر راجہ لکھپت رام بن نانک رام قائم ہوا اور راجہ چندولال نے وہان جاکر سرکشونکو اضلاع مذکورہ سے
مثل راجہ چیتول کہ دس ہزار سوار اور پیدل کا سردار تھا مغلوب کیا اور جبل وموئی سے کڑپہ تک تعلقہ مذکور کو
بلاش انگریزی کی تنخواہ مین سپرد کیا گیا تو راجہ چندولال واپس ہوکر بلدہ مین آئے اور بسبب نیرنگی زمانہ کے
گرفتار محاسبہ کے ہوئے اور اسی وجہ سے چند روز تک اذیت وتکلیف اوٹھائی پس امجد الملک محمد امجد خان بہادر
پر اعتماد کیا بہادر موصوف نے دستگیری کرکے نواب شمس الامرا بہادر کی جمعیت کی پیشکاری دلوادی اس عرصہ مین
راجہ لکھپت او ۱۲۲۰ مین مرض اسہال سے مرا اور خدمت کروڑگیری پر راجہ صاحب متعین کئے گئے خدا کی قدرت
کہ نواب شمس الامرا بہادر کی ملازمت پیشکاری راجہ چندولال بہادر کو ایسی مبارک ہوئی کہ خلد آرامگاہ مغفرت منزل
سکندرجاہ بہادر کے عہد مین جب میر عالم بہادر دیوان ہوئے تو ۱۲۲۱ ہجری مین رکوتم راؤ راجہ
اندر کے تغیر سے میر صاحب موصوف نے خلعت پیشکاری کل جمعیت کا حضور اعلی کی پیشگاہ سے دلواکر
اپنا پیشدست کیا۔ پس راجہ چندولال بہادر نواب شمس الامرا بہادر کی کارپردازی پر راجہ بالکشن پسر راے
بھوانی داس اپنے چچیرے بھائی کو نیابتاً واسطے آمد وشد ہر روزہ کے مقرر کرکے آپ اس طرف سرگرم ہوے۔ اور
میر صاحب کے بعد جب کار دیوانی منیر الملک بہادر کے قبضہ مین آیا تو معز الیہم نے تمام امورات مالی اور ملکی راجہ
صاحب بہادر کی رای پر موقوف رکھے اور آپ سب طرف سے مطمئن ہوکر صرف تحریر پر اکتفا کیا اور مدام بہجات
خوب آسودگی سے خانہ نشین رہے راجہ چندولال بہادر نے ابتدا غرہ ربیع الاول ۱۲۲۷ ہجری مین
راجہ بالا پرشاد اپنے فرزند اکبر کی شادی نہایت دہوم اور تکلف کے ساتھہ کی اوسکا مادہ تاریخ یہ ہے۔
وصال مہر از مہ مجلا مبارک آمین مبارک آمین۔ پھر ۱۲۳۵ مین بندگان عالی حضور والا سکندرجاہ
بہادر نے مہربان ہوکر خطاب مہاراجگی اور نوبت اور جہالردار پالکی سے ممتاز فرمایا اور ایک کرور روپیہ

فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

نقد بطور قرض کے مرحمت فرمایا ۔ سنہ ۱۲۳۷ھ مین صاحبزادے مبارز الدولہ بہادر قلعہ سے مراجعت فرما کے بلدہ مین داخل ہوئے ۔ چونکہ راجہ نے اونکی طلب مین سعی بلیغ کی تہی اوسکے صلہ مین جواہر بیش قیمت اور علم و نقارے اور منصب ہفت ہزاری چہہ ہزار سوار پیشگاہ خلافت سے عطا فرمائے اور سنہ ۱۲۴۴ھ مین مغفرت منزل مرحوم نے رحلت فرمائی اور نواب ریاست مآب ناصر الدولہ بہادر نے اپنے تقریب جلوس مین وہ سب روپیہ معاف کر دیا اور سنہ ۱۲۴۵ھ مین راجایان راجہ مہاراج راجہ چندو لال بہادر خطاب پایا اور چند مرتبہ تقریبات مین واسطے تالیف قلب راجہ صاحب کے مکان پر خود حضور پر نور رونق افروز ہوئے اور سنہ ۱۲۴۸ھ مین جب منیر الملک بہادر نے بہی انتقال کیا تو امر دیوانی کا معطل رہا اور مہاراجہ بہادر ایسے قابض و متصرف ہوئے کہ حکم حاکم سے حکم محکوم کا نافذ تر رہا ۔ واضح ہو کہ کارِ نظام میں سابق سے آجتک کوئی کارکن ایسا خود مختار نہین ہوا اس امر مین راجای موصوف سب سے گوی سبقت کی لے گئے جسکا ملک یا مال منصب چاہا بزور قوت چہین لیا اور جسکو ارادہ کیا جنگ و دول عماری نشین صاحب نوبت و صاحب علم و نقارہ بنا دیا اور بہت سے لوگ مہاراجہ بہادر کی بدولت پایہ عمارت و منصب سے ممتاز ہو گئے خصوصًا عربونکی ترقی کا سبب صرف مہاراجہ صاحب کی ذات ہی اگرچہ منیر الملک کے وقت قریب چار ہزار کے سید عمر خان وغیرہ کے سر کردگی سے ملازم ہمرکاب ہوگئے تہے اسکے بعد اسقدر کم ہو گئے تہے کہ اس سے قبل راقم کی صغر سنی مین پچیس ۲۵ سال قبل چیدہ چیدہ لوگ نظر آتے تہے اور اونکی تعداد جنگ چنچل گوڑہ کی لڑائی مین کل (۲۰۰) جوان نکلے تہا اور دو دو رو کہڑے ہوے تفنگ اندازی کرتے تہے اوسکے بعد پہر کسیقدر زیادہ ہوئے ۔ اور جب سکہونکو مارا ہی تو وہ بہت تہے مہاراج صاحب کہ زبردست کو اپنا کر رکہتے تہے انہین کو اونہون نے ترقی دی خوب کیا اب صاحب خطاب صاحب منصب

صاحب جاگیر تعلقہ دار قلعہ دار بھی کچھ ہین بقول شخصے میر شمشیر دار الریاست حیدرآباد کے وہی ہین اور چونکہ نوجوان لڑکے چپنئے باندہ کر اونکے بیڑون مین شریک ہوگئے ہین ہزارون کی نوبت پہنچی ہے گیارہ ہزار مین نصف ولایتی ہونگے اور نصف علد آٹھہ ہزار تو ملازم سرکار ہین شہر کے ہر کوچہ و بازار مین بکثرت دکھلائی دیتے ہین اور بیشتر ممالک محروسہ کے قصبات مین اونکا عمل ہے بلکہ بہر عنوان سبھی جا دخیل ہین ۔ الحاصل مزاج مہاراجہ بہادر کا نذرانہ کی طرف بہت مائل تہا اس سبب سے ترقی مدارج کے روپیہ پر موقوف تہی ۔ پس جس کسی نے حتی المقدور جسقدر کوشش کرکے روپیہ داخل کیا خطاب جاگیر منصب جو چاہا حاصل ہوا اس ردو بدل مین بہت سے امیر فقیر اور بہت سے ادنی اعلی ہوگئے ۔ ہر شخص کا فیصلہ مہاراج صاحب نے اپنی ذات سے تعلق رکہا تہا قاضی کوتوال غرض تمام کو در ماہہ لینے کے لئے تہے اور مہاراج بہادر تمام امور کے مختار ۔ واضح ہو کہ مہاراج بہادر نہایت سخی مزاج شخص تہے کڑور ہا روپیہ مساکین شہر اور دیہات اور قصبات بلکہ سیاحان ہفت اقلیم کو خیرات کیا اکثر اوقات جلسۂ واحد مین لاکہہ لاکہہ روپیہ خصوصاً تیوہار گوکل اشٹومن کے مساکین پر تقسیم کئے اور اور دیوتا کے ہوم مین آخر وقت خوب روپیہ کا انعام کیا اور اخراجات ضیافات حضور پر نور اور وکلا انگلینڈ کے اندازہ سے باہر تہے اور مجذوب اور پیرزادون اور علما اور شعرا کا یومیہ مقرر کیا تہا اور راجہ صاحب خود بہی شاعر تہے ۔ اپنا تخلص شادان کہا تہا ۔ واضح ہو کہ مہاراجہ بہادر امور ملکی و مالی سے فارغ ہو کر نصف شب کے بعد واسطے امالۂ طبیعت اور تفریح مزاج کے ارباب علوم کا دربار کیا کرتے تہے اوسوقت علما فارسی خوان اور شعرا ایرانی و ہندوستانی جمع رہتے تہے ۔ ابتدا مین مہاراجہ بہادر ایک غزل تضمین کیا کرتے تہے جب مہاراجہ بہادر کا دیوان تیار ہو چکا کتاب کی سماعت شروع کی بیشتر تصوف کے رسالے پڑہے جاتے تہے اور خود آپ اوسکے معنی بیان کیا کرتے تہے کبہی کبہی آبدیدہ بہی ہو جاتے تہے پہر ندماے جلسہ نے یہ ایجاد کیا کہ مشکل ادق شعرا استادون کے روبرو مہاراجہ بہادر کے پڑہتے اور

تتمہ حاشیہ

اور اوسکے معنی بطریق استفادہ کے پوچھتے جو مہاراجہ بہادر فرماوین وہی واقعی اور اصلی معنی ہون یا غیر واقعی اوسجگہہ پر برقرار رکہتے اور ہر چہار طرف سے آفرین و واہ واہ ہوتی یہ اونکا شیوہ تہا۔ اکثر تو ایسا ہی ہوتا تہا کہ شعر تو کچہہ ہے اور اوسکے معنی کچہہ اور ہین۔ لیکن شاذ و نادر کبھی یہ بھی ہوا ہی کہ فیض سخن سے معنی برابر ہوے ہین چونکہ راقم بھی آٹھوین صفر ۱۲۴۷ سے پندرہوین رجب ۱۲۴۸ تک شریک اس حلقہ کا رہا ہی چنانچہ ایک روز اس بیت کے معنی

سے شوخ چشمی کہ نگاہش بنظرہا برق است ÷ چوب بادام نماید قلم نرگس را

ہر چند کہ معلوم تہے مگر مینے تجاہل عارفانہ کرکے پوچہا اوسوقت ملا محمد باقر خراسانی مشہدی نے ارادہ کیا کہ کچہہ خود آپ بیان کرین مگر راجہ صاحب بہادر نے اوسکا کلام قطع کرکے یہ فرمایا کہ بادام کے وضع بند آنکہہ کیسی ہے اور شکل نرگس کی کہلی آنکہہ کی سی اور دستور ہی کہ جب بجلی کوندتی ہی آنکہہ بند ہو جاتی ہی بس قائل قول کہتا ہی کہ ایسا شوخ چشم یعنی معشوق کہ جسکی نگہہ مین عالم برق کا ہی اوسکے روبرو شاخ نرگس کی بادام کا قلم ہو جاتی ہی یعنی جب اوسکی نگہہ چمن پر پڑجاتی ہی تو پہول نرگس کے شرم کے مارے پژمردہ ہو جاتے ہین۔ واقع مین بیت کے یہی معنی ہین۔ اور راجہ صاحب بہادر کو ناموری کا خیال بہت تہا اسلئے اہل کمال مثل شعرا و قوال وغیرہ جو ولایت و دور دست سے آتے تہے اونکو دوست رکہتے تہے اور انعامات اور مواجب لائقہ سے پیش آنا اونکا شعار تہا اخیر عمر مین کثرت اسراف سے جب خرچ ملک کا آمدنی سے زیادہ ہو گیا تنخواہ سپاہ اور شاگرد پیشہ پلٹنون وغیرہ مع اعزہ حضور والا کے چڑھ گئی اس ضمن مین موسم بسنت جو آیا مہاراج بہادر نے اپنے باغ مین حضور کی دعوت کی ہفتہ عشرہ تک ہنگامہ عیش و عشرت خوب گرم رہا برخاستگی کے دن حضور والا جاہ نے مہاراجہ بہادر کو روبرو یاد فرمایا چونکہ آپ کوچ پر تشریف رکہتے تہے اونکو بھی کرسی عنایت کی اور اوسپر بیٹھنے کی اجازت دی مہاراجہ صاحب بہادر اوس عطیہ کبری کا مجرا بجالائے اور حسن موقع کو اپنے مدعا کے موافق پاکر خود بدولت کے مزاج کو جو مرکز

مرگئے اور بس بوڑہے بچے جوان بہوک کے مارے ... نواز سے قریب پانسو کے محتاج عورتون کو الگ کرکے نوکر کیا اور بعض لڑکیان نوکر کی تدبیر کرکے زنانی لین تیار کرادی وہ سب بندوقون سے شلک کرتی تہین اور ... لباس جنکو انگریزی وردی کہتے ہین ...

اعتدال پر پایا تو دست بستہ ہوکر پچاس لاکھ روپیہ واسطے رفع خسارہ کے طلب کے اوسوقت تو حضور خاموش ہو رہے اور بعد برخاست ہونے کے جب مکرر حضور عالی مین عرض کی گئی تو حضور عالی نے باوجود معاف فرمانے کرور روپیہ سابق کے اپنے وصہ سلطنت مین اسی لاکھ روپیہ قلعہ گولکنڈہ سے منگوا کر دیچکے تھے چاشنہ خور اس امر کا جانکر انکار فرمایا چونکہ ہلال اقبال عزت وتوقیر راجہ صاحب کا ہر ادنی و اعلی اس دیار کی نظر مین کرسی نشین درجہ کمال کا ہوچکا تہا جیسا کہ تقریر بالا سے ظاہر ہے بفحوای ہر کمالے را زوالے بدر ترقی مدارج راجہ کا جو اوج سے طرف ضیف کے مائل ہوا تو بجبر نیرنگی سے زمانہ کی خیال ملک کے بندوبست کا سوا اپنے غیر سے محال جانکر بلا تامل ترک خدمت کی درخواست کی چونکہ حضور والا کو یہ امر مدت سے مکنون خاطر تہا رزیڈنٹ مسٹر فریزر بڑے صاحب بہادر کی صلاح و مشورہ سے سنہ ۱۲۶۰ ہجری مین راجہ صاحب کے تیس ہزار روپیہ ماہوار مقرر کر کے گذاشت منگوالی اور راجہ رام بخش ابن گوبند بخش راجہ کے برادر زادہ کو اتوار کے دن شعبان کی گیارہوین تاریخ سنہ روان مین پیشکار کیا پس راجہ نے اگرچہ خدمت مذکورہ کی تمنا بہت کی تہی چونکہ ہر امر کا عود زمانہ مین النادر کالمعدوم ہے نقش مراد راست نہوا بلکہ چند روز مین مواجب کی کمی ہو کر دس ہزار روپیہ ماہوار قرار پایا چونکہ راجہ صاحب کا مزاج خیرات دوست تہا اور بسبب اسکے کہ اثاث البیت اونکی امارت کے موافق نہ تہا تاہم جو کچھہ پایا ایام معزولی مین سب وہ بڑا الااس حرکت سے راجہ صاحب کا مابقی اسباب بہی مثل اصطبل و فیلخانہ وغیرہ کے جسقدر تہا سب سرکار مین ضبط ہوگیا چونکہ راجہ صاحب اسوقت مین بہت معمر ہو گئے تہے اور ضعیف القوی بہی تہے داغ بالای داغ جو واقع ہوا تو مزاج حد اعتدال سے منحرف ہوگیا اور مرض اسہال شروع ہوا پس ہفتہ عشرہ مین منگل کے روز ربیع الثانی کی ساتوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ ہجری مین غروب آفتاب کے قریب انتقال کیا دوسرے دن دریای موسی کے کنارے پر جلاو یا راجہ صاحب نے کام پیشکاری کا (۴۹) سال کیا ہی اور (۸۴) سال کی عمر مین

قضا کی وقت انتقال کے دو فرزند تھے ایک نورانی صاحبہ کے بطن سے راجہ بالا پرشاد المخاطب راجہ ومہراج
کہ وہ چہار شنبہ کے روز رجب کی ۲۸ تاریخ ۱۲۶۱ھ ہجری میں کہ اوسوقت اونکی عمر ۵۲ سال کی تھی اجل طبیعی
سے مرگئے دوسرے اوربی بی سے نانک بخش جو اونکی قوم کی نہ تھیں —

نقل

گوشوارہ صوبجات دکن بموجب بیاض دیانت خان کہ بادشاہی دیوانی سے منقول و متمسک ہے

[illegible] صوبہ

[illegible] سرکار

[illegible] محال

[illegible] محال سابق
غیر عملی جمع بندارد [illegible] کرور
[illegible] محال [illegible] لاکھ
[illegible] دام

دیہ بدہی بدفتر رسیدہ	موافق دیہ بدہی
[illegible] محال	[illegible] محال
	[illegible] موضع
[illegible] کرور	[illegible] کرور
[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ
[illegible] دام	[illegible] دام

کے اختیارات برقائم تھے پس تاہنوز نظام الملک بہادر کی فوج ... سے مع لوال و تنگلہ کے ساتھ جانے سلیمان جاہ ... نظام الملک کا ... عمدہ سرداران فوج ... [illegible]

وقائع تیسرا

بانتظامی وقت مصلحت اندیش میدان سے ...

[illegible]

نوبجا اور غوش بان اور بندوقوں کی آواز سے مع زدن ان کے بالکل مرتفع ہوکر یون نے تلوار نیام اور سپاہ کے گرہا سے سمت بیجا ہوا اور یکے بعد دیگرے شنقلالی فوج سے گرداں کھوڑی پیش ہوتی آیا کیا تیر کے قاصر ہیں پاہو کر تھے ہوکر کی آیا سپاہی نے آواز بلند نظر الملک تک آکر کہا کہ اپنے وزن بشیر الملک اور بندگان عالی کا نظر الملک نے کیا کہ ہیں ابھی تلوار کیا اور اپنی نوکر بیکار کے طرف مخالف کے ہاتھی کے ہوئے تھی کی اختیار جنگ ہاتھی سے گرا کر ملک ہوے تھی کی مرہٹہ کی بہت فوج سے اور آدمی ہوئی تھی ہی بیچ شنقلالی فوج ایک خطرہ وہان ہوئی علاوہ جیولی پیش سرگرداں ہوئی اور بندوقچی ایک جو ترتیب نمایاں سرگرداں سے آمد کی ہمین شنقلالی کی فوج بعد وقفوں کی فوج سے سوار اپنے سرداران جا ہونے جہاں کے بعض سوار اپنے اختیار سے وہین جا کر اونکو جگہ بیچ ملا اپنا آگے سے اس فوج کا وہاں ہوے اور بہیر بین جا کے آگے بہیر بین سے آگے غل جب بہیر بین جا کے اپنا بوجھ وہاں اوتار نے

سنہ ۱۲۰۵

شور ودیشار و سرہی عبد دونفان اور بہیر بوہو اہی جمعیت سے سرکار کے روبرو نادر کے کنارہ پر گھرے تھے مخالف کی فوج کا خیال کر کے ناحق دونون سے جنگ مین بندوقون اور توپون کی جنگ کیطرف شامل کرکے اس وقت بیگمی دو گھڑی پہر رات ہوکر دوبارہ غل مچایا اور نصف شب تک اوسکا شور بلند ہوا لکہ مخطوظ مرہٹہ کی فوج آنے کے خیال سے غل زیادہ ہوتا جاتا تھا اور ایک قیامت برپا تھی اور سرکاری فوج نے بہ ترتیب کی کہ غافل ہی سے ۔ مرہٹہ کی فوج آنے سے نکل گئی جا بجا کی تھی بہیر بین لگا دین اور آغاز شام ہی سے وہان سے اپنی فرودگاہ کو جو وہاں بچہ کو بیدریہی چلے گئے تو کہ متعینین جنگل مین نمودار تین سرکاری فوج کے لوگ سمجھتے رہے کہ مرہٹہ کی فوج صف باندھے ہوے سرگرمی سے اور خود بھی اونکے مقابل مین صف باندھے کھڑے رہے یہانتک کہ جب قریب نصف رات کے گذر گئی اور چاند نکلا بندگان عالی کو فرودگاہ کا قصد تھا اسواسطے یہ خواہش ہوئی کہ اس فوج مین اگر کوئی قیدہ متصل ہو تو رات کے لئے وہان جا ٹہرین

صوبہ خاندیس		صوبہ برار	
سرکار		سرکار	
محال		کرور	
		لک	
		سرکار	
		سرکار اسلام پور سرشتہ دیہہ ہائے بر دفتر رسیدہ	
		سرکار	
		دو محال	
		محال معاف غیر عملی جمع ندارد	
		محال	
		یک کرور	
		لک	
موافق دیہہ ہائے	دیہہ ہائے بر دفتر رسیدہ	موافق دیہہ ہائے	دیہہ ہائے بر دفتر رسیدہ
محال	سرکار	محال	محال
موضع	محال	موضع	لک
لک	لک		

صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد	صوبہ محمد آباد بیدر
سرکار	سرکار
محال	محال
کرور	دو محال معاف غیر عملی جمع ندارد
لک	محال
محال	لک

خود بدولت سوار ہو کر اوس طرف روانہ
قلعہ کہاٹان نمودار ہوئیں دو گھڑی بعد
مشغول و متعاقب و کشش کریں تا کہ اوس
کو حکم ہوا کہ پہلے قلعہ میں پہونچے
کوس کے کوتڑ کا قلعہ سنا نظیر الملک بہادر
بعض نے بعض کی زبان سے قریب تین
و فن سے لوگون سے دریافت کیا
منزل مقصود کی طرف راہی ہون اس
اور دو روز مقام کرکے اور آرام سے کے

ہوئے جب سواری عزت کے روانہ ہوئی
پہنچی لشکر کے غارت گردن نے ہیرو
بنگاہ کو غارت کرنا شروع کیا اور ایک
خلقت کو غارت کر ڈالا الغرض حضرت
جنگل میں کبھی سیدھی طرف کبھی بائیں طرف
جنگل جنگل راہ کو طے کرتے ہوئے صبح کے قریب
قلعہ کہرڈہ میں داخل ہوئے اور صاحبزادہ سکندر
جاہ بہادر حسب الارشاد قلعہ میں قبل سے رونق افزا
تھے بہادر و دیگر متعاقبان نظیر الملک بہادر نے جو جو کہ پیش
کر کئی تین دور تک نظر آتی تھیں بندگان عالی کا لشکر

موافق دیہ بدہی	دیہ بدہی بر دفتر رسیدہ	موافق دیہ بدہی	دیہ بدہی بر دفتر رسیدہ
[illegible] محال	[illegible] محال	[illegible] محال	[illegible] محال
[illegible] موضع	[illegible] لک	[illegible] موضع	[illegible]
یک کرور	[illegible]	[illegible] لک	[illegible] لک
[illegible] لک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صوبہ بیجاپور	صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دیہ بدہی بر دفتر رسیدہ
[illegible] سرکار	[illegible] سرکار
[illegible] محال	[illegible] محال
[illegible]	[illegible]
[illegible] کرور	
[illegible] لک	
[illegible]	

موافق دیہ بدہی	دیہ بدہی بر دفتر رسیدہ	
[illegible] محال	[illegible] محال	
[illegible] موضع	[illegible]	
یک کرور	[illegible] کرور	[illegible] کرور
[illegible] لک	[illegible] لک	[illegible] لک
[illegible]	[illegible]	[illegible]

وقوع

سے منزل مقصود کو پہونچی
ادہی سراغ سے منزل
جب سب قلعے کے اندر داخل ہوئے تو
صبح ہوئی تو کئی روز تک ثابت نہ ہوا کہ معلوم
ہوئی تھی تمام لشکر کے لوگ خوف
کے سبب سے عجب بدحواس ہوئے
تھے تمام چیزیں فراموش کرکے فرار
قرار مطلق العنان آوارہ و دور دستگاہ
کوس دو بلکہ تین ہوئے سو سو بیس
بیکسی و بیکسی سے کام نہیں تھا تمام سپاہی
سپاہی سوار پیدل پیر و جوان نے کوشش شروع کی
متفرق ہر ایک دو دو تین چار ہو کر جو کچھ پیدا
رسالے معاون کی آبرو و عزت بھی نہ رہی
ہوا تھا ایک سوار ایک سوار کے مقابل نہیں
سرکار کے جیبہ دار کے لشکر میں ہمراہ تھے
ہر ایک کی ہمت سے ادھر ادھر چلے گئے
بیت قلعہ سے جانب کا اور بیس سے ایک
اور دولت آرام سے ایک زیادہ تر

تیسرا دفتر حکام مختلفہ کے بیان مین

عام اس سے کہ مسلمان ہون یا عیسائی یا ہنود وغیرہ کیا قدیم و کیا جدید ہر صاحب استقلال ہون یا غیر مستقل مخفی نرہے کہ سوای ان سلاطین کبار اور بادشاہان باوقار کے کہ جنکا ذکر دفتر اول اور دفتر دوم مین گذرا اور بہی چند شخص اہل اسلام سے مختلف شہرون مین ہندوستان مین نسلاً بعد نسل مستقل فرمان روا ہوئے ہین اور اپنے نام کے ساتھ لفظ شاہی کا ضم کیا ہی اور چند رئیس ذوی الاقتدار تہے کہ جنکا رتبہ شاہی تک پہنچا ہے اور اسی کے ضمن مین صاحبان انگریزی نے رفتہ رفتہ اپنے پایہ حکومت کو ہندوستان کے ہر چہار طرف مین قایم کیا ہے۔ لہذا نامہ نگار نے انکے حالات کا بہی لکہنا اہم سمجہا فلہذا ایک دفتر مستقل مین ان فرمان رواؤنکا حال بہی فراہم کیا تاکہ اس کتاب کی خوبی دوبالا ہوجائے اور اس مین دو مقالے ہین۔

پہلا مقالہ اکثر اورنگ نشینان بالاستقلال اور رؤسا صاحب اقبال کے بیان مین

پوشیدہ نرہے اول سے ابتک انجمن شاہان مملکت ہند و دکن کے سوای اونکے متعلقین کا ذکر صریح اور کسی اقلیم کے ذی سکہ و خطبہ کا اگر آجاوے تو مطلقاً کرسی نشین نہوگا بلکہ صاف اجنبی پایا جاویگا معہذا سلطان سکندر ذوالقرنین اور سلطان امیر تیمور ہرچند کہ یہ دونون بادشاہ ولایت ایران اور توران کے ہین مگر جبکہ سکندر نے اس ولایت کو بہی سر کیا ہی اور امیر با توقیر ممدوح بہی وارد ہند کا ہوا ہی حتّٰی کہ بادشاہ عصر اوسکی اولاد سے قائم ہی اسکے قطع نظر اونکے بیان سے قدرت اللہ جل شانہ کی نمایان ہوتی ہی لہذا مختصر احوال انکا رونق افزا ناصیہ دفتر ہذا ہوتا ہے اور مہاراجہ کشن اور مہاراجہ اندر کہ یہ دونون بہی اس دیار مین بہت نامور گذرے ہین چونکہ اونکا ذکر اور کہین نہین آیا لہذا بموجب ترتیب اجزاء زمان اور حسب عدد مرقوم الصدر زینت دہ تحریر ہوا۔

مہاراجہ کشن جی کا بیان

کشن جی کا مولد شہر متہرا ہے ابتدا مین گیارہ سال تک ایک شیر فروش کے مکان پر خفیہ بیٹھے رہے اور وہان بیٹھے بیٹھے یہ تدبیر کی کہ راجہ کینس کو جو ملک پانڈو کا حاکم تہا مار کر مسند سلطنت پر اوگرسین کو کہ یہ کینس کا باپ ہے براے نام بٹہا کر خود آپ اوسکے تمام مال واسباب کے قابض و دخیل ہو گئے اور اوسکی فوج پر اپنا حکم اور عمل جاری و نافذ کیا پہر رفتہ رفتہ الوہیت کے دعوی پر آ گئے اوسوقت کے لوگ اس امر باطل کو حق جانکر انکے معتقد و پیرو کار ہو بیٹھے اور اونکے اس قول پر اعتقاد کیا و اقرار کیا اسکے بعد درویشی اختیار کی چند روز اسطرح پر رہے - اخرالامر راجہ جراسنگہ اور راجہ کانپوسنگہ کے ہاتہون سے لکہتا ہی کہ اوسوقت یہ دونون عربستان کے راجے تہے اور اون کا طرز بین مثل طرز دیگر راجایان ہند کے - یہ تہا بہاگ کر دوارکہ کی طرف گئے اور وہان جا کر ایک حصن حصین مین جا بیٹھے یہانتک کہ پیک اجل آیا اور اونکی روح کو قبض کیا - بعض یہ لکہتے ہین کہ وہ زندہ ہین اور مخلوق کی نظر ون سے غائب ہو گئے ہین - اور بعض اہل ہنود کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ ہمارے اوتار ہین اور بعض یہ کہتے ہین کہ وہ پیغمبر ہین اور بعض لوگ اونکو مثل خدا یتعالی جل جلالہ کی پرستش کرتے ہین اونکے افسانے اور نادر حکایتین مشہور ہین اور انہون نے (۱۲۵) سال کی عمر پائی - اور اونکے حالات مین یہ بہی مرقوم ہی کہ اونکی سولہ ہزار عورتین تہین اور ہر عورت دس دس بیٹے اور ایک ایک بیٹی رکہتی تہی اور ہر زن ہر شب کو یہی جانتی تہی کہ کشن جی میرے پاس تمام شب رہے ہین سوا اسکے اور بہت سی کیفیتین دلاوری اور قوت اور شجاعت اور ریاضت خصوصاً خرق عادات اور کسب کمالات کہ نہایت عجائب و غرائب اور خلاف عقل ہین کتابون مین اوسکی تفصیل موجود ہی

سکندر ذوالقرنین کے حالات کا بیان

سکندر ذوالقرنین فیلقوس شاہ مقدونیہ کا بیٹا ہے جو یونان کا ایک بڑا شہر تہا حکیم ارسطو نے صغر سنی مین اوسکی

تربیت کی جو اپنے باپ کے بعد حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے تین سو تینتیس سال پیشتر بیس سال کی عمر مین تخت شاہی پر جلوس کرکے اوسنے اپنا شعار ملک گیری اور کشورستانی مقرر کیا۔ دارا جو اوسوقت ایران کا بادشاہ تھا مقام فرش پر اوسکے اور سکندر کے باہم مقابلہ ہوا۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ اُسوقت مین دارا کی جمعیت ایک لاکھ پچیس ہزار کی تہی اور سکندر کی سپاہ اوس سے ایک ثلث تہی باوجود قلت سپاہ کے فتح سکندر کی ہوئی اور دارا نے فرار کو بہ نسبت قرار کے غنیمت سمجہا اس لڑائی مین ایک لاکہہ دس ہزار آدمی مارے گئے اور دارا کے زن و فرزند اسیر ہوئے اس جنگ کے بعد سکندر نے مصر اور شام پر قابض ہوکر ایک شہر آباد کیا اور اوسکا نام اسکندریہ رکہا چنانچہ ابتک موجود ہے بس اسکے بعد دارا نے اپنی تمام فوج فراہم کی جو تعداد مین دس لاکہہ لوگ تہے اور سکندر سے جنگ پیکار کے ارادہ سے نکلا سکندر نے بہی سینتالیس ہزار سوار و پیادے لیکر مقام الجزیرہ سے جو رود فرات سے اوسطرف واقع ہے واسطے مدافعت دارا کے خروج کیا۔ پانچ منزل پر پہونچکر جنگ شروع کردی سکندر اپنی دلاوری اور جرات سے دارا کے قلب لشکر مین گہسکر شمشیر کے وار کرنے لگا اور اپنی تلوار آبدار سے ہنگامہ محشر بپا کیا۔ سکندر نے ارادہ کیا تہا کہ دارا کو زندہ ہی اسیر کرلے لیکن فوج مخالف کے قدم ثبات کی لغزش مین آگئے اور فوراً مُنہ پہیر دیا پس دارا نکل گیا۔ سکندر اس فتح کبریٰ کا شکریہ بجالایا اور اوسکے تعاقب کی فکر مین تہا کہ ناگاہ معلوم ہوا کہ اوسی کی فوج کے دو افسرون نے اوسکو گرفتار کر رکہا ہے اسکے سنتے ہی سکندر نے کوچ کیا افسرون نے اوسکی آمد کی خبر سنکر دارا کو قتل کرکے اثنار راہ مین ڈال گئے اور خود کہین کو چلدیے۔ سکندر جب دارا کے بالین پر پہنچا تو نہایت افسوس کرکے اوسکے جنازہ کو موافق اوسکے رتبا و عزت کے تجہیز و تکفین کی۔ وہان سے روانہ ہوکر کل ایران کو اپنے قبضہ تسخیر مین لاکر منصرف ہوا اوسکے بعد ملک ہندوستان کا ارادہ کیا اور وہان پہونچکر شہر کابل بسایا۔ پہر وہان سے اپنی عنان عزیمت کو دریای سندہ کیطرف متوجہ کیا دریای سندہ سے عبور کرکے اس سرزمین پر بہی اپنا سکہ عمل قایم کیا۔ اسکے بعد چاہا تہا کہ راہ

عالی جاہ بہادر کے ترویج کا بیان
اور اُسکے بعد جو نکہ عالیجاہ بہادر کی ریاست کی تمنا تہی اور اپنی آرزو مین اونکا سن چالیس سال سے تجاوز کر گیا تہا اور قایم رہنے کے فقط آرزو تہے جب توضع کہڑہ پر فوج کی شکست کہانے کی خبر بہی تو بعض کو تو اندیشہ اور عام خلقت ظاہر مین انوا ... حضور کا داماد تہا اور سدا سیو ریڈی ... ناظم حیدرآباد زمیندار اور غالب جنگ و زنجیف جنگ دونون بیکار خانہ نشین تہے

پنجاب سے گذر کر پٹنہ پر فوج کشی کرے۔ موٴرخین ہاکمین یون زیب رقم فرماتے ہین کہ وہانکے فرمان روا کے پاس چہ لاکہہ فوج کی جمعیت تہی مگر سکندر کے سپاہیون نے بوجہ کثرت شدائد سفر کے اپنے ہموطنون کی اجازت طلب کی فلہذا اسکندر اودہر سے اپنا ارادہ فسخ کرکے ملتان پر آیا وہان پر بڑے زور شور سے جنگ وجدال کا بازار گرم ہوا۔ اس لڑائی مین خود سکندر گہوڑے سے اوتر دیوار شہر پناہ کی پہاندکر فوراً مثل بجلی کے اندر جا پہنچا اور ہاتہون ہاتہہ اوس بلدہ کو فتح کرلیا۔ موٴرخین کا بیان ہی کہ اس کارزار مین خاص سکندر کے جسم پر بہت سے زخم آئے حتی کہ امید زندگی کی باقی نہ رہی تہی لیکن خدا ئیتعالی نے اوسکو بہت جلد چنگا کردیا۔ اسکے بعد طبل مراجعت کا طرف ایران کے بلند آوازہ کیا وہان پہونچکر دارا کی بیٹی کو اپنے قبالہ نکاح مین لایا۔ بعد ازان بابل کو روانہ ہوا ہنوز منزل مقصود تک پہونچنے نہ پایا تہا کہ قاصد اجل نے سامنا کیا پس بخار کی شدت سے سکندر نے عنان عزیمت کو ملک جاودانی کی طرف متوجہ کیا اوسکی مدت سلطنت ۱۲ سال اور ایام زندگی ۳۲ سال مین قدرت خدائیتعالی کی ہی کہ اس مدت قلیل کے اندر اس قسم کی ترقیات کے مدارج طی کئے جو قدرت انسانی سے نہایت بعید بلکہ ابعد ہین۔

راجہ اندر کے حالات کا بیان

سیر المتاخرین کی تحقیق کے موافق اوسکا مولد مقام مالوہ ہی۔ اور سنگاسن بتیسی مین مرقوم ہے کہ وہ بڑا عظیم الشان فرمانروا ہوا ہی نہایت نیک شخص تہا اوسکے راج مین اوسکے حسن نیتی کی وجہ سے کبہی قحط اور وبا کا صدمہ خلق اللہ نے نہ اوٹہایا اور وہ جمیع صناعات کے حقائق اور اکثر علوم پر وقوف رکہتا تہا اور لغات مختلفہ مین خوب مہارت تہی۔ بلکہ یہ مرقوم ہی کہ جانورونکی بولیان بہی سمجہتا تہا اور اوسکا دار الامارت مقام اُجین تہا۔ دکن اور اڑیسہ بنگ بہار گجرات سومنات یہ سب ملک اوسی کے زیر فرمان تہے۔ اور ولایت اندرپت یعنی دہلی سے کابل تک اپنا احاطہ تصرف مین لایا تہا نہایت بخیر اور ہمت عالی رکہتا تہا۔ خلق اللہ کی حاجت برلانے مین سعی بلیغ کرکے اونکے اکثر مشکلات حل کرتا تہا یہانتک کہ

عوام اوسکو خرق عادات سے جانتے تھے۔ اکبرنامہ مین لکھا ہو کہ جب راجہ موصوف کی عمر قریب انقضا کے ہوئی تو ملک دکن مین سالباہن ایک شخص نے خروج کیا۔ راجہ اور اوسکے باہم دریای نربدا کے کنارے پر جنگ عظیم ہوئی اوس نے راجہ کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔

امیر تیمور کے احوال کا بیان

صاحبقران امیر تیمور گورکان پسر امیر طراغائی بن امیر برکل پچیسوین شعبان شب سہ شنبہ ۷۳۶ ہجری مین شہر سبز کے اندر اوسکی ولادت ہوئی ہی ابتدا شباب مین شجاعت ذاتی اور جرأت فطرتی سے خدمتمین شیرین خان والی توران کی کہ وہ اوسکا ہمدم اور ہم جد تھا ایسا سرفراز ہوا کہ اپنے آپکو امیر الامرائی کے رتبہ پر پہنچایا۔ شیرین خانکی وفات کے بعد شہر بلخ مین چہارشنبہ کے روز رمضان شریف کی تیسری تاریخ ۷۷۱ھ مین اوسنے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور سمرقند کو اپنا دار السلطنت قرار دیکر ملک ستانی کا نقارہ بجایا تھوڑے زمانہ مین ولایت ماوراء النہر خوارزم ترکستان خراسان عراقین آذربایجان فارس مازندران کرمان دیار بکر خوزستان مصر شام روم کابلستان زابلستان گرجستان ہندوستان اور ما سوا انکے بہت سی ولایتین مفتوح کرکے فرمان روایان ربع مسکون کو زیر فرمان کیا پس ۸۰۷ھ مین کہ متوجہ فتح ختا کا تھا مکان انطار کے اندر کہ اوسوقت اوسکی عمر ۷۱ سال کی تھی سخت مرض سے چہارشنبہ کے روز اٹھارہوین شعبان نماز شام کیوقت عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا۔ مستقل اوسکی مدت سلطنت ۳۵ سال ہی۔ گورکان اوسکو اس لئے کہتے ہین کہ لفظ گورکان ترکی ہی اسکے معنی دوربین کے ہین پس چونکہ شخص معاملات دوربینی مین نہایت غور کرتا تھا لہذا گورکان اوسکا لقب ہوا۔ اور بعض مورخین کا یہ قول ہی کہ چونکہ اوسکی بصارت بڑی تھی اس لئے قبل سلطنت کے بادشاہ عصر نے اوسکو یہ خطاب دے رکھا تھا۔ کتب تواریخ انگریزی سے یہ ثابت ہوتا ہی چنانچہ راقم نے وقت تحریر اوراق اخبار مین بھی لکھا ہی کہ تیمور چنگیز خان کی اولاد مین ہی اور ایکسو نو سال بعد اوسکے ہوا ہی یعنی چنگیز خان کا ظہور ۱۲۲۳ع مین ہوا ہی

اور تیمور نے سنہ ۷۷۳ھ مین خروج کیا۔ ابتدا مین تیمور بکریان چرایا کرتا تھا۔ بیس سال کی عمر سے ملک گیری اور قلعہ کشائی اختیار کی بڑے بڑے شہر اور قلعے ہفت اقلیم کے سر کیے کمال خونخوار و متعصب بین تھا اس سبب سے کڑورون جانین تلف و ہلاک کردین آخر کار عازم فتح چین کا تھا کہ شدت کا بخار آیا اور اوسی مین راہی ملک عدم کا ہوا۔

حکام سندہ اور ٹھٹہ کے حالات کا بیان

بموجب مرآۃ الصفا واضح ہو کہ اولاً ولید بن عبدالملک کے عہد مین حجاج بن یوسف نے سنہ ۸۶ ہجریہ مین بقول بعض کے محمد ہارون کو دیار ٹھٹہ کی طرف روانہ کیا تھا ہارون مذکور نے محمد قاسم نامی ایک شخص کو وہان کا حاکم مقرر کیا مشار الیہ سندہ کے راجہ سے جنگ کر کے سنہ ۹۲ھ مین بلدہ مذکور اپنے تحت تصرف مین لایا اور بقول بعض محمد قاسم حجاج کے چچازاد بھائی نے سنہ مذکور مین مقام مذکور کو فتح کیا پس بہر و رد ہو کے وہان کے زمیندار پانسو برس تک وہانکے فرمان روا رہے اس ضمن مین سلاطین غزنوی اور غوری نے اپنے طرفدار روانہ کر کے وہانکی فرمانروائی مین مداخلت کی ہے پس ناصر الدین قباچہ جو سلطان معز الدین شام کے ترکی غلامون مین سے تھا سنہ ۶۰۹ھ مین اوسنے اپنے نام کا خطبہ و سکہ کیا اور تیس برس تک کامران اور رعایا پرور رہا جب وہ سنہ ۶۳۲ھ مین دریا کے اندر غرق ہو کے مر گیا پندرہ شخص سمکا نیون کے طبقہ سے کہ وہ اپنے آپکو جمشید کی اولاد سے جانتے تھے اور اونکے سوا چار شخص اور فرمان روا رہے۔ بعض مورخین بیان کرتے ہین اونکے زمانہ مین حکام کا غلو بکثرت رہا یکے بعد دیگرے سریر حکومت پر جلوس کرتا جاتا تھا اور اوٹھتا جاتا تھا اور پندرہ لوگون کی تعداد سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ شاید منجملہ اونکے چند شخص ذی ثبات ہوئے ہین پس شجاع بیگ بن امیر ذوالنون ارغون نے کہ منجملہ امراے سلطان حسین مرزا کے تھا وہان جلوس کیا اور جب وہ چند عرصہ کے بعد سنہ ۹۳۰ھ مین عالم بقا کو روانہ ہوا تو شاہ حسین نے ۳۲ برس حکومت کی پس مرزا عیسے خان ترخان سنہ ۹۶۲ھ

اوسلطان محمد بکر مین فرمانروا ہوا عیشی خانگی وفات ۹۷۵ھ مین ہوئی پس پیرگ محمد باقر فرمانروا ہوا اور
۹۹۳ھ مین اوسکا انتقال ہوگیا اوسکے بعد مرزا جانی بیگ اوسکے بعد مرزا غازی بیگ ہوا اور ۹۹۸ھ مین وہان کی
سلطنت برطرف ہوگئی اور تمام ملک سندہ اکبر کے تصرف مین آگیا اور مرزا جانی بیگ وہانکا چہٹا حاکم شاہ ہبرو
کے زمرۂ ملازمین مین شریک ہوا اسی طرح کی پریشان حکومت سابق مین اور آخر مین کچہہ کم وبیش پچانوے
برس کے عرصہ مین جیساکہ مذکور ہوا پیاپے سات شخص مسلمان اپنی استعداد کے موافق مملکت سندہ مین حاکم
مستقل ہوئے اوسکے بعد ایک عرصۂ دراز تک وہ ملک سلاطین اکبری کے زیر فرمان رہا اور اب کارکنان کمپنی کی قلمرو مین ہے

ملتان کے حکام کابیان

واضح ہو کہ ملتان نہایت قدیم شہر ہے اور وہان کے سوانحات نہایت طول طویل ہین ۹۳ھ مین محمد قاسم
حجاج بن یوسف کے چچازاد بہائی نے وہان دین کا جہنڈا قائم کیا ہی پس شیخ یوسف نام اورایک نے
استقلال بہم پہونچایا پہر دوسال کے بعد رائی سہرا اوسکو ملتان سے نکال کر آپ تخت پر بیٹہہ گیا اور اپنا لقب
سلطان قطب الدین لنکار رکہا اوسکی مدت سلطنت ۱۶ برس ہی اہل سیر بیان کرتے ہین کہ وہانکے راجے
برہمنونکی قوم سے ایام راجگی مین اپنا لقب لنکار رکہا کرتے تہے سلطان مذکور نے بہی بدستور سابق وہی
عمل کیا اور سلطان حسین لنکا پسر سلطان قطب الدین نے چندمدت تک وہانکی بادشاہی اور سلطان فیروز
لنکا نے چونتیس سال تک اور سلطان محمود لنکا نے سات سال تک اور جب سلطان حسین لنکا حاکم ہوا تو ۹۳۴ھ
مین ارغون نے اس ولایت کو فتح کیا اور ہمایون بادشاہ کے عہد مین پہر ملتان سلاطین دہلی کے تصرف
مین آیا بموجب کتاب مرآۃ الصفا لور موافق جلدین اوسین سیرالمتاخرین کے یہ زیب رقم ہے کہ ابتداء ۵۹۹ھ
ہجری سے ۸۵۰ھ تک مملکت ملتان سلاطین دہلی کے قبضہ مین رہی اور سنہ مذکور سے بسبب سستی اور

کابلی سلطان علاء الدین بن سلطان محمد شاہ کے کہ وہ اعلیٰ خضر خان کی اولاد مین سے تہا جیسا کہ دفتر اول مین بیان
ہوا سلاطین دہلی کے قبضہ سے نکل گئے تہے۔ پہر ۹۳۶ھ مین شاہ بابر کے عہد حکومت شاہزادہ کامران میرزا کے کوشش
سے ممالک محروسہ مین ملحق ہوگیا اس عرصہ مین اول شیخ یوسف نے کہ روز قسمت سے اوسکے سلطنت آئی تہی دو
سال حکومت کی اسکے بعد سلطان قطب الدین عرف سہر النگا نے ۸۶۹ھ مین سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا اوسکی مدت
سلطنت سولہ سال ہے۔ پہر سلطان حسین ابن سلطان قطب الدین انکا ایام سلطنت اوسکے بائیس سال ہین۔ پہر
سلطان محمود بن فیروز شاہ نبیرہ سلطان حسین۔ اوسکا زمانہ سلطنت ۲۷ سال ہے۔ ازان بعد سلطان حسین بن سلطان
محمود اوسکی سلطنت کا زمانہ آٹھہ سال ہے اور پانچ سال لشکر خان انکا برادر شمس الدین ملازم سرکار مرزا شاہ حسین
ارغونی کے۔ پس سالہای دراز تک شہر ملتان قبضہ مین اہل اسلام طرفداران سلاطین دہلی کے رہا۔ پہر چند روز
ہوئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اوسکو مظفر خان سے ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ھ ہجریہ مین لیکر ایک ہندو کو وہاں کا صوبہ دار
مقرر کیا تہا۔ اب صاحبان انگریزون نے صوبہ دار ندکور کے بیٹے سے بوجہ مفسدہ کے فتح کرکے ملحق ممالک محروسہ
سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کا کیا چنانچہ اسکی تشریح مقالہ دوم مین انشاء اللہ العزیز آویگی

کابل کے حالات کا بیان

واضح ہو کہ امید ابن عبد اللہ نے ہشام کیوقت مین اہل اسلام سے ۴۰ھ مین ملک کابل کا فتح کیا اوسکے بعد وہان
عمل عباسیون کا رہا اوسکے بعد سامانیون کا ازان بعد زیر حکومت غزنویون کے رہا پس بسبیل طبقات غوریون اور
چنگیز خانیون اور صاحبقرانیون کے حکومت رہی۔ ازان بعد فرمان روا ملک کابل کا احمد شاہ درانی ہوا اور ۱۱۸۶ھ
مین جب اوس نے وفات پائی چندے کچہ اور مرلیش رہا انکے حکومت خاندان شاہ موصوف کے قبضہ مین رہی پس
محمود شاہ خلف تیمور شاہ ابن احمد شاہ موصوف کا زمان شاہ پر غالب آیا فتح خان پسر سرفراز خان اوسکا وزیر تہا

اسنے سلطان کی خدمتین بہت سی گستاخیان کرکے مقتول ہوا۔ لکھاہی کہ فتح خان ایسا سخت آدمی تہاکہ جب محمد شاہ نے نمکحرامیون کے تدارک مین اوسکی قتل کا حکم دیا تو حاضرین نے قتل کرتے وقت اوسکے جوڑ جوڑ علیحدہ کیے مگر اُسنے آہ بہی نکی بلکہ چین بجبین ہی نہوا اور کسی سے تخفیف تکلیف کی التجا نکی۔ پہر وزیر دوست محمد خان برادر فتح خان مقتول کی ترقی ہوئی کابل قندہار اور تمام ملک پشاور کا اوسی کے قبضہ مین آگیا چنانچہ وہانکا حاکم خان موصوف ہی ہی اور اوسکے محاربات اور امیر محمد اکبر خان خلف وزیر دوست محمد خان کے جو افسران انگریزی سے سرزمین مذکور پر واقع ہوئی ہین مقالہ دوم مین انشاء اللہ آوینگے اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ وزیر دوست محمد خان سرفراز خان کا بارہوان بیٹا ہی اور وہ ہمیشہ اپنے برادر کلان محمد فتح خان مقتول کی خدمت مین سرگرم اطاعت رہا کرتا تہا۔

مالوے کے حکام کا بیان

واضح ہو کہ دریای مالوہ نہایت طویل و عریض ہے اور وہان بڑے بڑے راجے باوشل راجہ بکرماجیت اور راجہ بہوج وغیرہ کے ہوئے ہین اور بنہایت دولت سلطان محمد شاہ تغلق تک شاہان دہلی کے ہاتہ مین تہا۔ دلاور خان غوری نے کہ وہ اول ناظم صوبہ مذکور کا تہا بعد رحلت سلطان موصوف کے ۷۹۹ھ ہجری مین سکہ و خطبہ اپنا جاری کیا اور اکیس سال تک نقارہ شاہی کا بجایا اور جب وسنے وفات پائی تو سلطان ہوشنگ نے سریر سلطنت پر جلوس فرمایا اور نہایت عدل و داد سے ۸۳۶ھ تک بادشاہی کی اسکے بعد وفات پائی اوسکے بعد سلطان محمود شاہ غوری سلطان ہوا اُسنے صرف ایک سال تک حکومت کی و زہر سے مرگیا اوسکے بعد سلطان محمود خلجی کہ سلطان ہوشنگ کے امرا مین سے تہا تخت مالوہ پر مستولی ہوا۔ اور بعض کا یہ قول ہی کہ سلطان محمود ہوشنگ کا بہتیجا تہا اولاً امیر الامرا ہوا بعد ازان سلطان ہوا اوسکے بعد غیاث الدین خلجی ہوا کہتے ہین کہ چونکہ سلطان موصوف اپنی باپ کی خدمتین ۳۴ سال تک بیشتر سرگرم خدمت رہا بعد جلوس کے عبدالقادر اپنے فرزند اکبر کو وکیل سلطنت مقرر کرکے آپ واسطے استراحت کے محل مین داخل ہوگیا اور پندرہ ہزار عورتین

اپنی خدمت کے لئے مقرر کین انمین سے پانسو ترکنیان تیر و کمان سے لیس اور پانسو حبشنین بندوقچی پہرہ اور چوکی پر حاضر رہا کرتی تہین شاید نانی پلٹنونکی ابتدا یہی ہے تعجب ہے کہ اس نے کچہ اوپر تیس سال تک ایسی حکومت مجہول کمال عیش و عشرت کے ساتہہ کی اور اس مدت مین کوئی فساد برپا نہوا اور کسی قسم کی سرکشی نے منہ نہ دکہلایا پس ۹۰۵ھ مین جہان فانی کو وداع کیا۔ اسکے بعد سلطان ناصر الدین خلجی پسر دوم اسکا مشغول مہمات کا ہوا اور اپنے گیارہ سال سے کچہ زیادہ ظلم کیساتہہ بادشاہی کی۔ پس سلطان محمود ثانی غیاث الدین کا ولد ثالث ہوا اوسکا لقب بکڑا تہا اس لئے کہ بکڑا گجراتی زبان مین گاو کو کہتے ہین اور سلطان اپنی موچہون کو تاؤ دیکر مثل سینگون کے بنائے رکہتا تہا اوسکے عہد مین ۹۳۷ھ مین بہادر شاہ گجراتی آیا اور ملک مالوے کو اپنے قبضۂ تصرف مین لایا اور سلطان محمود کو طوق و زنجیر کر کے جاپانیر کو بہجوا دیا پس اس سلسلہ کی سلطنت متفرق ہو گئی اور سلاطین گجراتیہ کیطرف منتقل ہو گئی پس ۹۴۹ھ مین شیر خان افغان نے مالوہ کو فتح کر لیا اور شجاعت خان کو وہانکی صوبہ داری پر مقرر کیا خان موصوف نے سکہ اور خطبہ تو اپنے نام کا نہین کیا مگر رہا مثل بادشاہون کے اور رجب ۹۶۲ھ مین اس جہان سے رخصت ہوا۔ تو باز بہادر بلاد مالوے کی حکومت پر مستقل ہوا مورخین نے بیان کیا ہے کہ بہادر رند کور روپمتی پر عاشق تہا پس ۹۶۸ھ مین اکبر بادشاہ نے دیار مذکور پر تسلط حاصل کیا اور باز بہادر دو ہزاری کی طرف منصوب و سرفراز اور خطاب شاہ باز خان سے ممتاز ہوا۔ الحاصل دس شخص نے (۱۶۹) سال تک اسطرحپر مالوے کی سلطنت اصالۃً و نیابۃً کی اور جہان فانی سے در گذرے۔ اکبر شاہ کے وقت سے وہان اہل دہلی کی حکومت قایم ہوئی اور اب مہاراجہ سیندہیہ کی اولاد کے اختیار مین ہے چونکہ مومی الیہ اپنی قوم مین نہایت صاحب اقتدار ہوا ہے اس لئے اوسکا ذکر انشاء اللہ العزیز آویگا

بنگالہ کے حکام کے حالات کا بیان

واضح ہو کہ محمد اختیار الدین بختیار خلجی سلطان شہاب الدین غوری کا غلام تہا۔ نہایت شجاع اور مشہور شخص تہا ابتدا جسنے

یہ چاہا کہ اسکا نام لوح ہستی سے محو ہو جائے لہذا انہون نے اسکی یہ تدبیر سوچی کہ بادشاہ وقت کو یہ ترغیب دی کہ اسکو مست
ہاتی سے لڑائے - مورخین بیان کرتے ہین کہ ایک روز یہی ہاتی مست سرکاری فیلخانہ سے واسطے ملاحظہ بادشاہ کے
آیا - اتفاقاً محمد اختیار بہی اوسوقت دربار مین حاضر تہا - بادشاہ نے حسب ایماء سابق کے اہل رشک سے اصغا کرکے
محمد اختیار الدین کیطرف متوجہ ہوا اور پوچہا کہ تم اس سے لڑ سکتے ہو - اسنے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو حضور پر نور کے
اقبال سے فدوی ابہی ارادہ رکہتا ہی بادشاہ نے کہا اچہا - پس محمد بختیار نے بسم اللہ کہکر حملہ رستمانہ کیا اور
جاتے ہی تڑپ کر ایک گرز اوسکے بن دندان پر مارا اور اوسکے ساتہ ہی ارادہ کیا تہا کہ دوبارہ بہی وار کرے
چونکہ ضرب اول ہی اپنا پورا کام کر چکی تہی لہذا ہاتی سے برداشت نہو سکی اور فوراً منہ پہیر دیا - لوگون نے
نہایت تعریف کی اور خوب واہ واہ کی - حاسدون کے دانت کہٹے ہو گئے بادشاہ اوسکی دلیری سے بہت
خوش ہوا اور اوسکے صلہ مین بہار لکہنوتی کی حکومت اوسکو عطا کی خان معزالیہ اپنے عہد حکومت پر روانہ
ہوا اور وہان پہونچکر حسب قول وہانکے نجمین کے کہ سابق سے انہون نے خبر دے رکہی تہی غالب آیا یعنی راے
لکہمی پسر لکہمن چند راجہ کو شکست دیکر خود سر ہوکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور دین محمدی صلعم کو تمام
ملک بنگالہ مین جاری کیا - اہل سیر لکہتے ہین کہ سبسے پہلا بادشاہ اس سرزمین کا اہل اسلام سے یہ خان موصوف
ہی ہے اس محمود عالم کی رحلت سنہ ۶۰۲ھ مین ہوئی ہی - محمد بختیار مرحوم کے بعد محمد شیران خلجی اوسکے قوم کا ہی
شخص وہانکا سلطان ہوا - اوسکے بعد علی مردانخان خلجی نے وہانکی سلطنت دو سال تک کی ہی - اوسکے
بعد حسام الدین غوث خلجی ہوا اور اوسکے عہد حکومت مین بنگالہ سلطان دہلی کے تصرف مین آیا - پس طغرل
نمکحرام جب بادشاہ دہلی کی طرف سے وہانکا حاکم مقرر ہوا تو سلطان وقت سے بغاوت اختیار کرکے
سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کیا - پس ناصر الدین نے سکہ اور خطبہ اپنا کیا اور دوبارہ ملک بنگالہ سلطان

دہلی کے تصرف مین آیا۔ شاہ تغلق کے عہد فرمان روائی مین بہرام خان عرف تاتار خان بنگالہ کا حاکم مقرر ہوا۔ واضح ہو کہ بعد وفات تغلق شاہ کے ملک فخرالدین نامی جو کہ بہرام خان کا شمشیر بردار تہا ۷۳۹ھ مین اپنے ولی نعمت کو قتل کرکے سلطنت کا سکہ اپنے نام کا کیا اور دس سال تک حکمرانی کی۔ اوسکے بعد سلطان علاءالدین نے ایکسال چندماہ تک اوسکے بعد حاجی الیاس یعنی سلطان شمس الدین بہکرہ نے سولہ سال چندماہ تک بعدازان سلطان سکندر نے نوسال۔ اوسکے بعد سلطان غیاث الدین نے سات سال تک۔ ازان بعد سلطان السلاطین نے دس سال تک پس سلطان شمشیرالدین نے تین سال تک اوسکے بعد کالس ہندوگرو شمس الدین ثانی کا ملازم تہا وہانکا حاکم ہوا اگرچہ وہ کافر تہا لیکن اسلام کا ساعی اور مساجد و معابد کا بانی اور دین محمدی کا مطیع تہا اوسکی مدت سلطنت سات سال ہے بعدازان جیمل المخاطب جلال الدین اپنے باپ کے قضا کرنے کے بعد مسلمان ہو کر تخت و تاج شاہی کا مالک ہوا۔ کہتے ہین کہ اوسکو اہل بیت رسول کریم صلعم کے ساتہہ محبت بہت تہی وہ ۸۱۲ھ مین داخل خلد برین مین ہوا اوسکے بعد وہانکا حکمران سلطان احمد ہوا اوسنے اٹھارہ سال سلطنت کی ہے بعدازان ایک غلام ناصر نامی نے سات مہینہ حکمرانی کی ہے۔ اوسکے بعد ناصر شاہ شمس الدین بہکرہ کی نسل مین سے تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور بعد تیس سال کے ۸۶۲ھ ہجری مین سلسلہ اوسکی حیات کا شکستہ ہوگیا۔ اوسکی وفات کے بعد شاہ باربک نے وہانکی عنان حکومت اپنے اختیار مین پکڑی اور ۸۷۹ھ مین موداجل کا ہوا۔ اوسکے بعد یوسف شاہ اپنے باپ کا جانشین ہوا اور سات سال چہہ مہینے عدل و داد مین سرگرم رہا۔ بعد ازان سکندر شاہ ہوا۔ لکہا ہے کہ وہ بوجہ ناواقفیت امور سلطنت کے دوہی مہینے مین معزول ہوگیا اور یہان باعتبار شمار سنون کے دوسال ہونے چاہیین۔ پس فتح شاہ سکندر شاہ کے چچا نے کمال فضل و کرم سے سات سال پانچ مہینے تک نقارہ شاہی کا بجا کر ۸۹۶ھ مین مقتول ہوا اوسکے بعد سلطان شہزادہ نے کہ جو ملازم اور قاتل فتح شاہ کا تہا اورنگ حکومت کے جلوس کیا اور آٹہہ مہینے کے بعد اندیل خان حبشی کے ہاتہ مارا گیا۔ پس ازان فیروز شاہ اندیل خان

حبشی نے تین سال تک نہایت استقلال اور رزانت سے حکومت کی اوسکے بعد سلطان محمود شاہ ابن فیروز شاہ نے تخت حکومت پر جلوہ کیا۔ بعض کا یہ قول ہی کہ وہ فتح شاہ کا بیٹا تہا۔ واضح ہو کہ ایک سال کے بعد ملک پدر حبشی نے اوسکو قتل کیا اور آپ وسادۂ سلطنت پر ساط ہوا۔ چونکہ حبشی مذکور نہایت سفاک اور بیباک تہا جب حاکم مستقل ہوا تو لکھا ہی کہ اوسنے تین سال پانچ مہینے مین کہ مدت سلطنت اوسکی ہی سو ہزار آدمی مار ڈالے پس شریف مکہ نے سنہ ۹۰۰ مین اوسکو قتل کیا پس شریف مکی ملقب بسلطان علاء الدین نے کمال سخاوت اور عدالت کے ساتہہ ۲۷ سال تک داد و دہش کرکے معمورۂ عقبیٰ کو روانہ ہوا۔ پس نصیب شاہ وارث تخت سلطنت کا ہوا کثرت شرابخوشی سے سنہ ۹۴۳ مین جام فنا کا نوش کیا پس سلطان محمود بنگالی کہ اوسکے امراء مین سے تہا استیلا پایا۔ پس سنہ ۹۴۵ مین وہ مملکت شیر شاہ افغان کے تصرف مین آئی اور اوسنے وہان خطبہ اپنے نام کا پڑہوا کر محمود خان کو حاکم کیا جب محمود خان نے وفات پائی تو اوسکے بیٹے سلطان بہادر نے خطبہ مین اپنا نام داخل کیا سلیم خان پسر شیر خان نے آکر بنگالہ کو اس سے چہین لیا پس سلیمان خان کرانی نے سلیم شاہ کے بعد بنگالہ مین وارد ہو کر جلوس کیا اور جب وہ سنہ ۹۸۱ مین فوت ہوا تو بایزید خان افغان نے بعد اوسکے آکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور ایک مہینے مین مقتول ہوا پس داؤد خان افغان اسپنے بہائی کے بعد صاحب تاج و لوا کا ہوا اوس عہد مین نو سو تراسی ہجری مین خان جہان نے اکبر بادشاہ کیطرف سے آکر اوسکو قتل کیا پس بنگالہ ممالک محروسہ شاہ دہلی کا ہوا۔ اس مملکت مین کل ۴۴ شخصون نے اہل اسلام مین سے حکومت یہان کی مستقل طور پر کی ہی۔ اب جسطرح سے کہ زیر حکومت کمپنی بہادر کے آیا ہی خدا چاہے تو اوسکا مفصل حال مقالہ دوم مین بیان کیا جاویگا۔

تبت کے حکام کے حالات کا بیان

واضح ہو کہ اس سے سابق تبت راجون کے تصرف مین تہا۔ لکہا ہے کہ انہون نے باج خراج کبہی کسی کو

نہین دیا ہمیشہ خود ہی مستقل حاکم رہے برس ۱۲۳ھ مین ایک شخص مسمّی آسا مکہر وہانکے راجونمین سے ہی اسنے اسلام قبول کرکے اپنا نام اسلام رکہا اور طواف کعبہ و روضہ مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہوکر خروج کیا۔ کہتے ہین کہ اوسکے سعی سے چہتر ہزار آدمیون نے دین اسلام قبول کیا تہا مسلمانون کی پشت گرمی سے میدان حرب مین ومراج حاکم تبت کو قتل کرکے ۱۳۱ھ مین مسند حکومت کو رونق بخشی۔ اوسکے بعد علی رائے ہوا اور اوسکے بعد محمد رائے ہوا بعد ازان فتح علی رائے حاکم ہوا اوسکے بعد رستم علی رائے سلطان ہوا مگر انمین سے کسی کا کچہہ حال معلوم نہین ہوا اور خلد مکان کے عہد مین مرتضی خان ایک شخص اپنے ہاتہ مین وہانکا سلسلہ حکومت و سلطنت رکہتا تہا کہ ابراہیم خان پسر علی مردانخان ناظم و حاکم کشمیر نے اوسکو پکڑ کے قید کردیا وہ وہین مرگیا۔ باقی واللہ اعلم اسی طرح یہہ شخص نومسلم تبت کی بستی مین فی صدر ہے ہو مین اور اب کہتے مین کہ تبت افسران انگریزی کے اختیار مین ہے۔

کشمیر کے حکام کے احوال کا بیان

واضح ہو کہ اول شاہ میر راجہ کشمیر کا ملازم تہا راجہ مذکور کے فوت ہوجانے کے بعد مومی الیہ نے راجہ متوفی کے بیٹے کی وزارت اختیار کی اور بمرور دہور ۷۴۲ھ مین المخاطب بنام شمس الدین ہوکر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کرکے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب کو رواج دیا اوسکی سلطنت تین سال کچہہ مہینے ہوئی ہے اوسکے بعد سلطان جمشید اپنے والد بزرگوار کا جانشین ہوا اور ایکسال چار مہینے بادشاہی کی پس سلطان اوسکے بعد سلطان علاء الدین سریر ملک کشمیر کا مالک ہوا اور بارہ سال تک بادشاہی کی۔ بعد ازان سلطان شہاب الدین نے بیس سال تک اوسکے بعد سلطان قطب الدین نے ۱۵ سال۔ بعد ازان سلطان سکندر بت شکن نے ۲۴ سال۔ بعد ازان سلطان علی شاہ نے چہہ سال پس سلطان زین العابدین نے کمال دولت و اقبال کے ساتہہ ۵۲ سال تک حکمرانی کی۔ اوسکے بعد سلطان حیدر نے ایکسال دو ماہ تک بعد ازان سلطان حسین نے کچہہ زمانہ بلا شمار و تعداد و سال۔ ازان بعد

محمود شاہ تخت حکومت کا حاکم ہوا اور دس سال چھ مہینے حکمرانی کی چونکہ اسکے عہد مین سادات امصار و بلاد کے بکثرت جمع ہوگئے تھے آخر کار سیدون اور کشمیریون کے باہم جنگ ہوئی آخر کار سادات کو ہزیمت واقع ہوئی اور سلطان اونکی طرفداری کے سبب سے ۹۴۳ھ مین فتح خان ابن آدم خان نبیرہ سلطان زین العابدین خان کے پنجہ مین گرفتار ہوا اس واقعہ کے بعد خانمذکو بنے نو سال تک سلطنت کی پھر دوبارہ محمد شاہ مزبور ہوا اور نو مہینے بادشاہی کی پھر فتح شاہ مذکور نے بھی زمام سلطنت کی دوبارہ اپنے اختیار مین کی اور ایکسال سے کچھ زیادہ بادشاہ رہا - پھر محمد شاہ تیسری مرتبہ سلطان سکندر بادشاہ دہلی کی اعانت سے فرمان فرمای کشمیر کا ہوا اس مرتبہ ۱۱ سال ۱۱ مہینے گیارہ روز سلطنت کی تھی کہ ملک کاجی نے اوسکو پکڑ کر قید کیا اور سلطان ابراہیم فرزند اسکے تخت پر بٹھلا کر آپ وزیر اعظم ہوگیا - کہتے ہین کہ ابراہیم شاہ آٹھ مہینے آٹھ روز کے بعد بادشاہی ترک کرکے کوہستان مین بھاگ گیا پس مبارک شاہ فرزند ابراہیم شاہ ابن محمد شاہ مذکور تخت نشین ہوا پس محمد شاہ نے مرتبہ چہارم جلوس کرکے اپنے نبیرہ کو قید کیا اور چند زمانہ تک سلطنت کی مہمات مین مشغول ہوکر انتقال کیا - پس ابراہیم شاہ ابن محمد شاہ متوفی پہاڑون مین سے نکلکر دوبارہ حکمرانی کی - اوسکے بعد نازک شاہ اسکا بیٹا والی ریاست ہوا اُس نے چھ ہی مہینے سلطنت کی تھی کہ میرزا حیدر مغل نے ۹۵۱ھ مین آیا اور کشمیر کو مسخر کرکے ہمایون کے نام کا خطبہ پڑہوایا اور چند روز کے بعد کہ ہنوز شیر خان افغان کا دور حکومت تھا خان موصوف نے ۹۵۲ھ مین علم استقلال کا مارا اور دس سال حکومت کرکے ۹۶۲ھ مین مقتول ہوا پھر نازک شاہ دوبارہ بادشاہ ہوا اور صرف دو ہی مہینے حکومت کی تھی کہ وفات پائی اُسکے بعد ابراہیم شاہ اوسکا بھائی حاکم ہوا اور پانچ مہینے بعد ۹۶۲ھ مین معزول ہوا - اوسکے بعد اسمعیل شاہ سلطان ہوا اوس نے دو سال بادشاہت کی - پھر حبیب شاہ ہوا ہنوز اوسکی سلطنت کو تین سال پورے نہوئے تھے کہ غازی جنگ کے ہاتھون سے مقید ہوا - واضح ہو کہ سلطنت اس سلسلہ کی بالکل زائل ہوگئی - اور غازی جنگ غازی شاہ سلطان ہوا اور چار سال تک بالاستقلال سلطنت کی اور جب وہ بھی دار فانی سے ۹۷۱ھ مین

مدت عمر و زمانہ ریاست - مدت عمر ستر سال باہم ریاست چوالیس سال ایک سال قبل از زوال اصلابت جنگ ... سے حکومت آپ ہی کی تھی - سبب انتقال و تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد - سبب انتقال مرض جانی تاریخ وفات ۲۰ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ - مکان رحلت دارالریاست بلدہ حیدرآباد - مرقد مکہ مسجد - محل مکہ کی دیوار ... کوچہ مین ... او سکے ... انا للہ و انا الیہ راجعون - بہادر نے تحسین و تار ... لقب بعد وفات غفران مآب - آصف جاہ ثانی نواب سکندر جاہ بہادر - آصف جاہ ثالث شہزادہ کا بیان - خطاب شہزادہ کا بیان - اسم گرامی آپ کا میر اکبر علی خان ساتی و الدین ... خطاب ... نظام الملک - نام میر اکبر علی خان بہادر خطاب ... بعد جلوس نظام الملک غفران مآب - ہوا میر سکندر جاہ اور بعد جلوس ... آصف جاہ ثالث ولیت ولدیت ... میر نظام علی خان بہادر ...

ذکر نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث

بیگم تہنیت النسا بی بی صاحبہ - تاریخ و مکان ولادت و جلوس - نواب کی ولادت ماہ ذیحجہ ۱۱۸۲ھ مین بلدہ حیدرآباد مین ہوئی ہے - تاریخ جلوس ۷ ماہ ربیع الثانی ۱۲۱۸ھ - مقام جلوس بلدہ مذکور ہے -

ارکان دولت کا بیان - اول حالت صاحبزادگی مین سیف الملک خطاب ملازم مرتضیٰ خان بہادر نام مشہور بالی میان ابن مشیر الملک بہادر بطن سے نواب بیگم کلان محل کے بہادر ... غفران مآب دیوان کے ہوے تھے - بالی میان کی شادی فرزند بیگم صاحبہ انجم الملک غیور جنگ محمد صفدر خان بہادر کی صبیہ سے ہوئی تھی - افسوس کہ دونون نے جوانی کی حالت مین باپ کے روبرو انتقال کیا اور راجہ مہپت رام پیشکار جو کہ بعد جلوس دیوانی کی ہوس مین سرکاری جمعیت سے جنگ کرکے اول آوارہ دشت ادبار ہوا پھر ہندوستان مین جاکر

بادیہ پیما ملک عدم کا ہوا تو حسین خان اس دیار کی حکومت سے مامدار ہوا پھر علیشاہ ہوا اور ۹۸۶ھ مین وفات پائی۔ ازان بعد یوسف شاہ ہوا اور اوسنے ۹ سال حکومت کی سن بعد ۹۹۵ھ مین یوسف شاہ موصوف مع اپنے بیٹے کے اکبر بادشاہ کی ملازمتمین حاضر ہوا اور منصبدارون کے حلقہ مین داخل ہوا پس اوسوقت سے مملکت کشمیر بادشاہ دہلی کے تصرف مین آیا اور اس خطہ کی جداگانہ سلطنت جاتی رہی الحاصل جملا اکیس شخص مسلمانون مین سے (۲۸۳) سال تک بموجب مرقوم الصدر ولایت کشمیر کے مستقل حاکم رہے اور جبکہ گورگانیون کی سلطنت ضعیف ہوگئی تو پٹھان لوگ خود سر ہوگئے پس مہاراج رنجیت سنگہ نے ۱۸۱۹ء مطابق ۱۲۳۵ھ ہجری مین عطا محمد خان سے لیلیا اور اب ۱۸۴۶ء سے ساتوان سال ہے کہ افسران والاشان انگریزی کی رعایت سے ولایت کشمیر راجہ گلاب سنگہ کا دار القرار ہے کہ وہ اس سے بیشتر راجہ رنجیت سنگہ کا دار الحکومت تھا چنانچہ سکھون کے واقعات مین ناظرین کو ظاہر ہوگا اور اب گلاب سنگہ نے بوجہ بوڑہاپے کے رہبیر سنگہ اپنے فرزند کو دسہرہ کے روز محرم آٹھوین تاریخ ۱۲۷۳ھ ہجری مین سر حکومت پر جلوس دیا۔

جونپور کے حکام کے احوال کا بیان

واضح ہو کہ ملک سرور نامی ایک شخص المخاطب خواجہ جہان سلطان الشرق خواجہ سرا فیروز شاہ کا اول جونپور کا طرفدار ہو کر ۷۹۶ھ مین دم استقلال کا مارا اور یہان کے بیشتر بلاد مثل پرگنہ کول اور اٹاوہ اور کتبلا بہرائچ اور رائے بریلی اور بہار اور تربت وغیرہ کے اوپر قبضہ کر کے ۸۰۲ھ مین تخت سے تختہ تابوت پر نزول کیا اوسکا زمانہ حکومت چہ سال ہے۔ اوسکے بعد سلطان مبارک شاہ اوسکا فرزند متبنہ قرن فیل نامی ایک سال چند ماہ وہانکا فرمانروا رہا اوسکے بعد سلطان ابراہیم شرقی نیک اخلاق خوش وضع نے کمال عدل و داد سے اکتالیس سال چند ماہ تک بادشاہی کی پس محمود شرقی نے جلوس فرمایا اور مثل اپنے والد بزرگوار کے تیس سال تک اپنی اوقات شریف عدل و داد مین گذارے پس سلطان محمد شرقی نے پانچ ماہ سرداری کی پہر سلطان حسین شرقی نے اپنے بہائی کے بعد

نوسال سلطنت مین صرف کیے اور ۸۸۳ھ مین جونپور سلطان بہلول شاہ دہلی کے تصرف مین آیا اور اس خاندان کی سلطنت منقطع ہوئی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ چہ شخص کلمہ گو دین محمدی صلعم کے ۸۰ سال کئے مہینے تک صاحب سکہ و خطبہ اس دیار کے بموجب قول صاحب مراۃ الاصفار کے رہے ہین اور اُسنے یہ بھی اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ مملکت مذکور کو سلطان سکندر بن سلطان بہلول نے ۹۰۰ھ مین بعد مدت مذکورہ کے بعد ولایت دہلی کے ضمیمہ کیا ہے اگرچہ سلطان بہلول شرقی پر غالب آیا تھا لیکن واقعی ضبط نہوا تھا اور اب بقول راقم سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ مین ہے۔

اودہ کے حکام کا احوال

برہان الملک انکا اصلی نام محمد امین ہے نیشاپور کے باشندے ہین ابتدا مین انکو داروغگی خواص بادشاہی کی عنایت ہوئی تھی پہر سعادتخان بہادر برہان جنگ خطاب اور توپخانہ کی خدمت سے سرفرازی پائی اور صوبہ اودہ کا زیر اخراجات اُنکے سپرد ہوا پس برہان الملک کے خطاب سے سرمایہ افتخار کا حاصل کیا اور نادر شاہ کی لڑائی مین شرط خدمت کی بجا لایا اور خوب ہنگامہ جنگ گرم کیا آخرکار مجروح ہوکر شاہ موصوف کا گرفتار ہوا اور اُنہین زخمون سے عید اضحی کے روز ۱۱۵۱ھ مین وفات پائی صفدر جنگ ابو المنصور خان بہادر برہان الملک کے حقیقی ہمشیرزادے اور داماد اونکے ہین اور وہ اوایل مین ندیم اور رفیق شہزادہ احمد شاہ کے تہے منقول ہے کہ خان موصوف نے شاہ ابدالی کی لڑائی مین خوب پیدا کیا جب محمد شاہ نے وفات پائی اور احمد شاہ بادشاہ مستقل ہوئے تو اُنہون نے قلمدان وزارت کا اور نو ہزاری منصب اور نو ہزار سوار اور خطاب موروثی برہان الملک ۱۱۶۱ھ مین صفدر جنگ کو عنایت فرمایا۔ واضح ہو کہ عرصہ قلیل مین بادشاہ اور وزیر کے سخت نا موافقت واقع ہوئی اور چھ مہینے تک برابر جنگ قائم رہی۔ پس انتظام الدولہ پسر قمر الدین خان کی وساطت سے صوبہ موروثی اودہ اور الہ آباد کے دینے پر مصالحت ہوئی اور وزارت کا کام دیگیا پس صفدر جنگ نے سنہ مذکور مین بادشاہ کی پیشگاہ سے رخصت حاصل کر کے مقصود کی طرف نہضت فرمائی۔ اور صفدر جنگ کی وفات اٹھارہوین ذیحجہ ۱۱۶۷ھ ہجری مین مرض طاعون سے ہوئی ہے جیسا کہ نمین ظاہر ہوا تھا صفدر جنگ کے بعد شجاع الدولہ برہان الملک کے نبیرہ نواب

اپنی باپ کی جگہہ متمکن ہوے اور تمام حیات اپنی بادشاہ عصر کے مطیع اور مددگار کمال تہے اور دلاوری سے رہے اور خلعت وزارت کل مع قلمدان مرصع کے سنہ ۱۱۶۷ھ مین اپنی سعی سے شاہ عالم بادشاہ کی پیشگاہ مین حاصل کیا اور جب اجل طبعی پہونچی تو بیماری مرض ورم شکم سے راہی بادیہ ہمالک عدم کے ہوے۔ پس میرزا امانی نواب آصف الدولہ وزیر الممالک ہزبر جنگ یحیی خان بہادر شجاع الدولہ کے فرزند اکبر ۱۱۸۹ھ مین شاہ عالم بادشاہ غازی کے جلوس کے روز شہر فیض آباد مین کہ اوسکا قدیم نام بنگلہ ہے سند وزارت کو زینت بخشی۔ واضح ہو کہ نواب ممدوح نہایت سخی اور نہایت شکار دوست تہا چنانچہ شیر و جنگلی ہاتی شکار کیے مرزا علیخان لطف نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے کہ نواب نے اپنی زندگی مین متعدد خیمے شیر کی کہالون کے تیار کرائے تہے اور ایک عمارت عالیشان ہاتی دانت کی بنوائی تہی شاید ہنوز موجود ہوگی منقول ہے کہ اسکے ستون اور کڑیون وغیرہ مین لکڑی نام کو نہین ہے اور نہایت کمال دوستی تہا ہزار ہا روپے شعرا کو دیے فیاضی ایسی کہ جو کوئی اوسکے سامنے کچہہ لیگیا خالی واپس نہین ہوا اگر زر شریف مکہ کی خدمتین لاکہہ روپے پیش کیے لیکن ملک کی آبادی و سپاہ کی گردآوری کیطرف بالکل توجہ نہ تہی۔ پس ربیع الاول کی ۲۸ تاریخ سنہ ۱۲۱۲ھ مین مرض استسقی سے لکہنو مین انتقال کیا۔ اور وہ تاریخ نواب کا نخل سے ہے ۶ بود باجیبہ کرد مخشور۔ نہر آصفی نجف اشرف مین پانچ لاکہہ روپیہ کی تیاری کی اوسی کے باقیات الصالحات سے ہے اور نواب کی طبیعت موزون تہی اور کلام سنجیدہ چنانچہ یہ اشعار آبدار اس عالیجناب کی فکر رسا سے مشہور ہین **ابیات**

جگہہ ہی تیرا آستان سے گئے ؞ ہمنے جانا کہ دو جہان سے گئے ؞ تیرے کوچہ مین نقش پا کی طرح ؞ ایسے بیٹہے کہ پہر نہ وان سے گئے ؞ شمع کی طرح رفتہ رفتہ ہم ؞ سنو اکدن کہ جسم و جان سے گئے ؞ ایکدن ہمنے یار سے جو کہا ؞ اب تو ہم طاقت و توان سے گئے ؞ ہنسکے بولا کہ سنتا ہے آصف ؞ یون مین کہتے کہتے لاکہون یار سے گئے

ع آصف نہ چہوڑ دست سخا کو تو زینہار ؞ لایا ہے کچہہ ساتہ نہ جاویگا لیکے تو ولہ بیان تک داغ محبت دل کو کہایا ہے اگر بہرِ سر تک یک سبز پوشِ طاؤس ہے

ولہ ہزارون مر رہے جیتے دیکہے تیری بات کرنے سے ؞ لب معجز بیان مین تیرے شاید آب حیوان ہے۔

چونکہ نواب کے ورثا مین سے کوئی فرزند حقیقی نہ تہا الا لے پالک تہے ایک شخص وزیر علی کو جو نواب صاحب کا متبنی تہا اسی روز قائم مقام کیا

چونکہ وہ اس امر بزرگ کے قابلیت نہین رکہتا تہا جب یار تسلط حاصل کیا تو یہ طریقہ اختیار کیا کہ رعیت کو آزار دینا اور خزانون کا صرف کرنا اور ارازل کے مرتب کی ترقی کیطرف متوجہ ہو ریاست کے کارپردازان افسران انگریزی اوسکے ان افعال سے رنج آئے بلکہ بعض امورات ایسے اوسکو مسلوب الاختیار کر دیا یہ امر نا مبرہ کو نہایت شاق معلوم ہوئے اور لیس سرداران انگریزی کے اوسکی طرف سے عناد پیدا ہوا۔ مدار المہام نے جب یہ بس کے دل مین یہ بات پائی تو بسبب پیش بینی کے اوسکی خدمت سے کنارہ کیا اس کیل سرکار نامدار انگریزی نے مطلقاً آمد و شد موقوف کر دی اور گورنر جنرل صاحب بہادر کو لکہا بمجرد ملاحظہ چٹہی کے گورنر جنرل بہادر کلکتہ سے وارد لکہنو ہوئے اور بنظر مصلحت کے اول وزیر علیخان کو سب طرح سے مطمئن کیا اور دیوان اور رزیڈنٹ کو بہی لا کر ملا دیا بعد ازان ہا و آصف الدولہ کی رضامندی اور جملہ ارکین دولت کی سعادت علیخان بہادر المخاطب بناظم الملک مبارز جنگ نواب مرحوم کے برادر حقیقی کو جو مقام بنارس مین مقیم تہے ناز طلب کا مشتمل اوپر خوشخبری سلطنت کے لکہکر روانہ کیا اور اونکے آتے ہی کمال دانائی اور دانشمندی کیساتہ بدون تیغ کشی اور خونریزی کیسکے وزیر علیخانکو قید کر کے بنارس کو پہنچا دیا پس جملہ افسران انگریزی اور عظمائی دولت سعادت علیخان کی فرودگاہ پر گئے اور ہمراہ کا نواب کے شہر مین داخل ہو کر ۲۱ شعبان کے مہینے مین ۱۲۱۲ھ کے اندر مسند فرمانروائی پر متمکن کیا اور مدار المہام سابق کو بحال کیا خلقت بہی سود حال ہوئی اور رعیت بہی خوش ہوئی ملا محمد شوستری خطا تخلص نے جلوس کا مادۂ تاریخ یون لکہا ہی رباعی سرشتۂ مملکت بہم می پیچید وز ہیچ سہانے مدد و طلبید ؛ حق تاج عمل از سر باطل برداشت ؛ از روز جلوس حق بحقدار رسید۔ ابن تاریخ نے اپنے قرین ایک مصرع یہ کہا ہی ۶ بجاہ و حشمت و اقبال باشد۔ اور واسطے اخراجات وزیر علیخان کے ایک لاکہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا اور ایک کرور روپیہ نواب آصف الدولہ کے نقد و جنس سے جو نامبرہ قابض و متصرف تہا وہ بہی اوسے چہوڑ دئے یہ کمبخت ناہنجار بنارس مین بہی جا کر کمینون اور رذیلون کے اغوا سے بداعمالیان کرنے لگا۔ گورنر جنرل لارڈ نے سنکر اوسکو کلکتہ مین طلب کر لیا اور رزیڈنٹ بہادر کو لکہا کہ وزیر علیخان کو یہان روانہ کرو چونکہ اوسکو سابق کی حقیقت معلوم تہی اور انگریزون کی تدبیر سے اندیشہ ناک تہا جنگ کا ارادہ کر کے اپنی روانگی کی خبر مشتہر کر دی اور تمام اسباب لاد کر رزیڈنٹ سے کہلا بہیجا کہ ہم ملنے کو آتے ہین اور کہانا بہی وہین

کہانینگے اور وہین سے کلکتہ کیطرف کوچ کرینگے پس روز موعود کو ریذیڈنٹ کے مکان پر گیا اور کہانا کہانے کے اندر اپنی تلوار دکہلانے
کے بہانہ سے کہینچکر میزبان کو مارڈالا اور وہان سے اپنے مکان کو آکر کوچہ و بازار مین یہ منادی کرادی کہ اب سلطنت انگریزی کی دور کا زمانہ
آخر ہوا اور نوبت ریاست عالیہ وزیر علیخان کو پہونچی اور انگریز لوگ جو شہر مین تہے اس حادثہ سے مطلع ہو کر اپنے گہرون سے باہر
آئے اور تمام جمعیت کو بلوا کر محاصرہ کر لیا وزیر علیخان تمام دن اوس مکان مین رہا جب رات ہوئی اور جانبین سے لڑائی موقوف ہوئی تو عقب سے
گہر کی دیوار توڑکر چند آدمیون سے نکل گیا اور جب صبح ہوئی انگریزون نے اوسکے متعلقین کی روز مرہ تنخواہ مقرر کردی اور فوج
جرار تعاقب کے لیے روانہ کی وزیر علیخان نے اثنا راہ مین دو تین مرتبہ مقابلہ کیا اور منہزم ہوا آخر کار سب دو چار آدمیون کے
جےنگر کیطرف بہاگا اور حاکم راجپوتانہ مدعی گورنر جنرل لارڈ نے سنکر تہدید اور تاکید کا اوسکے پکڑنے کو نامہ لکہا وہانکے راجہ نے
بشرط معافی خون اور عدم قصاص کے ارباب حراست کے محاصرہ مین جلد حاضر کیا گورنر جنرل نے مشار الیہ کو کلکتہ مین نظربند کر دیا
صاحب تحفہ انعام نے اپنی کتاب کے تالیف کرتے وقت یہ لکہا ہے کہ وہ ہنوز اپنے اعمال شنیعہ کی مکافات مین گرفتار اور طرح طرح کے
عقوبت و رنج مین مبتلا ہے چونکہ اس بات کو عرصہ ہوا لہذا نامہ نگار کو نہین معلوم کہ اب کس حال مین ہے زندہ ہے یا مردہ
مخفی نرہے کہ نواب صاحب نہایت منتظم اور نہایت محنت کش اور دانا آدمی تہے بڑے بڑے منصوبے اونہون نے کیے تہے مگر
چونکہ تقدیر موافق تدبیر کے نہین تہی کوئی بات نہ بن پڑی حتی کہ سنہ ۱۲۲۹ مین انتقال کیا سنا گیا ہے کہ اونکو زہر دیا گیا تہا واللہ
اعلم چنانچہ ناسخ نے اونکی وفات کا مادہ تاریخ یہ بیان کیا ہے - افسوس وزیر بود آصف تدبیر - پس رفیع الممالک رفعت الدولہ
غازی الدین حیدر نواب موصوف کے فرزند نے ریاست اودہ کے مسند کو اپنے جلوس سے جلوہ تازہ کرامت کیا - واضح ہو کہ نواب
مذکور کے عہد مین جب لارڈ صاحب بہادر ہندوستان مین وارد ہوئے اور ملاقات کیوقت محمد اکبر بادشاہ دہلی سے کرسی طلب کی اور جہان پناہ نے
اس امر کو جائز نرکہا جیسا کہ دفتر اول مین مشروحا گذرا ہے چونکہ صاحب بہادر کو ملک بخشی کی استعداد تہی اور نواب ممدوح اسکی لائق تہا اور تمام
تجملات شاہی سوا لقب کے بالفعل حاضر و موجود تہے بہادر موصوف نے دہلی سے لکہنؤ آکر بعد شرائط ہمدردی کے جو وفا اور اخلاص کے اور رسوم اتحاد

وفاق کے نواب کی تقریب جلوس کو اورنگ سلطانی پر جہان پناہ سلطان دہلی کے مقابلہ پر قرار دیا یعنی نواب نے اپنے بزرگون کے خلاف کیا اور بادشاہ عصر کے درجات اطاعت رفتہ رفتہ ایکدقیقہ فقط ارسال نذر اور اخذ فرمان استقلال کا جو واسطے حفظ مراتب کے رہ گیا تھا ہاتھ کھینچکر ساعت سعید مین دوبارہ جلوس فرمایا اور نذرین تہنیت کی اہالیان دولت سے لین اور اپنا لقب جو بندگان عالی تھا ظل سبحانی کے ساتھ بدلدیا اور خطبہ سے محمد اکبر شاہ کا نام نکالکر غازی الدین حیدر اپنے نام کیساتھ شریک کیا اور عارض قرص طلا و نقرہ کو اپنے سکہ سے جو اس بیت سے ظاہر ہے مخطط فرمایا۔ سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب المنن ؛ غازی الدین حیدر والا نسب عالی زمن ۔ اور اس تقریب کے صلہ مین زر کثیر خرچ کیا۔ صاحبان انگریز اور انکی میمونکو جواہر بیش قیمت بہت سے تواضع کیے۔ بادشاہ دہلی نے یہ خبر سنکر ارشاد فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے آجتک ہم شاہ تھے اب شہنشاہ ہے چنانچہ تاریخ نے اس قول کو موزون کر کے تاریخ جلوس انکی یون بیان کی ہے کہ۔ شاہ امروز شہنشاہ گردید۔ تب سے وہانکی حکومت مستقل ہوئی۔ اور جب غازی الدین حیدر نے بھی ۲۹ ربیع الاول شنبہ کے روز شب یولی کو ۱۲۴۳ھ مین وفات پائی اسی روز نصیر الدین حیدر شاہ ہمراہ کے فرزند نے جلوس فرمایا اور نصیر الدین حیدر کے بعد کہ وہ لاولد تھے نصیر الدولہ انکے چچا نے آخر ۱۲۵۳ھ مین تخت فرمانروائی کا اختیار کیا چونکہ معزالیہ معمر تھے مقبرے کی تیاری کی یعنی امام باڑہ جدید اور مہمان سرا اور مسجد جدید صد اشرفی لگین چنانچہ مسجد کا کام ہنوز ناتمام تھا کہ برابر پانچ سال کو جس مہینے اور جس تاریخ مین کہ جلوس کیا تھا اسی تاریخ اوسی مہینے مین وفات پائی۔ پس شاہ امجد علی ثریا جاہ انکے فرزند نے ۱۲۵۸ھ مین جلوس فرمایا اور شاہ موصوف کے بعد واجد علی ابن شاہ امجد علی نے ۱۲۶۳ھ مین سریر حکومت پر حکمرانی شروع کی اور وہ ہنوز حی و زندہ ہین۔ الحاصل صوبہ اودہ کا ایکسو آٹھہ سال سے برہان الملک و صفدر جنگ کے متعلقین کے تصرف مین ہے اور اون کا دار الحکومت لکھنؤ ہے اور فی الحال وہانکے رزیڈنٹ سلیمن صاحب ہین اور صاحب اخبار ماہ ذیحجہ ۱۲۶۵ھ مین لکھتا ہے کہ غازی الدین حیدر کے زمانہ مین خزانہ کے اندر ایک کرور ستر لاکھ روپیے داخل ہوا کرتے تھے اور اب بدشواری عمال کے ظلم و تعدی کے سبب سے پینسٹھ لاکھ روپیے داخل ہوتے ہین۔

گجرات کے حکام کے احوالکا بیان

مظفرشاہ الملقب اعظم ہمایون گجراتی کہ جو سلطان محمد فیروز شاہ تغلقی کی خدمتمین مرتبۂ امارت سے ممتاز تہا اور خطاب مظفر خانی سے سرفراز بس اوس نے سنہ ۷۹۵ مین گجرات کی صوبہداری لی اور وہانکے نظام مفرح گردن کش سے جنگ کرکے مظفر ہوا پس چند روز اپنے آپکو قابل بادشاہت و رضا احبا اقتدار پاکر چونکہ اسباب سلطنت مثل چتر وغیرہ کے سابق سے مہیا تہا دم استقلال کا مارا اور سنہ ۷۹۶ مین سکہ اور خطبہ اپنا کیا اور ۲۰ سال تک عدل و داد کیساتہہ حکمرانی کی اوسکا سفر آخرت ۱۰ صفر سنہ ۸۱۳ مین واقع ہوا ہے۔ اوسکے بعد سلطان احمد مظفر شاہ کا نبیرہ مسند حکومت پر متمکن ہوا اور ۳۲ سال سے کچہہ زیادہ مملکت گجراتمین بادشاہت کی شہر احمد آباد گجرات کو اوسی نے تیار کیا ہے۔ اوسکے بعد سلطان محمد بادشاہ ہوا اور آٹہہ سال کچہہ ماہ بادشاہی کی اوسکے بعد سلطان قطب الدین نے اوسنے سنہ ۸۶۳ مین وفات پائی اوسکے بعد سلطان داؤد شاہ بیٹا مگر ارکین نے اوسکو برداشتہ خاطر کرکے ایک ہفتہ مین اوٹہا دیا بعد ازان سلطان محمود شاہ نے اس مملکت کے تخت کو رونق بخشی اور کمال استقلال کے ساتہہ ۵۵ سال برابر حکمرانی کی اوسکے بعد سلطان مظفر شاہ نے ۱۴ سال کچہہ ماہ سلطنت کو کمال رونق کیساتہہ انجام کو پہونچایا اوسکے بعد سلطان سکندر شاہ نے دو مہینے ۱۰ روز بادشاہی کی اور سنہ ۹۳۲ مین مقتول ہوا پہر سلطان محمود شاہ ہوا اوسنے ۴ مہینے سلطنت کی پہر سلطان بہادر شاہ ہوا اور وہ ہمایون بادشاہ کے گماشتون سے محاربہ کرکے سنہ ۹۴۳ مین شہر کنے مرۂ اموات ہوا پہر میران محمد شاہ بادشاہ ہوا اور ایکسال ۱۰ ماہ حکومت کی اور سلطان محمود شاہ سلیم النفس نیکو اخلاق بانی قلعہ بند اسوات سترہ سال کچہہ ماہ اور سلطان احمد شاہ تقریبا سات سال کہتے ہین سلطان احمد شاہ کے بعد عماد خان رکن السلطنت نے وہانکے ایک لڑکے کو مظفر اوسکا نام تہا سلطان احمد شاہ کی فرزندی سے اوسکو منسوب کرکے تخت موروثی پر بٹہایا اور خود آپ امور کلی و جزوی کا صاحب اختیار ہوا پس سنہ ۹۹۵ مین اس طبقہ سے سلطنت زائل ہوئی اور گجرات اکبر شاہ بادشاہ کے قبضہ مین آیا معلوم کرنا چاہیے کہ ۱۴ شخص مظفر شاہ اعظم ہمایون کی اولاد سے جلیل القدر سلطنت کو پہونچے اور دو کم دو سو سال نسلا و بطنا کے طریق

اسلام پر بالاستقلال حکمران رہے پس اکبر بادشاہ کے عہد تک قبضہ سلاطین دہلی کا رہا اور اب دو محلہ سے محلہ ہے کچھہ صاحبان انگریز کے قبضہ مین اور کچھہ کارپرداز متعلقین کے قبضہ مین کہ وہ قوم مرہٹہ کے سردارین سے تہا اور کچھہ دوسرے حکام کے اختیار مین

خاندیس کے حکام کے احوال کا بیان

نصیر خان ولد ملک راجی بن خان جہان کہ وہ عمدہ و ملازم سلطان علاء الدین خلجی و سلطان محمد تغلق شاہ آسودہ روزگار و خوشحال تہا اور ملک راجی فیروز شاہ کا ملازم - واضح ہو کہ اوّلاً ملک موصوف نے سنہ ۷۷۲ھ مین بادشاہ عصر کیطرف سے صوبہ خاندیس کی حکومت حاصل کی تہی - پہر نصیر خان سلطان احمد خان گجراتی کی تجویز سے کہ اوس نے خطاب خانی کا دیا تہا سنہ ۸۰۱ھ مین چونکہ اُن روزون امیر تیمور ہندوستان مین آیا تہا اور معز الیہ کے صدمات سے سلطنت دہلی خراب اور سکہ اور خطبہ اپنے نام کر کے حکمت عملی سے آسیر کے قلعہ کو اپنے زیر حکومت لایا اور متعمدین کو واسطے حراست قلعہ مذکورہ کے مامور کر کے رونق بخش صوبہ مذکور کا ہوا اور سنہ ۸۱۰ھ مین قلعہ سے سات کوس پر ایک شہر آباد کر کے اوسکا نام برہانپور رکہا حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ کے نام پر اس سلطان کا انتقال سنہ ۸۴۱ھ مین ہوا ہے - اوسکے بعد میران عادل شاہ اوسکا جانشین ہوا جب شاہ موصوف نے بہی سنہ ۸۶۱ھ مین رحلت کی تو میران بخنیار المخاطب بعادلشاہ مستقل حاکم ہوا اور سنہ ۹۰۷ھ مین وفات پائی بعد ازان داؤد شاہ بن مبارک شاہ نے تاج حکومت کا سر پر رکہا اور جب وہ بہی سنہ ۹۱۴ھ مین قضا کی تو عادلشاہ بن حسن خان بن نصیر خان المخاطب باعظم ہمایون مسند حکومت پر متمکن ہوا اور اوسکا انتقال ۹۲۶ھ ہے - اوسکے بعد زمام حکومت کی محمد شاہ ابن عادل شاہ کے اختیار مین آئی اور اوس نے ۱۳ ذیقعدہ کو انتقال کیا مگر یہ نہین معلوم کہ کس سن مین ہوا اوس کے بعد میران محمد شاہ نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا اور جب شاہ مذکور نے سنہ ۹۸۴ھ مین اس جہان فانی سے کوچ کیا تو راجہ علیخان اوس کا قایم مقام ہوا اور جب اوس نے بہی سنہ ۱۰۰۵ھ مین رخت ہستی کا باندہا تو پرگیان جملہ سلطنت بہادر خان سے نامزد ہوئین اور اوسنے فرماندہی کا ارادہ ہی کیا تہا کہ اکبر بادشاہ نے فوج کشی کر کے خود بذاتہ قلعہ آسیر کا محاصرہ کیا اور اکثر ارنو مین اوسکو فتح کر لیا پس

بہادر خان کی شکست ہوئی اور صوبہ خاندیس تمام ملحق ممالک سلطنت شاہ عبر رکا ہو جملہ وہ شخص صوبہ کو وہین مستقل حاکم ہوئے اور اونکی حکومت وہان وسوا ایکسال تک ہی بس شیخ الدولہ کے عہد مین محمد نور خان بہادر قطب الدولہ برہانپور کے ناظم ہوئے اور طالب خان قلعہ آسیر کے ۱۱۳۲ھ مین نواب آصفجاہ نے انسے لیکر اپنے قبضہ مین رکھا نواب مرحوم مغفور کی رحلت کے بعد اون کے سعید ناصر جنگ شہید کے مرہٹون نے لیلیا اور سوای سرکار دربار کے کہ وہ ہو لکر کو تھا تمام ملک سیندھیہ کی سپاہ کی تنخواہ مین جاگیر کردیا اور اب برہانپور مین سیندھیہ کا حکم ہے اور باقی محالات خاندیس مین مثل قلعہ آسیر وغیرہ کے صاحبان عالیشان انگریز بہادر کا عمل ہے۔ جاننا چاہیے کہ سلاطین مذکور الصدر کو فاروقی کہتے ہین اسلیے یہ اونکے آبا و اجداد کا سلسلہ جناب سیدنا حضرت عمر رض کے ساتھ منتہی ہوتا ہے اور آپکا لقب فاروق ہے اسلیے کہ آپنے حق باطل کو جدا کردیا۔

حکام ملیبار کا بیان

اور کیفیت شایع ہونے دین نبوی صلعم کی اس نواح مین بموجب تاریخ گلشن ابراہیم کہ جو تاریخ فرشتہ کے ساتھ مشہور ہے مطابق رسالہ مخفر معاہدین واضح ہو کہ اولا ملیبار مین بھی بدستور حکومت راجونکی تھی اور یہودی سوداگر دریا کی راہ سے وہان آکر خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور شہر کے باشندون سے موافقت پیدا کر کے واسطے منافع دنیوی کے مکانات اور دوکانین بنالی تھین اور عیسوی مذہب والے بھی ایسی ہی حیثیت کے تھے پس ۲۰۰ھ مین ایک جماعت نے باشندگان عرب سے ارادہ زیارت قدمگاہ بابا آدم علیہ السلام کا کیا جس سے مراد سرندیپ ہے اور اسکو لنکا بھی کہتے ہین اتفاق سے اونکا جہاز طوفان مین آکر ملیبار کو آیا جہاز والے شہر کدنگلور مین جا اوترے وہان کا حاکم سامری نام اون لوگون کے آنے سے صدق دل کیساتھ جناب سرور عالم صلعم پر ایمان لایا اور کلمہ توحید با ہنر جاری کیا چونکہ اپنی قوم سے خائف تھا اسلیے اس امر کو پوشیدہ ہی رکھا اور اپنی سلطنت کو ارکین دولت پر تقسیم کر کے بعد پند و نصائح کے حرمین شریفین کی زیارت کے ارادے سے نکلا اور جہاز مین سوار ہو کر ہمراہ اوس جماعت کے چلا تھا کہ بقضائے الٰہی اثنائے راہ مین بیمار ہو گیا اور دم واپسین استدعا کی کہ مرقدم اپنے دیار کی اینٹ سے ہو اونکے غریق دریائے رحمت الٰہی کا ہوا بعد چند روز کے جب تیتنا اوسکی شرف بن مالک اور مالک بن دینار اور انکے رفیق

اور مالک بن حبیب بن مالک اول اُس بستی میں آئے اور بنا مسجد کی ڈالی انمین سے بعض لوگ اپنے وطن کو واپس ہوگئے اور بعض ولایت ملیبار کی سیر میں مصروف ہوئے اور مقام کوکل میں مسجدین اور مکانات اور باغ وغیرہ تیار کرکے اپنے عیال و اطفال کی حفاظت کی ازان بعد ملیبار میں بنا مسجد کی پڑی پس اکثر مواضع مثل حرقین ورونین اور چندریہ اور مالیا اور ناکپور اور منگلور اور کالنچر کوٹ وغیرہ میں مسجدین تیار ہوئین اور مسلمان صوم و صلوٰۃ اور اذان میں سرگرم ہوئے اور رفتہ رفتہ آمد و شد دینداروں کی اس ملک میں زیادہ ہوئی اور بہت لوگ ملیبار کے اسلام سے مشرف ہوئے اور راجہ بندر گوہ اور دابل اور چیول وغیرہ کے بھی مثل حکام ملیبار کے جو مسلمان کہ عرب سے آئے دریا کے کنارے پر انکو ٹھکانا دیتے تھے اور انکو خداوندگر کا خطاب دیتے تھے اسیطرح جب زمانہ کثیر گذر گیا تو سنہ ۹ ہجری میں بسبب نیرنگی زمانہ کے بادشاہت سلاطین دکن میں ضعف و خلل طاری ہوا اتفاقاً شاہ پرتگال کیجانب سے انگریز ملیبار میں آئے و قلعے و مکانات کے باندھنے کا سواحل بحر ہند پر ارادہ کیا۔ پھر جو جو واقعات و حالات کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے باہم ہر زمین مذکور میں پیدا ہوئے اور تمام اقلیم میں شایع ہوئے مقالہ دوم میں جواب ان لوگوں کے احوال میں مذکور ہوتا ہے ناظرین اوسکے مطالعہ سے حظ وافر حاصل کرینگے واللہ کاشف السر و الخفیات

مقالہ دوم

اس باب میں کہ عیسائیون نے دیار ہند و دکن میں کسطرح مداخلت کی اور نیز حیدر علیخان عرف بہادر صاحب اور ٹیپو صاحب خلف خان موصوف اور سرداران مرہٹہ و افغانستان کی جنگ کا بیان اور کیفیت ابتدا قوم سکھ تا فتح پنجاب سرکار انگریز بہادر کے ہاتھ سے و تفصیل اتحاد سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکن اور سرکار کمپنی بہادر کی اور یہ مقالہ دو عنوان اور چند باب کے مشتمل ہے کتب فریقین سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچگیا ہے کہ بعد تشریف فرما ہونے حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ التحیات والسلام کے فلک چہارم پر برطاس ایک شخص مسیحی نے ولایت سے ہندوستان

مین وارد ہوکر اول ملیبار مین سکونت اختیار کی اور وہانکے باشندونکو اپنے دین کی باتین سکھائین اوسکے بعد کرناٹک مین آیا اور نیز اس بستی مین بھی اپنا طریقہ جاری رکھا پس پادریصاحب توفوت ہوگئے لیکن اونکے پیرو کار ایک مانۂ دراز تک بطناً بعد بطنٍ اسی روش پر قائم رہے حتی کہ آفتاب دین محمدی صلعم کا افق ہدایت سے طلوع ہوا اور ملیبار مین بھی اوسکا شعبہ پہنچا اسی اثنا مین مطابق ۱۳۰۸ھ مین بادشاہ انگریزان کی ولایت مین کرٹ الفرڈ صاحب ہوے اور یہ خبر پائی کہ اقلیم ہند مین ملیبار کرناٹک کے اندر بعض بعض لوگ عیسوی المذہب کے ہین سلطان موصوف نے واسطے دریافت اس امر کے سیکھلم ایک شخص عیسوی کو مع تحفون اور ہدایا کے روانہ کیا تاکہ اون لوگون سے ملے اور اپنے دین کو قوت بخشے۔ لکھا ہی کہ بموجب تجویز ہذا سفر الیہم مواضع مذکورہ مین وارد ہوے اور اون لوگون سے جو مذہب عیسوی رکھتے تھے ملاقات کی اور سلطان کی طرف سے اونکو ہدیے پہنچائے اور تالیف قلوب کرکے چندروز کے بعد ولایت کو لوٹ گیا اور قرنفل اور دارچینی اور الائچی مرچ سیاہ جائفل نارجیل وغیرہ ہند کے تحفے ساتھ لے گیا اور کرٹ الفرڈ بادشاہ کے پیش کیے۔ پہر چند سال کے بعد جب دین محمدی صلعم نے ترقی کی اور عرب وعجم کے چہار طرف مین رواج پایا تو بلاد روم وغیرہ ہمارے تصرف مین آئے۔ ارباب فرنگ سے سالہا لڑائیان ہوئین آخر کار صلح ہوکر یہ عہدنامہ لکھا گیا کہ قسطنطنیہ تو مسلمانون کے قبضہ مین رہے اور بیت المقدس ارباب فرنگ کے علاقہ مین اور دونون فرقون کے لوگ اس مقام مقدس کی زیارت کیا کرین کوئی ایک دوسرے کا مانع نہو۔ اسکے بعد اس قوم کے صاحب لوگ جب گروہ گروہ ہندوستان مین وارد ہوے منجملہ اونکے انگریز اپنی نیک نیتی سے تاہنوز قائم ہین۔ پہر جو جو لڑائیان اہل اسلام اور اونکے تابعین سے اس ضمن مین جلوہ ظہور کا پایا ہے اوسکا بیان واقعی یہ ہے اور چونکہ اولاً انگریزیون کا دور ہوا ہے راقم بھی اپنے نامہ کی ابتدا اس سے ہی کرتا ہے۔

اس زمانہ مین کسی لالہ نے راجایان ہند کی تاریخ انگریزی کتب سے اُردو زبان مین ترجمہ کیا ہی اوسمین لکہا ہی کہ اول جان نام پرتگیزون کے بادشاہ کا ۱۴۸۶ع مطابق ۸۹۲ھ ہجری مین ایک بیڑا جہازون کا واسطے راستہ نکالنے ہندوستان کے یعنی تمام صدود مین افریقہ کی راہ پانے کے لیے شہر لسبن سے جو پای تخت الکول کا ہے روانہ ہوا انمین سے جہاز پارتولی تو داس کا جو نہایت دلیر مرد تہا کیپ آف گڈ ہوپ سے کہ اوسکی وجہ تسمیہ آگے معلوم ہوگی طوفان مین آکر تیرہ روز کے بعد شمالی یورپ سے طرف مغرب کے جا نکلا وہان اوسکو ایک زمین نظر پڑی ہرچند کہ اوس نے واسطے دریافت ماہیت کے چاہا کہ آگے بڑہے اور وہان کے حالات سے واقف ہو لیکن اوسکے ہمراہی مانع آئے وہ لاعلاج بہت سختی کہینچکر واپس لوٹا۔ بعدہ فرنکلیس ایک شخص رہنے والا شہر جنوا کا اوس نے کمر ہمت کی باندہکر جرأت کی لکہا ہے کہ چند روز مین جب وہ وہان پہونچا تو معلوم ہوا کہ سرزمین مذکور امریکہ ہے جسکو لوگ نئی دنیا کہتے ہین حسن اتفاق سے ہندوستان کی تلاش مین نئی دنیا غیر مترقب ہاتہ آئی ؎ آنچیکہ بے سوال رسد دادۂ خداست۔ اور جبکہ کالبد خاکی جان سے خالی ہوا اینوال نام اوسکے چچازاد بہائی نے ۸ ماہ جولائی ۱۴۹۷ع مطابق ۹۰۳ہجری مین واس کوڈی گاما نام ایک شخص کو حاکم کرکے مع اسباب تجارت کے مذکور الصدر کو روانہ کیا واضح ہو کہ گاما مذکور جب کیپ مسبوق الذکر پر پہونچا وہان موجون کی حرکتین مشرق کی طرف پائین اس سبب سے اہل جہاز نے جان لیا کہ اودہر ہی بستی ہوگی پانی ہمکو راہ بتاتا ہے پس اوسکی راہنمونی سے مشرق کو چلے چونکہ مثل مشہور ہے کہ جوئندہ یابندہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ واس کوڈی کا جہاز دس مہینے چودہ

ہی کے جو ذوالفقار خان کا نایب تہا۔ از انجملہ ہمت بہادر خان کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے اور رفعت خان بہادر برادر ہمت بہادر خان با ستصواب رکن الدولہ بہادر شرف ملازمت نواب غفران مآب حاصل کرکے سرکار ذیشان کے متوسلین مین داخل ہوا عرف اسکا منور خان تہا۔ رفعت خان بہادر کے دو فرزند تہے ایک الف خان بہادر کثیر الاولاد تہا دوسرا مظفر خان بہادر

روز بدھ ۲۲ ماہ مئی ۱۴۹۸ء مین مقام ملی بار مین آیا جو کالی کوٹ کے مقابل ہے اور ہندوستان سے جانب جنوب واقع ہے اسی واسطے اسجگہہ کا نام کیپ اف گڈہوپ رکھا گیا کیپ اونکی اصطلاح مین نوک کو کہتے ہین اور لفظ گڈہوپ کے معنی نیک کے ہین اوسکا ترجمہ فارسی مین راس اور امید ہوا اون ایام مین ڈی مورن لقب ایک ہندو خودسر حاکم کالی کوٹ کا تہا اوس نے ہتہیار اور پوشاک رویا اون نووارد آدمیون کو نئی وضع پر دیکھکر خاطر تواضع کی اور تجارت کی جانب سے اونکو اپنا ممنون کیا مسلمان تاجر عربی اور مصری اور ہندوستانی وغیرہ جو شرق کی طرف بندرون مین پیشتر سے سوداگری مین مصروف تہے اونکو غیر قوم کے لوگون کا آنا اس پیشہ کی وجہ سے ناگوار گذرا وہ اونکے نکالنے کی درپے ہوئے اور لین دین مین دنگا فساد کرنا شروع کیا کچھہ لوگ اونکے مسلمانون نے پکڑ لئے واسکوڈی گاما نے چونکہ اوسکا نقش مراد درست نہ بیٹہا تہا واپس ہونے کے ارادہ سے اپنا اسباب ۲۹ اگست ۱۴۹۸ء مین باندہا اور وہ چلتے وقت کچھہ مسلمانونکو پکڑکر اپنے ہمراہ لے گیا ولایت مین بادشاہ نے پرتگیزون کی سنکر اس فتح کا جشن عظیم کیا اور بکمال خوش ہوا پس کیپ رال نامی ایک شخص دوسرا سردار تیرہ جہاز اور بارہ سو آدمی لیکر لسبن بندر سے چلا اور آٹہہ پادری واسطے تعلیم اور ترویج مذہب عیسوی کے اوسکے ہمراہ ہوئے لکھا ہے کہ کیپ رال برابر سنہ ۱۵۰۰ء مین ہندوستان مین داخل ہوکر بریلی کے کنارہ کی طرف سے پرتگیزون کی بادشاہ پر قبضہ کیا اور مسلمان قیدی گرفتار کئے ہوئے کا ماے مذکور کے جو اوسکے ہمراہ تہے چھوڑ دئے اور تحفہ اور

[illegible]

ہدیہ مناسب لائق کالی کوٹ کے حاکم کی نذر گزرانی اور اوس سے موافقت بہم پہنچا کر ایک کوٹھی کی بنا ڈالی سوب (؟) و مصر کے سوداگرونکو یہ امر بہت تلخ معلوم ہوا وہ ہر طرح سے پرتگیزون کے طرف سے بادشاہ سے حکم اسباب کا لیا اور فوراً اوسکی کوٹھی پر جا گرے اور جو لوگ کہ اوسمین تھے اونکو مار ڈالا پس کپتان پدرال نے بھی اون تاجرون کے دس جہاز پکڑ کر جو کچھہ کہ اونمین اسباب تھا سب لوٹ لیا اور آگ لگا دی اور شہر کو بھی توپون سے جلا دیا اور کوچین کے بندر کو چلا گیا اسجگہہ محمد قاسم فرشتہ حاکمان ملی بار کا یون ذکر کرتا ہے کہ ۹۰۵ ہجری مین اہل فرنگ کی ولایت سے کالی کوٹ مین چھہ کشتیان وارد ہوئین اور ملی باریون سے یہ ظاہر کیا کہ مسلمان سوداگرونکو تم ہو سے مت آنے دو جو نفع کہ تمکو اونسے ملتا ہے اوس سے زیادہ ہم پہنچائینگے اوسوقت کا حاکم سامری نام باوجودیکہ ہندو تھا اس بات کو مان گیا پس اہل فرنگ نے داد و ستد کے معاملات مین مسلمانون پر تعدی کی سامری نے اس بات کو سنکر غصہ کیا اور اونکے بابمین حکم قتل عام کا دیا ملیباریون نے یورش کر کے اونکا تمام مال و اسباب لوٹ لیا اور ستر آدمی معتبر جو مقتول ہونے سے بچ رہے تھے کشتی مین سوار ہو کر کوچین کو چلے گئے چونکہ وہانکا حاکم سامری کا دشمن تھا اونکو اپنی پناہ مین لیکر اجازت دی کہ شہر کوچین کے قریب اپنے توطن کے لئے قلعہ تعمیر کرین اہل فرنگ تو یہ بات خدا سے چاہتے تھے بہت جلد ایک گڈھی مختصر ناخن بندی کے لئے تیار کر لیا اور اسی اثنا مین ایک مسجد جو دریا کے کنارے پر تھی اوسکو توڑ کر کلیسا بنا لیا معلوم کرو کہ یہ پہلا قلعہ اہل فرنگ کا ہے جو دریاے ہند مین تعمیر کیا ہے انتہیٰ پس کپتان کوچین مذکور سے مال و اسباب لیکر لسبن کو روانہ ہوا اور نصف ماہ جولائی سنہ ۱۵۰۱ع مین بیت الحکومت مین پہونچ گیا سلطان پرتگیزون کا اپنے جزائر پر اکتفا نہ کر کے چونکہ یہ چاہتا تھا کہ ایران مصر ہند وغیرہ کو اپنا عشرت گاہ بنا وے لہذا اوسکے حسب الحکم کپتان ال کے بعد

ذکر مخلفات کے بیان مین

[illegible]

[illegible] الملک نے اپنی زندگی مین کارخانہ نواب شمس الامرا بہادر کے کارخانہ کو برہم کرنا نہین قصور نہین کی اگرچہ خود بدولت نے بدستور سابق برقرار و بحال رکھا اور بعد انتقال [illegible] الملک کی ملک کا نظم و نسق حیدرآباد کے تجربہ کار خلقت کو برہم [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ جناب فراست مآب اپنی خردمندی سے امراے دولت کو [illegible] بذات خود [illegible]

[illegible]

مگر رواس کوڈی کا ایذا اور مقابل کالے کوٹ کے اپنے جہاز کو لنگر دیکر مسلمانون سے
چاہا کہ وہ معذرت جنگ سابق کی جو کپاپرال سے ہوئی تھی کرین جب اس طرف سے اس
امر کا اقبال نہ ہوا تو وہ آدمی یہانکے جو اونکے جہازمین تھے بیدریغ مار ڈالے اور توپ زنی
سے تمام شہر کو خراب کرکے بندر کوچین کو روانہ ہوا اور وہان اسباب جہازمین بھر کر یورپ
کو چلدیا اوسکے بعد تین جہاز اور آئے مگر وہ بے نیل مرام واپس گئے اور جاتے وقت
کوچینی کو کوٹھی کی حفاظت کے لیے چند سپاہیون کو چھوڑ گئے بعد مراجعت کے اونکے حاکم
کالے کوٹ نے کوچینی پر حملہ کیا ۔ لکھا ہے کہ اوس نے باوجود قلت سپاہ کے خوب مقابلہ کیا اور
ایسا لڑا کہ فوج یورپ کی بزرگی ہندوستان کی سپاہ پر ثابت کی او صاحب تاریخ گلشن ابراہیمی
مین یہ لکھا ہے کہ اس ضمن مین حاکم کوہا بندر کتھور کا ان سے موافق ہوگیا اس جگہہ بھی
ایک قلعہ تیار کرکے بہ فراغت تمام فلفل اور سونٹھہ کی تجارت مین مشغول ہوے سامری
نہایت غصے مین آکر کوچین پر لشکرکش ہوا چنانچہ پیاپے تین بادشاہ وہان کے بعد ایک
دوسرے کے قتل کرڈالے مقتولین کے ورثا نے پھر جمعیت بہم پہونچائی اور اہل
فرنگ کے جہاز زیادہ اُتروائے اور کتور کی سپاہ بھی فراہم ہوئی سامری نے
جب سنا تو بدرجۂ غایت برہم ہوگیا اور یورشین کین چونکہ اس دفعہ بڑی کمک اسکو
اہل فرنگ کی تہی اس لئے سامری کی مراد نہ حاصل ہوئی اور بے نیل مرام مراجعت کرکے
اہل اسلام سے اعانت چاہی انتہی کلامہ ۔ پس ۱۵۰۵ عیسوی مطابق ۹۱۱ ہجری
کے ابی ڈافرانسیس آیا او سوقت ایجانگر کے راجہ نے ہندوستان کی عجائب وغرائب

[illegible]

چیزین بادشاہ پرتگیزون کی خدمتین روانہ کین اور اپنی دختر اوسکے پسر کے لئے دینے کو راضی ہوگیا الی ڈاہر چند اس بات سے خوش ہوا لیکن چونکہ الی ڈاکو مہمات سے فرصت نہین تہی اس لئے یہ امر مرتبہ ظہور مین نہین آیا اسواسطے کہ نامبردہ کے جہاز دبیر پرونس اور مصر اور گجراتی جہازون کا بلوہ ہوگیا اوس نے جہاز کی فوجداری سے ہاتہہ دہو کر الموکرک کو جو پرتگیزون کی قوم کا بزرگ تہا یہ کام سپرد کیا اوس نے ملیبار کے کنارے کوا نام شہر جس کا قطر تین میل ہے ۱۵۰۶ عیسوی مطابق سنہ ۹۱۲ ہجری کے وہان کے حاکم سے چہین کر اپنا دار الحکومت مقرر کیا اور نہایت مضبوط اوسکی فصیل بنوائی اور محمد قاسم فرشتہ کا بیان ہے کہ اسی زمانہ مین حسب استدعا سامری کے محمود شاہ بہمنی اور محمد شاہ گجراتی نے اپنے اپنے سرکردون کو مع استعداد کارزار کے روانہ کیا اور خوب جنگ وجدال ہوا جانبین سے بہت لوگ مقتول ہوئے آخرکار پرتگیز غالب آئے اور باتیل مرام اپنے اپنے بنادر کو روانہ ہوگئے پہر ماہ رمضان المبارک سنہ ۹۱۵ ہجری مین کہ اسوقت سامری اپنے مقام پر موجود نہین تہا پرتگیزون نے قابو پاکر کالی کوٹ کی جامع مسجد کو جلا دیا اور تمام بستی کو غارت وویران کر ڈالا۔ دوسرے روز ملیباریون نے ہجوم کر کے انکے پانسو آدمی ذبح کر ڈالے اور بہت لوگون کو پکڑ پکڑ کر پانی مین ڈبو دیا باقی لوگ بہاگ کر کولم مین آئے اور وہان انکے زمینداروں سے ملکر شہر سے آدہ کوس کے اوپر قلعہ بنوایا اوسکے قریب زمانہ مین گوہ بندر کا حصار متعلقان یوسف عادل شاہ کے تصرف سے نکلکر اوسکے اوپر متنقل ہوگئے بقول مترجم مذکور ۱۵۱۵ عیسوی مطابق سنہ ۹۲۱ ہجری کے کہ ان ایام مین دکن کا بادشاہ محمود شاہ بہمنی تہا اور ہند کا سلطان سکندر لودہی ہند کی سمت کے جنوب مین بارہ ہزار میل تک عیسائیون کا دخل ہوگیا اور

[illegible]

[illegible]

اس مین عیسائیون کی تین کوٹھیان بن گئین پس ۱۶ دسمبر ۱۵۰۲ء مین الموکرک مر گیا اور اسی کے قریب قریب
پھلپس پوش بقول محمد قاسم کے سامری نے بھی دنیا سے کوچ کیا اہل فرنگ نے راجہ متوفی کے بیٹون
سے صلح کرکے کالی کوٹ کے قریب قلعہ باندھا اوسکے بعد ۹۳۶ھ ہجری مطابق ۱۵۳۰ء کے بندر دسی
اور دمن اور بندر دیو کو بہادر شاہ گجراتی سے لے لئے اور ۹۶۳ھ ہجری مطابق ۱۵۵۶ء عیسوی کے بندر
ہرمز اور مسکت اور سقوطرہ فتح کیا اوسکے بعد سامری اور بحری اور عادل شاہ نے اتفاق کرکے اونپر یورش
کی اس مرتبہ سامری فتحیاب ہوا اور چالیات کا قلعہ اونکے قبضہ سے نکال لیا لیکن بحری اور عادل شاہ
جو قلعہ ریکدندہ اور بندر گوہ کو لینا چاہتے تھے بسبب شامت نوکران نادہ تنخواہ کے بے نیل مرام واپس
واپس آئے اور اہل فرنگ مسلمانون کے آزار رسانی مین دلیر ہوگئے اور جلال الدین اکبر شاہ بادشاہ کے
بعض جہازون کو جو بقول اہل فرنگ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً کو آتے جاتے تھے جدہ سے مراجعت کے
وقت لوٹ لیا اور اہل اسلام کی بہت بے عزتی کی یہانتک مترجم انگریزی اور نیز صاحب تاریخ گلشن ابراہیمی
مشہور بفرشتہ کا کلام تمام ہوا واضح ہو کہ بلاد ہند مین کچھ اوپر سو برس تک پرتگیز سوداگری کی مختار اور
بلا شرکت غیرے حکومت کرتے رہے جیسا کہ بیان سے ظاہر ہے اب یہان سے قوم مذکور کے
انحطاط اور انگریزون کے وارد ہونے کا حال بیان کیا جاتا ہے اور اوسکے ضمن مین اور قومین
بھی جو اپنی ولایتون سے ہندوستان مین آئی ہین مثل دل آندیز اور ڈچ یعنی فرانسیس
اور دن مارک انکا بھی انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ عیسائیون کی کل پانچ قومین ہند
و دکن مین وارد ہوئی ہین اول پرتگیز جنکا ذکر ہوچکا دوم دلندیز سوم فرانسیس چہارم
انگریز پنجم ڈنمارک ان پانچون مین قیام اور ثبات صرف انگریزون کو ہوا چنانچہ بیان کیا جاتا ہی

عنوان دوم قوم انگریزونکے بیان مین

سر جیمس کی تاریخ سے جو انگریزی زبان مین ہے اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اول سٹہر ویگ پرتگیزون کے ساتہ سنہ ۱۵۷۷ء مطابق سنہ ۹۸۵ ہجری کے جاپان مین آیا اور کچھ اسباب تجارت کا بیچکر چلا گیا واضح ہو کہ ابتدا اونکی مداخلت کی یہی ہے پھر کچھ انگریز جزیرہ ملوکس مین آئے وہان کیدر نام ایک راجہ جو ستر جزیرون کا مالک تہا اوس سے اونہون نے موافقت پیدا کی اور تجارت کے لئے اوس سے کچھ جگہہ لے لی اور جزیرہ ترناہٹہ کے لوگون کو اپنا مال دیکر اوسکے عوض لونگ الائچی جوتری گرم مصالحہ وغیرہ بہر کر سنہ ۱۵۸۰ء مطابق سنہ ۹۸۸ ہجری کے اپنے وطن کو چلے گئے اوسکے بعد چند سردارون نے متفق ہوکر لڑائی کی تیاری کی اور سنہ ۱۵۸۶ عیسوی مطابق سنہ ۹۹۵ ہجری کے ببکر دگی طامس کاوس ہندوستان کے ارادہ سے نکلے مگر وہ امریکہ کی طرف چلے گئے اور کلی فورنیہ مین پہونچکر وہان سے دریا پیسفک سے جزیرہ الادروس اور جزیرہ گوام اور جزیرہ منیلہ کو آئے اور وہان چندے چین کی تجارت کی پھر ملوکس کے جزیرہ پر مقام کیا پھر ملاکہ کے دریا سے نکلکر جزیرہ ہوزس مین اوترے اور وہان سے جاوہ کے جزیرہ مین جاکر لنگر ڈالا اور وہان سوداگری شروع کی پھر ۱۰ مارچ سنہ ۱۵۸۸ عیسوی مطابق سنہ ۹۹۶ ہجری کے جزیرۂ مذکور سے نکلے اور دو برس کا سفر کرکے داخل ولایت ہوئے وہان اونہون نے مملکت ہند کی بہت تعریف سنی کہ نہایت زرخیز ملک ہے اور الزابیٹ نام بادشاہزادے اور جنرل لارڈ بیڈن سے اسکا ذکر کیا اسکے بعد سنہ ۱۵۹۹ عیسوی مطابق سنہ ۹۹۹ ہجری کے رعایا نے سرکار گورنمنٹ سے تجارت ہند کی اجازت

لی اور تین جنگی جہاز اپنے ساتھ لیکر ولایت سے چلے اور مقامات مین پرتگیزون ملا بار اور سندل اور کوچین اور ملاکا اور ملوکس وغیرہ مین آکر سوداگری شروع کی یہان کئی جہازان کے طوفان مین آگئے اور نقصان ہوا پھر یہ راستہ چھوڑکر امریکہ کو گئے وہان بھی انکے کئی جہاز خراب ہوئے۔ آخرکار ولایت کو واپس آگئے اس مقام پر راقم اور قومون کا ابتدائی حال بطور جملہ معترضہ کے لکھتا ہے چونکہ مختصر ہے اس لئے خلط مبحث نہوگا پھر انگریزون کا مفصل حال بیان کریگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ المستعان علی ما تصفون

ذکر ورود تجار ولندیز مع قوم فرانسیس و ڈنمارک

بقول صاحب جارجنامہ سنہ ۱۵۹۵ عیسوی مین ولندیز اولاً جزیرہ جاوہ پر آکر اوترے اور کچھ بعد رئیس بنگالہ سے اجازت لیکر سیلان کیطرف راہی ہوئے وہان انکے اور پرتگیزون کے باہم جنگ ہوئی پھر وہ لکاپٹن کو آئے اور مدراس اور مچھلی پٹن مین انکو جگہہ ملگئی اور سنہ ۱۶۶۳ عیسوی مین کناسوا اور کیلون اور کوچی اور کرانکور پرتگیزون سے لڑکر لیلیا فرانسیسیون کا نزول سنہ ۱۶۰۱ مین ہوا ہے وہ پہلے مالدیو کی طرف آئے وہان سے سوداگری اختیار کرکے اطراف وجوانب کو روانہ ہوئے پھر سنہ ۱۶۰۴ عیسوی مین کوٹھی تیار کرلی اور ارکاٹ مین آکر بہت سی زمین اپنے قبضہ مین کرلی اور ڈنمارک سنہ ۱۶۱۹ عیسوی مین سرانڈیپ کی طرف سے آئے اور مدراس کے قریب قیام کیا اور وہان شہر اور قلعہ بنالیا اور زنگبار مین سوداگری کی طرح ڈالی۔ ہرچند یہ سب لوگ آئے اور اپنے قیام مین سعی بلیغ کی مگر بجز انگریزون کے کسی کی مراد پوری نہوئی۔ اب ہم اصل مقصود

کیطرف رجوع کرتے ہین

ذکر ورود افسران قوم انگریز

موزخ بالاکہ جسکی طرف شروع مین اشارہ کیا گیا ہے اوس نے جو اپنی کتاب مین اس مقام پر لکھا ہے اوسکا ترجمہ یہ ہے جو ہم بیان کرتے ہین کہ سنہ ۱۶۰۰ء عیسوی مین مطابق سنہ ۱۰۰۹ھ ہجری نبوی صلعم کے ولایت کے تمام ساہوکار وانے تجارت ہند کی تیاری کرکے شہزادہ الزائٹ سے اجازت چاہی اوسوقت یہ تجویز ٹھہری اور یہ حکم ہوا کہ ولایت سے تجارت ہند کے واسطے تیس ہزار پونڈ جس کے فی پونڈ دس روپیہ ہوتے ہین زرسرخ وسفید سے زیادہ نہ لیجائین اور پندرہ برس تک وہان تجارت کرین اگر اس عرصہ مین کچھ فائدہ ہو تو فہوالمراد ورنہ وہانکی تجارت موقوف کردین پس جیمس لنگستر جملہ ارباب تجارت کا افسر ہوکر سنہ ۱۶۰۱ء عیسوی مین مئی کی دوسری تاریخ مطابق سنہ ۱۰۱۰ھ ہجری کے وطن سے نکلا شاہزادہ نے اپنے خطوط طلبی فرمانروایان ہند کے نام اونکو دئے لکھا ہے کہ کپتان مذکور راجین پر آیا وہان کوٹھی بنانے کے لئے اسکو جگہ مل گئی اوس نے اپنے لوگون کو وہان ٹھہرا دیا اور ماہ ستمبر سنہ ۱۶۰۳ء عیسوی مین مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ ہجری کے مراجعت کرکے ولایت کو چلا گیا اور ہندوستان کے بہت سے تحفے شہزادے کے لئے لے گیا شہزادہ مذکور کا تو اوسی سال انتقال ہوا اور شاہ انگریزی سے رعایا کو بلاقید ہندوستان مین تجارت کرنے کی اجازت مل گئی لیکن یہ حکم ہوگیا کہ ہر تین برس کا حساب بتلا دیا کرین ملا فیروز ابن ملا کاوس کے جارجنامہ مین جو نوشتجات و اجازات انگریزی سے زبان فارسی مین

نظم کیا ہے یون بیان کیا گیا ہے کہ سنہ ۱۶۰۰ عیسوی مین الزابیٹ نام دختر کنگ اڈورڈ ہنری ہشتم ملک فرنگ مین بجاے پدر سریر سلطنت پر بیٹھی اوس نے اپنے عہد مین ہندوستان کی تجارت کا ارادہ کر کے اولاً ایک جماعت کو بطور کمیشن اس امر کے لئے مامور کیا کہ کیپ گڈہوپ کو جاکر وہان سے بیشتر بنادر مین گذر کرتے ہوے ہند کے ہر طرف امصار و بلاد مین روانہ ہونا چنانچہ حسب الحکم ملکہ کے وہ لوگ متعدد جہاز لیکر ولایت سے چلے اور دریا کا رستہ قطع کرتے ہوے بندر بطاویہ مین پہونچے یہان آکر اونہون نے داد و ستد کی مگر پرتگیزاون کے مانع آے اور اونکو آگے نہین بڑہنے دیا کوئن الزابیٹ نے جو جلال الدین اکبر بادشاہ ہند کی معاصر تہین جب یہ بات سُنی تو بموجب تجویز اس مضمون کا ایک نامہ لکھکر بدست ملا نہال کے جو رومیون کا وکیل تہا روانہ کیا اوس نامہ کا خلاصہ مضمون یہ تہا کہ فیمابین ہمارے اور تمہارے رسم و آئین اتحاد جاری رہے اور تجار ہند یہان اور ہمارے تاجر وہان ہمیشہ آیا جایا کرین اور ایک ملک کے نفائس دوسرے ملک مین اس طرح سے پہونچایا کرین تو اس مین طرفین کی خوشی ہوگی سفیر مذکور رخصت ہو کر خشکی کی راہ سے حلب کو آیا اور وہان سے روانہ ہو کر آگرہ یعنی اکبر آباد مین جو اکبر کا پایہ سلطنت تہا داخل ہوا اور سرِ دربار وہ نامہ اوس نے پیش کیا اور عرض کی کہ مین سلطان فرنگ فرستادہ ہون اور روم سے ہوتا ہوا حضور مین پہونچا ہون اور یہ نامہ ملکہ انگلستان کا ہے پس منشی انگریزی دان جو دربار مین حاضر تہا اوس نے بحکم سلطانی نامہ کو لیکر اوسکا مضمون عرض کیا اکبر نے سُنکر سفیر کو چہے کے دار الریاست مین رہنے کا حکم دیا اور فرمایا تم

حاضر دربار ہوکر وانشاء اللہ تعالیٰ ہم اسکا جواب لکھین گے چونکہ اکبر کے دربار مین ہر قوم و ہر ولایت کے لوگ جمع رہتے تھے اور اکبر ہر مذہب و ہر دین کے آئین دریافت کرتا رہتا تھا لہذا گشتیان پرتگیز بھی حاضر خدمت رہتے تھے انہین ملا نہال کا آنا ناگوار ہوا اور مقربان درگاہ سلطانی کو انہون نے بہت کچھ روپیہ بطور رشوت کے دیکر ملا نہال کی آمد و رفت کسی حیلہ سے دربار مین موقوف کرادی لکھا ہو کہ ہنوز ملا نہال آگرہ مین مقیم تھا کہ اکبر کا انتقال ہوگیا اور اوسکا بیٹا جہانگیر جانشین ہوا جہانگیر کے عہد مین ملا نہال نے حاضر دربار ہوکر اپنی سب کیفیت گزارش کی جہانگیر نے اوسکو مطمئن کیا اور پرتگیز دن پر بہت خفا ہوا اور اپنی طرف سے فرمانروای انگلینڈ کو نامہ لکھا کہ تم بخطر ولایت کے تاجرون کو روانہ کیا کرو کوئی مانع نہ ہوگا اور ہند کے نفائس اور تحائف دیکر ملا نہال کو روانہ کردیا ابھی ملا نہال اثناء راہ مین تھا کہ انگلینڈ مین کوین الزابتھ کا انتقال ہوگیا اور جیمس فرمانرواے انگلستان ہوا جب ملا رند کو وہان پہنچا اور جہانگیر بادشاہ کا نامہ شاہ انگلینڈ کے پاس پیش کیا تو وہ اس بات سے بہت خوش ہوا اور کمپنی مذکور الصدر کو بڑے ساز و سامان کے ساتھ بھر کر دگی سٹر ہاکنز ہندوستان کو روانہ کیا اور ایک نامہ اپنی طرف سے جہانگیر کی خدمت مین لکھا - واضح ہو کہ جب وہ لوگ ۱۱ اگست ۱۶۰۸ع مطابق ۱۰۱۷ ہجری کے بندر سورت مین پہونچے تو مورخ انگریزی لکھتا ہو بموجب عزم بالجزم ان کو سلطان ہند کیطرف سے اجازت مل گئی کہ بندر سورت اور احمد آباد گجرات اور کنبھی اور گوگہ مین تجارت کرین مگر عدن اور مکہ معظمہ زادہا اللہ عزاً و شرفاً کی طرف جانے سے اہل روم مانع آئے - یہ خبر جب بندر گودہ مین پہونچی تو سردار قوم پرتگیز کو بڑا تعجب گذرا اور نے نفر تخان نام بندر گوا کے صوبہ دار کو جو جہانگیر بادشاہ کیطرف سے تھا نامہ لکھا کہ اگر تم انگریزون کو اپنے ملک مین آنے دوگے تو ہمارے اور تمھارے

حکام نظامت بنگالہ کے بیان مین

باہم اتفاق نہ رہیگا ہم تمہارے بندر پر چڑہائی کرینگے اور آمادہ پیکار ہونگے لہذا مناسب ہے کہ تم اونکو نہ رہنے دو جدہر سے آتے ہیں اوسی طرف چلے جائیں نصرتخان نے اوس نامہ کا یہ جواب لکھا کہ تم کیا چیز ہو اور کیا حقیقت رکھتے ہو جو ہمارے بندر پر یورش کروگے ہم تمہارے لئے اچھی طرح سے کافی ہیں۔ یہ لوگ بادشاہ کے حکم سے یہان آئے ہیں کہین ظل اللہ کی عدول حکمی ہو سکتی ہے اپنے ہوش و حواس درست کرو۔ پرتگیز کا سفیر جب سورت سے یہ جواب لیکر گوہ مین پہونچا تو پرتگیز راہزنی اور غارتگری کے درپے ہوئے۔ دریا میں جہازونکو لوٹنا شروع کیا اور ہیرداز نے نصرتخان کو کچھ رشوت بہی دی اسوجہ سے نصرتخان پرتگیزون کا طرفدار ہو گیا مسٹر ہاکز نے جب نصرتخانکو پرتگیسون کیطرف مائل دیکھا تو بہت بیدل اور متردد ہوا اور ہنوز وہ بندر ندکور مین تہا کہ جہانگیر بادشاہ نے اوسکو یاد کیا وہ ۱۶۰۹ء مین ولیم فنچس کو اپنی طرف سے سورت مین چہوڑکر اکبر آباد مین آیا اور بادشاہ کی ملازمت حاصل کرکے جیمس بادشاہ کا نامہ پیش کیا اس ضمن مین تاجرون کا ایک اور گروہ اوترا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس گروہ کا سردار شربی نام کپتان تہا وہ مین کو ہوتا ہوا مخا مین آیا اور مخا سے سورت کیطرف دریا کے راستہ سے روانہ ہوا اثنا راہ اوسکا جہاز طوفان مین آکر ٹوٹ گیا بہت کچھ آدمی اور اسباب غرق ہوا باقی لوگ تباہی کے مارے ہوئے بندر سورت کے کنارے پر آلگے وہانکا حاکم نصرت خان چونکہ پرتگیسون سے متفق ہو گیا تہا اس لئے اونکو بستی مین نہ آنے دیا۔ ولیم فنچس نے ہرچند سمجہایا مگر خان مذکور نے نہ مانا وہ بیچارے شہر کے باہر پڑے رہے کپتان شربی لشکر کی پرورش سے عاجز ہو کر تنہا سورت سے روانہ ہوا اور آگرہ مین آکر مسٹر ہاکز سے ملاقات کی اوسکے بعد ہمراہی بہی خشکی کی راہ سے لاہور اور سندھ اور ایران اور بغداد اور حلب وغیرہ سے ہو کر انگلینڈ کو چلے گئے فقط مسٹر ہاکز اور کپتان شربی ہندوستان مین جہانگیر کے حضور مین حاضر رہے جہانگیر مسٹر ہاکز کے اوپر بہت مہربان تہا حتی کہ محلسرای مین

ایک کنیز مسیح کیش تہی جہانگیر نے اوسکا نکاح مسٹر کے ساتھہ کردیا اور مسٹر کی تنخواہ بہی سرکار سے مقرر کردی
اوس نے اس بات کو اپنی کاربراری کے لیے بہت غنیمت جانا اور بسر و چشم قبول کیا اور جہانگیر سے اپنی تمام
سرگذشت اور تباہی اور نصر تخانکی بیمروتی کا حال بیان کیا بادشاہ نے نصرت خان کو طلب کیا مگر نصر تخان
چونکہ ہوشیار اور جہاندیدہ تہا اوس نے جہانگیر کی خدمتمین حاضر ہوکر ایسی دو چار باتین کہین کہ بادشاہ کو راضی
کرلیا اور پہر نصر تخان اپنے ملک کو واپس چلا گیا اور مسٹر ہاکز کا مدعا کچہہ حاصل نہوا تب مسٹر مذکور نے انگلینڈ
جانے کا ارادہ کیا کشتیان پرتگیس نے جو لوگ باریاب دربار جہانگیری تہے اپنے حسن عمل سے اونکو اپنا رفیق
بنا رکہا تہا اور اونکو رشوت وغیرہ دیا کرتے تہے اس غرض کے لیے کہ مسٹر ہاکز کی تمنا حاصل نہو اون لوگون کو
جب معلوم ہوا کہ مسٹر ہاکز انگلینڈ کو واپس جانا چاہتا ہے تو یہ امر بہی اونہون نے اپنے خلاف مصلحت سمجہا اور
مخالفت کے درپے ہوئے اور اوسکے روکنے کی یہ تدبیر کی کہ اوسکی بیوی کے دو بہائی تہے اون بہائیون سے
اونہون نے کہا مسٹر ہاکز ولایت کو جانے والا ہے تمہاری بہن کو بہی ضرور لیجائیگا اور وہ تم سے جدا
ہو جائیگی مناسب ہی کہ اسکو جانے نہ دو اون بہائیون کو یہ بات راست معلوم ہوئی وہ بہائی اوسکے
جانے سے مانع آئے اور کہنے لگے ہم اپنی بہن کو نہ جانے دینگے تمہارا دل چاہتا ہے تو تم خود چلے جاؤ
مسٹر ہاکز کو اپنی زوجہ کی جدائی گوارا نہین ہوئی اور ناچار اپنے ارادہ کو فسخ کیا اور جناب باری تعالی سے
بہبود کا امیدوار رہا اور اپنے دل مین کہا جیسا وقت کا مقتضا ہو اوسطرح سے گذارنا چاہیے اب تو بادشاہ
بہی میری طرف متوجہ نہین ہی اور یہانکے لوگ راضی ہین آیندہ دیکہیے خدا تعالی کو کیا منظور ہی۔ پہر سنہ ۱۶۱۰ع
مین ایک انگریز سر ہنڈری مدلٹن نام انگلینڈ سے چار جہاز بار کرکے مخا کی طرف روانہ ہوا اوسکے ہاتہہ
جیمس بادشاہ نے شاہ روم کے نام ایک نامہ بہی روانہ کیا۔ کہتے ہین جب یہ انگریز بندر مخا پہونچا تو اول

آپ مع موجودہ آدمیون کے جہاز سے اوترکر شہر مین گیا وہانکے حاکم نے اسکو گرفتار کرلیا اور لشکر کو حکم دیا کہ اسکے جہازات لوٹ لو وہان جنگ ہوئی بہت سے لوگ مارے گئے اور وہ انگریز چھہ مہینے تک قید مین رہا اوسکے بعد کسی ترکیب سے وہ حاکم مخا کے قبضہ سے نکل گیا اور اپنے جہازات مین پہونچگیا اور سلطان روم سے سوال و جواب کرکے صلح ٹھیرائی سلطان نے اپنے نام سے ایک فرمان نائبونکو لکھدیا کہ انگریزی تاجرونکو منع نکرین پس مدلٹن وہان سے کوچ کرکے بندر سورت کیطرف آیا اور ماہ ستمبر ۱۶۱۱ء عیسوی مین لنگرگاہ سورت کو پہونچا نصر تخان نے سنکر جہانگیر بادشاہ کی خدمتمین عرضی لکھی کہ مدلٹن چار جہاز لیکر آیا ہے اور خانہ زاد نے ابھی اوسکو اپنے بندر مین نہین اوترنے دیا ہے آیندہ جیسا کہ حکم عالی صادر ہوگا عمل کیا جائیگا مسٹر ہاکز اور کپتان شربی کو بھی یہ حال معلوم ہوا اوسیوقت کپتان شربی وہانسے روانہ ہوا اور مدلٹن سے ملاقات کی پھر مسٹر ہاکز بھی بادشاہ سے رخصت ہوکر مع اپنی زوجہ کے کمبھایت تک آیا اور وہان سے سورت جانا چاہتا تھا کہ اس ضمن مین پرتگیس مدلٹن کے جہازون کے مقابل آگئے اور جنگ ہونے لگی لیکن اونکو کچھہ فائدہ نہ حاصل ہوا چونکہ مدلٹن نصرت خان کے کینہ سے بیخبر تھا اسی درمیانمین نلبھم نام ایک تاجر جو ہاکز کے پاس سے نکلکر سورت مین آرہا تھا سورت سے روانہ ہوکر مدلٹن کے پاس آیا اور اوسکو نصر تخانکی مخالفت سے خبردار کیا اور بیان کیا کہ نصر تخانکو مسٹر ہاکز سے عداوت ہے اور بلاشبہ لوسی کو بندر سورت مین کونگا کسی تحفور سے مسٹر ہاکز کو اپنے پاس بلوالینا مدلٹن نے یہ بات سنکر تین کشتیان مال کی جو بندر سورت سے جانے کو تیار تھین اونکو روکدیا اور کہا ہم تمہاری کشتیان نجانے دینگے جبتک کہ مسٹر ہاکز جو کمبھایت مین ہے مع اپنے دوستون کے ہمارے حوالے نکیا جاوے نصر تخان اس امر سے مطلع ہوکر بہت آزردہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مینے تمہارے لئے بادشاہ کو عرضی بھیجی ہے جب وہان سے اجازت ملجائیگی تو تمکو سورت مین آنے کے لئے راستہ دیا جاویگا ہماری کشتیونکو تم کیون روکتے ہو اور مسٹر ہاکز کو اپنے پاس بلالو ہم کب منع کرتے ہین نصر تخان نے اس طرح سے تجاہل عارفانہ کیا الغرض مسٹر ہاکز ماہ اپریل کی

۲۴ تاریخ سنہ ۱۷۱۶ء میں مطابق سنہ ۱۲۳۱ ہجری کے کشتیون پر بیٹھکر مدلٹن سے آکر ملا اور اپنے تمام مصائب کا حال
بیان کیا تب مدلٹن کو معلوم ہوا کہ بادشاہ کی مرضی نہین ہی کہ ہم سورت مین اترین اور جہاز پھیر کر بیرمخا کی طرف
چلا گیا اس اثنا مین سارلس نام کپتان لندن سے مخا کیطرف آرہا تھا مدلٹن نے اوسکو وہانکی خرابی سے جو اوسکے
اوپر گذر چکی تہی آگاہ کر دیا اور آپ باب المعدن کو پہنچا اور وہان حاجیون کے نو جہاز جو بندر سندہ وغیرہ سے
آئے تہے وہ اونکا مقابل ہوا اور کہنے لگا کہ اپنے بادشاہون سے کہکر تم ہمکو اس نقصان کا تاوان جو مخا اور سورت
مین اونہون نے فساد کر کے پہنچایا ہے دلوا دو ۔ محمد تقی جوان جہازون کا سردار تہا اوسنے پندرہ ہزار ریال دیکر راہ پائی
پس مدلٹن ولایت کو چلا گیا اور کپتان لیٹ انگریز انگلینڈ سے دو جہاز لیکر بندر سورت کیطرف روانہ ہوا
اور بارہ پر آکر اترا وہان پرتگیزون کے جہاز تہے اونہون نے مقابلہ کیا اور لڑائی مین انگریزون کی دو کشتیان
پکڑ لین کپتان لیٹ نے اونکے بدلے مین گجراتیونکی کشتیان جو مال سے بہری ہوئی تہین گہیر لین اور اونپر اپنا
قبضہ کر لیا اس وقت مین بجای نصرت خان کے میر جعفر خان سورت کا صوبہ دار ہو گیا تہا اوسنے اس حادثہ کی خبر
سنی تو خود آیا اور کپتان سے ملکر صلح کری اور ملایمت سے پیش آیا اور کہا جو گذرا سو گذرا اب ہم تم اتفاق کیساتہ
رہین اور تمہارا مال بلا تامل سورت مین آیا کرے کوئی مانع نہوگا اور تمکو ایذا نہ دیگا کپتان لیٹ نے کہا تم پرتگیزون
کے طرفدار ہو اور ہمارے اور اونکے مابین خصومت در پیش ہی چونکہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہی لہذا آپ ہم سے
آشتی کر چکے یہ باتین تمہاری اسوقت بنا بر ضرورت ہین ہمکو اعتبار نہین ۔ میر جعفر خان سالار گجرات کا متعلق تہا
اسواسطے اوسنے وہان کے حاکم شیخ صفی کو اطلاع دی اور لکہا کہ انگریز سورت مین جگہہ چاہتے ہین اور صلح
کے متوقع ہین شیخ صفی نے بمقتضای الصلح خیر مصالحت کو بہ نسبت جدال و قتال کے پسند کیا اور آپ گجرات سے
بندر سورت مین آیا اور کپتان لیٹ سے ملاقات کی اور تمام سوالات قبول کئے کپتان لیٹ نے شیخ صفی سے

ایک نوشتہ جاہا شیخ صفی نے حسب درخواست ایک عہدنامہ لکھکر کپتان کے حوالہ کیا جسمین تیرہ ۱۳ شرائط تھے

ترجمہ عہدنامہ شیخ صفی حاکم گجرات دستخطی جہانگیر بادشاہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۶۱۲ع مطابق سنہ ۱۰۲۱ ہجری مشتمل بر سیزدہ شرائط

اول جو روپیہ مدلٹن کے تاوان مین باب المعدن پر اہل جہاز سے لیا گیا ہی اوسکی بازپرس نہو دوم جو سفیر انگلینڈ سے آوے بار دیگر مسٹر حاکز کی طرح اوسکی سبکی اور توہین نہو اور حاضر دربار سلطان رہے۔ سوم جسوقت مال تجارت بارہ پر آکر پہونچے سردار بندر سورت مطلع ہوکر منادی کرادے کہ شہر کے سوداگر جاکر تین روز مین خرید و فروخت کرلین چہارم ساڑھے تین روپیہ فی صدی محصول مال کا دیا جاوے پنجم جو مال خراب ہوجاوے اور ارزان فروخت ہو یا اوسکی قیمت دس ریال سے کم ہو اوسکا محصول نہ لیا جاوے ششم جو مال جہاز سے سوداگر لوگ کشتیون مین بہر کر شہر کو لیجاوین اوسکی مزدوری اور اوسکا نرخ ایک دفعہ متعین ہوجائے پہر اوس مین کمی یا بیشی نہو ہفتم جو تاجر شہر مین فوت ہوجائے اوسکا مال و اسباب ضبط سرکار نہو ہشتم جو جہازات تباہ ہوجاوین یا اوسکے تمام آدمی ہلاک ہوجاوین سالار بندر سورت اوسکا مابقی اسباب اپنی حفاظت مین رکہکر دوبارہ جو کشتیان آوین اونکے کپتان کی سپرد کردے نہم جس جہاز یا انگریز کو دریا مین پرتگیز جنگ یا فریب سے گرفتار کرلاوین سالار بندر سورت اوسکو رہا کرادے اور جہاز مع سامان اونکے دلوادے دہم جو انگریز فرقہ کمپنی کے باہر ہو اگر وہ راہزنی اختیار کرے اور ہندوستانیون کی کشتیان لوٹ لیوے تو جو بلاد تیموریہ کے حکم مین وہانکے باشندے ہماری مجلس کے آدمی کے ساتھ جو اس بلدہ مین ہو کسی نوع کا عوض نہ لیوے اور وہ نقصان ہماری طرف محسوب نہو۔ یازدہم انبار غلہ کا بنابر اکل و شرب اہل جہاز کے جو شہر کے غلہ فروش خرید کرین تو

ہزار ریال سے زیادہ نہ خرید کرین اور اوسکی قیمت بموجب نرخ کے ہووے اور اوسکا محصول ہم سے تین روپیہ سیکڑہ سے زیادہ نہ مانگین دوازدہم اگر کوئی ہندوستانی کسی جگہہ ہماری جان یا مال کا نقصان کرے تو اوسجگہہ کا حاکم فوراً از روی انصاف اوسکا فیصلہ کردے ہندوستانی کی اوسمین حمایت نہ کرے اور انگریزون سے رشوت کا خواہان نہووے سوای ان بارہ شرائط کے تیرھوین شرطیہ تہی کہ عہدنامہ چالیس دن مین بادشاہ کی مہر و دستخط سے مزین ہوکر آجاوے۔ بیان کیا جاتا ہی کہ جب یہ عہدنامہ تیار ہوکر جہانگیر بادشاہ کے حضور مین آیا تو جہانگیر بادشاہ نے شیخ صفی کے تمام قرارداد و شرائط کو پذیرا کیا اور حسب الاقرار سیزدہم کے چالیس دن کے اندر اپنے مہر و دستخط سے اوسکو مزین کردیا واضح ہو کہ جب یہ عہدنامہ کپتان بیٹ کو مل گیا تو وہ خاطر جمع ہوکر بندر سورت مین اوتر پڑا اوسکے اوترتے ہی پرتگیزون نے اوسکے اوپر فوج کشی کی اور دونون مین جنگ ہوئی آخرکار وہی منہزم ہوئے اور کپتان مذکور فتحیاب ہوکر مظفر پور عرف بیدرو کو چلا گیا پہر پرتگیزون نے جمع ہوکر اوسکا تعاقب کیا اور پہر شکست کھائی وہان سے کپتان مذکور پہر بندر سورت کو آیا اور انگریزون نے گجرات بروودہ کوال بکران وغیرہ مین سوداگری شروع کی اور پرتگیزی ہزارہا فتنہ و فساد کے درپے ہوئے کہ انگریزون کو عاجز کردیا آخرکار شربی نے انگریزونکا قصہ لکہکر جہانگیر بادشاہ کے حضور مین عرض کیا جہانگیر اوس سے مطلع ہوکر بہت ناراض ہوا اور حکم دیا کہ پرتگیزون کے مکانات اور معبد وغیرہ تباہ کردو اور اونکو نکالدو حسب الارشاد نصرت خان نے اونکے نکالنے کا سامان کیا مگر پرتگیزون نے پہر اوس سے ساخت کرلی چونکہ یہ بات انگریزونکے ہی خلاف تہی اس لئے وہ انکے مخل ہوے اور فتنہ و فساد سے پیش آنے لگے تب اونہون نے سالار دین کے استصواب سے بادشاہ کے حضور مین سوال جواب کرکے پہر بادشاہ کو اپنی طرف ملتفت کیا اوسوقت مین شاہجہان ولیعہد تہے اونہون نے

ذوالفقار خان ایک امیر کو اپنی طرف سے بندر سورت کو بھجوایا اور نصرت خان نے گجرات سے کوہ کو جا کر پرتگیزوں سے اتفاق کر لیا اور انگریزوں کے اوترنے کا راستہ بند کر دیا پس اوس انگریز نے جو جہانگیر بادشاہ کے حضور مین حاضر دربار رہا کرتا تھا جب یہ دیکھا کہ بادشاہ کا مزاج ایک حالت پر قایم نہین ہے گاہے چنین گاہے چنان رہتا ہے اور کبھی میری طرف التفات کرتے ہین کبھی عتاب بناتے ہین تو اوسنے سالار کمپنی کو عرضی لکھی وہان سے آخر ۱۶۱۵ عیسوی مین سٹر ٹامس نام ایک انگریز سلطان کشور انگلینڈ کا ایک نامہ بنام سلطان ہند لیکر بندر سورت مین آیا چونکہ اوسوقت سٹر ولف وہان موجود تہا اوس نے سٹر مذکور کو اوتارنے کی تیاری کی اول ذوالفقار خان مانع ہوا مگر اوسکے بعد نہایت خرابی کے ساتھ اوترنے دیا سٹر مذکور نے وہانسے اوس انگریز کے نام جو جہانگیر بادشاہ کے حاضر دربار تہا نامہ لکھا اوس نے جہانگیر کے حضور مین سٹر ٹامس کے آنے کی تمام کیفیت مع نامہ سلطان کشور انگلینڈ اور بدسلوکی ذوالفقار خان کی جو سٹر مذکور کے ساتھ اوسنے کی سب کا بیان کیا بادشاہ ہند نے سنکر ذوالفقار خان کو لکھا کہ سٹر ٹامس وکیل سلطان انگلینڈ کو جو معمورہ سورت مین وارد ہوا ہے ہمارے پاس بھجواد و ذوالفقار خان نے سٹر کو اس امر کی اطلاع دی کہ تمکو بلایا ہے سٹر مذکور اول وہان سے نکلکر دکن کی طرف آیا اور موضع برہانپور پر شہزادہ پرویز سے ملاقات کی چونکہ وہ مہم دکن کی طرف متوجہ تہا اوسکا شریک حال ہوا اور شہزادہ موصوف سے اوس نے برہانپور مین کوٹھی بنانے کی اجازت لیلی بادشاہ سلامت اوسوقت اجمیر مین تہے سٹر مذکور نے برہانپور سے اجمیر کی طرف کوچ کیا اور جنوری کی سولہوین تاریخ ۱۶۱۶ عیسوی مین شرف ملازمت حاصل کیا اور تحایف وغیرہ پیش کئے اور شہزادہ

جہانگیر کی ملازمت بہی حاصل کی اور ذوالفقار خان کی بدسلوکی کا حال بیان کیا پہر دوسری مرتبہ جون کی ۲۴ تاریخ باریاب ہوکر والی گجرات کا ظلم بیان کیا کہ اوسنے مسٹر کرج کو قید کرکے بہت کچھہ روپیہ لیا ہے تب جہانگیر نے ایک فرمان باین مضمون حاکم گجرات کے نام لکہا کہ مسٹر کرج کا تمام مال و اسباب اوسکو واپس کردو اور انگریز تاجرون کو مزاحمت نہ کیا کرو اور راہداری کا محصول اونکو معاف رہے پس سرداران دولت نے جنکو انگریزون سے عناد تہا خصوصاً ذوالفقار خان نے بذریعہ تحائف وغیرہ کے شہزادۂ جہان ولیعہد خسرو زمان کی خدمت مین عرض کیا کہ بسبب دخل دینے انگریزون کے پرتگیزون سے خصومت ہوگی اور اسمین نقصان پیدا ہوگا پیر و مرشد ایسا نہ کرین آخر کار رکگوٹ نوین وکیل مسٹر ٹامس کا کام دو مہینے تک تامل مین رہا اوسکے بعد پہر مسٹر مذکور باریاب ہوا اور عرض معروض کی بادشاہ نے اوسکے مابین کلام فرمایا کہ پرتگیز ہمکو موتی ہر سال گران قیمت سے دیا کرتے ہین تم موتی اور گہوڑے اور عمدہ پارچے وہان کے پیرایش کے داخل سرکار روالاکرو مسٹر ٹامس بولا جہان پناہ ہم اب آپکے ملک مین نہین رہتے اپنی ولایت کو چلے جائین گے ہمکو تو یہان سوائے رنج کے کچھہ فائدہ نہ ملا بادشاہ سلامت اوسکی اس بات سے بہت ناخوش ہوئے۔ اور غصہ سے فرمایا تمہارے اوپر یہان ایسی کیا سختی گذری جو تم نے سر دربار ایسی بات برملا عرض کی مسٹر ٹامس نے اوسوقت شہزادہ کی پناہ لی اور دوسرا ذکر شروع کرکے شاہ انگلینڈ کے نامہ کا ذکر کیا اور نصرت خان کی بدسلوکیان گزارش کین بادشاہ سلامت نے فرمایا خیر جو تمہارا مدعا ہے اجرا کیا جاویگا اوسوقت مہابت خان وزیر نے جو اوسوقت حاضر خدمت تہے عرض کی انکے سب مطالب قلمبند ہوکر اگر ملاحظہ مین آوین تو مناسب ہے بادشاہ نے فرمایا اچہا لکہہ لاؤ اور مسٹر ٹامس کو بہی یہ بات مناسب

احوال ملک افغانستان کے بیان مین

معلوم ہوئی - پس اوس نے ماہ مارچ کی ۲۷ تاریخ ۱۶۱۶ء عیسوی مین ایک واجب العرض جسمین اٹھارہ مدات تہین قلمبند کرکے دیا لیکن وہ بادشاہ سلامت کے ملاحظہ مین نہ آیا اور اوسپر دستخط و مہر نہ ہوئی اور رستر کا معاملہ بدستور معطل رہا اس ضمن مین جزو منو پرتگیسون کے افسر نے اپنا سفیر مع تحف و ہدایا درگاہ سلطانی مین روانہ کیا اور بہت کچھہ تحائف ارکان دولت اور مہابت خان وزیر اور شہزادہ شاہجہان ولیعہد کی خدمت مین روانہ کئے اور جملہ حاضران بارگاہ کو اوسکے سنفولب سے اپنا ممد و معاون کرلیا اونہون نے حضور مین عرض کیا کہ جہان پناہ لنگرگاہ بندر سورت کی پرتگیزون کے اختیار مین رہنی مناسب ہے اگر انگریزون کی تجارت یہان ہوا کریگی تو مخا اور جدہ اور حجاز وغیرہ کی سوداگری مین نقصان آئیگا بادشاہ کو اسطرح سمجھادیا اور وزیر نے لکھدیا کہ شہر بھروچ مین انگریزون کی تجارت جاری رہے وہان وہ اپنی کوٹھی بنالین اور ساڑھے تین روپیہ کیڑہ محصول دیا کرین اس مین مضائقہ نہین ہے اس عرصہ مین ماہ اگست سنہ الیہ مین جشن تولد بادشاہ ظل اللہ کا مقرر ہوا اوس روز بار عام مین وکیل بھی جا پہونچا بادشاہ سے توکچھہ عرض کرنے کا موقع نہ ہوا لیکن وزیر کی خدمت مین عرض کیا کہ آپکے حسب الارشاد وہ واجب العرض قلمبند ہوئی ہے اور ابتک جہان پناہ کے ملاحظہ مین نہین آئی ہے بندہ امیدوار ہے کہ جلد مرحمت ہو وزیر نے اوسوقت پسندیدہ حیلہ سے ٹالدیا اور وہ اسوقت بھی بے نیل مرام رہا لیکن میر منشی محمد شکر اللہ کے مشورہ سے شاہزادہ کی جانب رجوع کیا تھا کہ اس ضمن مین انگلینڈ سے چار جنگی جہاز بندر سورت پر آئے اور پرتگیزون سے مقابلہ کیا اس جنگ مین پرتگیز غالب ہوئے اور انگریز مغلوب اور بہزار خرابی سورت مین آکر اوترے وہان سے بادشاہ انگلینڈ کا نامہ جو ہمراہ لائے تھے

دار السلطنت مین مسٹر ٹامسن کے پاس بہیجدیا مسٹر ٹامسن وہ نامہ لیکر دربار مین حاضر ہوا اور حضور مین پیش کیا بادشاہ نے اوسکو لیکر پڑہوایا اور سنا اور مسٹر ٹامسن کیطرف متوجہ ہوکر اول بادشاہ انگلینڈ کی کیفیت دریافت کی اور وہانکی سلطنت کے حالات پوچہے بعد وہ فرمایا کہ ہماری فرمایشات محمل گہوڑے وغیرہ وہان سے منگواؤ ہم لاکہہ روپیہ اوسکی قیمت مین تمہین عنایت کرینگے مسٹر ٹامسن نے عرض کیا جہان پناہ سب تحائف سورت مین آئے ہوئے ہین مگر وہان مزاحمت کی وجہ سے رُکے ہوئے ہین ذو الفقار خان حاکم سورت کو حکم ہو کہ زر محصول اونکا نہ لیکر بارگاہ جہان پناہ کو روانہ کرین بادشاہ شاہجہان نے فرمایا کہ بنام ذو الفقار خان وہان لکہو کہ ولایت انگلینڈ کے تمام سوغات اور تحائف وغیرہ بسرعت حضور والا مین روانہ کرو بموجب ارشاد والا کے فرمان روانہ ہوا اور تمام نفائس بجنسہا ملاحظہ مین پیش ہوئے بادشاہ بہت خوش ہوئے اور اپنی مہر سے ایک نامہ ایسا لکہکر عنایت کیا کہ جو سورت کا حاکم ہو وہان کے انگریزون کو تجارت کے لئے جگہ مقرر کردیجائے اور کسی طرحکا ظلم اونپر نہ کرے بفراغت تمام وہ تجارت کیا کرین ایک حبہ محصول کا اون سے زیادہ نہ لیا جائے تب ٹامسن مدت کے بعد خوش ہوکر کامیابی کے ساتھہ مرخص ہوا اور بندر سورت مین آکر اپنی کوٹھی کا انتظام کیا اور وہان سے شاہ عباس بادشاہ ایران کے حضور مین اصفہان کو چلا گیا اوسوقت سے سوداگران انگریزی کی ہر سال کشتیان بلا مزاحمت بندر سورت مین آنے لگین اسکے بعد آٹہہ نو سال کا عرصہ گذرا تہا کہ جمیس مرقوم الصدر بادشاہ انگلینڈ کا ۱۶۲۵ سنہ عیسوی مین مرگیا اور مسٹر چارلس تخت سلطنت پر بیٹہا اسکے متعاقب دو سال کے بعد قہرمان ہند جہانگیر بادشاہ کا بہی انتقال ہوگیا اور شہزادہ شاہجہان اقلیم ہندکا فرمان روا ہوا

ہند و دکن کے حکام کا بیان

چندروز کے بعد شاہجہان بادشاہ کی دختر بیمار ہوئی حکمای مصر و یونان نے اوس کے مداوا مین سعی بلیغ کی کچھ فائدہ نہ ہوا شاہجہان بادشاہ کا مزاج بسبب جوش الفت پدری کے نہایت متردد اور متفکر تھا کہ سر دربار کسی نے عرض کیا کہ جہان پناہ بندر سورت مین ایک انگریزی ڈاکٹر بلیٹن بہت ہوشیار ہے وہ طلب کیا جائے انشاء اللہ تعالی اوسکے علاج سے صحت ہو جائیگی عرض پذیرا ہوئی ڈاکٹر مذکور حاضر ہوا اور علاج اوسکا شروع کیا اور بقول مصنف شاہجہان نامہ اور تاریخ عالمگیری اور نیز کتب انگریزی کے موافق سنہ ۱۶۳۶ء مطابق سنہ ۱۰۴۶ ہجری کے ڈاکٹر لکنی صاحب انگریز ہندوستان مین وارد ہوا اون ایام مین دختر سلطان کی بیمار تھی ارکان دولت نے حکیم کیطرف رجوع کیا بہرکیف عنایت الٰہی شامل حال شہزادی کی تھی وہ اچھی ہوگئی شاہجہان بادشاہ ظل اللہ نہایت خوش ہوے اور اوسکو بہت صلہ عنایت کیا اور ایک عہدنامہ لکھدیا جسکا خلاصہ یہ ہے۔

عہدنامہ شاہجہان بادشاہ اسمی ڈاکٹر بلیٹن صاحب محصول تاجرونکی معافی مین

ڈاکٹر بلیٹن صاحب سرحد ہند مین جہان چاہین بے محصول تجارت کیا کرین اونکا مانع اور مزاحم نہو اسکے بعد ڈاکٹر صاحب مطلق العنان ہوکر بنگالہ کیطرف تجارت کے لیے راہی ہوئے اور بندر سورت سے وہانکو مال کثیر لیکر احسن اتفاق سے جب وہان پہونچے حاکم بنگالہ کی زوجہ بیمار تھی اور اوس نے شہزادی کی کیفیت سنی تھی ڈاکٹر کا آجانا اوسکی زندگی کا سبب جانا اوسکی طرف رجوع کیا قدرت الٰہی اوسکو بھی ڈاکٹر موصوف کے علاج سے صحت ہوگئی حاکم بنگالہ نے خوش ہوکر صد رپروانگی ویدی

کہ سوای سپاہ ہمیشہ کے جو کوئی تمہارا تاجر آئے بفراغت تمام تجارت کرے کوئی مزاحم نہو اور جا بجا اطراف ونواحی مین اسکی تاکید کردی ڈاکٹر صاحب موصوف نے سورت مین اپنے لوگون کو یہ کیفیت لکھی اور اطلاع کی کہ تم بلا تامل تجارتی کشتیان اس طرف روانہ کرو اور انگلینڈ کو بھی اسکی اطلاع کردی ۔ سو ہانے سنہ ۱۶۴۰ عیسوی مطابق سنہ ۱۰۵۰ ہجری مین دو کشتیان بنگالہ کو آئین بقول انگریزی مورخ اسمین چند سوداگر تھے ڈاکٹر صاحب نے انکی نواب صاحب سے ملاقات کرادی اور خلعت دلوایا جب سے اسباب ریشم اور پنبہ کا ولایت کو زیادہ روانہ ہونے لگا اور وہانکا بہت سامان یہان آنے لگا اور ہوگلی بندر مین ان لوگون نے ایک کارخانہ ریشم اور پنبہ کا بنایا اور اجازت لے لی کہ بڑے بڑے تاجرون کے ساتھ ایک افسر اور تیس سپاہی رہا کرین گے پھر چند روز کے بعد حسن تدبیر سے ایک جگہ مانگ لی اور فتنہ وفساد کی مدافعت کے لئے ایک مستحکم حصار بنالیا جسوقت حاکم شہر نے ہوگلی بندر مین انکو کوٹھی کے لئے جگہہ دی اور وہان یہ باطمینان تمام تجارت مین مصروف ہوئے اور رانبہ اور ناریل کے درخت وہان لگالئے پرتگیز جو وہان سو برس قبل سے کوٹھیان بنا کر رہا کرتے تھے اور کثرت سے قلعجات اور سبد اونہون نے وہان تیار کئے اور بہت سے جنگی جہاز اونکے پاس ہوگئے تھے اور قوم ولندیز نے بھی اس سے پچیس برس قبل اسی اضلاع مین کوٹھی کا سامان کیا تھا انہون نے اور اونہون نے متفق ہوکر خفیہ طور پر اپنے برج بارہ مضبوط کرکے ہوگلی کی تسخیر کا ارادہ کیا ۔ قاسم خان صوبہ دار بنگالہ نے انکے عزم فاسد پر مطلع ہوکر حضور والا مین عرضی کی بادشاہ سلامت بہت ناخوش ہوئے اور فرمان لکھا کہ انمین سے ایک کو بھی نہ رہنے دو پس قاسم خان نے بقول مورخین ہند خواجہ بشیر اور معصوم زمیندار صوبہ مذکور کو مع فوج سنگین رخصت کیا اونہون نے جاکر وہان مقابلہ کیا اور باہم خوب

جنگ ہوئی بہت کچھ لوگ مارے گئے اور بہت کچھ نکل گئے تاہم قریب تین ہزار زن و مرد کے گرفتار ہوئے قاسم خان نے تمام قیدیون کو حضور والا مین روانہ کیا مورخین لکھتے ہین کہ بادشاہ نے فرمایا انکو مسلمان کرکے چھوڑ دو چنانچہ حسب الارشاد جس شخص کو خدا تعالی نے توفیق اسلام دی وہ رہا ہوگیا اور جس شقی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا وہ بدستور قید مین رہا اور صاحب جارج نامہ کا بیان ہے کہ بادشاہ نے اون سبکو رہا کردیا ۱۶۶۲ء مین وہان ولایت مین شاہ پرتگیس نے اپنی دختر کو کنگ سرچارلس دوم کے نکاح مین دیدیا اور اوسکے جہیز مین بنادر ہند سے بندر بمبئی عطا کیا کنگ سرچارلس دوم نے وہ بندر انگریزون کو دیدیا پھر تو بمبئی اور بنگالہ مین انگریز لوگ خوب اطمینان کے ساتھ مصروف تجارت ہوئے اوسکے بعد ۱۶۸۵ء عیسوی مین مطابق ۱۰۹۷ھ ہجری کے اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے عہد مین جعفر خان صوبہ دار بنگالہ نے تاجران مذکور سے تجارت مین ترقی دیکھکر دس روپیہ سیکڑہ محصول طلب کیا اونھون نے جواب دیا کہ ہمارے اور تمہارے مابین جسقدر ٹھہر چکا ہے یعنی ساڑھے تین روپیہ سیکڑا وسیقدر ہم دینگے اوس سے زیادہ ایک حبہ نہ دینگے صوبہ دار نے اونکے اوپر سختی کی اون سبنے ملکر چانک نام انگریز سے جواس قوم کا سرگروہ تھا فریاد کی جب وہ درمیان مین آیا تو میر جعفر خان نے اوسکو پکڑکر قید کردیا لکھا ہے کہ سورت کی کوٹھی کا حال بھی یہی ہوا جب ہر چہار طرف سے انگریزون کا بیوپار بند ہوا اور وہ تنگ ہوگئے تو آخر کار انگریزون نے انگلینڈ کو یہ کیفیت لکھی وہان سے جنگ کا حکم آگیا کہ بنگالہ کے نواب سے جنگ کرو اور بادشاہ ہند سے جس طرح ہوسکے خواہ اتحاد سے خواہ لڑائی سے اپنا بیوپار جاری کرو اور کئی جہاز بندر سورت اور بندر ہوگلی کو روانہ کیے پس بنابر اعانت جب انگلستان کی فوج

سورت کی جانب آئی تو فوج کے وارد ہوتے ہی وہانکے لشکر والون نے تمام سوداگرون کو پکڑ لیا
لکھا ہے کہ اسمین بندر والون کو ایک کرور کا نقصان ہوگیا عالمگیر بادشاہ نے جب سنا کہ تمام بندر
سورت ویران ہوگیا تو اپنے ایک ندیم کو شاید یہ معتبر خان تہا اور دوسرے دو سردارون کو تحقیقات
کے لئے روانہ کیا اور ہوگلی کی یہ صورت ہوئی کہ انکے پہونچنے سے قبل جو حاکم بنگالہ نے
جمعیت روانہ کی تہی اوسنے جاکر فوراً ہوگلی کو گہیر لیا اور ان جہاز والون کے اوترنے سے
مانع ہوئی جو اس طرف سے آ رہے تہے اس عرصہ مین طوفان آگیا اوسکی وجہ سے بہت سے اہل جہاز
تباہ ہوگئے حتی کہ اونمین سے ایک جہاز بہی غرق ہوگیا باقی جہاز بہجلی مین جو وہان سے ستائیس کوس
ہے پہونچے ان لوگون کے پاس ایک نامہ بنام چانک کے اس مضمون کا لکہا ہوا تہا کہ تم مقام
چیناپٹن مین جو ہوگلی سے پچاس کوس پر ہے کوٹہی بنوا کر اپنا تمام سامان وہان لار کہو وہان سے
وہ نامہ اہل جہاز نے چانک کے پاس روانہ کیا اوسنے بقول صاحب تاریخ مذکور جواب دیا کہ ہم تین سو
سولجر دس ہزار پیدل تین ہزار سوار محاصرہ مین قید مین تم کسی طرح اول آکر ہوگلی مین اوترو
سوال و جواب کے بعد جیسا کچھ قرار پا جائیگا اوسطرح عمل مین آئیگا پس چارون طرف کی فوج
آگئی اور بنگالہ کے لوگون پر جو بیخبر تہے گولہ اندازی شروع کی بنگالی بدحواس ہوکر بہاگ گئے
اور چانک کو خلاصی ہوئی اور تمام انگریزی جمعیت ہوگلی مین آکر اوتری بعض کہتے ہین اوسوقت
خوب لڑائی ہوئی انگریز بہت مارے گئے اوسوقت میر جعفر خان نے صلح کا پیام دیا چانک نے
اوسکے جواب مین کہا ع اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ؛؛ وگر جنگ جوئی ندارم درنگ۔ اور تمام اسباب
بہجلی کی طرف روانہ کر دیا۔ مورخ انگریزی لکھتا ہے کہ باہم صلح ہوگئی بلکہ ماہ اگست سنہ ۱۶۸۶ع مین مطابق سنہ ۱۰۹۹ ہجری

عہد ٹھہر گیا کہ انگریز بدستور تجارت کیا کرین شاید یہ عہد ہوا ہو مگر ظہور مین نہین آیا چنانچہ بیان سے ظاہر ہے اور اللہ تعالی اعلم بالصواب یعنی جب جانک اپنا اسباب ہجلی کو روانہ کر چکا تو پھر حاکم بنگالہ نے طلب محصول کے لیے جمعیت روانہ کی مورخ مذکور لصہ لکھتا ہے جانک نے اسبات کو نہ مانا اور انگریزی سپاہ کو جو دہاکا پر آئی ہوئی تھی بلوالیا اور ایک مضبوط قلعہ اپنے قبضہ مین کر کے مستعد پیکار ہوا لیکن بنگالہ کے نواب سے عہد بر آئی نہ ہوئی اس لئے وہ مدراس کیطرف چلا گیا اور ناظم جارجنامہ کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ باہم جنگ واقع ہوئی اور اس دفعہ بھی بنگالیون نے شکست کھائی اوسکے بعد جب جانک ہجلی کی طرف چلا گیا تو اہل بنگالہ نے تعاقب کر کے بہت سا انبار نمک کا جلا دیا اور وہانکی آب و ہوا کے مخالف ہونے کی وجہ سے جانک کی ہمراہی فوج والے تمام مر گئے کل سو آدمی اوسکے پاس رہ گئے جانک مذکور بہت آزردہ خاطر تہا کہ اس عرصہ مین بادشاہ دین پناہ صوبہ دار بنگالہ پر نہایت ناخوش ہوئے اور فرمان لکھا کہ تاجران انگریزی کی فہمائش کر کے بلوالو تمنے جو کچھ کیا اچھا کیا حسب الارشاد میر جعفر خان نے جانک کو صلح کا پیام دیا اور کہلا بھیجا حکم بادشاہی تمہارے بارہ مین آگیا ہے تم باطمینان خاطر آجاؤ ہوگلی تمہارے واسطے پھر بندرگاہ ہے اور الیبار مین جو ہوگلی اور دریا کے مابین ہے اوترو اب ہم تمکو تکلیف نہ پہونچائینگے جانک نے اسبات کو قبول نہین کیا اور یہ سمجھا کہ حاکم بنگالہ نے بادشاہ کے خوف سے اسوقت یہ کہلا بھیجا ہے آئندہ ضرور آتش کینہ کو افروختہ کریگا مگر جب جانک نے دیکھا کہ ہجلی سے ہوگلی کو جانا نہین ہو سکتا آخر کار الیبار کی طرف آیا اور وہان تین ماہ تک رہا لیکن جگہہ کی تلاش مین رہا کرتا تہا اوسکے بعد سوتانٹی مین جو کلکتہ سے قریب ہے مرزبان بہار کی اجازت سے اوترا اس ضمن مین جب جعفر خان نے سنا کہ سورت اب انگریزون سے خالی ہو گیا ہے تو پھر مستعد پیکار ہو کر تمام انگریزون کا مال جو خشکی مین تہا غارت کر لیا جانک مذکور سوتانٹی سے

نکلکر ملاسور کی طرف جو وہان سے تریسٹھ کوس پر ہے چلا گیا پھر وہان سے کوٹہیدار مدراس نے چانک کو اپنے پاس بلوالیا اور مہیت نام انگریز کو ملاسور کیطرف روانہ کیا تھا کہ اوسکے کہنے سننے سے صلح ہوجاے لیکن مہیت اور صوبہ دار بنگالہ کے باہم موافقت نہوئی آخر کار میر جعفرخان نے نامہ لکھکر چانک کو پھر طلب کیا چانک اونکے حسب الطلب ۱۶۹۰ عیسوی مین مطابق سنہ ۱۱۰۲ ہجری کے پھر سوتانٹی مین آیا اور انگریزون نے بقول مورخ بالا بادشاہ کی جناب مین عجز و الحاح کے ساتھہ عرضی لکھی اور عہد کیا کہ تین ہزار روپیہ سال بابت محصول کے ہم سرکار مین داخل کیا کرینگے حسب دستور سابق ہمکو تجارت کی اجازت عطا ہو اور حفاظت کیواسطے ایک قلعہ ہمکو ملجاے۔ اور یہان کی کتابون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بھی کہی کہ ہم بلا شاہرہ بندۂ سرکار مین اور دریا کے راستہ سے دشمن کو مانع رہینگے اگر سایہ دولت مین پناہ ملے تو البتہ پیشکش گزرانا کرینگے اور اگر حکم والا ہو تو یہان سے چلے جاءین مگر اس بات سے مطلع کئے دیتے ہین کہ تری کے راستون کے ہم ہی حاکم مختار ہین جہازات حجاج کی آمد و شد کے بلا شبہ مانع ہونگے اور امراے دولت کو بھی رشوت دی اونکی سفارش سے بادشاہ نے قیدیون کو بھی چھوڑ دیا اور اونکی عرضی کو بھی منظور کرلیا اور قلعہ سوتانٹی کا اونکی درخواست کے موافق عنایت فرمایا پھر اسی سال مین بموجب قول چارجناسہ عالمگیر بادشاہ کا صوبہ دار بنگالہ کے نام اس مضمون کا فرمان صادر ہوا۔

حاصل فرمان عالمگیر بادشاہ باسم صوبہ دار بنگالہ درباب ممانعت کمی و بیشی محصول تاجران انگریزی

انگریزی تاجرون سے ہرسال محصول کے تین ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ لینا چانک راضی ہوگیا اور وہان رہنا اختیار کیا اور تجارت کا کارخانہ از سرنو درست ہوا بہت سے تاجر چانک پاس جمع آئے اور اونکی دوکان جم گئی تو چانک نے نائب بنگالہ سے سوتانٹی کی حکومت اور قلعہ کلکتہ کی استواری کے لئے اجازت چاہی اور بہت سا روپیہ دینا قبول کیا لیکن نائب کلکتہ نے اون کی بات کو نہ مانا

حال تعمیر بنگلہ باغ

بعد فتح عمل کے باغ کو صبح روزانہ جایا کرتے ہین عزم و اندیشہ کو تفریح اور تفرج کے ساتھہ بدلنا مقصود ہوتا ہے اوسی دستور کے موافق زینت افزا باغ ہوئے اور اقتدار الملک بہادر کو واسطے بندوبست خلوت خاص کے نشست کا حکم صادر ہوا چنانچہ اقتدار الملک ممدوح بذات خود تا رونق افزائی سواری کے حاضر تھے اور پیشکار خواصی مین [illegible]

لکہا ہے کہ اس سال زمیندار بردوان کان نے سرکشی اختیار کرکے فوج کثیر جمع کی اور ناظم بنگالہ وسکی مخالفت سے گہبرایا علاوہ برین تاجران ملک فرنگ جو چانک کے پاس سوتانٹی مین تہے اور چاندنگر مین جو فرانسیسیون کی کوٹہی تہی اور جیجر کے ولندیزان سب نے زمیندار مذکور کے خوف سے ناظم مذکور سے کمک چاہی اوسنے جواب دیا تم سے جو تدبیر ہوسکے کرلو دشمن قوی ہے مجہسے اچہے طور پر استعانت نہو سکے گی پس ان تینون کوٹہی والون نے بنابر حفاظت اپنے اپنے احاطہ پر حصار بنانا شروع کیا اس ضمن مین بادشاہ سلامت نے بنگالہ کی خرابی کا حال سنکر شاہزادہ محمد معظم شاہ اپنے پوتے کو صوبہ بنگ وبہار واوڈیسہ کے بندوبست کے لیے جمعیت سنگین دیکر روانہ کیا شہزادہ نے آکر غنیم سے جنگ کی گروہ سرکش اپنی بغاوت سے نہ باز آیا آخر کار شہزادہ نے اوسکو قول دیکر بلایا اور بدستور زمینداری پر اوسکو بحال رکہا یہ کیفیت آتش فتنہ وفساد فرو ہوگئی چانک نے شہزادہ کے آنے کو اپنی کاربراری کے لیے غنیمت سمجہا اور حاضر خدمت ہو کر بہت سے عمدہ عمدہ ولایتی تحفے نذر کیے اور شاہزادہ کو اپنی طرف سے رضامند کرکے سوتانٹی اور کلکتہ اور گوبندپور کی سرفرازی کے لئے عرض کیا شہزادہ نے فرمایا اولا تم وہان کے زمیندارون کو راضی کرلو پہر ہم انشاء اللہ تعالی عنایت فرمائینگے چانک نے حسب اجازت شہزادہ کے اوسطرف کے زمیندارون کو بہت کچہہ روپیہ دیکر اپنا موافق کرلیا اور حسب الارشاد شہزادہ کے سوگانون کا حاکم ہوگیا اور پہر چانک کو ترقی ہوتی گئی - واضح ہو کہ اولا اقلیم ہند مین چانک نے زمینداری کی ہے اوسکے سبب سے کلکتہ مین خوب رونق ہوگئی تمام اطراف وجوانب کے آدمی وہان آکر رہنے لگے اوسوقت ناظم بنگالہ نے عظیم الشان سے عرض کیا کہ کلکتہ بفضلہ تعالی خوب آباد ہوا ہے وہان مسلمان لوگ بہت رہنے لگے ہین مناسب ہے کہ ایک قاضی یہان اوسطرف مقرر ہوجائے شہزادہ نے یہ بات سنکر سکوت کرلیا

اور یہ تا عمل مین نہ آئی [illegible]ء مین جب انگلینڈ کو یہ خبر پہونچی چونکہ انہین دنون مین مدراس کی کوٹھی کو بہی عروج ہوا
تھا اسکے عروج کی بہی اطلاع ہوئی تو سرکار کمپنی کی طرف سے افسر کلکتہ کو حکم آیا کہ کلکتہ مدراس کے حکم سے
باہر رہے تم اپنے کلکتہ کے اور وہ اپنے مدراس کے خود مختار ہین پس اسی سال اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ نے
انتقال کیا اور شہزادہ کبیر محمد معظم شاہ عرف بہادر شاہ کابل سے بغرض جلوس عازم ہندوستان ہوئے اور
اپنے فرزند عظیم الشان کو بنگالہ سے طلب فرمایا حسب الطلب شاہزادہ عظیم الشان فرخ سیر اپنے پسر کو وہان
چھوڑ کر روانہ خدمت پدر ہوئے اور اسکے بعد بہادر شاہ تخت پر بیٹھے اور پانچ سال بادشاہت کر کے
اونہون نے بہی انتقال کیا کیونکہ اونکے چار فرزند تھے لہذا اونکے باہم جنگ ہوئی عظیم الشان تو لاہور کی
جنگ سے بہاگ دریاے راوی مین غرق ہو گئے اور معز الدین نے تخت سلطنت پر جلوس کیا فرخ سیر نے معز الدین پر خروج
کیا اور اوسکو فتح کیا اور سلطنت فرخ سیر کے قبضہ مین آگئی - میر جعفر خان حاکم بنگالہ نے فرصت پا کر انگریزون سے
پہر فساد شروع کیا ان روزون کلکتہ کا افسر ہنجر نام ایک انگریز تھا اوسنے سرکار کمپنی بہادر کو لکہا کہ سلطنت ہند کا
یہ طور ہے اور جعفر خان پہر ہمسے درپے فساد ہے درینولا ہند کا سلطان فرخ سیر ابن عظیم الشان ہے
اگر اجازت ہو ہم اپنا وکیل اوسکی خدمت مین روانہ کرین وہان سے اجازت آگئی ہنجر صاحب نے دو انگریزی وکیل سرجان جیج
اور اسٹفنفس صاحب کو مع تحائف ایک لاکھ روپیہ طلوبین سامان اور زربفت وشال وغیرہ کے دہلی کو روانہ کیا دہلی پہونچکر
خواجہ عظیم المخاطب بخان دوران کے شرف نذور بملازمت ہوئے اور نفائس غیرہ جو ہمراہ لے گئے تہے وہ پیش کئے بادشاہ بہت خوش ہوا
اور اہل دربار نے بہی اونکی تائید کی وہ دونون شہر مین اوترے چونکہ فرخ سیر عیاش تہا اس ضمن مین اوسکو
آتشک کی بیماری ہوئی حکماے ہند نے ہرچند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا وکلاے مذکور کے ہمراہ ایک ڈاکٹر ہیملٹن صاحب نام تہا
اسکی دوا سے بادشاہ کا مزاج درست ہو گیا بادشاہ نے بہت خوش ہو کر فرمایا کہ تم مطالب اپنے قلمبند

کرکے پیش کرو ہم اونکو نافذ کرینگے اونھون نے حسب الفرمان مطالب لکھکر پیش کئے چونکہ نواب عبداللہ خان اور نواب حسین علیخان یہ دونون برادر سلطان نشان تھے انکے تامل سے چند روز تک یہ امر معطل رہا بعدہ ارکین دولت نے کچھ اپنے دلمین سمجھا اور بادشاہ نے مہر و دستخط کرکے وہ نوشتہ وکلای مذکور کے سپرد کیا۔

نقل واجب العرض جان سرمان صاحب استفنس صاحب وکلای انگریزی صاحبان افسر کلکتہ دستخطی فرخ سیر کہ جو نو عہود جدید پر مشتمل ہے

اوّل یہ ہے کہ جو جہاز طوفانی ہوکر شکستہ ہو جاوے جس بندر پر آوے وہانکا حاکم اوسکو پناہ دیوے اور اوسکے مال و اسباب کی حفاظت کرے دوم انگلینڈ سے جو جہاز کہ اوتر محصول والے اوسکا اسباب کھولین اور محصول کے ساڑھے تین روپیہ طلب کرین بلکہ جو سالانہ سابق مین بندر سورت مین دیا گیا ہے اوسی کے موافق ایک نرخ ٹھہرا کر سال بھر مین لیا کرین سوم بمبئی اور مدراس مین ہمارا سکہ جاری ہو اور اہل صوبہ ہمارے سکہ کا روپیہ لیوین چہارم سالار رکاٹ مدراس کے قریب ہمکو تین گانون دئے تھے اب وہ اونسے واپس کر لئے ہین اوسکو حکم ہووے کہ اونکو ہمارے سپرد کر دے ہم حسب معمول اوسکا سالانہ پہنچایا کرینگے پنجم مچھلی پٹن کے قریب دیو نام ایک جزیرہ ہے سات ہزار میں اوسکی کھیتی لئے جاتے ہین ہانکا زمیندار کمپنی کا طرفدار ہوکر تاجرون کی طرح رہا کرے ششم ناظم بنگالہ ہر وقت ظلم کیا کرتا ہے اونے ہمارا بہت کچھ مال تباہ کر دیا ہے اوسکو حکم ہووے کہ جس شخص پہ ہمارا زر قرضہ واجب الادا ہو اوسکو ہمارے پاس کلکتہ بھیجدے تامل نہ کرے ہفتم مرشد آباد مین سکہ خانہ پادشاہی ہے وہانکے سکہ دار کو حکم دیا جاوے کہ ہفتہ مین تین روز سکہ کے لئے ہمکو دیوے ہم کمپنی کے زر و سیم پر شاہ ہند کا سکہ کرینگے اور جو اوسکا روپیہ ہو وہ ہم لیوے ہشتم جو مال کہ تاجر لوگ کلکتہ سے کہین فروخت کے لئے لیجاوین وہان کا محصولدار اوسکی مہر نہ توڑے اور اوسکو نہ کھولے از روے عہدنامہ کے جو انگریزی نوشتہ مال کے

ہمراہ رہا کرتا ہے وہ دیکھیو سے شخ ہیسا کہ سابق مین چانک نے تین گانون کی زمینداری بادشاہ کی اجازت سے خریدی تہی اوسی کے موافق ہمکو بہی اجازت ملجائے کہ ہم بہی کلکتہ کے قریب جو ۳۸ گانون کاشتکاری کے ہین وہانکے زمینداروں سے اونکی زمینداری خریدلین اور زمینداران سابق کی طرح اونکا خراج سرکار شاہی مین داخل کیا کرین فقط۔ اب نامہ نگار عنان تیز گام کمیت خامہ کو مدراس یعنی چیناپٹن کی طرف متوجہ کرتا ہی پہر انشاء اللہ تعالیٰ کلکتہ کا بیان کیا جاویگا۔

ذکر واقعات مدراس

واضح ہو کہ جانب مدراس یعنی چیناپٹن موضع سنتو بہ مین ابتدا اٹہ مسر ولیم نام انگریز نے ۱۷۴۵ء مین کوٹہی بناکر رہنا اختیار کیا تہا جب نواب وزارت مآب آصف جاہ بہادر کی طرف سے انورالدین خان بوجہ حسن خدمت تصفیہ راجہ جینگہ سوائی کے مشمول عنایت ہوکر ارکاٹ اور چیناپٹن کے صوبہ دار مقرر ہوے اونکے عہد مین تجارت کے تعلق سے بہت سے انگریز بندر چیناپٹن مین وارد ہو گئے اور خان موصوف سے خوب موافقت بہم پہونچائی۔ اور فرانسیس بہی اوسی تجارت کے حیلہ سے بندر پہولچری مین سکونت رکہتے تہے جب ولایت مین فیمابین فرانسیسیون اور انگریزون کے نزاع قایم ہوا یہان بہی فرانسیسیون نے ولیم صاحب مذکور پر چڑہائی کی ناظم ارکاٹ اور چیناپٹن نے انگریزی کی کمک کی انگریزون اور فرانسیسیون مین متعدد لڑائیان ہوئین انمین انورالدین خان ہمیشہ انگریزون کا طرفدار رہا جب ولایت مین فریقین مین صلح ہوگئی یہان بہی نزاع موقوف ہوگیا اور مدراس بدستور انگریزون کے قبضہ مین رہا اور فرانسیس اپنے اپنے بنادر پر متصرف رہے جب نواب آصف جاہ بہادر رئیس الرؤساء دکن کا ۱۷۵۰ء عیسوی مین نواب ناصر جنگ بہادر جانشین پدر ہوے ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ جو نواب مغفور کے نواسے تہے

اپنے ماموں کے اقتدار پر اونہوں نے رشک کیا اور ہوا دنیوی نے چاہا کہ خود رئیس ہو جائے حسین دوست خان عرف چندا صاحب نبیرہ سعادت اللہ خان نوبت اور داماد علی دوست خان فوجدار دیوان ارکاٹ کو جسوقت اسکی اطلاع ہوئی سپاہ فرانسیس کو اپنے موافق کرکے ہدایت محی الدینخان کو ۱۷۵۱ء مین بلوالیا اور ارکاٹ پر اپنا قبضہ کرلیا اسمین انورالدینخان ناظم ارکاٹ جو نواب کا طرفدار تہا بہت سی زد و کوب کے بعد ہدایت محی الدینخان کے ہاتہہ سے جنگ گاہ مین مارا گیا پس محمد علیخان پسر انورالدینخان نے جو مرد ہوشیار تہا اپنے دونون برادرون کو بسبب ظاہر واسطے استرضا مظفر جنگ کی ملازمت مین بہجوا کر نواب کو خفیہ عرضی لکہی نواب ممدوح یہ سنکر ہدایت محی الدینخان کی تنبیہ کے لئے جمعیت انگریزی ہمراہ لیکر خود متوجہ ہوے فریقین کے مقابلہ مین جنگ عظیم کے بعد ہدایت محی الدینخان کو شکست ہوئی وہ گرفتار ہوا اور چندا صاحب مع سپاہ فرانسیس بہاگ گیا اور محمد علیخان نواب کی اطاعت اختیار کرکے انواع مراحم سے سرفراز ہوا نواب نے تو واسطے غارت کرنے مکانات فرانسیس کے روانۂ ارکاٹ ہوکر مچہلی بندر کو لے لیا اور فرانسیسیون نے پہولچری پر مقابلہ کرکے اوسکو لے لیا آخرکار نواب شہید ہوے ۔ چنانچہ دفتر دوم مین بیان کیا گیا اور ہدایت محی الدین خان رئیس محمد علیخان جو تشنۂ خون حسین دوست خان کا تہا اوس نے اطاعت معز الیہ کی قبول نکرکے سرداران انگریزی کی طرف رجوع کیا اس لئے خان موصوف کی اعانت کے لئے کپتان کنکن اور کپ قلعہ سنت داود سے نکلے اور دل کندہ کو لیلیا یہانکے قلعہ دار نے چنداصاحبکو لکہا وہ کمک کے لئے آیا کنکن انگریز سے لڑائی ہوئی وہ شکست کہاکر قلعہ انانور کو نکل گیا چندا صاحب تعاقب کرتا ہوا وہان آپہنچا کپتان کنکن مع کپتان ڈآلیم چناپلی کو نکل گئے مدراس کے حاکم نے اونکی اعانت کی اور کپتان کلیف نے ارکاٹ کا قلعہ لے لیا چندا صاحب نے سنکر اپنے پسر راجہ صاحب کو مع علی مرتضیٰ خان اور فرانسیسیون کے

روانہ کیا اور مرہٹون نے انگریزون کو سد دیکر تیموری کا قلعہ لے لیا راجہ صاحب نے آکر مقابلہ کیا فوراً اوسکی شکست ہوگئی اور وہ بہاگ کر ارکاٹ اور مدراس کیطرف چلا گیا کپتان کلیپ صاحب نے تعاقب کرکے ایک اور شکست دی اور قلعہ سنت داود کی طرف مراجعت کی علی ہذا کئی بار سپاہ انگریزی اور جمعیت فرانسیس سے جنگ ہوئی آخرکار چندا صاحب بہت خراب ہوکر راجہ تنجیون کے سپہدار کنکچی نام کو لکہا کہ مین بہت تنگ ہورہا ہون اور تیرے پاس آنا چاہتا ہون بشرطیکہ تو میری دستگیری کرے اور پناہ دیدے اوسنے کمال چرب زبانی سے جواب دیا کہ بہتر اور مناسب ہے تو بیخطر میرے پاس چلا آمین تجھکو پناہ دونگا چندا صاحب اوسکی شیرین کلامی پر فریفتہ ہوگیا اور بیخوف و خطر کنکچی کے پاس چلا آیا کنکچی نے اوسکو پکڑ کر اپنے لشکر مین بہت بیعزتی کے ساتھ قید کردیا جو لوگ محمد علیخان کی مدد کے لئے فراہم ہوئے تہے یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے عبد الوہاب برادر محمد علیخان اور سالار فوج تیموری اور مرار راؤ سردار مرہٹہ اور کنکچی یہ چارون آدمی ایک جگہہ جمع ہوئے اور ہر ایک نے اوس مقید کو اپنے پاس رکہنے کی خواہش کی مسٹر لارنس نے کہا کہ انگریزونکی سپرد کرو گفتگو زیادہ ہونے لگی اور فساد کی صورت پیدا ہونے لگی اس اثنا مین کنکچی نے اوٹھکر اوسکا گلا خنجر سے کاٹ ڈالا اور کہا کہ اب جسکا جی چاہے لیجاوے پہر اسکی لاش کو اونٹ کی گردن مین باندہکر شہر کے کوچون مین پہرایا اور سر کو لیکر خفیہ دفن کردیا کہ کسیکو پتہ نہ لگا اور مسٹر لائی فرانسیس کو مسٹر لارنس نے گرفتار کرلیا ۔ بعدہ وی بلکس آف افرانسیس نے راجہ صاحب پسر چندا صاحب کو باپ کی جگہہ قایم کیا پہر فرانسیسیون اور محمد علیخان مین مع سپاہ انگریزی کے لڑائی ہوتی رہی چند بار فرانسیس غالب آئے اور چند بار مغلوب ہوئے ان لڑائیون مین میسور کا راجہ اور مرار راؤ مرہٹہ بہی فرانسیسیون کا شریک تہا ۱۷۵۴ء تک یہ ہنگامہ گرم رہا انگریز بارش کی وجہ سے مقام داربوری کے تنجانہ پر مقیم تہے کہ خبر آئی ولایت مین

فرانسیس اور انگریزون مین صلح ہوگئی ہے اس پر باہم خط وکتابت ہوئی اور یہان بھی لڑائی موقوف ہوگئی وہ ملک آسودہ ہوکر اپنے ملک کو اور شروع ماہ اول ۱۷۵۵ء مین مسٹر لارنس صاحب سروار مدراس کا انگلینڈ کو کوچ ہوا اور بجائے مسٹر لارنس صاحب کے کرنیل کلیف صاحب انگلینڈ سے بندر بمبئی آئے اور پہر نزاع شروع ہوا۔ ۱۷۵۶ء مین انگریہ کا قلعہ مرہٹون کا جو اے ستارہ کے قبضہ مین سنی کے قریب تہا افسران انگریزون نے اوسکو جنگ کرکے لے لیا اور ۱۷۵۵ء مین کپتان ٹکیاڈ صاحب نے شہر مدرا کے مسخر کرنے کے واسطے فوج کشی کی فرانسیس جینا بلی کے لینے کو مرہ آئے اثنا راہ مین کپتان ٹکیاڈ صاحب نے سنا اور سنتے ہی اوسطرف کو روانہ ہوگئے فرانسیس نے جب یہ سنا کہ کپتان صاحب آتے ہین لہذا واپس ہوگئے کپتان مذکور پہر دوبارہ مدورا پر آئے اور لڑکر شکست پائی اس عرصہ مین ٹیپو لالی فرانسیس دیزاک پٹن پر غالب آیا اور مرہٹون کا لشکر ارکاٹ مین آگیا اس سبب سے انگریزونکو تردد وتفکر در پیش ہوا لیکن ٹکیاڈ صاحب نے تیسری مرتبہ مدورپر پہونچکر حکمت عملی سے وہانکا قلعہ خالی کرالیا اور فرانسیس بہی پہلچری سے نکلکر قلعہ چنا بہٹ کا لے لیا نظام وہانکا قلعدار مارا گیا اور بہت سے مجروح ہوئے اور قلعہ سنت داویر بہت سی مرتبہ لڑائی ہوئی آخر کار فرانسیس نے قلعہ کدلور و قلعہ سنت داوکو ۱۷۵۸ء مین فتح کرلیا اسکے بعد فرانسیس بجور پر آیا اور ہنگامہ آرا ہو واپس ہوگیا اسکے علاوہ بہت سی جگہہ فرانسیسیون اور انگریزون مین اکثر مرتبہ جنگ وجدال ہوتا رہا کرنیل لارنس صاحب نے مخالفون کے لشکر کو زیادہ دیکہکر میدان سے روگردان ہوا کرنیل فورڈ صاحب نے لارنس صاحب کی مدد کرکے میدان مین خوب لڑا اور مسٹر مذکور پر غالب آیا اور اوسکو منہزم کردیا اسکے بعد و انگریزی جہاز لڑائی کے آئے تو فرانسیس نے گریز کیا اور کرنیل لارنس صاحب نے انکا تعاقب کیا اور پہونچکر یکطرف ڈرکی اور

اور لڑائی مین کامیابی حاصل کرکے کچھور امیکچای جو اونکے قبضہ مین تہی اپنے تصرف مین کرلی اور کرنیل فورڈ صاحب ۱۷۵۹ع مین مچھلی پٹن کیطرف روانہ ہوگئے کہ وہ بہی فرانسیس کے اختیار مین تہے اور جاتے ہی اوسکا بہی محاصرہ کرکے اپنی تسخیر مین لے لیا وہانکا افسر کنفیلان فرانسیسی مع اپنی فوج کے گرفتار ہوا اور انہین ایام مین مختلف قریہ نواب صلابت جنگ بہادر رئیس دکن کے فتح کرلئے نواب موصوف نے فرانسیسیون کی استعانت کے لئے حیدرآباد سے خروج کیا۔ اثنای راہ مین سُنا کہ میر نظام علیخان بہادر نے حیدرآباد کے لینے کا قصد کیا ہے پس صلاح کرکے انگریزون کے سردارون سے مصالحت کرلی اور مچھلی بندر بہی انکو دیدیا اور فرانسیسیون کا ملک سے نکالدینا اپنے ذمہ قبول کیا اسکے بعد واپس آگئے اسکے بعد انگریز اور فرانسیسیون کا مقابلہ دریاے سنت داد امین جہازون پر ہوا اس لڑائی مین فرانسیسیون کی شکست ہوئی پہر انداواش کے قلعہ پر لڑائی ہوئی پس انگریزون نے قلعہ انداواش مع کارنگلی فتح کرلیا اسکے بعد فرانسیس لالی آیا اور کرنل کوٹ صاحب مقابلہ کرکے پسپا ہوا پہر کرنل کوٹ صاحب نے ۱۷۶۰ع مین قلعہ چینا پٹ اور آرکاٹ پر مع فوج کے حملہ کیا اور فرانسیسیونسے لڑکر قابض ہوا اسکے بعد اگرچہ لڑائیان بہت سی ہوئین مگر انجام یہ ہوا کہ شروع سال ۱۷۶۱ع مین انگریز لوگ محاصر پونچری تہے کہ فرانسیس نہایت مغلوب ہوگئے اور اونکے چار سردار نامی قلعہ سے خارج ہوکر کرنیل کوٹ صاحب کے پاس آئے اور پناہ طلب کی اور عہد و پیمان کا اقرار کیا اور کہنے لگے کہ ہم یہ جگہ تمکو تین شرط پر دیتے ہین اول یہ کہ تمہاری کمپنی ہماری کمپنی کے مال و اسباب پر نگاہ نکرے جو یہان موجود ہے اور اسمین سے ایک خرمہرہ نلیوے دوسرے یہ کہ کسی پر ظلم نکرنا چاہیے اور بیگناہ نہ مار ڈالنا چاہیے سوم یہ کہ ہم اپنے دین و مذہب کے مختار ہین اس معاملہ مین تمکو کچھ دخل دینا نہ چاہیے۔ کرنل کوٹ صاحب نے اسے بہت خوش ہوکر سب شرطین قبول کین

اور ایک کاغذ شرائط مذکور پر مشتمل ثبت ہوا سروار مذکور جب یہ عہد وپیمان کر کے قلعہ کے اندر گئے ہوسٹی لالی رو دیا اور بہت افسوس کیا سپاہ بہی دلگیر ہوئی اسکے بعد کنجیان شہر وقلعہ کی بہجوادین پس تمام فرانسیسی وہانکے جو دو ہزار لوگ شمار مین تہے فن سپاہ گری چہوڑکر تجارت اختیار کی اور جن لوگون کو کہ امن دی گئی اور اونہون نے ہتہیار کہولڈالے تو انکی سرکار انگریزی کے ہان سے ماہوار مقرر ہوگئی- تمام توپین اور اسباب قلعہ کا افسران انگریزون کے ہاتہ آیا اور فرانسیسیون سے صلح ہوگئی- خیر اب راقم بنگالہ وکلکتہ کے حالات بیان کرتا ہے-

ذکر واقعات کلکتہ اور بنگالہ

واضح ہو کہ علی وردیخان ایک شخص المخاطب مہابت جنگ سلطان ہند کیطرف سے بنگ وبہار واوڑیسہ وغیرہ کا صوبہ دار تہا چونکہ اوسکو صاحبان انگریزون سے موافقت تہی اوسکی مدت حیات مین انگریز لوگ کلکتہ کے قلعہ مین اسباب تجارت کا اپنی ولایتون سے لالا کر رکہتے اور باشندگان اطراف وجوانب سے انتفاع حاصل کرتے تہے اور اوسکا محصول جو ہوتا علی وردیخان کو دیا کرتے تہے قضا کردگار وہ ۱۷۵۶ء مین اپریل کی نوین تاریخ مر گیا- چونکہ ناظم مذکور لاولد تہا سراج الدولہ اوسکا نواسہ اپنے نانا کا جانشین ہوا- راجہ کشن مل ایک شخص علی وردیخان کا دیوان ستوفی تہا اوسکو سراج الدولہ کیطرف سے خوف پیدا ہوا وہ بہاگ کر کلکتہ مین آیا اور سرداران انگریزون سے پناہ لی سراج الدولہ مسٹر ورنگ نامی کوٹہی دار کلکتہ کو لکہا کہ تم راجہ کشن مل کو ہمارے پاس بہجوادو اسکا نامہ براین چند نامی سوداگر سے تعارف رکہتا تہا اور اوسکو مسٹر مذکور سے راہ تہی لہذا قاصد نے نامہ سوداگر مذکور کی معرفت روانہ کیا لکہا ہے کہ مسٹر ورنگ نے نامہ کو دیکہکر یہ گمان کیا کہ یہ خط جعلی ہے امین چند تاجر بنالایا ہوگا اور نامہ بر کو بلا جواب خط کے نکلوادیا اور یہ خبر مسٹر ورٹس صاحب کوٹہی دار قاسم بازار کو لکہا مسٹر ہذا نے بغرض اطلاع کے ایک خط سراج الدولہ کو روانہ کیا کہ کوئی شخص نامہ راجہ کشن مل کی نکہرامی کے باب مین بنالے آیا تہا

ہمنے اوسکو نکالدیا ہے تمکو معلوم رہے۔ سراج الدولہ خاموش ہو رہا اور اس راز کا کسی سے افشا نہ کیا۔ اس عرصہ مین فرانسیس و انگریزون کے باہم ولایت مین خصومت پیدا ہوئی وہان سے نامہ آیا کہ یہ بات یون ہے لہذا تم لوگ اپنی حفاظت کے لئے جابجا حصار وغیرہ درست کر رکھو مسٹر ورنگ نے یہ بات سنکر قلعہ کلکتہ کی ترمیم شروع کی سراج الدولہ نے جو سنا کہ قلعہ کلکتہ کی اصلاح ہو رہی ہے معلوم کیا کہ مسٹر ورنگ قلعہ کلکتہ کا درست کر کے سامان جنگ فراہم کرنے والا ہے لہذا لکھہ بھیجا کہ اوسکی مرمت نہ کرنی چاہئے مسٹر ورنگ نے جواب دیا کہ تم سے ہمکو کسی قسم کی پرخاش منظور نہین ہے۔ تم جمع خاطر رہو مین نے نہ دیوار بڑہائی ہے نہ خندق کہدوائی ہے صرف مرہٹون کے اندیشہ سے اور علاوہ اسکے ولایت سے خبر آئی ہے کہ ہمارے اور قوم فرانسیس کے باہم نزاع ہے اس لئے قلعہ کی مرمت کیجاتی ہے۔ سراج الدولہ نے اپنی مجلس مین کہا کہ اگر ایسا ہوگا تو اونکے اور فرانسیسیون کے مقابلہ مین ہمارا ملک ناحق تباہ و برباد ہوگا بہتر یہ ہے کہ انگریزونکو یہان سے نکالدینا چاہئے تاکہ فرانسیس نہ آنے پاوین اور سپاہ و راج محل کو حکم دیا کہ سب مقام مقصود آباد کو آجائے اور یہان سے تین ہزار کی جمعیت قاسم بازار کی طرف جاکر انگریزون کو نکالدے واضح ہو کہ صاحبان انگریز وہان ایک گڈہی بنا کے قریب بیالیس کے وہان رہا کرتے تھے اور بیالیس ہی ان سپاہی پس سنہ روان مین لشکر جمع ہوا اور سراج الدولہ شروع ماہ جون کو خود مع جمعیت کے قاسم بازار آپا اور مسٹر واٹس کو بلوا کر غصے سے یہ کہا کہ کلکتہ کو لکھو کہ بروج حصار وغیرہ وہان کے سب منہدم کرادین مسٹر واٹس نے یہی لکھدیا۔ پہر سراج الدولہ نے یہ کہا کہ تم اپنا حصار بھی ہمارے ہی سپرد کردو واٹس صاحب نے وہ بھی اونکے حوالہ کردیا مال و اسباب وہان کا سب لٹ گیا اور وہان سے سراج الدولہ کلکتہ کی طرف روانہ ہوا مسٹر ورنگ نے جسقدر جمعیت وہان تھی وہ سب فراہم کرکے مقابلہ کیا

[illegible]

لیکن کچھہ مفید نہوا آخر کار مسٹر مذکور قلعہ کے اندر مع اپنی سپاہ کے بند ہوگیا اور اوسیدن شب کو اپنی تمام عورتین کشتیون پر سوار کردین اوسکی صبح کو سراج الدولہ کی فوج نے قلعہ پر آن غلبہ کیا مسٹر ورنگ اور چند ہمراہیون نے قلعہ سے نکلکر بجرے اور کشتیون مین سوار ہوکر ایک بڑے جہاز سے جا ملے قلعہ کلکتہ مین مسٹر ہولس اور چند سپاہی رہ گئے تیسرے روز سراج الدولہ نے پہر چڑہائی کی اور کلکتہ کا قلعہ سر کیا ۔ لکہا ہے کہ پچاس ہزار روپیہ نقد جو بالائی رکہے ہوئے تہے اسکے ہاتہ آئے اور ۱۴۶ آدمی مع مسٹر ہولی گرفتار ہوئے ۔ پس سراج الدولہ نے حصار مین داخل ہوکر مسٹر مذکور کو اپنے روبرو بلوایا اور واسطے دریافت خزانون کے خشم آلودہ نگاہ سے پیش آیا چونکہ اوسکے پاس خزانہ نہ تہا لہذا مسٹر مذکور خاموش ہو رہا ۔ سراج الدولہ واسطے سختی کے مسٹر مذکور کو مع ایکسو پینتالیس آدمیون کے جو گرفتار ہوکر آئے تہے سر شام ایک ایسے تیرہ و تاریک کوٹھری مین بند کردیا کہ وہان نفس کو بہی حرکت کرنے کا یارہ نہ تہا اور آپ بفراغت تمام بستر پر آرام کرتا رہا قضائے کردگار وہ موسم گرمی کا تہا اون بیچارے بیگناہون پر وہ شب شب قیامت کی گذری انجام یہ ہوا کہ صبح کو جو کوٹھری کا دروازہ کہولا گیا تو قفس تن چہیانوے آدمیون کے مرغ روح سے خالی پائے اور مابقی پچاس جو زندہ تہے اونکو سسکتے دیکہا ۔ حضرت نواب کو بعوض دفائن اور خزاین کے ندامت حاصل ہوئی ۔ چند روز کے بعد انگریز لوگون نے اسجگہہ پر ایک مکان موسوم بلیک ہول یعنی مصیبت خانہ واسطے یادگار سانحہ مذکورہ کے تیار کرا دیا ہے چنانچہ ابتک وہ موجود ہے باوجود اسکے سراج الدولہ نے پہر اوس روز بہت سختی اور گرمی سے دفینون وغیرہ کو مسٹر ہولی سے دریافت کیا کہ وہ اس آفت سے بچ رہا تہا اس نے کچھہ جواب نہ دیا آخر کار سراج الدولہ نے مسٹر ہولی اور کرٹ صاحب اور والکٹ صاحب کو کہ یہ دونون ہی سردار تہے قید کرکے

[illegible]

مقصود آباد کو بھجوا دیا۔ اور رانک چند نامی کو تین ہزار کی جمعیت سے واسطے حراست کے مامور
کیا اور خود آپ مراجعت کرکے ہگلی پر آیا وہان فرانسیسیون کی کوٹھیان تھین ان سے کہلایا کہ اگر تم
مجھکو حسب درخواست میرے زر نقد نہ پہونچاؤگے تو تمکو بھی مثل انگریزون کے خراب کرد ونگا
اور اسیطرح کا ولندیزون سے پیغام کیا وہ دونون کوٹھی دار ڈر گئے اور ولندیزون نے چار لاکھ پانچ ہزار
روپیہ اور فرانسیسیونے تین لاکھ پانچہزار روپیہ داخل کئے پانچ روز کے بعد سراج الدولہ کی ماں نے اون
تین افسرون کی سفارش کرکے اونکو چھوڑوا دیا وہ رہائی سے بعد لوٹ ولندیزون کے پاس جا اوترے اور
وہان سے ہجرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ پس لندن سے کرنل لوڈ صاحب ایک افسر مع دو ہزار
جمعیت کے جسمین ایک ہزار گورے اور ایکہزار ہندوستانی تھے واسطے تنبیہ کے روانہ ہوا۔ اور
بقول بعض کے سٹرڈنگ افواج دکن مین مدراس کو آیا اور وہان کرنل کلیف صاحب سے ملاقات کرکے
اپنی تمام سرگذشت بیان کی۔ واضح ہو کہ بعد کانسٹیٹیشن اس امر کے کہ بنگالہ مین کوٹھی کی بنیاد ڈالی چاہیے
کرنیل کلیف صاحب اور اڈمرل واٹسن صاحب مع جمعیت کے مدراس سے جہاز مین سوار ہوکر
دریا کی راہ سے قلعہ کے اندر جو کلکتہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے آکر اوترے اور وہان سے ایک
خط سراج الدولہ کے نام مانکچند کے پاس بھجوا دیا اور ایک لاکھ روپئے دینے قبول کئے اس نے جواب دیا
کہ تمہارا خط سراج الدولہ کی خدمت مین وہ شخص گذرانیگا جو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے کرنل کلیف صاحب
یہ سنکر قلعہ قاسم بازار پر آئے اور مانک چند سے جنگ کرکے اوسکو فتح کرلیا اور وہان سے
کلکتہ پر فوج کشی کی اول شروع ۱۷۵۶ عیسوی مین علیگڈہ اور تانہ پٹن پر آکر اوترے اور
وہان سے کلکتہ کو روانہ ہوئے اور گولے مارکر اوسکو بھی فتح کرلیا اور قلعہ مین جا اوترے

پس ہوگلی پر یورش کرکے اوسکو بھی لے لیا۔ مانک چند نے سراج الدولہ سے تمام سرگذشت بیان کی اور یہ خبر بھی متواتر پہونچی وہ جمعیت لیکر کرنل صاحب سے جنگ کرنے کے لیے سنہ مذکور مین آیا کرنل کلیف صاحب نے بہت سے صلحنامے لکھے اوس نے اول تو اسکو نہ مانا جنگ کی انجام کو جنگ مین اوسکو جب ہزیمت ہوئی تو خود مصالحت کا پیام کیا کرنیل کلیف صاحب نے چند شرطون پر صلح کی اور عہدنامہ لکھا گیا اور اس عہدنامہ مین سراج الدولہ اور میر محمد جعفر خان اوسکا داماد اور دلیپ رام سراج الدولہ کا دیوان شریک ہوا۔

ترجمہ عہدنامہ سراج الدولہ ناظم بنگالہ ساتھہ کرنیل کلیف صاحب کے مورخہ ۹ ماہ دوم سنہ ۱۷۵۷ء مشتمل اوپر چھہ شرطون کے۔

اول۔ جو مال وجنس سرکار کمپنی بہادر کا لٹگیا ہے وہ واپس کیا جاوے۔ دوم۔ جو برج اور دیوار قلعہ کی ٹوٹی ہے وہ بنوا دیجائے۔ سوم۔ جس طلا اور نقرے پر انگریزی سکہ ہو وہ جاری رہے۔ چہارم۔ جو مال کہ بنگالہ مین جاوے اور اوسپر انگریزی نشان ہو اوسکا محصول نہ لیا جاوے۔ پنجم۔ ۳۷ گانون خریدے انگریزون نے طلب کئے تھے اور اوسوقت صوبہ دار بنگالہ نے نہ دئے تھے اب وہ دیدیے جاوین ششم جو قول کہ سابق کے سلاطین نے کیا ہے اوسمین کمی بیشی نہونے پائے فقط۔ یہانکی تواریخ مین لکھا ہے کہ ایک کرور روپے بابت تاراجی مال واسباب سرکاری کے دینے پڑے اور چھہ پرگنے کلکتہ کے قریب تالواے قرضہ سرداران انگریزون کے قبضہ مین رہنے قرار پائے غرض جب صلحنامہ بشرائط مذکورہ قلمبند ہو کر کرنیل کلیف صاحب کو ملا چونکہ انگریزون کو فرانسیسیون کے ساتھہ قومی نزاع تھا لہذا سرداران انگریزون نے چندانگر کو فرانسیس سے طلب کیا اور فوراً لے لیا ہرچند کہ سراج الدولہ کی مرضی نتھی پھر

قاسم بازار کی کوٹھی لینے کی اجازت چاہی - سراج الدولہ نے اجازت نہ دی اور وہ فرانسیس
جو اطراف دکن میں انگریزوں سے مغلوب ہو کر آئے تھے نوکر رکھ لئے گئے - پھر باہمی سرداران
انگریز اور سراج الدولہ کے اس سبب سے خصومت پیدا ہوئی لیکن میر محمد خان سے موافقت
تھی میر صاحب کی طرف سے ایک ارمنی صاحبان انگریزوں کے پاس آمد و شد رکھتا تھا سراج الدولہ
نے جو اسبات کو سنا تو اپنے داماد پر خفا ہوا اور اوسکا دشمن جانی بن گیا اوسنے مسٹر واٹس سے کہلا بھیجا
کہ چونکہ مجکو تم لوگوں سے موافقت ہے اس لئے یہ مجسے عداوت جانی رکھنے لگا ہے اگر تم مجکو اجازت
دو تو میں تمہاری پناہ میں آرہوں جو تم مجھ سے عہد و پیمان کے طلب گار ہو گے تو میں اوس سے باہر
نہونگا سرداران انگریزوں نے اسکو قبول کیا اور ایک عہدنامہ میر محمد جعفر خان سے قرار واقعی لکھوالیا
اور بعض بعض امرا بھی جو سراج الدولہ سے ناراض تھے افسران انگریزوں سے آملے اور اپنی تکلیف
جو اوسکی طرف سے پہونچی تھی بیان کی ازان بعد کرنیل کلیف صاحب نے چند افسران انگریزوں کو
لشکر دیکر مرشد آباد کیطرف روانہ کیا تاکہ سراج الدولہ سے لڑیں اور اوسکو اس مضمون کا خط لکھا کہ تمنے
جو بابت تاراجی کلکتہ کے دینا قبول کیا تھا تو وہ آجتک جسکو چار مہینے کا عرصہ ہوا نہ بھیجا اور دوسرا یہ
کہ فرانسیس جو ہمارے دشمن ہیں انکو اپنی قلمرو سے ہنوز نہ نکالا بلکہ اپنی پناہ دامن میں رکھا اگر تمکو ہم سے
دوستی رکھنی منظور ہے تو سوال و جواب کے لئے میر محمد جعفر خان اور دلیپ رام دیوان اور میر مدن
بخشی فوج اور موہن لال سردار لشکر کو ہمارے پاس بھیجدو سراج الدولہ نے خط دیکھکر
اپنی فوج کو حکم کیا کہ پلاشی کی طرف جاکر دشمن کی گذرگاہ کو بند کردو اس عرصہ میں
بیاپے میر محمد جعفر خان کے خطوط نصرت کے باب میں کرنیل کلیف صاحب کے پاس آئے

اور کرنل صاحب موصوف حسب ترغیب مشار الیہ کے اپنی جگہ سے کوچ کر کے موضع پانلی پر آئے اور کٹوہ گانون کو لیلیا اور وہان سے پلاشتی کی طرف رخ کیا اور مقام مذکور پر پہونچتے ہی سراج الدولہ سے مقابلہ ہوا جنگ عظیم وقوع مین آئی میر مدن بخشی فوج گولہ کہا کر اوڑگیا انجام کار نواب حماقت مآب میدان مین پس پا ہوا اور صاحبان انگریز میر محمد جعفر خان کے ایما سے آاترے - پس نواب تو مع ستورات اور خزائن وغیرہ مرشد آباد کیطرف گریزان ہوا - اور میر محمد جعفر خان افسران انگریزون سے آکر ملگیا اور کرنیل کلیف صاحب مع خان مذکور مرشد آباد پر آئے نواب نے سنتے ہی عورتون اور خزانہ کو چھوڑ دیا اور خود نے گھوڑے پر سوار ہوکر پٹنہ کی راہ لی - کرنیل کلیف صاحب نے جو خالی میدان پایا مرشد آباد مین گہسکر میر محمد جعفر خان کو تخت حکومت پر بٹھادیا - واضح ہو کہ تمام ستوراتین اور خزانہ نواب کا میر مذکور کے ہاتھہ آیا صوبہ بہار اور بنگالہ اور اڑلیہ کا رئیس محمد جعفر خان ہوا - چونکہ خان مذکور کو افسران انگریزون کا ایفاے وعدہ ضرور ہوا اسقدر روپے سراج الدولہ کے خزانہ مین نہ پائے لہذا کرنیل کلیف صاحب اور دلیپ رام کو ساتھہ لیکر مہتاب رائے جگت سیٹھہ وہان ساہوکار تہا اوسکے مکان پر گیا اور اوس سے ایک سال کا وعدہ کر کے کچھہ روپے لئے اور سرداران انگریزون کی سبیل کی اور امین چندے جو چوبیس لاکھہ روپے دینے کا وعدہ کیا تہا تو اوسکو محروم رکہا وہ بیچارہ دیوانہ ہوکر مر گیا اوسکے بعد میر محمد جعفر خان نے اپنے قیام کے بعد سوارون کو واسطے تلاش سراج الدولہ کے متعین کیا - واضح ہو - کہ وہ آوارہ دشت ادبار کا ہوکر آخر کار راج محل مین گرفتار کیا گیا - بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ ایک فقیر کے تکیہ مین اوترا ہوا تہا سوارون نے

اوسکو پابہ زنجیر کرکے نہایت خرابی کے ساتھہ ماہ جون کی دوسری تاریخ ۱۷۵۷ء مین پکڑا آیا
میر جعفر خان کو ہرچند کہ اوسکے قتل مین تامل تہا لیکن ایک شخص میرن نامی پسر میر جعفر خان نے
سراج الدولہ کو پاسبانان جیلخانہ کے ہاتھہ سے زخم کٹار سے مرواڈالا۔ بعض کا یہ مقولہ ہے کہ
محمد بیگ ایک شخص نے جو سراج الدولہ کا نمک پروردہ تہا میرن کے ایما سے مومی الیہ کو
قتل کیا اور دوسرے روز قتل کرکے اوسکی لاش کو ہاتہی پر ڈلواکر خوب تشہیر کیا اسکے بعد دفن کروادی گئی
اسکے بعد کرنیل کلیف صاحب نے میجر کوٹ انگریز کو واسطے تلاش مسٹر لائی فرانسیس
کے جو سراج الدولہ کی اعانت کے لیے آرہا تہا مامور کیا مسٹر لائی صاحب نے اثنائے راہ
مین سراج الدولہ کا حال سنا تو واپس ہوگیا اور میجر کوٹ اوسکی تلاش مین تنبیہ کی
غرض سے آیا وہان پہونچکر خبر پائی کہ یہانتک آیا تہا مگر یہان سے واپس گیا میجر کوٹ نے
رام نراین ایک شخص جو سراج الدولہ کیطرف سے ملک بہار کا حاکم تہا اوس سے سوال کیا
کہ تم نے مسٹر لائی کو کس لئے اپنے ملک مین آنے دیا اور پہر وہ چلاگیا اور اوسکو منع نہین کیا
اوس نے جواب دیا کہ مجکو کیا معلوم ہے اگر میر محمد خان مجکو لکہتے تو البتہ مین اوسکو روکتا۔ میجر
کوٹ میر محمد قاسم خان میر محمد جعفر خان کے داماد اور محمد امین خان سردار رام نراین
سے ملا اور یہ کیفیت بیان کی وہ بولے کہ رام نراین باطن مین سراج الدولہ سے موافق تہا
اسلئے مسٹر لائی کو اپنے ملک مین سے راستہ دیا پس رام نارائن نے شجاع الدولہ
نواب وزیر حاکم صوبہ اودہ کو لکہا کہ سراج الدولہ کو میر محمد جعفر خان قتل کرکے خود
آپ اوسکا جانشین ہوا ہے تم نے جمعیت فرانسیس کی میری اعانت کے لئے

ہوئی نواب مختار الملک سالار جنگ نوین نومبر ۱۸۵۹ء عیسوی بمقام سورت کو بخیریت داخل دولتخانہ ہوئے پس از ورود ہوئے خیمہ کو تشریف رکہی صبح تشنگی کے وقت بیانہ مین سوار ہوکر رونق رسم مع اسباب جہیز روانہ کی انکو دعوت کو قبول کیا دوسرے روز سہ پہر کو ادا کرایا حضور کو اطلاع ہوئی اور دعوت اور پانچوین جانے کی دعوت کر کے

بہادر ملاحظہ کے لیے تشریف فرما ہوئے ماہ جمادی الاول کی نہم تاریخ حضرت کے محل مین موتی بائی کے بطن سے صاحبزادی باسم سراج النسا بیگم متولد ہوئین اور اونکے پیدا ہونے کے بعد اونکی والدہ کا انتقال ہو گیا بیس ماہ حال کی آخر تاریخ مظفر الملک بہادر علیخان بہادر نے ایک باغ کے مقدمہ مین ناخوش ہو کر مدار المہام کی چغلی آسامیونکو گرفتار کر لیا اور اس پر بہی اکتفا نکیا بلکہ ایسے آمادۂ فساد ہوئے کہ جمادی الثانی کی پانچوین تاریخ (جو کہ اونکا مکان بادشاہی

روانہ کی ہے لہذا مین اوسکے عوض مین یہ تینون صوبے بہار وغیرہ تمہارے قبضہ مین دیتا ہون - میجر مذکور نے جب یہ سُنا اور اس بات کے معلوم کرنے کے لئے ملک اودہ کو روانہ ہوا اور جب موضع جہرے پر جو پٹنہ سے چوبیس میل پر ہے پہنچا وہان معلوم ہوا کہ بہار کے ایک سردار نے جمعیت فراہم کی ہے اور مسٹر لائی فرانسیس کی بہی خبر آئی ہے کہ وہ بنارس مین موجود ہے پس میجر مذکور کرنیل کلیف صاحب کے حکم کا منتظر تہا کہ اس عرصہ مین کرنیل مذکور کی اس مضمون کی چٹھی آئی کہ تم پٹنہ کی طرف روانہ ہو جاؤ پس میجر مذکور فوراً پٹنہ کو واپس آیا رام نراین میجر کے آنے سے گہبرایا اور نہایت نیازمندی سے پیش آیا اور یہ بیان کیا کہ مین تمسے بالکل بغاوت نہین رکہتا ہون اپنے دیوتاؤن کی بہت سی قسمین کہائین بعد ازان میجر مذکور وہان سے مراجعت کر کے مرشد آباد کو آیا اور میر محمد جعفر خان نے راجہ رام سنگہ حاکم مدناپور کو طلب کیا اوس نے اپنے بہائی اور برادرزادہ کو اونکی خدمت مین روانہ کر دیا میر مذکور نے دلیپ رام کا سا فساد قیاس کر کے اون دونون کو قید کر دیا تب رام سنگہ نے کرنیل کلیف صاحب کو لکہا کرنیل صاحب نے صلح کروا دی اوسکے بعد راجہ لال سنگہ جو مقام پورنیہ کا حاکم تہا اوس نے بغاوت اختیار کی میر محمد جعفر خان نے اوس پر فوج کشی کی اور اوسکو شکست فاش دیکر بستی پورنیہ پر اپنا قبضہ کر لیا اس اثنا مین علی وردی خان کی بیوی جو سراج الدولہ کی نانی تہی اوس نے نواب وزیر شجاع الدولہ حاکم لکہنو اور

اور بڑی بادشاہی جلوخانہ واقع ہے مع ... اور کے روبرو ... بند ہوتی ہے نواب مختار الملک بہادر کے سے ... نواب مختار الملک بہادر سے ... لوگون نے بہیر جمعیت کو بدستور ہوشیار رکہا اور اطلاع دی ... تہیں الامرا بہادر کو اطلاع ... نواب محمود مع ... اور حضور ... نواب مختار الملک بہادر ... سے ... کہلا بہیجا چنانچہ نواب سالار جنگ ... نہایت عاقل

سالار جنگ بہادر ... اور دانشمند ... مختار الملک سالار جنگ ... اور نواب ... سرکار ... غفلت ... مختار الملک سالار جنگ بہادر ... سب کو ... دولت خانہ ... تاریخ ...

راجہ رام نراین کو لکھا کہ جعفر خان سے میرا بدلہ لینا ضرور ہے میر محمد جعفر خان
نے جو اس بات کو سُنا تو بہت متفکر ہوا اور کرنیل کلیف صاحب کو ایما کیا
اسنے لکھا کہ تم خاطر جمع رکھو ہماری سپاہ جابجا تمہارے ملک مین پڑی ہوئی ہے
اور وقت ضرورت کے تمہاری اعانت کے لئے موجود ہے تمکو کیا اندیشہ ہے
پس انہین ایام مین میرن پسر میر مذکور نے سراج الدولہ کے بھائی محمد مہدی کو
جو مقام کوسہ مین موجود تہا جاکر ناحق مار ڈالا۔ واضح ہو کہ بندگان خدا کو ہرج مرج
بعض سرداران بنگالہ کے میر محمد جعفر خان اور اوسکے بیٹے میرن سے بہت تکلیف پہونچی
جنکے واقعات بہت طویل ہین اور کتب سیر مین سب مرقوم ہین آخر کار جب بہت
خرابی اور ظلم میر محمد جعفر خان اور اوسکے بیٹے کا آفاق کے اس نواح مین شائع
ہوا تو محمد قلی خان الہ آباد کے صوبہ دار نے اور راجون سے اتفاق کر کے بنگالہ کے
مسخر کرنے کا ارادہ کیا اور چونکہ محمد قلی خان کی شجاع الدولہ سے رشتہ داری تہی وہ
معز الیہ کے چچا تہے شجاع الدولہ سے اس باب مین مدد چاہی شجاع الدولہ نے محمد قلیخان
کو یہ لکھا کہ خوب ہوا جو تمنے ارادہ بنگالہ کا کیا انشاءاللہ تعالی مین تمہاری مدد کے لئے
موجود ہون وہ تو ہمت دینے سے یساق کی طرف متوجہ ہوئے اور چونکہ اون ایام مین
دہلی کے بادشاہ عالمگیر ثانی تہے اور سلطنت بہی نہایت ضعیف ہو گئی تہی تمام صوبہ برائے نام بندہ بادشاہی
کہلاتے ہتے ورنہ ہر ایک صوبہ دار اپنی جگہہ خود سر ہو رہا تہا اور اپنے ہی زور سے اپنی جگہہ قائم ہر قوی
اپنے سے ناتوان کو چاہتا تہا کہ برابر کر دے از انجملہ شاہزادہ عالی گوہر ولیعہد پدر رہ بہی میدان پچ

ذکر بغاوت ... سپاہیان

دوری لال اور ... تعلقہ ... حیدرآباد ... اس نام کا وہان ایک موضع
آپ کو حوالے کر دیا ... ایک سو آٹھ باغیون سے ...
ممو خان ... بہادر خان اور ... لکھنؤ ... کے روز ...
مین پابند طوق و زنجیر ہوئے اور وہ دونون
بخت بیگم ... خستہ حال تہے اور ...
... سرکار مین قبولیت کے ...
... اشتہار ... بادشاہ اودہ کے ...

... بیماری سے مر گیا اور جنگ بہادر ...
... باغیون ...
... پہلوان سنگہ نے باغیون کا تعاقب کر کے ...

مین رہا کرتے تہے شجاع الدولہ سے محمد قلیخان کے نامہ و پیام کے بعد واسطے قوت بنا دولت
کے اوسکی استمالت کرکے اپنے پاس بلوالیا اور عزم بالجزم محمد قلیخان کے ایما کا کیا وہان سے
شاہزادہ نے بہی ایک عرضی بادشاہ کی خدمت مین لکہی کہ آپ بنگالہ اور بہار اور اوڑیسہ کی صوبہ داری
غلام کو عنایت فرمایئے اگر ارشاد ہو تو وہان جاکر ضبط کرے بادشاہ خوش ہوئے اور خلعت مع
فرمان شاہزادہ کے نام سے روانہ کیا پس شاہزادہ نے محمد قلی خان کو نامہ لکہا محمد قلی خان
نے تنہا ارادہ کرنے سے شاہزادہ کی رفاقت کو اولی جانا اور متواتر قطع منازل کرکے ۱۷۵۹ء
مین پٹنہ کو آپہونچا میر محمد جعفر خان کو جو معلوم ہوا تو اوسکی سپاہ بسبب نہ پہونچنے تنخواہ کے پراگندہ
اور تباہ تہی اوس نے افسران انگریزون سے اعانت چاہی اوسوقت وہ طرح دے گئے اس لیے
کہ اونکے پاس بہی کلکتہ مین جمعیت کم تہی رام نراین جو اس امر سے مطلع ہوا تو یہان شاہزادہ کی
طرف ہوگیا اور اونکو عرضی لکہی اوسمین شاہزادہ کو طلب کیا تہا وہ تو چاہتے ہی تہے فوراً تشریف
لائے محمد قلی خان تو ملازمت حاصل کرکے ہمراہ رکاب شاہزادہ ہوا لیکن جب رام نراین سے
ملاقات ہوئی شہزادہ نگہ مین مومی الیہ کی سبکی دکہلائی دیا تو پہر وہ اس سبب سے
واپس گیا علاوہ ازین جب شاہزادہ بنگالہ مین پہونچا تو وہان کے باشندون نے استقبال کیا
تب شاہزادہ نے کرنیل کلیف صاحب سے اعانت چاہی اوس نے صاف جواب دیا تو اس سے
شاہزادہ کمال منفعل ہوا اور صرف ایک رفیق باتوفیق محمد قلیخان پر ارادہ محاربہ رام نراین
کا کرکے پٹنہ مین آتے ہی اوسکا محاصرہ کیا بلکہ ایک برج گولے مار کر توڑ ڈالا
اسی اثنا مین شجاع الدولہ نے یہ کیا کہ الہ آباد اپنے تصرف مین کرلیا اور بہیرن

پسر میر جعفر خان نے کرنیل کلیف صاحب کے پاس جاکر فوج انگریزی کو اپنی اعانت کے لئے آمادہ کیا کرنیل کلیف صاحب اوسکی مدد کے لئے کلکتہ سے نکلے محاصرہ کے دوسرے دن محمد قلی خان کو خبرداروں نے اطلاع دی کہ صوبہ الہ آباد تو قبضہ سے نکل گیا اور جمعیت انگریزی واسطے مقابلہ کے آرہی ہے پس محمد قلی خان نے ان دونون باتون سے متردد ہوکر شاہزادہ کی مفارقت اختیار کی اور وہان سے گریز اختیار کیا اثنا راہ مین مسٹر لائی فرانسیس جو شاہزادہ کی مدد کے لئے چترپور سے چلا تہا محمد قلیخان کو بہت سمجہایا لیکن محمد قلی خان نے ایک نہ مانا اور سیدہا الہ آباد کو آیا مرقوم ہے کہ شجاع الدولہ نے فریب سے اوسکو گرفتار کرکے قید کردیا اور وہ جیلخانہ ہی مین راہی ملک عدم کا ہوا پس کرنیل کلیف صاحب میرن کے ہمراہ پٹنہ پر آئے شاہزادہ بے سپاہ و لشکر تہا خواہ مخواہ کرنیل صاحب کے ساتھہ فروتنی سے پیش آیا کرنیل کلیف صاحب نے میدان خالی پاکر بخوبی تمام شہر پٹنہ مین اپنا بندوبست کرلیا شاہزادہ آوارہ اس طرف کو واپس آیا اور کرنیل کلیف صاحب واپس ہوکر شہر کلکتہ آگئے میر جعفر خان نے اس سلوک کے عوض مین کرنیل صاحب مذکور کو ۱۷۵۹ء مین خطاب جہانگیر سے سرفراز فرمایا پس ۱۷۶۰ء مین کرنیل صاحب مذکور لندن کو چلے گئے اور اونکا جانشین کلیاد نام ایک کرنیل ہوا اوسکے بعد خادم حسین خان کی رہنمونی سے بنگالہ کی بدنصیبی شہزادہ کی اعانت کے لئے مستعد ہوا جعفر خان نے مضطرب ہوکر کرنیل کلیاد صاحب کو لکہا وہ جمعیت سمیت کلکتہ سے چلدئے اور جعفر خان سے آکر ملاقی ہوئے اسی عرصہ مین عماد الملک نے عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی کو قتل کرڈالا یہ خبر فوراً پہونچی سردار لوگ جو عالی گوہر کے ہمراہ تہے اونہین پٹنہ مین لائے تخت سلطنت پر جلوس دیا میر نجف خان عالی گوہر کا رفیق ہوا اور جو امرا

کہ جعفرخان سے ناراض تھے وہ عالی گوہر سے مل گئے اور سات ہزار کی جمعیت اکٹھی ہوگئی کرنیل کلیاؤ
صاحب نے خادم حسین خان کو میر جعفرخان کی اطاعت کیلئے پیام دیا اوسنے نمانا اور عالی گوہر اور رام نراین
کے باہم دو لڑائیان ہوئین وقت لڑائی کے اخیر جنگ مین رام نراین کے ایک زخم کاری پہونچا اور
کپتان کاکرن جو رام نراین کا معاون تہا مارا گیا پس رام نراین نے گریز کیا آخر کار عالی گوہر کی
اطاعت قبول کی ازان بعد میرن اور کرنیل کلیاو صاحب دونون متفق ہوکر شاہ عالم سے لڑے
اور آخر کو ہزیمت اوٹہائی کرنیل مذکور نے دوبارہ جمعیت فراہم کرکے شاہ عالم سے مقابلہ کیا اس
مرتبہ شاہ عالم کی شکست ہوئی حسن اتفاق سے میرن اور کرنیلصاحب یہ دونون واسطے جنگ خادم حسین خان
کے مستعد تھے کہ جولائی کی دوسری تاریخ سنہ رواں مین شب کے وقت مینہ برسا اور میرن اپنی
خوابگاہ مین بجلی کے صدمہ سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا۔ واضح ہو کہ میرن بہت سفاک اور بیباک
اور ناخداترس آدمی تہا وہ بجلی آہ مظلومان اور ستم رسیدگان کا دہوان تہا جو اوسکی جان کا وبال ہوا
چنانچہ اب تک ہندوستان مین میرن کی بجلی مشہور ہے پس کرنیلصاحب مذکور تو کلکتہ کو واپس ہوگئے اور
بسبب نہ ملنے تنخواہ کے جعفرخان پر سپاہ کا بلوہ ہوا۔ میر محمد قاسم خان داماد جعفرخان نے اسے دفع
کیا آخرکار جعفرخان کا کارخانہ بسبب نہ پہونچنے تنخواہ کے سب خراب و تباہ تہا اور سپاہ انگریزی کو
جو ماہ بماہ تنخواہ دینے کا اقرار تہا اوسمین بہی فرق آگیا اس عرصہ مین سر ہنری ہنشارٹ شمس الدولہ
کو تہیدار کلکتہ ہوا اس نے میر جعفرخان کو معزول اور میر محمد قاسم خان کو عہد و پیمان سے
اپنے استوار کرکے سنہ رواں مین صوبہ دار ٹہیرایا محمد قاسم خان نے کچھ مشاہرہ فوج
کو پہونچایا۔ پس سرداران انگریز اور محمد قاسم خان کے باہم خوب موافقت

بہادر کی بسم اللہ ہوئی انکا نام خورشید الملک خورشید الامرا
ہے جو حسینی بی بی کے بطن سے ہین تولد انکا ۲۸ ماہ رجب ۱۲۲۱ ہجری مین واقع ہوا ہے۔
اسکے بعد رمضان شریف کی ۱۹ تاریخ رحمت بی بی کے آٹھوین مہینے صاحبزادہ پیدا ہوا اور بعد تولد
اوسکا انتقال ہوگیا اور بی بی مذکور کو ایام زچگی مین چیچک نکل آئی پہر اوسمین اسہال کبدی
ہوگئے آخرکار اونکا بھی انتقال ہوگیا۔ چونکہ موسم برسات کا تہا ۲۳ تاریخ بہر رات گذرے کمال شدت سے چار گہڑی کے عرصہ

تاریخ دختر نیک اختر خورشید الملک ۔ ذی الحجہ کی دوسری مین داخل فرمایا ۔ ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو ان صاحبزادہ کا نام حفاظت علی خان رکہا گیا ۔ ۳۰ تاریخ ماہ مذکور کو توالی کی حضرت کی طرف سے لاکر مزار بیگم کو تفویض کئے ۔ ۳۰ تاریخ چہلم کا جلسہ ہوا سرکاری سے چند قطعات گذاشت باغات تیرہوین تاریخ وزیر علی اور جہجو بدار ہوئی اور اسکے بعد ہی ماہ مذکور کی

جہو جانا سیلاب عظیم کا

مین سارہے چار انچ مینہ برسا اگرچہ ازانی خیریت رہی مگر مکانات وغیرہ کا نقصان کسیقدر ہوا چونکہ اس سال غدر کا تمام ہوچکا تہا اسلئے تمام تعلقات مین بلحاظ مین ہوگیا چونکہ اس سال غدر کے عوض مین سرکار انگریزی کو ۲۳ کروڑ روپیہ ۱۸۵۹ میں عیسوی کے لگے تین سال کے عرصہ مین ۱۲۷۶ ہجری صرف ہوا اور اس سال مین ۱۵ ۹۵ عیسوی سرکار انگریزی مطابق ہندوستان کا خرچ چالیس کروڑ سے بہی زیادہ ہے ہندوستان کی آمدنی سے ستہتیس کروڑ اور آمدنی سے زیادہ ہوا ۔ اس تقدیر کا حساب کرنا ضرور ہے کہ اس خرچ کو کسطرح ... مقرر کیا گیا اور اس مین ... معلوم ہوتا

ایک افسر جیمس ولسن لایا اور اوس نے اپنی تجویز مین ... لاکہہ ... روپیہ محصول مین زیادہ ہونگے چونکہ ... آمدنی ان روز مرہ ... علاقہ ... سالانہ ... مذکور ... جاگیرداران ... بموجب تنقیحات ... شمس الامرا ... آمدنی دو کروڑ ... ہین

واقع ہوئی اور ماہ جنوری ۱۷۶۱ع مین میجر کرنایک صاحب شاہ عالم سے لڑنے کے لئے پٹنہ کی طرف روانہ ہوئے پہونچنے کے بعد لڑائی شروع ہوگئی شاہ عالم نے ہزیمت قبول کرکے پٹنہ سے گریز اختیار کیا اور مسٹر لائی فرانسیس کمک دار بادشاہ کا مجبور ہوکر افسران انگریزان کی پناہ لی ازان بعد میجر کرنایک صاحب نے بندگان خدا کی ناحق خونریزی کی اور پریشان و اندیشہ ناک ہوکر شتاب رائے بنگالی کے مشورہ سے شاہ عالم کی خدمت مین صلح کے پیغام دیے اولاً تو یہ بات بادشاہ کے خیال مین نہ آئی مگر کسی مصلح کار کی صوابدید سے مناسب جانا اور شہزادہ کو صلح کا مژدہ دیکر میجر صاحب پاس روانہ کیا کرنایک صاحب بہادر فوراً بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوا اور آداب بادشاہی بجالایا جب باہم طرح مصالحت کی قایم ہوئی تو اسکے بعد بادشاہ حسب معروضہ میجر صاحب پٹنہ کو تشریف لے گئے کرنایک صاحب نے بادشاہ کو اپنی کوٹھی مین ٹھیرایا اور تخت پر بٹھلایا تمام سرداران انگریز بادشاہ کے روبرو دست بستہ موافق دستور کے ٹوپیان اپنی ہاتھون مین لئے ہوئے بہت ادب اور نیازمندی سے کھڑے ہوئے قاسم خان نے بھی مجبوری سے انگریزون کے کہنے سے سلطان کی اطاعت قبول کی بہت ساز اور جواہر وغیرہ لیکر بادشاہ کے حضور مین آیا اور نذر گزرانی بادشاہ نے میجر صاحب کی سفارت سے قاسم خان کو بنگ اور بہار اور اوڑیسہ کی صوبہ داری عنایت کی چوبیس ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ خراج مقرر ہوا قاسم خانکو

استقلال کلی بہم پہونچا اس عرصہ مین بعد قتل عالمگیر ثانی کے شجاع الدولہ نے جو شاہ عالم کے جلوس کے واسطے محمد احمد شاہ ابدالی والی قندہار کو لکہا تہا اوسکی آمد کی خبر پہونچی شاہ عالم مع اپنے ارکین کے دہلی کو تشریف لے گئے اور سیجر کرنایک صاحب بہی ہمراہ رکاب سلطانی سرحد بہار تک رہے۔ پہر وہان سے مراجعت کی۔ قاسم خان بنگالہ کے مختار ہوئے مگر رام نارا ین کو خان موصوف سے خصومت تہی اوسنے بہت فساد پہیلایا ہرچند کہ صاحبان انگریزون نے طرفین کی اعانت کی اور بہت چاہا کہ عذر رفع ہو مگر کچہ فائدہ نہ ہوا آخر کار خان موصوف راجہ پر غالب آیا اور اوسکو مع متعلقین کے گرفتار کر کے قید رکہا اور اوسکا سب خانمان خراب و تباہ کر دیا اوسکے بعد میر محمد قاسم خان کا خوب عروج ہوا اور جابجا اوس نواح کے تمام حکام پر غالب آیا چونکہ دولت کو غرور لازم ہے لہذا بادۂ ثروت کی ستی مین ظلم کی بنیاد ڈالی اور سرداران انگریزون کے عہد و پیمان سے تجاوز کیا لہذا سرداران انگریز اور خان مذکور کے باہم نفاق پیدا ہوا کہ اکثر کہ انواع انواع فسادات طرفین سے ظہور مین آئے پہلے تو خطوط ادہر کے اودہر اور ادہر کے اودہر آپس مین روانہ ہوئے کوئی صورت شر کے رفع ہونے کی نظر نہ آئی آخر کار ۱۷۶۲ عیسوی مین

سر ہنری وینشارٹ شمس الدولہ اور مسٹر ہسٹنگس یہ دونون افسر میر قاسم علیخان کے پاس کلکتہ مین ملاقات کو گئے تاکہ از سر نو عہد و پیمان کو مستحکم کرین پس یہان سے روانہ ہوکر وہان پہونچے اور عند الملاقات یہ عہد ہوا کہ نو روپیہ سیکڑہ محصول تجارت کا ایک جا لینا۔ لیکن اس بات کو مشیران کونسل نے قبول نہ کیا اور یہ عہد و پیمان کرسی نشین نہوا پس قاسم خان نے اپنے تمام عاملین کو جابجا محصول لینے کے لئے فرمان لکہا اور جسقدر فساد تہا وہ بدستور باقی رہا بلکہ اور زیادہ ہوگیا افسران انگریزون نے پکڑ پکڑ کے قید کرنا شروع کیا آخر کار اسباب جنگ مہیا ہوا قاسم علیخان بنا بر کمک اپنی ملتجی شاہ عالم اور شجاع الدولہ نواب وزیر کا۔ مابین انگریزون اور محمد قاسم کے کئی لڑائیان ہوئین مسٹر ایمس ایک شخص انگریزی سردار قاسم خان کے پاس پکڑا ہوا آیا تب شمس الدولہ نے میر جعفر خان سے عہد مستحکم کرکے مکرر ۱۷۶۳ء مین رئیس بنگالہ کیا اور میجر ادمس صاحب کو مشار الیہ کے ہمراہ کرکے قاسم خان کے لڑنے کے لئے روانہ کیا بہت سی لڑائیان ہوئین کئی مرتبہ طرفین مین سے ہر ایک غالب و مغلوب ہوا آخر کار قاسم خان پٹنہ سے بہاگا اور شجاع الدولہ کے ملک کی طرف ارادہ کیا شجاع الدولہ نے اسکا استقبال کیا اور بادشاہ کے حضور مین لے گیا بادشاہ نے مطمئن فرماکر اپنے پاس رکہا بعد ازان حکم بادشاہ کا واسطے تنبیہ سرکشی بدیل کہنڈ کے شجاع الدولہ کے لئے مقرر ہوا امیر قاسم خان اس بات کا بیڑا اوٹہا کر بادشاہ اور وزیر سے رخصت ہوا اور بدیل کہنڈ مین پہونچکر خوب تنبیہ کی وہان سے بنارس مین آیا پہر وہان سے سرانجام بنگالے چلنے کا کیا اس ضمن مین بہت سی سپاہ ہندی ملازم سرکار کمپنی بہادر شجاع الدولہ سے مل گئی غرض ۱۷۶۴ء مین شجاع الدولہ اور امیر قاسم مع سپاہ ملحقہ کے روانہ ہوکر پٹنہ مین آپہونچے۔ اول سپاہ شجاع الدولہ کی مقابل ہوئی اسطرف سے

میجر کرنایک صاحب نکلے تب تو جنگ عظیم واقع ہوئی اثنا رجنگ مین شجاع الدولہ کی شکست ہوئی ہرچند شجاع الدولہ نے واسطے مقابلہ حریف اور اپنی کمک کے لئے کہلوایا لیکن قاسم خان خبر نہوا. شجاع الدولہ گریز کرکے بہکر کو چلا گیا اور قاسم خان کو کسی نے فریب سے پکڑ لیا اور اوسکے متعلقین ہمیت قید کر لیا اور اوس کا تمام سامان تاراج ہوگیا اس عرصہ مین میر جعفر خان قضاء الٰہی سے مرگیا اور بمبئی سے میجر ترو صاحب میجر نایکصاحب کی جگہہ مقرر ہوکر پٹنہ کو آئے اور شجاع الدولہ سے مقابلہ کیا اس مرتبہ شجاع الدولہ کی فتح ہوئی پس میجر ترو صاحب نے بینی بہادر کو جو شجاع الدولہ کے افسرون مین سے ایک سردار تہا اوسکیطرف لشکر روانہ کیا وہ مقابلہ پر آیا اور شکست کہائی آخر الامر شجاع الدولہ نے مغلوب ہوکر الہ آباد کی راہ لی اس جنگ مین نواب وزیر کا بہت سامال انگریزون کے ہاتھہ آیا اور وقت گریز کے قاسم خان بہی نواب وزیر کی قید سے نکلکر بنارس کو چلا گیا پہر وہان سے چند میل پر ایک مکان مین پوشیدہ ہوگیا پس بادشاہ نواب وزیر سے ناخوش ہوکر نامہ مصالحت کا افسران انگریزون کو لکہا۔ انگریز اسبات سے بہت خوش ہوئے اور بادشاہ سے آکر ملے بادشاہ نے اونکو بنارس عطا کی اور دوستی کی بنا محکم کی پس سرداران انگریزون نے بینی بہادر سے قاسم خان اور شمرو نام فرانسیس کو جو وہ ایک کینہ خواہ افسران انگریزون کا تہا طلب کیا قاسم خان سنکر بہاگا اور افغانستان کی طرف روہیلونکی پناہ مین چلا گیا راجہ بینی بہادر نے شجاع الدولہ کو نامہ لکہا شجاع الدولہ نے تمام اپنا اسباب مع خزانہ کے بریلی کو روانہ کرکے آپ احمد خان بنگش کی طرف واسطے لینے مدد کے نہضت فرمائی اور عند الملاقات قاسم خانکی طلب سے آگاہ کیا اوس نے صلاح دی کہ اول ملہار راو ہولکر جو کالپی مین ہی اپنا طرفدار کرلو مین بہی حاضر ہون بموجب صلاح ابدیدا سکے نواب وزیر نے ہولکر کو نامہ لکہا ہولکر نے قبول کرکے اپنے مقام سے واسطے کمک نواب کے کوچ کیا اس عرصہ مین سرداران انگریزان قلعہ چنار پر واسطے اخذ کے آئے وہ قلعہ تو سر نہوا

وہان سے شکست کہاکر جرنیل کرنایک صاحب نے سپاہ نواب وزیر کی طرف روانہ کی اثناے راہ مین قلعہ الہ آباد لیلیا احمد خان نے کمک پہونچانے مین تامل کیا مگر ہولکر اور شجاع الدولہ متفق ہوکر جرنیل صاحب کو رسے آکے ملہار راو تاب مقابل کی نہ لاکر بہاگا ہرچند نواب وزیر نے وسدم شکش سے مدد طلب کی کچہہ اثر نہوا اس ضمن مین قلعہ چنار بہی افسران انگریزون کے قبضہ مین آگیا آخر تنگ کر نواب وزیر نے افسران انگریزون سے صلح کی پس لشکر سرداران انگریزیہ کا لکہنؤ مین آیا اور صوبہ اودہ اور بنارس مین عمل سرکار انگریزی کا ہوگیا راجہ بلونت سنگہ جو نواب وزیر کی جانب سے بنارس کا حاکم تہا اونے ملکر اودہ اونکے حوالہ کردیا پہر نواب وزیر اور بادشاہ بالاتفاق واسطے ملاقات افسران انگریزون کے آئے افسران انگریزون نے انکا استقبال کیا اور بڑی تعظیم سے لے آئے مانند خدمتگزاران کے رسوم مہمانداروں کی بڑے تکلف سے ادا کین پس صلح واقع ہوئی اور نفاق برطرف ہوا افسران انگریزون نے اس ضمن مین پسران جعفر خان سے حسب الحکم ارباب کونسل کے ایک کو نجم الدولہ خطاب دیکر صوبہ داری صوبہ بنگالہ قایم کی اور لندن سے لارڈ کرنیل کلیف صاحب بہادر ثابت جنگ مع مختاری تینون صوبونکے سرفراز ہوکر دوبارہ ہند کو آئے اور بنابر ہشیاری ولایت کو روانہ ہوے بیست اگست کی ۱۲ تاریخ ۱۷۶۵ع مین الہ آباد مین مجلس منعقد ہوئی اوسمین نواب وزیر اور جہان شاہ بادشاہ اور کرنیل لارڈ کلیف صاحب بہادر اور جرنیل کرنایک صاحب شریک تہے وہان دونون افسرون نے واسطے استقلال نجم الدولہ کیطرف سے سفیر ہوکر سوال و جواب صلح کے کئے اور عہد پیمان باہمی افسران انگریزون اور شجاع الدولہ و نجم الدولہ و نجف خان کے مقرر کرکے بنارس و اودہ انگریزون کے قبضہ مین آیا اور نجم الدولہ چہبیس لاکہہ روپئے بنگالہ کے خراج کے بارگاہ سلطانی مین داخل کیا کرین اور نجف خان کے نام دو لاکہہ لیا بادشاہ کیطرف سے مقرر ہوا عہدنامہ لکہا گیا اور مہر و دستخط سے مزین ہوکر ایک مہر انگریزی کی سپرد ہوا اور جدی جدی سند بنگالہ اور اوڑیسہ و عظیم آباد کے نام کمپنی بہادر کے معرض ارقام مین آئے پہر جلسہ برخاست اور شجاع الدولہ اپنی ریاست پر قایم اور بعد اقبال سے شاہ لندن کے کیا اضلاع کرن اور کی مملکت ہند مین ہر چہار طرف سے دروازے فتح اور ظفر کے مفتوح ہو گئے بہت سے ملک جنگ کے کار کمپنی بہادر کے تصرف مین آئے بیشتر بسبب اتحاد روسا کے اسکے محکوم ہوئے چنانچہ اسکی فہرست تاریخوار جو راقم نے ایک کتاب سے نقل کی ذیل مطبوع جدول کے ہی

شیخ محمد مقیم کو مرحمت کئے اور عشرہ شریف کے بعد تیرہوین کو تاریخ صاحب بہادر اور ایک صاحب سیکتی [illegible] صاحب وزیر کلکتہ اور تینی صاحب واسطے سیر فانہ باغ اور باغ جہان نما کے آئے ابراہیم شمس الامرا بہادر کے پاس گئے اور گلستان اور خیابان کی خوب سیر کی اقتدار الملک بہادر اونکے ہمراہ تہے سب تماشہ دکہایا اور ۲۶ محرم کو حضور کی ایک خواص لی لی نام [illegible] سلطان الملک کا انتقال ہوا [illegible] صفر کو نظامت جنگ بہادر [illegible] نواب شمس الامرا [illegible] بہادر [illegible] سرفراز کی [illegible] شاد کام فرمایا [illegible] مین دربار ہوا [illegible] صاحب [illegible] تحقیق اور دریافت کیا حقیقت [illegible] حیدرآباد کے وارد ہوے تہے [illegible] مع نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر [illegible] بہادر دربار باریاب ہوے اور فرحت افزا [illegible] ایک اور خواص حضور کی [illegible]

حال کے تحویل آفتاب کی میزان میں ہوئی
اگلے کل یہان پانی تا حال پچیس ۲۵ انچ
ہوا اور تمام بارش میں معمول ۳۰
انچ کا ہے اور بلدہ پونہ میں ایکسو
تین انچ اور وہان کا معمول اسی
انچ کا ہے اور شہر اورنگ آباد
مین پچاس انچ جو معمول وہان کا
۲۶ انچ کا ہے اور او نیسوین کو
صاحب عالیشان برٹش
صاحب بہادر نے جو ہدیہ کی

اور بیسوین ستمبر مطابق بندر میں شہر
ایک گھنٹے سے کچھ زیادہ وہ جہاز پر چلے آئے
بیں بہادر موصوف مع خان عزالیکے وہان
سے وہ رقعہ چھوٹے صاحب کے پاس بھجوادیا
کی کوٹھی کو آئے اطلاع کے بعد صاحب عالیشان
وزیر ہوے مع ڈیجر اسیون کے رزیڈنٹ
نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کے رتو کے
عبداللہ بن علیخان بہادر اور نعیم الدین خان صاحب
وفات پائی - ستمبر میں اگست سیف الدولہ بہادر جنگ

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار باوقار کمپنی بہادر اقلیم ہند کے

آسامی بلاد	تاریخ	ماہ انگریزی	سال عیسوی	سنہ ہجری	اسمای حکام
۲۴ پرگنے	۲۰	دسمبر	سنہ ۱۷۵۷ء	مطابق سنہ ۱۱۷۱ھ	بنگالہ کے نواب سے لئے
مچھلی بندر	۱۴	مئی	سنہ ۱۷۵۹ء	مطابق سنہ ۱۱۷۳ھ	حیدرآباد دکن کے نواب سے لئے
بہار اور پٹنہ	۱۲	اگست	سنہ ۱۷۶۰ء	سنہ ۱۱۷۹ھ	شاہ ہند سے لئے
جنگل پٹنہ وغیرہ	۳	ماہ مذکور	سنہ الیہ ء	ایضاً	کرناٹک کے نواب سے لئے
راجبندری اسحاق پٹن وغیرہ	۲۲	نومبر	سنہ ۱۷۶۶ء	سنہ ۱۱۸۰ھ	حیدرآباد دکن کے نوب سے لئے
بنارس وغیرہ	۲۱	مئی	سنہ ۱۷۷۵ء	سنہ ۱۱۸۹ھ	لکھنؤ کے نواب سے لئے
جان جستی لوذیم	۲۲	مئی	سنہ ۱۷۷۶ء	سنہ ۱۱۹۰ھ	پونہ کے پیشوا سے لئے
ناگور	۱۷	جون	سنہ ۱۷۷۸ء	سنہ ۱۱۹۲ھ	تنجاور کے راجہ سے لئے
سرکار کنٹور	۱۸	ستمبر	سنہ الیہ ء	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لئے
ملیبار وڈنڈیگل سلیم	۱۷	مارچ	سنہ ۱۷۹۲ء	سنہ ۱۲۰۷ھ	ٹیپو سلطان سے لئے
کوئمبتور اکنڑا وغیرہ	۱۹	جولائی	سنہ ۱۷۹۹ء	سنہ ۱۲۱۴ھ	ٹیپو سلطان کو مار کر لئے
تنجاور وغیرہ	۲۵	اکتوبر	سنہ حال	ایضاً	وہاں کے راجہ سے لئے
کڑپہ اور بلاری	۱۲	اکتوبر	سنہ حال	ایضاً	حیدرآباد دکن کے نواب سے لئے
کرناٹک	۳۱	جولائی	٠	٠	وہان کے نواب سے لئے
گورکھپور والہ آباد	۱۰	نومبر	سنہ ۱۸۰۱ء	سنہ ۱۲۱۶ھ	لکھنؤ کے نواب سے لئے

طوفان عجیب

انگلینڈ سے آیا تھا کوٹھی مین رکھا
رزیڈنٹ صاحب کے دیکھنے کو گیا اور جو کوئی جاے
دیکھے - اور بیسوین کو دو پہر
وقت بارش ہوئی اور ایسی عجیب معلوم
ہی تھی اور لاٹو راقم سے زور آفتاب
ہوا ہر چو بجوار کیا تو اس روز میں تب
میزان کے پہلے درجہ میں داخل
[illegible]

بنگالہ میں سے ستره درجے میلان جانب جنوب ہے
ہیں عجب رنگ ہوگیا ایک لرکا لال گیا اور وہ سے عمل عجیب
پس نصف النہار پر ہوئے مطابق [illegible]
ہو تو فقط نصف النہار پر ہوئے [illegible]
[illegible]

جدول فہرست ممالک مقبوضہ سرکار باوقار کمپنی بہادر اقلیم ہند سے

اسامی بلاد	تاریخ	ماہ انگریزی	سال عیسوی	سنہ ہجری	اسمار حکام
بودیل کھنڈ	۳۱	دسمبر	سنہ ۱۸۰۲ء	مطابق سنہ ۱۲۱۷ھ	پونا کے راجہ سے لئے
کٹاک اور بانسواڑہ	۱۷	ستمبر	سنہ ۱۸۰۳ء	مطابق سنہ ۱۲۱۸ھ	بہار کے راجہ سے لئے
ملک دواب دلی وغیرہ	۳۰	دسمبر	سنہ حال	ایضا	دولت راؤ سندھیہ سے لئے
ستارہ و دہاڑواڑ	۱۱	جون	سنہ ۱۸۱۷ء	مطابق سنہ ۱۲۳۳ھ	وہان کے راجہ سے لئے
خاندیس	۶	شہر جنوری	سنہ ۱۸۱۸ء	ایضا	ہولکر سے لئے
اجمیر شریف			سنہ حال	ایضا	دولت راؤ سندھیہ سے لئے
پونا اور کوکن			سنہ حال	ایضا	باجیراؤ سے فتح کئے
نربدا اور چنبل وغیرہ			سنہ حال	ایضا	بہار کے راجہ سے لئے
کوکن	۱۷	دسمبر	سنہ ۱۸۲۰ء	مطابق سنہ ۱۲۳۶ھ	ستارہ کے راجہ سے لئے
	۱۲	دسمبر	سنہ ۱۲۲۲ء	مطابق سنہ ۱۲۳۸ھ	حیدرآباد دکن نواب سے لئے
کورگ وغیرہ			سنہ ۱۸۲۴ء	مطابق سنہ ۱۲۴۰ھ	وہان کے راجہ سے لئے
کرنول			سنہ ۱۸۳۱ء	مطابق سنہ ۱۲۵۵ھ	وہان کے نواب سے لئے
لاہور اور پشاور			سنہ ۱۸۴۵ء	مطابق سنہ ۱۲۶۱ھ	سکھوں سے لئے
ملتان	۲۲	جنوری	سنہ ۱۸۴۹ء	مطابق سنہ ۱۲۶۵ھ	مول راج سے لڑ کے لئے

ازانجملہ جن بلاد کے فتح ہونیکا بیان جسطرح سے کہ راقم کو پہونچا ہے اور قابل تحریر ہے اور اسکے ضمن مین جو بڑی بڑی لڑائیان وقوع مین آئین ہین مفصلا اونکا حال لکہا جاتا ہے

باب اول حیدر علی خان عرف بہادر صاحب اور اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان کا بیان اور ملک مقبوضہ خان مذکور سرکار کمپنی بہادر مین داخل ہونیکا ذکر

بقول ارباب تاریخ دکن نائکان حیدر علی خان منجملہ باشندگان فضا پرگنہ گوہیر من مضافات حیدر آباد کے ہین حیدر علی خان کے باپ کا نام فتح علی خان اونکے باپ کا نام علی خان علی خان کے بود وباش کا مقام کو تلاش ہے ابتدا راجہ میسور نے علی خان کو بذات خود نوکر رکہا تہا اوس کے بعد علی خان سے اچہے اچہے کام ظہور مین آئے اور دو سو سوار اور ہزار پیادہ کا جمعدار مقرر ہوا چونکہ اس نواح کے رہنے والے جمعدار کو نائک کہتے ہین اسواسطے علی خان کا لقب نائک قرار پایا اور صاحب معاصر الاصرار کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ فتح علی خان ابتدا قلعہ کولار مین چند پیادون سے متعین تہا اوس کے بعد سرینگ ٹپن کے راجہ کا نوکر ہوا اور اوسکے انتقال کے بعد حیدر علی خان باپ کا قایم مقام ہوا چونکہ اسکی تقدیر مین ترقی لکہی ہوئی تہی آہستہ آہستہ اسکا اعتماد اس درجہ بڑہ گیا کہ راجہ نے چوکی پہرے کا کام سب اسکے اختیار مین دیدیا اور حدیقہ عالم کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدر علی خان نے ابتدا شباب مین چند پیادون سے فرانسیس دکن کی ملازمت کی اوسکے بعد صوبہ داری

اور کیدانی کا عہدہ ملا بہر راجون کی نوکری کر کے اوس کے پاس فی الجملہ سرمایہ ہو گیا اوس کے بعد اپنی کوشش بازو سے بڑی شہرت اور ناموری پیدا کی اس ضمن مین ملیبار کے راجہ کا ملازم ہو کر اوسکے ندمارمین سے ہو گیا چونکہ حیدر علی خان ایک اولوالعزم اور صاحب جرأت آدمی تھا راجہ کے ایام فرمانبرداری مین ایک دن موقع پا کر اوس کے دیوان یعنی مدار المہام کو علانیہ مار ڈالا اور راجہ کو محض بیکار کر دیا اور بقدر ضرورت اوس کے لئے مقرر کر کے تمام مہمات کا خود مختار ہو گیا لیکن کبھی کبھی راجہ کو بطور تبرکات بزرگانہ کے نکالکر تعظیم و تکریم کیا کرتا تھا اور ملا فیروز ناظم جارج نامہ بیان کرتا ہے کہ قریب موضعہ بنگلور کے دیو ابلی مین قدیم نام ایک شخص وہان کے طرفدارون مین سے کسی کا نوکر تھا وہ بعد چندے بسبب لیاقت ذاتی اور عنایت ولی نعمی کے بنگلور کا سردار رہا حیدر علی خان اوسکی صلب سے ہے راقم کہتا ہے شاید فتح علی خان کا عرف ندیم ہو گا اور ملا فیروز کے نزدیک یہہ بات محقق ہو گی اب ہم اختلافات سے قطع نظر کر کے حیدر علی خان کا حال ابتداے فطرت سے بموجب روایت ناظم مذکور تحریر کرتے ہین۔

ذکر حیدر علی خان نائک مطابق جارجنامہ

واضح ہو کہ حیدر علی خان کا تولد ۱۷۲۸ء مین ہوا ہے حیدر علی خان نے ابتداے شباب مین بموجب تعلیم پدر کے آئین رزم و پیکار مین استعداد پیدا کر کے سپاہ گری کا پیشہ اختیار کیا اور دکن کے راجاؤن کی خوب زور شور سے نوکری کی اور چالیس برس کی عمر مین پھولچری کو فرانسیسیون کی کمک کے لئے حسب الحکم پدر کے روانہ ہوا اور اونکی صحبت مین رہکر بہت کچھ سپاہ گری کے قانون اور فوج کشی کے قواعد حاصل کئے بعد ازان نندرام نام میسور کا راجہ جو بہت نیک

تکملہ ... نظامت کے بیان مین

نقارخانے کے دروازے تک دو کمانون اور نگو نیز لوگ تماشائی بھرے ہوئے تھے اور کوئی شخص ہتھیار لیکر نہین جا سکتا تھا۔ وزیر اعظم مختار الملک بہادر نے اشارہ کیا کپتان پیشکش جو مین منشی نے اہلکارون کے ہاتھ سے لیکر تب خود نواب مختار الملک دیوان ... ہاتھ سے لیکر زمین پر رکہا ...

نیست تہا اور اوسنے اپنے عہد حکومت مین کنارو نام ایک شخص کو مختار کاروبار کرکے خود عبادت مین مشغول رہتا تہا اس عرصہ مین قوم فرانسیس کے کسی بڑے سردار نے راجہ مذکور سے ملاقات کا ارادہ کیا اور اپنے مقام سے چلا اثناء راہ مین مرہٹون نے اوسکو روکا کنارو نے یہہ بات سنکر حیدر علی خان کو ایک ہزار پیادہ اور آٹھہ سو سوار سے مرہٹونکی مدافعت کے روانہ کیا تاکہ فرانسیس مذکور کو حفاظت کے ساتھہ لے آوے چونکہ حیدر علی خان کا مزاج قواعد جنگ کی طرف بہت مائل تہا اوس سے ملاقات اور ربط پیدا کرکے اور بہی چند اصول جنگ حاصل کئے اس ضمن مین اسمٰعیل خان نام برادر حیدر علی خان جو صاحب عسکر تہا سنہ ۱۱۶۱ھ مین اوسکا انتقال ہوگیا حیدر علی خان نے اوسکی تمام سپاہ کو اپنے زیر فرمان کیا غرض اس سال تک خان مذکور کی پاس پندرہ ہزار سوار اور پیادے کی جمعیت فراہم ہوگئی پہر خان موصوف نے دو سو فرانسیس کارآزمودہ رکہکر لڑائی کے لئے آمادہ ہوا اور حکام معاصرین کے ساتھہ جنگ کے لئے آمادہ ہوا لکہا ہے کہ موافق عزم بالجزم کے چند روز مین حکام معاصرین کا ہمسر ہوگیا کنارو نے حیدر علی خان کے اقتدار پر رشک کرکے اوسکا اقتدار گہٹانے کے لئے خفیہ طور پر مرہٹون کو خط لکہا اور راجہ کے ملک کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے مریر نگ پٹن کو بلایا۔ واضح ہوکہ بجرد اس ایما کے پنڈارو نکا لشکر بہیڑیونکی طرح لوٹ مار کرنے کے لئے آگیا حیدر علی خان کو اس فساد کی اطلاع نہین تہی جب اوسکو فوج کی آمد کا حال معلوم ہوا تو فوراً اپنے مقام سے روانہ ہوگیا اور بطریق یلغار سندرام اور ملک کی حفاظت کے لئے آپہونچا جب وہ شہر کے نزدیک آیا ہے تو اوسکو معلوم ہوگیا کہ یہہ سب کنارو کا فساد ہے اور شگور کی طرف کو پہر گیا اور اپنی فوج کو

سب طرف سے فراہم کرکے بذات خود کنارو سے سینا پٹن پر مقابلہ کیا کنارو مقابلہ سے بھاگ گیا
اور حیدر علی خان کو فتح ہوئی پس حیدر علی خان نے ایک سپہ سالار کی صلاح سے نند رام کے پاس آکر کنارو کا قصہ
سب بیان کیا اور اپنا مفصل حال ذکر کیا۔ راجہ نے حیدر علی خان کا کلام سنکر اوسکو کنارو کی جگہہ دیوان مقرر کرکے
خلعت عطا کیا بعد ازان حیدر علی خان نے جو ملک کنارو کے عہد مین راجہ کے قبضہ سے نکل گئے چند
روز مین اون کو واپس لے لیا اوسی عرصہ مین نواب بسالت جنگ برادر آصف جاہ ثانی نے میر حیدر علیخان
سے تسخیر قلعہ کے لئے کہلایا کہ ہم نے یہہ تمکو دیدیا تم اسکو اپنے پاس رکھو اور وہان کا سب مال و
اسباب ضبط کرو حسب الایما اون کے خان مذکور نے حصار مذکور کو فوج کشی کرکے لے لیا اور اوسپر
نواب بسالت جنگ کا اختیار بالکل نہین رہا چونکہ حیدر علی خان کی ترقی اللہ جل شانہ کو منظور تھی۔
ایک فتح اور درپیش ہوئی یعنی بعد مرگ کنارو کے اوسکی زوجہ نے کنارو کے ملک پر اپنا قبضہ کرلیا تھا
اوسکا ملک حیدر علی خان کی طرف رجوع ہوا اور اپنے تسلط کے لئے شہر بنگلور خان کو دینا قبول کیا
خان موصوف نے درمیان مین آکر صلح کرادی اور شہر مذکور لے لیا ابھی تک اس امر کو کچھ عرصہ نگذرا تھا
کہ دوبارہ زن مذکور اور راجہ ملک پسر کنارو کے نفاق پڑگیا او طرفین کے سپاہی آمادہ نبرد و پیکار
کے ہوئے آخرالامر کنارو کی زوجہ ماری گئی اور راجہ مذکور قید ہوا اور تمام پرگنات دیوان متوفی راجہ
کے حیدر علی خان کے احاطۂ تصرف مین آئے چونکہ اسوقت مین خان موصوف کی دولت روز مرہ
ترقی پر تھی بدستور اور پرگنات و دیہات و قریئے وغیرہ کے معہ ملک ملیبار پر قبضہ خان مذکور کا
ہوا اب راقم ناظم مذکور کے کلام کو قطع کرتا ہے اور صاحب معاصر الامرا کے قول کو ضم کرتا ہے یعنی جب
حیدر علی خان بجائے راجہ میسور خود مختار ہوکر بیٹھا اور تمام اماکن اسطرف سے اپنے قبضہ مین لایا

اوسوقت کچھ روپے بطریق پیش کش نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی کی خدمت فیضدرجت مین پیش کرکر سند زمینداری سرینگ پٹن کی حاصل کی اور ہفت ہزاری سات ہزار سوار اور خطاب خانی سے ترقی پائی بسبب یاوری طالع کے بلاد ناسمار اور سوندہا اور ریدنور اس سرزمین کے حکام سے لیکر اپنی دولت مین شریک کئے اور غنیمت بیشمار جسقدر کہ سرینگ پٹن سے حاصل ہوا تہا اوسکا ضمیمہ کیا بعد ازان قلعہ کورم کنڈہ وغیرہ محلات کے سابق مین فوجداری کڑپہ کے متعلق تہے بعدہ در عیوض چوتھہ مرہٹے بادشاہ دہلی کے پیش گاہ سے دئیے گئے تہے اپنے قابو مین کرلئے اور وہان سے اہل مرہٹہ کا تہانہ بدقت اوٹہا دیا پس جب مادہوراو پسر بالاجی راو سنہ ۱۷۶۰ع مین مرہٹون کا افسر بنا تو اوس نے یورش کرکے اکثر قلعے اور تہانے واپس کرلئے اور حیدر علی خان سے زر معتدبہ بطریق پیش کش کے لیکر مراجعت کے وقت اپنے سردارون کو معہ فوج کے اثنا ر مین چھوڑ دیا چنانچہ مادہوراؤ کے حالات مین اسکا بیان کیا جائیگا القصہ صاحب تاریخ مذکور لکہتا ہے کہ حیدر علیخان نے اپنے پیر چادر سے باہر نہین نکالے تہے کہ اس ضمن مین چونکہ انگریزی افسرون کو ہند و دکن اپنا عشرت گاہ بنانا بہر طور مقصود تہا اس لئے پایان گہاٹ کرناٹک تک اپنے سوار بہجواکر حیدر علی خان کے لشکر کو خوب زیر و زبر کیا پہر حسب دلخواہ مصالحت کرکے رفع شر ہوا اسکا مفصل حال جارج نامہ سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ حیدر علی خان نے پیشتر دیہات اور قلعجات قرب وجوار کے فتح کرکے خیال خام کرنا شروع کیا یعنی اپنے اقتدار پر بہروسا کرکے انگریزون سے کینہ پیدا کیا انگریزون نے بہی اوسکی مدافعت کا سامان کیا چنانچہ بیان کیا جاتا ہے۔

ذکر جنگ ہائے افسران انگریزی با حیدر علی خان نائک عرف بہادر حب

مطابق جارج نامہ

واضح ہو کہ حیدر علی خان نائک کے اپنی قوم کو نواح کرناٹک وغیرہ سے نکالنے کا ارادہ کرنے مین جو ملحوظ خاطر تہا افسران انگریزی اوس سے مطلع ہو کر بعد کونسل کے ابتدا ر ۱۷۶۶ء مین کرنل اسمٹ کو اس خلجان کے دفعہ کرنے کے لئے روانہ کیا کرنل اسمٹ نے فوراً لشکر کشی کر کے ابتداءً حیدر علی خان عرف بہادر صاحب کے بلے لئے اوسدم حیدر علی خان نے نواب میر نظام علی خان بہادر آصف جاہ ثانی سے اتفاق پیدا کر کے نواب کی سپاہ کو بہی اپنے ساتہہ لیکر مقابلہ کیا اور بہت سی زد و خورد کے بعد کرنل اسمٹ کو شکست دی اور شہر کیری پر حیدر علی خان کا قبضہ ہو گیا پہر نزاع بڑہا اور حیدر علی خان نائک اور سپاہ انگریزی کے مابین کئی لڑائیان معرکہ جنگ مین واقع ہوئین بعد ازان کرنل اسمٹ نے مراجعت کی اوسکے بعد ہی حیدر علی خان نائک نے اپنے بیٹے ٹیپو سلطان کو مدراس کی تسخیر کے لئے روانہ کیا۔ لکہا ہے کہ جب سلطان مذکور وہان پہونچکر آمادہ جنگ ہوا تو کرنل اسمٹ نے مقابل ہو کر سلطان کو منہدم کیا اور ادہر حیدر علی خان نے فوج کشی کر کے قلعہ دنی ابری افسران انگریزی سے چہڑا لیا اور اسی کے قریب قریب شہر پناہ میشور کو فتح کر کے قلعہ لینے کے لئے آمادہ جنگ تہا کہ پہر کرنل اسمٹ نے کمک کی اور حیدر علی خان نائک نے قلعہ کا محاصرہ چہوڑ کر دنی ابری کی طرف مراجعت کی اس ضمن مین نواب میر نظام علی خان بہادر حیدر علی خان سے کشیدہ خاطر ہو گئے پس محمد علی خان حاکم چینا پٹن نے مطلع ہو کر فوراً نواب کی خدمت مین عرضی بہیجی اور رکن الدولہ

کی استصواب رائے سے مصالحت کے متعلق گفتگو پیش کی اور خود درمیان مین آکر اتفاق کی صورت ڈالی اور مصالحت ہوگئی اور بندر بمبئی سے شہر بنگلور کی تسخیر کے لئے لشکر آگیا اور فوراً اوسکو فتح کرکے انگریزی جھنڈا قایم کیا حیدر علی خان نے جب سنا شہر بنگلور پر انگریزون کا قبضہ ہوگیا تو غصہ مین آکر ہات کاٹ کاٹ لئے اور ٹیپو سلطان کو لشکر جرار دیکر روانہ کیا ٹیپو سلطان نے آتے ہی اون کو مقابلہ کی بہی فرصت نہ لینے دی جسقدر سپاہی وہان موجود تہے سب کو پکڑ لیا اور جنہون نے آنکہہ بچاکر جلد کشتیون پر بیٹہہ کر نکل جانے کا ارادہ کیا تہا انکو گہیر کر پکڑ لیا غرض ایک جنرل چہتیس سردار چہیاسی گورے اور ان کے سوا بہت سے ہندوستانی ٹیپو سلطان نے قید کرلیے حیدر علی خان اپنے بیٹے کی کارگذاری سے بہت خوش ہوا اور بذات خود وہان پہونچکر کرنل فریش من کو معہ لشکر کے قتل کیا پہر حیدر علی خان کرنل سمود کے مقابلہ کے لئے قلعہ الومیسور پر آیا اور آکر اوسکو بہی فتح کرلیا بعد ازان ۱۷۶۸ء مین کپتان دوبری انگلینڈ سے چینا پٹن کو آیا اور گورنر جنرل لارڈ کو حیدر علی خان کی صلح کے بارے مین شاہ انگلینڈ کا نامہ دیا پس گورنر مذکور نے خان موصوف کو صلح کا پیغام دیا خان موصوف بہی راضی ہوگیا اور طرفین سے عہدنامہ لکہا گیا اور قلعہ اسکاٹ جو محمد علی خان حاکم چینا پٹن کے قبضہ مین تہا حیدر علیخان کے سپرد ہوگیا اور یہ شرط ہوئی کہ حیدر علی خان چہہ لاکہہ روپیہ سال بطور خراج اپنے خزانہ سے دیا کرے اور اس قرارداد پر صلح ہوکر لڑائی موقوف ہوگئی مگر صاحب عزم آدمی چپ نہین بیٹہہ سکتا اور زمانہ بہی ایک حال پر نہین رہتا چونکہ اس ضمن مین مرہٹونکی ریاست مین نفاق کی صورت پیدا ہوئی چنانچہ اونکے حالات سے معلوم ہوگا بقول صاحب معاصر الامرا اور صاحب حدیقہ عالم حیدر علی خان نانک اولاً اپنے تہانون کے واپس کرنے مین مشغول ہوا پس بتیس لاکہہ روپیہ وعدہ کرکے اور کچھ نقد

دیگر ملک سروا اور دہاروڑ ٹھیکہ کے طور پر اپنے قبضہ مین کرلیا اور ایک کاغذ مُہری رگھناتہ راؤ سے لکھوالیا بعد ازان آہستہ آہستہ مرہٹون کے تمام مقامات کنارہ دریاے کشنا تک لے لئے اور درنچل کے محاصرہ مین جو زمینداروں کا مقام تہا قدم جما کر فتح کیا اور وہان کڑپہ پر ایلغار کرکے قلعہ سدوٹ اور کوٹہ وغیرہ محالات دغیرہ کی کُنجی اپنے قبضہ مین لیلی اور عبد الحلیم خان وہان کے حاکم کو قید کرکے اپنے ہمراہ سرپرنگ پٹن کو لے آیا اور وہان سے خزانہ اور جواہر بکثرت اور زر کثیر حاصل کیا اور اطراف ملک کو روپیہ بہجوا کر لوگون کو بصیغہ ملازمت طلب کیا اور جمعیت کثیر فراہم کرے اور توپخانہ زود رو مہیا کرکے آرکاٹ پر لشکر کشی ہوا چونکہ انگریزی افسر محمد علیخان کے طرفدار تہے گیارہ برس کے بعد پہر وہ صلح مبدل بہ جنگ ہوگئی۔ پس ماہ ستمبر ۱۷۸۰ء مین مندرو افسر محمد علی خان کی طرف سے لشکر لیکر حیدر علیخان کی مدافعت کے لئے روانہ ہوا اور کرنل بیلی اوسکی کمک کے لئے پیچہے سے روانہ ہوے جب دونون گروہ کا مقابلہ ہوا لکہا ہے کہ وقت کارزار کرنل بیلی کو شکست ہوگئی اور زخمی ہوکر حیدر علی خان کا گرفتار ہوا۔ بعد ازان مونا بلدم پر ۱۷۸۱ء مین جنرل کوٹ سے لڑائی ہوئی اوسوقت حیدر علی خان نے تین مرتبہ شکست کہائی اوس اثنا مین حیدر علی خان نے بموجب بیان صاحب حدیقۂ عالم نور محمد خان کو بطریق سفارت انگریزونکی اعانت کے لئے بالاجی کے پاس روانہ کیا جو ریاست پیشوا کا مختار کار تہا پہر ۱۷۸۲ء مین ٹیپو سلطان کا لشکر وال ٹول پر کوٹ صاحب سے مقابل ہوا اوسوقت انگریزی فوج کثرت سے ہلاک ہوئی اور کوٹ مذکور اور چند دوسرے اشخاص گرفتار ہوے اوسکے متصل ماہ مارچ مین فرانسیسیون کے کئی جنگی جہاز حیدر علی خان کی اعانت کے لئے آے اور قلعہ کدنور وغیرہ انگریزون سے لیتے ہوئے چتور پر

گذشتہ تک برابر ہی ہیہ نواب اقتدار الملک بہادر مدظلہ کی زبانی ہے کہ آپ نے بچشم خود اوسکو دیکہا ہے اور یہی سمجہے اور لوگ بہی اختلاف کرتے ہین کہ حضور پرنور ہی اوسوقت بیدار تہے حضرت نے بہی ملاحظہ فرمایا لیکن راقم نے نہین دیکہا ہے سننے کے بعد مجہکو نہایت افسوس ہوا کہ یہ آتشبازی آسمانی پہلے نہین دیکہی

حیدر علی خان سے ملحق ہوئے حیدر علی خان نے سپاہ فرانسیس کو لیکر مقابل پر حملہ کرنا چاہا تھا حیدر علیخانکا مزاج مرکزِ اعتدال سے منحرف ہوگیا اور سنہ مذکور مین اس عالم سے کوچ کیا حیدر علی خان کی لاش کو شہر کلاری مین لیجا کر دفن کیا گیا اور ٹیپو سلطان اپنے باپ کا جانشین ہوا بالاجی راؤ نے حیدر علی خان کے مرنے کا حال سنکر مادھو راؤ کی طرف سے ایک خط تعزیت اور تہنیت مین معہ خلعت ماتمی نور محمد خان کے استصواب سے جو حیدر علی خان کا سفیر تہا روانہ کیا ٹیپو سلطان نے گو اوسوقت اوسکو قبول کر لیا لیکن بعد کو سلسلۂ موافقت قایم نہ رہا چونکہ نامہ نگار کو انگریزی افسرونکی یورشون سے ناظرین کو مطلع کرنا ملحوظ خاطر ہے اہذا انگریزون کے حالات مین بالتبع حیدر علی خان کے خاندان کی ابتدا بیان کرنیمین آئی اب باقی حالات چھوڑکر اصل مقصود بیان کیا جاتا ہے۔

ذکر جنگ ہائے افسران انگریزی با ٹیپو سلطان پسر حیدر علی خان نائک بموجب جارج نامہ و حملہ حیدری

چونکہ ٹیپو سلطان کو حیدر علی خان سے بہی زیادہ تر انگریزون سے خصومت تہی اس لئے باپ کی جگہہ قایم ہوتے ہی جنرل مانیوس کا ١٧٨٣ء مین بندر بمبئی سے ملیبار کی طرف شہر مدنور مین ورود ہوا اور جنگ کرکے اول اس شہر کو لے لیا اوس کے بعد شہر کندیور اور منگلور اور مذکور کو فتح کیا ٹیپو سلطان نے سنکر بذات خود فوج جرار ساتہہ لیکر بطریق یلغار اوسپر چڑہائی کی اور موضع مذکور پر مقابلہ کرکے ایسی شکست فاش دی کہ تمام جمعیت انگریزی تباہ ہوگئی اور اوسکے بعد جنرل مانیوس کو ٹیپو سلطان نے قید کیا اس عرصہ مین خبر گذری کہ مابین فرانسیسون اور انگریزون کی ولایت مین اتفاق ہوگیا انگریزی

افسرون نے یہان فرانسیسیون سے اور یہان ٹیپو سلطان سے صلح کا پیغام کیا اس جگہہ مورخ مذکور بیان کرتا ہے کہ اولاً
ٹیپو سلطان نے مان لیا اور انگریزون نے حسب المدعا جنرل مذکور کو چہوڑ دیا اوسکے بعد نہین معلوم کیا سوچا کہ بہت
انگریزونکو مع جنرل ماتیوس کے دہوکے سے زہر دیکر مار ڈالا اور افسرون کو جابجا قید کرادیا اور راجہ لعون کی لڑائی کے
لئے ۱۷۸۹ع مین فوجکشی کی اور اوسکا تمام محاصرہ کرکے خراب کر دیا اہل کلکتہ نے جب سنا کہ جنرل ماتیوس کو زہر دیا گیا
اور ہماری قوم کے لوگ سب گرفتار ہین تو لارڈ جنرل کارنوالس گورنر کلکتہ نے مدراس کے لارڈ کو نامہ لکہا کہ فوج فراہم
کرکے ٹیپو سلطان کے ملک پر بنا بر انتقام سانحہ گذشتہ روانہ کرو بموجب اوسکے جنرل میڈوس فوج کثیر لیکر
چینا پٹن پر آیا ٹیپو سلطان نے اون کے غلبہ سے مطلع ہوکر مصالحت کے لئے نامہ روانہ کیا جنرل
میڈوس نے اوسکے جواب مین لکہا کہ ہمکو تمہارے عہد و پیمان کا اعتماد نہین ہے تمنے ماتیوس سے
قول و قرار کرکے پہر اونہین زہر دیا اور مفت مین اونکی جان لی اور انگریزون نے قلعجات اور مقامات
لینے شروع کئے چنانچہ اول کارنوالس نے قلعہ الوم کو جنگ کرکے فتح کیا نیز بدستور دوسرے انگریزی
افسرون نے بہی ٹیپو سلطان کے قلعہ جابجا لینے شروع کئے پس شہر گو یمتور پر کپتان چلدہ اور میجر ڈری سے
ٹیپو سلطان کا مقابلہ ہوا دو مرتبہ انگریزی فوج نے سلطان کو منہزم کیا اوسوقت ٹیپو کے ارکان اربعہ
یعنی میر صادق اور آصف خان اور علی رضا خان اور آپاجی رام نے یہہ حال دیکہکر بالاتفاق جنرل میڈوس کو
صلحنامہ لکہا جنرل نے اوسکے جواب مین تحریر کیا تمہین اگر صلح کرنی منظور ہے تو ایک معتبر شخص کو سوال
جواب کے لئے روانہ کرو اور اپنے قلعون مین سے ایک نامی قلعہ ہماری سپرد کرو تاکہ اتحاد کی صورت
قایم ہو پہر ہم جلد قلعہ مذکور واپس کر دینگے ٹیپو سلطان نے یہہ جواب دیکہہ کر دوسرے طور سے صلحنامہ
لکہا جنرل نے اوسکے جواب مین بہی وہی شرائط مندرج کئے جو پیشتر لکہے تہے اور اس امر سے بہی

اطلاع دی کہ لارڈ جنرل کارنواس نے کلکتے سے مدراس کیطرف قصد کیا ہے بعد ملاقی ہونے لارڈ گورنر بہادر
کے ہم پر جنگ کے لئے مستعد ہونگے آئندہ تمکو اختیار ہے ٹیپو سلطان نے لارڈ گورنر کے آنے کی خبر
سنکر پہولچری کی طرف قصد کیا اور سرداران فرانسیس سے کمک چاہی لکہا ہے کہ اونہون نے سلطان کو
جگہہ دی اور بہت تعظیم سے پیش آئے اور دل جمعی کی اوسی عرصہ مین سنہ ١٧٩٠ء کے اندر لارڈ جنرل کارنواس
مدراس مین آیا اور اسی کے متصل جنرل میڈوس نے شہر ویلور یا دیلوت کیطرف سنہ ١٧٩١ء مین قصد کیا
اوسکے بعد لارڈ جنرل کارنواس نے بہی اوس جانب روانہ ہوا اور مسافت کو جلد جلد قطع کرتا ہوا ٹیپو سلطان سے
آملا اور فوراً بلور اور میسور ہوتے ہوئے شہر بنگلور کی تسخیر کے لئے عازم ہوا اور کرسکتا کا قلعہ بہی لے لیا
اسی اثنار مین ایک افسر انگریزان کا بنگلور کا راستہ دیکہنے کے لئے جاتا تہا کہ درمیان راستہ مین ٹیپو کی فوج
سے مقابلہ ہو پڑا اور شکست کہا کر بہاگ گیا پس لارڈ گورنر جنرل کارنواس صاحب نے شہر بنگلور کے
اندر کرنے کے لئے ایک فوج روانہ کی جنرل میڈوس صاحب نے جاکر حصار شہر کو پناہ لے لیا انگریزون نے
اس بات کا ذکر جب ٹیپو سلطان سے کیا سلطان موصوف نے ہر چند جنرل صاحب کے دفعہ کرنے کے
لئے کوشش کی لیکن مقابلہ کے وقت منہدم ہو گیا اور افسران انگریزی نے قلعہ بنگلور کا لے لیا اور
بہادر خان نام جو قلعہ دار وہانکا تہا مارا گیا اسکے بعد کاویل اور دار وار کے قلعداروں نے دونون قلعے
جنگ وجدل کے واسطے افسران انگریزی کے حوالے کئے بعد ازان سنہ حال مین نواب میر نظام علی خان
بہادر معہ عسکر ظفر پیکر اور سپاہ پیشوا اور فوج دریا موج سرکار کمپنی بہادر کی اتفاق کرکے ٹیپو سلطان کے
مقابلہ کے لئے آمادہ ہوئی اور کارنواس صاحب بہادر افسران دکن کی مدد سے ونیکٹا گڈہی کی طرف
روانہ ہوئے اور وہان سے پہر بنگلور کو آئے اور بنگلور سے سرینگ پٹن کیطرف کوچ کیا اوسوقت مین

کا عالم رویا مین قبل سننے کے دیکہا ہے لیکن
یاد نہین کہ قبل واقعے کے دیکہا ہے یا بعد وقوع
کے اسطرح پر کہ عاصی کیجگہہ پر اس نوع سے
بلکہ اغلب ہے کہ روبرو دروازے کعبہ
شریف کے اور تمام روئے زمین پر پانی بہر گیا
ہے تمام زمین تر ہو رہی ہے کہین کیچڑ ہے
کہین سیلاب اور وہ وقت عصر کا ہے
بس مین متامل تہا اس امر کا ہون کہ کہین خشک
جگہہ ملجاوے تو نماز ادا کرون اور متردد ہون کہ
نواب مختار الملک بہادر میر مومن صاحب

قدس سرہ کے دائرہ پر واسطے فاتحہ کے
تشریف لیگئے اور انہیون کو حضرت
صاحب زادے ... خورشید
... عنایت کئے بموجب خواہش
... فرمائین اور
... تاریخ وان اس
... کے پاس
... کا ارادہ ہے کہ
... کے بیان سے بطور

ٹیپو سلطان نے زمانہ کا رنگ بدلا دیکھکر مصالحت کے جویان ہوئے اور ایک صلحنامہ لکھا تب کارنواس صاحب بہادر نے اوس کے جواب مین لکھا کہ فقط مین تنہا نہین ہون جو صلح کرلون بلکہ اسمین اور بھی دو سردار شریک حال ایک دوسرے کی جنگ اور صلح کے ہین اگر تم ہر ایک کو جدا جدا رضامند کرلوگے تو البتہ یہہ امر ظہور مین آئے گا اس کے بعد بنگلور مین پہونچ کر قلعہ انتورا اور رنندلارک لے لیا اور ایسے ہی کئی قلعے اپنی جانب کرلئے پس سرداران جمعیت انگریزی اور بندگان عالی معہ سپاہ مرہٹہ سرینگ پٹن پر آئے ٹیپو سلطان جلکر شہر کے جنوب کی طرف جا اوترے اور دوبارہ صلح کا پیغام دیا واضح ہو کہ اسدم اس پیغام صلح سے کچھہ فائدہ نہین ہوا اور ایک جانب سلطان کا لشکر اور دوسری طرف سپاہ نواب نظام الملک اعلی رئیس دکن معہ افسران جمعیت انگریز اور جماعت مرہٹہ طرفین مین خوب جنگ جدل واقع ہوئی بہت سے آدمی طرفین سے مارے گئے ہر چند کہ ٹیپو سلطان مرد شجاع اور دلاور تہا اور اوسکے لشکر سے جتنا ہو سکا جوانمردی کی چنانچہ دفتر دوم مین بیان ہو چکا ہے لیکن مثل مشہور ہے کہ جب دو دل ایک ہوتے ہین پہاڑ کو توڑ ڈالتے ہین انجام کار سلطان نے شکست عظیم کہائی اور جب مجبور ہو گیا پہر تینون افسرون سے پیام صلح کا لکھوایا لکھا ہی کہ کوئی راضی نہین ہوا اور اوسوقت ٹیپو سلطان نے سرینگ پٹن کے قلعہ مین اپنے تئین محصور کرلیا مگر کارنواس بہادر نے تب بھی جنگ سے فرصت نہ دی اوسوقت ٹیپو سلطان نے اپنے دونون بیٹیون کو مصالحت ظاہر کرنے کے لئے روانہ کیا اور کارنواس نے جو جو شرائط مقرر کئے بہت کچھہ سوال وجواب کے بعد ٹیپو سلطان نے مجبور ہو کر قبول کیا اور عہدنامہ لکھا گیا۔

خلاصہ مضمون اقرارنامہ مورخہ سنہ ۱۷۹۱ء مشتمل بر چہار شروط مورخہ سنہ ۱۷۹۱ء

شرط اول یہہ ہے کہ جسقدر ملک ٹیپو سلطان کے قبضہ مین ہے اوسمین سے نصف چھوڑ دیا جاوے تا کہ

نواب نظام الملک کے تینون افسر اور انگریز اور اہل مرہٹہ اوسکو آپس مین تقسیم کرلین۔

شرط دویم۔ ایک کرور تینتیس لاکہہ روپیہ بابت خرچ سپاہ از انجملہ نصف بالفعل نقد ارسال کرین اور نصف ایک سالکی تین قسطون مین ادا کرین۔

شرط سوم۔ جو لوگ حیدر علی خان کے وقت سے نواب نظام الملک اور سرکار کمپنی اور پیشوا کے پاس قید ہے وہ قیدی رہا کئے جائین۔

عہد چہارم تینون سرکار کی طرف سے یہہ ہے کہ سب شرائط کے پورا ہونے تک افسران انگریزی ٹیپو سلطان کے دونون بیٹون کو بطریق یرغمال اعزاز و حرمت کے ساتہہ رکہین اس اقرارنامہ پر صلح ہوگئی اور تینون سپاہ کے لوگ اپنے اپنے مقام پر واپس آگئے اسکے بعد چند روز تک امن رہا مگر خدائے تعالے کو پہر یہہ منظور ہوا کہ سنہ ۱۷۹۸ع مین نزاع پہر پیدا ہوا ناظم جارج نامہ نے اس نزاع کا سبب یہہ بیان کیا ہے کہ ایام مصالحت مین ٹیپو سلطان کا دل نزاع کیطرف مائل رہا اور اس ضمن مین اپنے دو وکیل ایک مرسین بندر کو اور ایک پالیس کو جو فرانسیس کے ملک مین ہے نامہ و دیگر خفیہ طور پر روانہ کیا اور وہان سے کمک چاہی وکلا مذکور وہان گئے اور دو بڑے بڑے سردار ایک کا نام ڈویک اور دوسرے کا نام ڈوی وٹ سنہ حال مین اپنے ہمراہ لے آئے اور حملہ حیدری مین جو انہین باپ بیٹے کے حالات مین ہے یہہ لکہا ہے کہ مونسیو موشور قوم فرانسیس کا سپہ سالار دفعتاً اس سال مین مورس بندر سے ٹیپو سلطان کے پاس آیا ٹیپو سلطان نے اوسکو اپنے پاس اوتارا افسران انگریزی کو بوجہہ خصومت باہمی کے فرانسیسیونکے اوترنے سے شک پیدا ہوا چونکہ ان روزون نواب نظام الملک اور سرکار کمپنی عہد مواثق سے رابطہ اتحاد مستحکم ہو چکا تہا اس لئے مشیر الملک اور میر عالم بہادر کار پردازان سرکار کی صلاح سے لارڈ گورنر جنرل

کلکتہ کو ایسا کیا چونکہ اسی سال انہین دنون مین لارڈ ونزلی قلعہ مذکور کا گورنر مقرر ہوا تھا اسلئے ہندوستان مین وارد ہو کر اوس نے ٹیپو سلطانکو نامہ لکھا۔

خلاصہ خط لارڈ گورنر باسم ٹیپو سلطان

در ینولا سنا گیا ہے کہ تمنے سلسلۂ مصالحت کو قطع کر کے کینہ جوئی کا ارادہ کیا ہے اور فرانسیسیون سے دوستی پیدا کی ہے حتی کہ فرانس اور پارس کو وکیل روانہ کر کے جمعیت بلوائی ہے لازم ہے کہ ان باتون سے باز آؤ اور سابق کے قول و قرار سے نہ پھرو اگر تمکو ہماری دوستی منظور ہے تو یہہ بات قبول کرو کہ ایک وکیل سرکار انگریزی کا تمہارے پاس رہا کرے تاکہ اوسکے استصواب سے طرفین کے سوال و جواب عمل مین آیا کرین لکھا ہے کہ جب یہہ خط ٹیپو سلطان کے پاس آیا تو اوسنے کچھہ جواب تحریر نہین کیا جب اس بات کو عرصہ گذر گیا تو لارڈ گورنر نے دوسرا خط بایں مضمون لکھا کہ نامہ سابق کا جواب تمنے ابھی تک نہین دیا اسقدر تاخیر ہونے سے ہماری بات کی تصدیق ہوتی ہے اور تمہارا ارادہ کچھہ اور معلوم ہوتا ہے مگر خیر کچھہ مضایقہ نہین ہے اب مین کلکتہ سے چینا پٹن کو آتا ہون تم مطلع رہو ہمارے اور تمہارے مابین ضرور جنگ ہوگی اوسکے بعد لارڈ گورنر چار پلٹن لیکر ماہ شعبان مین بمقام مدراس آگیا اوسوقت ٹیپو سلطان نے لارڈ گورنر کے آنے سے مطلع ہو کر بایں مضمون خط لکھا کہ مینے نہ کسی سے سوال و جواب کئے نہ خط لکھا نہ وکیل روانہ کئے نہ جمعیت بلوائی نہ کسی کو اپنے پاس ٹھہرایا یہہ تمہاری سب باتین مجنونون کی طرح ہین خیر اگر تمہارا دل اس بات کو چاہتا ہے تو کیا علاج ہے پھر لارڈ گورنر نے ایک اور خط جنوری کی نوین تاریخ سنہ ۱۷۹۹ع مین لکھا۔

خلاصہ مضمون لارڈ گورنر

تمہین مناسب ہے کہ باہم عہد استوار کرلو اور اپنے غرور اور تکبر سے باز آجاؤ ابھی کچھہ نہین گیا ہے جسوقت ہم فوج کشی کرینگے تو کچھہ فائدہ نہ نکلے گا جلد اسکا جواب روانہ کرو اب انتظار کی مہلت نہین ہے اسکے جواب مین بہی دیر ہوئی تو لارڈ گورنر کی نے مدراس سے ہر چہار طرفکی فوج جمع کرکے سرنگ پٹن کی تسخیر کے لئے جنرل ہارس کو انبوہ کثیر کے ساتھہ روانہ کیا اور حیدرآباد سے بہی کرنل رایٹ اور کرنل ڈالس معہ چار انگریزی پلٹنون کے روانہ ہوئے اور اوسکے بعد جمعیت خاص سے والی حیدرآباد کیطرف سے میر ابو القاسم اور میر عالم بہادر معہ چند نامی سرداروںکے آٹھہ ہزار سوار لیکر اور روشن رائے چھہ انگریزی پلٹنین لیکر کرنل ہارس کی اعانت کے لئے روانہ ہوئے۔ واضح ہو کہ اب اس وقت مین ٹیپو سلطان نے اوس خط کا جواب باین مضمون روانہ کیا کہ مین اس عرصہ مین بارادہ شکار کہین گیا ہوا تہا اس لئے نامہ کے جواب مین دیر ہوگئی اب آپ ڈفٹین صاحب کو بہجوا دیجئے کہ اون کے استصواب رائے سے گفتگو ہوجائیگی اور عہد و پیمان مستحکم ہوگا لارڈ گورنر نے اس جواب کو دیکھہ کر لکہا کہ اب کام ہاتھہ سے نکل گیا اور ہاتھہ کام سے یہہ تمہاری باتین حماقت کی ہین ڈفٹین کا آنا معلوم چونکہ جنرل ہارلس معہ سپاہ اسطرف کو آئے ہوئے ہین جو امر تمکو منظور ہو خواہ صلح خواہ جنگ اونہین سے سوال جواب کرلو پس جمعیت انگریزی جو ہر طرف سے فراہم ہوئی تہی بسرکردگی جنرل مذکور سلطانکی سرحد مین آگئی اور لشکر ظفر پیکر بہی معہ میر ابو القاسم اور میر عالم بہادر کے ملحق ہوا اور جنرل ہارلس نے اوسکو جابجا سرداران انگریزی پر تقسیم کردیا اوس عرصہ مین حملہ حیدری کے بیان کے موافق لارڈ گورنر کا ایک خط مشتمل بر سہ شرائط صادر ہوا۔

قطعہ

ہوئے ملک سے جا وجیہ تیغ جنگ

الیضاً

الیضاً

الیضاً

خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر باسم ٹیپو سلطان مشتمل بر شرائط

فرانسیسونکو جگہہ نہ دینے مین ہمارے اور تمہارے درمیان قول ہوچکا ہے چونکہ وہ ہمارا دشمن ہے اور دشمن کا دوست دشمن ہوتا ہے اور دشمن کا دشمن دوست پس محبت کا طریقہ یہہ ہے کہ ان نو واردآدمیونکو قید کرکے حوالے مخلص کے کرو اور دوسرا امیہ ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کا وکیل تمہارے دربار مین رہا کرے گا اسکو منظور کرو اور تیسرا کوڑیال بندر اور منگلور وغیرہ کے قلعجات جو جہازون کے فرودگاہ مین واقع ہین سرکار انگریزی مین داخل کردو اس صورت سے دونون سرکارونکے مابین خوب اتفاق رہے لکہا ہے کہ ٹیپو سلطان نے اوسوقت یہہ قصد کیا تہا کہ اس تحریر کے موافق عمل درآمد کرون مگر بعض کوتاہ بین اور ناعاقبت اندیشون کے اغوا سے متردد ہوکر سلطان موصوف کا مزاج متغیر ہوگیا اور دو ہفتے تک اوسکا جواب نہ پہونچا۔ اس اثنا مین رمضان شریف کی دوسری تاریخ آگئی اور حسب الحکم لارڈ گورنر کے فلاڈیا اور جنرل برجس وغیرہ رائے کوٹہہ کے مقام پر ٹیپو سلطان نے اوس سے مطلع ہوکر پرینا میر میران اور میر میران ثانی کو معہ فوج سنگین کے انکی مدافعت کے لئے روانہ کیا اس جگہہ اخبار دہندہ کہتا ہے کہ مقابلہ کے وقت جمعیت قدیم جو دونون امرا کے ہمراہ تہی کنارہ کش ہوکر اسیری مین جا کہڑے ہوے صرف سلطانی سپاہ جدید جو اونکے ہمراہ روانہ ہوئی تہی وہی تیار ہوکر اطراف انگل مین جہان جنرل مذکور کا خیمہ تہا جا پہونچے اور اکثر کو تہ تیغ کیا چونکہ دونون امیر مذکور خفیہ طور پر انگریزون سے سازش کئے ہوئے تہے اسلئے سپاہیون کو علانیہ گالیان دین اور اونکو یہہ الزام دیا کہ تم نے جنگ مین

بادنور خورشید جاہ من جسم جاہ
اور نواب مختار الملک بہادر کو سرمایہ بلند پایگی کا

ذکر ... کے بیان مین

بعد از الزام سے شرکت سے رام راو بالا کو گرفتار ہوکر آیا تہا اور اوسکو تارا سنگھ جمعدار نے کہ جوانان پولس کے ساتھ اپنے رام راؤ کے ... پہرہ لگانے جمعدار مذکور کے ... فرصت پاکر بہاگ نکلا اور ... کوٹہ مین جاکر گرفتار ہوا ... لاتے وقت دس کوس بعد ... مین اپنے آپ کو مار کر ہلاک ہوگیا

کیون سبقت کی اور تم سے کس نے کہا تھا پس خود ٹیپو سلطان نے مدافعت کے لئے نکلکر چین پٹن پر خیمہ کیا جنرل صاحب مذکور جو آرہے تھے وو راہ چھوڑ کر بازو سے چلکر جا نجہان پٹن پر آگئے ہرکارون نے جو ٹیپو سلطان کو یہ خبر دی سلطان مذکور بطریق یلغار اپنی جگہہ سے چلکر سرحد گلشن آباد مین آمادہ جنگ ہوا اکثر لشکر کے آدمی جو وفادار تھے سلطانکے ساتھہ آئے اور بعضے سردار یعنی مثل میر صادق قمرالدین خان وغیرہ طرح دے گئے پس فتح انگریزونکی ہوئی اور مورخ جارج نامہ ایسی خبر دیتا ہے کہ اول ۱۷۹۹ء مین جنرل اسٹور صاحب اور ٹیپو سلطان کا آسیہ پر مقابلہ ہوا اور جنرل صاحب بہادر مذکور نے سلطان موصوف کو شکست دی پہر جنرل ہارنس صاحب اور میر عالم بہادر بنگلور سے شہر حاولی پر آئے اور مکرر شار الیہ کو منہدم کرکے نزدیک سرنگ پٹن کے پہونچے اور حملہ حیدری کی گفتگو سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ بعد جنگ سرحد گلشن آباد کے سلطان کو یہہ معلوم ہوا کہ بمبئی سے جمعیت کمک لئے آرہی ہے سلطان موصوف نے اپنی سرکار سے فوج کرارو جرار مقابلہ کے لئے متعین کی اور مکرر جنگ ہوئی اور محمد رضا خان صاحب نے جب لوگونسے مقابلہ کیا اور گولہ سے مارا گیا اسدفعہ انگریز عاجز آئے اور معرکہ سے چلکر کلے کوٹ کیطرف کوچ کیا اور ٹیپو سلطان داخل دارالامانت ہوکر بقول ناظم ایک خط لارڈ گورنر کو لکھا اور جواب نہ پایا اس عرصہ مین جنرل اسٹورل صاحب بہی سرنگ پٹن پر آپہونچا پہر ٹیپو صاحب نے ایک اور نامہ لکھا تب جنرل صاحب نے اوسکا جواب یون لکھا۔

ٹیپو صاحب کے خط کا جواب جنرل ہارنس صاحبکی طرف سے

اگر تم صلح چاہتے ہو تو ہم بہی جنگ نہین چاہتے مگر یہ چاہتے ہین کہ فرانسیسیون کو قلمرو سے نکالدو اور جسقدر کہ ملک تمہارے قبضہ مین اب ہے اس مین سے کچھہ ہمارے سپرد کردو اور تمام قیدیون کو

چھوڑ دو اور اسکے سواے دو کرور روپیہ نقد روانہ کرو و بعد ازان چونکہ سرکار باوقار والی حیدرآباد اور سرکار انگریز باہم
متفق ہین تو وکلا ر سرکارین تمہارے دربار مین علی الدوام رہا کرین گے اگر یہہ سب باتین منظور خاطر ہون تو جلد
چارون بیٹون کو ہمارے دربار مین رخصت کرو اور نہین تو ہم سرپرنگ کو لے لین گے جناب مذکور نے اسکا
کچھہ جواب ندیا اور چپکے ہو رہے پس بموجب اس کلام جنرل ہارس صاحب قلعہ کے پیچھے سے آئے دوسرے
روز انگریزی سوارون نے یورش کر کے اون مورچون کو جو قلعہ کے سامنے بنائے گئے تھے لے لیا اور
حسین علی خان ٹیپو سلطان کا طرفدار اس معرکہ جانستان مین مارا گیا پھر انگریزون نے قلعہ کے غربی طرف
مورچہ لگا کر حصار کو توڑ ڈالا اس ضمن مین ایک مرتبہ اور نامہ و پیغام عمل مین آیا لیکن جب اس سے بھی کچھہ
فائدہ نہ نکلا تو اس فساد عظیم کو غور کرنے سے ٹیپو سلطان نے پریشان ہو کر نکل جانے کا ارادہ کیا لیکن بسبب
ننگ و ناموس اور غیرت و حیا کے اس ارادہ کو فسخ کر کے محل کے گرد خندق کھدوائی اور اوس مین باروت
بھروائی کہ وقت پر آگ لگا دیجاے اور پرنیا میر میران اور پسر قمر الدین خان اور شہزادہ فتح حیدر کو جنگ
کے لئے مقرر کیا اس عرصہ مین بمبئی کی جمعیت بہادر پور کے نواح مین آپہونچی اور میر صادق نے سید غفار
کو جو مہتاب باغ مین جو انگریزی فوجکا راستہ روکے ہوئے تھا بلوا لیا اور دوسرے جوان اوجگہہ مقرر
کئے اس ردوبدل مین افسران انگریزی نے حملہ کر کے اوسکو لے لیا اور قلعہ پر گولہ زن ہوئے اوسوقت
ٹیپو سلطان نے مونسیو موشور کو طلب کر کے کہا اب کیا علاج ہے دشمن قوی سر پر آپہونچا اوسنے عرض کی
کہ مجھے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال آپ زنانہ کو لیکر معہ جمعیت اور خزانہ میانسرا اور خیل ورک
کیطرف چلے جائین یا مجھکو معہ ہمراہیان انکے حوالے کردین جو یہہ فساد رفع ہوجائے ورنہ قلعہ کی پاسبانی
اس فدوی کے اور مونسیو لاسی کے متعلق ہووے ٹیپو سلطان نے فرمایا خیر اگر تمہارے نہ دینے مین

ہماری بکی سب جمعیت تباہ ہوجائے توکچہ پروا نہین ایک روز مرنا ہے خیر رضا بہ قضا اور میر صادق کو بلواکر قلعہ کا حصار موسیو موشور اور موسیو لاسی کے متعلق کرنا چاہا۔ میر مذکور نے ایما کیا کہ فرانسیس اور انگریز لوگ ہم قوم ہین۔ انہین اختیار دینا مناسب نہین ضرور اونکا دخل ہوجائیگا ٹیپو سلطان نے متردد ہوکر ایک آہ پر درد کھینچی اور کہا فتوکلتُ علی اللہ بعد ازان چونکہ تمام ارکان دولت بسبب ٹیپو سلطان کی سفاکی کے اوسکی دولت کے مٹانے اور اوسکے خاندان کے استیصال کی فکر مین تھے اون مین سے کسی نے قلعہ کی دیوار ٹوٹنے تک خبر نہین دی اور آگاہ نہین کیا آخر کار ستائیسوین ذیقعد کو جب معلوم ہوا تو صبح کو دوسرے روز ٹیپو سلطان نے اپنے ہاتھ سے ایک کاغذ لکھکر معین الدین کے حوالے کیا اور سخت تاکید کی کہ آج ہی رات مین بموجب اس نوشتہ کے ہمارا حکم عمل مین آئے مورخ مذکور لکھتا ہے کہ جب معین الدین نے اوسکو کھولکر پڑہا تو قضائے کردگار وہان ایک فراش حرف شناش موجود تھا اوس نے دور سے دیکھا اور رمز سے آگاہ ہوکر میر صادق کو تنبہ کیا اور بولا کہ آج کی رات آپ کو اندہا کرنیکا حکم ہوا ہی خبردار رہنا اس عرصہ مین ایک پہر دن چڑہ گیا اور میر مذکور نے ٹوٹے ہوئے حصار کے پاسبانون کو تنخواہ کے لئے بلواکر مسجد اعلیٰ مین جمع کیا اور ٹیپو سلطان حصار شکستہ کے ملاحظہ کو آیا اور تبرداروں کو حکم دیا کہ اوسکو درست کرین اور فصیل کے اوپر اپنے لئے ایک شامیانہ تیار کرلیا چونکہ وہ تاریخ اٹھائیسوین تھی اور غلام حسین منجم نے اس روز کی نحوست ڈہائی پہر تک کی عرصہ تک بیان کی تھی اس لئے کچھ خیرات کی اور مراجعت کرکے دولت خانہ مین داخل ہوا اس ضمن مین سید غفار نے محاصرین پر حملہ کرکے مارا گیا اتنے مین کسی نے قلعہ پر سفید رومال پھیرا جد اس کے سپاہ انگریزی معہ جنرل برو صاحب کے شکستہ حصار کی طرف سے قلعہ مین داخل ہوگئی اور ہنگامہ مچگیا اس شور و شغب مین ٹیپو سلطان

محل سے نکلکر مورچہ کیطرف روانہ ہوا اور صادق کمک کے حیلہ سے گھوڑے پر سوار ہوکر قلعہ کا دروازہ کھلوا کر پاسبانون کو حراست کے بارہ مین تاکید شدید کرکے باہر نکلا چونکہ اللہ جل شانہ نے جس طرح لوگون کی شکلین مختلف بنائی ہین اسی طرح عقلین بھی مختلف عنایت فرمائی ہین ایک سپاہی نے میر مذکور کا سامنا کرکے کہا افسوس ہے اتنے بڑے سردار کو بلوے مین پھسا کر اپنی جان کو بچائے گیا اور تلوار کا ایک وار کرکے خانہ زین سے زمین پر گرا دیا اور اس طرف ٹیپو سلطان جس دریچہ سے مورچہ کی طرف گئے تھے لوٹتے وقت اوسکو بند پایا لکھا ہے کہ یہ میر صادق کا فعل تھا اور ہرچند کہ ندیم قلعہ دار وہان کھڑا ہوا تھا اوس نے سلطان کو دیکھا مگر کواڑ نہ کھولے اور پیچھے سے لوگون نے آکر سلطان کو گھیر لیا اسوقت سلطان نے تلوار نکالی اور مقابل ہوکر جہانتک ہوسکا لوگون کو مقتول اور مجروح کیا آخر الامر زخمون کی کثرت سے ناتوان ہوکر گر پڑا اور جان نکل گئی۔ فرانسیس لوگ جو محلسرا کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے کچھ عرصہ تک شلک کرتے رہے جسوقت وہ بھی جنگ سے عاجز ہوگئے جنرل بروٹے بموجب روایت چارجنامہ میجر آلان کو پناہ کے لئے روانہ کیا جب اوس نے محلسرا پر پہونچکر ٹیپو سلطان کے دونون فرزندون سے ملاقات کی میجر مذکور کو سلطان کے قتل کی اطلاع نہین تھی اسلئے دریافت کیا کہ ٹیپو سلطان کہان ہے اونکو بھی حال نہین معلوم تھا کہنے لگے ہمکو نہین معلوم ابھی گھوڑے پر سوار ہوکر باہر گئے ہین نکل جانا تو معلوم مارے گئے ہونگے زندہ تو کیا ملین گے لاش ملجائے گی انگریزون نے اول تو اچھی طرح محل مین جستجو کی کہین پتہ نہ لگا جنرل صاحب نے قلعہ دار کو بلوا کر غصہ سے ٹیپو سلطان کو بلوایا اوس نے جب تلاش کی تو معرکہ جنگ مین سلطان کی لاش اوسی وقت کی تازہ پائی انگریز سرہانے آکر کھڑے ہوئے اور نبض پر ہاتھہ رکھہ کے دیکھا نبض کو حرکت نہین تھی فوراً غسل اور دخل مین مصروف ہوے۔ واضح ہو کہ

اس جنگ مین ایک سواسّی آدمی انگریزی فوج سے مارے گئے ازانجملہ تیئس نامی سردار اور چھہ سو بیاسی زخمی جان بلب اور ہندوستانی سپاہیون مین سے ایک سو اُنیس کشتہ اور چار سو چالیس زخمی ہوئے اور ٹیپو سلطان کی طرف سے بحساب قریب تیرہ ہزار سات سو کے قتل ہوئے اور شہر کے اندر اسی ہزار سپاہی تھے اور نو سو انتیس توپین تیار تھین یہہ فتح عظیم اضلاع دکن مین اہالیان دولت سرکار کمپنی کے ہوئے اور مال وخزانہ اور جواہرات بکثرت انگریزون کے ہاتھہ آئے ویسا خزانہ سالہا سال کا جمع کیا ہوا حیدر علی خان کا تلف ہوا اور جمعیت متفرق شہزادہ میر زمان اور محمد کریم شاہ برادر ٹیپو سلطان قید ہوئے اگر ارکان دولت برہی کے درپے تھے تو فی المثل تیشہ ناکامی اپنے ہاتھہ سے اپنے پاؤن پر مارا دوسرے روز بقول صاحب حملہ حیدری کے تمام شہزادون اور قدیم خدمتگارون نے ٹیپو سلطان کا جنازہ بڑے تکلف سے اوٹھا کر لال باغ کے اندر حیدر علی خان کے مقبرہ مین دفن کیا اوسکے بعد انگریزون نے شاہزادون اور کریم شاہ کے محل کو معہ اون کے خدمتگارون کے ویلور کی جانب روانہ کیا اور بہت کچھہ امداد خرچ کے لئے مقرر ہوگیا اور شاہزادہ فتح حیدر جو معہ جمعیت کری گڈہ کے نواح مین تھا یہہ خبر وحشت اثر سنکر چیندا وری کی طرف روانہ ہوا اور اوس نواحکا تمام ملک انگریزون کے قبضہ مین آگیا اور ٹیپو سلطان کی دولت کا اس سال کے آخر مین استیصال ہوگیا میر غلام حسین منجم نے اوسکی یہہ تاریخ کہی

روح قدسی بعرش گفت کہ آہ * نسل حیدر شہید اکبر شد * دیگر ٹیپو بوجہ دین محمد شہید شد * دیگر شمشیر گم شد

بیان تسخیر دہلی وبعض حالات بہرت پور معہ فتح احمد نگر

اوس طرف کے رہنے والونکی زبانی معلوم ہوا ہے کہ پیرون نام فرانسیس سندھیہ کی طرف سے

جو تمام ملک و سپاہ کا مختار تہا کیونکہ اوسکا اقتدار بہت زیادہ ہوگیا تہا اس سے حاکم و محکوم کے مابین رنجش پیدا ہوئی سندہیہ نے اپنے دربار مین کچہہ کلمات نا ملایم اوسکو کہے وہ سنکر آزردہ ہوگیا اور اپنے لشکر کو جو چہہ کمپو تہے اور اسی قدر سوار اوسکی ماتحتی مین تہے اول جابجا بہانہ سے روانہ کردیا اور خفیہ طور پر جنرل لیک سے نامہ و پیام کرکے کلکتہ سے اوسکو دہلی کی تسخیر کے لئے بلایا اور مقابلہ کے وقت آپ تو کنارے ہوگیا مگر جسقدر سپاہ قلعہ کے اندر تہی وہ لڑی اوسوقت اس جمعیت کے افسر نے بادشاہ کو کہلا بہیجا کہ اگر پیر و مرشد کا ہاتہہ سر پر رہے تو فدوی پہر جنرل لیک کو کلکتہ پہونچا سکتا ہے بادشاہ سلامت چونکہ شاہ گوڑا ناظم کے ہاتہہ سے نالان تہے اس لئے طرح دے گئے اور ١٨٠٣ء مین جنرل لیک نے قلعہ لے لیا اور بادشاہ کی ماہواری تنخواہ مقرر کردی اور تمام امرا اور نامور لوگون کے لئے بنا بر تالیف قلوب جاگیرین اور منصب اور خطاب اور مشاہرے مقرر کر دئے اوس کے بعد موافق بیان صاحب جارج نامہ کے ١٨٠٥ء مین لشکر انگریزی بسر کردگے جنرل لیک بہرت پور کی طرف روانہ ہوا واضح ہو کہ بڑی بڑی لڑائیان وہان کے راجہ سے بشرکت نواب میر خان اور ہولکر کے ظہور مین آئین ہر چند کہ انگریز لوگ اس طرف کے لوگون سے لڑتے لڑتے عاجز آگئے مگر برابر حملے کرتے کرتے اون کو بہی تنگ کردیا آخرکار ہولکر شکست کہا کر بہاگا اور وہان کا راجہ رفع نزاع کے لئے جنرل لیک کے پاس آیا اور ملاقات کی اور فیما بین سرکارین ماہ اپریل سنہ حال مین عہد نامہ لکہا گیا اور جنرل لیک نے اپنا بیشتر لشکر آگرہ کو روانہ کیا اور خود بہی منزل مقصود کا قصد کیا اسی عرصہ مین بعض افسرون نے فوجکشی کرکے بالونام سردار سے جو ملہار راو کا طرفدار تہا احمد نگر بہی فتح کرلیا۔

دوسرا باب حکام مرہٹہ کے بیان مین از ابتداے عروج فتح پونا معہ واقعات ناگپور وغیرہ تا عہد نامہ گوالیار

مہارشٹ یعنی مرہٹہ عبارت دیوگیر یعنی قلعہ دولت آباد اور اوسکے اطراف سے ہے اسواسطے کہ یہہ ملک ابتداے آفرینش مین مرہٹہ بن دکن بن ہند کا مقام بود و باش کی جگہہ رہا ہے وہانکے رہنے والون کو مرہٹہ کہتے ہین مرہٹی زبان ایسی جگہہ کے ساتھہ مخصوص ہے زمانہ پیشین مین جب حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے ایران کو فتح کیا اور نوشیروانکی اولاد پراگندہ ہوئی تو اون مین سے ایک شخص ہندوستان مین آکر رفتہ رفتہ اودے پور کا راجہ ہوگیا اور اوس نے اپنا لقب رانا رکھا پرس رام سنگہہ اور باگ سنگہہ اوس کے دو بیٹے تھے رانا کے بعد پرس رام سنگہہ جانشین ہوا اور باگ سنگہہ جلاوطن ہوکر ملک دکن کو چلا آیا جب نربدا کے قریب پہونچا تو راجہ اودنی موہن سردار کا ملازم ہوگیا جب اودنی موہن مرگیا اور اوس نے ایک صغیر بیٹا چھوڑا تو باگ سنگہہ نے کمرہمت باندہ کر اون اطراف کے تمردون اور سرکشونکی پورے طور پر گوشمالی کی اور راہ راست پر لایا اوسوقت سے وہان کے زمیندار اسکو باگ بہونسلہ کہنے لگے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ ہندی زبان مین بہون زمین کو کہتے اور سلہ کانٹے کو کیونکہ یہہ زمیندارون کے دلون مین کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا اسلئے اسکو اس نام سے یاد کرتے تھے بعض مورخین بیان کرتے ہین کہ صحیح لفظ گہونسلہ ہے اور اصل نام اوسکا باگ سنگہہ ہے اور وہ بلاواسطہ رانا کا بیٹا نہین ہے بلکہ اوس کے اور رانا کے درمیان چند واسطے ہین اور گہونسلہ کہنے کی وجہ یہہ ہے کہ اسکا باپ ایک تجارکی

لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا اور بغیر نکاح کے اوس کو گھر مین ڈال لیا تھا اوسکے بطن سے یہہ لڑکا پیدا ہوا
اوس کے باپ نے اپنی قوم کا لحاظ کرکے اس امر کے اظہار کو موجب بدنامی سمجھکر خفیہ طور پر تہہ خانہ
مین اوسکی پرورش کرائی اور جب وہ جوان ہوگیا تو ملک دکن مین آکر قوم مرہٹہ کے ایک بڑے
خاندانکی لڑکی سے جو اپنے تئین راجپوتون مین سے شمار کرتے تھے شادی کرلی اور عزت و امتیاز
حاصل ہوا یہان کے لوگون کو جب حقیقت حال معلوم ہوئی تو وہ اوسکو گھونسلہ کہنے لگے گویا اوسکی
پرورش گھونسلہ مین ہوئی ہے اسکی اولاد کے دو شعبہ ہوئے انڈلیہ اور گھونسلہ الغرض جب
باک سنگہہ گھونسلہ نے جب اُبی موہن کا بیٹا جسکا یہہ کار پرداز تھا جوان ہوگیا تو تمام امورات
مالی و ملکی پر اوسکو مطلع کرکے آپ وہان سے چلدیا اور ملک دکن مین آکر کاشتکاری کا پیشہ اختیار
کیا چند روز کے بعد جادو رائے عرف رکھوجی نے جو لیشمکہہ سرکار دولت آباد نظام شاہ کیطرف
سے تھا اور بارہ ہزار سوار اُس کے ماتحت تھے باک سنگہہ بہونسلہ کو بلاکر نوکر رکھا اور اپنی ڈیوڑہی
کا مختار کیا باک سنگہہ بہونسلہ کے دو بیٹے تھے بالوجی اور منوجی وہ دونون جادو رائے کے صوابدید
سے نظام شاہ کے بارگیرون مین ملازم ہوئے اور بالوجی کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ سیتاجی
اور سرفاجی چونکہ سیتاجی بہت خوبصورت تھا جادو رائے نے اوس کے حسن و جمال کو دیکھکر اپنی
بیٹی جیجا بائی سے اوسکی شادی کردی بیان کیا جاتا ہے کہ سیتاجی نے چند روز کے عرصہ مین نظام شاہ
کے پاس امارت کا مرتبہ حاصل کرلیا اور نظام شاہ کے مرنے کے بعد اوس کے جانشین کا دیوان
مقرر ہوا اوس کے بعد مرزا جگ دیو کی رائے سے بیجاپور کی ملازمت اختیار کی اور بسبب اپنی
لیاقت اور نیز مرزا نذر کو رکے خط الطاف سے نواح پونا مین جاگیر حاصل کی پھر عالمگیر شاہ دہلی کیطرف

رجوع کرکے اعظم خان کوکلتاش کے ذریعہ سے جلوس کے تیسرے سال منصب اور علم اور نقارہ سے امتیاز حاصل کیا پھر وہان سے نکلکر نظام الملک سے ملا اوسکے بعد عادل شاہ کا ملازم ہوا اور پونا کو اپنی جاگیر بناکر آخر کار مرگیا اوسکے تین بیٹے تھے دو بیٹے جیجا بائی دختر جادو رائے کے بطن سے تھے ایک سنبھاجی دوسرا سیواجی سنبھاجی اپنے باپکے روبرو لڑائی مین تیر تفنگ کی ضرب سے مارا گیا اور سیواجی پونا کے بندوبست مین مصروف ہوا اور ایک بیٹا انکوجی لوکا بائی کے بطن سے تہا وہ ملک تنجاور پر قابض و متصرف تہا سیواجی نے عادلشاہ کی سلطنت درہم برہم ہوجانے کے بعد سوای جاگیرات سنبھاجی کے مثل پونا وغیرہ کے کہ اوسکو اپنا وطن مقرر کیا تہا اور نظام شاہی و ابراہیم شاہی سندین موجود تہین بہت کو ملک اضافہ کیا اور شہر ستارہ کو اپنا دار المقر بنایا پھر رفتہ رفتہ اوس کو اسقدر غلبہ ہوا کہ چالیس بادشاہی قلعے اوسکے قبضہ مین اگئے کوکن کا ملک سب لوٹ لیا بلکہ بعض بندر بہی اپنا قبضہ کرلیا اور شہر کی راہزنی کے ساتھہ دریا کی راہزنی بہی اختیار کی حتی کہ کچہہ موضع بادشاہ مرحوم کے بہی قابو مین کرکے لوٹ لئے اوسوقت عالمگیر بادشاہ نے اول راجہ جسونت کو معہ امیر الامرا شائستہ خان صوبہ دار دکن کی گوشمالی کے لئے فرمایا اوس کے بعد جسونت کو طلب کرکے راجہ جے سنگہہ کو اوسکی جگہہ پر نامزد کیا راجہ جے سنگہہ کے آنے کے بعد سیواجی نے اطاعت کو مناسب جانکر صلح کرلی اور امان چاہی اور فرمانبرداریکا اظہار کیا بادشاہ نے اوسکا قصور معاف کرکے اوسکے بیٹے سنبھاجی کو پنجہزاری منصب عنایت فرمایا اور جب سیواجی مرگیا سنبھاجی نے بہی ویسی ہی بے اعتدالیان شروع کین اس وقت پر بادشاہ خود تشریف لائے اور تنبیہہ کی لیکن اس قوم کا استیصال نہوا بلکہ جب بادشاہ کا آخر وقت ہوگیا تو اس امر پر صلح ہوئی کہ سنو روپے کو مین نو روپیے

محصول محالات اورنگ آباد خاندیس برار بیدر وغیرہ سے بطریق سردیس مکہی غنیم کو دیا جاوے۔ لیکن اسکی سند عنایت نہین ہوئی تہی آخر کار سنبہاجی عالمگیر کے غلبہ تسلط سے جلوس کے اکتیسوین سال مارا گیا اور بقول صاحب جارج نامہ کے اپنی زوجہ کے ہاتہہ سے مسموم ہوا اور راجہ ساہو اوس کا بیٹا خطاب اور منصب پاکر اوسکی خدمت مین حاضر رہا پہر شاہ عالم کے وقت مین اولا سو روپے مین دس روپے مقرر ہوکر سند شاہی عنایت ہوئی اوسکے بعد داؤد خان پنی نے جو ذوالفقار خان صوبہ دار کی طرف سے مملکت مذکور کا نائب تہا مرہٹون سے اتفاق کرکے اوسنے ٹہرایا کہ جو کچہہ ملک سے حاصل ہو اوسکے تین حصے سرکار اعلی مین داخل ہون اور علاوہ دسوین حصے کے جو رعایا سے مقرر ہوا تہا ایک حصہ غنیم کو ملا کرے لیکن اسکی سند عطا نہین ہوئی پہر فرخ سیر کے عہد مین امیر الامرا حسن علی خان نے بادشاہ کی مخالفت سے ۱۱۳۵ھ مین راجہ ساہو کو چند شروط مقرر کئے یعنی عدم تخت و تاراج ملک و راہزنی اور پندرہ ہزار سوار نائب کی رکاب مین رکہے صلح کی اور دکن کے چہہ صوبون کی سند معہ وہانکے سردیس مکہی کے لکہکر اپنی مہر کردی اور کوکن وغیرہ اوسکی عوض مین حوالہ کردیا اور بالاجی برہمن بن بشوناتہہ کو اوسکا وکیل مقرر کیا زناردارون کی ترقی کا ابتدا اسی جگہہ سے ہے ہرچند کہ بالاجی مادام الحیات تابعدارون کی طرح اپنے عہدہ پر سرگرم رہا لیکن چند عرصہ مین برہمنون کا اختیار ہوگیا اور مرہٹون کے سردار بالکل معطل ہوگئے۔

ذکر ریاست زناردارن

ناظم جارج نامہ کا بیان ہے سنبہا ابن سیوا لاولد تہا اوسنے اپنی زندگی مین آٹہہ سردار مقرر کئے تہے سنبہا کے مرنے کے بعد اوس کے اقربا مین سے ایک شخص کو جو بالکل بے خبر اور بیہوش تہا

براے نام اوسکا جانشین کرکے آٹھون ارکین دولت نے اختیار سلطنت کو اپنے ہاتھہ مین
لیا اون آٹھون مین ایک برہمن بالاجی راؤ عرف ناناصاحب ساکن کوکن سب سے بڑا سردار تہا
فقط راجہ رام ساہو کی وہ اطاعت کرتا تہا اوسنے اپنا لقب پیشوا مقرر کرکے پونا مین رہنا مقرر
کیا تہا غرض بقول میر عالم بہادر بالاجی راؤ کے بعد جب اوسکا بیٹا باجی راؤ باپ کی جگہہ مقرر ہوا
تو واضح ہو کہ سنہ ۱۱۴۰ ہجری مین خاندولہ خان کے ذریعہ سے مالوہ کا صوبہ دار مقرر ہوا اور
اپنے عہد حکومت مین نواب مغفرت مآب اور نواب شہید طالب ثراہ خوب جنگ کی آخرکار
دریاے نربدا کے کنارے پر محرم کی بارہوین تاریخ سنہ ۱۱۵۳ھ مین بہگندر کی بیماری سے مرگیا
ملہار راؤ ہولکر جس نے سابق مین مالوہ پر چڑہائی کی تہی اور مہادیو راؤ سندھیہ جو باجی راؤ
کے رفیقون مین سے تہے چونکہ زنار دارونکی ریاست مین سے یہہ دونون بڑے نامی افسر
ہوے ہین اور انشاء اللہ تعالی اسکے بعد مفصل حال اون کے خاندان کا بیان کرنے مین آویگا
اور باجی راؤ کے بعد باجی راؤ ثانی اوسکا بیٹا بجاے پدر مقرر ہوا اور سداسیو راؤ عرف پاؤ
ولد چمناجی کا چچازاد بہائی مختار کل مقرر ہوا اس کے کارپردازی کے زمانہ مین جب راجہ
ساہو سنبہا کا جانشین سنہ ۱۱۶۳ھ مین مرگیا چونکہ زنار دار آپ ہی ہو رہے تہے لکہا ہے
کہ بعد ساہو کے اونہون نے اوسکی قوم کے ایک شخص کو براے نام مسند پر بٹہا کر قلعہ ستارہ
کے قلعہ مین قید رکہا اور ریاست کے تمام مہمات ملکی و مالی کلی و جزئی اپنے قبضے مین کرلئے
واضح ہو کہ بالاجی نے نواب امیر الملک اور نواب آصف جاہ بہادر ثانی سے کئی لڑائیان
سخت کین اور بروز شنبہ ذیقعد کی انیسوین تاریخ سنہ ۱۱۷۴ ہجری مین مارا گیا اور

ریاست کا کام مہا چلو راؤ عرف ماد ہو راؤ ابن بالاجی راؤ اور رگناتہہ راؤ عرف رگھوا اوس کے برادر حقیقی کی طرف منتقل ہوا چونکہ تسلط کے وقت ماد ہو راؤ کی عمر تہوڑی تہی اس لیے رگناتہہ راؤ نے رعایا پر حکم احکام جاری کئے اور سب نے اوسکی اطاعت قبول کی پہر سنہ ۱۱۷۷ھ مین ماد ہو راؤ نے فوج عظیم بسر کردگی گوپال راؤ ہری اور بابو راؤ پھڑنویس حیدر علی خان کے مقابلہ پر روانہ کی حیدر علی خان نے مطلع ہو کر فیض اللہ خان کو مدافعت کے لئے مقرر کیا اور سخت لڑائی ہونے کے بعد مرہٹوں کی شکست ہوئی اوسکے بعد ماد ہو راؤ اور رگناتہہ راؤ معہ نامی سرداروں کے مثل ترنبک ماما اور بابو نانک اور مار و شنکر وغیرہ کے حیدر علی خان سے جنگ کے لئے تیار ہوئے اور اکثر قلعے فتح کر لئے اوس وقت حیدر علی خان نے شکست پا کر سرنگ پٹن کی طرف مراجعت کی اور بروج وغیرہ کا استحکام کر کے مصالحت کی درخواست کی سوال و جواب کے بعد بموجب راضی طرفین حیدر علی خان نے تیس ۳۰ لاکھ روپیہ نقد دیا اور ممالک مفتوحہ کے لئے مقامات سے دست بردار ہو کر نزاع کو رفع کیا۔ پہر جب ماد ہو راؤ ہوشیار ہو گیا تو اپنے چچا رگناتہہ راؤ کو جو مختار کل رہتا تہا زیر کر کے خود حاکم مستقل ہوا اور پنڈت پردہان اپنا لقب مقرر کیا۔ واضح ہو کہ باجی راؤ اور مورو پھڑنویس اور ہری پنڈت اور بابو سکارام اور ماد ہو آپا اور ترنبک ماما اور انند راؤ یہہ سب ماد ہو راؤ پنڈت پردہان کے ارکین دولت ہین سنہ ۱۱۸۶ھ مین ماد ہو راؤ نے اجل طبعی سے انتقال کیا اور اوسکا چہوٹا بہائی نارائن راؤ اٹھارہ برس کی عمر مین اوسکا جانشین ہوا اوس نے اپنی و تین رگناتہہ راؤ کا خوب قافیہ تنگ کیا پس رگناتہہ راؤ نے خفیہ طور پر نارائن راؤ کے ارکین سے سازش کر کے ایک سال کے اندر

حاضر رہتے ہیں اور اقتدار الملک بہادر ... اور نور خورشید جاہ بہادر اور حشمت الدولہ بہادر آپکے اور نور و نور کے دو اقتدار رہتے ہیں اور عمدۃ الملک بہادر اجیکی خدمت میں الملک بہادر اپنے والد ماجد کی خدمت میں معہ خورشید جاہ بہادر قبلہ جہان و جہانیان کے آستانہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ تیسری تاریخ ماہ مذکور کو ... رباعی ... کی خدمت میں گذرانی

قطعہ

نور و نور ... کیا الطاف ... عید رمضان ہے
سرور ہر اقلیم میں ... جوان ہے
... سلامت رہین دائم
شمس الامرا آپ ... زبان ہے
باعزت و اقبال یہی ورد زبان ہے

یہ چوتھی تاریخ کو خدا سے ... چہارشنبہ کی ... فضل و کرم ... ابر خوب ... امیر کبیر ... بہادر نے بہی ... شوال سے ... مین گذرانی ... حکیم احمد علی کے ... کا علاج

ذکر علالت ... کے بیان مین

قطعہ

کی علالت ... شروع ہوا چند روز تک انکا علاج ہوتا رہا مگر کچھ افاقہ نہ معلوم ہوا تو انکا علاج موقوف کر کے دو روز تک طبیعت پر قناعت کی پہر تیرہوین سے کوٹھی رزیڈنسی کے ڈاکٹر ... صاحب کا علاج شروع ہوا پندرہوین تاریخ کو پہر بہر شب کے گذرنے کے وقت تقریب سالگرہ کی بہی ادا ہوئی اور نصف شب سے پہر واجد علی ... رجوع کیا گیا اور سولہوین شب کو ... سے آثار مندرہ نظر آئے ستر ہوین کو ... نجم امیون کو اندر بلوا کر اون سے سلام کو دیا اور اٹھارہوین کو باہر نکلکر پلنگ ... سابق کرسی پر بیٹھے سب اور سب کا سلام لیا اور انیسوین کو تو بیہوش ہو گئے ... اقتدار الملک بہادر جو ... روز واسطے تیمار داری و خدمت کے حاضر رہا کرتے تہے مایوس ہو کر اپنے محل سکونت گاہ کو چلے آئے ... آخر شب مین اس عالم فانی سے رخصت ہوئے اسوقت تک ۵۹ سال اور ۲۲ روز کی عمر پائی تہی انا للہ و

سلطان یار جنگ ارادت جنگ تہور جنگ
میر فتح جنگ شمشیر الدولہ جانباز جنگ
اعز الدولہ منصور الدولہ کرار جنگ قدرت جنگ
قادر الدولہ دلاور الدولہ اعتصام الدولہ
کی نماز جنازہ کی ہوئی ہمراہ تمام امرا
سے آنکے بعد نماز جمعہ کے جناب مرحوم
ایک شور و غل ہجوم خلایق کا تھا مکہ مسجد مین
کرکے چونا کی بناکر تابوت کو لیکے چلے
تیاری شروع ہوئی دوپہر کے وقت غسل
بعد برآمد ہونے آفتاب کے بہیون تاریخ
صبح تک قرآن خوانی ہی

عمر بن عوض خان بہادر عرب سیف الدولہ
مدبر جنگ عبداللہ بن علی خان بہادر
عرب سلطان نواز جنگ بہادر عرب رستم جنگ
عرب مقتدم الدولہ غالب جنگ عرب علاقہ
دیوانی سلم جنگ عرب احمد جنگ عرب
داود خان بہادر ابن شاہ نواز الدولہ
اکبر اولاد خاندان نواب کرنل جمعدار
پیشے سے اسماعیل علی خان میر عبدالعلی پسران

دلاور نواز جنگ غلام غوث خان غلام رسول خان
سید یوسف کریم بیگ کے پوتے غلام علی خان
اور میر نصا صاحب کے بیٹے نصیر الدین بالاداد
اور یہاجون مین سے راجہ بہادر نایک بخش
اور رام بخش بہادر کے بیٹے اور راجہ
راے رایان اور راجہ اندر جیت اور راجہ
اندر جیت کے پوتے راجہ گوپال راو اور
تمام منصبدار تین گشت مین سب لوگ

سنہ ۱۱۸۷ھ مین عین حالت شباب مین قتل کروادیا اور خود پیشوا ہوا چونکہ نارائن راؤ بلاقصور مارا گیا تھا اور سرداران مرہٹہ اسکی حکومت سے ناراض تھے اس لیئے اکثر لوگ مقتول کا بدلہ لینے کے لیئے آمادہ ہوئے رگناتھ راؤ نے جب اپنے اندر مقاومت کی طاقت نہین دیکھی تو یہ ترکیب کی کہ فوراً کئی لاکھ روپیہ حیدر علی خان نایک سے لیکر قلعہ دھارور اور سروا وغیرہ کا بتیس لاکھ روپیہ سال مین ٹھیکہ دیکر اوسکے حوالے کردیا اور تحریر کرکے اپنی مہر کردی اور خود سامان سفر کرکے والاجاہ کی طرف انگریزون کی پناہ مین چلا گیا پس انگریز اور مرہٹون مین بسبب اسکے اعانت دینے کے نزاع پیدا ہوا چنانچہ راقم نے اوسکی تفصیل دفتر دوم مین بموجب حدیقہ عالم کے بیان کیا ہے جس کے مصنف میر عالم بہادر ہین وہ ان تمام لڑائیون مین ہمراہ رکاب نصرت انتساب شریک رہے ہین معہذا صاحب جارج نامہ نے بھی جو بیان یہان کیا ہے اوسکو دوبارہ بیان کیا جاتا ہے ہر چند کہ مضمون وہی ہے لیکن سیاق عبارت کا فرق ہے اور چونکہ وہان اہل اسلام کے حالات مندرج ہین اس لیئے سنوات ہجری سے بیان کیا ہے اور یہان اہل فرنگ کے حالات ہیں اسلیئے سنوات عیسوی کا لحاظ رکھا چونکہ جدول فہرست مین دونون سنہ لکھے گئے ہین اسلیئے ناظرین کی معرفت کے واسطے ہر جگہ تطابق کی ضرورت نہین سمجھی گئی مگر تاہم کہین کہین تطابق بیان کیا ہے۔

ذکر جنگ ہاے انگریزی بعض سرداران قوم مرہٹہ بسبب اعانت رگناتھ راؤ بموجب جارج نامہ تا وفات رگناتھ راؤ

چونکہ انگریز لوگ مرہٹون سے لڑنے کے لیئے مدت سے بہانہ ڈھونڈ رہے تھے رگناتھ راؤ

کے آنے کو بہت غنیمت سمجھا اور اوسکی اعانت کا الزام رکھکر آمادہ جنگ ہوئے اور کونسل کرکے
اوسنے نامہ وپیغام کے بعد کرنل ڈوربرن کو معہ سپاہ سرونج کیطرف روانہ کیا کرنل مذکور نے
وہان پہونچکر شہر وحصار کا محاصرہ کرلیا لکھا ہے کہ ہنگام جنگ ہرچند کہ اون لوگون نے جرأت
کرکے کرنل ڈوربرن کو مار لیا لیکن اور سرداران سپاہ انگریزی نے حملہ کرکے شہر کو فتح کرلیا او
وہان سے شاستی کی جانب جو بمبئی کے قریب ہے رخ کیا جزیرۂ مذکور کو مرہٹون کے قبضہ سے
نکالکر چھوڑا تھا اس ضمن مین تین سردار جو ہندوستان کے بندوبست کے لئے انگلینڈ کی طرف سے
سنہ ۱۷۷۴ء مین وارد کلکتہ ہوئے تھے اونکو رگھو کی کمک کرنے اور مرہٹون کے ساتھہ جنگ
کے ساتھہ پیش آنا نامناسب معلوم ہوا اور اپنی قوم کے سردار کو اس امر سے منع کیا اور کرنل
اپٹن بنابر صلح روانہ ہوئے اور پانچ مہینہ مین خشکی کے راستہ سے پونا کو پہونچا اس عرصہ مین
یہان نارائن راؤ کی بیوا کے جو اوسکے قتل کے وقت حاملہ تھی لڑکا پیدا ہوا ارکین دولت
مرہٹہ نے اس طفل شیرخوار کو اپنا سردار فرض کرکے پیشوا اوسکا لقب رکھا اور سکارام پنڈت
اور نانا پھڑنویس اوسکے پر وہان مقرر ہوئے تھے کرنل اپٹن نے اون سے ملاقات کی اور
صلح کی گفتگو درپیش کی اور اس امر پر صلح قرار پائی کہ مرہٹہ بھڑوچ اور شاستی انگریزون کو دیدے
اور بابت جنگ کے دس لاکھ روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کردے اور کچھہ سالانہ بنابر کفاف
رگھو کے لئے مقرر کیا جاے پس حسب قرارداد عمل مین آیا اور صلح ہوگئی لیکن رگھو نے نہ مانا اور
نیز پونا کو نہین روانہ ہوا بلکہ بمبئی مین قیام کا سامان کیا پھر ایک گروہ کے لوگ اہل پونا سے
خفیہ طور سے رگھو کے ساتھہ نامہ وپیام رکھتے تھے وہ لوگ پونا مین فساد کرنے لگے مرہٹون نے

تتمہ پچھلے زمانہ کے بیان مین

سمجھا کہ یہہ فتنہ انگریزون کی طرف سے ہے اسکو رفع کرنا چاہیے اور عہد سابق کو توڑکر پھر از سر نو
عہد کیا اوس عرصہ مین بمبئی جب مرہٹون کے قبضہ مین تھا انگریزون نے مانگ لیا اور دریا
کے کنارے پر اپنی دکانین لگا دین مرہٹون نے سمجھا کہ بمبئی مین رگھو کا رہنا مناسب نہین ہے
اور خیال کیا کہ اوسکے وہان رہنے سے بمبئی مین ہمارے انگریزون کے درمیان چپقلش رہے گی
چارناچار پچاس ہزار روپے سال دینے شروع کئے چونکہ اوسکو پونا مین آنے سے انکار تھا
شہر بنارس جو ہندوؤن کی پرستش گاہ ہے اوسنے اپنی سکونت کے لئے لکھہ بھیجا انگریزون
نے اس بات کو ناپسند کیا اور صلح کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور جنگ کا سامان تیار ہوا ماہ اپریل ۱۷۷۸ء
مین کلکتہ کے سپہ سالار نے کرنل سیلی کو ساٹھہ ہزار فوج دیکر الہ آباد سے رخصت کیا لکھا ہے کہ جب
کالپی سے گذر کر بندیلکھنڈ کو پہونچا ہے وہان ایک شہر ماوہ کا محاصرہ کیا اور اوس مین کرنل مذکور
مارا گیا اور اوسکی بجائے گوڈرڈ بنگالے سے روانہ ہوا اور بمبئی سے کرنل اکرتن رگھو کو ساتھہ لیکر
معہ سپاہ جرار پونا کو روانہ ہوا اور وہ ۱۷۷۹ء مین کھنڈولے سے کوچ کرکے جنگ مین مصروف
ہوا اور خوب لڑائی ہوئی آخر کار مرہٹے غالب آئے اور ساتھہ ہزار آدمی پیادہ سوار انگریزی فوج کے
مارے گئے اکرتن نے پریشان ہوکر صلح کا پیام بھیجا اور یہہ بھی کہا کہ ہم بشرط صلح بھڑوچ اور شاستی
معہ رگھو کے تمکو واپس کرتے ہین مرہٹون نے بھی منظور کیا پس انگریزون نے مندہاجی سندھیہ
کے سپرد کیا اور صلح ہوگئی اسی ضمن مین گوڈرڈ جو بجائے کرنل کی لی کے روانہ ہوا تھا حسن آباد
مین آگیا اور وہان سے برار کے راجہ کو اس مہم مین شریک ہونے کے لئے لکھا اوسنے قبول
نہین کیا پس گوڈرڈ برہان پور مین داخل ہوکر پونا کو جانے والا تھا تو اوسی مقام پر اکرتن کا خط مشتمل

یہہ مضمون صلاح مذکور پہونچا کوڈروڈ اوسکے مضمون سے آگاہ ہوکر بندر سورت کو لوٹ گیا اسکے بعد رگہوبا پاسبانون کی سازش سے سندہیہ سے نکل گیا اور بندر سورت مین پہونچکر کوڈروڈ سے ملا اور اپنی کاربراری کے واسطے بہت کچہہ اقرار کئے اور عہد وپیمان کرکر کوڈروڈ کو اپنا معین بنایا واضح ہو کہ اب صلاح گذشتہ درہم برہم ہوگئی چونکہ ان روزون مرہٹون نے حیدر علی خان سے صلح کرلی تہی اور نواب نظام الملک سے بہی اتفاق بہم پہونچایا تہا اور نجف خان امیر کبیر ہند سے بہی آشتی پیدا کی تہی اس لئے انگریزون سے لڑائی کے لئے سب بالاتفاق راضی ہوئے اور چارون طرف سے یورش کا طومار باندہنا چاہا اور یہہ تجویز کی کہ مونداجی بہونسلہ بنگالہ کی طرف روانہ ہو اور نواب میر نظام علی خان معہ حیدر علی خان کے کرناٹک مین رہے کرنل کوڈروڈ نے معہ سپاہ بندر سورت سے چلکر اور گجرات کی سرحد مین پہونچکر مرہٹون کے بعض مقامات مسخر کرلئے اور پہر بندر سورت کو واپس ہوگیا اور ہولکر اور سندہیہ جو فوج سنگین لیکر کوڈروڈ کے مقابلہ کو نکلے تہے انہون نے واپسی کی خبر سنکر سورت بمبئی کا قصد کیا لکہا ہے کہ وہان پہونچنے کے بعد کرنل مذکور سے سخت لڑائی ہوئی طرفین کے آدمی بکثرت مارے گئے ہرچند کہ اس دفعہ پلہ برابر رہا لیکن پہر کپتان کمنٹل نے جو رسد وغلہ کے لئے پانچ ہزار سوار سے مامور تہا مقابلہ کرکے مرہٹون کو منہزم کیا اب اس کے متصل حسب الایماء کوڈروڈ کی لفٹنٹ والس نے ایک ہزار سوار اور ایک ہزار پیادہ سے لشکر سندہیہ پر چہاپہ مارکر نقصان پہونچایا اسی ضمن مین میجر پہیم نے فوج کشی کرکے گوالیار کا قلعہ لے لیا اوسکے بعد ۱۷۸۱ء مین باستصواب کرنل نیب روافسران انگریزون اور سندہیہ مین صلح ہوگئی اور یہہ عہد ٹہرا کہ

شاستی اور بہوریج پر انگریزون کا قبضہ رہے اور بس ہی رگہو کے علاقہ مین ہو جاسے آخر کار رگہو نے بہی چار ناچار اس بات کو قبول کیا اور ہولکر سندہیہ کے علاقہ مین جو سرزمین ہے وہان کا قیام اختیار کرکے اونکے ہمراہ ہوا قضارا کردگار اس صلح کو کچہہ عرصہ نہین گذرا تہا کہ اسی سال مین رگناتہہ راو عرف رگہو کا انتقال ہوگیا اور قصہ طے ہوا اوسکے بعد سرداران مرہٹہ اور انگریزون کے باہم بہت روزون صلح رہی کوئی مناقشہ درپیش نہین ہوا بلکہ ٹیپو سلطان کی مہم مین جب میسور کی صلح اور جنگ مین ایک دوسرے کا شریک حال تہا چنانچہ بیان کیا گیا لیکن زمانہ کا حال نیرنگ رنگ ہے پہر کبہی مرتبہ لڑائی ہوئی حتی کہ پیشوا کی ریاست تباہ ہوگئی چنانچہ ان لڑائیون کا حال پیشوا اور بہونسلہ اور ہولکر اور سندہیہ سے مفصل بیان کیا جاتا ہے لیکن ربط قایم کرنے کے لئے مرہٹونکی ریاست کا حال بیان کرنا بہی منجملہ ضروریات کے ہے اب نامہ نگار اوسکی طرف رجوع کرتا ہے مخفی نرہے کہ یہانسے آخر تک جو باتین حدیقہ عالم اور تزک آصفیہ مین کہ یہہ دونون کتابین راقم کا ماخذ ہین نہین پائین مطلب فوت نہونے کی غرض سے نوشتہ جات سے انتخاب کرکے اس کتاب مین داخل کردی گیئن اور بعض حالات بالکل کہین نہین لکہے دیکہے وہ حالات عمر رسیدہ لوگون کے زبانی جو دربار عالی کے حاضرین مین سے تہے اور اپنے آپ کو اون حالات مین شریک بیان کرتے تہے سنکر لکہدیا ہے تبہ نہ باقی رہنے کے لئے حالات درج کردئے اور دروغ برگردن راوی ہے مین اوس سے بری الذمہ ہون مہذا جو حالات لکہنے مین آتے ہین وہ اون الفاظ سے جو اوسپر دلالت کرتے ہین سمجہہ مین آجاتے ہین اور جو حالات سننے کے متعلق ہین وہ اوس کلام سے سمجہہ مین آسکتے ہین جسمین اون حالات کی طرف ایما پایا جاوے اس سے روایت کا قوت وضعف ناظرین کو

معلوم ہوسکتا ہے - آمدم برسر مطلب -

ذکر سوائی مادہو راو کا اور اوس کے بعد بڑی بڑی کشمکش سے مسند پیشوائی پر مسلط ہونا سوائی باجی راو کا تا انتقال نانا پھڑنویس معہ دیگر وقائع مکاتیب غیر معارفہ سے

جب رگناتھ راو کے وجود سے زمانہ خالی ہوا تو بالاجی راو عرف نانا پھڑنویس کو دولت مرہٹہ کی کچھ اختیارات حاصل ہوئے اور ریاست مذکور بلا دغدغہ بالاستقلال سوائے مادہو راو ابن نارائن راو طفل ہفت سالہ کیطرف منسوب ہوئی اور اوسکا لقب پنڈت قرار پایا لکھا ہے کہ جب وہ جوان ہوا اور سن شعور اور تمیز کو پہونچا تو ارکین دولت نے رسم جلوس کے لئے تاریخ مقرر کی اور گدی پر بٹھلانے کے لئے صاحب زادہ بہادر کی استدعا کی اجازت لیکر حیدر آباد سے روانہ ہوے اور سوائے مادہو راو کو اپنے ہاتھ سے بٹھلایا اور نانا پھڑنویس اوسکا کارپرداز ہوا واضح ہو کہ دیوان مذکور بہت سنجیدہ اور فہیم تھا ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ اسنے مادہو راو کی ریاست کو بہت رونق دی اور قریب تین لاکھ پیادہ کے لشکر تیار کیا اور بندگان عالی اور افسران انگریزی سے بہت موافقت پیدا کی منجملہ اوسکی کارپردازیوں کے ایک یہہ ہے کہ سنہ ۱۱۹۹ھ مین جب ٹیپو سلطان والی کرناٹک دسرے رنگ پٹن نے قلمرو کے اندر اپنے نام کا خطبہ اور سکہ کرکے اس بات کی خواہش کی کہ دوسرے ملک مین بھی ایسا ہی کرون خصوصاً مرہٹونکے ملک مین اور ٹیپو سلطان کو ہمیشہ اہل فرنگ سے فساد رہتا تھا اور بادشاہ سلامت کی خدمت مین بھی گستاخ تھا چونکہ اسی عرصہ مین حضرت ظل سبحانی

ٹیپو سلطان کی گوشمالی کے لیے برآمد ہوئے اور انگریزی فوج بہی مشیر الملک مدار المہام اور میر عالم بہادر وکیل کی رائے سے ٹیپو سلطان کی سرحد پر آپہونچے سپاہ مرہٹے مین سے قریب ستر ہزار سوار جرار کے سوائے مادہوراؤ کے ساتھہ ہوئے اوسکے بعد حضرت ظل سبحانی اور پیشوائے بت پرست مین عرصہ بازار جنگ گرم ہوا اور طرفین کے لوگون مین سے کچھہ زخمی ہوئے اور کچھہ کام آئے۔

بندگان عالی اور سوائی مادہوراؤ کے مقام کہرلہ پر جنگ کا بیان سنہ ۱۲۰۸ھ مطابق سنہ ۱۷۹۴ع کے

مشیر الملک نے چاہا جو ملک حضرت سرکار گردون اساس کا بہاؤ کے وقت سے مرہٹون کے تصرف مین ہے واپس ہوجائے بلکہ سرنوبت پنڈت کے استیصال کا ارادہ کرکے حضور عالی پر عرض کیا خود بدولت نے دیوان کے ترغیب دینے سے بلدہ سے رونق افزا ہوکر قصبہ بیجر مین چہاؤنی ڈالدی اسی ضمن مین مہادیوجی سندہیہ بہی جو سلطان دہلی کا وزیر تہا ہندوستان سے پونا مین آیا اور آتے ہی اجل طبعی سے مرگیا اور بعض بیان کرتے ہین کہ اوسکو زہر دیا گیا اور وہ خفیہ طور پر مشیر الملک کے ساتھہ متفق تہا واللہ اعلم اسکے فوت ہوجانے کے بعد دولت راؤ جانشین اوسکا لشکر پیشوا کے سردارونکا شریک ہوا پس قضا را کردگار مشیر الملک کی تدبیر برہم ہوگئی اوسکے بعد سوائے مادہوراؤ جو ابتدائے عمر سے سرکار دولت مدار کا مرہون منت تہا احسانات سابق کو فراموش کرکے معہ اپنے سرداران لشکر کے مثل نکوجی ہولکر اور دولت راؤ سندہیہ اور پرس رام بہاؤ اور رگہوجی بہونسلہ وغیرہ قریب تین لاکہہ سوار پیادہ کے سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق سنہ ۱۷۹۵ع کے نکلا اور بادشاہ سلامت بہی مشیر الملک کی رائے سے ایک لاکہہ تیس ۳۰ ہزار سوار ہمراہ رکاب

بیدر سے نکلکر کھرلہ کے اطراف مین آئے اور ارادہ تہا کہ اسباب زائد پرینڈہ کے قلعہ مین رکھکر پونا پر حملہ کرین اور پیشتر کی طرح اوسکو پامال کردین اس اثنا رمین شعبان کی اٹھارہوین تاریخ جمعہ کے روز عین کوچ مین مرہٹون کی فوج نمودار ہوئی مظفر الملک اسد علی خان بہادر اور رائز در الدولہ میوسی ریمون فرانسیس سے جو منقلا پر تہے مقابلہ ہوگیا لکہا ہے کہ ایک پہر تک خوب جنگ ہوئی اسد علیخان بہادر نے خوب جوانمردی دکہلائی لڑائی ہورہی تہی کہ آفتاب غروب ہوا اس رات کی تاریکی مین بادشاہ سلامت بغیر روشنی کے کھرلہ کی طرف آگئے اور اہل کفر اپنی جگہہ پر قایم رہے منیر الملک بہادر نے پہلے سے جاکر قلعہ کے بروج اور دروازہ پر بڑی بڑی مہتابیان روشن کرادین تاکہ اہل لشکر کو قلعہ کی سمت معلوم ہو لکہا ہے کہ قلعہ وہان سے چہہ کوس تہا اسقدر مسافت تمام رات مین طے ہوئی خود بدولت صبح کے وقت تشریف لائے وہان معاندین نے آکر محاصرہ کرلیا اور بائیس روز تک شور وغوغا مچا رہا پہر صلح کی گفتگو درپیش ہوئی مرہٹون نے کچہہ ملک اور تین کرور روپیہ نقد اور مشیر الملک کو جو اس جنگ کے بانی تہے طلب کیا خود بدولت نے اوسکو قبول فرمایا اور جنگ موقوف ہوئی پس حضرت موصوف کو ہاتہی پر سوار کرا کے روانہ کیا اور روسار مرہٹہ اپنی قیام وخرگاہ سے اونکے استقبال کے لئے آئے اور بعد ملاقات تعظیم کے ساتہہ ہاتہی پر بٹہلا کر لشکر مین لے گئے اور نظر بند رکہا اوسکے بعد خود بدولت نے پینتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ کا ملک صوبہ خجستہ بنیاد اور محالات پایان گہاٹ اور اندور بودن سرکار ناندیر صوبہ محمد آباد بیدر یہ سب مرہٹون کے قبضہ مین دیا اور نقدی کے بارے مین وعدہ کرکے قلعہ مذکور سے حیدر آباد کو روانہ ہوئے اور فوج مرہٹہ مشیر الملک کو ہمراہ لیکر پونا کو واپس چلی گئی اوس کے بعد سنہ ۱۲۱۲ھ

سطابق ۱۲۱۰ء کے سوائی مادہوراؤ ایک دن پتنگ اوڑانے کے لیے کہڑا ہوا قضارا کر وگار اوپر دیکھتے دیکھتے نیچے کی طرف اوترنا چاہا وہ لب بام سے نیچے گر پڑا اور طرفہ یہہ ہے کہ بالے خانہ کے نیچے حوض تہا مادہوراؤ کے پہلو مین ایک گلدستہ ایسا لگا کہ اوسکے جگر پر صدمہ پہونچا اور وہین ٹہنڈا ہو گیا اس کے مرنے سے پونا کی ریاست مین خلل واقع ہوا اور سرداران مرہٹہ مین اختلاف پڑا کس کو جانشین کرنا چاہیے بعض معتبر لوگونکی زبانی جو وہان مشیر الملک کے ہمراہ تہے معلوم ہوا ہے کہ سوائی مادہوراؤ کی بی بی جب وہ اوپر سے گرا ہے حاملہ تہی نانا پہڑنویس نے چاہا کہ بعد تولد اس بچے کو جانشین کرے باباجی راؤ اور چمنا آپا اور امرت راؤ پسران رگناتہہ راؤ جو اوسوقت پونا گڈہ کے قلعہ مین مقید تہے اون تینون مین سے امرت راؤ کو منتخب کر کے ریاست پر بٹہلا دیا دولت راؤ سندہیہ نے اسکو نامنظور کیا اور پرس رام بہاؤ کی شرکت سے باجی راؤ پسر کلان رگناتہہ راؤ کو تفویض ریاست کے لیے قلعہ سے نکال لایا اور بعض جگہہ لکہا ہے کہ نانا پہڑنویس کو ایسا تنگ کیا کہ وہ اپنے ارادہ سے باز آکر کوکن کو معہ جمعیت انگریزونکی پناہ مین چلا گیا دولت راؤ مذکور باجی راؤ کے جلوس کے لیے ساعت مختار کا منتظر تہا کہ وفعتہ پرس رام بہاؤ اور باجی راؤ کو باہم رنجش ہو گئی پرس رام نے اوسکی رفاقت سے کنارہ کش ہو کر اس بات کا قصد کیا کہ نانا پہڑنویس کو کوکن سے بلا کر امرت راؤ کو حسب تدبیر سابق قایم کرے مشیر الملک بہادر بہی مرہٹونکی صلاح مین شریک ہوئے اور پرس رام اور امرت راؤ کو بتدبیر شائستہ اسیر پنجۂ تقدیر کیا اور مدار المہامی کی شرط سے نانا پہڑنویس کو نامہ و پیام پہونچا کر باجی راؤ کی سلطنت پر رضامند کیا اور وہان سے بلا کر اپنے ساتہہ لے گیا اور نذر دلوائی جب تصفیہ تمام ہو گیا تو باجی راؤ پونا کی مسند ریاست پر

مقرر ہوا اور اراکین دولت نے اوسکی اطاعت قبول کی سندہیہ نے بہی اوسکو تسلیم کیا پس مشیر الملک پینتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ کا ملک سردار دولت مدار کا جو مرہٹون کے قبضہ مین چلا گیا تہا اوسکی گذاشت لیکر معہ موقوفی چوتہہ صوبہ بیدر رخصت حاصل کی اور سب سے تاف کرکے حسن تدبیر کے ساتہہ جمعیت سرکاری کے ہمراہ جو لینے کے لئے گئی تہی اور محمد سبحان خان بہادر بہی ساتہہ تہے حیدرآباد کو روانہ ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا چند عرصہ کے بعد نانا پہڑنویس مرگیا اور سندہیہ جو بڑلہ فوج کثیر اور باقاعدہ رکہتا تہا اور پیشوا کے ملازمون مین سے تہا پیشوا اوس کے قابو مین آگیا اور محکوم کا حکم حاکم پر جاری ہوگیا اب ہم چارج نامہ کے مضمون کی طرف رجوع کرتے ہین

ذکر ریاست باجی راؤ اور محی آباد پونا اور ناگپور مین انگریزونکی کوٹہیان بنانے کا حال

واضح ہو کہ نانا پہڑنویس مختار کار ریاست مرہٹہ کے مرجانے کے بعد ہولکر کو سندہیہ کے اقتدار پر حسد پیدا ہوا اور بنا بر نزاع جمعیت فراہم کرکے پونا کی طرف روانہ ہوا تا کہ پیشوا کو قابو مین لاوے باجی راؤ کو اوٹہا کر امرت راؤ کو بٹہاوے اور سندہیہ کو کسی صورت سے تباہ کردے باجیراؤ پیشوا نے سندہیہ سے اعانت لیکر ہولکر سے مقابلہ کیا اور جنگ عظیم کے بعد شکست کہا کر مہار کے قلعہ مین پناہ لی ہولکر نے اس فتح سے شادان اور فرحان پونا مین آکر باتفاق سرداران مرہٹہ امرت راؤ برادر باجیراؤ کو مسند نشین کیا باجیراؤ نے کرنیل کلوس کو جو سردار کمپنی کیطرف سے پونا کی وکالت پر مامور تہا اس مضمون کا رقعہ لکہا کہ تم میرے ساتہہ رہو اور میری اعانت کرو مین بعد دفع غنیم کے بیس ۲۰ لاکہہ روپے سالانہ خرچ سپاہ کے لئے دیا کرونگا کرنیل مذکور نے قبول کیا اور عہد نامہ لکہا گیا

باجیراؤ نے اوسپر اپنی مہر کردی کرنیل نے اوسکو جنرل ولزلی لارڈ گورنر کلکتہ کے پاس بہجوا دیا لارڈ گورنر نے اوسکو دیکہہ کر کرنیل کلوس کو بنائے اتحاد قایم کرنے کی غرض سے سندہیہ کے پاس بہیجا ہولکر نے یہہ حال دیکہہ کر امرت راؤ کے اتفاق سے کرنیل کو باین مضمون نامہ لکہا کہ ہمکو لڑنا منظور نہین ہے ہمارے اور سندہیہ کے مابین اگر تم درمیان ہوکر فیصلہ کردو تو تمہاری نیک نامی کا باعث ہوگا اس عرصہ مین باجیراؤ مشیر الملک کی صلاح سے قلعہ مہار سے نکلکر بسی کو آیا کرنیل کلوس بہی پونا سے چلکر بندر بمبئی مین آیا تا کہ باجیراؤ سے عہد پختہ کرکے امرت راؤ کو اوٹہا دیا جاوے اور یہہ اس مضمون کا عہد نامہ لکہا گیا۔

خلاصہ مضمون عہد نامہ باجی راؤ و افسران انگریزی

افسران انگریز باجیراؤ کے معاون و مددگار رہین اور چہہ ہزار کی جمعیت اوسکی محافظت کیلئے متعین ہو اور سرکار کمپنی کا ایک وکیل سوال وجواب کے لئے ہمیشہ پونا مین رہا کرے اور باجی راؤ چہبین لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ سپاہ کے لئے پہونچا دیا کرے اور افسران انگریز بندر سورت کا چہارم خراج باجی راؤ کے خزانہ مین داخل کیا کرین پس لارڈ گورنر ولزلی نے جنرل استورٹ کو جو ہر سیر مین تہا لکہہ بہیجا کہ فوج کو ساتہہ لیکر پونا مین جاؤ اور امرت راؤ کو اوٹہا کر باجیراؤ قدیم پیشوا کو بٹہا دو اور لارڈ گورنر خود بہی سنہ ۱۸۰۳ء مین دس ہزار فوج ساتہہ لیکر اوس تجویز کے پورا کرنے کو اپنے فرودگاہ سے چلا اور نواب نظام الملک کی سپاہ بہی بسر کردگی راجہ مہیت رام کرنیل اشٹورٹ کے ہمراہ ہوئی ہولکر نے اس بات سے مطلع ہوکر اپنی تمام جمعیت کو جو پونا مین تہی بلوا لیا اور سبکو تیار کرکے شہر چندوڑ کی طرف جو وہان سے ساتہہ کوس پر ہے معہ امرت راؤ کے

روانہ کیا اور پونا کی بستی کو آگ لگادی کلوس نے باجی راؤ کو یہان کے حالات لکہہ بہیجے چونکہ باجی راؤ کے اعیال واطفال سب پونا مین تہے گہبرا گیا اور لارڈ گورنر ولزلی کو اطلاع کی لارڈ ولزلی سنکر بہت ناخوش ہوا اور وہانسے ہرچند کہ تیس ۳۰ کوس کا فاصلہ تہا بہت جلد آگیا اور اہل خلاف کو شکست دیکر اسی سال یعنی سنہ ۱۸۰۳ء مین پیشوائے جدید کو درمیان سے اوٹہا کر پیشوائے قدیم کو قایم کیا باجی راؤ نے اپنے عہد کے موافق چہہ ہزار کی جمعیت انگریزی نوکر رکہی اور چہبیس ۲۶ لاکہہ روپیہ سالانہ حسب قرارداد مقرر کیا سندہیہ نے یہہ بات سنکر نامنظور کی اور بہت رنجیدہ ہوکر اوس عہد کے توڑ ڈالنے کا خواہان ہوا اور عہد شکنی کی تدبیر مین خفیہ طور پر اہولکر اور برار کے راجہ کو نامہ پیام سے اپنا شریک حال کیا اور آپ پونا کیطرف چلا گیا اور یہہ مشہور کیا کہ مجھکو ہولکر سے کینہ ہے مین اوس سے بدلا لینے جاتا ہون سندہیہ کو یقین تہا کہ انگریزون کو یہہ حال معلوم نہوگا لیکن چونکہ انگریز لوگ دانا اور ہوشیار ہوتے ہین کرنل کلوس کو یہہ زار معلوم ہو گیا کرنل کلوس نے کہا تم پونا کیطرف فوج کیون لئے جاتے ہو ہولکر تو وہان سے نکل گیا اور پیشوائے قدیم اپنے مسند پر قایم ہے کہ تمنے برار کے راجہ اور ہولکر سے جو درباطن اتفاق کرلیا ہے یہہ اچہا نہین ہے سندہیہ نے سنکر کہا مین اسکا کیا جواب دون جب برار کے راجہ اور ہولکر سے ملاقات ہوگی معلوم ہو جائے گا کرنل کلوس نے اوسکا یہہ پیچ دار کلام سنکر لارڈ گورنر ولزلی کو اطلاع دی اور سندہیہ نے اطراف وجوانب کے تمام مرہٹونکو انگریزون کے ساتہہ جنگ کرنے کے لئے نامے روانہ کئے لارڈ گورنر ولزلی نے جنرل لیک کو چہٹی لکہی کہ متفرق فوج جا بجا سے اکٹہا کر رکہین کہ کیا اتفاق درپیش ہو اور ایک نامہ سندہیہ کو اور ایک خط برار کے راجہ کو لکہا کہ تمہارے دلمین

بقیہ تذکرۂ حکام معاصر کے بیان مین

مدار المہام نواب مختار الملک بہادر کا مزاج ناساز ہو گیا تہا اطبا نے بعد صحت کے ...

ہماری طرف سے بدی پیدا ہونے کا کیا سبب ہے ہمکو تو تمہارے ساتھہ پرخاش نہین ہے بہتر ہے کہ تم اپنے اپنے ملک کو پہر جاؤ اونہون نے جواب دیا کہ ہم کیونکر جاوین کہ تمہارا قصد جنگ کا نہین ہے تم نے اپنی تمام فوج بمبئی اور مدراس اور میسور سے بلائی ہے جب تمہاری سب جمعیت اپنے اپنے مقام پر لوٹ جائے گی تو ہمکو یقین ہوجائیگا کہ تمکو پرخاش نہین ہے پہر ہم برہانپور کو چلے جاوینگے لارڈ گورنر ولزلی یہہ بات سنکر سندھیہ سے نا اُمید ہوے اور کونسل انگریزی بہی اوس سے جدا ہوگئی اس عرصہ مین پیرو نام فرانسیس نے جو سندھیہ کا ملازم تہا پیرس کو جو ملک فرانس کا دار السلطنت ہے کمک کے لئے لکہا چونکہ ان روزون انگریزون اور فرانسیسون مین نزاع در پیش تہا لارڈ گورنر ولزلی نے اوسکو گرفتار کرلیا اور جابجا لشکر کو آراستہ ہونے کا حکم دیا اور خود وہان سے چلکر احمد نگر کو معہ قلعہ کے فتح کرلیا اور کرنل اسٹونس کو معہ جمعیت جالنہ کیطرف بہجوا دیا لکہا ہے کہ وہان بہی خوب لڑائی ہوئی اور خود بہی اورنگ آباد سے ہوکر بدنہ پور کو پہونچا اور دولت راؤ سندھیہ بہی معہ فوج کے آسائی پر آیا اوسکے پاس تیس ہزار فرانسیسی فوج تہی باہم مقابلہ ہوکر خوب تلوار چلی اور گولہ باری ہوئی اور لوگ بکثرت مارے گئے اور زخمی ہوئے اس ضمن مین کرنل وڈیل تن نے شہر بڑودہ سے نکلکر بہروچ کو فتح کیا اور کرنل ہارکوٹ نے برار کے راجہ سے کٹک کا ملک چہین لیا علی ہذا القیاس ہر ایک کرنل نے اپنی اپنی فوج لیکر جابجا جنگ شروع کردی اور فیما بین فرانسیسیون اور انگریزون کے ہتہیار چلنے لگے اور جنرل لیک نے دہلی مین شاہ عالم بادشاہ کو دولت راؤ کی نظربندی سے مطلق العنان کردیا اور وہان اپنا اختیار کرکے پہر آگرہ کا قلعہ فتح کیا دولت راؤ نے سنکر دہلی کیطرف فوج روانہ کی اور جنرل لیک سے

لڑائی ہوئی جنرل لیک کو اوس لڑائی مین فتح حاصل ہوئی اور کرنیل واندیلر اس جنگ مین مارا گیا اور جنرل اسٹونس نے اسیرگڈہ کا قلعہ لے لیا آخرکار سندہیہ نے ہتنک کر وکیل کو مصالحت کی غرض سے لارڈ گورنر جنرل ولزلی کے پاس روانہ کیا تہا کہ اس عرصہ مین ایک جنگ لشکر سندہیہ اور راسئے برار سے واقع ہوگئی ہے کہ گنگادہر کو موقوف کر کے ایک شخص سیتارام کو جو پیشتر کا بک وارڈ کا دیوان تہا بدستور سابق مقرر کرے اس عرصہ مین ایک شخص گوبند رام معہ ایک اور شخص کے سیتارام کیطرف سے وکیل ہو کر ۱۸۱۵ء مین وارد پونا ہوا رزیڈنٹ نے میہ فتنہ انگیز دیکہکر باجی راؤ کے سفیر کو بلا کر کہا تمکو گنگادہر سے کینہ رکہنا اور سیتارام سے سوال وجواب کرنا مناسب نہین ہے اوسنے جواب دیا کہ راجہ کابک وارڈ کا باجگذار اور بندہ پیشوا کا ہوا خواہ ہے گنگادہر جب سے دیوان مقرر ہوا ہے تو اوس وقت سے تمام کام خراب اور فوج تباہ اور ملک ویران ہو رہا ہے ہمکو اوسکی درستی لازم ہے رزیڈنٹ نے میہ بات سنکر جواب دیا کہ پیشوا اور کابک وارڈ دونون نے ہم سے اقرار واثق کیا ہے کہ جو بات ہم پسند کرین وہی بہتر ہے اور تمنے جو ارادہ کیا ہے وہ نامناسب ہے ترنک نے اس بات کو گوش دل سے نہ سنا اور دوسرے سردارون کے ساتہہ اتفاق کر کے گنگادہر کے درپے آزار ہوا سفیر انگریزی نے رفع فساد کے لئے پیشوا کو کہلا بہیجا کہ گنگادہر کو یہان آئے ہوئے عرصہ دراز ہوا ہے اس قدر قلیل ٹرودے کا خراج ٹہراکر روانہ کردو تاکہ وہ اپنی دیوانی پر پہونچکر مامور رہے اور تم نے اوس کے حق مین جو خیال بد باندہا ہے وہ بہتر نہین ہے ترنک ڈینکلا میہ بات سنکر رزیڈنٹ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کو جو کچہہ پیشوا سے کہنا منظور ہو مجہہ سے کہا کیجیے بسہولت

کام ہوجایا کریگا چونکہ پیشوا نے مجھے سفیر مقرر کیا ہے میری بلا وساطت اون سے نامہ وپیام کی کیا حاجت ہے اس اثنا مین بڑودے کے وکیل انگریزی نے سیتارام کی بداندیشی کا حال جو گنگادہر سے پوشیدہ تہی گنگادہر کو مطلع کیا اور الفنسٹین نے دوبارہ پہر کان کہولدے کہ اگر تم روانہ نہ کروگے تو تم اور گایکواڑ دونون اپنی جگہہ پر بیٹہے رہوگے ہم اوسکو بڑودہ مین بہجوا دینگے اور سیتارام کی طرف سے جو دونون شخص آئے ہین اونکو ہمارے حوالہ کردو تاکہ فتنہ فرو ہوجاوے پیشوا نے اسکو بہی نامنظور کیا اور رزیڈنٹ کی بات کو ٹالدیا پس الفنسٹین نے گنگادہر کو بلا اجازت پیشوا کے بڑودہ کیطرف جانے کے لئے کہلا بہیجا اور اجازت دیدی اس ضمن مین بسنت کے روز سرکاری وکیل دربار مین آئے اور پیشوا سے ملاقات کی پیشوا نے بہمہ وجوہ گنگادہر کو رزیڈنٹ کا معاون جانا اور فریب آمیز باتین اوسکے ساتہہ کین اور اوسکی تالیف قلب کرکے اپنا موافق کرلیا اور وہ اوسکی باتون مین آگیا اور بڑودہ کی طرف روانہ ہونیسے بازرہا اور وکیل انگریزی کی بات کو نسیاً منسیا کردیا پس رزیڈنٹ نے تو سکوت کرلیا اور پیشوا اور ترنک اور گنگادہر کے باہم اسدرجہ اتفاق ہوا کہ بظاہر سابق کا بغض وکینہ بالکل زایل ہوگیا تب گنگادہر نے اپنی گرند سے مطلع ہوکر یہ تجویز کی کہ والی گجرات نے جو سات لاکہہ روپیہ کا بڑودہ کا خط میرے لئے علحدہ کردیا ہے وہ بہی اوسکے دیوانکی سپرد کردیا جائے تاکہ اوسکے ساتہہ بہی اتفاق قایم رہے اور کینہ وحسد اوس کے دل سے بہی رفع ہوجائے اور پیشوا کو اپنی مافی الضمیر سے مطلع کیا پیشوا نے بہت مناسب جانا اور نہایت خوش ہوا اور اوسکی عزت کرنے لگا پس گنگادہر نے فتح سنگہہ نایب کو اس باب مین خط لکہا اوس نے

جواب کے لکھنے مین تاخیر کی اس عرصہ مین پیشوا نے اپنے نزدیک یہہ بات ٹھرائی کہ اپنے سالے کی شادی گنگادھر کے فرزند کے ساتھہ کردی اور سداسیو راو کو معزول کر کے گنگادھر کو اپنا دیوان مقرر کرے اور گنگادھر اور ترنک کو اوس سے مطلع کیا بعد ترافی طرفین کے رسم شادی ادا کرینگے لئے پیشوا معہ متعلقین کے شہر ناسک کی جانب روانہ ہوا گنگادھر نے چونکہ ہنوز فتح سنگہہ کا جواب نہین بھیجا تھا اسلئے وہ نادم تھا وہ بھی پیشوا کے ساتھہ ہوا اور وکیل انگریزی نے بھی کوچ کیا واضح ہو کہ جب پیشوا شہر ناسک اور جنرل مذکور نے کاول گڈہ کا قلعہ راے مذکور کے ناہونسے لے لیا چونکہ جب چہار طرف سے انگریزون نے اسطرح سخت جنگ کی تو سندھیہ اور راے مذکور تنگ آگئے اور اپنے وکیل بھیجکر صلح کے خواہان ہوئے اور یہ عہد ہوا۔

خلاصہ عہد و پیمان سندھیہ و راے برار و انند رام حاکم گجرات با افسران انگریزی

برار کا راجہ شہر بلاسور اور کٹک کو انگریزون کے قبضہ مین داخل کرے اور فرانسیسیون کو نوکر نہ رکھے اور اپنے قلمرو مین انگریزونکی کوٹھیان بنانے دے اور سندھیہ سے یہہ قرار ہوا کہ گنگا اور جمنا کے مابین ملک جو بہڑائچ اور احمد نگر ہے چھوڑ دیوے اور اجنٹہ کے پہاڑون کے جنوب مین جو ملک ہے افسران انگریزی کے حوالے کرے اور فرانسیسیون کو نوکر نہ رکھے اسیطرح انند رام حاکم گجرات سے عہد و پیمان ہو کر انگریزون سے صلح ہو گئی اور باہمی نزاع موقوف ہوا ہولکر نے بھی بہار سے آکر عہد و پیمان کئے اور وفا و اخلاص کے شروط عمل مین لایا اپنے ملک کو روانہ ہوا بعض مورخین بیان کرتے ہین کہ سندھیہ نے برہان پور مین رہنے کا انتظام کیا اور

رگہوجی بہونسلہ نے جسکے خاندان کا ذکر بیان کیا جاویگا ملک اوڑیسہ انگریزون کے حوالے کرکے امان چاہی اور ناگپور مین رہنا اختیار کیا انگریزی افسرون نے وہان کوس بہر کے فاصلہ سے موضع سیتا بڑی پر کوٹہیان بنوائین اور امرت راؤ آوارہ دشت ادبار ہوا باجی راؤ بہی جمعیت انگریزی کے رہنے کے لئے کوٹہی مقرر کرکے دشمنون کے شر سے مطمئن ہوا۔

ذکر خرابی باجی راؤ و بربادی سلطنت مرہٹہ

واضح ہو کہ انقلاب گذشتہ کے بعد باجی راؤ نے پونا مین پہونچکر اپنی ذات کو حاکم مستقل تصور کیا اور خراج گیری کا ارادہ کرکے راجہ انند راؤ گایکواڑ حاکم گجرات سے چوتہہ مملکت کی درخواست کی اوبایں غرض ایک شخص گنگادہر کو جو بہت ہوشیار اور انند راؤ کا ہواخواہ اور انگریزون کا مزاج دان تہا اور بڑودہ اوسکے زیر تصرف تہا یہہ بات سوچکر کہ راجہ انند راؤ کو بیشتر ہلاک کردیا جائے باجی راؤ نے اس گنگادہر کو حیلہ سے بلوایا مگر گنگادہر اس بات کو سمجہہ گیا اور آنے سے انکار کیا چونکہ باجی راؤ کو خواہش تہی آخرکار بعد سوال وجواب کثیر اور قسم وسوگند کے الفنسٹن کی فہمایش سے راضی ہوا اور ایک شخص فتح سنگہ کو اپنی نیابت پر گایکواڑ کے پاس چہوڑکر بڑودہ سے پونا کو آگیا اور خراج کے باب مین یہہ بات قرار پائی کہ احمد آباد کا نصف حصہ دیا جائے اور گجرات مین کوئی شخص پیشوا کی طرف سے فرمانبردار نہ رہے باجی راؤ نے اسکو منظور نہین کیا پس وکیل انگریزی نے درمیان مین ہوکر یہہ بات مقرر کی کہ احمد آباد سالم پیشوا کے سپردگی مین رہے اوسکو اختیار ہے جسے چاہے وہان رکہے اسی پر فیصلہ ہوگیا اور باجی راؤ نے ۱۸۱۴ء مین شہر احمد آباد مین ترنک جی ڈہینگا نام ایک شخص کو جو نہایت

بدخو بدسرشت اور پیشوا کا بڑا مصاحب تہا حوالے کیا جب وہ احمد آباد کا مختار رہا تو سرکار انگریزی کے معاملات درہم برہم کرنے کا ارادہ کیا اور اونکے افراد کے درپے ہوا باجی راؤ نے اوسکی رائے پسند کر کے اولاً اپنے اور رزیڈنٹ کے مابین ایلچی قرار دیا اور عند الملاقات وکیل انگریزی سے کہا یہہ شخص بہت عاقل اور ہوشمند اور خیر خواہ سرکارین اور ہمارا مورد عنایت ہے آپ بہی عنایت رکہین چونکہ وکیل مذکور اوسکی جبلت سے واقف تہا اوسنے لارڈ گورنر کلکتہ کو لکہا کہ باجی راؤ نے ترنک ڈہیکلا ایک شخص ناہنجار کو دخیل کاروبار کر کے فساد اور کینہ جوئی کا قصد کیا ہے نہ معلوم کیا ظہور مین آوے گا اسی سے متصل باجی راؤ کے امرا و دولت نے گنگا دہر پر تہمتین رکہکر کا یک واڑ کے سوال وجواب کو بند کر دیا اور ترنک ڈہیکلا جو گنگا دہر کا بہت مخالف تہا اسبات کا خواہان ہوا مین پہونچا تو وہان اوسکی بڑی زوجہ نے گنگا دہر کو کہلا بہیجا کہ تم اب دیوان ہوئے ہو اپنی بی بی کو پیشوا کے زمانہ مین ہمارے پاس بہجوا دو تا کہ ہم اوس ملاقات کرین اوسکی عزت افزائی کرین گنگا دہر نے اسبات کو منظور نہین کیا اس بات سے پیشوا کا کینہ دیرینہ تازہ ہوگیا اور پہر اوس سے کچہہ سوال وجواب نہ کیا گنگا دہر کو بہی اس سے تردد پیدا ہوا جب پیشوا ناسک کی پوجا سے فارغ ہو کر پنڈ ہرپور کیطرف روانہ ہوگیا تو ترنک نے جو گنگا دہر سے دلی عناد رکہتا تہا گنگا دہر کے پاس آکر کہا کہ اب پیشوا پنڈ ہرپور کی پوجا کو جاتا ہی تو بہی چل تیری بہی مراد حاصل ہوگی اور زیادہ لوگ اور اسباب وغیرہ لے جانے کی کیا ضرورت ہے سب پونا کو روانہ کر دو گنگا دہر نے اوسکی بات کو مان لیا اور سب ہمراہیون کو معہ بابو مرال کے جو اوسکا بڑا رفیق تہا چہوڑ کر پنڈ ہرپور کو چلا اور رزیڈنٹ ایلو کی طرف برائے سیر روانہ ہوگیا

واضح ہوکہ جب پیشوا ناسک سے پنڈہر پور کیطرف روانہ ہوا تو ترنبک اور اوسکے رفقار کے اشارہ سے یہہ بات مشہور ہوگئی کہ حیدرآباد سے چند آدمی پیشوا کے قتل کا ارادہ کرتے ہین اور ناگ پور سے یہہ خبر آئی ہے یہہ شہرت سنکر بہت سے لوگ ہتہیار بند پیشوا کے گرد وپیش رہنے لگے غرض جب باجی راو پنڈہر پور کو پہونچا وہان دو وکیل سیتارام کی طرف سے آکر باجی راو سے ملے گنگا دہر یہہ حال معاینہ کرکے متفکر تہا کہ اس عرصہ مین کسی برہمن نے پیشوا کی دعوت کی پیشوا او ترنبک اور گنگا دہر اوسکے گہر گئے گنگا دہر فارغ ہوکر وہانسے اپنے گہر آیا اوسکے تہوڑی دیر بعد ترنبک نے لچہمن اور راوجی نام دو آدمیون کو متواتر گنگا دہر کے بلانے کو بہجوایا اور یہہ بات جہوٹ کہلا بہیجی کہ پیشوا پرستش کے لئے بتخانہ کو جاتے ہین تم بہی فوراً چلے آؤ گنگا دہر نے ہرچند علالت مزاجکا عذر کیا مگر چونکہ وقت موعود آگیا تہا وہ دونون کہہ سنکر گنگا دہر کو لے گئے گنگا دہر بتخانہ مین گیا اور پوجا سے فارغ ہوکر جب گہر کو جانے لگا رات کا وقت تہا تین آدمیون نے عقب سے آکر اوسکو قتل کرڈالا علی الصباح گنگا دہر کے متعلقین سب جمع ہوگئے اور ترنبک سے کہا گنگا دہر کے قاتل پیدا کروا اوسنے کہا ہمکو معلوم نہین اسکا قاتل کون ہے اکثر آدمیون سے مثل سیتارام اور کالوجی وغیرہ کی اسکو دشمنی تہی نہ معلوم کسنے اسکو قتل کرڈالا ہم کسطرح اسکا پتہ لگا ئین ہم سے اور پیشوا سے اس امر کو کچہہ علاقہ نہین ہے اب ہمارے روبرو کوئی اسکا ذکر نکرے اور پیشوا اور ترنبک نے اپنے رفقار کو محافظت کے بارے مین بہت تاکید کی کہ ہر وقت ادہر اودہر نگران اور ہوشیار رہین پس آتش فساد باجی راو کے خانمان جلانے کے لئے ملتہب ہوگئے یعنی جب رزیڈنٹ نے گنگا دہر کے قتل کا حال سنا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ یہہ ترنبک کا

فساد ہے اور بآسانی اسکا انتقام نہوگا اور بایں قصد ایلور اسے پونا کی طرف روانہ ہوا اور چلتے وقت پیشوا کو اس مضمون کا خط لکھا کہ گنگا دہر کے قاتلین کو فوراً گرفتار کرکے سزا دینی چاہیے اور لارڈ گورنر کلکتہ کو اطلاع دی کہ یہان اسطرح سے گنگا دہر مارا گیا اور لشکر جالنا کے سپہ سالار ونکو معہ لشکر کے بلا بھیجا سنہ ۱۸۱۵ع مین اگست کی سترہوین تاریخ تمام فوج پونا کے قریب سرورٹین کے باغ مین آکر اوترے اور گنگا دہر کے اقارب کو روبرو بلا کر تحقیقات کی اور ثابت ہوا کہ گنگا دہر کے قتل کا باعث ترنبک ہوا ہے ترنبک اور پیشوا نے بہی سنا اور باجی راو بہت گہبرا گیا اور ہر چہار سمت سے اپنا لشکر فراہم کیا اور ایک شخص کو رزیڈنٹ کے پاس دریافت حال کے لئے روانہ کیا رزیڈنٹ نے اوسکے روبرو کہا کہ ترنبک نے بنکٹ راو اور بہر وجی کے ہاتہ سے گنگا دہر کو قتل کروایا ہے کچہہ تمہین بہی معلوم ہے وہ شخص چپ ہو رہا اور خاموش ہو کر وہان سے اوٹہکر باجی راو سے کہا باجی راو پنڈہرپور سے تنہا پالکی مین بیٹہہ کر اور لشکر و سپاہ کو ہمراہ لیکر پونا کو چلا آیا باپو مرال کو پیشوا کے آنے سے جان کا خوف و ہراس پیدا ہوا رزیڈنٹ بہادر نے یہہ سنکر اونکو اپنی عنایت سے بہت تشفی اور تسلی دیکر اون کو مطمئن کیا اور پیشوا کو دربار کے لئے نامہ لکہا اور ایسا کہلایا کہ ہم گنگا دہر کے قاتل کی تحقیقات کے لئے آتے ہین باجی راو نے علالت مزاج کا بہانہ کیا بعد ازان وکیل نے پہر دوبارہ اس امر کے بارے مین لکہا تب باجی راو نے اپنی لڑکی کی گذر جانے کا حیلہ کیا اور ایسا کہا کہ ہم ایام سوگ مین کسی سے ملاقات نہین کیا کرتے ہین جب رزیڈنٹ نے یہہ بات سنی تو کہا کہ سوائے ترنبک کے اس مقدمہ کا کوئی بانی نہین معلوم ہوتا ہے آپ قاتلونکو جو گنگا دہر کے ہمراہ تہے سبکو قید کرکے ہمارے پاس روانہ کرو مین نے لارڈ گورنر صاحب بہادر کو

لکہہ بہیجا ہے کہ جیسا وہان سے حکم آئے گا ویسا ہی عمل کیا جاویگا اس فساد مین باپو نے مرال پر تنخواہ وارونکا بلوہ کراکے اوسکو قید کرایا اخیر اوسکی عورت نے پچیس ہزار روپے بہیجوا کر باجازت رزیڈنٹ بہادر کے اپنے شوہر کو رہا کرایا پس پیشوا کا لشکر پونا مین آکر اوترا جب یہہ کیفیت رزیڈنٹ بہادر کو معلوم ہوئی تو اونہون نے کہلا بہیجا کہ اسقدر غرور نے کیون گہیرا ہے عبث طور پر کیون سپاہ کو جمع کر رہے ہو ہماری جمعیت بہی سر دا پر اوتری ہوئی ہے ہمکو تمہاری جنگ سے کچہ خوف نہین ہے بہتر یہہ ہے کہ ترنبک کو قید کر کر بہجوا دو اور اپنے ارادہ فاسد سے باز آؤ پیشوا نے جواب دیا کہ کسی بے گناہ کو ناحق تہمت لگا کر ایذا دینے کی کسی مذہب مین اجازت نہین ترنبک نے گنگا دہر کے قتل مین بالکل مبادرت نہین کی اوسکی طرف سے درگزر نا چاہیے وہ بے قصور محض ہے جب رزیڈنٹ بہادر نے یہہ سنا تو اونہون نے جان لیا کہ پیشوا کو خود فساد منظور ہی کرنیل رسل صاحب افسر جمعیت کنٹنجنٹ کو بطلب سپاہ حیدرآباد کے لکہا پس کرنیل صاحب موصوف حسب الطلب مشار الیہ کی دو پلاٹن اپنے ہمراہ لیکر بلدہ مذکور سے چلے ہنوز وہ اثنائے راہ ہی مین تہے کہ پیشوا نے فساد کی ترقی کا اندیشہ کر کر اس مضمون کا رقعہ لکہا کہ بالفعل مین ترنبک کو اپنے پاس سے جدا کئے دیتا ہون اس کے بعد بہی اگر اوسپر کوئی قصور ثابت ہوگا تو پونا سے نکال دیا جائے گا چونکہ رزیڈنٹ بہادر کو لارڈ گورنر کے جواب کا انتظار تہا اس لئے پیشوا کا رقعہ کو پڑہکر خاموش ہو رہے اور کچہ جواب نہین دیا اسی اثنا مین کلکتہ سے لارڈ گورنر کی چٹہی آئی جسمین یہہ لکہا ہوا تہا۔

خلاصہ مضمون لارڈ گورنر صاحب بہادر کی چٹھی جو بنام رزیڈنٹ بہادر کے دربارہ جلد گرفتار کرنے ترنبک راؤ قاتل گنگادہر کے آئی

اگر تمنے خوب ثابت کرلیا ہے کہ گنگادہر کا قاتل ترنبک ہی ہے تو اوسکو بہت جلد اپنے قبضہ مین کرلینا چاہیے ایسا نہو کہ پیشوا ابہی اوسکو جگہہ ندے اور وہ کہین نکلجائے اور پیشوا سے ہرگز مخالفت نہ کرنی چاہیے بشرطیکہ وہ ترنبک کی مدد نہ کرے اور وہ ترنبک کو تمہارے حوالے کردے تو تم جان لینا کہ پیشوا قابل شخص ہے اور اوسکا کہنا صحیح و درست ہے وہ نامہ بجنسہ پیشوا کے حضور مین بہجوادیا اور آپ بہی پیشوا کو یہہ چٹہی لکہی کہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کی چٹہی آئی ہے وہ بجنسہ مین نے تمہارے پاس روانہ کردی ہے اوسکو پڑہکر ترنبک کو میرے پاس روانہ کرو مین اوسکے حقیقت حال کی تحقیقات کرونگا اگر واقع مین اوس سے قصور ثابت ہوگا تو سزا دیجائے گی ورنہ رہا کیا جائیگا صاحبان سیر لکہتے ہین تب بہی باجی راؤ نے نامبردہ کے دینے سے تامل کیا جب وکیل سرکار کمپنی بہادر کا تقاضہ ترنبک کے حوالے کرنے مین سخت آیا تو ارادہ کیا کہ معہ موسی الیہ کے پونا سے نکلجاوے اوسوقت اوسکا ایک سردار گوکلیا تہا وہ اس امر کا مانع آیا اور پیشوا کو اس ارادہ سے باز رکہا تو اوسنے کہا کہ بہاگنا مناسب نہین آپ کہان جائینگے باجی راؤ نے اوسکی یہہ بات سنکر گوکلیا اور بہاؤ۔ باپوجی کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور یہہ تینون شخص اوسکی دوست کے بڑے سردار کامل تہے اور اونسے کہنے کے بعد بہاؤ کو رزیڈنٹ بہادر کے پاس روانہ کیا اور اوسکی معرفت یہ پیام کہلا بہیجا کہ ہم ترنبک کو قید کرتے ہین رزیڈنٹ بہادر نے کہا کہ اگر تم راہ راست پر ہو تو ترنبک کو حوالے کردو اور ہردوجی اور بنکٹ راؤ کو جو دونون ترنبک کے شریک ہین نندراؤ کایکواڑ کے پاس

ٹرودہ کی رخصت کرو اگر یہہ بات پیشوا قبول کرین تو مناسب ہے ورنہ جنگ ہوگی اور ہم ان مجرمونکو گرفتار کرینگے پیشوانے یہہ بات سنکر صلح کی بنیاد ڈالی اور ترنک کو قید کیا اور بہاؤ کی زبانی رزیڈنٹ بہادر سے کہلایا کہ مین نے ترنک کو قلعہ سنت مین محبوس کرلیا ہے اور یا مین ہمارے اور تمہارے صلح ہے سرکار کمپنی بہادر کے وکیل نے کہا کہ اگر مجرم وہان سے نکلجاے یا وہان بیٹھہ کر کچہہ فتنہ برپا کرے تو اوسکا کون مجیب ہوگا جیسا مین کہتا ہون اوسکو مانو اور بموجب حکم لارڈ گورنر صاحب بہادر کے ترنک کو میرے حوالے کردو ورنہ مین کلکتہ کو اوٹھہ کر لارڈ گورنر کے پاس چٹھی لکھتا ہون وہ دیکھکر بہت ناراض ہونگے اوسوقت بہاؤ وہان سے اوٹھکر چلا آیا اور پیشوا کی جانب سے بہت گفتگو کی لیکن رزیڈنٹ بہادر کی خاطر مین کوئی بات نہ آئی پس بموجب حکم پیشوا کی اوسکا لشکر جا بجا سے آکر جمع ہونے لگا اور رزیڈنٹ بہادر نے بہی سردار کے سردار کو لکھا کہ تم معہ جمعیت پونا کو چلے آؤ اور بہاؤ سے کہلایا کہ تم اپنے آقا کو سمجھا دو کہ یہہ اختتام حجت ہے اب گفتگو بشمشیر و تفنگ ہوگی پس باجی راؤ نے اپنے نوکر میجر خرد نام کو بلوایا اور چمناجی بہائی کو رزیڈنٹ صاحب کے پاس بہجا اکر اس بات کا فیصلہ چاہا رزیڈنٹ نے دوبارہ پہر وہ ہی جواب دیا کہ ترنک کو بہجوادو اور کچہہ گفتگو نہین ہے تب پیشوا نے مجرم کا دینا قبول کیا اور خود میجر سے ملا اور اوسکو رزیڈنٹ کے پاس روانہ کیا میجر نے جاکر اوسکا فیصلہ کیا اور ترنک بتاریخ گیارہ ماہ دسمبر سنہ حال مین افسران انگریزی کے سپرد ہوا اونہون نے اسکو قلعہ تانا مین قید کیا اور اوسکے بعد تیسرے دن سیتارام کے وکیل کو معہ ینکٹ راؤ اور ہر دوجی رائے کے ان سب کو پابہ زنجیر کرکے ٹرودہ کو روانہ کیا فتنہ فرو ہوا اور تقاضا موقوف پس قید ہوجانے کے بعد باجی راؤ کو ترنک کی چہوڑانیکی

باہم گذرے اور محلات تقسیم ہوے
اور ایسی تاریخ کو ہر یاں اور دل ہزار
ہوے اب کی شب برات شب برات بہی
یعنی اول اللیل آفتاب تحویل کی
جری مین نماز بخشنبہ کو قبول قسمت نجیب ندوہ
اور عبادت گذارون کے اور تمہین
کو معز الدین خان بہادر صاحب عہد
عدالت کے تواصلات ختم ہوگئے
محرم کے وقت تمامت پائی اور سب
عدالت والے ناظم تھے اوس روز سے
پہر یون مین تبدیل ہوگئی اور محکمہ قضا کا
موقوف ہوگیا اور اپنا ہون کو ۔۔۔ راجہ
راجہ نرندر ۔۔۔ پرشاد بہادر وغیرہ مین آئے
اور بہادر ابجہ تو والا سکے وار ۔۔۔ کو جاکر
شب کو بیٹھا آسکو چونکہ اس تاریخ کو ود ہم کی
بعد ہوچکی تہی انگریزون کو گون مین کشش کی عید
ہوئی انہیون کو نواب شمس الامرا بہادر اور
نواب وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ
بہادر اور فضل الدین خان بہادر اور

حال ۔۔۔ جشن کا بیان

خواجہ بادشاہ ونوشاہ بہادر واسطے نذر کے
حاضر ہوے حضرت نے ایک سرپیچ
بیش قیمت جو دیوانی سے آئی تہی اور
ایک نشمی چڑا وغایت فرائی اس کے
بعد بادشاہ ونوشاہ اور دونون امیران
نامی نے نذرین گذرانی اور علاوہ نذر
دینے کے پانچ ہزار روپیہ نقد اور پانچ ہزار
اشرفیان نواب وقار الامرا بہادر نے
پیشکش چار گہڑی تک نشست رہی بعد
برخاست ہونے جلسہ کے نوشاہ اور
نواب شمس الامرا بہادر اور خورشید جاہ
بہادر اپنے اپنے دولت خانہ کو تشریف
لے گئے اور نواب وقار الامرا بہادر
وہ مینا تیار رکہتے رستہ ۔۔۔ سر آراگئے
اوس کو سونہ صاحب بہادر کا جو تیار ہوا تہا
روانہ کیا کہلوا کر ۔۔۔ بہیجا خاص ۔۔۔ ثبت کرکے
راجہ بانکہ بخش اوسوقت نصرت جنگ
رضا علی جیوں ۔۔۔ بہادر امیر ۔۔۔ شاہ ۔۔۔
حاضر تہے اکیسون تاریخ فیض علی ۔۔۔ سب لوگ
حسب معمول دربار ہوا دیوان ۔۔۔ روز ۔۔۔ نواب مختار الملک

نکر پیدا ہوئی حالانکہ اس راز کو کبھی زبان پر نہ لایا لیکن دل مین خفیہ طور پر اسکی تدبیر کا جویان رہالکھا ہے کہ اس پوشیدہ ارادہ کی کیفیت لارڈ گورنر صاحب بہادر کو منکشف ہوئی لارڈ صاحب نے سنہ ۱۸۱۶ء مین باجی راو کو نامہ لکھا۔

خلاصہ مضمون نامہ لاٹ گورنر صاحب بہادر باسم باجی راؤ ترمک راؤ کے اعانت کرنے مین

ہمکو معلوم ہوا کہ تم پوشیدہ ترمک کی خلاصی کے لئے کوشش کر رہے ہو ایسا ہرگز نہو گا اس خیال محال سے باز آؤ اس ضمن مین ترمک مذکور جب نانا کے قلعہ مین گرفتار تہا کبھی کبھی برج پر چڑھ کر اپنے بہاگنے کا راستہ تجویز کرتا تہا اس مین ایک شخص جو اوسکا واقف کار تہا فقیر کا بہیس بدلکر قلعہ مین داخل ہوگیا اور اس وقت اوس کے قید کو ایک برس کامل ہوگیا تہا کہ شب کے وقت ستمبر کی بارہوین تاریخ سنہ ۱۸۱۶ء مین برج پر چڑہا اور توپ مین ایک رسی باندہ کر نیچے لٹکا دی اور خود اور ترمک دونون اوس رسی کو پکڑ کر نیچے اوتر گئے چونکہ پاسبان اوسوقت بے خبر تہے وہ دونون دور نکل گئے بہت دیر کے بعد جب پاسبان ہوشیار ہوئے تو ترمک کو قلعہ مین نہ پایا اوسوقت اونہون نے رزیڈنٹ سے بیان کیا رزیڈنٹ نے فوراً باجی راؤ کو لکہا کہ ترمک قلعہ سے نکل گیا ہے اگر تم اوسکا سراغ لگا کر پہر گرفتار کر دلکے بہجوا دوگے تو بلاشبہ لارڈ گورنر کلکتہ کے نزدیک بہت سرخروئی ہوگی ورنہ پہر فتنہ زندہ ہوجائیگا اور آتش فساد مشتعل ہوجائیگی چونکہ باجیراؤ کو اوسکی رہائی مقصود تہی اس بات سے بہت خوش ہوا اور رزیڈنٹ کے کہنے پر عمل نہ کیا اور ترمک وہان سے نکلکر اپنی جان بچانے کو کسی پہاڑ کے درے مین پوشیدہ ہوگیا۔ لارڈ گورنر لکہتا ہے کہ اس بات سے

[illegible] خلوت سے [illegible] نواب [illegible] مختار الملک بہادر [illegible] خلوت مین حاضر ہو کر [illegible] ہوا [illegible] نواب شمس الامرا بہادر نے ایک جوان [illegible] نواب مختار الملک بہادر اور الدولہ کو [illegible] عنایت کیا تھا حال سنہ ۱۸۹۶ عیسوی جنوری کا تھا

ماہ رمضان کے بیان مین

شروع ہوا۔ چونکہ ماہ رمضان مین [illegible] بی بی کے [illegible] کا ہوتا ہے لہذا [illegible] نذر جناب [illegible] واسطے فاتحہ [illegible] ہوئے رمضان کی پانچوین کے [illegible] ہوئی حضور نے ایک گھوڑا اور ایک [illegible] اور ایک بانات کا تھان صاحب [illegible] سے صدقہ دیا اور [illegible] مختار الملک بہادر کے پاس روانہ [illegible] محبوب علی خان بہادر [illegible] روپیہ ماہوار [illegible] سات روپیہ ماہوار [illegible] ملازم ہوئے

باجیراؤ کو بہی آگاہی تہی اور جانتا تہا کہ ترنک فلان جگہہ ہے مگر اوس نے کبہی اطلاع نہین دی اوسکے بعد چونکہ خدا یتعالی کو پونا کی ریاست کا زوال منظور تہا سندہیا کی طرف سے ہنگامہ بیدونکا شروع ہوا اور اونکے جوق جوق فراہم ہو کر انگریزون کے ملک مین غارتگری کرنے لگے اور اونکا سرغنہ ایک شخص کو کلیا مقرر ہوا اس ضمن مین ۔ رزیڈنٹ کے پاس بہی خبر آئی کہ ترنک کوہ مہادیو کے غارون مین رہتا ہے اور وہان سے پندرہ میل ایک پرگنہ ہے اوس مقام پر شب کو آیا کرتا ہے اور پیشوا سیر کے بہانہ سے اوس سے جا کر ملاقات کیا کرتا ہے اور اوس نے کچہہ لشکر بہی جمع کر لیا ہے پس رزیڈنٹ پونا اور لارڈ گورنر کلکتہ نے سندہیا کو ایک نامہ لکہا اور رزیڈنٹ نے باجی راؤ سے کہا تم خفیہ طور پر ترنک سے ملے ہوئے ہو اور اپنے لشکر کو بہی تم نے جمع کیا ہے یہہ بات اچہی نہین ہے اوسنے اس امر سے انکار کیا رزیڈنٹ نے بہت ناخوش ہو کر اپنے لشکر کو باغ سرور سے ترنک ڈہیکلہ اور گروہ پنڈارہ کی سزادہی کو بلوایا اور لارڈ گورنر کلکتہ نے لکہا کہ ڈہائی تین برس پیشتر سے (جیساکہ مورخین نے بیان کیا ہے یعنی سنہ ۱۲۲۹ھ مطابق سنہ ۱۸۱۴ع) قوم مذکور کے تاخت و تاراج کرنے سے قصبات ممالک محروسہ حیدرآباد کی خرابی روز بروز ترقی پر تہی اس ضمن مین مالکم وارد حیدرآباد ہوا اور راجہ چندولال پیشکار انگریزی سے مشورہ کر کے پونا کا ارادہ کیا راجہ غدر کور نے ایک ہزار سوار ہیجرل کی ماتحتی مین دیکر روانہ کئے اور محمد صلابت خان بہادر ناظم ایلچپور کو انگریزون کے ساتہہ شریک ہونیکی اجازت دلوائی اور عاملین محالات خجستہ بنیاد و صوبہ بیدر کو رسد غلہ اور گہی وغیرہ کے لئے تاکید شدید لکہی اول رائے ہیجرل رخصت ہو کر اورنگ آباد پر آیا اوسکے بعد مالکم انگریزی بہی کوٹہی حیدرآباد کی عمارت سے کوچ کر کے مسافت قطع کرتا ہوا اورنگ آباد مین آیا اوس کے بعد

الفنسٹین انگریز جو اسی مہم کے لئے چیناپٹن سے چلا تہا وہ بہی آکر مل گیا چونکہ انگریزونکو ہر چہار طرف ہولکر سندہیہ بہونسلہ پیشوا وغیرہ سے مقابلہ تہا اس لئے اونہون نے چاہا کہ سرکار انگریزی کے طرفدارون کے پاس شناخت کے لئے ایک نشان ہونا چاہیئے اور نواب نظام الملک بہادر کے سوارونکے قواعد ترپ سوارونکے قانون پر ہونی چاہیئے دیوس انگریز جو سپاہ کنٹنجنٹ حیدرآباد کا افسر تہا جب اسبات کو زبان پر لایا سب نے قبول کیا لیکن سردار خان نام غزنی زی مہمدی پٹہان تین سو سوار اور پچیس شترنال وغیرہ سے جو سرکار دولت مدار کے معزز ملازمون مین سے تہا اونے اسبات کو منظور نہین کیا اور راجہ مہیپت رام کی رفاقت چہوڑ کر حیدرآباد واپس آنیکا ارادہ کیا راجہ چندو لعل نے لشکر اوسکو منع کیا خان مذکور راستہ مین سے لوٹ کر چند روز اپنی جاگیر مین رہا پہر وہان سے نکلکر پونا مین آیا اور باجی راؤ کا ملازم ہوگیا واضح ہو یہ امر بہی پیشوا کے ساتہہ خصومت کا باعث ہوا اوسکے بعد دیوس انگریز نے مہیپت رام کو ناگپور کیطرف روانہ کیا اور مالکم اور الفنسٹین اور دیوس باتفاق پونا کو روانہ ہوے اور وہان پہونچکر مالکم نے اتمام حجت کے لئے باجی راؤ سے ملاقات کرکے کہا کہ آجکل غارتگرونکا بہت غلو ہے چنانچہ ظاہر ہے اور انگریزی اور سرکار نظام الملک کے تمام پرگنہ خراب ہوگئے چار ہزار فوج اگر آپ ہمارے اختیار مین کردین تو مناسب ہے کہ وہ شہرو پشت اپنی سزا کو پہونچین اور مخلوق کو آفت جانی اور مالی سے نجات ہو راجہ نے کہا بہت اچہا آپ بابو کو کلیا سے جو ہماری ریاست کا مختار کار ہے کہلا بہیجین وہ اوس کا سرانجام کریگا مالکم نے عند الملاقات جب مختار ریاست سے حقیقت حال بیان کی اوس نے جواب دیا کہ ہم کو تو قبول ہے لیکن ہمارے ہمراہی لوگ آپکی رائے پر رضامند نہین صاحب بہادر

[حاشیہ]

ابن ادہم ... بن شیخ ... حضرت ... قدس سرہ العزیز ... ابراہیم بادشاہ بن شیخ ... بن شیخ محمد اسحاق بن شیخ ... ملک علی ... بن شیخ ... محمود بن شیخ ... سلیمان بن شیخ ... نصیر الدین شاہ کابلی ... بن شیخ ... احمد ... بن شیخ ... ابو یوسف بن شیخ ... شعیب بن ... خواجہ فرید الدین ... بن شیخ ... العالم ... زلیخا بنت ... بن شیخ ... ادول ... علی ... آپ کے چہ بیٹے تہے ... بنت سید احمد ... بیبی ... رحمان ... یعقوب سوم ... شیخ نظام الدین ... محمود دوم ... چہارم ... شیخ نصیر الدین ... شہاب الدین ... پنجم شیخ عبد اللہ ... ششم ... ایک بہائی ... اون کی دو لڑکیان ... سید صاحب علی کو منسوب ... دوسری بیوی

حالات مصنف کے بیان مین

... کریمہ بیبی ... بدر الدین اسحاق سے منسوب تہی اور ... ایک فرزند شیخ محمود ... بیوی کریمہ ... کے شوہر اور ... بیوی کریمہ ... شیخ عظمت اللہ کی بیٹی ہین ... شیخ محمود کے تین بیٹے تہے ... شیخ محمد موسی بیوی ... کے شوہر بنت شیخ رحیم الدین کی بیٹی ہین دوسرے شیخ عبد اللہ ... شیخ محمد ... بیوی سبحان ... بیوی عظمت ... کے شوہر ... کی دو لڑکیان ہین اول ... شیخ کریم بن شیخ فرید الدین ناگوری کی اہلیہ دوسری ... بیوی عصمت ... شیخ خالد بن شیخ ... الدین کی ... شیخ محمد موسی ... بیوی ... شیخ محمود ... دوم شیخ سبحان اولاد ... سوم شیخ جمال الدین اولاد ... بیوی ... انکا نکاح ... بزرگی کے ساتہ ... شیخ نصیر الدین ... صاحبزادی ... شیخ عبد الرحمن ... دوسری صاحبزادی ... شیخ عبد الغنی کے ساتہ ہوئی تہی

نے کہا وہ آپ کے ملازم ہین یا خود مختار نواب نظام الملک بہادر کے لوگ کیسے رضامند ہوئے اور کیون ہمارے ساتھہ ہین سیہ گفتگو ہوکر مجلس برخاست ہوئی سردار خان صاحب مذکور جو عمر رسیدہ شخص تھے بقول بعض اوس مجلس مین حاضر تھے اونہون نے کہا کہ دیکھئے مہاراج کیا کافر کو مارتے ہین صاحب بہادر کے کان مین سیہ صدا پہونچی تو پھر کر پوچھا کہ تمنے کیا کہا بابوجی کو کلیانے جواب دیا یہ کہتے ہین کہ سیہ کافرون نے جو سر اوٹھایا ہے کیا انہین مارتے ہین بہادر مذکور نے کہا تم کیا کافر مارتے ہو دیکھو ہم کیا کافر مارتے ہین اور سیہ کہکر وہان سے روانہ ہوا بعد ازان مالکم ناگپور کو چلا گیا اور وہان سے جمعیت ہمراہ لیکر جنگ ہولکر کے ارادہ سے روانہ ہوا اور یہان الفنسٹین انگریز نے سردار خان کو بھی ڈنیکہ کا شریک کیا اور دونون کا اتفاق چاہا باجیراؤ رضامند نہین ہوا اور دس ہزار کی جمعیت پونا سے لیکر چھاؤنی کے روبرو سیہ شہرت دیکر کہ ہم بیدونکی تنبیہ کو نکلے ہین جا اوترا اور پیشوانے بہت سا خزانہ مخفی رائے گڈہ کے قلعہ مین روانہ کردیا اور اپنی تمام سپاہ مہیا کرکے رزیڈنٹ بہادر نے بھی انگریزی فوج مدراس وغیرہ سے طلب کی اوسوقت پیشوانے کہلا بھیجا مین ہر طرح سے تمہارا مطیع اور فرمانبردار ہون تم سیہ سامان لڑائی کے لئے تیار کر رہے ہو رزیڈنٹ نے میجر فورکی رائے سے اوسکا سیہ جواب دیا اب تمہارے اوپر ہمکو اعتماد نہین ہے خیر اس پر لارڈ گورنر جو کچھہ لکھین گے ویسا کیا جائیگا باین ہمہ اگر صلح منظور ہے تو رائے گڈہ کے قلعے مین تمنے جو خزانہ بھجوا دیا منگوالو اور پونا مین جو فوج جمع کی ہے اوسکو جا بجا روانہ کردو اسی طرح اور چند نصیحتین کین مگر اوسکا کچھہ اثر مترتب نہوا آخر کار فساد بڑہا اور کرنل ہر ۱۸۱۵ع مین پنڈارے کی لڑائی مین روانہ ہوا اول پہونچتے ہی اوس نے خیام نام ایک موضع ہے وہان ترک کے سو

آدمی رہتے تھے اونکو پکڑ کر قید کر دیا اور پہر وہان سے آگے چلا اور پیشوا کے ایک لشکر سے مقابل ہو کر
خوب جنگ سے پیش آیا اوسکے بعد کو واجی سے جو ترنگ کا کوئی عزیز تہا جنگ ہوئی یہان رزیڈنٹ
نے پیشوا سے ملکر کہا ترنگ کو تم پکڑ دوا اور تین قلعے سنگڑا اور پور ندگڑہ اور رام گڑہ ہمارے سپرد کرو
تمہارے لئے یہہ مصلحت مناسب ہے ورنہ قریب ہے کہ آتش فتنہ مشتعل ہو کر تمہارے
خان مان کو جلائے چونکہ اسکا جواب نہین ملا تو دوسرے روز پہر یہہ ہی مضمون رقعہ مین لکھکر
بہجوا دیا مگر تاہم صلح کی اُمید نظر نہ آئی آخر کار انگریزی وکیل نے اپنی فوج پونا کے قریب اوتار دی اور
جنگ کے لئے تیار رہا اوسوقت پیشوا نے گہبرا کر یہہ کہا کہ مین ہر طرح سے راضی ہون اور تمہاری
حسب درخواست وہ تینون قلعے سپرد کئے دیتا ہون اور فوراً وہ قلعے حوالہ کر دئے اس عرصہ مین
لارڈ گورنر کا خط بہت تہدید اور غضبناکی کے ساتہہ آیا رزیڈنٹ نے بجنسہ وہ خط باجی راؤ کے
پاس بہجوا دیا باجی راؤ نے اوس خط کو دیکہکر بہاگنے کا ارادہ کیا پہر یہہ تجویز قرار پائی کہ ترنگ کو
گرفتار کر کے نائبیان انگریزون کے سپرد کر دینا چاہیے اور جا بجا نامہ لکھے گئے اور یہہ اشتہار
دیا گیا کہ جو کوئی اوسکو گرفتار کرلائے گا جاگیر انعام پائے گا اور اسکا مسودہ رزیڈنٹ کے پاس
بہی روانہ کر دیا کہ تم بہی اس کا اعلان کرو اوسکے بعد رزیڈنٹ نے پیشوا کے دربار مین آکر لارڈ
گورنر کی طرف سے بیان کیا کہ اب صلح کا مدار اس بات پر ہے کہ چونتیس لاکہہ روپیہ سال تم سرکار کمپنی
کو دیا کرو باجی راؤ اس بات سے عاجز ہوا اور ارکان دولت بہت عاجزی سے پیش آئے اور
کہنے لگے کہ یہہ کیونکر ہو گا پیشوا بڑا نامی سردار ہے کئی راجہ اسکو خراج دیتے ہین خود یہہ باج گذار
نہین ہو سکتا اگر اس بات کو معاف کرو تو تمہاری نیک نامی کا باعث ہے رزیڈنٹ نے نہ مانا

اور آخر کار پیشوا نے سب باتین قبول کین غرض اس مضمون کا عہد نامہ لکھا گیا۔

حاصل عہد نامہ باجی راؤ ترمک ڈینگلہ

بدخواہ اور بدکیش کو اپنے پاس نہ آنے دینا اور اوسکی پاس داری نکرنا اگر یہہ بات پھر ہمکو معلوم ہوگی تو پھر ہم اوسکے مواخذہ کو آمادہ ہونگے اور شہر بسائی کو کارکنان سرکار کمپنی کے حوالے کیا جاوے اور کسی قوم عیسائی کو نوکر نہ رکھا جائے اور کاٹے گواڑ کے قرضہ مین چار لاکھ روپے سال ادا کیے جائین اور تین ہزار یا پانچ ہزار سوار انگریزی اپنے پاس رکھے جائین اور چوبیس لاکھ روپے کا ملک چھوڑ دیا جاوے اسکے سوا اور چند عہد لکھے گئے اور یہہ عہد نامہ کلکتہ کو روانہ ہوا مگر جب رزیڈنٹ نے وہ قلعے اور بلاد و قصبات جو عہد نامہ مین مندرج تھے طلب کئے تو باجی راؤ کو تامل ہوا اور بہت کچھ گفتگو ہوئی آخر کار باجی راؤ نے ملک کے دینے کی جگہہ جنگ کرنا قبول کیا اور جا بجا سے سپہ سالارونکو بلوایا رزیڈنٹ نے اسکا سبب دریافت کیا تو کہلا بھیجا پنڈارونکا فساد دفع کرنے کو یہہ فراہم ہوئے ہین آخر کار شروع ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۷ء مین سپاہ مرہٹہ بسرکردگی گوکلیا فراہم ہوگئی اور انگریزی فوجکا جہان جہان تھی محاصرہ کرلیا اوسوقت وکیل انگریزی نے پیشوا کو پھر بطور نصیحت کہلا بھیجا مگر اوس نے نہ مانا اور پیشوا کا لشکر خوب جمع ہوگیا اور انگریزی فوج جو بمبئی مین تھی وہ بھی آپہونچی اور جنرل اسمٹ نے بھی اپنی فوج لیکر حسب الطلب جالنا کے سردار کیطرف کوچ کیا اور گوکلیا پیشوا کی طرف سے مسٹر برم کی فوجکے لئے جو گڑھ کے شہر مین تھی مانع ہوا انگریزی وکیل نے جب اوسکی وجہہ پوچھی تو ٹھٹھوجی نام ایک شخص نے اوسکے پاس آکر بہت کچھ تکبر اور غرور کے کلمات کہے اور پیشوا پونا سے نکلکر

اپنے لشکرگاہ مین آگیا جو شہر کے قریب تھا اور جنگ کا ارادہ کیا ارباب سیر بیان کرتے ہین کہ جب دونون فوجکی صف آرائی ہوئی تو اوسوقت جو لوگ جانبین کے خیرخواہ تھے درمیان ہوکر لڑائی سے مانع ہوگئے اور لڑائی موقوف رہی لیکن راقم کو نظام الملک بہادر کے سیاہی سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بیچ بچاؤ نہوا بلکہ ہتھیار چلا اور اوسروز ذی الحجہ کی پندرھوین تاریخ ۱۲۳۳ھ مین سداسیو راؤ مان کیسری باجی راؤ کا مختار کار مارا گیا چنانچہ تاریخ واجب سیاہیۂ مذکور نواب نظام الملک ثالث سکندرجاہ بہادر کے حالات مین گذر چکا پھر سوال وجواب ہوا اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ باجی راؤ ترنک ڈیکلہ کو پکڑکر مع سردار خان افغان افسران انگریزی کے حوالے کرے اور سرکار کمپنی سے امان چاہے. سردار خان نے خیال کیا مبادا باجی راؤ نے اگر بنابر خودداری مجھے کسی بہانہ سے گرفتار کر کے انگریزون کے حوالے کردیا تو ہم سرون مین آبروریزی ہوگی لہذا تاخیر کرنی مناسب نہین ہے آخر ایک روز مرنا ہے آدمی دلیر اور عزت دار تھا ہرچند باجی راؤ نے منع کیا اور قسم دلائی مگر وہ نہ مانا اور ہنڈے سولہ سوار سے چھاؤنی پر جاگرا کہتے ہین اوسوقت وہان تین سو آدمی اور دو توپین تھین چھاؤنی کے جوانون نے توپ ایک شلک کی اور توپ داغی خانمذکور کی ران پر گولہ لگا اور گوشت پوست معہ استخوان محو ہوگیا اوسکے صدمہ سے گھوڑے سے زمین پر گرپڑا اور اسی زخم سے دوسرے روز مرگیا ناظم حاج نامہ لکھتا ہے کہ وکیل انگریزی نے چونکہ اوسوقت فوج حاضر نہین تھی طرح دیدی اور مرہٹونکی فوجکے آدمیون نے کوٹھی کے تمام اسباب کو لوٹ لیا اور باقی جلادیا وکیل مذکور وہانسے نکلکر گھرکی طرف جہان فوج انگریزی موجود تھی چلا گیا پھر وکیل مذکور اور پیشوا کی فوج کے مابین ایک جنگ واقع ہوئی اس مین میجر نکٹون جو پرتگیزی سردار کو کلیا کا نوکر تھا مارا گیا اور اوسکی فوج بھاگی

[illegible]

انگریزی فوج نے اوسکا تعاقب کیا گوکلیانے یہہ حال مشاہدہ کرکے مورود کشت نام انگریز سردار اپنے طرفدار کو معہ فوج کمک کے لئے روانہ کیا وہ بھی مارا گیا اور شام ہوگئی آخر وقت سردار ایک پلٹن آکر انگریزی فوجکے ساتھہ ملحق ہوئی اور میدان کارزار خوب گرم رہا انجام کار پیشوا رات کے وقت لشکرگاہ سے معہ زنانہ وخزانہ بھاگ گیا اور انگریز سنہ ۱۸۱۷ع مین محی آباد پونا مین آگئے اور کرنل اسمٹ کا وہان بندوبست ہوا پھر کرنل اسمٹ نے سنا کہ پیشوا معہ فوج وتوپخانہ کے سین گڈھ مین قرار گزین ہے سپاہ انگریزی تعاقب کے لئے اوسطرف روانہ ہوئے اثنائے راہ مین گوکلیانے انگریزی فوج پر کئی حملے کئے پس پیشوا اسیس گڈھ سے ستارہ کیطرف روانہ ہوا چونکہ انگریزی فوج اسکے قبل وہان پہونچگئی تھی وہان سے عطف عنان کرکے پنڈھرپور کو آیا پھر پنڈھرپور سے ناسک کو روانہ ہوا وہان پر ترنبک ڈینگلہ سپاہ کثیر لیکر اوس سے ملا اور پیشوا نے پونا کی طرف پھر آنیکا قصد کیا اس مین انگریزی فوجسے مقابلہ کیا کپتان اسٹاٹن اس فوجکا سردار تھا چونکہ وہ لوگ کم تھے مرہٹے غالب آگئے اور انگریزونکی طرف سے اکثر نامی سردار مارے گئے اور کچھہ قید ہوئے پھر فوراً کرنل اسمٹ نے آکر اپنی قوم کے مقید انگریزون کو رہا کرایا اور سردار کا پیشوا باغ کی طرف سے نکل گیا کرنل اسمٹ نے ستارہ مین پہونچکر بعد جنگ کے اوسکو فتح کیا پھر وہان سے الور الور سے شعلہ پور آگیا اس اثنا مین بیان کیا جاتا ہے کہ مالکم صاحب بہادر نے بھی سوائے ہولکر کو شکست دیکر سالماً وغانماً منزل مقصود کیطرف مراجعت کی اور کرنل اسمٹ نے پیشوا کی لڑائی کے لئے شعلہ پور سے پنڈھرپور کی طرف قصد کیا پیشوا نے کرنل اسمٹ کی آمد آمد کی خبر سنکر بھاگنے کا ارادہ کیا مگر گوکلیانے اس ارادے سے اوسکو باز رکھا پس بیان کیا جاتا ہے کہ پیشوا اتلجاپور پھر ایک شکست

کے مال پر نیابت تھی بہت سی خدمات شایستہ اور محاربات نمایان اور ترددات بخوبی ... زمانہ مین فالج اور لقوہ کی بیماری لاحق ہوئی اور اسی حالت بیماری اور ... بھی ایک فتح نمایان کرکے موافق صحیح روایت کے ربیع الاول کی سولہوین تاریخ سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین اس عالم سے

کہاکر ماہور سے ناگ پور کیطرف روانہ ہوا انگریزی فوج نے جو گھاٹ اور ناکو پر گندرگا ہین بند کرنیکو مقرر تہی اوسکو روک دیا پہر وہ عطف عنان کرکے برہانپور خاندیس کیطرف معہ پناگیر کے گیا جو پانچ سو سوار کا سردار تہا اور لوگون نے مشہور کر رکہا تہا کہ وہ خفیہ طور پر انگریزون سے سازش رکہتا ہے ایک زنانہ میانہ مین گہٹا ٹوپ کے سوار ہوکر چلا اثنار راہ مین مالکم انگریز کو کسی نے وہ میانہ تبلادیا مالکم مذکور نے اوسطرف کا قصد کیا باجی راؤ مالکم کو دیکہکر فوراً میانہ مین سے کود پڑا اور گہوڑے پر سوار ہوکر بہاگا اور ہیکین کہاڑ کے پہاڑون مین جا چہپا جب جنرل اسمٹ کی فوج اسکے تعاقب مین وہان پہونچی تو کوکلیا نے فرار سے عاجز ہوکر مقابلہ کیا (چنانچہ صاحب جارج نامہ بہی اس بات پر متفق ہین) اور ۱۸۱۸ء مین سخت لڑائی واقع ہوئی آخر کار کوکلیا لڑائی مین مارا گیا اور اوسکے قتل کے بعد پیشوا اپنا سب اسباب چہوڑ کر بہاگ گیا پیشوا اور کوکلیا کا خزانہ کثیر انگریزی فوج کے قبضہ مین آیا بیان کیا جاتا ہے کہ رام چند راؤ جو کوکلیا کا کارپرداز تہا بعد قتل اپنے آقا کے وہان سے مایوس اور بیدل ہوکر نکلا اور رجعت قہقرہ کرتا ہوا پہر ماہور پر آیا وہان تک باجی راؤ کی فوج نے اوسکا ساتہہ دیا اور ماہور سے ہر ایک شخص اپنے چارہ کار کیطرف متوجہ ہوا اس لڑائی مین ایک لاکہہ بیس ہزار آدمیون کا روزگار بگڑ گیا اور بابو بادو چار ہزار سوار زری پٹکے کا سردار اور پونا دہر اور پنان گیر مذکور اور راستی جی اور بکٹور دہن اور نخورکیر اور کوڑبور یا بڑے بڑے سردار جو لڑائی کے وقت طرح دیکر جان بچا گئے تہے بے نام و نشان ہوگئے تہے خیر اس گریز کے بعد باتفاق کتاب و تمار معہ نظم جارجنامہ وغیرہ ستارہ کا راجہ جو پیشوا کے ساتہہ تہا تنہا رہگیا انگریزون نے اسکو معہ اسکی مان اور دو بہائیون کے پکڑکر نگرانی مین رکہا پہر اپنی طرف سے اوس کو ستارے کا حاکم مقرر کیا اور

جابجا انگریزون نے معہ فوج دور جاکر کے تمام ممالک متعلقہ مرہٹہ مین قلعے اور گڑہیان اور شہر اور گانو وغیرہ اکثر مرہٹون سے چہین لئے اور ہر جگہہ پر انگریزی جہنڈا گاڑ دیا آخر کار باجی راو اپنے فعل سے پشیمان ہوکر مالکم صاحب کے پاس آیا اور پناہ مانگی انگریزون نے گرفتار کرکے اوسکو بنارس مین بہجوا دیا اور اوسکی مدد معاش کے لئے لاکہہ روپے ماہوار مقرر کردئے اوسکے بعد پچیس ہزار کم ہوکر پچہتر ہزار ماہوار مقرر رہوے ناظم جار جنامہ بیان کرتا ہے کہ پیپل کوٹ کے قریب کرنل آدم صاحب اور پیشوا کا مقابلہ ہوا پیشوا اوس کے مقابلہ سے بہاگا اور قبضہ مین آگیا یہانکی تاریخ مین یہہ بہی دیکہا گیا ہے کہ اوسکے بعد تمام بہیدون کے سردارونکو گرفتار کرکے اسی سال مین جزیرہ تو ہالنڈ کو جہان کا پانی سیاہ رنگ اور خیرگون دکھلائی دیتا ہے روانہ کیا اور بندگان خدا جل علی کو ان ظالمون کے دست تعدی سے نجات حاصل ہوئی اور دیہات کی رعایا کو امن ہو گئی سرکار کمپنی کے سیاہہ مین لکہا ہے کہ اس جنگ مین کل دس ہزار آدمی مارے گئے واللہ اعلم پس باجی راو سنہ ۱۸۵۱ء مین مطابق سنہ ۱۲۶۷ھ کی ربیع الاول کی چہبیسوین تاریخ موضع ٹہور مین جو کاشی کے قریب ہے نظر بندی سے تینتیس ۳۳ برس کئی مہینے کے بعد ہلاک ہوا اور بعض کہتے ہین ڈوبکر مر گیا اب نامہ نگار تین فصلون مین بہونسلہ اور ہولکر اور سندہیہ کا حال لکہکر اس باب مین شامل کرتا ہے۔

فصل اول خاندان بہونسلہ کے بیان مین

یعنی ملک سداوان ملک برار منتخب شمس التواریخ تالیف قادر خان منشی ساکن بیدر رگہوجی نام ایک شخص راجہ ساہو کا ہم قوم اوسکے سرداران دولت مین سے تہا اور لا برار کی چوتہہ اوس کے

متعلق ہوئے پہر رفتہ رفتہ جب رگہو کا اقتدار زیادہ ہوگیا تو اوسنے ناگپور کو اپنا دار الامارت مقرر کیا اوسنے اپنے بعد تین بیٹے چہوڑے جانوجی سا باجی ایک بی بی سے اور سودہاجی دوسری بی بی سے اون تینون مین سے جانوجی باپ کا قایم مقام ہوا چونکہ جانوجی کے کوئی اولاد نہین تہی اس لئے اوسنے اپنے حین حیات مین رگہوجی پسر سودہاجی کو اپنا متبنیٰ لیا پس جانوجی جب مرا سودہاجی و ساباجی کے نیما بین چند نزاع رہا ماباجی سودہاجی کے ہاتہہ سے معرکہ مین بندوق سے مارا گیا اور سودہاجی مستقل راجہ ہوا اُسنے اپنی زندگی مین پوتا کار پردازون سے ناگپور کی سند اپنی بیٹے رگہوجی کے نام کرالی اور وقت موعود پر اس جہان فانی سے انتقال کیا اُسکے بعد رگہوجی اسکی جگہہ بیٹہا اُسنے سنہ ۱۱۹۷ ہجریہ مین مستقل ہوکر اسی ہزار فوج فراہم کی اور ملک برار مین بعض شہر تاراج کر کے دیہات جاگیرداران متعلقہ سرکار نواب نظام الملک بہادر آصف جاہ ثانی کے تمام اپنے تصرف مین داخل ہکاسہ کر لئے اور جسکو دل چاہتا تہا دیہات مذکورہ کے محاصل سے ہاتہہ اوٹہا کر جاگیرداروں کو دیتا اور بعض قصبات خاص جو انگریزون کے تصرف مین تہے اونپر قابض ہوکر عشر یا خمس دیا کرتا تہا اور سپاہ مرہٹہ تمام تباہ ہوگئی اور کپتان وولیس نے چمناجی برادر پیشوا اور آپا ویسانی کو گرفتار کر کے احمد نگر بہیجدیا اور پہر وہان سے انگریزی سردارون نے قلعے دہوٹا کو تسخیر کیا اور راجہ ستارے کے اقارب کو گرفتار کیا اور اوسکے بعد شعلہ پور کا قلعہ گنپت راو قلعہ دار سے لے لیا اور سب طرح سے حصار چاندہ اور قلعہ چوراگڑہ مسخر کیا جب اسطرح سے مرہٹے کے ملک مین انگریزون کا تسلط ہوگیا اور پیشوا تباہ خراب وخستہ حال چند آدمیون سے رہ گیا تو انند راو نے عاجز ہوکر صلح کے لئے جسونت کو عجز و نیاز کا خط دیکر مالکم کے پاس بہیجا مالکم نے یہہ خط پیشوا کا دیکہہ کر لفٹنٹ کو اور لفٹنٹ نے کلاول انگریز کو معہ اوس کے جواب کے روانہ کیا اور کہلا بہیجا

کرتم اب سب باتون سے ہاتہہ دہولو اور اپنے رہنے کے لئے کوئی جگہہ تجویز کرلو اور ترنک کو ہمین دیدو پس لفٹنٹ لو صاحب مذکور شہر منڈو مین آیا اور وہانسے انندراؤ جسونت کو معہ حسن علیخان نام ایک شخص کے پیشوا کے پاس روانہ کیا لفٹنٹ مذکور سبکن گہاٹ مین اکر اوترا اور انتیسوین ماہ مئی ۱۸۱۸ء مطابق ماہ رجب ۱۲۳۳ھ کے مالکم نے اگر لفٹنٹ سے ملاقات کی اب لفٹنٹ اور پیشوا اور مالکم تینون کے باہم ملاقات ہوگئی اور صلح ٹہر گئی اور اسّی لاکہہ روپے سالانہ باجی راؤ پیشوا کے لئے بطور مدد معاش کے مقرر ہوا مالکم نے پیشوا کو معہ اوس کے متعلقین کے بٹور مین جو ہندؤنکی پرستش گاہ ہے اسی سال مین بہجوا دیا اور ترنک جو اپنے آقا باجی راؤ سے جدا ہوکر بہاگا پہرتا تہا رزیڈنٹ نے اوسکا سراغ لگاکر پکڑا اور پونا سے کلکتہ کو روانہ کردیا اور وہان سے جونا گڈہ مین لیجاکر اوسکو قتل کیا اب سلطنت مرہٹونکی تباہ ہوگئی اور پیشوا کا تمام ملک کارکنان سرکار کمپنی نے دوشنبہ کے روز ساتوین تاریخ رجب کی آپاجی کو گرفتار کرکے غدر کے بعد رگہوجی نام پسر رگہوجی ثانی کو کہ وہ چچیری بہن کا بیٹا تہا یعنی آپاجی کا بہانجہ ہوتا تہا ناگپور کی ریاست پر قایم کیا اور باوراز غارت ہوجانے ملک اور اموال بیشمار کے سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ مین باون لاکہہ کا ملک اہالیان سرکار موصوف کا مقرر ہوا مفصل بیان گرفتاری آپاجی کا بزبانی ان اشخاص کے جو معرکہ مین موجود تہے اور بعین خود مشاہدہ کیا تہا یہہ ہے

ذکر خرابی آپاجی بہونسلہ والی ناگپور افسران انگریزی کے ہاتہہ سے

واضح ہو کہ اول کسی نے بلدہ ناگپور کے ایک شخص کو مارا اور گم ہوگیا تلاشی کے وقت وہان کے لوگون نے راجہ سے کہا کہ اسکا قاتل سرکار انگریز بہادر کا سپاہی ہے راجہ نے یہہ سنکر رزیڈنٹ

بہادر سے کہ اون روزون مین جنکس صاحب تہے کہلایا اور قاتل کو طلب کیا صاحب بہادر کی جانب
سے انکار ہوا اور راجہ کی جانب سے اصرار پس یہہ مقدمہ بجبر فساد کی طرف ہوا حتی کہ بستی کے لوگ
جمع ہوکر چہاونی پر گئے اور دکانون وغیرہ مین آگ لگادی جنکس صاحب نے ابتدا سے یہانتک
کا حال مفصل لکہا اور انتقام کے لئے جمعیت طلب کی بعد ازان راجہ نے رزیڈنٹ بہادر سے
ترپ سواران کنٹنجنٹ کو کسی طرف کے کوچ کو کہا چونکہ ہنوز خلاف منظور نہ تہا صاحب مذکور نے
سپاہ کو رخصت دی اس مین کے صلح کارنے رزیڈنٹ سے ایسا کہا کہ راجہ کا یہہ قصد ہے
کہ کسی حیلہ سے آپ کو بے فوج کردے اور پہر گرفتار کرلے پس رزیڈنٹ نے جمعیت کو بلوالیا
جب راجہ نے سپاہ کے واپس آنے کا سبب دریافت کیا تو یہہ کہا کہ یہہ لوگ بے سامان تہے
فقط اپنے کیے پر روانہ کیا تہا اور اب ولایت سے جمعیت تازہ وارد ہوئی ہے البتہ ان مین
سے شایستہ لوگ دیکہہ کر روانہ کئے جائینگے راجہ نے پہر آسامی طلب کی اوسوقت بڑے
بڑے سرداران ریاست ناگپور یعنی صدیق علی خان اور رامچندر باک اور من بہت وغیرہ درمیان
ہوئے اور آپ ضامن ہوکر رفع تقاضا کیا اسی عرصہ مین جمعیت آپہونچی اور ویلوس صاحب افسر
سپاہ کنٹنجنٹ بلدۂ حیدرآباد نے بہی رائے بہجرمل کو جو اپنے ساتہہ ہزار سوار مہم پونا پر اعانت
کے واسطے نواب نظام الملک بہادر کیطرف سے آئے تہے اورنگ آباد سے ویل صاحب کیساتہہ
ناگپور کو روانہ کرکے آپ بسمت پونا کو روانہ ہوئے پس رائے صاحب بہی ضمیمہ لشکر انگریزی
ہوئے اور راجہ غافل اپنی کردار ناصواب سے بطور سیر کے بلدہ سے نکلکر لشکر ورہ پر مقام کیا ایک جانب
کو جمعیت انگریزی بہی قریب آ اوتری راجہ صاحب نے سوال کیا کہ یہہ لوگ کیون آئے ہین

امیر کبیر باجاہ و توقیر نواب
شمس الامرا بہادر ثانی نور اللہ
مرقدہٗ کا بیان

اونہون نے جواب دیا کہ رزیڈنٹ بہادر نے سوارون کو اس طرف جانے کا حکم دیا تہا یہہ لوگ
اسلئے یہان پر مقیم ہین کل یہان سے کوچ کر جائینگے خیر سر شام جمعیت مذکورہ نے وہان سے چلکر
تمام رات قطع مسافت کی اور علی الصباح دوسری طرف جدہر قابو تہا وہان آنکر مقابل ہوئے اور
دو چار گہڑی مین حوایج ضروری سے فارغ ہوکر ہتہیار وغیرہ باندہ لئے تب راجہ خواب غفلت سے
بیدار ہوا اور اپنے آپ کو بے سامان دیکہکر بہت حیران ہوا تب ندمار خیر اندیش نے صلاح دی کہ آپ
سوار ہوکر رزیڈنٹ بہادر کے پاس چلے جائیے ابہی کوئی تدبیر ہوجائے گی اور اگر حضور نہ جاینگے
توجان بچنی مشکل معلوم ہوتی ہے راجہ نے اونکی صلاح کے موافق ارادہ جانے کا کیا مسموع ہے کہ
اول لوگ فوج کے مانع ہوئے آخرالامر ساتہہ چلنے کا ارادہ کیا ارباب مشاورہ نے عرض کی کہ اگر
یہہ لوگ آپ کے ساتہہ چلینگے تو خواہ مخواہ مناقشہ بڑہ جائے گا غرض اونکی رائے کے موافق آپ
چند رفقا رکو اپنے ساتہہ لیکر اور باقی لوگونکو لشکر مین چہوڑ کر خود روانہ ہوئے تمام خلقت دیکہہ رہی تہی
کہ راجہ کی سواری منڈیر سے روانہ ہوکر سرکار انگریز بہادر کے لشکر مین داخل ہوئے پس راجہ اوترا
اور جنکس صاحب کے خیمہ مین گیا بغور اوسکے گورون نے آنکر اوسکو اپنے بیچ مین لے لیا بس راجہ کی
صورت اوترگئی لشکر مین خبر ہوئی کہ راجہ پکڑا گیا تمام اہل لشکر حیران و سراسیمہ ہوگئے غارتگرون
نے لوٹ اور کہسوٹ کرکے اپنا ہاتہہ خوب گرم کیا پچاس زنجیر فیل کوہ پیکر خوش ہیکل اور ساتہہ اکثر
اتواپ راجہ کے لشکر سے سرکار کمپنی کے تصرف مین آئے اس درمیان مین گیارہ سو عرب ملازم
رکاب راجہ کے ستہے جہٹ بستی مین آنکر جمع ہوگئے اور چہار طرف بندوبست اپنا کرکے سرکار انگریزی
کے عمل کے مانع ہوئے اور تنخواہ جو اون لوگونکی باقی تہی وہ طلب کی اور راجہ کی بہی اجازت چاہی

افسران انگریزون نے ایک ہفتہ مین لاکھ روپیہ بابت تنخواہ کے روانہ کردئے اور راجہ نے بھی اپنے دستخط خلاصہ شہر کے لئے کئے کہتے ہین کہ عربون نے روپیہ تولے لئے اور اس اندیشہ سے اگرہم باہر نکلین اور سرکار انگریز بہادر کے لوگ محاصرہ کرکے سبکو قتل کرڈالین خلاف عہد کیا اور دو گولیان سرب کین اور تھوڑی سی باروت ایلچی کے ہاتھہ روانہ کی سرکار انگریز بہادر کے لوگون نے توپین طیار کرکے گولہ اوتارنا شروع کئے عرب نے بھی فصیل کی اولٹ مین کہ جو نصف قد آدم کے برابر تھی بندوق چلانا شروع کیا کچھہ احوال مقتولین اور مجروحین کا نہ کھلا بعد ایک ہفتہ کے ولٹین صاحب مع جمعیت کے تنبیہ کے لئے آپہونچے تب عرب لوگ مان گئے اور جان و مال کی حفاظت کا سوال کیا اب سرداران انگریزون نے دو جمعدار اُن لوگون کے اپنے پاس دیکھے تو دو ولایتی افسر ساتھہ کردینے پر رضامند ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ اوسوقت عرب لوگون نے خاطرخواہ سونا اور چاندی بستی مین سے لوٹا اور بموجب قرارداد کے اکیسوین روز سفر کی اٹھائیسوین تاریخ باہر نکل گئے اور شہر خالی کردیا پس انگریزی افسرون نے ناگپور پر اپنا قبضہ کیا اور آپاجی کو سو سوار ولایتی سولجر مع ایک افسر اور سو سوار ہندوستانی جس مین ایک جمعدار تھا میانہ مین مقفل کرکے جہان قید کرنا منظور تھا روانہ کیا اثنار راہ مین چوتھی یا پانچوین منزل پر ہندوستانی سوارون کے جمعدار نے اپنے لوگونکی پہرے سے میانہ کے بید شق کرکے راجہ کو نکال دیا ہرچند اوسوقت اوسکے ہمراہی سوار شریک حال ہوئے مگر مِن بعد انگریزون کے خوف سے جان بچانے کے لئے سب کے سب مع جمعدار کے پریشان حال ہوگئے راجہ تن تنہا بے سروسامان رہگیا اس غدر سے چھہ مہینہ کے بعد سرداران انگریزی نے رگھوجی ثالث کو قول و قرار واثق کرکے ریاست ناگپور کا مسند نشین کیا چنانچہ اب تک

وہانکی سلطنت پر قایم رہا اپنی جمعیت ضروری کی بحالی اور برطرفی کا اوسکو اختیار تہا تہوڑا عرصہ ہوا
کہ اسی سنہ مین اوسنے انتقال کیا اہل اخبار لکہتے ہین کہ اوسنے کچہہ اولاد نہین چہوڑی جنرل لارڈ
گورنر کی جانب سے کوئی گدی نشین ہوا واضح ہو کہ آپاجی اپنے رفقا سے جدا ہوکر چندے ست پڑہ
کے پہاڑ مین رہا پہر وہان سے نکلکر بہ نہایت پریشانی اوٹہا کر جے پور اور راجپور کی طرف چلا گیا اور
ایسا ہی لکہا ہے کہ امرتسر مین جاکر رنجیت سنگہہ کا نوکر ہوا اور وہین مرگیا اور راقم نے تحریر اوراق
ہذا کے زمانہ مین اخبار کے اندر ایسا دیکہا ہے کہ سنہ ۱۲۶۵ھ مین آپا نے ناگپور کی ریاست قائم کرنے
کے لئے ایلچ پور مین خروج کیا اور دو سو روہیلہ جنرل فریزر رزیڈنٹ حیدرآباد نے جانشین صاحب
علاقہ دار برار کو لکہا دیا اور تہوڑی سی زد و کوب کے بعد اوسکو پکڑ لیا اب وہ پا بجولان موضع ٹہر کل
یا ناگپور مین قید ہے واضح ہو کہ یہہ بموجب اصطلاح اون لوگون کے بہنڈ کہڑا ہوا ہوگا اور اوسکے
سابق بہی لوگ یہہ کہتے ہین ایسا آپا کے نام سے اشتہار پایا تہا اور نہ وہان کے باشندے بارہ برس
کا عرصہ ہوا بتلاتے ہین کہ رگہوجی ثالث نے جب آپا کے انتقال کی خبر سنی اوسی وقت پگڑی سر سے
اوتاردی اور رومال سر سے باندہ لیا اور آٹے کا ایک پتلہ بناکر آپ آتش دان لئے ہوئے مع
اپنی کل سلطنت کے جلانے کے لئے گئے اور اپنے ہاتہہ سے اوسکو آگ دی اور تیرا ۱۳ دن تک
اوسکے سوگہہ مین رہا تعزیت کے تمام رسومات ادا کئے تعزیت موقوف رہی توپ نہ چلی جاننا چاہئیے
کہ حالات بالا لکہنے کے بعد سنہ ۱۲۶۷ھ مین اردو اخبار سے معلوم ہوا کہ ڈلوڈس رزیڈنٹ ناگپور
نے آخر ذیقعدہ مین انتقال کیا اور ڈلوڈس کی جگہہ ڈیورنڈ مقرر ہوے۔

دوسری فصل خاندان ہولکر کے بیان مین

شمس التواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہولکر اصل مین رونگر کو کہتے ہین ایک شخص مرہٹون مین سے موضع ہندربار مین رونگری کا پیشہ کرتا تہا اور اوسکے بیٹے ملہار راو نے دو گہوڑون سے باجی راو کی نوکری اختیار کی پہر دو سو سوار کا افسر ہوا اوسکے بعد پانچ سو سوار کا جمعدار مقرر ہوا اور پرگنہ ہندربار اوسکی جاگیر ہوگیا واضح ہو کہ سنہ ۱۱۴۳ھ مین جب باجی راو کی طرف سے گردہر بہادر حاکم مالوہ سے اوس نے جنگ کی اور فتح پائی تو بارہ ہزار سوار کا افسر مقرر ہوا اور مالوہ اوسکو جاگیر مین ملا شہر اندور مین اوسکا قیام رہتا تہا وقت موعود پر اجل طبعی سے اوسکا انتقال ہوگیا اوسکا بیٹا کاندہر راو ایک عیش پسند اور عشرت دوست آدمی تہا اسی حالت مین اوسکا انتقال ہوگیا بعد ازان مالے راو صغر سنی کی حالت مین جانشین ہوا مگر اوسی خردسالی مین مرگیا اوسکی مان اہلیا بائی چند روز تک اوسکے سوگ مین رہی بعد ازان اوس نے ایک لڑکا تکوجی نام اپنی برادری کا لیکر اوسکو بیٹا بنا لیا اور اوسکو سلطنت کا مالک کیا سنہ ۱۲۱۲ھ مین اوسکا بہی انتقال ہوگیا اور کاشی راو قوم کا سردار تہا کاشی راو نے اپنے بہائی ملہار راو کو طلب کرکے پر فریب سے قتل کر ڈالا کاشی راو کی اس حرکت سے سرداران مرہٹہ ناخوش ہوگئے پس جسوقت راو ہولکر یعنی کاشی راو کا علاتی بہائی جو سب سے خردسال اور قوی تہا اٹہائیس برس کی عمر مین نکلا اور ناگپور مین آکر اپنی سپاہ کی نگہداشت کی وہان رگہوجی بہونسلہ نے اوسکو گرفتار کرکے قید کرلیا۔ واضح ہو کہ بعد چندے وہ قید سے بہاگ نکلا اور ناگواڑی مین اپنے چچا کے پاس چلا گیا وہان سے دو سو روپیہ اور ایک

گہوڑا لیکر منڈہو مین آیا اور وہان سے نکلکر سیلان دہار مین چند ے اقامت کی اور وہان الماس کے بازوبند فروخت کر کے پچاس سوار نوکر رکھے اور اوسکو بڑودہ پر لاکر لوٹ لیا اور وہان سے غنیمت لیکر سہارنپور مین آیا وہان رہکر پانسو سوار جمع کیے پہر سہارنپور سے مندسو کو آیا اوسکے قلعہ سے بہت سامال واسباب غارت کر لیا من بعد ہر ایک راجہ بابو سے جنگ کے سامان ڈالدے اور فتح وظفر حاصل ہوئی پس ملہار راو مقتول کی زوجہ نے اوسکو بلاکر خزانہ کی کنجیان اوسکے حوالے کر دین لکہا ہے کہ جب یہ دولت عظیم اوسکے ہاتہہ آئی تو جسونت راو نے اپنے بخت پر تکیہ کر کے دو ایک بار انگریزی افسرون سے جب اوسکا مقابلہ ہوا تو اوسنے لڑنے مین کوتاہی نہین کی- پہران لوگون سے صلح کر کے اندور پر جو اوسکا قدیمی دار المقر تہا آگیا اور کاشی راو سے یورش کا ارادہ کیا وہ اوسکی ہیبت سے بیس سوار ہمراہ لیکر بہاگ گیا اور جسونت راو بانیل مرام داخل شہر ہو کر مسند نشین ہوا پس برہانپور کی اور سندہیہ کی تین لڑائیان ہوئین پہر وہان سے پونا پر آیا اور ایک لڑائی مین باجی راو پر فتح حاصل کی اور اورنگ آباد سے چلتے وقت بقدر بارہ لاکہہ روپیہ کے نواب نظام الملک بہادر کا لے گیا اور ہندوستان مین پہونچکر پرتاب گڈہ فتح کیا اوسکے بعد افسران انگریزی سے دو چار لڑائیان ہوئین اور دو تین لاکہہ فوج جمع کر کے تمام ہندوستان پر قابض ومتصرف ہوا- نیز بدستور سنہ ۱۲۲۱ تک تاخت وتاراج مین مشغول رہا آخر کار اپنی بہتری اسی مین خیال کی کہ افسران سرکاری سے مصالحت کرنی چاہیے اور صلح کرنے کے بعد ہندوستان مین بآرام تمام اوسکا قیام تہا کہ پیام اجل آپہونچا اور اوسکا کام تمام ہو گیا اوسکا انتقال ماہ شوال سنہ ۱۲۲۶ مین اجل طبعی سے ہوا ہی کہتے ہین کہ

جسونت راؤ ہولکر ایک انکہہ سے کور تہا چیچک یا اور کسی مرض سے اوسکی ایک آنکہہ جاتی رہی تہی پس اہل کارون نے ہری راؤ پسر خورد سال کو پدر کا جانشین کیا اسکے عہد مین جسوقت پونا پر جنگ ہورہی تہی اوسکے اہل کارون نے انگریزون سے بگاڑ کر لیا اگرچہ فوج کا سردار جنرل سر ہاست ولیم بہادر تہا لیکن مالکم بہادر جسکو لارڈ گورنر بہادر نے دورہ کے لئے روانہ کیا تہا کہ تمام ریاستون مین جاکر دشمنون کی خبر رکہو اون روزون مالکم بہادر وہین تہا موضع مہدپور پر اون سے مقابلہ ہوا اور شکست فاش ہوئی مگر اوسکی خُردسالی پر رحم کرکے نصف ملک اوسکا بحال رکہا کیونکہ اوسکی عمر اوسوقت دس برس کی تہی اور بیقصور تہا چنانچہ وہ ابتک زندہ اور اوسکے بقدر ضرورت ملک اور سپاہ موجود ہے انگریزون کا خیرخواہ رہتا ہے اور اوسکا ملک بہت آباد اور کارخانہ درست ہے۔

تیسری فصل خاندان سندہیہ کے بیان مین

صاحب اخبار مالوہ لکہتا ہے کہ سندہیہ کے بزرگ کسان لوگ تہے کہیتی سے اپنی اوقات بسر کیا کرتے تہے۔

رانوجی سندہیہ کا بیان

اول رانوجی نے سپاہ گری کی نوکری اختیار کی اور پٹیل کا موروثی علاقہ اوسکو ورثہ مین ملا اور یہ بالاجی بشوناتہہ کی خدمت مین حاضر رہنے لگا اور اوسکے مرنے سے باجی راؤ کو بہت ملال ہوا اور رانوجی اوسکا خدمت گزار ہوا اور کفش برداری کی خدمت اوسکے متعلق ہوئی بعد چندے ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز باجی راؤ بہت دیر تک دربار مین بیٹہا رہا جب مع سامو راجہ کے وہان سے اوٹہا تو دیکہا کہ رانوجی چت سو رہا ہے اور دونون جوتیان اپنے ہاتہون سے پکڑ کر نہایت خبرداری سے

چھاتی پر رکھ لی ہین۔ باجی راو نے دل مین خیال کیا کہ یہ شخص میری ادنی چیز کی اتنی خبرداری
رکھتا ہے اس سے بہت امید ہے اور پایگاہ کی خدمت اوسکے متعلق کی پس رانوجی کی ترقی ہوئی
اور روز بروز اقتدار اوسکا زیادہ ہونے لگا ملہار راو جو بانی خاندان ہولکر کا ہے اس سے رانوجی کو
بہت موافقت تھی اور جب زندگی آخر ہوئی رانوجی بموجب یاوری طالع کے مال و دولت
جمع کرکے راہی ملک عدم کا ہوا الہپور کے قریب ایک چھوٹے سے قصبہ مین جورانا گنج اوسی کے
نام سے مشہور ہے اسمین چھتری اسکی ہے اسکے پانچ بیٹے تھے جیپا اور دتوجی اور جیوبا
یہ تینون اپنی قوم کی عورت سے تھے اپنے باپ کے روبرو تینون لڑائیون مین مارے گئے
اور تکوجی اور مہادجی سندھیہ یہ دونون ایک عورت کے شکم سے تھے جو مالوہ کی راجپوتنی تھی
رانوجی کے مرنے کے بعد مہادجی سندھیہ اپنے گھر کا سردار ہوا۔ مہادجی سندھیہ
یہ اپنے باپ کی نسبت بہی ہولکر سے زیادہ موافق تھا پانی پت کی لڑائی مین جب مرہٹہ مغلوب ہوئے
تو ہنگام گریز مین ایک افغان نے اوسکا پیچھا کیا اور قریب آکر اوسکے پاؤن پر ایک تیر لگایا وہ اوسکے
صدمہ سے زین سے زمین پر گر پڑا اور وہ افغان اوسکی گھوڑی لیکر چلا گیا یہ ایک خاک و خون مین
غلطان پڑا تھا ایک سقہ راناخان نام اوسطرف سے گذرا وہ مہادجی کو بیل پر بٹھاکر دکن مین لے آیا
زخم تو اچھا ہوگیا مگر تمام عمر کے لئے وہ پیر بیکار ہوگیا۔ واضح ہو کہ شاہ ابدالی کے مقابلہ کے
بعد ہر چند کہ مرہٹے بے طاقت اور ناتوان ہوگئے تھے لیکن جب شاہ موصوف کابل کو گیا اور ہندوستان
مین فیما بین سرداران اہل اسلام کے تفرقہ واقع ہوا ایہراس نے آہستہ آہستہ ہندوستان پر قبضہ
کرلیا اور تمام اقلیم مین پھیل گئے مہادجی سندھیہ بھی بالاجی جانشین باجیراو پیشوا کی پایگاہ مین

بڑا نامی سردار ہوا اور تین برس کے عرصہ مین جب ملہار راؤ ہولکر سرداران مرہٹہ مین افسر قرار پایا جب
نجیب الدولہ وزیر بادشاہ ہندوستان یعنی شاہ عالم بہادر کو مرہٹونکا زیر و زبر کرنا منظور ہوا ویسا جی کر شنا
کو بڑی فوج کا سردار کر کے روانہ کیا ہر چند کہ بہاؤجی سندھیہ بظاہر اسپر تعین ہوا لیکن باطن مین اپنی
ترقی کی خواہش رکہتا تہا اور نیز ریاست علحدہ مقرر کرنے کی اور تمام اراضی جو اوسکے باپ کو سپاہ کی تنخواہ
کے لئے دی گئی تہی پیشوا کے نام سے راجہائے ہندوستان اور مالوہ سے لیکر اپنے تصرف مین لاتا تہا
اور بالکل پیشوا کو نہین دیتا تہا بلکہ اوسکی ملک پر دست درازی اوسی کے نام سے کرتا تہا اور ریاست
مین اپنی نئے نئے اضلاع بڑہاتا جاتا تہا حتی کہ جب پیشوا نے اس جہان فانی سے کوچ کیا اور پونا کی
ریاست مین خلل واقع ہوا تو بہاؤجی سندھیہ نے اپنے زور سے اراضی ریاست پونا کی جو شمالی طرف
واقع تہی قبضہ مین کرلی اور سرداران مرہٹہ اور افسران انگریزی کے لڑتے وقت جو بہرا عانت رکہتا تہا اوس
کے تہے برائے نام اپنے تئین شاہ عالم بادشاہ کا محکوم گردانا اور خاندان ہولکر سے ظاہر مین دوستی
اور باطن مین رقابت پیدا کی اور بظاہر سپاہی اور در اصل بالاجی کی ریاست کا غارتگر ہوا ہر چند کہ افسران
انگریزی نے بموجب عہد نامہ مقام سالبائی کے مہاراج سندھیہ کو اپنا سردار کر دیا تہا باایں ہمہ مصلحتاً وہ اپنی
تئین پیشوا کے متوسلون مین شمار کرتا تہا اور بظاہر بہت تکلف عمل مین لاتا تہا اور جب راجہ سندھیہ کی تدبیر سے
شاہ عالم اور دار السلطنت کو اپنے اختیار مین کر لیا تو ایک کاغذ بادشاہ سے تحریر کرا لیا جسکی رو سے پیشوا
ریاست مغلیہ کا وکیل تصور ہو بعد ازان پیشوا اور سلطان دہلی کے مابین وہ ایلچی ہوگیا خدا کی قدرت ایسی
ہوئی کہ تمام ملک ستلج سے آگرہ تک سندھیہ کے قبضہ مین آگیا اور بتدریج تمام رؤسا راجپوتانہ کی طرف سے
سپہ سالار مقرر ہوا ساٹھ پلٹنین مع ایک لاکہہ سوار اور پانسو ضرب توپ کی اوسکے زیر حکم تہین نہ ہے ترقی

کہ گویا وہی ہندوستان کا اصلی بادشاہ تھا واضح ہو کہ اس اقتدار پر جب بہاؤجی سندھیہ مادہو راؤ ثانی سے ملنے کے لیے ہندوستان سے پونا پر آیا چونکہ یہ شخص فن دنیاداری مین بہت کمال رکھتا تھا خوب ہی کیفیت کی اسکا بیان واقع یہ ہے کہ جب شہرپناہ کے دروازہ پر پہونچا تو وہان ہاتھی پر سے اوترا اور دربار مین آیا تو سب خاندانی سردارون مین سے صف نعال مین پہلے جا کر کہڑا ہوا اس عرصہ مین پیشوا دربار مین نکلا اسے بہی مثل اور رئیسون کے فرش پر بیٹھنے کی اجازت دیگئی تو اوس نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ غلام کفش بردار ہے اسقدر طاقت نہین رکھتا کہ روبرو حضور کے بیٹھے اور بغل سے ایک بقچہ نکالا اور ایک جوڑا نعلین کا روبرو پیشوا کے رکھدیا اور کہا کہ میرا یہ کام ہے اور مین اپنے باپ کے عہدہ پر قایم ہون اور اوسکی پرانی جوتیان صاف کرکے رومال مین باندہ لین اہل دربار نے اوسکے اس فعل کو پسند کیا اور بیٹھنے کے واسطے اصرار کیا وہ بیٹھہ گیا اور بہت کچھہ عجز وانکسار کی باتین کین اور سوائے پٹیل کے نام کے دوسرا نام نہین پسند کیا جب ڈی بورن نام ایک شخص سے سندھیہ کی ملاقات ہوئی تو بہاؤجی نے اوسکو نوکر رکھکر ایک کمپو کا سردار مقرر کیا اور جنگ ذاتی سے مراجعت کرکے اوسکی اعانت سے صف آرا ہو کر لڑائی شروع کی اور بہت گڈہیان سرکین لکھا کہ جو اقتدار بہاؤجی سندھیہ کو حاصل ہوا تھا ہندوستان مین کسی سردار کو اورنگ زیب کی وفات سے اسکے دورہ تک نہین نصیب ہوا فقط چھوٹے چھوٹے مفسدونکو بہاؤجی سندھیہ نے زیر نہین کیا بلکہ اچھے توانا اور ذی اقتدار کی اوستواری کو اوس نے مثل پرکاہ سبک کردیا اور جب بالاجی جناردہن نے جو بنام ناناپڑنویس مشہور تھا محاصل ملک کا معائنہ کیا تو جمع خرچ کی کتابین دکھلادین اور پیشوا کے خزانے مین کبھی کچھہ پیشکش نہین کیا سنہ ۱۷۹۰ء مین جودہپور کی مجتمع فوج سے مقابلہ کرکے

اوس نے ایسی کامل فتح حاصل کی کہ اوس روز سے تمام جودھپور اور اودیپور مین اوسکا رعب و داب بیٹھ گیا پس ڈی بورن جودھپور کی فوج سے جنگ کر کے فتحیاب ہوا اور ۱۷۹۴ء مین کو جسکا جی ہولکر نے ڈی بورن سے شکست فاش پائی مگر اسکی بھی چار پلٹنین اس لڑائی مین کٹ گئین اور قبل اس جنگ کے سندہیہ جو مالوے سے پونا کو گیا تھا اور اوس وقت سرداران مرہٹہ اور نواب نظام الملک والی حیدرآباد سے ۱۷۹۴ء مین مقابلہ رہا تھا یہ اوسی وقت مین مر گیا اور اس دولت و حشمت کے سوا جو آرزوئین دل مین تھین دل ہی مین لے گیا یعنی ریاست کے استحکام اور پایداری کی کوئی صورت بہم نہ پہونچی ہر چند کہ مہاد جی سندہیہ کو ظاہر مین انگریزون سے موافقت تھی مگر درباطن اونکو دشمن سمجھتا تھا باینہمہ بسبب اونکی قاعدہ دانی کے بموجب عہد و موافق مندرجہ عہدنامہ مقام سالبای کے انگریزون نے خود اوسکو سرراجہ کیا تھا اور ایک افسر رزیڈنٹ ہمیشہ سندہیہ کے پاس رہا کرتا تھا اور وہ انگریزون کی افزونی اقتدار سے نہایت متفکر و متردد رہتا تھا مہادجی سندہیہ کا کوئی پسر نہ تھا مگر اونکا بھائی جو توکاجی تھا اوسکے تین بیٹے تھے سب سے چھوٹے کا نام انند رام تھا مہادجی اوسکو بہت چاہتا تھا اور اوسکے بیٹے کو جسکا نام دولت راؤ تھا اپنی بغل مین لیکر اوسکو ریاست کا مالک کیا وہ تیرہ برس کی عمر مین قائم مقام عم پدر کا ہوا رانیون نے دولت راؤ کی جانشینی کو تسلیم نہ کیا اور کسی شخص غیر کو راجہ بنایا اور خوب لڑائیان ہار کر تنگ گئین جب باز آئین دولت راؤ کی شادی سرجی راؤ کی بیٹی کے ساتھ ہوئی تھی۔

دولت راؤ سندہیہ کا بیان

لکھا ہے کہ ابتدا سلطنت مین دولت راؤ سندہیہ نے بہت سی بدعتین کی مین خاندان ہولکر

بجائے اس کے اس مجموعہ فن طلوع
اطلاع دی اور اسی برس نمودار بھی کی
نوٹ صفحہ
نگار غنچہ گیری ہوئی نگاہ دوچار
اخر اور ماہ رمضان ... عزیز سند روان
مین بیان ... وزارت سے نظم الملک
بہادر کو ... اور ... غائب بہار

کو بڑی سخت تکلیف پہونچائی ہے کہ ذکر اوسکا بہت دراز ہے حتی کہ سنہ ۱۸۱۰ع مین ہندوستان مین وہ زمانہ شروع ہوا کہ گردہ کے نام سے زبان زد خاص و عام ہے ہرچند کہ دولت راؤ سندھیہ نے انگریزون کی برخلافی پر بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور جو خیالات خام نام اقتدار حاصل کرنے کے لئے اوسکے دماغ مین سما رہے تھے جب آنکھ کھل گئی تو سب بے حاصل اور پوچ ظاہر ہوے ڈی بورنے جو پلٹنین برقی کی تھین اور مونسیو پیرون نے بنائے تھے سب غارت ہو گئے پانچ سو زیادہ توپین برقنداز انگریز کی ڈہائی ہوئی چھن گئین آخرکار گجرات اور ہندوستان اور بدیلکھنڈ کے عمدہ اور سرسبز اضلاع سے دست بردار ہوکر اپنے لئے امن کی صورت حاصل کی اور عہدنامہ ہوگیا اور دو برس کے بعد ایک اور عہدنامہ لکھا گیا جسکے باعث سے قلعہ گوالیار اور اوسکے سوا کچھ اور ملک معاف ہوا پھر راجہ نے جب انگریزون سے صلح کر لی تو اوسکی فوج ہندوستان قلبی مین آس پاس کے راجونکو مطیع کرنے مین معروف ہوئی اور رعایا کو بہت ایذا پہونچی واضح ہو کہ دولت راؤ سندھیہ انگریزی افسرون سے اقتدار کم ہوجانے کی وجہ سے بغض رکھتا تھا حتی کہ جب نیپال کی لڑائی درپیش ہوئی اور انگریزونکو بہت تردد واقع ہوا تو یہ بہت خوش ہوا اور خفیہ طور پر مخالفین کی تائید کرتا رہا مگر انگریزون نے اس بات کی کچھ پروا نہین کی اور چشم پوشی سے کام لیا اور باجی راؤ پیشوا نے جب انگریزون سے جنگ کا ارادہ کیا تو اس نے پیشوا کو لکھا تھا کہ مین تمہاری مدد کرونگا لیکن انجام کار کا اندیشہ کرکے فی الفور انگریزون سے موافقت کر لی اور شیران ناعاقبت اندیش کی پابندی سے رہا ہوکر انگریزون کے اقتدار کو تسلیم کیا دولت راؤ نے سنہ ۱۸۲۷ع مین اڑتالیس برس کی عمر مین انتقال کیا اور اپنے بعد کوئی وارث نہین چھوڑا جو قایم مقام ہوتا چار ناچار رانی

مین جناب ممدوح سے صاحبزادے
اقتدار الملک کے واسطے تبدیل آب و
ہوا اور تفریح مزاج کے رونق افزا
باغ جہان نما مین ہوئے تھے کہ دفعتاً صاحبزادے
نسیم الملک کا مزاج مرکز اعتدال سے
منحرف ہوا یعنی ایک دورہ زکام کے مرض مین
صورت افاقہ کی حاصل ہوئی تھی کہ ہیضہ
وبائی نے اپنا اثر کیا اور اس شدت
سے اودہ گرا کہ ڈاکٹرون کی باوجود کہ
وہ مخاطب ہوان کمال قوی ہیکل اور

قطعہ ... تاریخ ...

زور آور اور مردانہ مزاج شخص تھے
تاب و توانائی مطلق نہی بلکہ بالکل
ہوش جاتا رہا ہرچند کہ حکماے یونانی
نے سعی بلیغ کی اور نہایت اہتمام سے
دوا کا استعمال کیا مگر کچھ تدبیر نہوا
موعود آپہونچی ... کر وقت
حتی کہ مین عالم شباب مین ... ہون
... تیس سال کا تھا ... اون کو خزان
اکیاسی ... جاودان ... راجعون
ذالقعدہ کو روضہ جاودان ... صاحب ذکی الطبع
ہوئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ... فراج نوجوان
چونکہ صاحبزادے موصوف مرحوم صاحب ... ہاتھ
حسن و جمال اور ... علاوہ ... جہان بیدر
متخرج صفات ... اطوار ... ان کے مرد
خلیق ... بقول ... جوان کے ... نواب
... والدین کے ... مین ... جب ... بلند
... صاحب ... اور ... امواج

بیجا بائی نے بطور نائب کے حکمرانی کی اور دولت راؤ کا بھائی ہندو راے کاروبار پر پیش دستی مین مقرر ہوا ہر رانی نے چاہا کہ اپنی ماں کے گھرانے مین سے کسی کو بیٹا بنا کر گدی نشین کرون مگر مرہٹون نے اس بات کو نامنظور کیا تب رانی نے خاندان سندہیہ کے دو چار لڑکے دکن سے بلوائے اونمین سے ایک لڑکے کو جو گیارہ برس کا تہا جون کی اٹھارہوین تاریخ بہادر راجہ عالیجاہ جنکوجی راؤ سیندہیہ کے لقب سے گدی پر بٹھایا

جھنکوجی کا بیان

واضح ہو کہ جب تک جھنکوجی تو عمر نابالغ رہا اختیار بہائیصاحب کا رہا اور جب جوان ہو گیا تو خود دعوی حکومت کا کیا بہائیصاحب کو اسکی حکومت ناپسند آئی اس درمیان وہ یہان سے نکلکر سنہ ۱۸۳۲ع مین زیڈنٹی مین جا بیٹھا اور وہان کی پناہ لی رزیڈنٹ صاحب نے اوسوقت تو کہہ سنکر صلح کرا دی لیکن دلون مین تخم دشمنی باقی رہا اسی درمیان مین لورڈ ولیم گورنر جنرل صاحب بہادر ہند کا دورہ کرتے ہوئے دسوین ستمبر سنہ حال مین گوالیار مین آئے راجہ نے انسے مقدمہ بیان کیا وہ بولے کہ خانگی معاملات مین ہم نہین دخل دینے کے تم بالفعل صبر کرو چونکہ تمہارے بہائیصاحب مربی و خیرخواہ ہین وہ خود بخود تمہین اختیار دیدینگے راجہ کی تشفی نہوئی پہر وہ تجویز بدلکر جولائی کے مہینے سنہ ۱۸۳۳ع مین رزیڈنسی کو چلا آیا رزیڈنٹ بہادر کو چونکہ دخل دینا منظور نہین تہا رزیڈنٹی کا دروازہ بند کرا کر مقفل کرا دیا وہ تمام دن دہوپ مین عرق آلود دہو کا بیٹھا رہا تب رزیڈنٹ نے اوسکو بلوا لیا اور کہا کہ بہرتقدیر تمکو بہائی صاحب کی اطاعت ضروری ہے ہرچند کہ وہان سے وہ مایوس ہو کر واپس ہوا مگر ایک ہی رات مین زمانہ کا رنگ دوسرا ہو گیا کہ وہ سب تختہ اولٹ گیا اور نئی قسم کا گل کہلا یعنی فوج جو بہائیصاحب سے ناراض تہی راجہ سے مل گئی اور اوسکو سیڑہی لگا کر محل سرائے نکال لے گئے اور اپنا سردار کر دیا

اس سے رانی بائی برگشتہ ہوگئی اور حکومت سے ہاتہہ اوٹھالیا پس رزیڈنٹ کی معرفت راجہ کے مختار ہونے کی بارہوین دسوین تاریخ شادی ہوگئی اور تیرہوین تاریخ رانی دہولپور کو چلی گئی پہر اکبر آباد ہوتی ہوئی بنارس پہونچی۔ لارڈ گورنر جنرل بہادر نے ۱۸۳۷ء مین چار لاکہہ روپیہ سالانہ اوسکے واسطے گوالیار سے مٹہرا کرنا سک کے قریب دکن مین بنا بر بود و باش یکجائی کا بندوبست کیا۔ واضح ہو کہ جب راجہ اپنی مراد کو پہونچ گیا تو فوراً پیام اجل آپہونچا اور اوسی سال فروری کی ساتوین تاریخ ۱۸۴۳ء مین انتقال کیا اس نے کوئی لڑکا نہین چہوڑا اور نہ اوسکو اتنی مہلت ہوئی کہ کسی کو متبنی کرتا۔ اسکی رانی تارا بائی کی عمر تیرہ سال کی تہی عہدہ داران جلیل القدر کی فہمائش سے اوس نے ایک آٹہہ برس کے لڑکے کو گود مین لیکر مسند نشین کیا اور راجہ جیاجی اوسکو لقب دیا۔

جیاجی کا بیان

جس روز سے جیاجی مسند نشین ہوا رزیڈنٹ نے ماما صاحب نامور کو راجہ متوفی کا مدار المہام مقرر کیا اور اوسی روز خلعت دلوایا چونکہ ماما صاحب نے اہل دربار کو مع مسند نشین راجہ متوفی کے اپنی طرف سے مخالف پایا تو اپنی قوت افزائی کے لئے رزیڈنٹ بہادر کو رقعہ لکہا کہ اگر راجہ کی شادی مختار کار کی دختر سے ہو جائے تو مناسب ہے چنانچہ دوسرے روز بوقت شام شادی کی رسم عمل مین آئی اور اہل دربار ماما صاحب کی اعانت کے لئے آمادہ ہوئے اور اکیسوین تاریخ کو تارا بائی نے رزیڈنٹ کو ماما صاحب کی معزولی کے باب مین رقعہ لکہا ہر چند کہ اوس نے نشیب و فراز دکہلائے مگر اوس نے منظور نہین کیا اور ماما صاحب کو کام سے معزول کر دیا اوسی روز وہ لشکر سے اوٹہکر سرونج کو چلا گیا۔ اور رزیڈنٹ بہی اپنے افسر اعلیٰ لارڈ گورنر بہادر کو اس امر سے مطلع کرکے دہولپور کو

چلے آئے۔ چونکہ سرونج مین ماما صاحب کو خوف تہا کہ مبادا گوالیار کے لوگ گرفتار کرکے آبروریزی کرین اس لئے ماہ جولائی کی تیرہوین تاریخ رزیڈنٹ صاحب بہادر کو لارڈ گورنر صاحب کیطرف سے اطلاع کی گئی کہ اگر تمکو اس امر کا کچھ بہی گمان ہو کہ ماما صاحب کو خطرہ ہے تو رانی کو اطلاع دو کہ انگریزی عملداری مین اگر ایک آدمی بہی گذر کریگا تو یہ امر انگریزی عملداری پر حملہ آور ہونے کی برابر متصور ہوگا اور اسی جرم کی قدر سزا دیجائیگی۔ اور اس چٹہی کی نقل رانی کے پاس بہیجی گئی۔ رانی نے اوسکے جواب مین کہا کہ ماما صاحب پر حملہ کرنا ہم نہین چاہتے ہین پہر رزیڈنٹ نے اوسکے جواب مین وہی ارقام کیا جو پہلے لکہا تہا۔ پس داوا خاصگی جو رانہ صاحب کے بعد مختار کل ہوا تہا صاحب اخبار اوسکی نسبت لکہتا ہی کہ وہ نہایت بزدل آدمی تہا مکر و فریب کرکے اوسنے اس کام کو اپنے ذمہ لیا تہا اسی بزدلی کے سبب سے اوسنے تیس ہزار جوان کی جمعیت مجتمع کی اور گوالیار کی حفاظت کے لئے اسقدر جمعیت کی ضرورت نہین تہی اور گوالیار مین اسی لئے بہت فساد پیدا ہوا اس ضمن مین لارڈ گورنر جنرل بہادر نے ارادہ کیا کہ اگر باہمی مراسلت سے کام نہ نکلے تو بزور اس ریاست مین امن وامان قائم کیجائے اور اگست کی دسوین تاریخ سنہ ۱۸۴۳ع مین اپنی راے کو قلمبند کیا۔

مضمون بعض فقرات تحریر و تجویز لارڈ گورنر جنرل درباب ریاست گوالیار

ان روزون گوالیار مین ہمارا منظور کیا ہوا کارپرداز موقوف ہوگیا اور اوسکی جگہہ دوسرا مقرر ہوگیا اور تمام اضلاع سے کل سپاہ دارالخلافت مین جمع ہوئی ہے اور تمام انگریزی افسر علاقون مین سے جبراً موقوف کئے گئے ہین اور علاقہاے ملکی اور جنگی کے لئے وہ لوگ منتخب ہوئے ہین جو ہمارے دشمن ہین اکثر انہین سے وہ لوگ ہین کہ جنکو راجہ متوفی نے ہمارے

کہنے سے موقوف کیا تہا لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ فوج کمربندرہے بخوبی دریافت نہین ہوسکتا ہے کہ آیندہ زمانہ مین کیا صورت پیش آوے اسکے علاوہ اور چند باتین ارقام فرمائین اوران خیالات سے لاٹ گورنر نے لارڈ گوف سپہ سالار فوج کو ہدایت کی کہ اکتوبر کی پانچوین تاریخ کانپور مین خیمہ زن ہوجاؤ اور بارہ پلٹنین پیادون کی اور ایک رسالہ جمنا کے کنارے پر تیار رکہنا اس عرصہ مین گوالیار کے اندر بے انتظامیان روز بروز زیادہ ہونے لگین۔ رانی صاحبہ نے رزیڈنٹ سے استدعا کی کہ تم دہولپور سے گوالیار کو آجاؤ رزیڈنٹ نے لکہا جبتک دادا خاصگی معزول نہ کردیا جائیگا اور اوس سے جرمانہ نہ لیا جائیگا اور اوسکو گورنمنٹ کے حوالہ نہ کروگی مین گوالیار مین نہ آؤنگا پس دادا خاصگی نے ایک خریطہ رزیڈنٹ کا جس مین یہ مضمون تہا اپنے پاس رکہہ لیا اور رانی کو نہین دیا اس سے گورنر کو اور بہی ناخوشی پیدا ہوئی اور اوسکی یہ حرکت اس جرم کے برابر سمجہی گئی کہ گویا اوس نے رانی کے اختیار کو آپ غصب کرلیا اور خود گورنر دارالامارت کو چہوڑکر گوالیار کے قرب وجوار مین آنے کے لئے مستعد ہوئے اور یہ مضمون قلمبند کیا کہ پنجاب مین بے انتظامی ہورہی ہے اور وہانکی فوج برسر فساد ہے اس ہنگامہ مین مناسب نہین ہے کہ ہم گوالیار کے تنازع کو بغیر فیصلہ کئے چہوڑدین صاحب اخبار لکہتا ہے کہ جب یہ راے معرض تحریر مین آئی ہے اوسوقت گوالیار کی بے انتظامی درجہ کمال کو پہونچ گئی تہی سپاہ کے تین جتہے ہوگئے تہے ایک جتہہ دادا صاحب کا طرفدار اور ایک مخالف اور ایک دونون سے الگ اور فریق مخالف نے دادا صاحب کو پکڑ لیا تہا اور اسکی امید ہوتی تہی کہ وہ ارباب گورنمنٹ کے حوالہ کردینگے اس لئے رزیڈنٹ نے ایک رقعہ دربارہ طلب دادا خاصگی کے لکہکر منشی کو رانی کے پاس بہیجا وہ بےنیل مرام واپس آیا اور اپنے آقا کو

صاف جواب سنا دیا اس عرصہ مین رزیڈنٹ ناخوش ہوکر ناگپور کو چلدیا اور گوالیار مین تہوڑے عرصہ
کے بعد مخالف جتہون مین خوب گولہ چلا پس رانی نے سردارون کو بلاکر فیصلہ کیا اور بابو سبون دیس مکہ جی نے
دادا صاحب کو گرفتار کرلیا تہا ریاست کے کاروبار کا منصرم مقرر ہوا دسمبر کی گیارہوین تاریخ سنہ ۱۸۴۳ع
مین کہ ہنوز دادا صاحبکو ارباب گورنمنٹ کی سپرد نہین کیا تہا گورنر جنرل نے اگرہ مین آکر ارادہ کیا کہ
انگریزی فوج کو جو فراہم ہوئی ہے تحریک دیجائے اور اس مضمون کا ایک خط رانی کو لکہا اوس عرصہ
مین دادا خاصگی ہمدست ہوکر داخل آگرہ ہوا مگر اوسوقت اوسکے آنے سے حکام انگریزی کو اطمینان خاطر
نہین ہوا گورنر نے سپاہ انگریزی کو گوالیار کیطرف کوچ کرنیکا حکم دیا اور کہا کہ جبتک گوالیار مین ایسی
حکومت قایم نہین ہوگی جو اپنی کشش رعایا کو زیر فرمان رکہے اور گوالیار کی فوج کم نہ کیجائے اور کنٹنجنٹ
کی سپاہ نہ بڑہائی جائے اوسوقت تک سکوت کرنا مناسب نہین ہے بلکہ بموجب عہدنامہ برہانپور کے
گورنمنٹ انگریزی پر واجب ہے دولت راو کے جانشینون کے حقوق محفوظ رہین کیونکہ راجہ اور رانی
دونون خردسال ہین اس لئے ناعاقبت اندیش لوگون نے تمام اختیار لے لیا ہی اور انکی حرکتون کے
سبب سے روابط قدیم جو فیمابین دونون سرکار کے تہے ٹوٹ گئے اب اگر گورنمنٹ انگریزی جو قریب
دہلی کے ہے مداخلت نہ کرے تو بلاشبہ گوالیار کی ریاست تباہ ہوجاویگی صاحب تاریخ لکہتا ہے
کہ دسمبر کی بیسوین تاریخ فیمابین سرداران گوالیار اور گورنر کے گفتگو ہوکر راجہ اور گورنر جنرل کی ملاقات
قرارپائی اور مباحثہ کے بعد گورنر نے یہ تقریر پیش کی کہ اکیسوین تاریخ شرائط عہدنامہ کی تفصیل تیار
ہو اور تیئیسوین کو راجہ ملاقات کرے اور سردار لوگ جو وہان موجود ہون عہدنامہ کی منظوری کے
کفیل ہوجاوین اور اگر وہ ایفاے وعدہ نہ کرین تو راجہ اون سے جرمانہ لے اس عرصہ مین گوالیار

قطعہ بند دعا

کی جمعیت جنگ کے لئے تیار ہو گئی اور صلح کی صورت جو نظر آئی تہی وہ متغیر ہو گئی گورنر بہادر چنبل سے عبور کر کے ہنکونہ تک آپہونچا اور دسمبر کی پچیسوین تاریخ سنہ ۱۸۴۳ء مین رانی کے پاس اس مضمون کا ایک اشتہار ارسال کیا۔

مضمون اشتہار لارڈ گورنر النبرا صاحب بہادر

فوج انگریزی راجہ سندہیہ کی عملداری مین بطریق اعانت کے اپنے عہود اور شرائط کی پابندی اور راجہ کی ریاست کو قایم رکہنے کے لئے داخل ہوئی اسکے بعد چھبیسوین تاریخ ایک اور خط لکہا کہ عہد نامہ جدید اٹھائیسوین دسمبر کو منظور کیا جاوے اور اگر تاریخ مذکور سے تاخیر ہو گی تو فی یوم پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ ہوگا اور بابو ستولبہ وسیکہ جسکو حکام انگریزون کا طرفدار گمان کرتے تہے اور جو فیصلہ کرانے کیلئے انگریزون کے کیمپ مین آیا تہا پچیسوین تاریخ کیمپ سے گوالیار کو چلا گیا اور وہان ایک جمعیت کا افسر بنگیا تہا اور یہ جمعیت حکام انگریزی سے جنگ کے لئے آمادہ ہو گئی چھبیسوین تاریخ کو اونکا نائب سمبھاجی بہی انگریزی علاقہ مین سے بغیر اطلاع کئے ہوئے نکل گیا۔ اٹھائیسوین تاریخ جو عہد نامہ کی منظوری کیلئے مقرر تہی کوئی شخص دربار کی طرف سے نہین آیا تمام دن انتظار مین گذر گیا۔ اونتیسوین تاریخ فوج کو یکایک مرہٹون سے سخت لڑائیون مین مقابلہ کرنا پڑا۔ مرہٹون نے جہونڈہ کے مقام پر بہت عمدگی کے ساتھ توپین قایم کی تہین انگریزی فوج اپنا بندوبست کر کے اوس مقام پر آنا چاہتی تہی کہ اسی اثنا مین گوالیاری کچہہ سپاہ سے مہاراج پور پر مقابلہ ہوا اور نہایت سخت لڑائی ہوئی انگریزی فوج نے فتحیاب ہو کر جہونڈہ کیطرف قصد کیا اور وہان بہی خوب کشت و خون ہو کر انگریزی

فوج کو فتح ہوئی۔ اور اسی انگریزی سپاہ کے ایک ٹکڑے نے گوالیار کی ایک بڑی جمعیت پنیار کے مقام پر شکست فاش دی۔ لکھتے ہین کہ آٹھ سو یا نو سو آدمی ان تین دن کی عرصہ مین مقتول اور مجروح ہوئے۔ نتائج اون فتوحات کے یہ ہین کہ آخر کار رانی اور اوس کے صلاح کار خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور ہر قسم کی شرائط جو حکام انگریزی نے پیش کئے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئی۔ پس تیسوین تاریخ رانی اور راجہ لارڈ گورنر کے پاس آئے بعد رسمیات معمولی کے حکام انگریزی اور نیز سرداران ہندوستانی نے جو راجہ کے ساتھ تھے درستی معاملات کیلئے تدابیر شایستہ بیان کین اور سب تدابیر منظور کیگئین اس کا مفصل بیان بہت دراز ہے جنوری کی دوسری تاریخ سنہ ۱۸۴۴ء مین انگریزی فوج خاص گوالیار کی بیچ خیمہ زن ہوئی اور سے اشتہار از سر نو روابط دوستی کے قائم کرنیکی غرض سی قلمبند ہوکر دونون ریاستون مین ہر سو روانہ ہوا جنوری کی پانچوین تاریخ سال حال مین لارڈ گورنر معہ سپاہ گوالیار مین آگیا اور عہد نامہ جدید کے شرائط طرفین سے قبول کئے گئے اور عہد نامہ لکھا گیا۔

مضمون عہد نامہ جدید مورخہ تیرہوین جنوری ۱۸۴۴ء مشتمل بر دوازدہ شرائط

اول یہ کہ عہد نامہ سابق کے مراتب معہ تغیر و تبدل زمانۂ حال کے بحال رہین گے۔ دوم فوج کنٹنجنٹ زیادہ کیجایگی۔ اور ہمیشہ کے لئے اس سپاہ کی تنخواہ کے واسطے فلان فلان اضلاع کا محاصل علاوہ اس آمدنی کے جو اس کام کے لئے سابق سے معین ہی مقرر کیجائی سوم سپاہ کی تنخواہ دینے کے بعد اگر اٹھارہ لاکھ روپیہ سی زیادہ اضلاع مذکور سے ملے تو راجہ کو دیا جاوے اور اگر اس سے کم ہو تو اوس کمی کی قدر راجہ پوری کردے۔ چہارم تحصیل

کے سہولت اور انتظام کے لئے امور مذکورہ کا نظم و نسق حکام انگریزی کی سپرد کیا جاوے پنجم ریاست گوالیار چھبیس لاکھ روپیہ جو گورنمنٹ کو دیتی ہے چودہ روز مین ادا کیا جاوے ورنہ فلان فلان اضلاع کا محاصل اونکے علاقہ مین کر دیا جاوے اس زمانہ تک زر قرضہ معہ سود فیصدی پانچ روپیہ ادا ہو۔ لکھا ہے کہ کارکنان دربار گوالیار نے زر مذکور جلد ادا کر دیا۔ اور اضلاع مذکور پر عاملان انگریزی کا نہونے دیا۔ ششم راجہ کبھی کنٹنجنٹ کی سپاہ نو ہزار سے زیادہ نہ رکھے اور جو زیادہ ہو موقوف کر دے۔ ہفتم جو فوج برطرف کیجائے اوسکی تنخواہ حبہ حبہ ادا کر دیجائے اور جو بھرتی ہو اوسکو تین ماہ کی تنخواہ پیشگی دیدیجائے ہشتم اٹھارہ برس کی عمر تک راجہ خورد سال تصور کیا جاوے اوسوقت تک جو اشخاص مہمات ریاست کا انجام دین ہر امر مین رزیڈنٹ کی رائے کے کاربند ہووین۔ اور شرط نہم مین نائبان ممبران کونسل کے نام مندرج ہین دہم رانی کی جیب خرچ کے لئے تین لاکھ روپیہ مقرر ہوا یازدہم گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اقرار ہے کہ وہ راہ اور اسکی رعایا کے حقوق قایم رکھنے مین اعانت کرے۔ شرط دوازدہم مین عہدنامہ کی تصدیق کا ذکر ہے تا واضح ہو کہ جب یہ عہدنامہ پختہ ہو گیا اور گوالیار کی لڑائی حکام انگریزی سے ختم ہو گئی اور ریاست کے کاروبار بھی حسب قرارداد جاری ہو گئے۔ بعد ایک زمانہ کے رام راؤ بالکیہ نے اس جہان سے کوچ کیا اور ماما صاحب ماموں نے مہاراج جنکوجی راؤ بہادر کا لقب حاصل کیا چنانچہ اسوقت تک وہی ماموں مختار رہے چونکہ رانی صاحبہ اور مختار کار سے آپس مین نفاق رہتا تھا اسوجہ سے سرکار انگریزی سے یہ بات قرار پائی کہ رانی گوالیار مین نہ رہے چنانچہ وہ وہان سے آکر سیپری مین آرہی تھی اب نہین معلوم کہ کہان ہے آخر جنوری ۱۸۵۱ء تک کا یہ حال ہے اور اب اخبار سے ثابت ہوتا ہے

کہ ماہ فروری ۱۸۴۳ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۲۵۹ھ مین راجہ کو اختیار دیدیا گیا۔

تیسرا باب فتح کرنول کی بیان مین جو انگریزون کو حاصل ہوئی

واضح ہو کہ حکام کرنول جو افاغنہ مین سی تھے بڑے ذی رتبہ تھے اور اس سے کئی پشت قبل شاہ دہلی کے غلامون سے تھے جبکہ ملک دلی نواب نظام الملک بہادر طاب ثراہ کے تصرف مین آیا منجملہ متوسلان سرکار باوقار کے شمار ہوتے رہے۔ ازان بعد ایک لاکھ روپیہ سالانہ فرش وطوائی کا حیدر علیخان صاحب بہادر کو پیش کش کرتے رہے اور جب ٹیپو سلطان پسر بہادر موصوف کا استیصال ہوا تو پھر سرکار ممدوح کیطرف انہون نے رجوع کیا سرکار موصوف نی اوسی زودی مین وہانکی نذر اور تسلیم کی رقم سپاہ حسین ساگر کی بھرتی مین کارگزاران کمپنی کے ذمہ کردی تو وہ لوگ سرکار کے ہواخواہان مین سے ہوگئے انجام کار نواب غلام رسول خان کو بطور ارث وہان کی حکومت حاصل ہوئی خان موصوف نے اپنے عہد مین ایک لاکھ روپیہ کا سیسہ منگوا کر ایک فرانسیسی اوستاد کے ہاتھ سے کئی تھام کے جنگی گولے بنوائے اور گیارہ سو توپین اور چودہ کہنڈے باروت تیار کی اور شاہ ولی خان نام ایک وہابیہ کو جو پیشتر نوجوانون مین سے نواب مبارز الدولہ بہادر برادر حقیقی حضور والی حیدرآباد کا ملازم تہا نوکر رکھکر چارسو سپاہی متعین کئے اسکے سوا اور بہی جمعیت اپنی ہم قوم سوارون کی متفرق کی اور قلعہ کی اصلاح کی۔

تیسری مرتبہ مبارز الدولہ بہادر کا قلعہ گولکنڈہ کو جانا

انہین ایام مین بہت سی وہابی مذہب کے لوگ مبارز الدولہ بہادر کے دربار مین حاضر رہا

کرتے تھے اور ان سب کا پیشوا اسلیم نامی تہا جسکے استصواب ائے سے سمی مولوی محمد علی نے جو نواب وزیر خان ابن نواب میر خان والی ٹونک کے مصاحب تہے رئیس السلمین و امیر المومنین حامی دین مبین عبد العزیز مبارز الدولہ نقش نگین تجویز کر کے مبارز الدولہ کے پاس روانہ کیا مبارز الدولہ نے اوسکو پسند کیا اور یہی مہر اپنے مریدون کی تحریر پر ثبت فرماتے تھے اور ساکنان بلدہ سے جو کوئی اونکے ہاتہ پر بیعت کرتا تھا اوسکو دو تھان سیلہ کے اور ایک عدد آغابانی اور ایک مشروع اور چار روپیہ نقد عنایت کرتے تہے اور بعض کو نوکر بہی رکہتے تہے اسکے سبب سے بہت لوگ دور و دراز سے جمع ہو گئے تہے اور دو سانڈھیان تیز رفتار معہ ساز و سامان بناتی زردوز ولایتی وضع پر تیار کی تہین اور کبہی کبہی اون پر سوار ہو کر اپنے جلوخانہ مین مشایعت فرماتے تہے ان قرائن سے باہمی ساخت ثابت ہوتی تہی بلکہ بقول بعض خفیہ طور پر مراسلات کی آمد و شد ہوا کرتی تہی اور بعض کہتے ہین فقط زبانی گفتگو ہوئی تہی چونکہ اس امر کی تحقیق نوشتہ کے اوپر مبنی ہے اس لئے اوس مین دو روایتین پائی جاتی ہین معتبر قول یہ ہے کہ نواب کرنول کی ایک عرضی مبارز الدولہ کے نام جاسوسونکی معرفت پہنچی تہی اور جو لوگ شریک معرکہ تہے وہ ایسا کہتے ہین کہ یہ امر پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا اور اوسکی غرض اصلی بعض یہ بیان کرتے ہین کہ مبارز الدولہ کے متوسلین عند التفتیش اس بات کے مقر ہوے کہ ہم سکہون پر جہاد کرنا چاہتے ہین اور عوام کی افواہ ہی کہ سرکار انگریزی پر اونہون نے خروج کرنے کا ارادہ کیا تھا حتے کہ پوشیدہ طور پر کئی پلٹنین ہندوستانیونکی جو انگریزی تہے اونکے ساتہ متفق ہو گئی تہی

اور اگر چند روز توقف ہوتا تو انقلاب عظیم ہو جاتا اس اثنا مین جنرل فریزر سفیر سلطنت انگلشیہ
حیدرآباد مین وارد ہوے اور یہ کیفیت حضور مین عرض کی جناب ریاست مآب نے اوسی وقت
راجہ چندولال کو بند وبست کے لئے حکم دیا راجہ دربار کو برخاست کر کے اپنے گھر کو آیا
اور معہ جمعیت بدرجنگ عبد اللہ بن علی ابو الینبع عربان اور دلاور نظام جنگ محمد خان قایم خان
رسالدار کو مبارز الدولہ کی حویلی کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا مبارز الدولہ نے یہ خبر سنکر
دولت سرا کا دروازہ بند کرا دیا اور پچاس ساٹھ آدمی جو اوس وقت حاضر تھے گرد و پیش
ہو گئے اور کوئی قلعہ مین داخل نہو سکا پس دو چار روز قلعہ کے جانبین سوال و جواب
ہوتا رہا اور مبارز الدولہ اوس کا سبب بیان کرتے رہے آخر کار سہ پہر کے وقت محمد خان
سیڑہی لگا کر قلعہ کے اندر کود پڑے اور قلعہ کا دروازہ کہولدیا اور تمام عرب زور شور کیساتہ
قلعہ کے اندر گھس پڑے تب مبارز الدولہ خود بھی فرنگ علم ہاتہ مین لئے ہوئے اور یہ کہتے
ہوئے خبردار خبردار اسطرف کو زنانہ ہے آگے بڑہے جمعدار عبد اللہ بن علی درمیان مین
آگئے اور اپنے لوگون کو ہٹا دیا اور اونکے ہتہیار رکھوا دئیے اور مبارز الدولہ کی تعظیم
بجا لا کر عرض کیا کہ آپ بھی ہمارے ولی نعمت ہین اور وہ بھی ولی نعمت اور کچھ بات نہین
ہے حضور کا حکم اس قدر ہے کہ آپ قلعہ کو روانہ ہو جائین جیسے آپ یہان رہتے ہین
وہان بھی رہین گے کسی طرح کی تکلیف نہو گی پھر مبارز الدولہ خود کرسی منگوا کر بیٹھے
اور کہا کہ میرا قصور کیا ہے اتنے مین مغرب کا وقت ہو گیا اور جماعت سے نماز ادا
کی خود امام ہوئے اور تمام عرب وغیرہ اونکے مقتدی بنے اوسکے بعد نصف شب تک

باہر رہے اور گفتگو ہوتی رہی اوسکے دوسری روز ربیع الاول کی تیئیسوین تاریخ ۱۲۵۵ھ مین قلعہ محمد نگر عرف گولکنڈہ مین میانہ مین سوار ہوکر داخل ہوئے اوسکے بعد تمام دہائی اول خانہ مین بھجوادئے گئے چنانچہ ہنوز بیشتر اون مین سے محبوس ہین اور مبارز الدولہ قلعہ مین موجود ہین - اب اصل مطلب کیطرف رجوع کیا جاتا ہے۔

قلعہ کرنول کے مسخر کرنیکے بیان مین

جب یہ سب قصہ ہوچکا تو بموجب حکم لارڈ گورنر جنرل کلکتہ کے پانسو سوار گورے اور ایک پلٹن معہ توپخانہ جنگی روانہ کرنول ہوئے اور سوارون کے دو رسالی معہ دو انگریزی پلٹنون کے سپاہ کنٹنجنٹ سے نظام الملک بہادر کے وہان آکر متعین ہوئے بعد وصول ماہ رجب کی چھٹی تاریخ جمعہ کے روز بوقت صبح محافظ قلعہ نے معسکر انگریزی پر توپ کا فیر کیا سرداران سپاہ مذکور نے اپنی جمیعت کو گولے کی زد سے بچا کر کھڑے ہونے کا حکم دیا اور صدر پلٹن کے انگریز نے جو اہل قلم سے تہا غلام رسول خان کو رقعہ لکہا بعد کتابت کے نامدار خان نامی خان مذکور کا دیوان سوال وجواب کیواسطے آیا اور صدر پلٹن کے انگریز سے ملاقات کرکے صلح کے متعلق گفتگو کی اوسکے بعد قلعہ مین گیا اور غلام رسول خان سے صلح کی حقیقت بیان کی اور یہ کہا کہ آپ قلعہ کے باہر تشریف لے آوین تاکہ وہ آپسے بہی ملاقات کرے اور رسوم ضیافت اور مہمانداری کے لوازم ادا ہوجائینگے۔ بعد قلعہ کی سیر کے معہ جمیعت رخصت ہوجائے غلام رسول خان تمہید راندی کے اس پار زہرہ بیٹھکے مقام پر ایک چبوترہ پر زیر درخت شامیانہ کہڑا کرواکے جا بیٹھے بجز داس کے غلام رسولخان

کی سپاہ کے لوگ غلام رسول خان سے بدلگئے اور اپنا مشاہرہ طلب کیا خان مذکور نے اوسی وقت
قلعہ سے روپیہ منگوا کر حکم دیا کہ ان سب کی تنخواہ دیدو اور اودہر سے ایک لین کا افسر سپاہ انگریزی
بین سے خان مذکور کی ملاقات کیلئے آیا اور مصالحت کی گفتگو کی پس نامدار خان دیوان نے
اپنا رومال ایک خدمتگار کو دیکر قلعہ کی طرف روانہ کیا اور اوس سے کہا کہ گولے کا چلنا موقوف
کرادو (اور اس وقت ہوائی گولہ چل رہا تہا) اور صلح کا رومال قلعہ کے برج پر کہڑے ہو کر پہیرو
تا کہ ہر خاص و عام کو معلوم ہو جائے اس اثنا مین شاہ ولی خان روہیلونکا سردار اپنی تنخواہ لیکر
غلام رسول خان کے روبرو آیا اور کہنے لگا تمنے کچھ کام نہین کیا جو صلح کری مگر خیر جو ہوا سو ہوا
اب ہم توڑینگے اور فوراً تلوار اوٹھا کر بیدریغ افسر مذکور کو مار دیا لشکر انگریزی مین جب خبر پہنچی
تو پہر کیا تہا بیکل نواز نے جنگ کی ترتری بجائی فوراً سوار اور پیادے بطریق یلغار ندی مین سے
جو رہے سو رہے اور جو پہنچگئے بلا تامل مارنا شروع کیا سوار وغیرہ تو نکل گئے مگر روہیلہ بہ
طاقت خوب لڑے اور بہت سے مارے گئے شاہ ولیخان کا بہی کام تمام ہوا۔ غلام رسولخان
پکڑے گئے اور ایک میانہ مین نواب اور ایک میانہ مین نامدار خان دیوان کو گھٹا ٹوپ کر کے
وہان سے لے نکلے اور وہ تہل چہوڑ کے دوسرے مقام پر جا اوترے اور قلعہ پر شام تک
خالی گولہ چلتا رہا اوسکے دوسرے روز انگریز قلعہ کی دیوار توڑ کر اندر آگئے اور تمام
مال و اسباب ضبط کر لیا اور شاہ ولی خان روہیلہ کی تصویر کھچوا کر لندن بہجوا دی اور غلام رسول
خان کو معہ دیوان چناپٹن کو روانہ کیا اور اٹھارہ لاکھ روپیہ کے ملک پر اپنا قبضہ کر کے بقدر
ضرورت خان محبوس کے متعلقین کے لئے علی قدر مراتب مادام الحیات سالیانہ مقرر کیا

اور دو سو روپیہ ماہوار نامدار خان کے لئے مقرر ہوئے۔ واضح ہو کہ عباس علیخان ابن عبدالقادر خان کے لئے قلعہ اودہ گیر مین سرکار کمپنی سے باوام الحیات چالیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر تھا وہ بہی اس ضمن مین ضبط ہوگیا اگرچہ دو سال کے بعد اونکا انتقال ہوگیا اور اس ضبط ہونے کا سبب بعض لوگ یہ بیان کرتے ہین کہ غلام رسول خان کے پاس انہین کی استصواب رای سے بہی سیسہ آیا تہا اور وہان کے باشندگان کا مقولہ یہ ہے کہ کوئی شخص وہابی مذہب والون مین سے مبارز الدولہ کا وکیل عباس علیخان کے پاس بہی تہا اور بعض کہتے ہین کہ عباس علیخان ہمیشہ محجوب رہا کرتے تہے اوسکی نحوست سے اودہ گیر کا قلعہ اونکی حیات مین قبضہ سے نکل گیا الغرض اوسکے بعد غلام رسول خان نے موضع ترچناپلی عرف تہر بذ مین بود و باش اختیار کی وہان ایک چیلہ نے خان مذکور کو قتل کر ڈالا وہان کے رہنے والے اوسکی وجہ یہ بیان کرتے ہین کہ غلام رسولخان ہر روز اپنے مکان سے عیسائیون کے عبادت خانہ مین آیا جایا کرتے تہے۔ اور وہان کے پادریون سے بہی دین و آئین کی باتین کیا کرتے تہے ایسے مین ایک روز حاجی صاحب نامی نے جو خان مذکور کے بہت رفیق تہے بلکہ خان مذکور کی ہمشیرہ اونکے نکاح مین تہین جب اونکو عیسائیون کے دین کیطرف مائل دیکہا تو کلیسے کے دروازہ سے نکلتے ہوئی پیش قبض سے غلام رسول خان کا پیٹ چاک کر ڈالا مگر خان مذکور بہایت قوی جوان تہا یہہ زخم کاری کہا کر آنتین جو باہر نکل آئی تہین رومال سے کمر باندہکر خدمتگارون کے کاندہون پر ہاتہ دہرے ہوئے کلیسے کے دوسرے دروازہ تک آیا اور وہان باآواز بلند آہ کرکے گر پڑا اور جان نکلگئی انگریزون نے اوسکی نعش کو دبوا دیا اور حاجی صاحب کو پہانسی دیدی

بعد ازان ۱۲۶۳ھ مین الف خان نام مہین پور غلام رسول خان کا موروثی گدی نشینی کی تمنا مین کرنول سے آکر موضع حسین ساگر مین اوترا ہوا تھا چند روز مین شدت بخار سے اوسکے جسم پر آبلہ ہو گئے اور چھبیس ۲۶ برس کی عمر مین مرگیا۔

چوتھا باب جنگ کابل کے بیان مین

واضح ہو کہ جب لارڈ گورنر جنرل اگلینڈ وارد ملک ہندوستان ہوے تو راجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے کہ اس سے قبل لاٹ صاحب بہادر سابق سے موضع روپڑ جو دریای ستلج کے کنارہ پر واقع ہے ملاقات کر کے بناء اتحاد قائم کی تہی اب اوسکے استحکام کے لئے تحف و ہدایا معرفت دو سرداران سکہ او رفقیر عزیز الدین صاحب کی روانہ کئے لارڈ صاحب بہادر شملہ پر تہے یہ لوگ جب وہان پہنچے بڑی عزت کی اور بخوشی تمام رخصت کیا اور اوس کے بعد اپنی طرف سے لارڈ مکناٹن نام جو سکتر اعظم لارڈ گورنر صاحب بہادر کے تہے اونہین اور کپتان بخشی ریڈ صاحب رزیڈنٹ لدہیانہ کو مع فوج انگریزی و تحف و ہدایا وغیرہ اپنی جانب سے روانہ کر دیا رنجیت سنگہ یہ بات سنکر استقبال کے لئے بڑے دبدبہ کے ساتھ لاہور سے نکلا اور ادینہ نگر پر آنکر خیمہ زن ہوا جب مکناٹن صاحب ادینہ نگر پر آئے او سوقت راجہ کنور شیر سنگہ پیشوائی کے لئے آیا راستہ ہی مین ہاتہیون پر ملاقات ہوئی اونہون نے اپنے ہاتہ سے تحفہ پیش کیا اونہون نے بلا واسطہ غیر خود اپنے ہی ہاتہ سے تحفہ لے لیا اور سلامی کی توپین بڑی دہوم دہام سے چلین آہستہ مین دس پانچ مقام کر کر لاہور مین داخل ہوئے مکناٹن صاحب شالامار باغ مین آنکر قیام پذیر ہوئے چونکہ افسران انگریزی کو شاہ شجاع الملک احمد شاہ درانی کی حمایت منظور تہی اور فیما بین

قصیدہ

فلک پہ غل ہو ستارے ہوئے ہین سعد تمام

راجہ رنجیت سنگھ اور امیر دوست محمد خان کے درخیبر پر جنگ ہوا کرتی تھی لہذا یہ صلاح ٹھہری کہ انگریز لوگ شاہ موصوف کو لیجاکر کابل مین تخت سوروثی پر قایم کرین اور سکھون کی فوج بھی مدد اور کمک کے لئے ہمراہ رہا کرے پس کپتان صاحب بھی کوہ شملہ کو واپس آئے اور لارڈ صاحب سے یہ کیفیت بیان کی لارڈ صاحب بہادر نے کہا اچھا دو پلٹنین اور دو رسالہ ہزار ہزار سوار کرکے بادشاہ کے نام سے بھرتی کرو اور انگریز لوگ اوسکے افسر رہین اور بادشاہ کے لئے جو تجملات شاہی ہوتے ہین تیار کرو چنانچہ ناٹ صاحب کل فوج بادشاہی کے افسر اجنٹ اور جان سین صاحب بخشی اور راندرسین صاحب کو سوارون کا رسالدار مقرر کیا گیا اور سکندر برنس اور اسکے سوا تین انگریز اور کشتیون مین سوار ہوکر دریائے ستلج سے سڑک اور میدان فرودگاہ افواج بادشاہی و انگریزی کی درستی کیواسطے روانہ ہوئے۔ بعد چند ماہ کے یہان بھی فوج شاہی قواعد انگریزی کے موافق ترتیب یافتہ ہوئی اور ادھر سڑک اور میدان وغیرہ صاف اور تیار ہو گئے۔ بادشاہ بڑے کروفر سے فیروزپور کیجانب سے نواب بہاول خان کی سرحد مین داخل ہوئے اور وہان سے بنگل کوٹ سرحد امیران سندھ سے ہوکر حسن بیلے پر آئے اور پھر وہان سے دریائے سندھ سے کشتیون سے عبور کرکے موضع شکارپور مین خیمہ زن ہوئے پھر دو مہینے بعد فوج انگریزی کے جوق کرکے پندرہ پندرہ دن کے فاصلہ سے سندھ مین آئے اور موضع حسن بیلے کو داہنی جانب چھوڑ کر لوہیری مین جو دریاے سندھ کے کنارہ پر ہے خیمہ زن ہوئے چونکہ وہان سات دریا جمع ہوئے ہین۔ ستلج۔ بھبیا۔ سندھ۔ راوی۔ چناب۔ جہلم۔ لنڈھا۔ اباسین یا اٹک

اور ایک طرف دریاے مذکور کے موضع روری اور ایکطرف شہر سکھر اور بیچ مین ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے اوسپر ایک قلعہ بھکر نام ہی وہان چند مقام کرکے اوس قلعہ کے نیچے کشتیون کے دو پل تیار کئے اور پھر فوج کا اوترنا شروع ہوا تھوڑی دیر مین یہ جوق جوق اوس سے عبور کرکے موضع شکارپور پر پہنچے جو لوہیری سے سولہ کوس پر ہے وہان پہنچکر شاہ کی اور انگریزی فوج یکجا ہو گئی تب مگناٹن صاحب و سکندر برنس نے منشی موہن لال کو میر رستم خان امیر خیرپور سندہ کے پاس روانہ کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ قلعہ بھکر تھوڑے عرصہ کیلئے تم خالی کروا دو کہ ہم اپنا میگزین اور توپین اور اسباب وغیرہ معہ جمیعت کے اوسمین رکہین اگر اتفاقاً کابل مین ہم کو نقصان پہنچے تو اس قلعہ مین آکر پناہ لین گے۔ اور جب شاہ شجاع کو تخت کابل پر قائم کرکے مراجعت کرینگے تو تمہارا قلعہ تم کو واپس کر دینگے اگرچہ عام سندہی اس بات سی ناراض تھے مگر رستم خان مذکور نے قلعہ خالی کروا دیا۔ اور صاحبان انگریز کا اوس مین عمل ہو گیا۔ پھر وہان فوج بمبئی کا انتظار کیا گیا کہ وہ بھی آکر ملجائی تو آگے کا قصد کرین اور اوسکی کیفیت یہ ہے کہ فوج کا راستہ حیدرآباد سندہ سے تھا۔ امیر نصیر خان اور امیر مبارک وغیرہ اپنی سرحد سے اونکو آنے نہین دیتے تھے یہ بات سنکر اوسطرف سی سپاہ احاطۂ کلکتہ خشکی کی راہ سے دریائی سندہ کے کنارہ کنارہ حیدرآباد سندہ کو روانہ ہوئی۔ کہ اول اس کو فتح کرکی پھر کابل کا ارادہ کرین اس عرصہ مین امیر نصیر خان اور امیر مبارک وغیرہ نے کچھ سوچ کر اون کو راستہ دے دیا مگر یہ راستہ دینا اون کے حق مین مضر پڑا۔ آخرکار اسی سبب سے کرتے پھر بہانے فارغ ہونیکے بعد کئی دن کے ۱۲۵۹ھ مین مطابق ۱۸۴۳ع کی ادنی زد و خرد مین حیدرآباد سندہ

کو لے لیا اسی اثنا مین سپاہ بمبئی بہی آپہنچی اور سپاہ احاطہ کلکتہ کے ساتہ سب شکارپور مین جمع ہوگئی اور آگے چلنے کا ارادہ کیا چونکہ شکارپور کی طرف ایک مقام بہاگ ڈہاڈر نام پچیس کوس کا میدان ہے اسکو دشت پت اور دشت حاتمی کہتے ہین موسم گرما مین وہان باد سموم چلتی ہی آدمی یا اور کوئی حیوان کی قسم چل نہین سکتی۔ اس دشت خطرناک سے اوترنے کے لئے بڑی بڑی صد ہا شتری پکہالین طیار کرائین اور ایک مین پانی بہر کر ایک جوق نے چار گہڑی دن رہی کوچ کرنا اور تمام شب بہر کے ساتہ چلنا اور صبح کے وقت مقام کرنا یہ طریقہ شروع کیا حتی کہ ایک مہینہ مین سب فوج جوق جوق یکی بعد دیگری گذر کر کے امیر نصیر خان اور امیر محراب خان کے سرکلاٹ کو پہنچگئے کچہ بلوچ بادشاہ کے ہمراہ تہے اونکے سبب اور بہی رجوع ہوگئی تہے غلہ وغیرہ جو کچہ اون کو مطلوب ہوا سب فراہم کردیا۔ پس وہان سے سب سامان جمع کرکے درہ پولان مین داخل ہوئے۔ وہان سے سات منزل تک سوای پانی کے کوئی چیز نہین میسر آئی غرض وہان سے بہی بدستور سابق گذر کر قندہار کو چلدیئے وہان پہنچنے کے قریب کہندل خان اور پردل خان وغیرہ دوست محمد خان کی تین برادر جو والی قندہار تہے وہان سے فرار کرکے قلعہ کرسن کو چلدئے اور وہان بہی قیام نہین کیا اور ملک ایران مین پہنچے۔ شاہ ایران اون سے اچہی طرح پیش آیا اور اون کو عزت کے ساتہ رکہا ادہر انہون نے قندہار مین اپنا عمل کرلیا اور فوج بہی جسکے افسر ناش صاحب تہے شہزادہ صفدر جنگ کو یہ سمجہکر کہ قندہار بہی پای تخت ہی چہوڑ کر کابل کی طرف روانہ ہوئے۔ اور غزنین مین پہنچکر قلعہ کا محاصرہ کیا چند روز لڑائی رہی آخر کار سرنگ لگا کر قلعہ کا دروازہ گرادیا۔ وہان سے تین سو آدمی نیلا لباس پہنکر نکلے

اور انگریزی فوج سے مقابل ہوئے اور خوب بہادری کے ساتھ تلوار چلائی اور سب شہید ہوئے
اور اون کے وہان کے درانی پٹھان بھی خوب لڑے آخر کار غزنین فتح ہو گیا اور سردار محمد حیدر
خان محمد اکبر خان کے برادر حقیقی کو گرفتار کر لیا اور انگریزی افسرون نے خان مذکور کو عزت کے ساتھ
نظر بند رکھا اور آگے کو روانہ ہوئے لاہور کے اندر جس عرصہ مین راجہ رنجیت سنگھ اور
لارڈ مکناٹن کے صلاح ہوئی تھی تو یہ بات قرار پائی تھی کہ مکناٹن صاحب معہ سپاہ انگریزی شاہ
شجاع الملک کو لئے ہوئے بہاول پور اور احمد پور اور خان پور ملک نواب بہاول خان اور وہان
سے سبزل کوٹ نالوہری اور سکھر اور قلعہ بھکر سے دریائے سندہ کا عبور کر کے شکارپور اور
بھاگ ڈہاڈہر اور دشت پت اور سر کلانٹ نصیر خان بلوچ سے قندہار کو پہنچین و بخشی کپتان
وید معہ جمعیت سکھان شہزادہ تیمور شاہ کلان فرزند کو شاہ شجاع الملک کو لئے ہوئے درۂ خیبر
کی راہ سے کابل مین آجائین اسواسطے کہ تیمور شاہ کی والدہ افاغنان آفریدیہ کی بیٹی ہے اس
طرف سے آفریدی پٹھان اور مہمند اور خٹک و راجوی یوسف زئی لے سرداران کو فہمائش کر کے بادشاہ
کا مطیع و فرمانبردار کرتے ہوئے آئین حسن اتفاق سے اسی طرح شہزادہ تیمور شاہ خیبر کی
راہ سے اور شاہ شجاع الملک قندہار کی راہ سے ایک ہی روز مین داخل کابل ہوئے
چونکہ اوسوقت میدان خالی تھا دوست محمد خان اور محمد اکبر خان پیشتر ہی سے وہان سے
چلے گئے تھے بادشاہ نے تخت پر جلوس کیا۔ مکناٹن صاحب اور سکندر برنس اور بخشی وید
اور بخشی جان سین اور میجر ناٹ وغیرہ جملہ افسران انگریزی نے نذر گذرانی بادشاہ نے
اون سب کو خلعت فاخرہ سے علیٰ قدر المراتب سرفراز کیا اور نیز بدستور سردار غلام محمد خان

قصیدہ تہنیت آمود مشتمل بر دو تقریب طبع زاد نامہ نگار

اور امین اللہ خان سوکزئی اور عبد اللہ خان اچکزئی اور خان شیرین خان وغیرہ سرداران قزلباش بارہ ہزار خانہ مشہور بغلام خانہ سبنے نذر دیکر خلعت سے سرفرازی حاصل کی مکناٹن نے نظام الدولہ کو خلعت وزارت دلوایا اور کابل کی سلطنت قائم ہوئی اور شہزادہ تیمور شاہ کو قندہار کی جانب روانہ کیا اور صفدر جنگ نے اپنے بہائی کی زیر حکومت رہنا قبول کیا۔ اب بیان امیر دوست محمد کا حال بیان کیا جاتا ہی۔

امیر دوست محمد خان کی لڑائی کا بیان

واضح ہو کہ امیر دوست محمد خان کو جب شجاع الملک کے معہ سپاہ انگریزی کے آنے کا حال معلوم ہوا تو اونہوں نے اپنے اندر مقاومت کی طاقت نہ دیکھی اور معہ سردار محمد اکبر خان وغیرہ کے جو کہ اونکے لواحقوں مین سے تہے معہ تہوڑی سی جمعیت کے جہاڑی کار اور کوہ بامیان کیطرف چلے گئے اور وہان سے بخارا شریف کا ارادہ کرکے بلخ کو روانہ ہوئے جب قندوز مین پہنچے تو مراد خان وہان کے سردار نے استقبال کیا اور اونکی مہمانداری عمدہ طور سے عمل مین لائے اور دوست محمد خان چند روز کے بعد رخصت ہو کر بلخ مین آئے اور سروالی نے جو وہان کا حاکم تہا کئی منزل سے اونکا استقبال کیا اور بہت تعظیم و تکریم سے اونکو لیجاکر مہمانداری کے لوازم عمل مین لایا اور نقد اور پارچہ وغیرہ اون کے سامنے پیش کیا دوست محمد خان نے وہان کچہ عرصہ اقامت کی اور پہر قبائل کو اپنے بہائی جبار خان کے سپرد کرکے بلخ مین اونکو چہوڑ کر معہ اکبر خان کے ستر اسی رفیق ساتہ لئے ہوئے دریاے عمون سے عبور کرکے بخارا کی طرف روانہ ہوا اور منزل بمنزل قطع کرتے ہوئے جب وہان پہنچے تو بخارا کے بادشاہ نے کسی امیر کو اون

کے استقبال کے لئے بھیجکر اعزاز واکرام سے اوتارا دوست محمد خان جب حاضر دربار ہوئے تو اونکو مع رفیقون کے خلعت عطا کیا اور کابل چھوڑنے کا سبب دریافت کیا دوست محمد خان نے بیان کیا کہ انگریزی افسر شجاع الدولہ کی حمایت کرکے شجاع الدولہ کو کابل کے تخت پر بٹہانے کے لئے آئی ہین ہم آپ کی استعانت چاہتے ہین بادشاہ نے کہا اس مین شک نہین کہ شجاع الدولہ کے باپ دادا کا تخت ہی اور وہ اوسکا حق بحقدار رسید لیکن شجاع الدولہ نے یہ برا کیا کہ انگریزون کی حمایت سے آیا کیونکہ تم مسلمان ہو اور ہم بھی مسلمان ہین ہمارے اوپر ضرور ہی کہ تمہارے لئے کمک تیار کرین چندے توقف کرو کہ کچہ جمعیت فراہم کرکے تمہارے ہمراہ کر دین جاو اور انکو شکست دیکر نکالدو چونکہ محمد اکبر خان حاضر تہا اوسے اس بات کا کمال رنج ہوا اور شاہ بخارا کی جانب سے اوسکے دل مین بغض ہوگیا پس ایک روز سر دربار اپنی زبان مین باپ سی یہ کہہ رہا تہا کہ یہ بادشاہ تو مانند ایک فقیر کے ہی میرے جی مین یہ آتا ہی کہ اسی مار کر یہان کا بادشاہ مین ہی بنجاؤن اتفاقاً اوس بارہ مین ایک ازبک کچہ زبان افغانی سے واقف تہا اس نے بعد برخاست کے عرض کی کہ آج محمد اکبر خان اپنے باپ سی ایسا ایسا پشتو مین کہہ رہا تہا بادشاہ نے سنکر فوراً دربار برخاست کرادیا یہ دونون باپ بیٹے مع اپنے رفیقون کے راتکے وقت بلخ کی طرف چلدئے بادشاہ کو جو خبر ہوئی ایک نیک باشی کو جو ہزار سوار کا افسر تہا دو ہزار ازبک دیگر تعاقب کے واسطے روانہ کیا اور کہا کہ ان دونون باپ بیٹون کو پکڑ لاؤ وہ تین منزل پر وہان سے ایک قلعے مستحکم ہوکر بیٹھے تھے ازبکون کے سردار نے جاکر اونہین گھیرا اور یہ کہا کہ چلو تم کو بادشاہ بلاتے ہین یہ بندوق لے پیش آئے اور بندوق سے دو چار ازبک مار ڈالے تب تو اونہون نے

نے بہی تیغ زنی کی اور پچاس ساٹھ آدمیون کو مار کر ان دونون باپ بیٹیون کو گرفتار کرلیا اور اپنے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ ان دونون کو جدا جدا قید کیا پہر کئی مہینہ بعد دوست محمد خان نے ایک قافلہ باشی سے سازش کی اور داڑہی کو خضاب کرکے کسی ڈہب سے قید سے باہر نکلا اور قافلہ سے آملا قافلہ باشی اوسے ایک کجاوہ مین بٹہاکر روانہ ہوا بادشاہ نے چند سوار روانہ کئے کہ دوست محمد خان جانے نہ پاوے پہر قید کرکے لے آوین حسب الحکم وہ سوار آے اور قافلہ مین تلاش کرنیلگے قافلہ باشی نے کہا کہ دوست محمد خان اس قافلہ مین نہین ہی سب کجاوے انہین دکہلائے جسمین کہ دوست محمد خان تہا جب وسپر نوبت آئی تو تلاش کرنیوالون نے جو دیکہا چونکہ وہ مخضب تہا کہا یہ شخص مشابہ دوست محمد خان کی صورت مین ہی لیکن وہ نہین ہے اسواسطے کہ وہ مرد ضعیف ریش سفید تہا یہ مرد جوان سیاہ ریش ہی کوئی اور ہوگا چہوڑدیا اور سب واپس چلے آئے پس دوست محمد خان دریائی عمون سے عبور کرکے بلخ مین پہنچا تو وہان اپنے قبائل نہ پائے خان مذکور نے میر والی وہان کے حاکم سے اونکا حال دریافت کیا کہ وہ کہان ہین اوسنے جواب دیا کہ تمہارا بہائی نواب جبار خان اونہین لیکر چلا گیا جب اور لوگون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سرداران انگریزی کی قبضہ مین ہین جبار خان اگرچہ بظاہر دوست محمد خان کا دوست بنا اور خان مذکور کی ہی وجہ سے بلخ کو آیا تہا لیکن پوشیدہ سرداران انگریزی سے ملا ہوا تہا اوس کی وجہ یہ تہی کہ جبار خان کا جوان بیٹا تحصیل علم انگریزی کے لئے لدہیانہ مین رہتا تہا اور اوسکو تین سو روپیہ ماہوار سرکار انگریزی کیجانب سے ملتے تہے پس دوست محمد خان جب بخارا کو گئے تو بعد روانہ ہونے کے دوست محمد خان کے

قبائل کو گرفتار کر دیا لیکن صاحبان انگریزون نے ان کو بڑی عزت سے رکھا اور نیز ہزارون
روپیہ سے ان کے خرچ اور اخراجات کے خبر گیران رہے اور جبار خان سے کچھ سلوک نہ کیا اور
جب دوست محمد خان نے بخارا مین قیام کیا تو شاہ بخارا نے محمد اکبر خان کی تشہیر کی شکلین بنوا کر
سر بازار نکلوایا اور منادی کیگئی کہ جو نیکی کے بدلے بدی کرے اوسکی سزا یہی اور سخت قید کیگئی۔
پھر سیر والی حاکم بلخ نے سفر کا سب سامان گھوڑے ہتھیار وغیرہ سب تیار کر کے کئی ہزار طلائی بخارا
جسپر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا سکہ ہوتا ہی اور اوسکی قیمت آٹھ روپیہ ہوتی ہی خرچ کے لیے دیئے
اور پچاس ساٹھ سوار دوست محمد خان کے ہمراہ کر کے کابل کو روانہ کیا۔ واضح ہو کہ جب دوست محمد
خان کابل کے قریب پہنچے اور دوسرے فرزند اور بھتیجے اور متعلقین وغیرہ سے آن کر ملاقات
کی اور دوست محمد خان جہاڑی کار کے قریب قلعہ خام مین اوترے وہان دو چار سو آدمی اونکے
شریک ہوئے کابل مین جب یہ خبر پہنچی کہ امیر دوست محمد خان نے باراوہ جنگ جہاڑی کار پر
اگر نزول کیا ہی لارڈ ونگناٹن نے سکندر برنس کو دو پلٹنین انگریزی اور ایک ہزار سوار کا رسالہ
معہ توپ وغیرہ کے اوسطرف کو روانہ کیا سپاہ انگریزی نے اس قلعہ کا تمام محاصرہ کر لیا اور لڑائی
شروع ہوئی سپاہ انگریزی مین سے کیلی صاحب اور ہراحیل قدر صاحب اور انکے سوا اور دو تین
انگریز مارے گئے مگر قلعہ فتح ہو گیا اور امیر محصور معہ اپنے رفقاء کے وہان سے نکلکر ایک پہاڑ کے
درہ مین پوشیدہ ہو گئے دن کو وہان رہا کرتے اور رات کو انگریزی فوج پر شبخون مارا کرتے تھے
حتی کہ سپاہ انگریزی کو تنگ کر دیا جب دس پانچ روز اس طرح گذرے تو ایک روز امیر
مذکور بھی پوشیدہ مقام سے مستعد ہو کر میدان مین آگئے اور ون کو انگریزی فوج سے مقابلہ کیا جو لوگ بالائی

دیا پھر رسد وغیرہ کے بعد ایک سو کا
اضافہ کیا اور فیلخانہ کے داروغہ مقرر
ہوئے اور بعد از انتقال شیخ محمد تقی
ایک سو کا اور اضافہ ہوا اور جب نواب آصفجاہ
نے حیدرآباد دکن سے شاہجہان آباد
کا ارادہ کیا ہمراہ رکاب تھے بہادر
مقرر ہو کر ۲ فیل کی عزت حاصل
کی۔ اور بعد جنگ نادر شاہ کے دو سو سوار
اضافہ ہو کر ہزاری منصب ہوا اور
جدیار خان بہادر کا خطاب حاصل ہوا
اور اس قدر معتمد اور جانثار ہوئے
کہ جب نواب نادر شاہ کے حضور
مین جاتے تو نواب بہادر موصوف
اور درگاہ قلی خان کہ جنکا ذکر درمیان
مین آویگا کہ مین بعد یہ دونون ایام کی
مین ہمیشہ ہوتے یعنی خان موصوف کے خلف
دوم نواب بہادر موصوف
منسوب ہوئے کوئی ہمراہ
اور شاہجہان آباد سے مراجعت اور
صاحبزادہ ۲ م جنگ سے فارغ ہونے
کے بعد سو روپیہ کا اور اضافہ ہوا اور

امیر بندکوں سے آکر مل گئے تھے وہ تو بہاگ نکلے مگر ستر اسّی آدمی جو دوست محمد خان کی اہل قرابت سے تھے اونہوں نے رسالہ کے اوپر گہوڑے دوڑا دئے اور شمشیر زنی شروع کی۔ دوست محمد خان اپنے فرزندون اور برادر زادون کو للکارتے تھے اور کہتے تھے کہ ہان بچہ ہا بزنید و برانید غرض وہ لوگ خوب جی توڑ کر لڑے اور رون کو بہی زخمی کیا اور خود بہی زخمی ہوئی آخرکار کچہ زخمی ہوئے کچہ بہاگ نکلے تب دوست محمد خان تنہا ہتہیار باندہکر اور گہوڑے پر سوار ہوکر کابل کو روانہ ہوئے اور چار روز کا راستہ ایک روز مین طے کرکے کابل مین پہنچے اور سیدہے بالائی حصار مین داخل ہوئے پس دو گہڑی رات گذرے مکناٹن کے دروازہ پر آئے اور گہوڑی کو وہان چہوڑکر اندر چلے گئے ہرچند کہ پہرے والے نے منع کیا مگر کچہ پروا نہین کی اور مکناٹن کے روبرو میز کے پاس کہڑے ہوکر سر پر ہاتہ رکہا مکناٹن صاحب نے کہا تم کون کہا امیر دوست محمد خان پس مکناٹن صاحب اوٹہے اور بغلگیر ہوگئے اور اپنے ہاتہ سے کرسی لاکر بڑی عزت سے امیر صاحب کو بٹہلایا اور چونکہ فیمابین سکندر برنس اور امیر دوست محمد خان مین ملاقات تہی اسلئے مکناٹن نے سکندر برنس کو چٹہی لکہی کہ تمہارے دوست دوست محمد خان ہمارے پاس آگئے ہین تم فوراً یہان آکر اون سے ملاقات کرو پس امیر صاحب نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر مکناٹن کے روبرو رکہدی اور کہا کہ آج تک ہم نے اسکو باندہا اب آپ رکہئے مکناٹن نے وہ تلوار لیکر پہر امیر صاحب کی کمر سے باندہی اور کہا کہ آج تک آپ نے اپنی خوشی باندہی اب سرکار انگریزی کیطرف سے باندہئے پہر ایک خیمہ استادہ کروایا اور دوست محمد خان کے ہاتہ مین ہاتہ ڈالے ہوے خیمہ تک پہنچادیا اور امیر صاحب کی زوجہ جو محمد اکبر خان کی والدہ تہی معہ عیال و اطفال کے

اونکو شہر سے بلواکر خیمہ مین اوتروایا اور گورون کی ایک پلٹن اطراف مین کھڑی کروادی اور ہر روز ضیافت کا سامان اون کے پاس پہنچتا تہا چند روز کے بعد امیر کابل نے کہا کہ مین کابل مین نہ رہونگا لدہیانہ جانا چاہتا ہون افسران انگریزی نے معہ اہل و عیال و مال و منال کے دو پلٹن اور ایک رسالہ امیر کے سات کر کے ہندوستان کی طرف روانہ کیا امیر صاحب منزلین طے کرتے ہوے رسول نگر اور فیروزپور کے قلعجات پر ہوتے ہوئے لدہیانہ مین داخل ہوئے وہان جتنے مکان شجاع الملک کی بود و باش کے تہے سب امیر صاحب کے سپرد کیے پس کلکتہ سے لارڈ انگلینڈ نے جریدہ امیر صاحب کو عزت و توقیر کیساتہ طلب کیا امیر صاحب دہلی و اکبر آباد و کانپور و الہ آباد و بنارس و مقصود آباد کی سیر کرتے ہوے کلکتہ مین پہنچے لارڈ صاحب نے اونسے ملاقات کی اور چالیس ہزار روپیہ بطور ضیافت کے دئے اور کئی مہینے تک اپنے پاس رکہا اور انواع و اقسام کی سیر اور عجائب تماشے اور عجائب خانے دکہلا کر پہر لدہیانہ کو روانہ کیا۔ اب ہم مضمون بالا کیطرف رجوع کرتے ہین۔

ذکر سلطنت شجاع الملک در بلدۂ کابل امیر دوست محمد خان کی گرفتاریکے بعد

واضح ہو کہ افسران انگریزی کی استعانت سے جب شجاع الملک کو مستقل بادشاہت ہوئی اور نظام الدولہ وہان کے وزیر ہوے وہ دربار کرتے تہے اور یہ امورات مملکت کا انتظام کرتے تہے اگر کوئی زمیندار بغاوت کرتا تہا تو انگریزی فوج جاکر اوسکو گرفتار کرتی تہی چنانچہ ایک مرتبہ امیر خان والی قلات نے جب سرکشی کی اور جمعیت مہیا کر لی تو اوس سے لڑائی درپیش ہوئی اوس نے بہی اچہا مقابلہ کیا اور آخر کار قتل ہوا پہر دو ہزار کے دو رسالے کابلیون کے

فصل سالار جنگ مؤتمن الدولہ درگاہ قلی خان بہادر اور اون کے اسلاف کرام اور اخلاف ذوی الاحترام کے بیان مین

جن کے افسر زبول صاحب وغیرہ تھے انگریزی قاعدہ پر تیار ہوئے اور ایک کا نام رسالہ جان باز ان اور دوسرے کا نام رسالہ سر بازان رکھا گیا اس کے دو سال کے بعد مگناٹن کو کلکتہ سے حکم آیا کہ ہمنے تم کو بمبئی کا گورنر کیا ہے وہان جاو اور کرنیل سکندر برنس رزیڈینٹ صاحب کو رزیڈینٹ کابل کا مقرر کیا ہی وہان کا سب مداخل مخارج سکندر برنس کے سپرد کر دو اور ایک پلٹن اور ایک رسالہ ہندوستانیونکا اور توپخانہ سرکار انگریزی کیطرف اور دو پلٹنین اور دو رسالہ ہندوستانی اور دو رسالہ کابلیون کے اور ایک توپخانہ جملہ چھ ہزار کی جمعیت دو توپخانہ وہان بادشاہ کی ملازمت مین رہین اسقدر فوج کافی ہے باقی زیادہ جمعیت انگریزی ہندوستانی کو چلی آوی مگناٹن صاحب نے جب تحقیق کیا تو کابل کی آمدنی بتیس لاکھ اور خرچ بیس لاکھ نکلا چونکہ خرچ فوج کا بیس لاکھ تھا بارہ لاکھ بادشاہ کے لئے مقرر کئے گئے اور اٹھارہ لاکھ سپاہ کے لئے مقرر کئے گئے یعنی دو لاکھ خوانین وغیرہ کی سپاہ کی تنخواہ مین کم کر دئے گئے اسطرحسے آمد و خرچ کو برابر کیا اوسوقت برنس صاحب نے کہا کہ دس لاکھ روپیہ بادشاہ کے لئے کفایت کر سکتا ہے سپاہ کو ناراض کرنا نہ چاہئے مگناٹن صاحب نے کہا کہ بادشاہ کو راضی کرنا چاہئے اور سپاہ اگر ناراض ہو تو بزور راضی کر سکتے ہین۔ واضح ہو کہ دشت تخاک ریای سرخ مین اتنگ سب غلزئی پٹھان ہین چونکہ اون دونون دشت تخاک اور کابل خورد مین بچہ باز و نام غلزئیون کا ایک سردار تھا اور تنی زین اور لغمان مین محمد شاہ خان اور جگدلک مین عبدالعزیز خان رہتے تھے جب اون کے چالیس ہزار کم ہوگئے تو وہ برنس صاحب سے بولے کہ اگر ہمارا مواجب کم ہوگا تو ہم سب غلزئی راستہ اور ڈاک بند کر دینگے تب سکندر برنس نے

مگناٹن سے ذکر کیا مگناٹن نے کہا کہ اون کو کیا طاقت ہی ہم بزور راستہ کو صاف کر دینگے اور ہندوستان کو جو فوج اجاتی ہی اونکی گوشمالی کرتی جائیگی تب سکندر برنس نے غلزیون سے کہا کہ مگناٹن صاحب نہین مانتے لیکن وہ اب جانے والے ہین اونکے بعد میرا اختیار ہوگا مین تم کو دو لاکھ روپیہ خزانہ سے دلوا دونگا مگر غلزیون نے اوسکا اعتبار نہ کیا اور فساد پر آمادہ ہوئے بچہ بازو نے کابل خورد کے درے کو جو کابل سے نو کوس کے فاصلہ پر ہی پتھرون سے بھر دیا اور سب غلزئی اپنی اپنی جگہ پر آمادۂ جنگ ہو گئے اور ڈاک بند کر دی بلدۂ کابل کو تمام خوانین بلکہ سپاہ وغیرہ کے بلکہ تمام ادنیٰ و اعلیٰ کی حالت بدلگئی عبداللہ خان اچکزئی کی ایک عورت کسی انگریز کے گھر پر جا بیٹھی تھی اسلئے وہ اور بھی زیادہ ناراض تھا اور اوسنے عبدالسلام خان اور امین اللہ خان لوگزئی وغیرہ روسار کابل نے ملکر باہم مشورہ کیا کہ بلوہ عام کرو اور جو جو انگریزی افسر شہر مین ہین سب کو مار ڈالو جب چھاونی پر فوج آئیگی تو ہم سب بھاگ کر کوہستان کو چلے جائینگے پس مگناٹن نے ایک پلٹن ترٹین یعنی ترین ولایتی جسکا افسر جنرل سیل تھا اور ایک پلٹن ہندی نوک صاحب کی اور دو توپ خانہ اور بارہ سو سوار ہندوستان کو روانہ کئے اور حکم دیا کہ بچہ بازو اور سردار تیزین کو تنبیہ کرتی ہوئی جائے یہ جمعیت جب دشت پت خاک پر پہنچی جو آٹھ کوس پر ہے دوسرے دن شب کو خورد کابل کو توپون سے توڑ کر بستی کے اندر فوج جا اوتری اور پٹھان وہان سے پہاڑون مین چھپ کر پتھرون کی اوٹ مین گولیان چلاتے رہے صبح کے وقت نوک صاحب کی پلٹن تو وہین رہی اور گورون کی فوج پھر لوٹ کر تھاک

مین آگئی اور پانچ دن تک ٹھرائی ہوئی رہی مکناٹن کا انتظار تہا کہ وہ آکر حکم دے تو آگے کو چلین مکناٹن نے اہل کابل کی یہ حالت تغیر دیکھ کر تامل کیا اور پلٹنونکو حکم دیا کہ تم آگے بڑہکر تیزین والون کو تنبیہ کرو ہم بہی آتے ہین وہ وہان پہنچکر خوب لڑے اور تیزین کی گڑہی چہین لی اور غلزیون کو بہگا دیا۔

ذکر قتل سکندر برنس

رمضان شریف کی سترہوین تاریخ ۱۲۵۷ھ مطابق ماہ نومبر ۱۸۴۱ء کے بلدہ کابل مین یکایک بلوہ عام ہوا دوکانین بند ہوگئین رعایا وغیرہ سب ہتہیار باندہکر لوٹ مار کے لئے تیار ہوے اور امین اللہ خان لوکری اور عبد اللہ خان اچکزئی اور عبد السلام کے گہرونپر جمع ہوگئے کیونکہ یہی لوگ بانی فساد تہے سکندر برنس صاحبنے یہ بات سنکر اپنے دو سوار تمام خوانین کے پاس بہجوائے اور کہلا بہیجا کہ یہ بات مناسب نہین ہی ان لوگون کو منع کرو عبد السلام نے پشتو مین گالی دیکر ایک تلوار ایسی ماری کہ سوار کا کام تمام ہوگیا اور دوسرا بہاگ کر محلہ چنڈول مین چلا گیا سکندر برنس صاحب بہی نہ پہنچ سکا بادشاہ کو جب خبر ہوئی تو نظام الدولہ کو فوراً سکندر برنس کے پاس بہیجا وزیر نے سکندر برنس کے پاس آکر کہا کہ تم میرے ہمراہ بالای حصار چلو یہ بلوائے عظیم ہے اسکو آسان نہ سمجہو تم کو لوگ قتل کر ڈالین گے سکندر برنس نے نہ مانا اور کہا کہ میری سرکار کہے گی کہ اگر تو گہر سے نہ جاتا تو یہ فساد نہ ہوتا اسمین میری بڑی بدنامی ہے اس گفتگو کے بعد وزیر تو چلا گیا اور سکندر برنس کی گہر پر بلوہ ہوا چارون طرف سے گولیان چلنے

حاصل کی پھر نواب آصف جاہ بہادر کے وقت مین منصب ہفت ہزاری اور مؤتمن الدولہ و مؤتمن الملک کے خطاب سے سرفراز ہوئے [illegible]

[illegible]

لیکن ادہر بہی پہرہ کے سپاہیون نے جو اندر موجود تہے بندوقون کے فیر کئے چہوٹی بڑی صاحب نے جو بڑی برنس صاحب کا بہائی تہا بہت سے لوگ بندوق سے مارے سکندر برنس نے منع بہی کیا کہ تم مت مارو ابہی صلح کی امید ہے اسکے بعد بلوائیون نے دروازہ کو آگ لگادی سکندر برنس کے مکان کے سامنے اور ایک مکان تہا اسمین تیس لاکہہ نقد رکہے ہوئے تہے ایک پلٹن حفاظت کیلئے موجود تہی مگر اوسکا مالک جانشین اوس وقت بحسب اتفاق چہاونی پر کہانا کہانے گیا ہوا تہا اوس مکان پر بہی لوگون نے بلوہ کیا اور لوگون کو مارکر سب خزانہ لوٹ لیا اسی اثنا مین شہزادہ فتح جنگ ایک پلٹن اور کچہ سوار اپنی ہمراہ لیکر رفع شر کے لئے نکلا اور بندوقون سے آدہی پلٹن خالی کردی اور باقی کے جوان بالائے حصار مین بہاگ گئے ہرچند شہزادہ نے منع کیا لیکن کوئی نہ مانا سوارون کو بہی زخمی کردیا انجام کار شہزادہ بہی جان بچانے کے لئے بہاگا اور بالائے حصار اور جہان سکندر برنس کے مکان کا دروازہ جلکر گر پڑا تو سب بلوائی اندر گہس گئی اور سکندر برنس صاحب بہی اور اسکے علاوہ دو انگریزون کے ٹکڑے کر ڈالے اور سب مال لوٹ لیا پہر منشی موہن لال کے مکان پر آیا اور قریب چالیس ہزار روپیہ کے جو اوسکا ذاتی مال تہا لوٹ کر غارت کر ڈالا مرزا احسن اللہ بیگ جن کے گودام کی خدمت بہ شرکت نراین داس بہاڑا کے متعلق تہی وہ بہی منشی کے پاس رہا کرتے تہے پندرہ سو روپیہ کا مال اونکا بہی تباہ ہوگیا تربول انگریز جو ایک ہزار سوار رسالہ جانبازان کا افسر تہا وہ ایک بڑے برج مین دریاے کابل کے کنارہ پر رہا کرتا تہا وہان بلوہ ہوا تربول نے اپنے رسالہ والون سے کہا کہ مین تمہارا

افسر ہون اور مجھے آج تک تم کو کوئی اذیت نہین پہنچی ہے مجھے معہ میرے عیال و اطفال کے چھاونی کو پہنچا دو خان شیرنجان سردار قزلباشان اوسکا دوست تھا تین سو آدمی لیکر وہ بھی آگیا جملہ ہزار بارہ سو کی جمعیت وہان موجود ہوگئی اسلیئے بلوائیونکا کچہ قابو نہ چلا اور شام کیوقت کچہ بلوہ نہ رہا اوس وقت خان مذکور اور رسالۂ جانبازان کے لوگون نے زنبول کو معہ مال و اسباب چھاونی پہنچا دیا اور منشی موہن لال اور اوسکی بی بی نے شب کی تاریکی مین محلہ چنڈول کے اندر جاکر سلطان محمد خان کے پاس جو اونکا جانی دوست تھا شیرنجانکے مکان مین پناہ لی خان مذکور نے ان کا بہت اطمینان رکھیا اور اپنا بستر منشی کے بستر کی برابر لا بچھایا تاکہ منشی کو کوئی ایذا نہ دیوے اسکے بعد منشی احمد بیگ بھی اسی رات مین منشی موہن لال کے پاس آگیا اور اون کی جان بچ گئی زندگی کا بہروسا ہوا یہ خبر جب مشہور ہوتی ہوئی تیزین کو پہنچی تو اوسی روز وہان کے لوگ بھی جمع ہوگئے اور ہنگامہ شروع ہوا اور جنرل سیل کی جمعیت پر جو گڈہی کو لیکر پڑی تہی حملہ آور ہوئے اور ہر چہار طرف سے مارنا شروع کیا غلہ اور رسد بند کردیا جمعیت نے شباشب وہان سے نکلکر جلال آباد کا راستہ لیا اثنا راہ مین انپر گولیان چلتی تہین اور یہ بھی اون کا جواب دیتے تھے الغرض بڑی دقت سے اونیس کوس مسافت طے کرکے وہان پہنچے اور شہر مین گھسکر بقالون کے سواسب کو نکالدیا گھاس لکڑی غلہ بکری گائے بیل وغیرہ جو پایا لوٹ لیا اور شباشب سا پرس اندمینرس کے لوگون نے جو اکثر لینون مین فی پلٹن دو سو جوان ہوتے ہین اور ہمیشہ بند وقین باندہکر نوکری کرتے ہین ایسے موقع

پراون سے معارون کا کام لیا جاتا ہے) چہار دیواری رہان کی درست کرکے برجونپر توپین اور جنگ کیلئے تیار ہوسے اور وہان سے چار کوس پر ایک گاؤن تہا اوسکو بہی لوٹ کر غلہ لے آئے اور اسیطرح اطراف وجوانب سے جہان قابو چلا وہان قبضہ کرلیا غرض خوب ذخیرہ جمع کرلیا جہان تک کابل مین مشاور رہا وہ بہی اسیطرح گذران کرتے رہے اور یہان دو کے دن اٹہارہوین تاریخ پندرہ بیس ہزار کابلی اس خیال سے کہ ابہی فتح کرلینگے چہاونی پر چڑہ گئے مکناٹن نے دوراندیشی سے ایک کوس کے فاصلہ پر کابل سے قبلہ رخ باغ شاہ کے متصل ٹیلہ بہجارو کے قریب ایک دیوار مستقیم بطور قلعہ کے تین گز بلند مع برج و دروازہ وغیرہ کے بنوا رکہی تہی اور دروازہ کے روبرو ایک مکان گودام کا چہاونی کے اطراف پرخندق پانی سے ملبب تیار تہا اوسمین سوار پلٹین باروت گولہ وغیرہ میگزین کا تمام اسباب موجود رہا کرتا تہا اور اوسوقت بارہ پلٹنین تین رسالے چہہ توپخانے بڑی بڑی توپین قلعہ شکن غبارہ کی پرتالین وغیرہ موجود تہین انگریزی فوج نے ایسی توپین مارین اور بم کے گولے اوتارے کہ ہزارہا مخلوق ماری گئی۔ اور سب لوگ گولے کی زد سے بہاگ کر دور جا کہڑے ہوئے اور شام کو سب اپنے گہرون کو چلے گئے صبح کے وقت اس سے بہی زیادہ بلوہ ہوا شام تک لڑائی رہی رات کو واپس آگئے اسیطرح تین روز تک لڑتے مرتے رہے چوتہے روز گودام پر جا پڑے چونکہ اوس مین اسباب کچہ نہین تہا افسرون نے دانستہ کمک نہین کی ان لوگون نے کچہ اوسکو لوٹ لیا اسی طرح ہر روز بلوہ ہوتا تہا اور چہاونی والے باہر نکلکر مقابلہ کرتے تہے کہتے ہین کہ ان لوگون مین نواب شمس الدین خان برادر زادہ دوست محمد

خان بہت بہادر آدمی تھے ہر وقت اونکی تلوار چمکتی ہوئی اور گھوڑا چلتا ہوا نظر آتا تھا وہ اور اونکے دو بہائی اور خان شیرین خان سردار قوم قزلباشان پلٹنوں پر گھوڑے دوڑاتے تھے آخرکار شمس الدینخان کا ایک بہائی قتل ہوا اور خود وہ بہی زخمی ہوئے آٹھہ دس روز اسی حال مین گذر گئے کابلی سب خود سر تھے اونمین کوئی سرگروہ نہین تھا جو اون کے کہانے پینے کی خبر لیتا امین اللہ خان اور عبد السلام خان اور عبید اللہ خان اور ان کے علاوہ دوسرے عزت دار لوگ باہم صلاح کرکے نواب محمد زمان خان بارکزئی کے گھر گئے جو قدیم سردار اور سردار زادہ تہا اور عرض کی کہ یہ سب لوگ مسلمان اور بے سر و سامان ہین آپ کو اون کی خبرگیری لازم ہے ورنہ یہ سب خراب ہوتے ہین محمد زمانخان اور خان شیرین خان نے اپنے اپنے لوگون سے بالاتفاق کہلا بہیجا اور یہ کہا کہ ہم بارکزئی اور قزلباش حاضر ہین ہمکو اپنی طرف کر لیجے آپ کے حکم سے ہم سرتابی نہ کرینگے اور جب ہم آپ کی طرف ہوگئے تو پھر اس بلوہ کا کچہ نہ چلیگا مگناٹن اس بات سے ناخوش ہوا اور اون کو ناراض کرکے رخصت کیا پس اونہون نے اہل بلوہ کی سرداری اختیار کی اور فی الفور خان زمان خان نے اپنے گھر سے پشمینہ نکالکر شال اور دوشالے اور رومال اور چغے علی قدر المراتب خوانین کو تقسیم اور دس ہزار بلکہ بیس ہزار روپیہ سے اون تہی دستونکی اعانت کی پہر تو افغانان کوہستان استالف اور غلجی اور لوکزئی نے آنا شروع کیا اور روز بروز فساد بڑہنا شروع ہوا چالیس ہزار آدمی سے کم اس بلوہ مین نہین تھے اور باایہمہ روز بروز ترقی ہوتی تھی اسمین مگناٹن نے منشی موہن لال

کو رقعہ لکہا کہ خوب ہوا جو تمہاری جان بچ گئی تمہاری زندگی غنیمت ہے ان لوگون نے ڈاک بند کر دی ہے نہ ہندوستان کا اخبار آتا ہے اور نہ کابل کی کچہ کیفیت معلوم ہوتی ہے روپیہ خرچ کرنے مین دریغ نہ کرنا تین لاکہہ کی اجازت ہے لوگون کو راضی کرنا اور بادشاہ کے مجرے کو بہجوانا اور خبرین لکہتے رہنا منشی موہن لال انگریزی لکہہ پڑہ لیتا تہا اوس چٹہی کو پڑہکر بسر و چشم قبول کیا دو دو سو تین تین سو روپیہ ایک ایک شخص کو ایک پرچہ کاغذ دیکر خفیہ راتون کو خبرین پہنچایا کرتا تہا اور جواب منگاتا تہا اور چند عرصہ کے بعد علانیہ لوگون سے ملنے لگا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرنا شروع کئے پندرہ ہزار روپیہ فقط نایب حمزہ خان تعلقہ دار غلزیون کو اور بیس ہزار اپنی ذات خاص سے خان شیرین خان کو دئے ظاہر مین تو وہ سب لوگ راضی ہو گئے مگر دل سے فقط خان شیرین خان انگریزونکا طرفدار ہوا تہا انگریزون کی طرف سے جو آدمی محلہ چنڈول مین آیا جایا کرتا تہا خان شیرین خان اوسکے ساتہ سلوک کرتا تہا اور اپنے پاس رکہتا تہا اس بات کو چالیس روز گذرے ہونگے کہ محمد اکبر خان کے بخارا سے آنیکا حال معلوم ہوا۔ لوگ اونکے لینے کو گئے۔

جنرل مکناٹن کا محمد اکبر خان کے ہاتہ سے دہوکہ مین مارا جانا

کہتے ہین کہ محمد اکبر خان کو کوئی قافلہ باشی کسی حیلہ سے شاہ بخارا کی قید سے لے نکلا محمد اکبر خان بہزار دقت دریائے آمو سے عبور کر کے بلخ مین پہنچا وہان کے حاکم میر والی نے نہایت خاطر کی اور اپنے سو سوار اذبک محمد اکبر خان کے ساتہ کر کے روانہ کیا جب یہ کابل کے قریب پہنچے تو تین کوس سے اپنے آنے کی اطلاع دی یہان سے لوگ اونکے لینے کو گئے اور بڑی عزت سے شہر مین لائے محمد اکبر خان اپنے بہنوئی محمد سلطان خان کے گہر اوترے ہر روز خان

لوگ آیا کرتے تہے ہنوز محمد اکبر خان کو کچہ دخل نہین تہا ہر روز محمد اکبر خان مین مکناٹن نے
کہلا کر بہیجا کہ تمہارے والد امیر دوست محمد خان کے ساتہ لارڈ گورنر نے بڑا سلوک کیا چنانچہ تین لاکہ
روپیہ سالانہ مقرر کر کے اون کو اپنے ملک مین رکہا ہے اب وہ لدہیانہ مین تمام زن و فرزند سمیت
تمہاری والدہ کے خورسند اور سب تمہاری عزیز آرام سے ہین تم کو بہی ہمارے ساتہ محبت کرنی
چاہئے جمعیت کا خرچ تم کو مین دونگا تم ہم کو خیریت کے ساتہ جلال آباد کو پہنچا دو اگر ایسا ہوگا
تو بلاشبہ مین تمہاری تنخواہ بہی تمہارے باپ کی برابر کرا دونگا محمد اکبر خان نے کہا اچہی بات ہے
مکناٹن نے فوراً محمد اکبر خان کو پچاس ہزار روپیہ بہجوا دیا محمد اکبر خان نے سوار اور پیادے
بہرتی کئے اور چند روز کے بعد مکناٹن کو کہلا کر بہیجا کہ ہمارے اور تمہارے بالمشافہ بعض
ضروری مقدمات کیلئے ملاقات کا ہونا ضروری ہے مکناٹن نے جواب دیا کہ اطمینان ہونا
چاہئے محمد اکبر خان نے فی الفور قرآن شریف پر مہر لگا کر دو معتبر آدمیون کے ہاتہ بہجوا دیا
اور کہلا بہیجا ان کو مقدم رکہو اور تم بلا خطر یہان کا ارادہ کرو مکناٹن نے اوسکو قبول کیا
اور میدان مین مابین بلدہ اور چہاونی کے ملاقات قرار پائی پس محمد اکبر خان نے مکناٹن کے سوار ہونے
سے قبل خفیہ آپ اور چند رفیق اول ہی جا کر بیرون بلدہ پل چوبین کے نیچے سب فوج کو دغابازی کیلئے پوشیدہ
کر دیا اور خود معتین رفیقون کے باہر آ کر میدان مین مکناٹن کے منتظر ہو کر کہڑے ہو گئے مکناٹن سے اگرچہ منشی موہن لال
نے شیر خان کے کہنے سے اظہار کیا تہا کہ ان کے عہد و پیمان اور قسم و ریمان پر اعتماد نکرنا چاہئے مگر مکناٹن کو لسبا کا
بہروسا تہا کہ اسکے باپکے ساتہ سلوک کیا ہے اور اسے بہی امیدوار کیا ہے اس لئے دغابازی نہ کریگا اس اعتماد پر
سکندر رینس کے رسالے کے دو سوار بڑے معتمد ایک پلٹن چہاونی سے ساتہ لیکر نکلا اور پل چوبی کے اسطرف آ کر

اور اصالت کے آثار اوس سے ظاہر ہون اور نفاق و دست اندازی اوس سے ظاہر ہووے اور بنی آدم اور سپاہ اور رعیت کا نام نیکی کے ساتھ لیوے اور کسی کو برائی کے ساتھ یاد نکرے اور کسی سے اگر بدی دیکھے تو اوسکے ساتھ ایسا سلوک کرے کہ وہ اپنی بدی سے باز آوے اور بدی نکرے اور جو اپنے ساتھ بدی کرنے والا ہو اوسکے ساتھ نیکی سے پیش آوے ... بدی اوسی کی طرف رجوع کرے اور وزیر دانا وہ ہوتا ہے کہ درستی اور نرمی ...

کھڑا ہوا اور وہان سے تین انگریز ساتھ لیکر آگے بڑہا اور محمد اکبر خان سے ملاقات کی اور باتین ہوتی
رہین محمد اکبر خان نے کہا تم ہمارے گھر چلو اور ذہن مین یہ تہا کہ وہان لیجاکر مگناٹن سے چالاکہ روپیہ لیلین
مگناٹن نے انکار کیا محمد اکبر خان نے گردن مین ہاتہ ڈالکر مگناٹن کو کہینچا مگناٹن نے جھٹکا مار کر
چھڑا لیا محمد اکبر خان نے فوراً تمنچا کمر سے نکالکر مار دیا اوس کے بہنوئی سلطان نے ایک تلوار مار کر گرا دیا
محمد اکبر خان نے مگناٹن کا سر کاٹ ڈالا اور ایک دوسرے انگریز کو مار لیا یہ لوگ تو دور تھے اور محمد اکبر خان
کے لوگ اوسکے قریب تھے اونکے پہنچنے تک محمد اکبر خان نے اور اوسکے بہنوئی نے ان دونون انگریزون کو بھی
پکڑ کر دو گھوڑون پر بٹھا لیا اور مگناٹن کا سر اور دھڑ لیکر اپنے زیقون مین جا ملے پہر راستہ مین ان دونون انگریزون
کو بھی مار کر پھینکدیا اور مگناٹن کی لاش سر راہ لٹکادی جو بندوقچی اودہر سے گذرتا تہا اوس لاش پر گولی چلاتا
تہا پہر لڑائی شروع ہوئی اور چھاونی مین سب کا افسر پاٹن جر قرار پایا پس اس ضمن مین رات کو ایک
کرنل چھ کمپنی اور دو توپین لیکر چھاونی سے نکلا اور ٹیلہ بمارو پر چڑہ گیا اس گاؤن کی دیوارین توپین
مار کر گرادین اور لوٹ لیا صبح کے وقت کابلی ایک دوسرے کو پکار اور للکارتے ہوئے تیس ہزار اسکے
قریب جمع ہو کر چھاونی پر آئے کرنل مذکور نے پہاڑ پر چڑہ کر گولے مارنے شروع کئے اور ان کو
ہٹا دیا تب اونہون نے پہاڑ کو گھیر لیا کیونکہ یہ پہاڑ ایک طرف سے کٹا ہوا تہا اسلئے پانچ ہزار آدمی
آہستہ آہستہ آکر اوسکی آڑ مین آگئے پہر انمین سے جب کوئی سر باہر نکالتا ادہر سے گولہ چلتا اونہون
نے اسی طرح سر نکالکر دونون توپین خالی کروا دین اور حملہ کر کے گولے مارتے ہوئے اوپر چڑہ
آئے کرنل تو اول ہی گولی کی زد سے مارا گیا پہر اونہون نے برابر چھ سو پیادون کو قتل
کر ڈالا اور توپین چھین لین چھاونی والے اگرچہ قریب تھے مگر کچھ مدد نہین کی غلہ کی گرانی کا یہ حال تہا

کہ ایک ایک کی کمر مین اوسوقت پاو پاو سیر گیہون کے دانے بھُنے ہوئے تھے وہ غریب کہانے بہی
نہ پائے تھے کہ موت نے اونکا نوالہ کر لیا اس فتح سے اون لوگون کو استحکام ہو گیا تھا اور سب
کے دل چھوٹ گئے تھے اور آپس مین کہہ چکے تھے کہ یہ آخری یورش ہے اسکو کر لو پھر اپنے اپنے
گھر چلے جاؤ اور اپنے کام مین مشغول ہو یہ بہی واضح ہو کہ اس طرف قندہار اور غزنین اور چاریکار
والون نے جب سنا کہ سکندر برنس اور مکناٹن اس اس طرح مار گئے تو وہان قندہار والون نے
فراہم ہو کر بلوہ کیا اور چھاونی پر چڑہ گئے فوج بہی باہر نکلی اور مقابلہ کیا شہزادہ تیمور شاہ نے
انگریزون کا ساتہ دیا صفدر جنگ اہل شہر کی طرف سے لڑتا رہا اور سر میدان انگریزی فوج کی
بار گھوڑا دوڑایا اور مقابلہ کرتا رہا مگر ہر وقت اہل شہر کو ہزیمت ہوئی اور نقارا اختتام مہم کابل
وہان میتام کیساتہ رہے اور رات کو سندہ کی فوج سے ہر چہیر ہوا کرتی تہی مگر غزنین اور چاریکار
مین جو دو پلٹنین تہین اون کو وہان کے لوگون نے بالکل قتل کر ڈالا اور شہر کابل مین بالاے
حصار کے قریب ایک پہاڑ ہے اوسپر ایک برج ہے اکلاخو نام وہان سے بالاے حصار تک
ایک فصیل بنی ہوئی ہے یہ سب وہان پہنچے کہ اگر اسکو لے لیا تو بالاے حصار کو لے لیا
اوپر والون نے اس اندیشہ مین پیشتر سے دو سو جوان وہان بٹہلا رکہے تہے اگر یہ وہان
چڑہتے تو وہ گولیان مار کر ہٹا دیتے علاوہ برین بالائے حصار کے برج پر ایک بڑی توپ
رکہی ہوئی تہی اوس سے امین اللہ خان اور عبداللہ خان اور عبدالسلام خان
اور محمد زمان خان اور سلطان خان کے گہرون پر ادہر اودہر بم کے گولے مار کے تمام
بستی کو ہلا ڈالا اور جہان دس پانچ آدمی کہڑے ہوتے وہین گولہ آتا اور مجروح مقتول کرتا

تاریخ خورشید جاہی

غرض یہ سارے بالاے حصار والے اور وہان چھاونی والے اگر پانچ روپیہ سیر بھی غلہ ملتا
تہا تو خرید لیتے تھے اور فوج کو کھلاتے اسی طرح جولڑتے رہے آخر کار جب خزانہ خرچ ہو گیا
لاچار ہو کر ارادہ کیا کہ چھاونی کو چھوڑدین اور جلد لک اور کندمک تک جسطرح سے ہو چلے
جاوین اسی اثنا رمین محمد اکبر خان نے پاٹن جیر انگریز کو کہلا بہیجا کہ جو ہوا سو ہوا اب غا نکر و نگا
مگر چھاونی سے نکلتے ہو تو جلال آباد تک پہنچائے دیتا ہون اور جب مین ساتھ ہونگا تو کوئی
کچھ نہین کرسکتا ان کی تو یہ عین خوشی تھی نصف جمعیت آگے اور نصف پیچھے اور بیچ مین انگریز
لوگونکی بی بیان کل چالیس ہزار آدمی اور سب کے پیچھے پانچ ہزار اونٹ میگزین اور سامان
وغیرہ کے چھاونی چھوڑ کر نکلے پچاس ساٹھ ہزار کابلی انتظار مین کھڑا تھا سپاہ کو تو کابلیون نے
آگے جانے دیا پیچھے جب اونٹ نظر پڑے تو سب کو لوٹ لیا انگریزون نے اسکا کچھ خیال
نہین کیا جیسے جارہے تھے ویسی طرح چلتے رہے اسپر بھی اثنا راہ مین تیخاک تک جو ایک
میدان ہے کبھی کبھی گولیان ماردیتے تھے اور وہ بھی اونکا جواب دیتے تھے جب خورد کابل مین
پہنچے تو قضارا موسم سرما تھا خصوصاً اس سال برف اس شدت سی پڑا تھا کہ آدمی کمر تک و گھوڑی پیٹ
تک برف مین دہس جاتے تھے ہندوستانی فوج تو بغیر مارے مرگئی اور بندوقین ہاتھ سے چھوٹ گئیں کالے آدمی تو بہین ختم ہو گئے
مگر گورے آدمی بہزار دقت کابل تک پہنچی وہان افغان لوگ جو اول ہی درون و پہاڑونمین چھپے ہوئے راستہ تک رہے
تھے گولیان مارنے لگے یہ گولیان کھاتے ہوئے آگے بڑہے پہر تو ہر چہار طرف سے مار مار شروع ہو گئی انکی بندوقین بیبرف ی
کی وجہ سے نہین چلتی تھین اور وہ تلوارون سی ذبح کرے ڈالتے تھے جسکا مال جسکے ہاتھ آیا اوسی کا ہو گیا لاعلاج جو سو بچ
کر گہبرا کے بہاگے ہوئے جاتے تھے اونمین سے جو کثرت برف مین جا پڑا وہین رہگیا کسی کے ہاتھ چڑھ گئے اوسکے سر کلکر

قطعہ سن احداث

قطعہ سن اہتمام

الف

قطعہ تاریخ

دو بیت تاریخ بازار

الف

گر پڑے اور دو دو سو تین تین سو آدمی جہان دم لینے بیٹھے وہین سرد ہو گئے العیاذ باللہ کابل سے تیزین تک مینگوس کا راستہ ہی اس مسافت مین مُردون کے ڈھیر نظر آتے تھے ایک انگریز زخمی گھوڑے پر سوار آدہی رات تک جلال آباد مین پہنچا مگر آٹھہ دس انگریز معزز اور اوسی قدر بی بیان اور کچھ منشی اسی طرح چالیس پچاس آدمیون نے اس ہنگامہ مین محمد اکبر خان کے پاس جاکر چونکہ حسب قرارداد وہ بھی ہمراہ تھے پناہ مانگی خان مذکور نے انہین اپنے لوگونمین لیکر بچا لیا اور سوائے انکے جملہ ایک سو کئی انگریز لوگ اور سو نجر اور مکناٹن کی بی بی اور سیل انگریز کی بی بی اور بیٹی اور اندر سین کی بی بی اور ہی دیشا کی بی بی معہ فرزند او رانکے منشیون کو کابل مین واپس لا کر ایک بڑے مکان مین اوتارا اور ہر ایک کو علی قدر المراتب اوڑہنا اور بستر اور پوستین اور بالاپوش منگوا دیا اور بہت سی لکڑیان ڈلوا دین کہ آگ جلا کر اوس سے بدن سینکین اور تیراجی نام ایک ہندی کو اونکی خبر گیری کیواسطے متعین کیا اور دروازونپر لوگ بٹھلا دئے تاکہ لوگ ان کو ایذا نہ پہنچائین پس شہر مین محمد اکبر خان اور امین اللہ خان کی حکومت ہو گئی اور محمد اکبر خان کے سوا بالا حصار مین بادشاہ کے دربار مین سب لوگ آمد و رفت کیا کرتے تھے اسکے بعد سولہ ہزار آدمی جمع کر کے محمد اکبر خان جلال آباد پر آئے جب یہ لوگ ہلہ کرتے وہ توپین مار کر ہٹا دیا کرتے تھے اسطرح سیکڑون آدمی مارے جاتے تھے اور اکثر اندر والے پانچ کمپنیان دو سو سوار دو توپین لیکر نکلتے اور چار چار کوس کے گاؤن لوٹکر غلہ لے آیا کرتے تھے اسی طرح چار مہینہ گذر گئے محمد اکبر خان سے کچھ نہ ہوا آخرکار انگریز دو توپین کچھ سوار اور پیادے لیکر دو گھڑی رات سے باہر نکلے اور کابلیون کو شبخون مارا سیکڑون آدمی مارا گیا اور باقی اسباب چھوڑ کر جو بھاگا تو بہت سے دریائے لنڈہا مین ڈوب گئے چونکہ محمد اکبر خان انہین مین تھے ملاحون نے جال مین

بس ہوا آباد بار ب افضل گنج
جب بنا تو غرض کی مین نے
ہین جو مختار سلک واقع ہے
نام سے حضرت حضور کے گنج
بحر سال بنائی گنج
سازو آباد بار ب افضل گنج ۱۲۷۸

دستور دکن ہو ہین وہ مختار الملک
بے نظیر کو ہوا عہد مین سے غفار گنج
کی بنا ہے اوس کی تاریخ
عالی ہو بنا ہے مسجد افضل گنج
نام سے جب حضور اعلیٰ کے
ہین جو مختار سلک عمل
کے تاریخ مسجد دل و جان

قطعۂ تاریخ

رو دو سے یہ بے نظیر و بدل
ہے تا خلق راحت و آرام
برکت و سے خدائے عز و جل
عرض کی اوس کی پھر نے تاریخ
بل بازار و سبب افضل
اور اون اور پیادون
اور بت سے عالم سجاد و مرحوم کے
مین بنایات سے وزن و خطیب و جار و بخش
دیہات مین خدمات مقرر کئے اور
دیگر اور بنیز ال بانی فساد کو
صاحبزادہ منظر الملک بہادر فتح علی خان
کس حسن و خوبی سے وقت غضب و جنگ الفنا
بہادر کے بیان ہوچکا اور نصف اول
کیا جیسا کہ اہل سوا اور سبب اہتمام مین ایک
اور بے تکلف کی تاریخ

جوایک طرف عبور کا ہوتا ہے بٹھا کر نعمان کی طرف پہنچا دیا وہ پاپیادہ برہنہ پا تیزین مین پہونچگئے اور باقی سب بھاگے ہوئے لوگ اوسی دن آدھی رات کو کابل مین پہنچے اس ہین جلال آباد کے لوگون کو بڑی تقویت اور فائدہ کثیر ہوا۔

ذکر قتل شجاع الملک

اس ہزیمت کے بعد بہت سے لوگون نے خصوصاً بارک زئی دوست محمد خان کی قوم والون نے بادشاہ کو ترغیب دی کہ انگریز غیر مذہب اور غیر قوم و غیر ملک و ملت و دین و ایمن ہین اور غیرون کو اپنے ملک مین کوئی جگہ نہین دیتا ہم سب لوگ آپ کی اطاعت مین حاضر و سرگرم ہین کبھی منہ نہ پھیرینگے آپ جلال آباد کو چلین اور وہان سے بھی سپاہ انگریزی کو مار کر نکالدین شاہ شجاع الملک کو اونکی بیوفائی کا حال معلوم تھا اسلئے اونکو کچھ عرصہ تک طرح دیتا رہا اوس کے بعد فتح خان وزیر کی بیٹی محمد زمان خان کی زوجہ اور خیدی بی بیان قرآن شریف لیکر شجاع الملک کے پاس آئین اور چادرین پھیلا پھیلا کر خدا کا واسطہ دینے لگین شجاع الملک کو اونکی باتون سے شرم آگئی اور اونکی بات کو قبول کرلیا پس پیش خیمہ اور جھنڈا باہر میدان مین کھڑا ہوا اور شجاع الملک پانچ ہزار جمعیت جرار و کرار سے ہوادار مین سوار ہوکر خیمہ مین داخل ہوئے عام و خاص کو اسکی اطلاع ہوگئی اور بند و بست کے لئے جابجا دو دو پہرے سوار اور پیادون کے کھڑے ہوگئے مگر قضا و قدر کو کیا کرے جب ایک پہر رات گذری پھر بادشاہ چند آدمیون سے بالائے حصار مین تشریف لایا اور آرام فرمایا اور اخیر رات کو اوٹھکر غسل کیا اور پوشاک و جواہرات پہنے اور سواری کا حکم دیا ہنوز کچھ رات باقی تھی اس لئے محل کی بی بیون نے منع کیا نوکرون نے بھی عرض کیا کہ علی الصباح لشکر سے جمعیت بلوا کر

جاہ وحشم کیساتہ ارادہ فرمائیے چونکہ قضا آگئی تہی شجاع الملک نے کچہ خیال نہ کیا
بقول شخصے ~ قضا چیزیست پنج انگشت دارد ٭ چو خواہد از کسے جانش برآرد ٭ دو بر
چشمش نہد دیگر دو در گوش ٭ یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش ٭ کچہ برچہے والے چوبدار عصا بردار
شاگرد پیشہ والے پچاس آدمی اور پانچ سوارون سے بادشاہ کی سواری نکلی راستہ مین شجاع الدولہ
محمد زمان خان کا بڑا بیٹا ساٹہ ستر جوان آدمی بندوقچی قرابین بردار لیکر باہین بالائے حصار
اور پل ٹیکری کے سنگ سیاہ کے متصل بیٹہا تہا بادشاہ کی سواری جب برابر آئی اونہونے ایک حملہ
کیا سب شاگرد پیشہ بہاگ گئے بادشاہ زخمی ہوکر تخت روان سے کود پڑے اور وہ پانچ سوار
بہی لڑکر مرگئے شجاع الدولہ کے جوانون نے بادشاہ کو گہیر لیا ہرچند بادشاہ نے فریاد وزاری کی اور
کہتے رہے بادشاہت سے درگذرا بادشاہت سے درگذرا درگذرا مگر کسی نے پرواہ نہین کی قرابینون
سے پہونکدیا ایک سوار ان مین سے بادشاہ کے حال سے واقف تہا کہ ہمیشہ ان کے
پاس پانچ لاکہہ روپیہ کا جواہر رہتا ہے وہ سر کاٹنے کے بہانہ سے گہوڑے پر سے اوترا اور
بادشاہ کا گلا کاٹ کر اسقدر جواہرات تہے کہ فوراً کمر مین باندہ لئے اور سوار ہوکر چلدیا اور پہر
شجاع الدولہ اور باقی سب لوگ بہی بہاگ گئے خدا کی شان ہے کہ اسکو تو خوب زر
ملا۔ اور وہ سب خالی ہاتہ رہے علی الصباح لشکر مین خبر ہوئی سوار دوڑے
ہوئے آئے۔ بادشاہ کی لاش پڑی ہوئی دیکہی اور قاتلون کا کچہ سراغ
نہ پایا لاچار ہوکر لاش کو اوٹہا کر بالائے حصار مین لائے اور وہان کفن دفن
کیا خیر جو کچہ منظور خدا تہا وہ ہوا۔

ذکر سلطنت فتح جنگ

شجاع الملک کے قتل کے بعد سب نے متفق ہو کر شاہزادہ فتح جنگ کو تخت پر بٹھلایا اور نذرین گذرانین فتح جنگ نے محمد اکبر خان کو اپنا وزیر کیا اور اکثر خوانین کو خلعت دیا اور سلطنت قائم اور سکہ جاری ہو گیا چند روز کے بعد وزیر نے شجاع الملک کا زر و جواہر فتح جنگ سے طلب کیا فتح جنگ نے وزیر کی خاطر منظور کی کچھ جواہر بیش بہا اور کچھ کم قیمت عنایت کئے وزیر کا دل ناخوش ہو گیا اور سخت گفتگو درپیش کی اس عرصہ مین خبر آئی کہ جنرل پالک بہت کچھ جمعیت انگریزی جرار و کرار لئے ہوئے جلال آباد مین آگئے اس سے فتح جنگ نے قوی دل ہو کر محمد اکبر خان کو سخت سخت جواب دئے اور منشی موہن لال کی معرفت سے مرزا احسن اللہ بیگ کو اپنا وکیل مقرر کیا اور آٹھ اشرفی زاد راہ دیکر روانہ کیا یہ ایک قافلہ باشی کے ساتھ راہ راست چھوڑ کر ویرانہ و کوہستان سے جلال آباد کو پہنچے اور شاہ فتح جنگ کا پیغام جنرل پالک اور جنرل سیل اور سکتیر سکٹر برادر رکیٹر سے زبانی بیان کیا پالک صاحب بولے جبتک ہم کابل مین آئین اوس وقت تک فتح جنگ کو لازم ہے کہ بالائے حصار کو کسی طرح اپنے ہاتھ سے نہ دین اور منشی موہن لال کو غلہ کی گرداوری کیلئے لکھا منشی نے مرزا احسن اللہ بیگ خان ٹھیکہ دار شکارپور اور غلام مرتضے ٹھیکہ دار سندہ اور شاہ ولیخان تاجر سے تراسی ہزار (۸۳) روپیہ قرض لیکر محمد علی قزلباش کو دئے اور اوس سے مہری رسید مرزا احسن اللہ بیگ خان مذکور اور کرپارام کی گواہی سے لکھوالی چنانچہ مشار الیہ نے دیہات کے اطراف پر اقسام غلہ فراہم کر رکھا اور شاہ فتح جنگ جنرل پالک کی امداد سے بالاحصار کے دروازہ بند کرادئے اور

چار پانچ ہزار آدمی ملازم شاہی برج دیارہ پر مقرر کیئے اور شہر کے لوگ محمد اکبر خان کے طرفدار ہوئے اور گولی چلنے لگی بادشاہ نے خان و خوانین کو کہلا بہیجا کہ محمد اکبر خان ہمارا قدیم خانہ زاد ہے پرورش یافتہ ہے تم اسکی رفاقت مین کیون نمک حرام ہوتے ہو اور ہم کو تکلیف دیتے ہو آخر تم کو مرنا ہے اور خدا تعالے کو منہ دکہلانا ہے مگر وہ کب مانتے تہے عجب زمانہ ہے کہ باپ کا مال بیٹے سے غیر شخص طلب کرے اور لوگ اوسکے طرفدار ہو کر لڑنے مرنے کو تیار ہو جائین اسی طرح دو مہینے تک مقابلہ رہا جب یہ حملہ کرتے تہے وہ انکو ہٹا دیتے تہے آخر کار ایک سرنگ جو بازاری برج تک کہود رکہی تہی اوس مین بارود بہر کر آگ لگادی برج گر پڑا اوپر کے لوگ تو کم مرے مگر شہر کے دو ہزار آدمی غارت ہو گئے پہر تو راستہ ہو گیا اور اونہون نے حملہ کیا اور دو ہزار آدمی لیکر خود مقابلہ کیا اونہون نے تلوارین مار کر حملہ کو ہٹا دیا جب دوسری یورش ہوئی تو لوگ اندر گہس گئے اور فتح جنگ کو شکست ہوئی محمد اکبر خان نے فتح جنگ کو گرفتار کرکے قید کیا اور شہر اور بالاحصار مین سب خان مذکور کا عمل ہو گیا بعد ازان عہد و پیمان کرکے منشی موہن لال کو شیرین خان سے لیکر اپنی قید مین رکہا اور یہ کہکر کہ چہوڑے دیتا ہون بیس ہزار روپیہ لے لیا مگر تب بہی رہا نہین کیا آفرین ہے اوس شخص کو کہ بڑا باوفا اور نمک حلال آدمی تہا ہر حال مین خبرین لکہکر بہیجا دیا کرتا تہا یہانتک کہ انگریزی لوگ اسکی خیر خواہی کے قائل ہو گئے اور اس نے بہت سے کام قدر دانی کے قابل کیئے جیسا کہ ہمارے بیان سے ظاہر ہوا پس جسقدر دن گذرتے جاتے تہے فتح جنگ سے نقد و جواہر کا مطالبہ زیادہ ہوتا تہا اور قید گران ہوتی جاتی تہی اسمین ایک کشتوار کا مسلمان زمیندار تہا اوس نے

کسی صورت سے اپنے آپ کو فتح جنگ تک پہنچا دیا اور ایک گھوڑے پر خود اور دوسرے گھوڑے پر فتح جنگ کو سوار کرکے لے نکلا اور ایک رات مین پچاس کوس مسافت طے کرکے جلال آباد مین جنرل پالک کے پاس پہنچا دیا جنرل پالک نے فتح جنگ کی بہت خاطر کی اور ایک بیچوبہ اپنے خیمہ کی برابر کھڑا کرا کر اوسمین فتح جنگ کو اوتارا اور دو چار آدمی اونکی خدمت کی لئے مقرر کئے اور پہرا وغیرہ متعین کر دیا۔

اختتام مہم کابل یعنی جنرل پالک اور جنرل ایل کا بدلہ لینا اور خراب کرکے ملک کا چھوڑنا اور اپنے قیدیونکو چھڑالانا اور دوست محمد خان کو چھوڑ دینا

پس جنرل پالک نے جلال آباد سے کوچ کرکے مابین کندمک اور فتح آباد کے خیمہ ڈالا وہان بسبب کمی باربرداری کے تامل تھا فی الفور حکم لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا بتاکید شدید اس بارہ مین آیا کہ تم خرچ و اخراجات کا خیال ہرگز نہ کرو اور انتقام کرکے اپنے قیدیون کو چھڑا لاؤ پالک صاحب نے شتاشب تیار کرکے جب تیسرا روز ہوا تو اس ترکیب سے اونے کوچ کیا کہ اپنے ہمراہ فتح جنگ کو لیکر آگے تھوڑی سی فوج معہ چند توپین گھوڑونکی اور نیز دو تین پلٹن ملسوتی اور درمیان مین خزانون کے اونٹ اور بعد اونکے میگزین انکے عقب پھر بہیر بنگاہ اونکے بعد تھوڑی سی جمعیت اور دونون طرف دو پلٹنین پہاڑ و نیز چڑھی ہوئی بندوقین مارتی ہوئین اور کوہستانیون سے لڑتی ہوئین تمام دن مین چھ سات کوس چلتی تھے اور جہان فوج کا مقام ہوتا بڑی ہشیاری کرتے مگر وہ کمبخت تمام رات گولیان مارتے تھے محمد اکبر خان نے سپاہ کے متحرک ہونے کی خبر سنکر کوہ بامیان کے قیدیون کو جو مشار الیہ کے قبضہ مین آگئے تھے اور اونہین اس مقام مین نظر بند

رکھا تھا وہ ایک سو کئی آدمی تھے ان سب کو صالح محمد خان کے ہمراہ روانہ کیا اور یہ کہا کہ انہین ہندوکش سے اوتار کر بلخ مین پہنچا دو مین شاہ بخارا کے ہاتھ بیچ ڈالونگا بعد تین دن کے جب سپاہ انگریزی چکدلک علاقہ عبدالعزیز خان علزئی پر پہنچی بعض جھنڈیان دور سے نظر آئین جو پلاٹن تہین پس ہو گئین وہ جگہ قلب ہے دونون طرف پہاڑ تھے و نہر ہزار ہا علزئی سوارون کے ہاتہ مین نشان تھے اون مین سے دو ہزار روہیلے ڈھول بجاتے ہوے سامنے ایک ٹیکری کے آکھڑے ہوے کہ آدمی تارا اونچی ہوگی گولیان چلنے لگین اس جگہہ اونکی گولی کارگر ہوتی تھی اور اونپر نہ پڑتی تھی مگر سر دیتے اور قدم آگے رکھتے تھے اسمین کچھ گورے زخمی ہوے اور کچھ مر گئے افسران قوم نے ملتوی توپین جو خچرون پر لدی ہوئی تہین پہاڑ وطن پر چڑہانے کیلیئے تیار کی تہین جھٹ جوڑ کر بارنا شروع کیا کل تین ہی بار چلے تھے چھ سات آدمی اوڑ گئے تھے کہ آگے کی دو پلٹنون نے حملہ کیا اور ٹیکری پر چڑہ گئین اور جاتے ہی ایکبار مارا اور بہت سے افغان گر پڑے اور سب بھاگ گئے جنرل صاحب نے جب گورون کی جرأت دیکھی تو گھوڑے چلا کر خوب تہ تیغ کیا بقیۃ السیف فراری ہو کر نالے کہورون مین چھپ گئے پس دونون طرف جھاڑ و نہر جو جھنڈیان اوڑاتے اور قلقاریان مارتے ہوے کھڑے تھے دو پلٹنین ہندوستانی کو چڑہنے کا حکم دیا وہ بندوقین چھوڑنے لگے جنرل صاحب نے توپین منگوا کر دو فیر کئے ایک فیر تو گز بھر نیچے آدمیون سے لگا اور دوسرا کچھ اونچا دو تین آدمی کام مین آئے اسی درمیان مین دو پلٹنین اوپر جا کھڑی ہوئین اور روہیلے بھاگ کر نیچے اوتر گئے اور راستہ کھل گیا جمعیت خزانہ بھیڑ وغیرہ سب آگے بڑہے قریب چار گھڑی دن کے

باقی رہا تھا کہ چند لک پڑا نگر اور تیرے ہندوستانی پلٹنین پہاڑی پہاڑی آئین اور شامل لشکر ہوئین جب رات کا وقت ہوا وہ لوگ آئے اور صبح تک گولیان مارتے رہے اسی طرح لڑتے ہوئے تیزین کو پہنچے وہ جگہ اس سے بھی زیادہ قلب ہے ہر چہار طرف پہاڑ ہے اور بیچ مین ایک خشک ندی ہے اوسمین پانچ پانچ سیر کے روڑے پڑے ہوئے وہان اوترے اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ پلٹنون کو پہاڑون پر چڑہائے رکہا صبح کو مقام ہوا وہان بھی البتہ چہ سات ہزار غلزئی ہونگے جہان جہان سے راستہ تہا اور اوس راستہ سے وہ واقف تھے جوق جوق ہو کر دو پہر بجے قبل گولیان چلانے لگے اونہون نے بھی دو پلٹنون کو پہیلا کر شام تک جنگ کی افغانون کو یقین ہوا کہ اب یہ گھر گئے ان کو اب ہم نہ جانے دینگے اوسوقت محمد اکبر خان کو لکہا کہ ہم نے لشکر کے سب راستہ بند کر لئے ہین تم شتاب یہان آجاؤ محمد اکبر خان چار ہزار سوار سے گہوڑے پر سوار ہو کر چلدئے اور صبح تک تیزین مین آگئے وہان منشی موہن لال نے صالح محمد خان کے ملک ہزارہ مین پہنچنے کی خبر سنکر سید مرتضی شاہ کشمیری کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم ہرگز قیدیون کو کوہ ہندو کش سے اودھر نہ لیجانا اب کوئی دن مین فوج کابل مین آیا چاہتی ہے پچیس ہزار روپیہ انعام اور ہزار روپیہ ماہوار ذات کی اور اوسکے علاوہ فوج کی تنخواہ سرکار کمپنی سے مقرر کرادونگا خان شیرین خان کا ایک خط سردار قوم ہزارہ کو لکھو کر روانہ کیا کہ انگریز اور اونکے افسر آپہونچے ہین اگر تم نے اپنی سرحد سے قیدیون کو جانے دیا تو تمہاری زن و بچہ قتل ہو جائینگے تب وہ وہان رک گئے اور یہان سپاہ انگریزی نے تیزین سے کابل کیطرف جانے کا قصد کیا اور سامان تیار کیا پانچ ہزار غلزئی چارون طرف سے ندی مین گولیان مار رہے تھے افسران لشکر نے پہاڑون کے درون پر کچھہ فوج پہیلادی

اس اندیشہ سے کہ کوئی جنگل مین سے نکل آئے اور باقی فوج کو آگے بڑہایا اور توپ چلاتے جاتے تھے اور ثلث کمپو پیچھے رکہا تاکہ کوئی پیچہا نہ کرے اور وہ سب آنکر ایکطرف کو جمع ہوئے جنرل پالک اور جنرل سیل نے ایک پلٹن پول صاحبکی اور ایک توپ ندی کے کنارہ اونکے مقابل ایک ٹیلہ پر پہنچادی اون کی جماعت گولہ مارتی رہی ایسا سنو کہ ہم آگے کو بڑہین اور وہ پیچھے ندی کی راہ سے ہمارے اوپر آپڑین اور علی الصباح کوچ کیا غلزئی پانچ سو کی ٹکڑی باندہکر آگے آتے تھے اور گولیان مارتے تھے جب پول کی پلٹن کا گولہ پڑتا تہا دو چار اوڑجاتے تھے اور باقی پسپا ہوتے تھے پہر دوڑکر آتے تھے اور آگے کو بڑہے چلے جاتے تھے چار گہڑی دن چڑہا ہوگا کہ محمد اکبر خان چار ہزار سوارون سے آئے اور غلزئیون کے پیچھے کہڑے ہوئے اون مین سے پانچ سو سوار گہوڑے دوڑاکر آئے اور انگریزی پلٹنونپر بندوقین مارکر واپس چلے گئے اور پہر پانچ سو کی ایک جماعت آئی اور اسی طرح بندوقین خالی کرکے چلی گئی جنرل پالک نے ایک رجمٹ ڈراگونکی اور ایک رجمٹ ہندوستانی غلام محمد خان رسالدار کی بلواکر ان چار ہزار کابلیونکے مقابل کین اور وہ بدستور آئے اور گولیان چہوڑکر واپس ہوگئے رسالدار نے آواز دی تو سب نے یکجا ہوکر تعاقب کیا اور یکبارگی اونکے غول مین گہس پڑے اور تلوارین کہینچکر مارنا شروع کیا سیکڑون کو مار ڈالا اور اونکو فرصت بہی نہ لینے دی اسی مین اونکا منہ پہر گیا انگریزی فوج پیچھے تہی اور وہ آگے دو کوس تک اسیطرح چلے گئے آخرکار اکبر خان پچاس سوار لیکر ایکطرف کو چلے گئے بیس گورون نے اونکا بہی پیچہا لیا وہ پریشانی کی حالت مین جارہے تھے اسیطرح خورد کابل تک جو تیزین سے چہہ کوس ہے چلے گئے آخرکار محمد اکبر خان ایک درے مین ہوکر پہاڑون مین چلے گئے تب یہ

واپس ہوے اور غلزیون نے جب یہ دیکھا تو وہ اپنے جنگل اور پہاڑون سے باہر نہ آئے
اور تمام سپاہ انگریزی خورد کابل مین اور توپخانہ وغیرہ بہی آگیا پول کی پلٹن بہی ملحق ہوئی
گورون سے سوارون نے محمد اکبر خان کے فرار کا حال بیان کیا جنرل نے اون کو انعام
دیکر خوش کیا اس شکست کی خبر جب ملک مین منتشر ہوئی تو کابل کے لوگ اپنا اسباب
اور اہل وعیال لیکر کوہستان گئے اور شہر خالی ہوگیا پالک انگریز نے خورد کابل سے تیجاک
پر نزول کیا اور وہان سے تل بکرامی پر جو کابل سے تین میل ہے۔ اوسیدن ایک کمپو ستاشن
صاحب بہی جسکا ذکر ابتدا مین گذرا حسب الایما پالک کے جو قندہار کو چہوڑکر چلا تہا قلعہ قاضی
کے نزدیک غزنین کی سمت میدان مین آکر اوترا پس خان شیرین خان سردار قزلباشان
اور نائب شریف خان وغیرہ محلہ چنڈول کے باشندے جنہون نے منشی موہن لال اور
دوسرے ملازمان انگریزی کے ساتہ سلوک کیا تہا وہ سب منشی موہن لال کے ساتہ آکر جنرل
پالک سے ملے جنرل نے اون سب کو خلعت فاخرہ دیا اور خان شیرینخان سے قیدیون کا
حال دریافت کیا اوس نے کہا کہ ایک ہزار قزلباش مین دیتا ہون ان کو خرچ دلوائیے
اور ایک آدمی ہمراہ کیجیے وہ لے آئیگا دوسرے روز سکسیر ہزار روپیہ لیکر قزلباشون
کے محلہ مین گیا اور اون سب کو خرچ دیکر ملک ہزارہ کو روانہ ہوا جنرل سیل کی بیٹی اور
بی بی ان قیدیون مین تہی وہ بہی دو پلٹن ایک رجمنٹ چار ضرب توپ لیکر دوسرے راستہ
سے جدہر محمد اکبر خان فرار ہوگیا تہا چلے اس اندیشہ سے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ خان مغرور
دوبارہ لوگون کو جمع کرے اور ملک ہزارہ کیطرف جاوے اور قیدیون کے چہٹانے کی

کوشش کرے پس قزلباش گئے اور قیدیون کو وہان سے لاکر جنرل صاحب کے لشکر
مین پہنچا دیا اوسکے بعد فتح جنگ سے کہا گیا کہ آپ تخت پر بیٹہکر سلطنت کیجیے اونہون
نے جواب دیا کہ یہان کی خلقت ظالم اور نمکحرام اور بے ایمان ہے مجہے منظور نہین کہ مین
سلطنت کرون بعد سپاہ کو جو کوہستان استالف مین چھپی ہوئی تہی تنبیہ کے لیئے
روانہ کیا اور منشی موہن لال سے کہا کہ تم بہی ہمراہ جاؤ منشی صاحب نے کہا کہ یہ غلہ جو یہان
مین موجود ہے مینے جمع کیا ہے کچہ ابہین سے سرکار کے کام مین نہ آیا ہنوز غلہ فروش میرے
قابو مین ہین حکم ہو تو اس کو فروخت کرکے روپیہ وصول کرلون جنرل صاحب نے منشی صاحب
سے کہا کہ اگر تمہارے اودہر جانے سے نقصان ہوگا تو ذمہ سرکار کے ہے منشی مذکور تو
سپاہ کے ہمراہ گیا اور یہان غلہ فروش بہاگ گئے کل جمع مین تین ہزار روپیہ وصول
ہوئے مرزا احسن اسد بیگ مخبر اس مقام پر یہ لکھتا ہے کہ باقی کے روپیہ قرض خواہان نے
منشی سے دس برس مین وصول کئے نہین معلوم کہ وہ روپیہ سرکار کی جانب سے
منشی صاحب کو کب ملے اور نہ یہ معلوم کہ وہ روپیہ منشی مذکور کو ملے یا نہین یا خاص اوسکے
ہی ذمہ پر یہ روپے پڑے غرض جب سپاہ کوہستان استالف مین پہنچی وہان کا راستہ خراب تہا اسوجہ سے
پوشیدہ لوگون پر پہنچنا دشوار معلوم ہوا اس اثنا مین ایک افغان نے آنکر یہ کہا کہ اگر مجہکو انعام معقول دیا جاوے تو مین خاص
اونکے سر پر لیجاکر کہڑا کردونگا افسران سپاہ نے کہا بہت اچہا تم ہمارا ساتہ دو پس اوسنے ہمراہ لیا اور موافق اپنے وعدے کے
اونکے سر پر جا کہڑا کیا راستہ فرار کا تو وہ ہی تہا خود بخود گہر گئے اونکا بس کچہ نہ چلا اونہون نے گولی اور چہرے مار کر ہزارون آدمیونکو
مار ڈالا اور لاکہون روپیہ کا مال و اسباب لوٹ لیا سیکڑون عورتین جوان و نابالغ لڑکیان پکڑ کے لاکر جنرل صاحب کے خیمہ گرد اکرکے عورتون کو

اوتمین کہا چونکہ قیدی تین دن کے بہوکے تہے حکم کرکے کہانا پانی دیا اور انکو چہوڑ دیا پہر بڑی بڑی توپین جو جنگل مین پڑی
تہین قریب چالیس ضرب کے وہ توپین توپین سبکو ٹکڑے کراکے ڈالدیا اسکی صبح کو دو پلٹن کے آدمی کو حکم دیا کہ بندوقین
گرکید و تم او رسب سائیس پہاوڑے اور سیل لیکر کابل کو جاؤ اور چار چہتین جو نواب علی مردان خان
کے چوک مین تعمیر کرائی ہوئی ہین اونکو گراد و اور نواب جبار خان اور سلطان خان اور محمد
رضا خان بارکزئی اور امین اللہ خان لوکزئی اور عبداللہ خان اچکزئی اور عبدالاسلام خان وغیرہ کے مکانات
مسمار کراو چنانچہ وہ حسب الحکم گئے اور سبکو کہود کر خاک کی برابر کر دیا گدہے گہوڑے کے ہل چلادئے
سوائی ہندوؤنکے اور محلہ قزلباش کے سب کو لوٹ لیا پہر شہزادہ شہپور کو تخت پر بٹہا دیا بیس دن تک بکرامی پر
مقام کرکے ہندوستان کو کوچ کیا شاہ شجاع کے فرزند اور بہائی بند اور سب عیال و اطفال فوج انگریزی
کے ساتہہ لدہیانہ کو روانہ ہوئے اور سب سپاہ انگریزی کابل سے مراجعت کرکے علی مسجد پر جو نزدیک پشاور کے واقع ہے
پہونچی وہان گائے کے ذبح کرنے کی وجہ سے ایک گورے کو جسنے ذبح کیا تہا زخمی کیا جنرل صاحب نے
حکم دیا کہ یہان سے وہانتک رنجیت سنگہ کا عمل ہے جو والی لاہور ہے گائی نہ کاٹنا اور بکرے حلال ہوا
کرین اور جب پشاور پر پہونچے محمد اکبر خان کابل مین پہر آئے اور اپنا تسلط کیا تب شہپور
بہاگا اور پشاور سے اسطرح منزلین کرتے ہوئے چلے ۔ پشاور ۔ حکمتی ۔ نوشہرہ ۔ اکوڑہ ۔ اٹک
اور دریائے اباسین ۔ ہہٹ ۔ شمس آباد ۔ برہان ۔ حسن ابدال ۔ سنگ جانی
راول پنڈی ۔ ہمکہ توپ ۔ مانکیالہ ۔ جو بڑونکی سرا برجی بکہراوہ ۔ میلی قلعہ رہتاس
لب دریائے جہیلم سرائے کہاری سرائے خواص پورہ رسول نگر پر دریائے چناب کے
کنارے پر آ اوترے اسی درمیان مین لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتہ نے

مصری ہین اور جو تین رواق پر بنا ہاتے ہین المانی وضع سے اس مین بھی سرو کے ستون ہین یہان سب قسم کے مکانات بنا ہوئے ہین مگر سرو رواق ترکیب قدیم ہے اب گول ستون کے بہت ہو گئے ہین اور اسکا رواج ہے اوسکو انگریزی مکان کہتے ہین اور کام عمارت کا میر عالم بہادر کے وقت سے جاری ہے ورنہ سابق ہین کہتے ہین مشیر الملک دیوان تیغ

امیر دوست محمد خان کو بھی مع اونکے عیال و اطفال کے ہندوستانی سے رخصت کر دیا اور افسران سپاہ انگریزی مقام مذکور لاہور کا راستہ چھوڑ کر فیروز پور کیطرف چل دئے بعد چند منزل کے دریای راوی سے عبور کر کے قصور پور پر پہونچے اور وہاں سے قصد کر کے دریای ستلج کے کنارے کے متصل (کہ یہ دونون فیروز پور کے قریب سے بہتے ہین) اوترے اس طرف لارڈ گورنر جنرل بھی مع تمام جمعیت ہندوستان کے استقبال کے لئے آکر خیمہ زن ہوا اس مقام پر لشکر کے عبور کرنے کے لئے دو پل تیار کرا رکھے تھے دوسرے روز جنرل مع دیگر افسران جنرل و کرنل و کمنڈر انچیف اور تمام پلٹنون کے سوار صف باندہکر دونون طرف کہڑے ہو گئے جنرل سیل کو حکم ہوا کہ تم اپنی تیرہوین پلٹن گورون کی لیکر بڑی پل پر سے (جو علامات نیز کابل سے بہت خوشنما اور پر تکلف ہے) اوترو اور وہ پلٹن باجے بجاتی ہوئی آئی اور لارڈ گورنر اور جنگی لارڈ یعنی کمندر انچیف وغیرہ تمام افسرون کو سلام کیا لارڈ گورنر نے جنرل پالک اور جنرل سیل کو آفرین کہی اور اپنی تمام فوج کو حکم دیا کہ سلامی بجا لائین ہر نوک کے سوارون اور پلٹنون کو جو جلال آباد پر فتحیاب رہے حکم ہوا کہ وہ بھی اسیطرح جب تک کہ لارڈ گورنر کا عبور ہو جائے کہڑے رہین اور اس فوج کو انعام معقول دیکر بہت خوش کیا اور گورون کو لندن جانے کی اجازت دی دوسرے روز دوسرے پل پر سے فوج سب اوتر آئی - چند روز کے بعد راجہ پرتاب سنگہ پسر راجہ شیر سنگہ والی لاہور راجہ دہیان سنگہ مختار ریاست لاہور کے ہمراہ اور سیام سنگہ اوتاری والہ وغیرہ بڑی دہوم سے آکر ملا پس لارڈ گورنر نے میڈاک سکرٹر اعظم اور مسیح الدینخان منشی کو لاہر کیطرف روانہ کیا یہان سے لام ٹوٹ گیا اور فوجین جا بجا چلی گئین

لارڈ گورنر کلکتہ کو واپس آیا چونکہ شاہ شجاع الملک چالیس برس قبل سے جاگیر خوار سرکار کمپنی کا تھا اس لیے شاہ مذکور چار ہزار اور زمانخان نابینا دو ہزار روپیہ پایا کرتے تھے اس مرحلہ کے بعد زمان شاہ کو بدستور بحال رکھا اور شاہ شجاع کی ماہوار اوسکی اولاد کے لیے مقرر کر دیا اور صفدر جنگ سے جو قصور ہوا تھا فتح جنگ کے کہنے سے اوسکو معاف کیا تفصیل تیمور شاہ کے دو ہزار فتح جنگ و صفدر جنگ کے پانچ سو شہپور مع برادر پانچ سو دیگر پسران سہ نفر دو ہزار چنانچہ منوز لدھیانہ مین ملے جاتے ہین اور وہان افغانستان مین اس واقعہ سے پانچ برس کے بعد محمد اکبر خان نے قبل سن وقوف تک پہونچنے کے اجل طبعی سے انتقال کیا پوشیدہ نرہے کہ یہ کیفیت جو ہمنے لکھی ہے اوسکا حال یہ ہے کہ مرزا احسن اللہ بیگ ایک لائق آدمی ملازم سرکار انگریزی یعنی سکندر برنس کے منشی تھے اور کابل کے سفر مین اول سے آخر تک شریک ہے چنانچہ ہمارے بیان سے معلوم ہوا ہوگا بلکہ انگریزونکی رفاقت مین انکا سید ہا ہاتھ لاہور کی لڑائی مین اوڑ گیا ہی وہ اپنے خانگی خطوط مین انکا مفصل حال بطور اخبار کے لکھا کرتے تھے جب وہ واپس آئے اور یہان مجھے اس کتاب کی تالیف مین مشغول پایا اونہون نے بنظر حقوق دوستی اون سب مکاتبات کو نظر ثانی کر کے بے غرضانہ میرے سامنے پیش کیا مینے اوسکو صاف کر کے پیش کیا یہان سے موخرین ان واقعات کی صحت کا حال معلوم کر سکتے ہین۔

پانچوان باب سکھون کے بیان مین از ابتدا گرو نانک تا فتح لاہور و ملتان مطابق تاریخ گلشن پنجاب

چونکہ قوم سکھ کی ابتدا نانک شاہ سے ہی اس لیے تا مقدور انکا احوال تھوڑا تھوڑا کو کاشار الیہ ہے جو تاریخ گلشن پنجاب کے جو منولا مطابق سنوات عیسوی کے اردو زبان مین موضع بریلی کے اندر چھپی ہی اوس سے انتخاب کر کے ناظرین کے ملاحظہ کو فتح لاہور و ملتان تک

سوص قیام مین لاتا ہی سو واضح ہو کہ نانک شاہ نام ایک شخص قوم کا کھتری ضلع تلونڈی صوبہ لاہور کا باشندہ تھا ایک بقال
کے گھر سنہ ۱۴۱۹ع مین اوسکا تولد ہوا اور عالم شباب مین یہ شخص حسین نام ایک درویش کی صحبت مین رہا کرتا تھا اون شاہ صاحب کی
برکت سے اپنے مذہب سے باز آیا اور لذات دنیوی کو چھوڑ کر فیوضات باطنی حاصل کرنے مین مشغول ہوا اور اونکے حالات کو
پنجابی زبان مین موزون کر کے ایک مجموعہ تیار کیا اس مجموعہ کا نام گرنتھ ہے لکھا ہی کہ اوس وقت ہندوستان کا بادشاہ
بابر شاہ تھا جب نانک کا انتقال ہوا تو اوسنے دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام سری چند دوسرے کا لکھمی چند
لکھمی چند تو دنیادار آدمی تھا اور سری چند آزاد آدمی تھا الغرض باپ کی سجادہ نشینی کو کسی نے قبول نکیا
اس تقدیر پر نانک شاہ کے خادمون مین سے ایک شخص انگد نام اوسکا قائم مقام ہوا اب لکھمی چند کی اولاد
کو اس قوم کے لوگ صاحبزادہ کہتے ہین اسکے مرجانے کے بعد مذہب سکہہ کو بہت ترقی ہوئی چنانچہ چودہ سو خاندان
سکھون کے قرار پا گئے اور سکہہ کے معنی چیلے و مرید کے ہین جب سنہ ۱۵۵۲ع مین انگد کا انتقال ہوا امرداس نامی
ایک شخص اوسکا قائم مقام ہوا اسکے مرجانے کے بعد سنہ ۱۵۷۴ع مین رام داس نامی گدی نشین ہوا شہر چک کو اوسنے
بہت رونق دی اور تالاب بنوایا اور اوسکا نام امرتسر رکھا وہی نام اسجگہہ کا ابتک مشہور ہی مگر یہ شہر
اصل مین پرانا شہر ہی پر رام داس بھی مرگیا اوسکے بعد سنہ ۱۵۸۱ع مین اوسکا بیٹا ارجن مل قایم مقام ہوا اوسکے
بعد سنہ ۱۶۰۶ع مین ہری گوبند اوسکا لڑکا گرو ہوا لکھا ہی کہ یہ شخص سپاہی تھا اسنے اپنے چیلونکو گوشت کہانے
کی اجازت دی رکھی تھی سنہ ۱۶۴۴ع مین جب اوسنے قضا کی تو اوسکا پوتا ہری کشن جانشین
ہوا پہر سنہ ۱۶۶۱ مین ہری کشن ثانی اوسکا قائم مقام ہوا پہر سنہ ۱۶۶۴ع مین تیغ بہادر جانشین ہوا جو پٹنے
مین رہا کرتا تھا آخر کار مغلون سے مارا گیا اوسکے بعد گرو گوبند اوسکا بیٹا گدی پر بیٹھا اوسنے سکھون کے طریق سابق کو
بالکل بدل ڈالا اور فن سپہ گری اونکو سکھلایا اور اپنی قوم کو ڈاڑہی وغیرہ کے تراشنے سے ممانعت کی اورنگ زیب

بادشاہ غازی عالمگیر کے عہد مین مسلمانون سے جنگ کرکے نکلوا دیا گیا اور شہر نادیہ مین رہنے لگا اور وہین ۱۷۰۸ء مین مر گیا بعد انتقال اس بادشاہ کے پھر جب سکھون نے فی الجملہ قوت حاصل کی تو بندا نام ایک بیراگی نے اوس قوم کا سرگروہ بنکر اہل اسلام سے عداوت پیدا کی اور بہت کچھ جمعیت فراہم کرکے اہل اسلام کے دیہات وغیرہ غارت کرنا شروع کئے اور عورتین اور بچے وغیرہ جو مسلمانون کے اوسکے ہاتھ لگتے تھے اونکو قتل کروا ڈالتا تھا۔ بہادر شاہ نے حال سنکر اوسکی گوشمالی کے لیے ہندوستان سے فوج روانہ کی خانخانان منعم خان نے آکر محاصرہ کرلیا تو وہ بیراگی نکل بہاگا اور فرخ سیر نے اپنے عہد مین اوسکے گرفتار کرنے کے لئے اسلم خان صوبہ دار لاہور کو مامور کیا خان موصوف کے مقابلہ سے بندا منہزم ہوکر لاہور کو آیا من بعد بایزید خان فوجدار سرہند تنبیہ کے لیے اسکی روانہ ہوا اور خان موصوف کسی سکھہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آخر کار شاہ دہلی نے عبدالصمد خان صوبہ دار کشمیر کو متعین کیا اوسنے چند لڑائیان کرکے بندا کو جو گرداس کے قلعہ مین محبوس تھا محاصرہ کرکے اوسکو گرفتار کرلیا اور حضور مین روانہ کیا فرخ سیر نے اسکو مع اسکے ہمراہیون کے طرح طرح کی تکلیف دیکر کئی روز مین قتل کرا دیا پھر مدت مدید تک اس قوم کے لوگ مغلوب اور بے دست و پا رہے حتی کہ نادر شاہ کے بعد احمد شاہ ابدالی والی قندہار سات مرتبہ دہلی مین آیا اور مرہٹے جو صاحب اقتدار ہوگئے تھے پانی پت کے مقام پر اونکو مغلوب و منکوب کیا اور پنجاب مین خواجہ عابد اور زین خان کو لاہور اور سرہند کا حاکم کیا اس طرف کی رعیت خواجہ مذکور کے ہاتھ سے نالان تھی اسلیے پھر سکھہ دکھلائی دینے لگے اور سرکشی اختیار کی اس ضمن مین ۱۷۷۳ء مین شاہ موصوف نے انتقال کیا پس اسکے حملات سے تمام گردنکش بے فکر ہوگئے اور سکھون نے جا بجا پنجاب مین جمع ہوکر ایک ایک ضلع مین علحدہ علحدہ اپنی مختاری شروع کی اور بارہ جماعتین اونکی قریب ساٹھہ یا ستر ہزار سوار کی تھوڑے عرصہ مین آئین اون مین بارہ سردار مقرر پائے از انجملہ

چرت سنگہ نام ایک لوٹیرا غارتگر دو ہزار پانسو سوار کا سردار ہوکر سوگر چک پر قابض و متصرف تہا اوس شخص نے رنجیت دیو کے مقابل مین جو جموگڈہ کا راجہ تہا برجراج نام رنجیت دیو کے پسر کی حمایت سے رنجیت دیو پر فوج کشی کی تہی وہ جب پچیس برس کے سن مین ہاتہہ مین بندوق پہٹ جانے سے مرگیا اور لاکہہ روپیہ کا مالک اوسنے چہوڑا اس کے دو بیٹے تہے مہا سنگہہ اور شیج سنگہ اور ایک دختر راج کنور پس مہا سنگہ میین پورا دس برس کے سن مین قایم مقام ہوا اور رسول نگر جواب رام نگر مشہور ہے اوسی کا تسخیر کیا ہوا ہے اسنے اپنی شادی سنہ ۱۷۷۴ع مین جیند والی کے راجہ کی لڑکی سے کی تہی پس سنہ ۱۷۸۰ع مین اسکے ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام رنجیت سنگہ رکہا وہ صغر سنی مین چیچک کے عارضہ سے بہت سخت مریض ہوا ایسا تک کہ قریب مرگ ہو گیا تہا آخر الامر جان تو بچ گئی مگر ایک آنکہہ جاتی رہی چونکہ مہا سنگہ سے بہت سپاہ مع سردار متفق تہے جب رنجیت دیو جموگڈہ کا حاکم مرگیا اور راجہ برج راج جانشین پدر ہوا وہ عیاش مزاج تہا لوگ اوس سے تمام ناراض ہو گئے مہا سنگ نے جب یہ صورت دیکہی تو فرصت وقت غنیمت جانکر آپ ملک پر قابض و متصرف ہوا اور باشندگان شہر کو خوب لوٹا اور می سنگہ جو سکہون کا ایک سرگروہ تہا اوسکی پوتی دختر گور بخش مہتاب کنور نام نوبت سدا کنور سے رنجیت سنگہ نے اپنے پسر کی شادی کی مہا سنگہ سنہ ۱۷۹۲ع مین ستائیس برس کی عمر مین بیمار ہوکر مر گیا۔

رنجیت سنگہ کا بیان

چونکہ رنجیت سنگہ وقت انتقال مہا سنگہ کے بارہ برس کا تہا اسلئے رنجیت سنگہ کی مان گہر کی مختار ہوئی پانچ برس کے بعد جب رنجیت سنگہ کی عمر سترہ برس کی ہوئی وہ دخیل کار ہوا اس ضمن مین تیمور شاہ ولد احمد شاہ ابدالی مرگیا اور دادی کا انتقال

ہوا زمان بخت شاہ نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ۱۷۹۵ء مین پنجاب پر حملہ آور ہوا سرداران سکھہ نے اوسکی سختی کے خوف سے اپنے سب حدود چھوڑ دے اور رنجیت سنگہ بھی اسکا شریک ہوگیا اور لاہور کی درخواست کی کیونکہ انہین ایام مین زمان بخت شاہ کو ایرانیون کے فساد کی اطلاع ہوئی اس لئے فوراً اوسنے ۱۷۹۹ء مین اپنے ملک کی طرف مراجعت کی اور دریاے جہلم کی طغیانی کے سبب سے اپنا توپخانہ وہین چھوڑ گئے واضح ہو کہ اوسکے توپخانہ سے مراجعت کے وقت دو توپین دریاے جہلم مین اٹک رہی تہین زمان شاہ نے رنجیت سنگہ کو لکہا کہ وہ دو توپین نکلوا کر بہجوا دو ہم اوسکے عوض مین تمکو لاہور عنایت فرمائینگے رنجیت سنگہ نے بہت کوشش کرکے توپین نکالکر زمان شاہ کے پاس روانہ کین زمانشاہ نے خوش ہوکر اوسکو لاہور پر قبضہ کرنے کا اذن دیا بعجردا اسکے رنجیت سنگہ نے فوج کشی کرکے شہر لاہور اپنے قبضہ مین کرلیا اور اون دنون شہر لاہور راجہ رنجیت سنگہ اور مہر سنگہ اور صاحب سنگہ کے قبضہ مین تہا اور یہ لوگ نہایت عیاش مزاج نیرنگی زمانہ سے ناواقف تہے ہرچند کہ بہت سے سردار اوسوقت رنجیت سنگہ کے مقابلہ مین آکر بہت لڑے مگر آخر کار سب مطیع و فرمانبردار ہوگئے سنہ ۱۸۰۲ء مین رنجیت سنگہ کے راج کنور دختر خجان سنگہ کے بطن سے کہڑک سنگہ پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۰۳ء مین رنجیت سنگہ نے مشرقی اضلاع دریای اٹک پر قبضہ کرنے کا قصد کیا اور بہت سے سردارونکو زیر کرکے منظفر خان حاکم ملتان سے پیشکش اور تحائف لیکر لاہور کیطرف مراجعت کی پہر جا بجا راجگان سکہہ کے ملکو نپر جو دریای ستلج کے مابین واقع ہین فوجین روانہ کین اس ضمن مین سرچارلس مٹکاف مین عہد و پیمان کے لئے رنجیت سنگہ کے پاس آکر ارادہ کیا کہ رنجیت سنگہ کے ممالک محروسہ کی حد دریاے ستلج تک قرار پائے

اور جو شہر دریاے مذکور کے اس پار ہین مشار الیہ اوس سے لا دعوی رہے رنجیت سنگہ نے اس بات کو قبول نہین کیا لہذا سپاہ انگریزی کرنیل اکٹرلونی کے زیر حکم مقام پورنا سے جمنا کا عبور کرکے جنوری کی سولہوین تاریخ ۱۸۰۹ء مین انبالہ کے قریب پہونچے اور وہان سے کوچ کرکے لودہیانہ پر آئے تاکہ رنجیت سنگہ سے اپنے شرائط کو مستحکم کرین ہرچند کہ رنجیت سنگہ کا قول تہا کہ مین لاہور کا حاکم ہون دریای ستلج حد نہین ہوسکتا جتنے سکہہ ہین سبکو چاہیے کہ میرے مطیع اور فرمانبردار رہین لیکن کرنیل کے اوترنے کی وجہ سے انگریزون سے صلح کرنی مناسب سمجہی اور فساد فرو کرنے کے درپے ہوا اور ایک عہدنامہ فیمابین سرکارین لکہا گیا۔

ترجمہ عہدنامہ فیمابین افسران انگریزی و راجہ رنجیت سنگہ مورخہ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء

اقرار از جانب راجہ رنجیت سنگہ یہ ہے کہ ہم دریای ستلج کے مشرقی دیہات مین جو ہمارے قبضہ مین ہین اپنے انتظام کے موافق جمیع طرف سے اقرار از جانب سرکار کمپنی یہ ہے کہ ہمکو اون دیہات سے جو دریای ستلج کے شمال کیجانب رنجیت سنگہ کے تحت مین ہین کچہہ سروکار نہین ہے من بعد سرداران سکہہ جو پٹیالہ اور نابہہ اور جیند اور کیتہل مین تہے اونہون نے بہی عہدنامہ لکہکر سرکار انگریزی کی پناہ قبول کی اور اسی سال مین رنجیت سنگہ نے قلعہ کانگرہ پر اپنا قبضہ کیا اور ۱۸۱۰ء مین شاہ شجاع الملک والی کابل کو تخت سلطنت سے اوتارکر رنجیت سنگہ کے ملک مین آیا اور رنجیت سنگہ سے ملاقات کی اسی سال مین رنجیت سنگہ نے اپنی فوج کو انگریزی قواعد سکہلانی شروع کی بعد شجاع الملک شاہ زمان بخت کی ملاقات کے لئے روانہ ہوا اور رنجیت سنگہ نے خراج لینے کے لئے ملتان پر فوج کشی کی

وہانکے صوبہ دار مظفر خان نے سخت مقابلہ کیا آخر کار ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ پر فیصلہ ہوا اوسکے بعد رنجیت سنگہ نے بہت سے چہوٹے چہوٹے سرداران سکہہ کے املاک چہین لیے پہر لاہور مین بڑی ہوم سے کہڑک سنگہ کی شادی کی کرنل اکٹر لونی مع راجہاے نابہ و کنٹل و رچند کی دعوت مین شریک ہوا اور ١٨١٣ء مین شجاع الملک نے رنجیت سنگہ کو ایک بیش قیمت ہیرا کوہ نور نام جسکا مفصل ذکر اخیر باب مین آئے گا عنایت کیا رنجیت سنگہ اس بات سے بہت خوش ہوا اوسکے بعد ١٨١٨ء مین کہڑک سنگہ کو مع جمیعت صوبہ ملتان پر خراج ستانی کے لیے روانہ کیا اور وہانکا صوبہ دار مظفر خان مغلوب ہوا اور ملتان کا قلعہ رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آگیا وہان ایک پلٹن بسر کردگی جودہ سنگہ بنابر حفاظت رہنی تجویز پائی اور ماہ اپریل ١٨١٩ء مین راجہ میو محکم چند نام دیوان اور راجہ کہڑک سنگہ کو مع جمیعت کشمیر روانہ کیا وہان پٹہانون سے خوب جنگ ہوئی آخر کار پٹہان بہاگ گئے اور کشمیر پر سکہون کا قبضہ ہوا اور توتی رام پسر دیوان محکم چند وہانکا حاکم مقرر ہوا اور ١٨٢٠ء مین ڈیرہ غازی خانکو فتح کیا اور ماہ اپریل سنہ رواں مین گلاب سنگہ جو دہیان سنگہ داروغہ ڈیوڑہی مین رنجیت سنگہ کا بہنوئی تہا اوسنے محمد اکبر خان سردار بخاوری کو بڑی بہادری کے ساتہہ قید کیا رنجیت سنگہ نے اوسکے خاندانکو پرگنہ جمو کو انعام مین دیا پہر اسی سال مین رنجیت سنگہ نے اپنی خوشدامن سدا کنور کو قید کر دیا اور اوسکے تمام مال و اسباب پر قابض و متصرف ہوا اور نلگڈہ جو رہنے کا مقام تہا اوسکو بہی لے لیا اور ١٨٢١ء مین کہڑک سنگہ کے لڑکا پیدا ہوا تو نہال سنگہ اوسکا نام رکہا اور ١٨٢٢ء مین دو فرانسیس ایک ونٹورہ دوسرا الارڈ تلاش روزگار کے لیے پنجاب مین آئے رنجیت سنگہ نے اونکو بڑے عہدہ پر نوکر رکہا اور بہت سی جمیعت قواعد انگریزی سکہانے کے لیے متعین کی۔

ذکر سید احمد صاحب غازی

واضح ہو کہ انہین ایام مین ایک شخص سید احمد جو پیشتر والی ٹونک کے ملازم تہے والی ٹونک کا روزگار چہوڑ کر درویشی اختیار کی اور دہلی مین اونکی بہت شہرت ہوئی اور وہانکے لوگون سے طواف قبور تعزیہ داری وغیرہ پر بہت جہگڑا کیا اور وہان سے کلکتہ مین آکر گونہ کی طرف روانہ ہوئے اور داخل ہندوستان ہوکر سکہونکو سخت کافر سمجہکر جہاد پر کمر باندہی اور ایک سبز جہنڈا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس نواح کے پہاڑون مین کہڑا کیا بہت سے مسلمان انکے شریک حال ہوگئے رنجیت سنگہ نے یہ خبر سنکر اون کی طرف فوج روانہ کی مگر چونکہ اوسکی فوج قاعدہ دان اور بکثرت تہی اور وہ لوگ فن جنگ سے ناواقف تہے اسلئے مقابلہ نہ کرسکے اوسکے بعد سید احمد صاحب نے پہر مسلمانونکی جمعیت جمع کرکے ۱۸۲۹ء مین پشاور پر حملہ کیا یار محمد خان رنجیت سنگہ کا ملازم اونکے مقابلہ پر آیا اور خوب جنگ کی آخر کار یار محمد خان قریب بہاگنے کے تہا کہ موسی ونتورا نے کمک کی تب یار محمد خان شکست سے محفوظ رہا پس سید احمد صاحب نے پشاور پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ اس امر سے مطلع ہوا اور شروع سنہ ۱۸۳۰ء مین پشاور کیطرف لشکر کشی کی سید احمد صاحب کے لوگ اوسکے آنے کی خبر سنکر وہان سے چلے گئے اور رنجیت سنگہ نے پشاور پر قبضہ کرلیا جب رنجیت سنگہ وہان سے لاہور کیطرف واپس آیا تو پہر سید احمد صاحب نے پشاور پر قبضہ کیا اور سلطان خانکی تنخواہ مقرر کردی اور وہان علمار کے رہنے کا حکم دیا اور اپنی طرف سے چہ قاضی مقرر فرمائے بعدازان شہر لاہور مین عجب طرح کا بلوہ ہوا مین بہت آدمی مارے گئے جب رنجیت سنگہ کو یہ معلوم ہوا تو ایک فوج شیر سنگہ کی ماتحت کرکے مقابلہ کے لئے روانگی شروع سنہ ۱۸۳۱ء مین دونون گروہ کا مقابلہ ہوا اور سخت لڑائی ہوئی آخر کار سید احمد صاحب نے عین معرکہ جنگ مین شربت شہادت

نوش کیا رنجیت سنگہ کے لشکر مین سے کسی شقی نے ونکامہ کا تمر لاہور کو روانہ کیا انتہی۔ اسی سال مین لفٹنٹ ہرنس سفیر انگلستان سے مع تحائف مرسلہ شاہ انگلینڈ لاہور مین آکر رنجیت سنگہ سے ملا پہر لارڈ ولیم گورنر جنرل ہندوستانکو بہی رنجیت سنگہ سے ملنے کا شوق ہوا و کپتان ویڈ کے استصواب رائے سے کہ اسے رنجیت سنگہ نے لاہور سے بلا کر اپنے پاس رکہا تہا ملاقات کے بارہ مین گفتگو کی رنجیت سنگہ نے دیوان موتی رام اور ہری سنگہ اور خواجہ عزیز الدین کو مع تحائف بنا بر درخواست ملاقات لارڈ گورنر جنرل کے روانہ کیا اور یہ قرار پایا کہ دیہات روپڑ مین جو دریائے ستلج کے قریب ہے ملاقات ہو پس ماہ اکتوبر کی اُنیسوین ۱۹ تاریخ سنہ مذکور مین لارڈ گورنر نے اپنی فرودگاہ سے وہانکا قصد کیا اور ۲۲ تاریخ روپڑ مین نزول کیا اور ماہ حال کی ۲۶ تاریخ رنجیت سنگہ اور لارڈ گورنر کی خیمہ مین ملاقات ہوئی اور جانبین سے تحائف اور نفائس وغیرہ دیے گئے اور جانبین کے قواعد جمیعت کا معائنہ ہوا اور بنا دوستی مستحکم ہوئی بعد ازان سنہ ۱۸۳۹ء مین انگریزونکو مہم کابل درپیش ہوئی کیونکہ راجہ رنجیت سنگہ انگریزون سے متفق تہا اسلئے حسب درخواست چہ ہزار فوج بسر کردگی جنرل ونتورا سرداران انگریزی کے ہمراہ کردی چنانچہ وہانکی لڑائی کا ذکر ہوچکا ہے اور ہنوز کابل کی لڑائی ختم نہوئی تہی کہ اٹہائیسوین جون کو سنہ ۱۸۳۹ء مین رنجیت سنگہ نے اس جہان سے کوچ کیا اور کہڑک سنگہ اوسکی جگہہ قائم ہوا۔

کہڑک سنگہ کا بیان

چونکہ دہیان سنگہ داروغہ ایوان سلطنت رنجیت سنگہ کی بیماری مین اپنی ہوشیاری سے رنجیت سنگہ کے دلمین جگہہ کر کے تمام مہمات سلطنت مین دخیل کار ہوگیا تہا اور اوسکو اسدرجہ اقتدار ہوگیا تہا کہ کہڑک سنگہ و شیر سنگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے اندر نہ آسکتے تہے رنجیت سنگہ نے نزع کیوقت کہڑک سنگہ کو اپنا جانشین اور دہیان سنگہ کو اوسکا وزیر مقرر کیا اندونون مین باہم نااتفاقی تہی اسلئے کہڑک سنگہ نے وزیر کی طاقت گھٹانے کے لیے ممانعت کردی کہ پہرہ اون دونون مین

عداوت ہوگئی اور ہر ایک دوسرے کے استیصال کے درپے ہوا اور رنجیت سنگہ نے جو کہڑک سنگہ کا بڑا مصاحب اور عزیز تہا بہت سی باتین کر کے کہڑک سنگہ کو بدظن کر دیا پس دہیان سنگہ نے اپنی خودداری کے لئے یہ مشہور کیا کہ کہڑک سنگہ انگریزون سے سازش کرنا چاہتا ہی اگر ایسا ہوا تو یہ فوج اور سردار بالکل موقوف اور پامال ہو جاینگے اس بات سے سب اہل فوج کہڑک سنگہ کو برا بہلا کہنے لگے اور دہیان سنگہ نے نونہال سنگہ پسر کہڑک سنگہ کو پشاور سے بلایا وہ وہان سے اوسکی طمع دہی سے گلاب سنگہ کے ہمراہ آگیا بعد اسکے دہیان سنگہ نے نونہال سنگہ کی مادر چندر کنور سے مشورہ کر کے جیت سنگہ کو فوراً قتل کر ڈالا اور خواب کی حالتمین کہڑک سنگہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور نونہال سنگہ کو مہاراجہ کے خطاب سے مشہور کر کے گدی پر بٹہلا دیا۔

نونہال سنگہ کا بیان

واضح ہو کہ نونہال کے تسلط کے بعد دہیان سنگہ نے چند روز مین کہڑک سنگہ کو بیمار مشہور کر کے طبیبون کو بنا بر علاج متعین کیا اونہون نے سفیدۂ کاشغری اور رسکپور اوسکے لئے دوا مین تجویز کیا ہر چند کہ وہ بیمار نہین تہا مگر بہلا علاج ہو گیا اور اوسی کے اثر سے ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین مر گیا جب لاش کو مرگہٹ مین جلانے کے لیے لیچلے تو نونہال سنگہ بہی ساتہ ہوا کہتے ہین کہ وقت مراجعت شہر کے دروازہ کا شہتیر ٹوٹ گیا اور نونہال سنگہ کے خاص ہاتہی پر گرا اودہم سنگہ مہین پور راجہ گلاب سنگہ جو اوسکے ساتہ بیٹہے ہوئے تہے وہ تو اوسیوقت مر گئے اور نونہال سنگہ کے ضرب شدید آئی مگر رمق جان باقی رہ گئی تہی کہ پالکی مین گمٹہا کو بیہ کر کے لیچلے اثنا راہ مین وہ بہی مر گیا لیکن دہیان سنگہ نے فساد کے خوف سے اس بات کو پوشیدہ رکہا اور اوسکی لاش کو

پوشیدہ بلاکر یہ کہا کہ نونہال سنگہ فوت ہوگیا اب گریہ وزاری کا وقت نہین ہی تم اس بات کو پوشیدہ
رکہو اور تمام اختیار اپنے قبضہ مین کرو پہر کچہہ دل مین خیال کر کے شیر سنگہ پسر دوم رنجیت سنگہ کو
جو بٹیالہ مین موجود تہا باین مضمون رقعہ لکہا کہ اگر لاہور کی سلطنت چاہتے ہو تو فوراً چوبیس گہنٹہ
کے اندر یہان چلے آؤ وہ اوسکے دیکہتے ہی بہت عجلت کے ساتہ اسیقدر عرصہ مین آپہونچا
اوسکے بعد نونہال سنگہ کے مرنے کی خبر مشہور ہوگئی اور پہر اوسکو لیجا کر جلادیا اب دہیان سنگہ
کو اختیار سلطنت دینے مین تردد لاحق ہوا اس مین ارا کین سلطنت چند رکنور کے حامی ہوگئے
اور گلاب سنگہ بہی بظاہر رانی سے ملگیا دہیان سنگہ نے جب یہ حال دیکہا تو شیر سنگہ کو
بٹیالہ کی طرف روانہ کر دیا اور کہا کہ جب فوج کی رضامندی ہوجائیگی تو پہر بلالونگا پس
دہیان سنگہ اور جوالا سنگہ وکیل شیر سنگہ فوج کی رضاجوئی کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ بہی واضح
ہو کہ چلتے وقت شیر سنگہ نے جوالا سنگہ سے کہا کہ اگر مین بدون اعانت دہیان سنگہ کے مسند نشین
سلطنت ہونگا تو تجہکو اپنا وزیر کرونگا پس عرصہ قلیل مین دہیان سنگہ نے فوج کی دلجوئی کر کے
شیر سنگہ کو خط لکہا اور وہ حسب الطلب دہیان سنگہ کے آکر باغ شالہ مار کے دروازہ پر جو اصل لفظ شعلہ ماہ ہی
خیمہ زن ہوا اور دہیان سنگہ کے آنے کا منتظر تہا کہ جوالا سنگہ نے کہا وہ اگر نہ آوے تو کیا مضائقہ ہی تمام
فوج آپکی مطیع ہی اپنے شہر کو چلے جایئے چنانچہ دوسرے روز تمام افسر آئے اور شیر سنگہ کو مجرا کیا
اور مبارکبادی دیکر نوبتون کے فیر ہوئے جب یہ بات مشہور ہوئی تو گلاب سنگہ اور
رانی چندر کنور کے مشورہ سے شیر سنگہ کی مدافعت کے لئے روانہ ہوئے ہر چند کہ دہیان سنگہ
نے شیر سنگہ کو لکہا تہا کہ مین گلاب سنگہ کی صلاح سے مقابلہ کیلئے تمکو گدی نشین کرونگا مگر بخلاف اسکے شیر سنگہ شہر پر حملہ آور

ہوا اور گلاب سنگہ نے قلعہ کے اندر سے لڑنا شروع کیا پانچ روز تک کشت وخون ہوتا رہا اس اثنار مین دہیان سنگہ کے آنے کی خبر آئی - جب شیر سنگہ نے یہ خبر سُنی تو ہرچند ارادہ ترک محاصرہ کا کیا لیکن جمعیت نے نہ مانا قصد اونکا یہ تہا کہ قلعہ توڑ کر خوب سا مال لوٹ لین اس سبب سے دہیان سنگہ کو تامل ہوا پس شیر سنگہ نے اپنا وکیل دہیان سنگہ کے پاس بہیجا اوسنے اولًا انکار کیا مگر جب وکیل نے بہت عاجزی کی تو وہانسے روانہ ہوکر شیر سنگہ سے ملاقی ہوا اور دونون مین صلح ہوگئی اور جنگ موقوف ہوگئی لکہا ہے کہ اس جنگ مین تقریبًا پانچ ہزار آدمی مارے گئے اور عہدنامہ لکہا گیا کہ شیر سنگہ رانی چند رکنور کی طرف سے فساد کا خیال دل مین نہ لائے اور کہریالہ جاگیر نو لاکہہ روپیہ سالانہ کی جو جموں گڈہ کے قریب ہے اوسکے واسطے مقرر ہوگئی اور اقرار ہوگیا کہ یہ امر گلاب سنگہ کے متعلق رہے تب گلاب سنگہ علاوہ جواہر واشرفی کے سولہ بنڈی روپیے بہروا کرلے گیا اور کوہ نور ہیرا شیر سنگہ کو دیدیا اور جموں کی طرف چلا گیا اور شیر سنگہ لاہور کا راجہ ہوگیا -

شیر سنگہ کا بیان

واضح ہو کہ جب شیر سنگہ لاہور کا راجہ ہوا تو جوالا سنگہ اوسکا مصاحب تہا چنانچہ قبل اس کے اس نے جنگ گذشتہ مین قلعہ پر یورش کرنے کے لیے سپاہ کو بہت ترغیب دی تہی اسواسطے دہیان سنگہ کو اوسکی طرف سے خصومت پیدا ہوئی اور بگوش نوکر کے شیر سنگہ کو اوسکی طرف سے ناخوش کردیا شیر سنگہ نے چند روز مین اوسکو گرفتار کرکے شاہدرے مین پابجولان گرفتار کرلیا اور وہ بہزار تکلیف ایک مہینے کے عرصہ مین مرگیا بعد ازان رانی چند رکنور جو لاہور کے قلعہ مین رہا کرتی تہی شیر سنگہ نے اوسپر قبضہ کرنا چاہا

لیکن گلاب سنگہ کو منظور نہوا تو اوسنے رانی کو پیغام بہیجا اوسنے اس بات سے انکار کیا شیر سنگہ اوسکا دشمن جانی ہوگیا اور چار لونڈیان جو ہمیشہ رانی کی خدمتمین رہا کرتی تہین اونکو طمع زردی وہ شیر سنگہ کے فریب مین آگئین اور رانی کو قتل کرڈالا اسمین گلاب سنگہ کو اوسکی موت سے بہت فائدہ پہونچا یعنی کثرت سے جواہرات وغیرہ اوسکے ہاتہہ لگ گئے اور دہیان سنگہ شیر سنگہ کی اس حرکت کی وجہ سے مخالف ہوگیا اور گلاب سنگہ کو صلح کے لئے بُلایا اس عرصہ مین تہا سنگہ اور جیت سنگہ جو سندہون کے خاندان مین تہے اور شیر سنگہ کے جلوس کیوقت مزاحمت سے پیش آئے تہے اور شیر سنگہ نے بعد جلوس انکو چند سے قید رکہکر اپنے بہائی رام سنگہ کی سفارش سے چہوڑدیا تہا اب وہ دونون دہیان سنگہ کی ملاقات کے لئے آئے دہیان سنگہ نے وقت ملاقات اونسے شیر سنگہ کی بُرائی بیان کی اس سے وہ سمجہہ گئے کہ وزیر اور راجہ کے مابین مخاصمت ہے لہذا کچہہ خلل ڈالنا چاہئے اور ایک عادت دہیان سنگہ کی یہ بہی تہی کہ کہین رنجیت سنگہ کے بیٹے کو جو چار یا پانچ برس کا تہا اپنے پاس بٹہلایا کرتا تہا اور محبت سے اوسکے ساتہہ پیش آتا تہا اوس سے اوسکا مقصد یہ تہا کہ لاہور کا اوسکو مسند نشین کرے شیر سنگہ نے یہ سنکر ارادہ کیا کہ دہیان سنگہ کو علٰحدہ کردے اور جب فساد کی صورت پائی گئی تو تہا سنگہ اور جیت سنگہ سندہانوالے شیر سنگہ کے پاس تنہائی مین آئے اور بیان کیا کہ دہیان سنگہ نے ہمکو تمہارے قتل کے لئے بہیجا ہے اور اوس کا ارادہ یہ ہے کہ دلیپ سنگہ کو گدی نشین کرے لیکن ہم نمک حلال ہین اس لئے اطلاع کرے دیتے ہین کیونکہ شیر سنگہ دلاور شخص تہا اتنا سنتے ہی اوس نے اپنی تلوار نکال کر اونکے حوالے کی اور کہا کہ اپنے کام مین

بعضے آفتاب گیریان ابرک وغیرہ کی خوب بناتے ہین
خوب صفائی کرتے ہین بعضے عطر بعضے عود سوز بہت
گلکاری کے بنالاتے ہین اور یہ سب سواری مین

تاخیر کیون کرتے ہو مگر اتنا جانتے رہو کہ وہ تمسے وفا نہ کریگا اور سانحہ کے بعد ضرور تمہاری بھی جان لیگا وہ بولے کہ ہمسے ایسا نہین ہو سکتا بلکہ ہم اوسی کو قتل کر کے اوس کا سر تمہارے پاس لائینگے اور یہ بھی کہا کہ تم ہمکو تو اعد کے لئے یاد فرمانا ہم اوسوقت دہیان سنگہ اور ہیرا سنگہ اوسکے پسر کو قتل کرینگے شیر سنگہ کو اس بات کا یقین ہو گیا اور اوسنے ایک اقرار نامہ دستخطی اونکے حوالے کیا وہ اوسیوقت اوس کاغذ کو لئے ہوئے وہانسے دہیان سنگہ کے پاس لئے چلے آئے اور شیر سنگہ کے دستخط دکھلائے اور کہا کہ اگر آپ کہین تو ہم شیر سنگہ کو قتل کئے ڈالتے ہین دہیان سنگہ بہت خوش ہوا اور زر کثیر دیکر اونکو شیر سنگہ کے قتل پر آمادہ کیا - الغرض اون دونون نے جو شیر سنگہ سے ٹہرائی تہی اوسکے بالعکس اقرار دہیان سنگہ سے کیا اور موقع کے منتظر ہوئے الغرض بعد چندے ایکروز شیر سنگہ مع فرزند شاہ بلور مین بیٹہا ہوا تہا کہ اجیت سنگہ سندہانوالا ایک بندوق بہرے ہوئے ساتہ لئے ہوئے شیر سنگہ کے دکہلانے کو آیا اور کہا کہ اسکو ملاحظہ فرمائیے اوسکو کچہہ خبر نہین تہی جون ہی اوسنے دیکہنے کے لئے ہاتہ بڑہایا اجیت سنگہ نے بندوق کا منہہ اوسکی جانب کر کے گولی چلادی وہ گولی شیر سنگہ کے سینہ سے پار ہو گئی اور فوراً مر گیا اور لہنا سنگہ نے دوڑکر اوسکے بیٹے پرتاب سنگہ کو بہی مار لیا وہ اس طرح سے دونون باپ بیٹے کا کام تمام ہو گیا تو اجیت سنگہ نے شہر لاہور کی جانب قصد کیا اثنا راہ مین دہیان سنگہ سے اوسکی ملاقات ہوئی اور وہ دونون ملے ہوئے قلعہ کے اندر چلے آگئے اور اجیت سنگہ کے لوگ تو اوسکے ساتہ قلعہ کے اندر چلے آئے مگر دہیان سنگہ کے سپاہی ہمراہ والونکے روکنے سے باہر رہ گئے وہان اجیت سنگہ نے دہیان سنگہ کو باتون مین

لٹکالیا اور ایک شخص نے اجیت سنگہ کے اشارے سے دہیان سنگہ کے پیچہے آکر قرابین اور دوسرے شخص نے گولی چلادی دہیان سنگہ وہین ٹہنڈا ہوگیا اوسکے بعد لہنا سنگہ آیا اور اوسکا ارادہ تہا کہ ہیراسنگہ پسر دہیانسنگہ اور سوچیت سنگہ برادر دہیانسنگہ کو بہی بلاکر آن واحد مین تینونکا کام تمام کرے لیکن جسکی موت آئی تہی وہ مرگیا اور جسکی زندگی باقی تہی بچ گیا جب ہیراسنگہ نے شیرسنگہ اور دہیانسنگہ وزیر کے مارے جانے کی خبر سُنی تو حیران ہوگیا اور ایک شخص کیسری سنگہ نے اوسکی ہمت بڑہائی اور کہا کہ دشمن کی فکر جلدی کیجئے ورنہ وقت ہاتہہ سے نکلجائیگا ہیراسنگہ سپاہ کی گردآوری کے درپے ہوا۔ اور لکہاہی کہ اوسیوقت چالیس ہزار آدمی اوسکی کمک کے لئے آمادہ ہوگئے وہ ان سبکو لیکر لاہور پر آیا سندہان والون نے جب یہ سنا تو دہیان سنگہ کی لاش سکہون کے پاس بہجوادی اور مشہور کیا کہ کسی مسلمان نے اوسکو قتل کیاہی مگر ہیراسنگہ نے قلعہ پر گولہ اندازی کی اور جنگ عظیم کے بعد قلعہ فتح ہوا اور اجیت سنگہ مارا گیا اور اوسکا سر کاٹکر لاہور کے دروازے مین لٹکادیا اور لہناسنگہ ایک تہ خانہ مین چہپ رہا مگر لوگون نے اوسکو بہی تلاش کرکے بندوق سے اوڑادیا جب دہیانسنگہ کی لاش کو آگ دیگئی تو دہیانسنگہ کی بی بی بہی ستی ہوئی اور اوسکے ساتہہ ایک لڑکی کنیز بہی جو رانی سے بہت اُنس رکہتی تہی آگ مین جل گئی لوگون نے ہرچند سمجہایا مگر اوس نے نہ مانا اوسکے بعد فوج اپنے اپنے کمپو کو روانہ ہوئی اور دلیپ سنگہ لاہور کا راجہ اور ہیراسنگہ وزیر سلطنت مقرر ہوا۔

———— ∴ ————

دلیپ سنگہ کا بیان

اسکا اصلی نام دیپک سنگہ ہے جب یہ لاہور کا راجہ اور ہیرا سنگہ اوس کا وزیر تمام جمیعت کی رضامندی سے مقرر ہوا تو گلاب سنگہ کی طلب ہوئی وہ بسبب خوف سپاہ خالصہ کے جو اوس سے بغض رکہتی تہی اندیشہ کرتا ہوا لاہور مین آیا اور ہیرا سنگہ کا چچا سوچت سنگہ جو اپنے بہتیجے کا دشمن تہا اور پنڈت جو لا سہاے سے بہی جو ہیرا سنگہ کا واقف راز تہا اوس سے عداوت تہی اس لیے اوس نے رانی چندا دلیپ سنگہ کی مان سے راہ و رسم پیدا کی رانی نے اپنے برادر جواہر سنگہ کی شرکت سے سوچت سنگہ کو وزیر کرنا چاہا ہیرا سنگہ کو جب معلوم ہوا تو دلیپ سنگہ کو اپنے اختیار مین کر لیا اور جواہر سنگہ کو قید کر دیا اور راجہ سوچت سنگہ کی جمیعت کو جو قلعہ مین تہی نکالدیا اور بہت آزردہ ہوکر گلاب سنگہ سے اس کا اظہار کیا اور وہ فہمایش کر کے سوچت سنگہ کو دو ہزار آدمیون سے اپنے ہمراہ جموگڈہ لے گیا پہر گلاب سنگہ نے ایک خط سازشی کشمیر سنگہ اور پشورا سنگہ پسران رنجیت سنگہ کی طرف سے متضمن گواہی کٹور سنگہ ملازم کشمیر سنگہ پیش کیا یہ دونون سندہانوالون کی شرکت مین ہین اوسکے جواب مین راجہ نے کہا کہ ان دونونکو پکڑ کر قید کر دو بمجرد اسکے سیالکوٹ جو کشمیر سنگہ کی جاگیر تہی اور کروالہ جو پشورا سنگہ کے قبضہ مین تہا چہین لیا اور اون دونون کو قید کر کے تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور پچاس لاکہ روپیہ طلب کیے اہل افواج خالصہ نے یہ بات سنکر بہت رنج کیا اور اوسکے سبب گلاب سنگہ نے یہ خیال کر کے کہ یہ معاملہ منجر طرف فساد کے ہو فوراً اون سے

بیس لاکھ روپے لیکر چھوڑ دیا اور جاگیرین بہی واپس کر لین اور کنور سنگہ کو کشمیر سنگہ نے اس جرم
کی جزا مین قتل کر ڈالا - واضح ہو کہ جب اوسکے قتل کی خبر لاہور مین پہونچی تو پہر جاگیر ضبط کرنیکا حکم ہوا اور
گلاب سنگہ نے وہانکا قصد کیا چونکہ فوج خالصہ وہان جانے کو راضی نہوئی اور جمعیت کو جو مسلمان لوگ تھے
حکم ہوا وہ وہان پہونچگئے اور طرفین سے مقابلہ ہوا آخر کار دونون بہائی قلعہ سے نکل گئے اور
گلاب سنگہ کا قبضہ ہو گیا اس اثنا مین ہیرا سنگہ اور فوج خالصہ کی نفاق کی خبر جموگڈہ مین سوچیت سنگہ مین
معلوم ہوئی بلکہ افسران سپاہ مذکور نے آنے کے لئے لکہا مگر سوچیت سنگہ کے آنے تک ہیرا سنگہ اور فوج
خالصہ کے مابین مصالحت ہو گئی جب سوچیت سنگہ وہان آیا تو سبنے جواب دیدیا اور کہا کہ تم واپس چلے جاؤ
ورنہ تمہارا ضرر ہوگا اوسوقت سوچیت سنگہ مایوس ہو کر ایک مسجد کہنہ مین دو سو سوار اور ایکسو پیادے اوترا
اور خدا پر بہروسا کیا اول ہیرا سنگہ نے کہلا کر بہیجا کہ تم جس طرح جموگڈہ سے آئے ہو پہر وہانکو چلے جاؤ
سوچیت سنگہ نے اس کا کچہ خیال نہین کیا اور وہان ٹہیر رہا ہیرا سنگہ نے یہ سنکر فوج روانہ کی اور مسجد کا محاصرہ
کر لیا گیا اسمین سوچیت سنگہ مارا گیا - یہ بہی واضح ہو کہ اس سے قبل کشمیرا سنگہ اور پشورا سنگہ جو قلعہ سے نکل گئے تہے
منجملہ اونکے ایک شخص بابا بیر سنگہ رہا کرتا تہا اور تمام سردار اوسکے معتقد بہی وہان جارہے تہے ہیرا سنگہ
اوس شخص کے درپے ہوا اور تحائف وغیرہ بہیجکر اولا ملاقات پیدا کی اوسکے بعد چار و ناچار طرف سے اوسکی گرفتاری
کے لئے بندش کی آخر الامر ایک خط لکہا کہ تم عطر سنگہ کو اپنے پاس بلوا لو اور رضامند کر کے اپنے
ساتہہ راجہ کے پاس لے آؤ ہم اوسکو بدستور سابق عسکر سندہان کے عہدے پر بحال کرنا چاہتے ہین
چنانچہ بیر سنگہ نے خط لکہکر بہیجا وہ حسب الطلب اوسکے پاس آگیا یہان لاہور مین یہ مشہور کیا کہ عطر سنگہ
نے مع بیر سنگہ کے فوج انگریزی ساتہہ لیکر دریاے ستلج سے عبور کیا اور پنجاب مین آنا چاہتا ہے

پس سکھون کی فوج مع جنرل مہتاب سنگہ وغیرہ کے گذرگاہ کے بند کرنے کو روانہ ہوگئی اور سپاہیون نے یہ سوچا کہ اگر ایسا ہو تو ہیرا سنگہ سے مقابلہ نکرینگے مگر کسی صورت سے عطر سنگہ کو گرفتار کر لینگے قضائے کردگار دونون گروہ کا مقابلہ ہوا اور بغیر کہے سُنے گولہ چلنے لگا اس ہنگامہ مین گلاب سنگہ نام ایک دوسرا سردار عطر سنگہ سے ملکر باتین کر رہا تہا عطر سنگہ نے اوسکو مار لیا اوسکے بعد جنگ عظیم ہوئی بابا ہیرا سنگہ اور کشمیرا سنگہ اور اونکے علاوہ کئی سردار مارے گئے ہیرا سنگہ نے جو تدبیر کی تہی راست پڑگئی فوج معرکہ جنگ سے اوٹہکر فیروزپور کے اوپر آگئی۔ مخبرون نے کشمیرا سنگہ کے قتل کی خبر جبوقت ہیرا سنگہ کو دی ہے اوس نے سنگر بشورا سنگہ کو جو قبل اس کے عفو تقصیر کرانے کی غرض سے آیا تہا جاگیر قدیم دیکر روانہ کیا اوسکے بعد ہیرا سنگہ اور اوس کے چچا گلاب سنگہ کے مابین مخالفت ہوئی ہیرا سنگہ نے جلسہ عام کرکے بیان کیا کہ گلاب سنگہ نے مجہہ سے خصومت پیدا کی ہے اگر دو چار شرطین قبول کر لے تو جاننا چاہئے کہ اسکا دل صاف ہے ورنہ نہین۔ ایک شرط تو یہ ہے کہ اپنے ملک کی چہارم آمدنی خراج مین دیا کرے دوسرے راجہ سوچیت سنگہ کا مال و اسباب و جاگیر واپس کر دیوے سوم راجہ دہیان سنگہ کا تمام مال و اسباب واپس کر دے چہارم ہمیشہ لاہور مین حاضر رہا کرے بس ان شرائط کے قبول کرنے کے لئے بیس پلٹنین مع چند رسالون کے بہیجا دے گلاب سنگہ کے پاس بہی تیس ہزار فوج مقابلہ کے لئے موجود تہی اور یہ بہی مشہور تہا کہ گلاب سنگہ دوست محمد خان والی کابل اور تیج سنگہ صوبہ دار پشاور سے موافقت رکہتا ہے فوج خالصہ ان دو باتون کی

دیکھنے سے تفرق ہوکر لاہور کے قریب مقیم ہوئے اور ہیراسنگہ کا بہائی جواہر سنگہ درمیان آکر
لاہور سے جمون کو گیا اور اوسنے وزیر لاہور اور گلاب سنگہ کے درمیان صلح کرادی اسکے بعد
عجب طرح کا انقلاب ہوا کہ رانی کا بہائی جواہر سنگہ جو امرت سر مین تہا وہان سے لاہور مین
آگیا اور سب نے ملکر اوسکو وزیر کیا اور ہیراسنگہ نکلکر بہاگا ہنوز دروازہ تک نہین پہنچا تہا کہ سکہہ تعاقب کرکے اوسکے
سر پر جا پہونچے وہ شادرہ کیجانب بہاگا اور دس یا بارہ کوس مسافت طی کی تہی کہ دوپہر کے قریب جیل سنگہ نے اوسکو
گہیر لیا اور جو الا سہای جو گہوڑے سے گر پڑا ہوا تہا اوسکا سر کاٹ لیا پس وزیر مع اور چہہ سوارون کے ایک
طرف کو بہاگا ہوا چلا جاتا تہا پہر اوو ہر رخ کرکے اون سبکو مار لیا اور سر کاٹ لیا اور ہیراسنگہ کا سر کا لاہور
کے دروازہ مین لٹکا دیا اور ایک غدر عظیم ہوگیا اوسکے سوا بہت سے سر ہر گلی کوچہ مین لئے پہرتے
تہے اوسکے بعد رانی اور راجہ دلیپ سنگہ جنکو وزیر نے نظر بند کیا تہا ہر ایک کو رہائی
ہوگئی پہر جواہر سنگہ نے مقامات مقبوضہ گلاب سنگہ خسرو اور سنبہا اور رام نگر وغیرہ
ضبط کرکے جمعیت خالصہ جمون کی طرف روانہ کیا وہان کی روئداد کا قصہ دراز ہے
الحاصل گلاب سنگہ نے اوس کو فریب دیکر اپنی طرف کر لیا اور وہان سے لاہور کو آیا
جواہر سنگہ اور دلیپ سنگہ نے ہرچند اوسکی مدافعت کے لئے جمعیت سے کہا مگر اونہون
نے خیال نہین کیا لیکن اس سے سردارون کے مابین صلح ہوگئی گلاب سنگہ نے آکر رانی
سے ملاقات کی رانی نے اوس سے وزارت کے لئے کہا اوس نے قبول نہین کیا
فقط چار مہینہ لاہور مین رہ کر پہر جمون کو چلا گیا اور جواہر سنگہ وزیر مستقل ہوگیا
اس اثنا مین حسب طلب جمعیت بشوراسنگہ آیا اور رانی سے ملاقات کی چونکہ اوسنے اپنے مرتبہ کیموافق تعظیم و

تکریم نہین دیکہی اس لئے آزردہ خاطر ہوکر معاودت کی اور قلعہ اٹک پر جا کے قبضہ کرلیا
جواہر سنگہ نے فتح خان کو معہ چتر سنگہ کے بشوراسنگہ کے مقابلہ پر روانہ کیا اون دونون
نے پہنچکر قلعہ اٹک کو چہڑالیا اور بشوراسنگہ کو گرفتار کرکے پہانسی دیکر مار ڈالا واضح ہو کہ بشورا
سنگہ کے مارے جانے کی جواہر سنگہ کو بہت خوشی حاصل ہوئی اور شادیانون کے بجانے
اور شہر کے ہر چہار طرف راستہ اور بازار مین روشنی کرنے کا حکم دیا اور سب انتقام کیلئے
موجود ہوئے اور پرتہی سنگہ پیر بشارت سنگہ کو ہمراہ لئے ہوئے میان دوآب پر آکر خیمہ زن
ہوئے جواہر سنگہ نے ہر چند صلح کی خواہش کی مگر وہ نہ مانے بلکہ راجہ لال سنگہ اور بہگتیرام
معہ دیوان دینا ناتہ کے اور اسی طرح کئی سرداراون کے ساتہ ہونگے تب رانی اور دلیپ سنگہ
اور جواہر سنگہ نکلکر فوج کیطرف آئے فوج والون نے جس ہاتہی پر دلیپ سنگہ اور جواہر سنگہ
سوار تہا اوسکو ٹہلاکر دلیپ سنگہ کو اوتار لیا اور جواہر سنگہ کو گولی مار کر گرادیا اور راجہ کو
معہ اوسکی والدہ کے خیمہ مین لیجاکر بٹہلادیا رانی بہت ناخوش ہوئی اور فوج والون کو سخت وسست کہنے لگی
اور جواہر سنگہ کے قاتلون کو فوج والونسے طلب کیا فوج والون نے پرتہی سنگہ کو پوشیدہ کرکے جمون کیطرف بہجادیا اور رانی کو
فہمائش کی جواہر مل جو سابق مین معہ جیت سنگہ کا دیوان تہا قید کیا اور جواہر سنگہ کی جگہ لال سنگہ جو رنجیت سنگہ
کے عہد مین توشہ خانہ کا ملازم تہا اور ہیرا سنگہ اور جواالاسہاے کے قتل کیوقت رانی اور راجہ دلیپ سنگہ سے اوس
نے سازش کرلی تہی اور بہت موافق تہا رانی نے فوج کی استرضاے سے اوسکو وزیر سلطنت اور سردار تیج سنگہ کو جمعیت
کا سردار اعلی ماہ نومبر ۱۸۴۵ء مین مقرر کیا آخر الامر جب پنجاب کے تمام اطراف مین ایسا سخت کشت و خون عام خلایق اور
عرصہ دراز تک افسرون کی خونریزی رہی تو اسنے سکہون کی بیخ کنی کیلئے انگریزونکو متعین کیا اور انگریز وغیرہ ہر جہار طرفسے فراہم کرنی شروع کی

تسخیر لاہور از سرکار انگریزی و ذلت و خواری سکھان و بربادی خاندان رنجیت سنگھ

ابتدا اوسکی یہ ہے کہ مثل مشہور ہے کہ جب شامت آتی ہے تو پوچھ کر نہین آتی سکھون نے اپنے شور و شغب مین یہ ہی ارادہ کیا کہ جو جو مواضع اور دیہات کمپنی کے اپنی حد کیساتھ ملحق ہین اونہین بہی تاخت و تاراج کرین انگریزون نے اس بات سے واقف ہو کر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو خبر دی گورنر جنرل بہادر نے بنظر احتیاط فوج کے افسرون کو حکم دیا کہ درین ولا چونکہ دیار لاہور مین کمال بے انتظامی ہو رہی ہے سپاہی لوگ ہوشیار رہین نہین معلوم کہ کیا اتفاق پیش آئے ایسا نہ ہو کہ اس گروہ کے شہرہ پشت ممالک محروسہ سرکار کی پامالی کرین اور ہر وقت مدافعت توقف پایا جاوے اس عرصہ مین سکھون کے ملک مین شہرت ہو گئی کہ لاہور کی تسخیر کے لئے افسران انگریزی نے فوج کشی کا ارادہ کیا ہے اور سرداران پنجاب کے جو دریاے ستلج کے قریب تہے پیاپے اس مضمون کے خطوط آئے رانی اور دیوان لعل سنگہ اور سردار تیج سنگہ سپہ سالار وغیرہ سبنے بالاتفاق مشورہ کر کے سامان جنگ شروع کیا اور اعلان جنگ کے احکام جاری ہوے وزیر لعل سنگہ بائیس ہزار سوار اور تین کمپو توپخانہ کا افسر مقرر ہوا اور قریب بیس ہزار پیدل اور سوارون کے دس رجمنٹ کے اور توپخانہ لیکر فیروز پور کو روانہ ہوا اور دوسرے سردار فوج بہی بموجب اپنی حیثیت کے جمعیت ہمراہ لیکر روانہ ہوے یہانتک کہ سکھونکی فوج دریاے ستلج کے اسطرف اسی ہزار کے قریب جمع ہو گئی لارڈ گورنر نے جب یہ سنا تو اس مضمونکا ایک اشتہار چہپوا کر ہر شہر مین روانہ کرنے کا حکم دیا نقل اوس کی یہان لکہی جاتی ہے ۔

اشتہار گورنر جنرل بہادر ہنگام فوج سرکشی افسران انگریزی جانب لاہور مطبوعہ سیزدہم ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء

واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو ریاست لاہور کے ساتہ ہمیشہ سلوک دوستانہ رہا چنانچہ ۱۸۰۹ء مین ایک عہدنامہ مابین سرکار انگریزی اور راجہ رنجیت سنگہ بہادر کے لکہا گیا اور اتحاد وارتباط کے شرائط طرفین سے راجہ رنجیت سنگہ کے حین حیات تک مرعی رہے بلکہ اتبک وہی پاس خلوص و یگانگت سرکار انگریزی کی طرف سے راجہ رنجیت سنگہ کے جانشینون کے ساتہ جاری تہا مگر بعد قتل راجہ شیر سنگہ بہادر کے اسدرجہ بدانتظامی اور بدعملی اس ریاست مین ہو گئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو اجلاس کونسل مین حدود ملک انگریزی کی حفاظت کے کے لئے تدابیر شایستہ کرنی پڑین اور وجہ اوسکی صاف صاف گوش گذار دربار لاہور کردیگئی اور ہرچند کہ دو سال گذشتہ مین ریاست لاہور کے اندر کمال بے انتظامی رہی اور چند حرکتین خلاف آئین دوستی و محبت اوس طرف سے سرزد ہوئین مگر تاہم نواب گورنر جنرل بہادر کی خواہش رہی کہ اگر ارتباط باہمی جو مدت دراز سے جانبین کے لئے باعث امن و آسائش ہے بدستور چلا جائے تو بہتر ہے چنانچہ دلیپ سنگہ کی نابالغی خیال کرکے سرکار انگریزی نے شیر سنگہ کے بعد اوسکو گدی نشین کیا اور اسی وجہ سے اہل پنجاب کی حرکات پر جو اکثر وقوع مین آتی رہین کچہ خیال نکیا اور ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ پنجاب کے اندر سرکار لاہور کا انتظام بدستور ہو جاوے کہ اہل دربار فوج کشی اور دغابازی سے باز آئین اور رعایا مین

بہرامپور کی سرکشی کا بیان

امن وامان رہے اور ابتک یہی توقع تہی کہ سردار لوگ اور ریاست مذکور کی عام رعایا
اس امر کو بمقتضاے حب الوطنی خوب پورا کر لینگے مگر اب چند روز ہوئے کہ سکہون کی ایک فوج
یورش کے ارادہ سے ملک انگریزی کیطرف روانہ ہوئی اور سنا گیا ہے کہ فوج مذکور کی روانگی
دربار لاہور کی منظوری سے ہے اسپر صاحب ایجنٹ نے بموجب حکم گورنر جنرل کے فوج کے
روانہ ہونے کا باعث روانہ کیا اور کچہ عرصہ تک اوسکا جواب نہ پایا اسلئے پھر دوبارہ
دریافت کیا اور چونکہ سرکار انگریزی کی طرف سے دربار لاہور کو کوئی رنج نہ پہنچا تھا اس لئے
لارڈ گورنر کو یقین نہ آیا کہ ریاست لاہور سے کوئی امر دوستی کے خلاف ظہور مین آوے
اوس کے موافق کوئی تدبیر شایستہ جو موجب تنگدلی یا تنازع باہمی کا باعث ہو
عمل مین آئے لیکن جب دوسری چٹہی کا جواب بہی نہ آیا اور سامان جنگ اوسطرف سے
زیادہ ہونے لگا ناچار لارڈ گورنر جنرل بہادر نے موافق تقاضائے وقت کے حکم دیے
دیا کہ کچہ فوج واسطے کمک و معاونت اوس فوج کے جو حد دو پر مقیم ہے آگے کو روانہ
کیجیائے الغرض اب کہ سکہون کی فوج بدون پہنچنے کسی رنج کے سرکار انگریزی کے علاقہ پر حملہ آور
ہوئی ہے اور لارڈ گورنر بہادر کو بناچاری ملک اور رعایا کی حفاظت اور عہد شکنون
اور خلل اندازون کی سزادہی اور تمام رعایا کی آسائش کے لئے تدبیر شائستہ عمل مین لانی پڑی
اس لئے حکم دیا جاتا ہے کہ تمام علاقہ ریاست لاہور جو اوس طرف ستلج کے ضبط
ہوکر سرکار انگریزی مین داخل کیاجائے جو جاگیردار اور زمیندار وغیرہ اس وقت
جانفشانی اور خیرخواہی سرکار انگریزی کی کرینگے اپنے اپنے حقوق اور مرافق پر قائم رہینگے

اور گورنر جنرل کیطرف سے اشتہار ہے کہ تمام روسا اور سردار ممالک محفوظہ کے غنیم اور اوسکے متوسلان کے مقابلہ کیلئے آمادہ ہین اور اس مملکت کی حفاظت اور انتظام کیلئے مساعی جمیلہ اور جانفشانی بہم پہنچایئن جو لوگ خیرخواہی سرکار انگریزی کے ساتھ کرین گے مورد الطاف ہونگے اور جو لوگ اس کے خلاف عمل کرین گے غنیم کیطرح وہ بہی اپنی سزائے اعمال کو پہنچینگے اور دریائے ستلج کے اس طرف رہنے والون کو چاہیے کہ امن اور آسایش کیساتھ اپنی جگہہ پر گذر کرین کہ ہر طرح سے اونکی حفاظت سرکار کیطرف سے ہوگی وگرنہ درصورت صلاح بندی اور فسادی کے اگر عذر معقول نہیان ہوگا تو اون کو بہی وہی سزا دیجائیگی جو خلل اندازون کو دی جائیگی اور معلوم ہو کہ جو اشخاص رعایائے سرکار انگریزی مین سے یا اونمین سے اور دریائے ستلج کے دونون طرف علاقہ جات رکہتے ہون وہ لوگ سرکار انگریزی کی خیرخواہی مین اگر کچہہ نقصان اوٹہاینگے تو سرکار انگریزی اوسکی تلافی کر دیگی اور سرکار انگریزی کی جو رعایا بالفعل سرکار لاہور مین ملازم ہے اگر بمجرد پہنچنے اس اشتہار کے تدول سے سرکار کی خدمت گذاری کے لئے نہ چلینگے تو اونکی تمام جائداد جو دریائے ستلج کے اسطرف واقع ہے ضبط کیجائیگی اور وہ غنیم کیطرح سزا کو پہنچیگی۔ انتہی۔ پس سپاہ انگریزی [illegible] ماہ حال ۱۸۴۵ء مین قریب قصبہ وگڈہی ندی کے آکر خیمہ زن ہو گئی سکھون کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اونہون نے مقابلہ کے لئے تیاری کی اور دونون گروہ کا مقابلہ ہوا اور دونون طرف سے توپ چلنے لگی شام تک لڑائی ہوتی رہی بہت سے

انگریزی افسر اور سرداران سکھ مارے گئے آخرکار سکھون کو شکست ہوئی اور میدان جنگ سے بھاگ گئے اور سول سنگہ بھی اپنے خیمہ مین گھس گیا پھر دوسرے روز اکیسوین تاریخ سول سنگہ بارہ پلٹین اور باون توپ لیکر آیا اور فیروزپور سے تیار ہوکر جنگ کیلئے آگے بڑھا فوج انگریزی نے مقابل ہوکر گولہ اندازی شروع کی سکھون نے بھی خوب بندوق چلائی اور بہت سی انگریزی فوج مار ڈالی اسیطرح تمام رات گذری صبح کو بائیسوین تاریخ راجہ تیج سنگہ پچیس ہزار فوج سے مقابل ہوا اور انگریزی فوج بھی غنیم کے ہٹانے کو آمادہ پیکار ہوئی بعد جدال و قتال کے پھر سکھونکو شکست ہوئی سردار سول سنگہ زخمی ہوا اور تیج سنگہ معہ چند سردارون کے پٹیاور کو چلا گیا اور سول سنگہ جو دریائے ستلج کیطرف بھاگا تھا بہت کچھ لوگ اوسکے ساتھ ڈوب کر مر گئے اور قریب دس ہزار جوان کے جو مقابلہ کے لئے کنارے پر اوترے ہوئے تھے سب شہر کو بھاگ گئے رانی نے شکست کی خبر لاہور مین سنکر شہر کے دروازے بند کروادئے اور کہدیا کہ جو سکھ وہان سے بھاگ آئے گا اوسے قید کردونگی اور اوس کا مال و اسباب ضبط کرلونگی اسلئے سکھون کے دل مین خوف بھی پیدا ہوا اور کچھ دلیری بھی پیدا ہوئی راجہ لعل سنگہ امرتسر مین جاکر مقیم ہوا مگر جو سپاہ تیج سنگہ کے زیر حکم تھی وہ ہری پلٹن کے قریب اور انگریزی فوج کے مقابل اوتر کر خیمہ زن رہی اس ضمن مین انگریزی فوج جابجا سے جمع ہونے لگی لکھا ہے کہ انہین لدھیانہ اور

فیروزپور پر رسد کی قلت ہوئی تہی پس ماہ جنوری کی سترہوین تاریخ ۱۸۴۶ء مین انگریزون نے
نے دہرم کوٹ کا قلعہ لے لیا اور اسی مہینہ کی بیسوین تاریخ سکہون کی فوج بدوال
پر فراہم ہوئی اور انگریزی فوج بہی اوس موضع پر اوتری اور دونو کا مقابلہ
ہوا اسدفعہ سکہون کی طرف سے ایسی گولہ اندازی ہوئی کہ کئی آدمی انگریزی سپاہ
کے مارے گئے آخرکار انگریزی فوج جنگ کنان نے پسپا ہوکر لدہیانہ مین داخل ہوئی
لوگ خیال کرتے ہین کہ اگر اوسوقت سکہونکی جماعت فوج انگریز کا تعاقب کرتی تو فوج انگریزی کا
بہت نقصان ہوتا مگر تاہم انگریزونکا اسباب کثیر سکہون کے ہاتہ آیا اور اکثر لوگ
قید ہوئے اور ازانجملہ مسٹر مارل صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر کو معہ چند گورون کے
لاہور کو روانہ کیا پس اس لڑائی سے سکہونکا دل قوی ہوگیا اور راجہ گلاب سنگہ
کو بلایا گلاب سنگہ بہی باطمینان خاطر اسی مہینے کی ستائیسوین تاریخ اسی سال
مین تین ہزار فوج اور رسد بیشمار لے کر لاہور مین آگیا اور اپنی تمام جمعیت جنگ
پر روانہ کردی اور اوسطرف ماہ مذکور کی بائیسوین تاریخ رنجور سنگہ اور سردار
سنگہ بدوال سے کوچ کرکے لدہیانے سے پندرہ میل پر آکے اوترے اسکے
بعد اونکی کمک کے لئے سکہونکی چار پلٹنین آکر ملحق ہوگئین انگریزی فوج نے بدوال کو خالی
دیکہکر اپنا قبضہ کرلیا اور اٹہائیسوین کو پہر جنگ کے لئے روانہ ہوئے اور بمع
نیدری اور موضع الوال کے میدان مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا طرفین گولہ
چلنے لگا دیر تک لڑائی ہوتی رہی آخرکار سکہہ پچاس ضرب توپ چہوڑ کر بہاگے

اور اثنائے فرد مین بہت سے دریائے ستلج مین ڈوب گئے واضح ہو کہ جب اس شکست
فاش کی خبر بمقام لاہور راجہ گلاب سنگہ کو پہنچی اوس نے سکہون پر ناحق انگریزون سے جنگ
کرنے کا الزام رکہا اور لارڈ گورنر جنرل کو نامہ لکہا سرکار انگریزی نے بہی بسبب چند امور
کے مصالحت مناسب سمجھی اور گلاب سنگہ کو خط لکہا کہ لاہور کی سلطنت سکہونکی زیر حکومت
رہیگی بشرطیکہ سپاہ خالصہ بطرف کیجاوے گلاب سنگہ نے جواب مین لکہا کہ یہ امر
میرے اور تمام ہوا خواہان دولت رنجیت سنگہ کے اختیار سے باہر ہے انگریزون نے
یہ جواب پاکر پہر گلاب سنگہ کو لکہا کہ جس وقت ہم سکہون پر حملہ کرین تم اونکی مدد نہ کرنا اس
عرصہ مین ماہ جنوری کی اکتیسوین تاریخ سال حال مین پنچون نے راجہ گلاب سنگہ کو
اپنی طرف سے وزیر سلطنت مشہور کر دیا اور صوبہ دارون اور جاگیردارون کے
نام سے جا بجا پروانہ جات روانہ کئے اور اونمین لکہا کہ آج سے راجہ گلاب سنگہ
وزیر سلطنت ہوا سب اوسکے زیر فرمان رہین اور رانی اور اوسکے صلاح کار
پر الزام رکہا اس عرصہ مین سکہونکی جمعیت نے دریائے ستلج کے پایان قریب سبراون
کے اوترے ہوئی تہی ایک مضبوط دیوار تعمیر کی اور خندق کہدوائی اور ستہہ
توپین مورچہ پر نصب کین اور پینتیس ہزار آدمی مگر قول معتبر یہ ہے کہ بیس ہزار
جانبازی کے لئے تیار ہوئے اور فروری کی نوین تاریخ انگریزی فوج رات کے
وقت کوچ کر کے سکہون کے قریب پہنچے اونہون نے مستعد ہو کر سامنا کیا
وقت سحر دونون طرف سے گولہ اندازی شروع ہوئی اس دفعہ سکہہ خوب جوانمردی سے

انتشار بغاوت کا بیان

ملک پنجاب مین

لڑے اور انگریز بہت ضائع ہوئے آخر کار سپاہ انگریزی مورچال پر آپڑی تیج سنگھ جو خفیہ طور پر سکھوں کی تباہی چاہتا تھا یہ حال دیکھکر میدان سے بھاگا لیکن بقول راوی شام سنگھ اٹاری نے خوب بہادری کیا تھا لڑائی کی اور مارا گیا اور بہت سے سکھہ تلوارون سے میدان مین جم کر لڑتے رہے لکھا ہی کہ نصف ساعت تک اس درجہ کشت وخون ہوا کہ خون کے نالے بہہ گئے اور لاشوں سے خندق بھر گئی اس کے علاوہ جب آخر کار سکھہ دریاے عمیق کی طرف پسپا ہوئے تو بہت سے پانی مین ڈوب کر مر گئے جب فوج کی یہ حالت ہوئی تو رانی نے اہالیان دولت کو جمع کرکے کہا کہ اگر تمہاری رضامندی ہو تو مین راجہ گلاب سنگھ کو اپنی اور راجہ دلیپ سنگھ کی اطاعت ظاہر کرنے کے لیے لارڈ گورنر جنرل کے پاس بھیجوں کہ اسمین ملک کی حفاظت متصور ہے چونکہ سب عاجز ہو رہے تھے انھون نے رانی کے کلام کو پسند کیا اور باہم سوال و جواب ہو کر صلاح ٹھہر گئی اور فروری کی پندرہوین تاریخ گلاب سنگھہ نے بمقام قصور مین آکر لارڈ گورنر جنرل سے ملاقات کی اور یہ عہد و پیمان ٹھہر گیا کہ بیاس اور ستلج کے درمیان کا ملک قبضہ مین سرکار انگریزی کے رہے اور دربار اخراجات ایک کرور پچاس لاکھہ روپیہ داخل خزانہ کرین اور بیسوین تاریخ ماہ مذ کی سپاہ انگریزی داخل لاہور بیت السلطنت پنجاب ہوئی اور یہہ عہدنامہ مع چند شرائط دیگر روبرو معتمدان گورنر سر ہنری لارڈ صاحب بہادر اور کارپردازان مہاراجہ لاہور کے مرتب ہو کر نوین تاریخ مارچ کی ۱۸۴۶ء مین مطابق دسوین تاریخ ربیع الاول کی ۱۲۶۲ھ مین مہر و دستخط سے طرفین کے زیب و زینت پائی۔

شرائط عہدنامہ صلح جو فیمابین سرکار نامدار انگریزی اور والی لاہور کے قرار پائین ہین درمیان لارڈ گورنر جنرل سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کیطرف سے سولہ شرطین مقرر کی گئین

شرط اول۔ رابطہ و موافقت سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ والی لاہور اور اوس کے وارثون اور جانشینون کے بطور دوام مربوط رہیگا۔ شرط دوم۔ مہاراجہ لاہور پنجاب اپنی اور اپنے وارثون اور جانشینونکیطرف سے اقبال کرتے ہین کہ تمام ملک جو ستلج کے اسطرف واقع ہے ہمنے بالکل چھوڑ دیا اب کچھہ سرکار ہم اوس علاقہ سے اور وہان کے باشندون سے نہ رکھینگے۔ سیوم تمام علاقہ کوہستانی وغیرہ جو مابین دوآبے یعنی بیاس اور ستلج کے واقع ہے معہ تمام قلعون اور تمام حقوقون کے مہاراجہ موصوف نے سرکار کمپنی کے نام منتقل کیا چہارم سرکار انگریزی نے علاوہ ملک بالا کے ڈیڑہ کروڑ روپیہ بابت مصارف جنگ کے سرکار لاہور سے طلب کیے اور چونکہ روپیہ نقد اوس سے بہم ہو سکتا تہا اور نہ ضمانت معتبر ہو سکتے تہے لہذا مہاراجہ موصوف نے عوض ایک کروڑ روپیہ کے اضلاع کشمیر اور ہزارا معہ تمام علاقہ کوہستانی کے واقع مابین بیاس و انڈس اور تمام قلعہ جات و کل حقوق موافق اپنے اس علاقہ کے متعلق بطور دوام کمپنی بہادر کو دیئے بغیر پچاس لاکہہ روپیہ حضور مہاراج بہادر سے وقت صلحنامہ یا اوس سے قبل لیئے جاوینگے ششم مہاراجہ بہادر یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکش بعد لے لینے ہتہیار و سلاح کے برطرف کر دی جاوینگی اور اپنی باقی فوج کا انتظام کر کے بدستور عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کا در باب تنخواہ وغیرہ کے جاری کیا جاویگا اور تنخواہ سپاہ معزول کی دام دام ادا کر دیجاویگی ہفتم پچیس پلٹن اپنی کہ ہر ایک مین زیادہ آٹہہ سو سنگین بردارون سے نہو معہ بارہ ہزار سوار کے کل سپاہ سکہان ہوگی اور اس سے زیادہ کرنا جائز نہوگا مگر حسب رضائے گورنمنٹ سرکار انگریزی جسوقت ضرورت زیادہ کرنے سپاہ کی ہوگی سرکار انگریزی مین اطلاع دیجاویگی بعد منظوری وہان کے بہرتی سپاہ زائد کی ہوگی اور جب کام نکلجاویگا پہر سپاہ بقدر تعداد مندرجہ شرائط ہذا کے رکہی جاویگی ہشتم مہاراجہ بہادر ضبط و باقی تمام اضراب توپ سکہان جو مقابلہ پر فوج انگریزی کے لائی گئین تہین سپرد سرکار انگریزی کرینگے اور وہ ظاہر چہتیس توپین ہین کہ وہ بسبب عبور نے آب راوی اور آب ستلج کے جنگ سبراؤن مین ہاتہ نہ آئین تہین نہم دریائے بیاس و ستلج شعبہائے ستلج کے سوم بکر و اقع ہند مین نا مشمول ہے انڈس مقام مہن کوٹ اور دریائے انڈس مقام مٹہن کوٹ

کلام متفرقہ کے بیان میں

تیسرا فن

تا حد و و بلوچستان و رباب محصول پل و کشتی سپرد سرکار انگریزی ہوگی مگر کشتیہای سرکار لاہور کہ سواری مسافران نبا بر تجارت آمد و رفت کرینگی کچہہ ممانعت اسکی نہین ہے اور محصول پل کہ تمام کہانون سے وصول سرکار انگریزی ہوگا بعد وضع خرچ بندوبست کے اوسمین سے نصف سرکار لاہور کو دیا جاویگا اور جو دریائے ستلج کے مابین علاقہ لاہور اور بہاولپور کے واقع ہے سرکار انگریزی کو اوس سے کچہہ سروکار نہین ہے۔ دہم اگر سرکار انگریزی کو بپاس حفاظت اپنے علاقہ یا کسی دوستدار اپنے کے گذارنا اپنی سپاہ کا ملک سکہہ مین سے ہو تو بشرط اطلاع دہی یا موقع کے گنجایش چون و چرا کی نہوگی اور ملازمان ملک مذکور کو واجب ہوگا کہ سامان رسد و کشتی وغیرہ کا جو کچہہ مطلوب ہو سرانجام کرین روپیہ اوسکا سرکار انگریزی ادا کریگی بلکہ جو نقصان رعایا کا بسبب عبور فوج انگریزی کے واقع ہوگا اوسکا تدارک ذمہ سرکار انگریزی کے ہے اور پاس رعایا کا اونہین ملکون کے درمیان جہان سے عبور فوج کا ہوگا بہر صورت ملحوظ و مد نظر رہیگا۔ یازدہم۔ مہاراجہ موصوف کوئی انگلستانی یا باشندہ امریکا کو بدون منظوری گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نہ رکہینگے دوازدہم۔ بپاس اس کے کہ راجہ گلاب سنگہہ موجب رفع فساد ہمدیگر اور باعث مصالحت و رفع شور و شر ہوئے ہین مہاراجہ دلیپ سنگہہ بہادر نے راجگی علیحدہ بنام انکے نامزد فرمائے اور علاقہ ونکا مشتمل اوپر انہین اضلاع کوہستانی کے ہوگا جو مہیج عہد مہاراجہ کہڑک سنگہہ کے اختیار مین تہا اور تفصیل اس علاقہ کی درمیان ایک عہد نامہ جداگانہ فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہہ معز الیہ و سرکار انگریزی کے قرار پائیگی اور سرکار انگریزی نے عوض حسن خدمت مہاراجہ مذکور کے اونکی راجگی کے علیحدہ منظور کیا اور استحقاق اوسکا درباب ترتیب ایک عہد نامہ علیحدہ کے مسلم رکہا۔ سیزدہم۔ اگر کوئی تنازعہ درمیان مہاراجہ لاہور اور مہاراجہ گلاب سنگہہ کے واقع ہوگا۔ تو حسب تجویز گورنمنٹ

گورنمنٹ انگریزی کے فیصلہ پائیگا اور تجویز یہاں کی مہاراجہ وقت کو قبول اور منظور کرنی ہوگی۔ چہاردہم حدود علاقہ سرکار لاہور کی بدون منظوری سرکار انگریزی کے تغیر و تبدل ہو سکیگی۔ پانزدہم سرکار انگریزی کچھہ مداخلت انتظام ملک لاہور میں نہ کریگی لیکن اگر کسی امر میں صلاح پوچھی جائیگی تو نواب گورنر جنرل بہادر درباب دینے صلاح نیک کے دریغ نہ کرینگے۔ شانزدہم رعایا سرکارین کی بعد مداخلت کرنے علاقہ سرکارین کو ساتھہ سلوک شائستہ و مناسب کے سلوک ہوگی۔ فقط بعد اس تہنامہ کے اور ایک تہنامہ دسویں مارچ ۱۸۴۶ء میں متضمن آٹھہ شرائط پر بیچ باب رکھنے فوج انگریزی واسطے حفاظت ذات مہاراج اور رعایا لاہور کے اور بحالی جاگیر متعلقان راجہ رنجیت سنگھ اور کھرگ سنگھ اور شیر سنگھ کے اور خود مختاری بستی لاہور کے بیچ اسباب و خزائن و قلعہ جات وغیرہ کے احاطہ ارقام میں آیا اور گلاب سنگھ روانہ امرتسر ہوا وہاں پندرہویں تاریخ ماہ مئی کی مغرالیہ کو خطاب مہاراجہ گلاب سنگھ ملا اور سولہویں کو فیمابین راجہ مذکور اور سرکار انگریزی کے بہی بلدہ مذکور میں ایک عہدنامہ مشتمل اوپر دس شرائط کے اس مضمون کے ساتھہ ثبت ہوا۔

خلاصہ مضمون عہدنامہ گلاب سنگھ و سرکار نامدار انگریزی۔

سرکار انگریزی کی طرف سے مہاراجہ گلاب سنگھ اور انکی اولاد بیٹے پوتوں تک قسم ذکور کو قبضہ تمام ملک کوہستانی کا دیا گیا اور اس سلوک کی عوض راجہ گلاب سنگھ اور انکے ورثا پچہتر لاکھہ روپیہ بہ دفعات ادا کریں اور بدون رضاے سرکار انگریزی کے دوسری ولایت یورپ کے لوگوں کو نوکر نہ رکھیں اور ہر سال راجہ مذکور ایک گھوڑا اور بارہ پشمینہ بکری لونگی شالین بنتی ہین اور سہ پارچہ شال کشمیری سرکارین میں گزرانیگی اسکے بعد قلعہ کوٹ کانگڑہ کو محاصرہ کرکے سرداران انگریزوں نے ہنسراج سے لے لیا اور صوبہ کشمیر جو عوض

کروڑ روپیہ کے افسران انگریزوں نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو تفویض کیا تھا والی جموں گدہ اسپر قبضہ کرنے
کے لئے مقرر کیا گیا ہے لکھا ہے کہ جب نامبردہ وہاں پہونچا تو شیخ امام الدین صوبہ دار نے وہاں کی
سرتابی کی اور مقابلہ کے لئے پیش آیا اور فوج مہاراجہ گلاب سنگھ شکست کھا کر واپس آئی افسران انگریزی
نے جو سنا اپنی جمعیت واسطے اعانت راجہ مذکور کے روانہ کی تب اُنکی امداد سے کشمیر پر قبضہ مہاراجہ
گلاب سنگھ کا ہوا اور جب امام الدین کشمیر سے مراجعت کرکے داخل دربار لاہور ہوا اُس سے صوبہ کشمیر
کے تعرض کرنے کا سبب دریافت کیا تب اُسنے کہا کہ مجھے راجہ لال سنگھ وزیر سلطنت نے چند خطوط
واسطے تامل کے لکھے تھے اسیواسطے تعرض کیا گیا جب یہ امر دریافت کیا گیا اور قصور لال سنگھ کا ثابت ہوا
کری صاحب بہادر نے جو رسیڈنٹ لاہور مقرر ہوے تھے مومی الیہ کو خدمت مذکورہ سے موقوف
کرکے آگرہ کو بھجوا دیا اور سردار تیج سنگھ اور سردار شیر سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور خلیفہ نورالدین کو اجراء
کار سلطنت پر معمور کیا رانی صاحبہ اسباب سے ناراض ہوئیں اس ضمن میں فوج انگریزی کی برخاستگی
کا حکم بلدہ لاہور سے ہوا اور ذی الحجہ حسب الحکم جانیکو طیار ہوے لکھا ہے اُسدم تمام سرداران ریاست لاہور کے
متفق ہوکر جنرل صاحب بہادر سے درخواست کی شرائط واسطے اس امر کے طلب کی رانی صاحبہ جب
تو بہت رنجیدہ ہوئیں آخرالامر بسبب درخواست سرداران سکھ کے اسکی استرضا سے رزیڈنٹ بہادر
وزارت پر لاہور کی قرار پائے اور سرداران سکھ مثل شیر سنگھ اور تیج سنگھ اُنکی نائب شمار کئے گئے اور ایک
اقرار نامہ طرفین سے بیچ باب رکھنے سپاہ انگریزی کے لاہور میں اور مختاری رزیڈنٹ بہادر کی معہ
دوسری چند شرائط کے نویں تاریخ مارچ کی ۱۸۴۶ء کو لکھا گیا لیکن رانی صاحبہ بالکل ناخوش تھیں اسلئے کہ
اب اُنکا اختیار کچھ نہ رہا تھا وہ درپے فساد کے ہوئیں اور لوگوں سے سازش کرنی چاہی خصوصاً قتل

راجہ تیج سنگھ کا منظور خاطر رانی صاحبہ کا ہوا اور اسلیئے برآمد کار اپنے بہت سے سرداروں کو جاگیریں عنایت کیں لکھا ہے کہ مہاراجہ کو حسب ایما اپنی والدہ کے قتل میں کار پردازان مذکور کے تامل تھا کہ اس عرصہ میں اور سرداروں نے رانی صاحبہ کا یہ حال گوش گذار رزیڈنٹ بہادر کے کیا اور اُنہوں نے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو نامہ لکھا آخر الامر رانی صاحبہ کو معہ مہاراجہ صاحب علیحدہ کر کے قلعہ شیخوپورہ میں جو لاہور سے پچیس میل ہے واسطے نظر بند رکھنے کے روانہ کیا چنانچہ بیسویں ماہ اگست سنہ رواں میں داخل قلعہ مذکور ہوئیں۔

ذکر تسخیر ملتان

صاحب کتاب ایسا لکھتا ہے کہ جن روزوں رنجیت سنگھ نے ملتان قبضہ اختیار سے اسلامیوں کے یعنی مظفر خاں سے لے لیا تھا صوبہ داری وہاں کی دیوان ساون مل کو دی تھی اور ماہ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ء میں جب ایک سپاہی نے اُسکو قتل کر ڈالا تو اُسکا بیٹا مولراج صوبہ دار ملتان ہوا راجہ لال سنگھ نے اپنے عہد وزارت میں اُسکی موقوفی کا ارادہ کیا تھا اگرچہ عزل مومی الیہ کا عمل میں نہ آیا لیکن بسبب اسکے فیمابین وزیر لاہور اور صوبہ ملتان کی آزردگی بہم پہونچی تھی پس جب درمیان افسران انگریزی بعد جنگ ہاے مذکور کی صلح ہو گئی اور کام وزارت کا اختیار سے لال سنگھ کے نکل گیا اس صورت سے گورنر جنرل صاحب بہادر کے تصفیہ مولراج کا ظہور میں آیا اور وقت دینے اختیار رزیڈنٹ بہادر کے مولراج نے آکر درباب استعفار ملتان کے گفتگو کی تھی اور کئی وجوہ اپنے نقصان کے معرض بیان میں لایا پھر ملتان کو چلا گیا لہذا بعد علیحدہ کرنے رانی صاحبہ اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے جیسا کہ بیان ہوا استعفار مولراج کا حسب اظہار اُسکے منظور سرکار انگریزی میں ہوا اور جان سنگھ قائم مقام مولراج کا تجویز ہوا۔ پس ماہ اپریل

سنہ ۱۸۴۸ء میں مسٹر ونٹس اگنٹو اور لفٹنٹ انڈرسن عہدہ داران انگریزی معہ سردار جان سنگھ مذکور کے ملتان کو روانہ ہوئے اور ۱۷- تاریخ قریب ملتان پہونچکر خیمہ زن ہوئے مولراج اگر عہدہ داران مذکور کو معہ جان سنگھ ۱۹- کو قلعہ میں لیگیا واضح ہو کہ صاحبان مذکور جب ملاحظہ قلعہ کا کر کے پہرے شاہی راہ میں ایک شخص نے مسٹر اگنٹو کو برچھی مار کر گھوڑے پر سے گرا دیا اور آپ صاف نکل گیا اور ایک لفٹنٹ انڈرسن کو مجروح کر کے نکل گیا وہ دونوں زخمی اپنی خیمہ گاہ میں آئے بعد اسکے مولراج نے منشی تارارام کو ایک رقعہ معذرت کا دیکر مجروحین مذکورین کے پاس بھجوا دیا مسٹر اگنٹو نے نوشتہ انکا دیکھکر چند ایلچی اپنی طرف سے مولراج کے پاس روانہ کیے اُنپر سکھوں نے بندوقیں سر کیں اور وہ بھی گھائل ہو کر لوٹ آئے من بعد مولراج نے مجلس واسطے مشاورت کے آراستہ کی۔ لکھا ہے کہ اس مجلس میں پٹھانوں نے قرآن شریف سر پر رکھا اور سکھوں نے گرنتھ اپنی کتاب ہاتھوں پر اٹھائی اور ایسی قسم کھا کر اقرار کیا کہ ہم تادم زیست انگریزوں سے لڑینگے مولراج نے پشت گری سے اُنکی قوی دل ہو کر سرکشی اختیار کی بس ۲۰- تاریخ قلعہ سے عیدگاہ پر کہ وہاں کچھ سپاہ انگریزی بھی اتری ہوئی تھی گولہ اندازی شروع کی اور مسٹر اگنٹو اور لفٹنٹ انڈرسن دونوں صاحب مارے گئے جس وقت یہ خبر لاہور میں پہونچی تو جمعیت انگریزی نے ہر چہار سو سے ملتان پر دھاوا کیا اور وہاں ہر روز جنگ تازہ ہونے لگی اور یہاں لاہور میں ایسا فتور برپا ہوا کہ گنگا رام منشی مہارانی صاحبہ کا اور کہان سنگھ توپخانہ والا اور گلاب سنگھ نانک سوار نے رانی مذکور کی اطلاع سے افسران عیسوی المذہب کے قتل مشاورہ کر کے انکے چند سپاہیوں اور سواروں کو بلا اُنکے خفیہ شریک حال اپنا کر لیا لیکن اس راز کا افشا ہو گیا اور شب کے سب پکڑے گئے اُنہیں کو معہ گنگا رام اور گلاب سنگھ کے حکم پھانسی کا ہوا گلاب سنگھ پھانسی دینے کے وقت تمام کیفیت سازش کی بیان کر کے آپ بچ رہا

اور رانی چندہ کو شیخوپور کے قلعہ سے نکالکر بنارس کو روانہ کر دیا پس ۲۲- جنوری ۱۸۴۹ء تک ملتان پر جنگ ہوتی رہی بہت ہی آدمی طرفین کے درجہ ہلاکت کو پہونچے آخر فوج انگریزی غالب آئی اور مولراج نے وکیل اپنا بہیجکر طاعت افسران انگریزی کی قبول کی اور قلعہ ملتان کا قبضہ میں کارکنان کمپنی بہادر کے آیا اور مولراج چونکہ سینہ پہ کینہ نہیں رکہتا تہا انگریزی کیمپ میں داخل ہوکر روانہ وزیرآباد کا ہوا اور وہانسے لاہور کو بہجوایا گیا ۱۹- فروری کو قلعہ میں قید ہوا بعد اسکے راجہ شیر سنگہ اور چتر سنگہ نے جو ممد و معاون مولراج کے تہے چند روز تک جنگ و فساد کر کے اپنے تئیں انگریزوں کے حوالہ کر دیا افسران انگریزی نے اول کچھ معاش واسطے انکے مقرر کر کے بے قید و بند چہوڑ دیا چونکہ ادبار درپے انکے تہا پہر وہ بانی مبانی فساد کے پائے گئے تو مقید و محبوس ہوئے سوائے انکے بہت سے سکہ فساد پیشہ گرفتار کئے گئے تمام ملک اور مال اور جواہر گراں بہا معہ قطعہ الماس کوہ نور کے ضبط سرکار عظمت مدار انگریزی ہوا فقط چار لاکہ روپیہ سالانہ واسطے دلیپ سنگہ کے مقرر ہوا اور مہاراجہ مذکور معہ نوکسنگہ خلف مہاراجہ شیر سنگہ اور انکی رانی کے ۱۶- فروری کو سنہ رواں میں فرخ آباد فتح گڈہ میں داخل ہوئے اور جو سرداران سکہ شریک فتنہ فساد کے تہے قید کئے گئے اور جو کہ بے شر اور صلح طلب موافق سرکار انگریزی کے تہے انہوں نے خطاب و جاگیر سے بہرہ وافی حاصل کیا اور رانی چندہ جو بنارس کو روانہ ہوئی تہی اسنے وہاں سے گریز کرنیکا ارادہ کیا اسکے اس عزم کا حال سے ارباب کونسل واقف ہو کر اسکی بود و باش کے لئے قلعہ چنار گڈہ کا تجویز کیا جب وہ وہاں پہونچیں تو بیرگن کا بہیس لیکر معہ جواہر گراں بہا کے نکل گئی اور ۲۱- اپریل کو نیپال کے ملک میں جا پہونچیں چنانچہ تا ہنوز وہاں مقیم ہے اور والی نیپال اسکو ہزار روپیہ ماہوار دیا کرتا ہے اور مولراج دیوان ۱۱- تاریخ اگست کی ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲- شوال ۱۲۶۷ ہجری موضع پوریٹ پور جو اکبرے سے چالیس کوس پر واقع ہے فوت ہوا اور وہیں

لاش اُسکی پہونکدی گئی۔

کیفیت جواہر الماس مسمی قطعہ کوہ نور

بموجب سلطان الاخبار جو بطریق تحفہ کے ۱۸۵۰ء میں مطابق ۱۲۶۶ ہجری کے بیچ حضرت ملکہ انگلستان کے جواہر خانہ خاندان راجہ رنجیت سے روانہ ہوا ہے موافق ترتیب رُوسائے پنجاب حسب الایما لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے یہہ راویان کہن اور معتمدان سخن کتب سیر و تواریخ میں ایسا لائے ہیں کہ جواہر بے بہا مسمی کوہ نور زمانہ باستان میں ابتدائے عہد سے ریاست راجہ ہائے ہند کے راجہ جدہشٹر سے تا آخر حکومت راجگان عظیم الشان کے بیت الخیرات میں تہا اور جب عروس نگارین سلطنت ہند کی بادشاہان اسلام ذوی الاحترام کے کنار میں آئی پہلے جواہر مذکور قبضہ اختیار میں علاء الدین خلجی کے آیا تا عہد حکومت والدہ سلطان ابراہیم کے خزانہ میں سلاطین اس خاندان کے رہا من بعد جو الی بلدہ پانی پت میں لولوء گران بہا مذکور ما در سلطان موصوف کے خزانہ سے نکلکر زیب گوش و گردن عروس جواہر خانہ ظہیر الدین محمد بابر شاہ کا ہوا اور وہ اُسکو بہت عزیز رکہتا تہا ہنگام بیماری شاہزادہ ہمایون کے جب تصدق کرنا اُس گوہر کا بحسب تجویز منجمان فایق اور حکماء حاذق کے قرار پایا تو ظہیر الدین محمد بابر شاہ عوض اُسکے آپ تصدق خوانگاہ شاہزادہ کا ہوا جیسا کہ دفتر اول میں گذرا پس روشن اختر محمد شاہ کے عہد تک دار السلطنت دہلی میں محفوظ و مصئون رہا اور محمد شاہ سے نادر شاہ والی ایران تاج بدلکر اُس گوہر کوہ نور کو ولایت پارس کو لیگیا اور ایسا ہی لکہا ہے کہ محمد شاہ نے شکریہ میں تاج بخشی کے پیشکش میں نادر شاہ کو دیا پہر تقدیر یہ ہندوستان سے ایران کو گیا اور نادر شاہ نے بسبب صفائی اور رنگ کے لمعان کے کوہ نور نام رکہا پس جب نادر شاہ کا قتل ہوا کوہ نور کریم خاں کو نصیب ہوا جب کریم خاں سات برس بعد مرگیا جعفر خاں پاس آیا اور بعد جعفر خاں کے علی مردان خاں اُسکی

برادر کے ہاتھ لگا پھر لطف علیخاں پسر جعفر علیخاں نے اُسکو اپنے ملک میں کیا غرض کہ چھ برس تک اسی طرح دست بدست پھرتا رہا اور جب سلطان آقا محمد خاں قاچار نے لطف علیخاں سے شہر کرمان کو لیلیا تو لطف علیخاں بھاگا اور جوہر مذکور بازو پر اُسکے بندھا ہوا تھا جب خان مذکور قلعہ بم میں پہونچا جو تعمیر کیا ہوا بہمن کا تھا وہاں پہونچا وہاں چالیس پچاس سوار متلاشی روزگار سیستانی سے مقابل دو و چار ہوا وے اس جوہر کو قریب سے لطف علیخان کے قندہار میں لے آئے احمد شاہ ابدالی جو سنا ان سے اُنکو طلب کیا اور اُن سے اس جوہر بے بہا کو چاہا وے لغوائے آیہ کریمہ شروہ بثمن بخس دراہم معدودہ حوالے شاہ موصوف کے کر کے چلے گئے پس خاندان میں دُرانیوں کے رہا آخر کار جب زمان شاہ ہزیمت کہا کے غزنین سے بیچ دربار خیبر کے قلعہ اس میں آیا بخوف زیان کے اس کوہ نور کو معہ چند اور انگشتریوں کے دیوار میں قلعہ کی پوشیدہ کر دیا اور جب شجاع الملک ہوا تو اُسنے دیوار قلعہ سے اُسکو نکال لیا من بعد جب محمود شاہ شجاع الملک پر غالب آیا اور شجاع الملک نے سرگشتگی میں بیچ سرحد ملک راجہ رنجیت سنگہ کے مقام راولپنڈی میں آکر اقامت قبول کی تو مسمی وفادار بیگم بنت وفادار خاں وزیر اُسکے پاس تہا اس اثنا میں عطا محمد خاں حاکم کشمیر نے شجاع الملک کو واسطے فرمانروائے خطۂ کشمیر کے طلب کیا پس شجاع الملک استصواب سے راجہ رنجیت سنگہ کے اپنی خاتون کو راولپنڈی میں چھوڑ کر کشمیر کو روانہ ہوا بعد اُسکے خاتون مذکور نے راولپنڈی سے لاہور میں آکر اقامت کی اور شجاع جو ہیں کشمیر کو پہونچا عطا محمد خاں نے اُسکو دغا سے پکڑ کر قید کر دیا یہ خبر وحشت اثر جو سامعہ خراش وفادار بیگم حرم شجاع الملک کے ہوئی اُسنے رنجیت سنگہ سے کہا کہ اگر تمہاری اعانت سے شجاع الملک کی رہائی ہوئی تو میں مقابلہ میں اس احسان کے کوہ نور تمکو دونگی راجہ نے فوراً لشکر روانہ کیا اور کشمیر فتح کر کے شجاع الملک کو چھوڑا لیا پس شجاع الملک لاہور کو آیا اور رنجیت سنگہ نے تین لاکھ روپیہ کا ملک

اور پچاس ہزار روپیہ نقد مقرر کرکے آپ واسطے لینے اُس گوہر نایاب کے روبرو شجاع الملک کے گیا شجاع الملک نے بقدر ایک زانو واسطے راجہ کی حرکت کے اور گوہر موصوف عطا فرمایا راجہ نے ایک نوشتہ آیندہ کیواسطے لکھوالیا اور بہت خوش ہوا وزن کوہ نور کا اُسوقت بصران کامل فن نے بیالیس ماشہ قرار دیا تھا اور قیمت اُسکی زبانی وفادار بیگم کی یہ ہے کہ ایک جوان توی ایک پتھر طرف بلندی آسمان کے پھینکے اور ایک جہات اربعہ میں اس مابین کو احتی بلندی مذکور تک زر و جواہر بھر جاویں تو یہ اُسکی قیمت ہے اور جن لوگوں کے نزدیک کہ وہ منحوس ہے تو نام اسکا گھر چھوڑ رکھا ہے اسی لئے وجہ نحوست کی یہ تجویز ٹھیری ہے کہ ایک قیمت مناسب اسکی قرار دیکر اسقدر روپیہ خزانہ عامرہ ملک شاہ انگلینڈ سے خیرات کیے جاویں فقط۔

فصل اسمائے ملکۂ انگلینڈ و وزیر اعظم لارڈ و گورنر صاحبان بہادر و گورنر ہند معہ خطابات اسکے جو فی زماننا زندہ موجود ہیں۔

یہ بھی جاننا چاہیے کہ ورینو لا ثریا جاہ خورشید کلاہ ملکہ انگلینڈ جو مسند آرائے حکومت میں نام اُنکا کوین وکٹوریہ ہے اور اسم شوہر ملکہ موصوف کا پرنس البرٹ صاحب بہادر ہے اور عقد مزاوجت ہر دو گوہر دریائے فرمانروائی سلطانی کا دسویں تاریخ فروری ۱۸۴۰ء میں ثابت ہوا چنانچہ ہر شخص کو پا بجولاں سخت مشقت اور محنت کے ساتھ چھ برس سے دس برس تک کی تاریخ فروری کے ۱۸۴۲ء میں جلوہ ظہور کا پایا ہے اور اب وہ کثیر اولاد ہیں اور وزیر دولت انگلشیہ ماہ جون ۱۸۴۶ء سے لارڈ جان رسل صاحب بہادر ہے اور چونکہ پیشتر اقلیم ہند میں اب عمل انگریزی ہے اسلئے گورٹ اوف ڈی کٹرس کی طرف سے بنا بر انتظام مین لارڈ سرگرم مہام عمل و داد میں اول لارڈ صاحب گورنر کلکتہ دوئیم لارڈ صاحب بمبئی پاتنجر صاحب بہادر سیوم لارڈ صاحب مدراس چنانچہ نقش نگین لارڈ صاحب کلکتہ کا جو بالفعل ماہور میں ہو بہو منقول المسمی اعظم الاخبار چینا پٹن سے یہ ہے زبدہ نوئیان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور حضرت ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان اشرف الامرا

پرٹ آنریبل جنس اندرواول آف ڈلہوسی گورنر جنرل بہادر ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۷ء انتہی اور ہر ریاست میں ایک رزیڈنٹ ہے اور وہ تین قسم پر ہے۔

فہرست ایلچیاں بموجب کتاب اندازہ اول ایلچی حیدرآباد دکن ایلچی لکھنو ایلچی

کل ملک راجپوتانہ ماہوار ایکہزار روپیہ ایلچی بہوپال شاید یہ قسم دویم سے ہو دویم و سویم ایلچی دہلی القاب انکا بقیض منقول اخبار مذکور سے یہ ہے اشرف الامرا معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خان مسٹر طامس نیافلن مٹکلف صاحب بارونٹ بہادر فیروز جنگ فرزند ارجمند وفادار یجان پیوند سلطانی انتہی اور انہیں ولایت سے آئے ہوئے کئی روز ہوئے کہتے ہیں کہ اب اشٹان ہیں اور ایلچی گوالیار اور ایلچی ناگ پور ایلچی اندور ایلچی کا بیکو اٹر ایلچی نواب مرشدآباد اور چند ایلچی یہ سب پیش دست کلاں ایلچی راجپوتانہ مثل مالکم صاحب بہادر کے جودہ پور و جے پور وغیرہ میں بہی ہیں اور ایلچی جہجاور اور ایلچی ترنوان کور ایلچی نواب کرناٹک ایلچی نیپال اور کمشنران میسور یعنی منتظم اور ایلچی نوشیرہ و بصرہ کے پس یہ دونوں فقط واسطے مقامات تجارت سرکار کمپنی بہادر کے مامور ہیں سوائے ان ایلچیوں کر صوبہ کشمیر کے ایلچی کی تجویز ہو رہی ہے۔

اسمائے شانزدہ صوبہ ہند بموجب بیاض دیانت خاں

صوبہ شاہجہان آباد عرف دہلی آٹھ سرکار آگرہ عرف اکبرآباد بارہ سرکار الہ آباد آٹھ سرکار صوبہ اودھ عرف اجودہیا پانچ سرکار بنگالہ سولہ سرکار گجرات نو سرکار عظیم آباد عرف پٹنہ پانچ سرکار اوڈیسہ پانچ سرکار مالوہ آٹھ سرکار اجمیر سات سرکار کشمیر قندہار ٹھٹہ بکھر سندہ چار سرکار ملتان تین سرکار لاہور عرف

میرٹھ کی سرکشی کا بیان

پنجاب کابل آٹھ سرکار حساب مداخل ومخارج ہندوستان بموجب تاریخ افغانستان سوا لاہور و دکن

جمع

تعلقہ بنگالہ و اکبرآباد و بمبئی و مدراس مطابق سنہ ۱۲۶۱ ہجری ـ

(۲۱۷۱۸۲۰۰۷)

وصول	وصول
بنگالہ جملہ آٹھ کروڑ بیالیس لاکھ ننانوی ہزار نو سو اکسٹھ روپیہ (۸۴۲۹۹۹۶۱)	تعلقہ اکبرآباد پانچ کروڑ گیارہ لاکھ نو ہزار چار سو دس روپیہ (۵۱۱۰۹۴۱۰)
تعلقہ مدراس پانچ کروڑ پندرہ لاکھ تینتیس ہزار دو سو پچھتر روپیہ (۵۱۵۳۳۲۷۵)	تعلقہ بمبئی دو کروڑ باسٹھ لاکھ بیالیس ہزار تین سو اکسٹھ روپیہ (۲۶۲۴۲۳۶۱)

جملہ

وصولات سرکار کمپنی بہادر

۲۱۳۱۸۲۰۱۱

خرچ

۱۸۷۵۷۳۲۱۳

خرچ بنگالہ آٹھ کروڑ چھتر لاکھ ستائیس ہزار سات سو چھتیس روپیہ (۸۷۶۲۷۷۳۶)	خرچ اکبرآباد دو کروڑ چھبیس لاکھ پچیس ہزار نو سو سینتیس روپیہ (۲۲۶۲۵۹۳۷)
خرچ تعلقہ مدراس دو کروڑ ستانوے لاکھ اٹھارہ ہزار ایک سو اٹھارہ روپیہ (۲۹۷۱۸۱۱۸)	خرچ تعلقہ بمبئی چار کروڑ پینسٹھ لاکھ نو ہزار چار سو اکیس روپیہ (۴۶۵۰۹۴۲۱)

باقی

۲۵۶۰۸۷۹۸

ہر سال سرکار نامدار کمپنی بہادر میں داخل ہوتے ہیں فصل مختصر احوال میں مہم برہا کی ہر چند کہ وہ ملک ہند و دکن سے خارج ہے باوصف اسکے چونکہ یہ دفتر حالات میں متعلقان سرکار عظمت مدار ہی بہادر کے ہے اور انکی ولایتونکے کہ اس سے کچھ علاقہ نہیں اور بعد فتح لاہور و ہند و نسبت ملک پنجاب صاحبان عالیشان کو مہم برہا کی درپیش ہوئی ہے تا ناظرین اس کتاب کے بالکل حصہ اجنبی نرہے ایک نقل ہر اشتہار نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے اکتفا کیا جاتا ہے کہ وہ مشتمل اوپر جمع مقدمات کے ہے

نقل اشتہار نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر ہند مشتمل مقدمات فیصلہ مہم برہما

حرفاً حرفاً اخبار لاہور مسمی چشمہ فیض سے مورخہ ۳۰ جون ۱۸۵۳ء

جناب نواب گورنر جنرل ہند دام اقبالہ برائے اطلاع دہی خاص و عام یہ اشتہار دیتے ہیں کہ مدت دراز سے باہم سرکار گردوں وقار اور شاہ آوا کے ہنگامہ جدال و قتال گرم تھا وہ اب سب مبدل بہ صلح مصالحت کے ہو گیا اور تمام ملک پیکو شامل عملداری سرکار انگلشیہ کیا گیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ شاہ سابق آوا کو بسبب اسکی حرکات ناشائستہ بیعقلی اور بداقبالی وہاں کے ارکین سلطنت نے معزول کر کے مقید کیا اور اسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا اسنے بادشاہ ہوتے ہی فی الفور اپنے وزیر کو پیشگاہ معدلت میں معہ تحفوں و ہدایائے بسیار و معہ عذرات معقول کے روانہ کیا جسوقت کہ وزیر مذکور اس بارگاہ میں حاضر ہوا آداب و لحاظ سے دست بستہ تسلیم بجالا کر ملتمس ہوا کہ میرا بادشاہ سرکار دولتمدار سے کسی طرح لایق مقابلہ کے نہیں اور نہایت عجز و انکسار سے سر اطاعت پیشگاہ سرکار میں جھکا کر میری زبانی پیام دیا ہے کہ جو کچھ سرکار نے حکم احکام اپنے دربار میں مصالحت کے مشتہر کیے ہیں سب مجکو بسر و چشم

منظور ہین مگر صرف اتنی درخواست ہے کہ جو علاقہ اس طرف منڈلوئی کے ہے اُسکو سرکار زیر عملداری آوا واگذار فرماوے چنانچہ بعد سماعت اس عرض کے حضور ایجناب نے التماس وزیر آوا کو مقرون باجابت فرمایا اور اُسیوقت کدورت ہاے سابقہ کو رفع کرکے سلسلہ محبت و اتحاد یکجہتی کو فیمابین گورنمنٹ ہند وسلطان اور مستحکم کیا گیا بس ازان وکیل مذکور معہ مسودہ صلحنامہ و خریطہ رسمی شاہ آوا پیشگاہ مابدولت سے رخصت ہوکر اپنے ملک کو گیا اور حضور مین اپنے بادشاہ کے حاضر ہوکر کاغذ مذکور پیش کیے اور جو کچھہ پیغامہاے زبانی تھے وہ بہی سب گذارش کیے چنانچہ بادشاہ آوا نے فوراً صلحنامہ کو مزین بدستخط اپنے کرکے معہ جواب مراسلہ متضمن منظوری ہر احکامات سرکاری برضا و رغبت خود بحضور بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر ہند ارسال کیا اور جسقدر فوج برہما پیکو و منڈوے کی نواح مین جابجا مقابلہ پر سرکار کے پڑی تہی ساتھہ ہی اُسکے طلبی کے بہی احکام جاری کیے گئے بلکہ برملا اجازت دی کہ اس مقام پر سرکار کو قلعہ تک بنانیکا اختیار ہے سواے ازین جو کہ اکثر قیدی اس طرف کے وہان تھے اُسیوقت سبکو یکقلم رہائی دیکر عزت و آبرو سے رخصت کیا اور اپنے ملک مین اشتہار دیا کہ فیمابین سرکارین عالیین کے اب کچھہ صورت فتنہ و فساد کی باقی نہیں اور اسی طرح آشتی و صلح منعقد ہوگئی علی العموم دونون عملداریون کی خلقت خصوصاً سوداگر وغیرہ ادہر اودہر بیخوف و خطر آمد و رفت رکہیں اور بدلجمعی تمام مال و اسباب تجارت کے خرید و فروخت کرین علی ہذا القیاس جبکہ مراسلہ شاہ موصوف معہ عہدنامہ صلح اس طرف آیا اُسیوقت مطابق اُسکے یہ اشتہار دیا گیا اور منادی ہوئی کہ علاقہ شمالی بروم پیکو و سمت جنوبی تنکو بعملداری سلطان آوا واگذاشت کیا گیا اہالیان سرکار مقرر ہوے اور اسیقدر افواج کثیر بحری و بری جو جابجا سے اس ملک مین واسطے لڑنے کے آئی تہی پس اب تمام سپاہ اپنے اپنے مقامات کو رخصت ہوجائیگی

اور صرف اسیقدر فوج کہ جتنی وہاں کے انتظام کے لئے مکتفی ہو اس ملک میں رکھی جائیگی جناب نواب گورنر جنرل بہادر نے بحصول اس فتح خداداد کے شکریہ جناب ایزدی میں ادا کرکے جمیع صاحبان ملازمان سرکار انگلشیہ کو خصوصاً ان عہدہ داروں کو جو اس لڑائی میں شامل تھے مبارکباد دیتے ہیں اور انکی جوانمردی اور بہادری سے کمال خوشنود اور خرسند ہو کر ہر ایک کی حسب لیاقت شناصفت فرماکر چھ چھ ماہ کی تنخواہ تمام سپاہ متعینہ مہم مذکور کو بطور انعام مرحمت فرمائے ہیں اور نیز مراسلات متضمن اس خوشنودی اور مبارکباد کے پیشگاہ جانب ملکہ معظمہ انگلستان و کورٹ آف ڈی کٹرس مرسل ہوے اور واضح ہو کہ جب تک سلطان آوا و اہالیان ریاست مذکور اس عہدنامہ صلح کے شرائط پر مستقیم اور قایم رہکر نوع خلاف ورزی نکرینگے تب تک کسی طرح ادہر سے بھی شکستگی عہد و پیمان ظہور میں نہ آویگی بعد فیصلہ اسی طرحکا اشتہار دیکر لارڈ صاحب بہادر نے وہاں سے مراجعت کی اور تمام جمعیتیں بحری اور بری اپنے اپنے مقاموں کو روانہ ہوئیں اور انکے آغاز ۱۲۷۰ھ اور شروع ۱۸۹۴ء ہے اس سال میں تقریباً ٹھیکہ کی مدت تمام ہونیوالی ہے چنانچہ صدر میں تجویز عہدنامہ جدید کی ہو رہی ہے سوائے اسکے بہت سی حکومتیں ہی ہوئی ہیں نامہ نگار دفتر ہذا بھی اس سال میں ختم کرلیا ہو آئندہ جو جو کہ عمل میں آویگا جسکا حصہ ہوگا لکھکر تحفہ ارباب فکر و نظر کا کریگا۔

چھٹا باب بیان میں سرکارین سرکار دولتمدار نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر اور سرکار عظمت و قار کمپنی بہادر کے نامجات و تعداد و کلاو الاشان و نقل ترجمہ بعضے خطوط

واضح ہو کہ بیچ عہد مغفرت مآب نواب آصف جاہ بہادر کے صاحبان انگریزی کی مداخلت اقلیم ہند میں اولاً

مذکور ہوئی نواح دکن میں بھی مدراس میں بنا واسطے تجارت صادر و وارد ہوتی تھی اور خدمت میں نواب ممدوح کے عرائض وفاد اخلاص پیش کیا کرتے تھے جناب نواب صاحب نے جب صوبہ داری ارکاٹ کی انوار الدینخاں کو عنایت کی توجب سے بہت سے انگریز علاقہ تجارت سے وارد چیناپٹن ہوئی اور بنار دوستی کی خان موصوف سے خوب مستحکم کی چونکہ فرانسیس بھی اسی پیشہ کے بندر پھولچری میں سکونت رکھتے تھے اور فیمابین ہر دو قوم کے نزاع ولایت کا تھا ایک کو دوسرے کا اپنے مقابل ہونا اسلیے بھلا نہ معلوم ہوا اور دونوں صاحب جمعیت تھے اکثر جنگ ہونے لگی بایکدیگر غالب و مغلوب چندے ہوتے رہے حتی کہ نواب مبرور نے انتقال فرمایا اور نواب ناصر جنگ اُنکی جاگیر پر دکن میں قایم ہوے من بعد جب وہ بھی نامساعدت روزگار سے جیسا کہ دفتر دویم میں گذرا اسیر اب جام شہادت کے ہوے زمام ریاست دکن کی قبضہ میں مظفر جنگ ہدایت محی الدین خاں نبسہ مغفرمآب کے آئی اُنھوں نے فرانسیسیوں سے راہ پیدا کر کے موسی بوسی کو ملازم رکاب اپنا کیا عہد میں خان مذکور کے قتل انور الدینخاں کا ظہور میں آیا جیسا کہ گذرا اسی غدر میں مظفر جنگ بھی مارے گئے اور امر ریاست کا پھر طرف اولاد کرام نواب مغفرت مآب کے منتقل ہوا یعنی آصف الدولہ نواب صلابت جنگ وسادہ نشین ہوے اس مابین میں محمد علیخاں پسر انور الدینخاں صاحبان انگریزی کی وساطت سے پادشاہ دہلی سے اعلا جاہ خطاب و سند مختاری اور خلعت خاصہ چیناپٹن کی حاصل کی اور اطاعت سے خاندان آصفیہ کے نکلکر خودسر ہو گیا چنانچہ ہنوز وہ ملک اُنہیں کے زیر تصرف ہے نواب صلابتجنگ نے اپنے عہد میں مچھلی بندر کا ملک جو قبضہ میں فرانسیسیوں کے آگیا تھا انگریزونکو اُنکی حسب خواہش معاف کیا اور فرانسیسیونکے اخراج کا بھی وعدہ فرمایا پس پہلا انتنامہ مورخہ ۱۴ ماہ مئی ۱۷۵۹ء مطابق ۱۱۷۲ھ کے متضمن امرین

مذکورین سے الرمیں نواب صلابتجنگ کے اول عنایت کیا لکھا ہے ہنوز کوئی بات بموجب نوشتہ کے عمل میں نہ آئی تھی کہ نظام الملک آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر نے امیر الممالک صلابتجنگ کو پیش قلعہ بیدر کے منزوی فرمایا اور آپ رئیس مستقل ہوکر قول و قرارات کو برادر کے نامنظور کیا پس سرداران انگریزی نے ۱۷۶۵ء مطابق ۱۱۷۸ھ کے بادشاہ دھلی سے سند سرکارین ممالک شمالی سرکار کول وغیرہ کی جو تصرف میں نائبان آصفیہ کے تہا حاصل کرکے اُسپر قبضہ کرنے کے لیے جنرل کلوڈیا صاحب کو معہ سپاہ کرناٹک کی طرف روانہ کیا اور بمجرد تھانہ فرانسیسیونکا جو طرف سے رُوسار دکن کے وہاں تہا اُٹھادیا بندگان عالی نے منظور فرماکر عزم مہم کرناٹک کا بالجزم فرمایا یہ خبر جو مشتہر ہوئی محمد علیخان نے اطاعت حضور کی قبول کی اور چونکہ حیدر علیخان نایک دشمن جانی انگریزونکا تہا مخالفت حضور کی ایسے وقت میں نامناسب جانا ارباب گورنمنٹ نے گفتگو چیناپٹن کی جنرل مذکور یعنی کلوڈیا صاحب کو طرف حیدر آباد کے روانہ کیا پس استصواب سے جنرل صاحب مذکور کے گفتگو ہوکر دوسرا تہنامہ بندگان عالی کو ۱۹ تاریخ ماہ نومبر کی ۱۷۶۶ء مطابق ۱۱۸۰ھ کے اس مضمون کا لکھا۔

خلاصہ مضمون تہنامہ دوم

سرکار کمپنی بہادر پانچ لاکھ روپیہ سالانہ راج اندری اور ایلورکا اور دو لاکھ روپیہ چیکاکول اور مرتضی نگر یعنی کشور کا سرکار آصفیہ میں داخل کیا کریگی مگر اس میں سے دو لاکھ کا موضع کشور جب تک بصالتجنگ خیرخواہ دولت آصفیہ زندہ رہیں اُنکی جاگیر میں رہیگا اور بعد وفات اُنکے وہ ملک بھی سپرد سرکار کمپنی بہادر کے ہوجائیگا اور دو لاکھ جمعیت انگریزی واسطے درستی امور متعلقہ حیدر آباد

حاضر خدمت رہیگی انتہی چنانچہ بموجب پانچ لاکھ روپیہ اور پیشکش سرکار دولتمدار کیئے گئے اور جنرل اسمتھ صاحب نے معہ فوج انگریزی حاضر ہوکر معرفت رکن الدولہ بہادر کے ملازمت حاصل کی ابتداً اس طرحسے بنا موافقت کی فیمابین سرکارین کے قایم ہوگئی سرداران انگریز ایکروز واسطے جنگ حیدر علیخاں نایک کے مستعد ہوئے چونکہ خان مذکور نواب صاحب سے بھی موافق نہ تھا آپ بھی اسی ارادہ سے نہضت کے لکھاہے کہ خود بدولت معہ فوج انگریزی اور ریتھد راستے عبور کرکے سرحد میں حیدرآباد نائک کے پہونچے تھے کہ معز الیہ نے مخالفت سے حضور کی طرف رجوع کیا اور بوساطت رکن الدولہ کے امیدوار موافقت کا ہوا ہرچند کہ نواب کو منظور نہ تھا لیکن پاس خاطر دیوان کے قبول فرمایا عالم رو گرداں ہوا جنرل ایجنٹ صاحب نے رنگ دربار عالی کا دگرگوں پاکر پے رخصت جانب مقصود اپنے چلے گئے پس جب نواب حیدر علیخاں متحد و متفق ہوے جنرل ایجنٹ صاحب سے موضع کاویری پٹن پر جنگ ہوئی اول جنرل صاحب موصوف مغلوب ہوکر ترناپلی کو چلے گئے اور وہاں سے جمعیت کثیر ساتھ لیکر پھری اور وایم پنڈی پر مقابلہ ہوا اس دفعہ جنرل صاحب موصوف غالب آئے حیدر علیخاں کاویری پٹن کو نکل گیا اور رنجیدہ خاطر ہوکر طرف سالاگڈہ کے کوچ فرمایا یہ حال معائنہ کرکے نواب محمد علیخاں والاجاہ درمیان ہوئے اور صلح بندگان عالی کی افسران انگریزی کے ساتھ تحریک کی رکن الدولہ حسب معروضہ معز الیہ کے چینا پٹن کو گئے اور عہد و پیمان کرکے پھر حاضر جناب ہوے مسٹر اولی صاحب سفیر گورنر صاحب بہادر ہمراہ انکے آئے اور ملازمت حضور کی حاصل کی اور تحفے سراج الدولہ والاجاہ اور گورنر صاحب بہادر کے پیش کئے اُسوقت بتیسر اہتمام شرکت سے حاکم ارکاٹ والاجاہ کے ۲۶ تاریخ فروری کی ۱۷۶۸ء مطابق ۱۱۸۱ھ ثبت ہوا کہ جس میں دو اقرار تھے۔

خلاصہ مضمون تہنامہ سوم

اقرار نواب کی طرف سے یہ ہے کہ بالا گھاٹ کا ملک جو میسور کی جانب ہے معہ اضلاع کرناٹک سپرد سرداران انگریزی کے کر دیا جائیگا اور سات لاکھ روپیہ سالانہ اونسے حضور لیا کرینگے اور مرہٹونکو اسکی چوتھ پہونچایا کرینگے اقرار طرف سے افسران انگریزی کے یہ ہے کہ دو پلان متعین رکاب نواب نظام الملک رہینگے اور آپ کے خرچ سفر کی ذمہ دار سرکار دولت مدار ہے انتہی لیکن عمل اسکا ملتوی رہا منبعد بسالت جنگ نے مسٹر لالی فرانسیس کو معہ جمعیت اور توپخانہ کے نوکر رکھا اور باروت بندوقیں وغیرہ انہیں موناپلی سے منگوا دیں بدفعات ۱۱۸۳ھ مطابق ۱۷۶۹ء کے مچھلی بندر کی سرداری گورنر صاحب مدراس کو لکھی گئی اور گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو اطلاع دی بجرد اسکے یہ حکم صادر ہوا کہ بہر کیف فرانسیسوں کے اخراج کا بندوبست کرنا چاہئے اور نواب نظام الملک بہادر سے ایسا کہنا چاہیے کہ اپنے برادر کی فہمایش کریں کہ وے فرانسیسونکو نکالدیں ورنہ ہم بربسالت جنگ کے ملک پر قبضہ کر لینگے یا کنوٹر جاگیر انکی ہمارے سپرد کر دو ہم اسکا سالیانہ پہونچایا کرینگے اور بسالت جنگ پر فوج بھجوا دینا بنابر استفسار اسکے ایک سفیر انگریزی حضور میں بندگان عالی کے آیا اور اظہار مدعا کیا خود نے اسیواسطے تحمل کے فرمایا اور برادر پاس اپنے ایک ندیم کو بنابر رفع اس کدورت کے روانہ کیا لکھتا ہے کہ قریب دو برس کے گذرے حضور سے بندوبست اس امر کا ہوا ہر چند کہ اس عرصہ میں سرکاران انگریزی نے کئی بار خط لکھے آخر الامر ۱۷۷۶ء مطابق ۱۱۹۰ھ کے خود بسالت جنگ پیام کیا چونکہ انہیں بھی خوف حیدر علیخاں کا تھا

موافق سرداران انگریزوں کے اُنکی مخالفت سے اولاجان کو ایسا سوال کیا کہ تم کنٹور کا ملک بطریق تعہد اپنے پاس رکھکر اسقدر زر نقد ہمارے نام اجراے کردو کہ ہم سپاہ فرانس کی تنخواہ دیکر انہیں رخصت کردیں بس ہم انکی بدلہمین تمہاری جمعیت رکھینگے بشرطیکہ مادام الحیات ہماری سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر قبضہ اپنا بلدہ مذکور پر نکرے افسران انگریز رضامند ہوگئے اُسوقت فیمابین سرکارین کی چوتھنامہ سنہ ۱۷۷۹ء مطابق سنہ ۱۱۹۳ ہجری کے بسالت جنگ سے رقم پذیر ہوا خلاصہ مضمون اُسکا تقریر بالا سے ظاہر ہے بس جنرل سر پر صاحب معہ جمعیت متعین بسالت جنگ ہوے چونکہ یہ امر بدون اطلاع حضور کے ظہور میں آیا تھا ناپسند خاطر گرامی ہوا اور بسالت جنگ کے پاس جمعیت انگریزی کی ملازمت سے نہ گمان کیا کہ آخر الامر وہ ملک ہمارے قبضہ سے نکل جائیگا اور مسٹر لانی خود میانسے برطرف ہوکر حضور میں پہونچا موسی الہ کو آپ نوکر رکھ لیا اور بہنگام فساد مرہٹوں کے افسران انگریزی شریک حال انکے ہوے باوجود یکہ ٹیپو جی کو حضور سے خصومت تھی لیکن چونکہ پنڈت پر وہاں موافق تھا اُسکی اعانت وکمک کرتے رہے گورنر صاحب بہادر کلکتہ نے مسٹر ہالنڈ کو جو اہل قلم سے سرکار کمپنی بہادر کے تھے روانہ حیدرآباد کیا صاحب موصوف نے ۱۶۔ اپریل سنہ ۱۷۷۹ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۳ ہجری وارد ماموره ہوکر ملازمت نواب کی حاصل کی اور تحفے ولایتی گذرانے اور تمام کیفیت بسالت جنگ کی عرض کی بندگان عالی نے مفصل احوال برادر کا زبانی مسٹر مذکور کے سنکر رنجیدہ ہوے اور خفگی سے ایسا ارشاد کیا چونکہ تمنے ہمارے مقدمات خانگی میں دخل دیا اب احتیاج تنخواہ جات سابق کی نہیں ہالینڈ صاحب نے گذارش کی کہ اگر ہم ایسا بندوبست نہ کرتے تو حیدر علیخان کا قبضہ اس ملک پر فرانسیسیوں کی اعانت سے ضرور ہوجاتا اور واسطے برطرفی مسٹر لانی کے درخواست کی کہ اسکا رکھنا آپکو مناسب نہیں

اُسکے جواب میں خود فرمایا کہ اگر میں اسکو جواب دونگا تو نامبردہ مرہٹوں کا یا حیدر علیخاں نائک کا نوکر ہو جائیگا کہتے ہیں تب مسٹر گورنر گستاخ ہو کر بولا کہ سرکار میں پانچ لاکھ روپیہ سالیانہ جو بابت راج بندری وغیرہ کا داخل ہوتا ہے جب تک سپاہ فرانسیس کی نہ ہوگی زر مذکور نہ پہونچے گا پس نواب نے غصہ سے فرمایا کہ معلوم ہوا تمکو کہ ہمسے اتحاد منظور نہیں ہے خیر کیا مضائقہ ہے اب ہمیں واسطے تمہارے جنگ کا اسباب فراہم کرنا ضرور ہوا واضح ہو کہ یہ تقریر گوش گذار گورنر صاحب بہادر کلکتہ ہوی اُنہوں نے غور و تامل کرکے ارشاد کیا کہ خطا گورنر مدراس کی ہے اور قصور مسٹر ہالند کا کہ اُس سے بے اطلاع نواب نظام الملک میر نظام علیخاں بہادر کے گنٹور کا ملک کیوں اپنے قبضہ میں کیا اور کیوں یہ عیب درخواست برطرفی سپاہ فرانس کا زبان پر لایا اسواسطے کہ نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر ہواخواہ کمپنی بہادر ہیں ہمیں یہ ظن غالب ہے کہ بالفعل اُنھوں نے مسیو لالی فرانسیس کو نوکر رکھا ہے کیا اندیشہ ہے آیندہ کسی جزائر کی طرف روانہ کر دینگے ایسی خصومت کرنی نامناسب تر ہے - اور غرہ نومبر ۱۷۷۹ء مطابق ۱۱۹۳ھ کے ایک نامہ خلت وصفا حضور کو ارسال کیا جس میں الزام ہر دو صاحبان مذکور کی طرف تھا چنانچہ خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے جو مذکور ہوا اور مسٹر ہالند کو تاکید لکھی کہ بار دیگر ایسی گفتگو نظام الملک بہادر سے کبھی نکرنا بلکہ وہ کلام زبان پر لانا کہ جس سے محبت زیادہ ہو لکھا ہے کہ حضور نے جوں اس رقعہ کو مطالعہ فرمایا مکدر دل تقدس منزل سے زائل ہوا اور موافقت کمپنی بہادر کی بدستور باقی رہی اور ایسا ارشاد کیا کہ ما بدولت کو گورنر صاحب مدراس سے کیا کام ہے جو مقدمہ کہ درپیش ہوگا ہم گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو لکھا کرینگے واضح ہو کہ سر رنبول صاحب نے جو یہ سنا ایسا کہا کہ ایک احاطہ کے امور کا دوسرے احاطہ میں طے ہونا خلاف آئین اور درپے

الہ آباد کی سیر کرنے کا بیان

عیب چینی گورنر صاحب بہادر کلکتہ کے ہوا اور بعضی بعضی حرکات آپکی جو ساتھ سالت جنگ وغیرہ کے
تھی لکھنے لگا یہ بات ولایت کے کوٹ ڈرکٹرونکو بدگذری وبجی دسویں تاریخ جنوری کی سنہ ۱۸۰۷ء مطابق
سنہ ۱۲۲۱ھ کے تمام نوشتہ جات حضور سالت جنگ موضع کنیتور وغیرہ کے دار السلطنت لندن میں
منگواکر دریافت کئے اور بعد کونسل ومشورت کے سر ولیم بنٹنک صاحب کو مدراس کی گورنری سے موقوف
کیا اور جان اہل صاحب کو انکی جاپر قائم اور اسمٹ صاحب اور جانسین صاحب جو صلاح کار
مدراس کے تھے معطل ہوے اور منڈورصاحب جو سپاہ مدراس پر معین تھے بہت ملامت لکھی چنانچہ
سب دفتر دیوانی انگریزی میں بیچ السنہ کے ثبت ہوا اور تمام عہد وپیمان سالت جنگ کے جو
ساتھ سرداران انگریزی کے تھے توڑ ڈالے گئے اور جمعیت اپنی جو نزدیک مغفور الدولہ کے تھی موقوف
کردی اس ضمن میں ۱۵ تاریخ رجب السنہ میں ہالنڈ صاحب بھی حیدر آباد سے رخصت ہوے پس
سالت جنگ نے مسٹر ہوسی کو اپنی طرف کرکے جادہ پیمان اقراق معاملات سرکار انگریزی کے تھے کہ
وقت موعود انکا آپہونچا اور روے سنہ ۱۸۰۳ء میں مطابق سنہ ۱۲۱۸ھ مسافر ملک عدم کے ہوگئے اور کشیو
بدستور قبضہ میں آصف جاہ ثانی کے رہا پس مسٹر جانشین سنہ ۱۸۰۳ء مطابق سنہ ۱۲۱۸ھ کے ۱۴ شعبان
کو وارد حیدر آباد ہوے اور حسب الارشاد ساحل پر رود موسی کے باغ میں شمشیر جنگ کے اترے
اور وقت ملازمت تحائف ولایتی اور جواہر گراں بہا اور کئی راس اسپ بیش قیمت اور ایک منزل
پالکی نذر گزرانی اور بیچ ماہ مہ کو خود بدولت آپکی فرودگاہ پر جلوہ ریز ہوے تب بھی انہوں نے بہت سا
اسباب کمر پیشکش کیا اور صاحب موصوف ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۹ھ سنہ ۱۸۰۴ مسیحی کے رخصت
ہوے اور بعد انکے میسر میں سنہ ۱۸۰۵ء برابر بارہ سے ہجری میں میر عالم بہادر کے اس صورت سے

شرف اندوز ملازمت ہوئے اور باغ مذکور بدستور فرودگاہ اپنی کیا رخصت اُنکی جانب کلکتہ ۱۲۰۰ سنہ مطابق ۱۲۰۰ سنہ ہجری کے پانچویں شوال کو ہوئی ہے اس ضمن میں ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخان خان قایمقام پدر ہو کر چاہا کہ ملک کیشور کا اپنے قبضہ میں کر لیوے عزم سے معز الدولہ کے مطلع ہو کر کار نواہس صاحب بہادر نے درباب طلب کیشور جواب میں نامہ کے جو مصحوب میر عالم بہادر پیشگاہ والا سے روانہ ہوا تھا حضور کو لکھا اور اسی جہت سے درخواست ملک مذکور بیچ وجہ تنخواہ اپنی جمعیت کے حضور سے کپتان کنوی صاحب واسطے سوالجواب اسکے حاضر ہوئے بندگانعالی نے انہیں انور الدینخاں کے مکان میں اترنے کو فرمایا۔

خلاصہ مضمون خط کار نواہس صاحب بہادر مورخہ ۷ جولائی ۱۷۸۹ء مطابق سنہ ۱۲۰۴ ہجری جو برابر تتمنا مہ کے ہے

مطلب خط انور الدینخاں کا مشتمل اوپر یگانگت و اتحاد کے معرفت میر ابو القاسم کے پہونچا اور تمام مراتب ہو بہو کی استصواب سے معز الدولہ کے معلوم ہوئے مطلب جسوقت کہ ہم مقبوضہ کمپنی بہادر میں پہونچے افسوس گذرا کہ وہ امر مندرجہ عہدنامہ ۱۷۶۸ء کے ہنوز طرفین سے مہر و دستخط ہو کر نہ پہنچا یعنی تفویض کرنا سرکار کیشور کا کمپنی بہادر کو اور ادا کرنا زرپیشکش کا طرف سے کمپنی بہادر کے عمل میں نہ آیا اگرچہ اس امر میں مخلص کو تامل ہوا لیکن اسواسطے لکھا گیا کہ آنوالا قدر مقدمات عظیم کی طرف متوجہ تھے چونکہ اب فرصت دیکھی شرط عہدنامہ کی تکلیف دی۔ ہرچند کہ اُن والا مناقب کو درباب ادائے زرپیشکش سرکار سبکاکول کے اعتماد کلی ہے معہذا کپتان کنوی صاحب کو واسطے درخواست ملک کشور اور طمانیت دینے ادائے زرپیشکش کے روانہ کیا گیا ہے مطلب دو پلاٹن سپاہ انگریزی شش

اضراب توپ معہ گولندازاں عند الطلب عنایت کے پہونچای جاینگے اس شرط سے کہ اوپر مخالفت رئیس ہمعصر کے مثل پنڈت پردہان پیشوا اور رگھوجی بہونسلہ اور مہادجی سندہیہ اور دوسرے سرداران مرہٹہ اور نواب ارکاٹ اور نواب وزیر اور راجایان پنجاو وزیران کورکے نہ مامور ہوں اور خرچ اسکا جتقدر ہوگا جتنا کہ سرکار کمپنی بہادر سے وقت جنگ دیا جاتا ہے جس روز سے بیچ سرحد ان والامناقب پہونچینگے مراجعت تک اسکا خرچ طرف آنوالامناقب کو محسوب ہوگا معہ ایک ماہوار زائد کے تخمیناً بموجب نقد حساب کہ وقت جنگ واسطے طیاری فوج کے ضرور ہے مطلب کپتان حشمت جنگ کا اظہار الیہ کا کہ میر نظام علیخان بہادر والی دکن آصف جاہ ثانی واسطے افزایش اتحاد و یگانگت خواہش زیادہ زیادہ کرنے سپاہ انگریزی کے رکھتے ہیں اور گورنر جنرل بہادر نے ایسا دریافت کیا ہے کہ بنابر خصومت ٹیپو سلطان اور شکست عزم مغرالیہ کے اور بنابر حفاظت ملک ریاستہاے یکدیگر فیمابین قرار ہوکر ایک تہنا رحفاظتی متضمن شرکت عہد طرفین و مخالفت ٹیپو صاحب مذکور کے شرائط مذکورہ پر لکھا جاکے سب جمعیت تعلبندیکی طرف سے سرکار کمپنی کے واسطے بجالانے خدمات حضور کے حاضر رکاب والامناقب کے رہیگی اور کپتان حشمت جنگ کی روانگی واسطے اظہار اس امر کے حضور میں قرار پائی ہے ۔ مطلب جو جمعیت زیادہ کی گئے جس روز سے کہ داخل سرحد ملک حضور ہوگے ماہوار اسکی جاری ہوگی اور بندوبست خاطرخواہ واسطے پہونچانے ماہواری کے جو چھہ ہزار سپاہ اور توپخانہ معہ گولانداز وغیرہ کے دو لاکھ ایکہزار بہ زر قسط میں مساوی تمام سال کے ادا ہوا کریگا یعنی ہر تین مہینہ انگریزی کی رقم چھہ لاکھ چالیس ہزار دوسو پچہتر رائج الوقت بلاتامل خزانہ سے حضور کے پہونچائی جائیگی اور احیاناً اگر بیچ بقایاے زر کے کچھہ توقف ہوگا تو رقم پیشکش بابت سرکارین شمالی کے مجرائی جائیگی اور درصورت

دیرا اور رنگ ہوئے تحصیل تعلقات کے تنخواہ سرکار سے دیجائیگی - مطلب محصول غلہ اور اجناس کا جو واسطے خرچ فوج کے درکار ہوگا معاف ہونا چاہیئے - مطلب موافق قوانین کمپنی کے بدلی جمعیت نعلبندی کی ہوگی خواہ ایک حصہ خواہ سالم یا موافق حاجت سرکار کمپنی بہادر اس شرط سے کہ تبدیل میں کمی تعداد سپاہ متعین واقع نہو مطلب اور ایک مقام واسطے چھاونی کے معین ہوگا کہ ہمیشہ اُس جاے قایم رہے - مطلب اور جسوقت یہ فوج واسطے ریاست کے بہیجی جاے ہمراہ اسکے ایک شخص معتبر مامور ہونا چاہیئے اور سرکار کی طرف سے دہائی فوج اور سرداران انگریزی کی جو لایق دونوں ریاست کے ہو کیجائے - مطلب یہ جمعیت ہمیشہ خدمات پرحضور اور وارثان قایم مقام نسلاً بعد نسلاً واسطے تنبیہ باغیوں کے حاضر و سرگرم رہیگی مگر کارہاے جزی پر مانند سبندیکے کام نہ آئیگی مثلاً طغیانی ملک اور تحصیل مال وغیرہ - مطلب بمجرد پہونچنے اس جمعیت کے حیدرآباد کو فرانسیس برطرف ہوجاوے اور حضور انکے قایم مقام اقرار کرتے ہیں کہ کبھی فرانسیس نوکر رکھینگے اور اگر کسی کو اہل فرنگ سے بیچ نوکری ریاست کے رکھنا منظور ہوگا تو بدون اجازت اور معلومات کمپنی بہادر کے اقامت نہ کرینگے - مطلب تمام بہاگی ہوئی سپاہ فرانسیس کی معہ جمعیت سرکار کمپنی بہادر کے وہ خواہ نوکری میں فرانسیس کی ہو یا دوسری سپاہ کے جوف میں گرفتار کرکے انگریزی ایلچی کے حوالے کیجاویگی اور کوئی شخص ملک حضور میں پناہ نہ دیگا اور جسوقت کہ وہ سپرد ایلچی ہوگئے سرکار کمپنی بہی جاے نہ دیگی - مطلب جو بہاگے ہوے سرکار حضور کے گرفتار ہونگے وے سپرد سرکار موصوف ہونگے اور چونکہ حضور واسطے احتیاط اور پیش بینی کی نگہداشت فوج انگریزی کے بدلے میں برطرفی سپاہ فرانسیس کے معہ شرائط مندرجہ کارنواس صاحب جو مقرر کیئے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ کمپنی بہادر کو واسطے فائدے ایک دوسرے کے حضور و پیشوا کے عہدنامہ

سیتاپور کی ہم کشتی کا بیان

مجوزہ فیمابین تینوں رؤسا ہمعصر کے یہ شرط مندرج کرنا بھی اہم تھی کہ ہر ایک باب آسودگی و دوسرے کے ساعی و مساعی رہے اور اقرار طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے ہے کہ اگر درخواست بمقصد فائدہ کی دونوں سرکار قبول نہ کریں یا درمیان دونوں ریاست نواب میر نظام علیخاں بہادر اور پنڈت پردھان کے نزاع برپا ہو خود دخیل ہو کر بطریق مناسب فیصلہ کرے اس صورت میں نواب ممدوح اقرار فرماتے ہیں کہ ہم اپنی جانب سے مخالفت راؤ پنڈت پردھان کی نہ کرینگے اور درصورت برپا ہونے تکرار سرکار انگریزی جو فیصلہ کریگی بلا تامل قبول کرینگے تمام بنابجات سابق کے جو درمیان سرکار دولتمدار نظام الملک بہادر اور عظمت وقار کمپنی بہادر اور سرکار پیشوا مدت پردھان کے ہوے ہیں بحال و برقرار رہینگے اور اگر اہل دربار پونہ نقل تہنامہ تعلبندی سرکار کمپنی بہادر کے یا مانند اسکے چاہیں نواب میر نظام علیخاں بہادر بخوشی تمام اجازت دینگے۔

تمام ہوا ترجمہ خط کارنواس صاحب کا واضح ہو کہ جن روزوں صاحب بہادر مذکور نے یہ خط حضور کو لکھا ہے سرکار کمپنی بہادر کی طرف سے گورنر کلکتہ لارڈ جنرل بارتنسکنصاحب بہادر واسطے حل مقدمات ہندا مور و متکفل تھے۔ اور کپتان حشمت جنگ کارپرداز گورنر صاحب بہادر موصوف اور کارنواس صاحب ولایت سے تازہ وارد ہوے تھے اور جو تجویز کہ قرار پائی تھی بجنسہ حضور کو نمیقہ ہذا میں لکھی ہے گویا مکتوب ہذا توضیح عہدنامہ ۱۷۹۰ء کے ہے جس میں شرائط حال کے اضافے ہو گئے ہیں پس یہ تمام مقدمات مرقومہ بالا رفتہ رفتہ صورت پذیر ہوئے چنانچہ ہر ایک محل پر اپنی رقم پذیر ہوگا انشاء اللہ تعالے الحاصل بعد ملاحظہ فرمانے و مطالعہ کرنے ۱۲۰۳ھ نمیقہ ہذا کے حضور اٹھارہویں تاریخ ستمبر کی ۱۷۸۹ء یعنی مطابق ۱۲۰۳ف گذرا کنور کی اسمی نجم الدولہ نجم الملک سیف جنگ جوگلاں تعلقہ دار

سرکار عالی جاہ کے تھے سرور بار کپتان کنوی صاحب کو عنایت کئے اور مابقی اعمال اُسکے معطل رہے بلکہ صاحب کتاب لکھتا ہے کہ تا حالت تحریر طلب پلاٹن مذکور کے نہ ہوئے نہیں معلوم کہ وہ وقت کب آئیگا مگر اور دو پلاٹن نوکر ہوئیں پھر چار اور قائم ہوئیں من بعد دو اور ملحق ہوئیں جملہ آٹھ پلاٹن ہو گئیں پھر اسمیں رد و بدل ہو کر ترپ سوار اور سو لجر مقرر ہوے جیساکہ انشاء اللہ تعالی مشروحاً مذکور ہو گا ملک کشور کا جاتا رہا من بعد ٹیپو سلطان جو حیدر نائیکسے بھی زیادہ تر دلیر اور اُلوالعزم صاحب جمعیت اور صاحب ملک و مال تھا لیکن عقل ہوش نہ رکھتا تھا اپنے عہد میں ارادہ اخراج انگریزوں کا کیا اور کمر ہمت کی میان جان پر چست باندھکر انواع اقسام کے مفسدے بپا کئے افسران انگریزی بھی واسطے استقبال معزالیہ کے آمادہ ہوے پس ۱۷۹۰ء مطابق ۱۲۰۵ھ کے گورنر صاحب مدراس اور گورنر صاحب بہادر کلکتہ کو لکھا کہ بنا بر رفع فساد ٹیپو سلطان کے اول بنا رہ اتحاد نواب نظام علیخاں بہادر سے جو دکن کے عالی رئیس ہیں محکم کرنی اولی ہے اور مرہٹوں کو بھی اپنا شریک رکھنا اہم ہے اسمیں فائدہ کثیر متصور ہو گا پس ایک رزیڈنٹ اسم نامعلوم نے اغلب ہے کہ حشمت جنگ ہوں چنانچہ آگے چلکر سیاق عبارت سے ظاہر ہو گا وہانسے حضور میں اگر حقیقت حال سے اطلاع دی ہر چند کہ سلطان مذکور نواب ممدوح سے بھی زیادہ گستاخ تھا اور ترقی معزالیہکی بہر عنوان خود بدولت کو نامنظور لیکن بہاو امرا بھی طرفدار ہو جائیں لہذا افسران انگریزوں کے اتفاق سے اندیشہ فرمایا تب رزیڈنٹ صاحب موصوف نے گذارش کی ٹیپو سلطان مرہٹوں کو اقتید ار کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہے جیسا کہ روشن ہے وے بھی شریک حال ہمارے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے سلطان مذکور مغلوب و منکوب ہو اور خاطر حضور کی اُس وسوسہ سے پاک کہا پس مخالفت پر غنیم کے رُوسار ثلثہ کے موافقت بہم پہونچے اور ریا آئندہ تعرض واقع ہو وے

ایک تہنامہ پانچوین تاریخ جون کی سنہ ۱۷۹۱ع مین مطابق سنہ ۱۲۰۵ ہجری کے مرتسم ہوا حضور نے دستخط فرمائے اور پیشوا نے بھی نشانی کردی اور سبین انگریزونکا بھی ہوا۔

خلاصہ مضمون تہنامہ پنجم

ہرایک روسا ثلثہ بقوت تمام جنگ کرنے اور بدون رضا یکدوسرے کے صلح نہوگی اور جو مال ٹیپو سلطان کا جنگ مین ہاتھہ آویگا برابر تقسیم کرینگے اور چار پلٹن سے چھہ پلٹن تک حاضر خدمت نواب نظام الملک بہادر رہینگی مگر جسوقت لارڈ کارنولس صاحب بہادر جمعیت مذکور کو چاہین بشرطیکہ بیکار ہو روانہ کرنے مین تامل نہوگا جسوقت کہ خود جمعیت کو رخصت نکرین دربارہ برخاست عذر وحیلہ نکیا جاویگا اور ایک ایلچی ہرایک سرکار کا دوسرے کے دربار مین ہمیشہ حاضر رہیگا تا استصواب سے اُسکے رسل ورسائل ہوا کرین بعد حضور اور سرداران انگریز اور مرہٹون نے ملکر ٹیپو سلطان پر یورش کی خوب جنگ ہوئی بہت سے لوگ طرفین کے مارے گئے آخرالامر سلطان مذکور اتفاق سے روسا ثلثہ کے ناچار ہوکر سلسلہ جنبان مصالحت کا ہوا اور نصف ملک سپرد کرکے نجات پائی جیسا کہ احوال مین بندگان عالی کے مفصل رقم پذیر ہوا اور حسب قرارداد ثلث حصہ قبضہ مین کارپردازان ہرایک سرکار کے آیا از انجملہ تیرہ لاکھہ سولہ ہزار چھہ سو چھاسٹے ہون کا ملک جو حضور کا تصرف مین ٹیپو سلطان کے جاتا رہا تھا سنہ ۱۷۹۲ع مطابق سنہ ۱۲۰۷ھ کے مستردہ ہوا چنانچہ تفصیل اُن مواضعات کی یہ ہے۔

فہرست دیہات سرکار باوقار نواب نظام الملک بہادر کی جو تصرف مین ٹیپو سلطان کے جاتے رہے تھے اور سنہ بعد ۱۷۹۲ع مین مطابق ۱۲۰۷ھ ہجری داخل ہوئے ہین

سدہوت - جوز - نکدپور - لور - مدہول - جمال مارو - کہم - کنک کیفرہ تعلقہ - جتپہ کنٹہ - کٹ سور - کوپل گدہ - اول ماور - نرساپور - سل ونیٹی مانا - دری مارووارم - مدنور - پرمیل مالٹول۔

بیان فیض آباد کے سرشتی کا

معکاریل ہار۔ تستم۔ بیکمن پلی۔ جملہ تعلقہ کتے۔ ملاری دگرپور۔ ملارتم ٹین۔ کیبل۔ کنجد گنڈہ۔ کوکر گنڈی

سیلکاپٹن۔ ابل واری۔ کمن نمونڈہ۔ سیواپور۔ موکا و تعلقہ لنکور۔

رقم

سلک عمارہ سادسون

اب یہان تاریخ نگار روداد ہر ایک ایلچی شاہ انگلینڈ کی سر منزل رقام مین لاتا ہی اور جو مقدمات جسکے منصوبے ظہو مین آئے ہین اوسی کے عہد مین مندرج ہونگے انشاءاللہ تعالی اسکے ضمن مین سنوات آمد و شد گورنران کلکتہ کی بہی مذکور و مرقوم ہونگی اور طرف بعضی خبرہی واقعات ہند کی طرف بہی لیا کیا جاویگا و کر سوانحات۔

ایام ایلچی گری کرنل ولیم کرک پاترک صاحب سفیر اول

کرنل لیم کرک پاترک صاحب بعد کنوی صاحب کے خدمت ایلچی گری پر مامور ہوکر ۱۷۹۲ء مطابق ۱۲۰۶ھ کے وارد سموہ رکن ہوئے اور آخر ماہ ربیع الثانی سنہ الیہ مین مقام مستھانہ پر ملازمت نواب کی حاصل کی واضح ہوکہ اول عہد مین کرنل صاحب موصوف کے بعد جنگ میسور دو پلاٹن انگریزی حضور مین قایم ہوئین اگرچہ و سدہم مرہٹون نے بہی خصوص ہری پندہت نے فوج انگریزی کا رہنا نزدیک پیشوا کے چاہا تہا لیکن لارڈ کارنواس صاحب بہادر نے قبول نکیا اسواسطے کہ ریاست مرہٹہ کی ایک وش پر نہین ہے۔ یہان مترجم زبان انگریزی ایسا لکھتا ہے کہ ۱۷۹۵ء مین مطابق ۱۲۱۰ھ کے مرہٹون نے نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی پر واسطے تقاضای چوتہ و محصول ملک کے لشکر کشی کی حضور ساطع النور بہی واسطے دفع کے مع جمعیت برآمد ہوئے لارڈ مین طلوقہ صاحب بہادر نے مصالحت کروانی چاہی لیکن اہل پونا نے نمانی آخر فیما بین بندگانعالی اور مرہٹون کے جنگ ہوئی ہنگام نبرد بسبب پہونچنے کمک کے زنار دار غالب آئے حضور فیض گنجور خاصہ پر سوار بملاحظہ ارباب حرب کا کرتے تہے کہ اس اثنا مین نتیجہ وار ہوئی

خود بدولت نے صلاح دید سے رفقای بے صلاح اندیش کے بیچ فیلخانہ کا طرف کھرلہ کے منعطف فرمایا اور اپنی ظلمت لیل مین داخل مقام مذکور ہوئے پس حرف صلح کا درمیان آیا حضور نے تین کرور روپیہ نقد دینا اور پچیس لاکھہ کا ملک سپرد کرنا اور آیندہ سال بسال چوتھہ ادا کرنا اور کرنول وغیرہ اپنے کارپردازون کا قبول فرمایا اور مشیر الملک کو مرہٹون کے حوالے کیا اوسوقت دو پلاٹن انگریزی واسطے محافظت ملک کے اس عہد پر بلازم رکاب ہوئین کہ کسی وقت جنگ مرہٹونکی شریک نہونگی اسواسطے کہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ناخوشی ان لوگون کی ہی منظور نہ تہی واضح ہو کہ جب حضور کھرلہ سے مراجعت کرکے داخل حیدرآباد ہوئے صلاح سے راجہ شام راج کے کہ وہ غیبت مین مشیر الملک کی دخیل کار ہوئے تہے پلاٹن مذکور برطرف فرمائی اور زیادتی فوج فرانسیس کا حکم دیا اتفاق روزگار ہنوز پلاٹن مذکورہ کوچ کرکے قلمرو سے سرکار عالی کی باہر نہ گئی تہی کہ حادثہ صاحبزادہ عالیجاہ کا وقوع مین آیا یعنی صاحبزادے نے بندگان عالی پر خروج کیا پہر فوج انگریزی حسب معروضہ میر عالم بہادر طلب ہوئی وہ گہاٹ سے واپس کے مراجعت کرکے حاضر جناب ہوئے پہر نہین معلوم کہ کہان گئی اور صاحبزادہ عالیجاہ بہی گرفتار ہوکر اثناء راہ مین قضا کی اس ضمن مین موسیو ریمون بہی سپاہ فرانسیس کا سرگروہ جو واسطے لانے صاحبزادہ کے معمور ہوا تہا مر گیا اور موسیو پیرون اوسکی جای پر قایم ہوا پس سنہ ۹۵ء مطابق سنہ ۱۲۱۳ھ کے لارڈ مارننگٹن ولزلی صاحب بہادر گورنر اقلیم ہند ہوکر ولایت سے آئے کرنیل ولیم صاحب مذکور قبل ورود ان کے یہان سے روانہ ہوکر کیپ مین بیمار تہے جب لارڈ صاحب وہان ملے چونکہ وہ دانا تہے ہمراہ انہین لے آئے۔ کہتے ہین کہ صاحب بہادر موصوف بہت عالی منش اور بلند حوصلہ تہے اور افسران انگریزی بہت خلیق تر لیکن ہندیون سے ایسا غرہ کرتے تہے کہ اپنے منشیون سے عرائض خدمت مین اپنی شل واب بادشاہون کے لکھوایا کرتے تہے بہت نیک اور نہایت دانشمند تہے جبتک

وارد حیدرآباد رہے باغ مین شمشیر جنگ کے اقامت کی ایام ایلچی گری انکی چھہ برس ہین۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری حشمت جنگ میجر جیمس صاحب بہادر سفر دوم

میجر جیمس کلیس کرک پاترک المخاطب موتمن الملک افتخار الدولہ حشمت جنگ بہادر ولیم کرک پاترک صاحب لکھا ہے کہ ابتدا ان کی کنوی صاحب کے وقت سے ہے آخر کار کرنل ہو کر بعد اپنے بھائی کے خدمت حمایت پر ۱۷۹۸ع مطابق ۱۲۱۳ھ وارد حیدرآباد ہوئے اور حسب الامر حضور باغ میں شمشیر جنگ کے اوترے واضح ہو کہ سفیر ہند لکے عہد میں افسران انگریزی نے نواب سے برطرفی سپاہ فرانسیس کو کہ وہ چودہ ہزار تھی اور بعوض اون کے جمعیت انگریزی کے نگہداشت کا حسب اطلاع بموجب خط کار نوابیس کے لکھتے ہیں اول حضور نے تامل فرمایا من بعد غرہ ماہ ستمبر ۱۷۹۸ع مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ کے ایک تہنامہ رقم پذیر ہوا جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے۔

خلاصہ مضمون تہنامہ ششم مطلب

جس وقت فوج کمپنی بہادر کی داخل حیدرآباد ہوگی کپتان حشمت جنگ کو جیسا منظور ہوگا اوس موافق سرداران سپاہیان فرانسیس کو گرفتار کریں گے اور وہ کپتان موصوف کے حوالہ ہوں گے مطلب۔ اور درمیان سرکار ہند پر دہان کے یا اونہوں کے متعلقین کے یا انگریزوں کی جانب سے بدون اطلاع اور اجازت فیمابین کے ارسال خطوط عمل میں نہ آئیگا اور طرفین سے اوسکی اطلاع ضرور ہوگی مطلب۔ کپتان جیمس کلیس کرک پاترک حشمت جنگ گورنر جنرل صاحب کیطرف سے دربار حضور مین ایلچی قرار پائے مطلب پر بنا رصلح

سلطان پور کی مہم کمپنی کا بیان

واتحاد کی کہ مدت سے درمیان سرکارین کے قائم ہوئی ہے ہمیشہ اپنے حال پر رہیگی مطلب دوست دشمن ایک کا بدستور دوسرے کا شمار کیا جاویگا مطلب تمام تہنامہ وراقرار نامہ سابق کے درمیان سرکارین کے بسبیل استمرار جاری رہیں گے۔ انتہی پس حضور نے چار پلٹن سپاہ نعلبندی کی زیادہ قبول فرمائی اس میں نگاہداشت جمعیت حال اور پلٹن سابق کا خرچ طرف کارکنان بندگان عالی کی طرف سے ستر ہزار سات سو سترہ روپیہ ماہیانہ سے دو لاکھ اکیس ہزار چار سو پچیس روپیہ تک زیادہ ہوا۔ اور سپاہ فرانسیس کی برطرفی عمل میں آئی کہتے ہیں کہ اون کے اخراج کیوقت بڑا بلوہ ہوا اور تمام کار دی واسطے تنخواہ کے دنگہ کئے سپاہ مذکور سے مناقشہ عظیم ظہور میں آیا چنانچہ انگریزوں نے درمیان ہو کر فیصلہ کیا پس چار پلٹن کلاہ پوشان فرنگ کے ساتھ سرگروہ کرنل رایٹ صاحب کے معہ چند اضراب اتواپ وارد حیدرآباد ہو کر دسویں تاریخ اکتوبر کی سنہ ۱۷۹۸ع مطابق سنہ ۱۲۱۳ھ کے دو پلٹن سے ملحق ہوئیں اور فرانسیس بعد قبضہ کے سب کے سب مقید ہو کر کلکتہ کو روانہ کیے گئے اور وہاں سے لندن کو اور لندن سے ملک فرانسیس کو جو اون کا وطن مالوف ہے رہا ہو کر چلے گئے من بعد سنہ الیہا یعنی سنہ ۱۷۹۹ع مطابق سنہ ۱۲۱۳ھ کے پھر مہم ٹیپو سلطان کی درپیش ہوئی اسواسطے کہ مزاج مشار الیہ کا صلح سابق پر اکتفانہ کر کے بموجب جبلت آشوب آفین سے باز نہ آتا تھا۔ افسران شجاعت تمثال انگریزی واسطے استقبال کے خروج کئے تمام سپاہ انگریزی معہ جمعیت رکاب واسطے کمک کے حیدرآباد سے روانہ ہوئے بعد جدال وقتال کر کے ٹیپو سلطان اپنی ذات سے جنگ کر کے مارا گیا اور بموجب سرشکن کے حسب قرارداد تہنامہ سابق ریاست مومی الیہ

سے حصہ داخل سرکار آصفیہ کا ہوا اور یہ تہنامہ بقولی ۱۳ جولائی ۱۷۹۹ء مطابق ۱۲۱۴ھ
بیچ باب تقسیم ملک میسور کے روبروے وکلائے انگریزی جنرل ہارنس صاحب و انریبل
صاحب اور کرنل سروانزلی صاحب و کرنل ولیم کرک پاترک صاحب اور کرنل پاری کلو صاحب
و میر عالم بہادر وکیل نظام الملک بہادر کے دستخط و مواہیر سے وکلاء طرفین کے مرتب ہوا
اور مہر نواب ممدوح اور کمپنی بہادر کی اوس پر نقش پذیر ہوئی۔

خلاصہ مضمون تہنامہ ہفتم

واسطے پرورش خاندان اور متعلقان ٹیپو سلطان ساٹھ لاکھ بیس ہزار روپیہ کی جاگیر
دی جائیگی اور مابقی ممالک مفتوحہ علی الصویہ تینوں سرکاریں دیہات کو منقسم
کرلیں اور میر قمر الدینخاں سپہ سالار سلطان متوفی کو سب کے حصہ میں سے چار لاکھ کی جاگیر
دی جائیگی اور میسور میں حاکم قدیم راجوں کی اولاد سے کشنا راو اودیا بہادر مقرر ہوگا
اور اوسکو کچھ ملک سب کے اتفاق سے حوالے کیا جائیگا اور فی الجملہ کمک کی فوج
انگریزی متعین راجہ مذکور کی رہیگی پس عند التقسیم سات لاکھ تیرانوے ہزار تین سو
ہون پونے دو دام کا ملک تصرف میں اہالیان دولت نظام کے آیا۔

فہرست دیہات کی جو فتح ملک میسور میں نواب میر نظام علیخاں بہادر کے حصہ میں آئے ہیں ماسوا تقسیم کسی اور فیض بہار

کانپور کی مردم کشی کا بیان

مع اوسکے علاقے کے

کیسی کنکا مامری درکنور مامنی جو بمیراجا ہتنور
بیانی میں مسک ۽ جن ہول پلے پٹی بیرانتور بارکی نبی دینده
سیک سرا است پور مانی کورکور کتی ہرکندر کرم کن ده رتن گر
رائے درک پنکس کرنول جنگ پلا میران پور
سری امراکندی کرین کلاں دیندا دیناپور مع دیہات
متفرقه تعلقه کتی ۔

کل رقم اس کی

[illegible] لک

[illegible] ہون جمله رقم سابق وحال کی

[illegible] دام [illegible] لک

[illegible] دام دوپائی

میر عالم بہادر واسطے عمل دخل ممالک مقبوضه سرکار دولتمدار کے مامور ہوئے اور حکم ہوا کہ مداخل مواضع مندرجه ومفصله بالا کا مخارج میں سپاه انگریزی کے جو چوبیس لاکھ ستر ہزار ایک سو اڑسٹھ روپیه سالانه ہوتے ہیں اون کو صرف کریں

لیکن بموجب حساب کے (۲۰۰۸۹۶۶) اور از روے سالیانہ کے (۲۶۵۷۱۰۰) روپئے
ہوتے ہین چونکہ میر صاحب مسٹر الیہم لارڈ گورنر صاحب بہادر کلکتہ کی طرف سے وکیل اور
رزیڈنٹ صاحب کی طرف سے سفیر تھے انھون نے مستقیم الدولہ برادر نسبی کو کہ جنکے ساتھہ
اپنی ہمشیرہ کا نکاح کردیا تہا رزیڈنٹ بہادر کے پاس نیابت پر مقرر کر کے آپ کتی بلاری کو روانہ
ہوے اور راجہ چندو لعل کو کہ وہ پہلے ہی سے اس نواح مین تھے اور میر صاحب کی خدمت مین اُن کو
کمال رسوخ تہا تمام دیہات اُنکی سپردگی مین دے اسی اثنا مین سرکار کمپنی بہادر نے سرکار نواب
نظام الملک بہادر سے حفاظت و نگرانی کی غرض سے پیادون کی دو پلٹنون اور ایک رجمنٹ
سوارون کے لئے درخواست کی اور اسی اثنا مین لارڈ ولزلی صاحب نے حضور سے
یہ کہلوایا کہ جس قدر ملک سنہ ۱۷۹۲ عیسوی و سنہ ۱۷۹۹ عیسوی مین سابق و حال لڑائیون
سے سری رنگ پٹن و میسور وغیرہ کا خالصہ سرکار دولتمدار مین داخل ہوا ہے وہ سب
سپاہ نعلبندی کی تنخواہ مین دیدیا جاے اور جو علاقہ ساحل پر اور کشنا اور رود اوتم بہدرا
کے کنارے پر واقع ہین اونکے بجاے اور علاقے دیدئے جائین اوسکو حضور نے
قبول فرمایا۔ اور ایک تہنامہ ماہواری اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ عیسوی مطابق ۲۲ جمادی الاول
سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین بمشورہ کرنیل حشمت جنگ کے تحریر ہوا اور یہ بہی معلوم کرنا چاہئے کہ بعد قائم
کرنے اُن چارون پلاٹن مذکور الصدر کے یک پلٹن ایک رجمنٹ سوارون کی ملازم ہوئی لیکن اوسکی
تاریخ نگاہداشت دیکھنے مین نہین آئی تہی جو لکہی جاتی صرف تہنامہ کی عبارت سے متبادر ہوتا ہے
چنانچہ اوسکے مطالعہ سے ظاہر ہوگا اور یہان رجمنٹ سے پانچ سو سوار مراد ہین۔

خلاصہ مضمون عہدنامہ ہشتم بتاریخ ۱۲- اکتوبر ۱۸۰۰ء مطابق ۲۲- جمادی الاول ۱۲۱۵ھ مطلب

حضور اقبال کرتے ہیں کہ دو پلٹن بہادروں کی اور ایک رجمٹ ترپ سواروں کی معہ لوازمہ توپخانہ اور گولہ اندازوں سرکار فوج سابق کی کہ وہ چھ پلٹنیں فی پلٹن ایکہزار بندوق اور ایک رجمٹ ترک سواروں کی فی رجمٹ پانسو گھوڑے معہ لوازمہ توپخانہ و گولہ اندازوں وغیرہ کے جو حضور کے ملازم ہیں مقرر کئے جائینگے کل آٹھ پلٹنیں معہ آٹھ ہزار بندوق اور دو رجمٹ ترپ سوار یعنی ایکہزار گھوڑے معہ لوازمہ توپخانہ و گولہ اندازوں و خلاصی و تبردار وغیرہ باسامان جنگ ہمیشہ حضور کے ملک میں متعین رہینگے اور جسوقت یہ فوج انگریزی سرحد ملک حضور میں داخل ہوگی تنخواہ مقرر کیجاویگی اور آٹھ ہزار پیدل اور ایکہزار سوار کی تنخواہ پہنچانے کے لئے معہ لوازمہ معمولی توپخانہ کے سرینگ پٹن اور میسور کا ملک جو ۱۷۹۲ء و ۱۷۹۹ء کے اندر ٹیپو سلطان سے بہت سی لڑائیوں کے بعد سرکار کو ملا تہا وہ سرکار کمپنی بہادر کی سپردگی میں دیا گیا اور بعض تعلقات ملک مذکور مثل کپل اور گجندر وغیرہ کے بموجب فہرست علیحدہ کئے جو اس تحریر کی تحت میں لکھے گئے ہیں اپنے قبضہ میں رکھکر اُس کے بدلہ میں ندی تمبھدرا اور ندی کشنار کے جنوبی سمت میں جہاں کہ دونوں آکر ملی ہیں اور اُس مقام کا نام سنگم ہے خواہ وہ حضور کا ملک ہو خواہ علاقہ داروں کا سپرد کر دیا اقرار از جانب کمپنی بہادر یہ ہوگیا کہ اکثر ملک کی تحصیل جو کمپنی بہادر کے حوالہ کی گئی ہے وہ رقم کم معلوم ہوتی ہے اسلئے کمپنی بہادر اقرار کرتی ہے کہ یہ تعلقات جو تمام ماہوار سپاہ نعلبندی اور اُسکے تمام مصارف کے عوض میں قبول کئے گئے ہیں اُسکا محصول در ماہہ فوج کی برابر ہو یا نہو کبھی سرکار کمپنی بہادر اس غرض کے واسطے ریاست آصفیہ سے درخواست نہ کریگی حضور کی طرف

سے یہ اقرار لکھا گیا کہ جسوقت کہیں جنگ درپیش ہو جمعیت نعلبندی سے چھ انگریزی پلٹنیں اور سوار نکی دو رجمٹیں معہ توپخانہ کے اور چھ ہزار پیدل اور نو ہزار سوار رکاب کے کُل بارہ ہزار پیادے اور دس ہزار سوار معہ توپخانہ کے دشمن کے مقابلہ پر روانہ کیئے جاینگے اور سپاہ انگریزی سے صرف دو پلٹنیں حضور کی ذات کے پاس متعین رہنگی اور جسقدر جلد ہوسکیگا فوج ملک سے نکلکر میدان میں آپڑیگی کمپنی بہادر کی طرف سے اس امر کا اقرار لکھا گیا کہ سوا نعلبندی کے جسقدر فوج جنگ کی وقت بمقابلہ دشمن کے مطلوب ہو فوراً بجواد بجائیگی - حضور کی طرف سے اقرار ہوا کہ جنگ کے وقت حتی الامکان بنجارے لوگ غلہ بہم پہونچانے کے لئے سرحد کے قلعجات میں معہ گھوڑوں وغیرہ کے دانہ کی غرض سے سپاہ نعلبندی کے لئے جن اشیار کی ضرورت ہوگی اُسکا محصول نہ لیا جائیگا۔ مطلب آیندہ کسی دوسرے رئیس سے سوال وجواب نکرینگے اور سرکار کمپنی بہادر کے بدون اطلاع کسی سے سوال وجواب کا سلسلہ جاری نرکھینگے اور نہ جنگ کرینگے اقرار کمپنی بہادر ہمکو حضور کے فرزندوں اور رشتہ داروں اور رعایا اور ملازمین سے کچھ سرکار نہیں وہ خود مختار ہیں اقرار حضور ہم اپنی طرف سے کسی کے ساتھ دشمنی اور زیادتی نہ کرینگے اور جس صورت میں نزاع واقع ہوجاے تو کمپنی بہادر اُسکی حقیقت حال کو راستی کے ساتھ دریافت کرکے جس طرح چاہے فیصلہ کردے ہمکو وہ فیصلہ منظور ہوگا مطلب۔ اقرار از طرف کمپنی بہادر اگر آیندہ کو زمینداران کدوال یا شوراپور یا رعایا میں سے کوئی علاقہ سرکار دولتمدار آصفیہ کی مالگذاری کے ادا کرنے میں بغاوت کرے تو تحقیق کے بعد نعلبندی کی جمعیت اُسکی بیخ کنی کے لئے معہ سپاہ رکاب حضور روانہ ہوگی اور اگر سرکار کمپنی بہادر کے ملک مقبوضہ میں کوئی ہنگامہ پیدا ہو تو حضور سپاہ نعلبندی میں سے حسب ضرورت ارسال فرمائنگے اور اگر حضور کے

ملک میں سرکار کمپنی بہادر کی سرحد پر کوئی ہنگامہ واقع ہو اور سپاہ نعلبندی کے پہونچنے میں وقت واقع ہو تو حضور کی حسب درخواست جمعیت سرکار کمپنی جو اس سرحد کے قریب ہو روانہ کیجائیگی اور اگر راؤ پنڈت پردہان پیشوا وغیرہ اس عہدنامہ کی شرکت سے فائدہ مند ہونا چاہیں تو ہم دونوں مُقر برضاء تمام ساتھ شروط موجب ومناسب کے جائز رکھینگے اور عہدنامہ ہذا میں یہ چند فقرے بھی شامل ہیں کہ راؤ پنڈت پردہان پیشوا کو اس عہدنامہ کے فائدہ کے اندر ان شروط پر رکھا جائیگا ۔ مطلب سرکار پیشوا اگر اپنے دعوے کے لئے جو باب چوتھ کے اندر ریاست آصفیہ پر ہے سرکار کمپنی بہادر حکم کو قبول کرلے تو سرکار نواب نظام الملک بہادر کو جو پوری رقم چوتھ سے فراغ ہو تو سرکار کمپنی بہادر فیصلہ کریگی اور نیز راؤ پنڈت پردہان سرکار کمپنی بہادر کو جو اُنکے باہم نزاع ہیں خاطر جمع کردے اور اگر راؤ پنڈت پردہان ان شرائط کو قبول کریں تو سرکار کمپنی بہادر اور نواب نظام علیخاں بہادر اُنکی حکومت کے لئے مدد دیویں اور نیز اس کام کے لئے اگر راؤ پنڈت پردہان جمعیت نعلبندی کی سرکار کمپنی سے اگر اپنا اقتدار بدستور قایم رکھنا چاہے تو بدستور سابق برقرار رہیگا اور اگر پیشوا پنڈت پردہان اور رگھوجی بھونسلہ دونوں متفق ہوکر یا ایک ان دونوں میں سے فوائد اخلاص میں شریک ہونا چاہے تو بموجب مراج دمرا ملحظ کے منظور ہوگا اور اگر دولت راؤ سیندھیا اپنی محبت واشتی سے مطمئن کرے اور دونوں سرکاروں کو اپنی اخلاص مندی سے دلجمعی کرنے میں دریغ نکرے تو اس تقدیر پر ارکان سرکار نواب ممدوح اور اہالیان سرکار کمپنی بہادر جس طرح چاہیں مشار الیہ کو بھی اس عہدنامہ میں شریک کریں اور جو کوئی روسا ہند و دکن سے دوست یا دشمن احد الطرفین سے شمار کیا جاے تو وہ دونوں طرف سے دوست دشمن ملحوظ کیا جاویگا و بریخ و مصالحت میں ایک دوسریکا شریک و سہیم رہیگا اور جو شخص متوسلین یا شرکار

سے کسی قسم کی زیادتی یا پیش دستی کرے تو اسکا اظہار و استفہام ساتھ عنوان شائستہ و مناسب کے عمل میں آوے اور اُس مقدمہ کے سمجھنے اور سمجھانے میں دوستانہ مشغول ہوں اور شرائط تصفیہ کے بموجب مقتضائے عدل و انصاف کے طرفین سے ظہور میں آویں مضمون عہدنامہ ہشتم کا ختم ہوا اور یہ عہدنامہ فارسی و انگریزی عبارت میں تیار ہو کر حضور فیض گنجور کے ملاحظہ کے لیئے پیش ہوا تو جناب مشار الیہ نے مہر و دستخط سے مزین فرما کے کپتان صاحب کے حوالہ کیا اور اُسی تاریخ سے دو پلاٹن اور ایک رجمٹ سواروں کی زیادہ کی کہ کل تعداد پیادوں کی آٹھ ہزار اور سواروں کی ایک ہزار ہوئی بعد ازاں معاوضہ میں دو پلٹنوں کے ایک رجمٹ سو لجروں کی قرار پائی نہیں معلوم کہ یہاں مراد رجمٹ سے کیا ہے اسلیئے کہ رجمٹ ساتھ سو سوار کی ہوتی ہے اور آٹھ سو اور نو سو کی بھی ہوا کرتی ہے بلکہ یورپ میں بارہ سو کی بھی ہوتی ہے اور پانسو کی بھی بولتے ہیں خدا تعالیٰ کی عنایت سے طریق اتحاد کا خوب مستحکم ہوا جسکا ثمرہ ہوا کہ سرکار انگلشیہ اور سرکار نظام ایک ہی سرکار قرار پائی۔ اور موضع حسین ساگر جمعیت کی بود و باش کے لئے مقرر ہوا اور سرکار نواب نظام الملک بہادر کے عاملین دیہات سابقہ و لاحقہ مستردہ و مفتوحہ سے برخاست کر دیئے گئے از انجملہ بندگان عالی بھی (۲۹۹۹۲۰) ہونگے مواضعات مثل کہپل اور تعلقہ گنجکرا اور جو دیہات دریائے تمبھدرا کے شمالی جانب کے اور دیہات تعلقہ الکوسٹ اور کنک گیری اپنے قبضہ میں رکھکر بسبب اتحاد و یگانگت کے اُنکے معاوضہ میں (۸۱۸۴۴۰۲) روپیہ کے قصبات مثل تعلقات انھوں نے اور جملہ دیہات جو دریائے تمبھدرا کی جانب جنوب واقع ہیں اور متصل سنگم یعنی جہاں دونوں دریاؤں کا اتصال ہوتا ہے سرکار انگریزی بہادر کے تابعین کے سپرد کیئے گئے۔

رقم دیہات مقبوضہ	رقم دیہات وضع کردہ شدہ	رقم دیہات گذاشتہ
[illegible]	دو لک [illegible] ہون	[illegible] ہون [illegible]

[illegible]

اور وکلا کی بود و باش کے لئے ساحل رود موسی پر بنا عمارات کی ٹہری اور واسطے اُنکے خرچ کے خزانہ سے ارشاد ہوا پس بائیس سال کے عرصہ میں صاحب عالیشان رزیڈنٹ بہادر کے رہنے کا مکان ایسا عالیشان تیار ہوا کہ جسکی رفعت و بلندی اور حسن وضعی و آرایش وغیرہ میں آج اُس بلدہ میں اُسکا نظیر نہیں نظر آیا ولیم پالمر صاحب کی زبانی یہ معلوم ہوا وہ راقم کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے وزیر صاحب سے جنکا ذکر آیندہ آتا ہے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھسے ویرا ساہی بنانیے جو چودھری معماروں کا تھا یہ بیان کیا ہے کہ اس مکان کی تعمیر میں (۳۶۰۰۰۰) روپے خرچ ہوئے ہیں اور میر عالم بہادر کے ذریعہ سے یہ بیان کرتے تھے کہ وقت بنا رکھنے کے دو لاکھ روپے لگے اور وہ تیار ہو رہے تھے ۔ واضح ہو کہ وقت استیصال ٹیپو سلطان کے سرکار عالی کے حصہ میں جو ملک آیا تو وہ سب ملک بلکہ اُس سے کچھ زیادہ سپاہ انگریزی کی نگہداشت کی ترتیب میں نکل گیا چنانچہ مذکور ہوا اور نقد یا جواہر وغیرہ سے اُسوقت کچھ خزانہ عامرہ میں داخل ہوا چونکہ لڑائی کے وقت جمعیت کے سردار میر عالم بہادر ہو کر گئے تھے اس اثنا میں اُنکی اور کرنیل حشمت جنگ کی باہم چند وجوہ سے شکر رنجی واقع ہو گئی تھی بلعدہ میر صاحب لارڈ گورنر صاحب بہادر کی خدمت وکالت سے معزول ہو کر سرینگ پٹن کے مطالبہ میں گرفتار ہوئے اور خود بدولت نے اُنکو قلعہ ردورڑ میں نظر بند کیا انہیں ایام میں انکے بیٹے میر زمان نے وفات پائی اتفاق زمانہ سے دونوں میں سے کسی کو دوسرے کا دیدار میسر نہوا چند روز کے بعد میر صاحب کو قلعہ مذکور میں مرض جذام شروع ہوا تو اپنی جاگیر ناکن پلی میں اجازت لیکر قیام گزین ہوئے جب بیماری نے زیادہ ترقی کی تو بوسیلہ نامہ و پیام کے رزیڈنٹ کرنل حشمت جنگ کے دل سے ملال رفع کر کے مشیر الملک اور کرنل رزیڈنٹ صاحب کی اجازت سے بلدہ مالوف میں

داخل ہوئے اور وہاں پہنچکر اپنے مکان میں آ اُترے اور مادام الحیات نواب ممدوح کے دروازہ پر سرکاری پہرہ رہا اور اعزہ اور آشنا وغیرہ سے کسی کو آمد و رفت کی اجازت نہ تھی پس اپریل کی ۱۲ تاریخ سنہ ۱۲۱۸ ہجری کو ایک عہدنامہ حضور سے تجارت کے باب میں رقم پذیر ہوا۔

خلاصہ مضمون عہدنامہ نہم

مال و اسباب تجارت کا جسقدر کہ سرکار کمپنی بہادر سے صادر ہو وہ از روے فرد واجبی قیمت جو مُہر و دستخط سے کارگذاران متعینہ طرفین کے مقرر ہوگا فیصدی پانچ روپیہ اسکا محصول دیا جائیگا علی ہذا کئی مقدمات ایسی ہی خواہش کے مندرج ہوئے انتہی۔ پس ۱۷۔ ربیع الثانی سنہ ۱۸۰۳ مطابق سنہ ۱۲۱۸ ہجری میں بندگان عالی آصف جاہ ثانی نے مرض جسمانی سے وفات پائی اور نواب سکندر جاہ بہادر زیب مسند دکن کے ہوئے جلوہ فرماتے ہی میر عالم کے دروازہ سے پہرہ سرکاری اُٹھا دیا ۱۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ء میں رزیڈنٹ صاحب نے ایک دستاویز دستخطی لارڈ گورنر بہادر کی اس مضمون کی بھیجی۔

خلاصہ مضمون دستاویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر

اسی نواب سکندر جاہ جو برابر عہدنامہ کے ہے جتنے عہدنامے کہ نواب نظام الملک میر نظام علیخان بہادر کے ساتھ ہوئے ہیں وہ بدستور جاری و نافذ رہینگے اسکے قریب ہی ارسطو جاہ نے بھی اسباب ہستی کا اُٹھایا اور حسب تجویز لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے امر دیوانی کا میر عالم بہادر کے سپرد کیا گیا اگرچہ رزیڈنٹ کرنیل حشمت جنگ اسکے مخالف تھے وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ

سواے میر صاحب کے اس کام کے لئے کوئی اور شخص منتخب کیا جائے میر صاحب موصوف نے مرزا عبداللطیف کو لارڈ گورنر بہادر کے پاس کلکتہ میں قاصد بناکر روانہ کیا اور مرزا مذکور کے روانہ ہونے کی بعد یہاں یہ امر واقع ہوا کہ یاور الدولہ بن شرف الدولہ اس کام پر مامور ہوے چونکہ یاور الدولہ وقت معین ومقرر پر گورنر صاحب بہادر کے دربار میں حاضر نہیں ہوا کرتے تھے صاحب بہادر موصوف کو یہ بات ناپسند آئی اسلیے یاور الدولہ کی طبیعت برخاستہ ہوگئی تو گورنر صاحب بہادر نے ناخوش ہوکر ان کو حیدرآباد جانیکی اجازت دیدی - واضح ہو کہ بعد یاور الدولہ کے اسوقت تک کوئی شخص سرکار دولتمدار کی طرف سے پھر ایلچی مقرر نہوا اور اسکے بعد سرکار نے بھی ہرچند کہ ممانعت نہ تھی کسی کو مامور نہ فرمایا اور ۲۷- اپریل ۱۸۰۴ع مطابق ۱۲۱۹ ہجری کو ایک عہدنامہ تقسیم ملک کی بابت نواب سکندرجاہ بہادر اور انگریزی سرداروں کے باہم تحریر ہوا خلاصہ مضمون اُسکا جس کتاب کا کہ منتخب ہے اسمیں موجود نہ تھا مگر راقم نے اور جگہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ہولکر سندھیہ سے آخر ۱۸۰۳ع میں جونا گپور کے مسخر کرنے کے لئے لڑائی ہوئی تھی تو جمعیت سرکار نظام الملک بہادر کے بھی ہمراہ تھی واسطے اداے حقوق کے ممالک مقبوضہ سے وردہان دی اور پہاڑوں کی مدد سے اس طرف کا ملک ۵۷۳۶۲۲۰ روپیہ کا سرکار ممدوح کے ممالک محروسہ میں ملحق ہوا ظن غالب ہے کہ یہی خلاصہ مضمون عہدنامہ مذکور مورخہ ۲۷- اپریل ۱۸۰۴ع کا ہو - اور زبانی ولیم پالمر صاحب بہادر کے بھی کہ اسوقت صدر میں تقسیم ملک کے باب میں ایسی تقریر درپیش ہوئی تھی کہ جو جمعیت سرکار نظام الملک بہادر کی ہمارے ہمراہ تھی وہ ایسی سرکش ونافرمان تھی کہ بروقت بگڑ جانے لڑائی کے مخالف کی طرف ہو جاتی انکو حصہ دینے کی کیا ضرورت ہے اس اثنا میں کہنے والوں نے کہا کہ یہ قصور صرف سپاہ کا ہے ورنہ

رئیس و دیوان تو ہمارے ہم ... شریک حال تھے تب حصہ لا ... در عہد نامہ مقرر ہوا پس ۱۲۸۵ء ... ھ مطابق ۱۲۲۰ء

کو گورنر اقلیم ہند لارڈ دو ... لی صاحب بہادر نے ولایت ... جانیکا ارادہ کیا اور بجائے ... نکے لارڈ کرنواس

صاحب بہادر نے اس ... امر جلیل القدر کو اپنی تفویض میں ... با ور حشمت جنگ کو حیدرآباد ... اسطے تحقیق اور

تفتیش کسی امر کے کلکتہ ... میں طلب کیا - کہتے ہیں کہ رزیڈ ... نٹ صاحب موصوف سنہ ... ال میں جہاز میں

سوار ہوکر منزل مقصود ... کو روانہ ہونے والے تھے کہ ا ... ثنا ر راہ میں کلکتہ کے قریب ... سنہ رواں میں وفا

سفر آخرت کے ہوئے ا ... ر ہندوستان میں چند روز ... کے پس وپیش میں لارڈ کارنوا ... س صاحب بہادر

بھی اپنی اجل طبعی سے گذ ... رے اور بجائے اُنکے لارڈ منٹو ... صاحب بہادر سنہ الیہ میں گور ... نرجنرل ہوکر کلکتہ

کو آئے - واضح ہو کہ رز ... یڈنٹ صاحب بہادر موصوف کو ... اس ملک کے باشندوں سے ... کمال محبت

و رغبت تھی - اور ارسطو ... جاہ مدار المہام سرکار دولتمدار ... سے نہایت موافقت اور اتحاد ... تھا حتی کہ عہد نامہ

کے وقت سپاہ نعلبندی کی جوابہ جمعیت سکندرآباد مشہو ... ر ہے خود انہوں نے ایک انگ ... شتری الماس

کی قیمتی دس ہزار روپیہ کی عنایت کی تھی اور لفظ فرزند ک ... ابنظر محبت کے اپنی زبان سے ار ... شاد کیا تھا کہ

وہ فقرہ اُنکے خطاب میں شامل کیا گیا بیان کرتے ہیں کہ اگ ... رچہ اُنکی ظاہر صورت سے اکثر آ ... ثار غرور و تکبر

کے نمایاں ہوتے تھے لیکن واقع میں ایسے میل جول کے آدمی تھے کہ ایک لمحہ نہایت و لمحہ ... صحبت میں

اپنے وتیرہ غرور کو فراموش کرکے ایسے اخلاق سے پیش آتے تھے کہ حاضرین مجلس کا دل ... اُنکی صحبت

سے باغ باغ ہوجاتا تھا اول ہی ملاقات میں ایسے مختلی بالطبع ہوکر کلام وخطاب کیا کرتے تھے ، کہ جیسا کوئی

اپنے قدیم احباب سے کرتاہے اور اس دیار کی مستورات کی کثرت صحبت سے وضع اور ترا ... کیب ارباب

دکن کی بہت اختیار کرلی تھی اور خود فی نفسہ بھی خندہ پیشانی شخص تھے ۔ خصوصاً بسبب خیر اندیشی ... ستار بیگم

... کلکتہ کے بیان میں

صبیہ شرف النسا بیگم زوجہ مہدی یار خاں بنت ... عاقل الدولہ کی جو اس ملک ... کی اعزہ میں سے تھیں اور نہایت صاحب امتیاز و سلیقہ کی کہ انکی مفصل کیفیت ... یت راقم نے دوسرے مو ... رخ کے حوالہ کی ہے زرینٹ بہادر کا سلیقہ بہا کچ امتیازوں کے سلیقہ کے ب ... ت مشابہ تھا کرنل حشمت جنگ ... ب بہادر کی سفارت کی مدت ... سال ہے۔ اور یہ بہی جاننا چاہئے کہ کرنل حشمت جنگ کے زمانہ سفارت ... ن اول پیشدست سدنم صاحب تھے اور جب پیشدست صاحب ارسطو جاہ کی وفات سے قبل بیمار ہو کر ولایت کو چلے گئے تو اُن کے بعد ثابت جنگ رسل صاحب پیشدستی پر قایم ہوے۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کپتان سدنم صاحب بہادر سفیر سوم و بعض خصائل انکے مذکور ہوتے ہین

کپتان طامس سدنم صاحب بہادر چونکہ سا ... بق مین کرنل حشمت جنگ کے پیش ... دست تھے لہذا لارڈ گورنر منٹو صاحب بہادر نے اپنے ابتداء زمانہ گورنری مین انکو واقف کار سمجھکر بقول ... بعض کے سنہ ۱۸۰۵ء اور بعض کے نزدیک سنہ ۱۸۰۶ء مین نواب سکن ... ر جاہ بہادر کے اوائل عہد مین ... بجاے کرنل حشمت جنگ کے حیدرآباد کی سفارت پر مامور فرمایا واضح ہو ... کہ سفیر مذا لیعنی صاحب بہادر کو ا ... پنے زمانہ پیشدستی کرنل حشمت جنگ کے ساتھ مخالفت تھی اس لئے ... اونہون نے بلدہ مذکور کے ... راج مین داخل ہو کر کرنل حشمت جنگ کے سب کارخانونکو بالکل موقوف ... کر دیا اور منشی میر عزیز اللہ کو برطرف کر کے منشی ابن علی کو ... واسطے اصول جواب کے اپنی طرف سے مقرر کیا جو اوسوقت ... سفیر لارڈ گورنر صاحب بہادر اور دیوان سرکار نواب نظام الملک بہادر کے منشیون کی معرفت ہوتا تھا اور میر عالم کے کہنے سننے سے نور الامرا اور راجہ راو انبہا کو شہر سے جلاوطن کر دیا چند روز کے بعد جب سورجونت نامی جسکو میر صاحب موصوف دیوان دکن نے اپنا پیشکار مقرر کیا تہا بقضاے الٰہی فوت ہوگیا حسن اتفاق سے راجہ چندولال سنہ ۱۸۰۶ء

یا [illegible]ء مطابق سنہ [illegible] ہجری کو پیشکار ہوے راجہ صاحب نے اپنے اور منشی ابن علی کے باہم شرف الدینخانکو وکیل کیا تھوڑے ہی عرصہ میں خان موصوف سدنم صاحب بہادر کے خوب معزز ہوگئے اور خبریں سوال وجواب کی بلاوساطت منشی کے اگرچہ انہیں کے ہمراہ جاتے تھے ادا کرتے تھے پس سنہ [illegible]ء میں میر عالم بہادر نے وفات پائی اور واسطے تجویز معاملات دیوانی کے سرکار نظامیہ کے تمام ارکین میں سے صرف دو امیر عالی منزلت یعنی شمس الامراء بہادر مدظلہ اور منیر الملک بہادر منتخب کئے گئے پس سڈنم صاحب بہادر نے سرکار میں اپنی اطلاع کی اور نواب ممدوح نے بھی لارڈ گورنر منٹو صاحب بہادر کو واسطے استفسار صلاح کے لکھا گورنر صاحب بہادر نے شمس الامراء بہادر کو ممتاز کرکے محتشم الیہم کے نام سے خریطہ روانہ کیا اور یہاں منیر الملک بہادر نے خفیہ چندو لال کے مکان پر کر عبد اللہ خاں کے سر پر ہاتھ رکھکر قسم کھائی اور قرآن اٹھایا کہ اگر میں دیوان ہوا تو کسی امر میں دخل ندونگا صرف مجکو تحریر دیوانی کی کافی ہے تم مختار ہو جو چاہو کرو نواب صاحب نے بخلاف لارڈ گورنر صاحب بہادر کے خدمت مذکورہ منیر الملک بہادر کو عنایت کی اور شمس الامراء بہادر کو معاف فرمایا پس معز الیہم بہادر سے دیوانی میں تمام کاروبار ریاست کے اجراء تمام راجہ چندو لال بہادر سے متعلق ہوا راجہ موصوف نے شرف الدینخاں کو بواسطہ منشی ابن علی کے اپنا وکیل سڈنم صاحب بہادر کے پاس مقرر کیا سڈنم صاحب بہادر نے یہانکے معاملات کی بدنظمی دیکھکر صدر کو لکھا کہ نواب نظام الملک بہادر کی ریاست کی اصلاح کی توقع اب منقطع ہوئی مگر اسوقت کہ ضبط زیر سرکار کمپنی بہادر کا ہے پس لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر کلکتہ کے تھے اور سدنم صاحب بہادر سفیر حیدرآباد کے کہ ہنگامہ سرکردگان فوج انگریزی کا واقع ہوا لارڈ گورنر صاحب بہادر نے سڈنم صاحب

بہادر کو طرفدار سرگروگان مذکور کا جاننا اور انکے حق میں کلمات نامناسب مشہر کیے سدنم صاحب
بہادر بعد وقوع اس امر کے آزردہ خاطر ہو کر خدمت مذکور سے مستعفی ہوئے اور ۱۸۱۰ء کو حیدرآباد
سے رخصت ہوئے۔ واضح ہو کہ صاحب موصوف نہایت خوش وضع اور فن ایلچی گری میں نہایت
مشاق لطیف طبع ظریف مزاج عالی مشرب بے پروا شخص تھے اور اس ملک کی ایلچی گری کو اپنے حوصلہ
کے قابل نہ جانتے تھے اور صاحب خطاب فیمابین حضور پر نور نواب سکندرجاہ بہادر اور انکے کمال موافقت
تھی جب دربار ہوتا اور یہ آتے تو حضور بہت بات چیت انسے کرتے ایکمرتبہ خواہش میں ہٹلاکر باتیں کرتے
ہوئے چلے گئے اور ایکمرتبہ موضع وپل پر واسطے سیاحت کے رونق افروز تھے اور صاحب بہادر
بھی ہمراہ رکاب سعادت تھے دفعتًا جو سوار ہوئے تو صاحب بہادر کے ڈیرہ میں چلے آئے یہ متردد
ہوئے کہ اسوقت کیا کیا جاوے ولیم پالمر صاحب نے کہا کہ نذر پیش کرو وہ بولے کہ ہم نذر نہیں دیتے
یہ بولے کہ ہدیہ دو انھوں نے اس بات کو پسند کیا اور فورًا ایک طشت روپیوں اور چند کٹورے
چینی کے تھے میز پر رکھکر پیش کیے اور عرض کیا کہ یہ خیمہ ہے بالفعل یہی حاضر ہے حضور نے
اسکو قبول کیا باقی سربرائی ولیم پالمر صاحب نے کی۔ حضور مسکراتے رہے پھر وقت برخاست ہونیکے
صاحب بہادر نے کہا کیا دیجئے گا ولیم پالمر صاحب بولے کہ میر عالم بہادر اور راجہ چندولال نے جب
انکے مکان پر گئے تھے تو پچاس ہزار روپے دیے تھے تم بھی وہی دو وہ بولے کہ سرکار ہمارے کیا
کہینگے انکی بھی رعایت و کفایت چاہیے ولیم پالمر صاحب بولے کہ (۲۵۰۰۰) ہی ہزار دیدو اسمیں
بھی انھوں نے تامل کیا بعد قیل و قال کے ایک چٹھی پچیس ہزار روپیہ کی گذرانی اور یہ التماس کیا کہ آج
تو آپ صرف اپنی عنایت سے تشریف لائے شہر میں چلکر ہماری فرودگاہ پر رونق افروز ہونا ہم آپ کی

ضیافت کرینگے حضور نے فرمایا بہت اچھا خیر جب اُنکے مکان پر تشریف لے گئے تو صاحب بہادر نے نہایت تکلف اور آرایش کے ساتھ دعوت کی چنانچہ اسکا تذکرہ ہو چکا ہے اور لاکھ روپیہ نشستگاہ کے گذرانے اور یہ بیان کیا کہ ساتھ لاکھ روپیہ سرکار کے حصہ کے بابت غنیمت سرینگ پٹن جو سرکار کمپنی بہادر کی طرف بطریق تحائف وہدایا کے یورپ وغیرہ کی اس دعوت کے اخراجات میں وضع ہونے کے بعد ادا کئے جائینگے چنانچہ اسکے بعد بتدریج کچھہ کم چھہ لاکھ روپیہ کی اشیاء واجناس ولایتی گذرانی اور وہ سب محسوب ومجرا ہوئیں۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایام سفارت میں سدنم صاحب کے اول پیشدست ثابت جنگ تھے اور آخر اُنکے زمانہ سفارت میں چارلس رسل صاحب ثابت جنگ کے چھوٹے بھائی پیشدست ہوئے سدنم صاحب نے چھہ سال یا چار سال سفارت کی ہر اور اسمیں دو سال تعطیل کے ہوتے ہیں۔

سوانحات ایام ایلچی گری ثابت جنگ رسل صاحب بہادر سفیر چہارم

مسٹر ہنری رسل صاحب ثابت جنگ پیشدست سابق سدنم صاحب بہادر کی طرف سے لارڈ گورنر بہادر منٹو صاحب گورنر کلکتہ کے ۱۸۱۱ء کو سفارت پر مامور ہو کر پونا سے کہ سابق وہ وہاں کے سفیر تھے وارد عمارات محدثہ کوٹھی حیدرآباد ہوئے اور قبل پہونچنے اُنکے بلدہ مذکور میں بوجہ بے انصافی سدنم صاحب بہادر کے درباب اخراج راجہ راؤ انبا اور نور الامراء کے ثابت کرکے باجازت سرکار معز الیہم کے اپنے ہمراہ لے آئے اور کوٹھی پر آکر سدنم صاحب کے منشی کو موقوف کیا اور منشی التفات حسین خلف میر عزیز اللہ کو منشی گری پر قایم کیا اور شرف الدینخاں کو شہر بدر کر

امجد علیخاں کو سوال وجواب کے لئے مامور کیا بعد چند روز کے اگرچہ اکثر لوگونکی سفارش سے شرف الملک کو شہر کے اندر آنے کی اجازت تو دیدی لیکن پیروکالت اُنکی منظور نہ کی۔ واضح ہو کہ رسل صاحب کے زمانہ میں سپاہ کنٹنجنٹ کی بہرتی ہوئی ہے چنانچہ واضح طور پر اسکا بیان کیا جاتا ہے۔

بیان قیام سپاہ کنٹنجنٹ کا

چونکہ بموجب قرارداد عہدنامہ ہشتم کے کہ وقت مہم کے چھہ ہزار پیادے اور نو ہزار سوار حضور سے شامل فوج انگریزی کے ہونگے وقت جنگ دولت راؤ سیندہیہ اور رگھوجی بہونسلہ کے سپاہ ملکی سرکار نواب نظام الملک بہادر کی بہت خرابی کے ساتھ پہونچی اور کچھہ کام ندیا تو اُسوقت لارڈ صاحب بہادر گورنر کلکتہ نے یہ سمجھا کہ اس امر میں پیشکار کا قصور ہے چنانچہ اسی وجہ سے راجہ اندرا گوتم راؤ کو حضور کی کارپردازی سے موقوف کیا چنانچہ نواب سکندر جاہ بہادر کے حالات میں اس کتاب کی دفتر دوم کے اندر گذرا ہے اگرچہ مترجم انگریزی نے ایساہی بیان کیا ہے لیکن یہاں یہی مشہور ہے کہ راجہ مہبت رام حسب فحوائے عوام جمعیت پچاس ہزار سردار اور محمد سبحان خاں جمعدار اور محمد صلابت خاں بہادر اور ناظم ایلچپور جنگ مذکور میں بنابر اعانت فوج انگریزی کے لارڈ ولزلی صاحب بہادر کے شریک حال ہوے خصوصاً کاویل کے قلعہ میں اور بقول ولیم پالمر صاحب موضع ارگانوں پر محمد صلابت خاں بہادر نے خوب جانبازی اور جانفشانی کی اور بہت سے اُنکے ساتھی کام آئ اور نیز نامہ نگار کے والد بہی ہمراہ رکاب بہادر مذکور کے تیس چالیس پٹھانوں سمیت معرکہ میں شریک تھے حتے کہ گورنر صاحب بہادر خان موصوف سے خوش ہو کر انکا کچھہ خزانہ جو راے برار کے علاقہ میں

حالت موافقت میں تہا اُمداد اسکے بعد اُسنے نہ دینا چاہا تھا معاف فرمایا اور راے برار کے ارکان
دولت میں سے محمد صلابت خاں بہادر ہے کہ جب قلعہ ہاتھ سے نکلگیا اور دقتیں جاتی رہیں مگر
ثابت قدم رہا چنانچہ سرکار کمپنی سے خان موصوف کی رسائی کا آغاز وہی زمانہ ہے اور انہیں ایام
میں محتشم الیہ نے اپنے فرزند نامدار خاں کو گورنر صاحب بہادر کی آغوش میں دیا چنانچہ اب بہی قراین
سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ افسران سرکار کو اب بہی اُنکے متعلقین کا پاس خاطر ہے اور خود سرکار عالی
کو بہی اکثر فتوحات میں سے فائدہ پہنچا بلکہ اس امر کی طرف بموجب تحریر حشمت جنگ کے بعض احوال میں
راقم نے اشارہ کردیا ہے۔ واضح ہو کہ رسل صاحب اور راجہ چندو لال کے کمال ربط و ضبط تہا اسلئے
واسطے قوت اور جمعیت محتشم الیہ کے صاحب بہادر نے سپاہ کنٹجنٹ کی تجویز کی راجہ چندو لال
نے اپنی خوشی سے دو ہزار جوان دیے اور اُنکی تربیت کے واسطے ولیم پالمر صاحب کے بکٹ
صاحب نام کہ وہ اول مرتبہ کے نوکر تھے منسوب ہوئے اسی اثنا میں میجر گارڈن کے مرجانے کے بعد
جو دو پلٹنوں کا حاکم تہا ایک میں دو سو جوان اور دوسرے میں ڈیڑہ سو جوان تھے مونسیوریموں کے باغ پر
دنگہ و فساد ہوا بکٹ صاحب کی تو تیار فوج لکڑیاں لئے ہوئے اور چار سو جوان جرار رزیڈنٹی کے پہرہ پر
متعین ہوئے اور راجہ چندو لال کے حکم سے ولیم پالمر صاحب اُنکے فیصلہ کے لئے حاکم عدالت مقرر ہوے
بعد بسیار گفت و شنود کے رزیڈنٹ رسل صاحب بہادر نے اُنکی تنخواہ اپنے استصواب سے لودی
اور اُن میں سے جو فوجی لوگ شورہ پشت و مفسد تھے بہت سے تو نکل گئے اور چار شخصوں کو گرفتار
کرکے ایک صوبہ دار اور ایک بہشتی اور دو جوان ان میں سے ایک ہندو اور ایک جوان اور
صوبہ دار اور بہشتی یہ تین مسلمان چاروں کو توپ کے منہ سے باندہکر اُڑا دیا اسکے بعد بکٹ صاحب

کے لوگونکی چھاونی توپ کے سانچہ پر مقرر کی اور اُنکا نام اپنے نام پر رسل برگیٹ رکھا اور اُنکے واسطے اسباب اور پرانی بندوقیں حسین ساگر کی کوٹھی سے خرید کر دلوادیں پس جبکہ ۱۸۱۳ء میں لارڈ گورنر منٹو صاحب بہادر ولایت کو گئے اور لارڈ ہیسٹن صاحب بہادر اسی سال گورنر کلکتہ مقرر ہوے تو بابت جنگ رسل صاحب نے اسی سال میں سرکار نامدار نواب نظام الملک بہادر سے اُن کی تنخواہ ماہ بماہ طلب کی اور ارادہ کیا کہ رسل صاحب کو بڑھایا جاوے تب ملک برار میں جو چھ ہزار کی جمعیت واسطے تنبیہ مفسدوں کے تھی ان سب کو بلدہ اورنگ آباد میں جمع کرکے اُسمیں سے چار ہزار جوان اپنے اختیار میں لیکر انگریزی قانون کے موافق تیار کئے اور ۱۸۱۴ء میں لفٹنٹ ہیر صاحب بنی کے سردار رسل برگیٹ کے سرگروہ ہوے اور ولایتی سردار توپخانہ وغیرہ پر مامور کئے اور راجہ چندولال کی مرضی و مشورہ سے ہر پلٹن میں اسقدر عہدہ دار مقرر ہوے۔

تفصیل سپاہ کنٹجنٹ کے عہدہ داروں کی ؛

کمیدان	اجیٹن	سارجن میجر	کوارٹر ماسٹر	صوبہ دار	جمعدار	حوالدار
یک	عـ	یک	یک	ـــ	عـ	ــے
طنبور و بانسری نواز	بگلنواز	سقے	نایک	آہنگر	نجار	بہنڈہ کش
عـ	ے	عـ	ــے	یک	یک	یک
کاریگران بندوق	موزے دوز	ڈاکٹر	دہوبی	مشعلچی		جوانان
دو	یک	یک	یک	ـــ		ماز

اور یہ مرقوم ہے کہ ضعیف ملازموں کو جدا کر کے اُنکی ایک رجمنٹ علیحدہ مقرر کی اور اُسکو فرمین صاحب کے سپرد کیا اسلئے کہ یہ بھی ضعیف تھے اور پہلے سے بھی ان لوگوں کے افسر تھے - ازاں بعد رسل صاحب بہادر نے کلکتہ سے حکم منگوا کر پانچ ہزار سوار کی تجویز کی اُسوقت ملک برار میں ساتھ جاگیرداران مثل جلال الدولہ اور مرتضی یار جنگ اور عالم علیخاں وغیرہ کے لئے سات ہزار پانسو سوار واسطے تنبیہ مفسدوں کے لئے راجہ گوبند بخش بہادر کے پاس تھے انہیں موقوف کر کے یہاں بھرتی کر دئے فی سوار چالیس روپیہ ماہانہ پر مقرر و متعین ہوے جو سب ملکر پانچ رسالے اور چھ پلٹنیں ہوئیں اُن میں سے گولہ اندازوں کی چار کمپنیاں اور ایک کمپنی بیلوں کی نگرانی کے واسطے جو جنگل کے رہنے والے تھے اور ایک کمپنی تبرداروں کی تجویز ہوئی اور ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲۳۳ھ ہجری میں کپتان جیوس سب سواروں کا سرگروہ ہوا اور مورخین نے یہ بھی لکھا ہے کہ بڑے انگریز نے ہزار سوار کی تخفیف کر کے چار رسالے بنائے اور اُن میں چار سردار مقرر کئے اور کپتان جیوس کو سب کا افسر مقرر کیا - حاصل کلام تمام فوج قواعد انگریزی پر تیار ہو کر واسطے تنبیہ شورہ پشتوں اور بدخواہان دولت کے برار کے اضلاع میں متعین ہوے اور سوائے اسکے محمد صلابت خاں بہادر ناظم ایلچ پور سات ہزار فوج کے ساتھ اعانت و کمک کے لئے مقرر ہوا چنانچہ کئی سال کے بعد انہیں میں سے دو پلٹنیں اور ایک رسالہ نرپ سواروں کا اس فوج میں شامل ہو گیا ولیم پالمر کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اُنھوں نے دو کمپنیاں بسرکردگی ڈرو نام دو برادر کے رکھی تھیں اور جب بڑا ڈرو مر گیا تو میجر لین صاحب اُسکے افسر ہوے صلابت خاں نے اُسکا اقبال کیا تو چھوٹے ڈرو نے میجر مذکور سے سرکشی کی اُنہوں نے اُسکو بھی موقوف کر دیا پھر جیسے یہاں ڈیوس افسر مقرر ہوا اسی طرح وہاں کپتان رنداوت مقرر ہوا - واضح ہو کہ

جب جمعیت بہمہ وجوہ مطیع و فرماں بردار سرکار دولت مدار آصفیہ کی ہوئی یعنی جس کام پر جسوقت جہاں چاہو بھجوا دو تو ڈکٹروں کو خبر پہونچی کہ اسوال کی فوج بعوض چھ ہزار سپاہ اور نو ہزار سوار کے جو سنہ ۱۸۰۰ع کے عہدنامہ میں مقرر ہوئی تہی اس میں وقت مہم کے نواب نظام الملک بہادر کی رکاب سے ہمراہ جمعیت نعلبندی کے اگر شرکت قرار پائی تہی واسطے پہونچنے کے بہرتی ہوئی ہے اور خرچ کثیر اسکا سرکار نواب نظام الملک بہادر کے ذمہ ہے اُنہوں نے اپنی تجویز سے لارڈ گورنر بہادر کو لکہا کہ جسوقت بار خرچ کا ریاست پر پڑتا ہے تو وقت تحصیل کے یہ ظلم رعایا پر واقع ہوتا ہے اور ملک ویران ہوتا چلا جاتا ہے اور بعوض افزایش کی دن بدن کمی ہوتی جاتی ہے اس صورت میں فساد کا اندیشہ ہے۔ اور اس سے تجاوز کر کے غارتگری کی نوبت پہونچتی معلوم ہوتی ہے لہذا ایسے وقت میں موتوف کر دینا چاہیے گورنر جنرل نے فرمایش لکہی ڈکٹروں نے اُسکے اندر تامل کیا اور جمعیت بدستور رہی اُسکے بعد سنہ حال میں ڈکٹروں نے لارڈ گورنر صاحب کو لکہا کہ خبردار ہرگز فراموش نکرنا اور رزیڈنٹ بہادر کو یہ کہلا بہیجا کہ جب تک کما حقہ سرکار کے کام کی کیفیت از روے انصاف دریافت نکرلی جاے اُسوقت تک یہ فوج کمک کے لئے بہیجی جاے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ باوجود سپاہ نعلبندی کے سپاہ اسوال جسکا محرک رسل انگریز ہے اسلئے مقرر ہوئی ہے کہ سکندرآباد کی جمعیت سرکار آصفیہ محض اپنے حکم سے کہیں کو روانہ نہیں کر سکتے تہے بس جمعیت دوسری شائستہ اور مطیع سرکار موصوف اس کام کے واسطے ہر وقت موجود رہے چنانچہ ایک عرصہ دراز تک ایسا ہی عمل میں آیا لیکن اب تہوڑے عرصہ سے سرکار دولتمدار آصفیہ کے حکم سے یہ بات موتوف رہی بلکہ جن ایام میں سرچارلس شکلف۔ حاکم کلکتہ کا قایمقام ہو رہا تہا تو راجہ چندو لال نے تخفیف کے لئے لکہا تہا اُسے یہ جواب دیا کہ

پیشتر تم اپنی خیرخواہی سے اپنی رکاب کی جمعیت جو ناکارہ ہے موقوف کردو تو بلاشبہہ اُسکے بعد اسوال کی فوج بھی ہم کم کردینگے اور اب تو یہ بھی مثل جمعیت سکندرآباد کی سرکار انگریزی کے متعلق ہوگئی ہے چنانچہ عہدنامہ جدید کے مطالعہ سے آخر کتاب میں ظاہر ہوگا اور سپاہ مذکور درست ہوجانے کے بعد بموجب ترتیب مرقومہ سنہ مذکورۂ بالا میں مہم پونا پر معہ محمد صلابت خاں بہادر اور محمد فتح جنگ خاں کارپرداز جناب موصوف کے مامور ہوے اور بعد فتح و نصرت کے ۱۸۱۹ء میں پوساجی نائک کے ہنگامہ پر گئے تھے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جب تک غفرانمآب نواب آصفجاہ ثانی زندہ رہا اُسوقت تک سلطنت نظامیہ کی رونق روزافزوں تھی بعد اُسکے انتقال کے نواب سکندرجاہ بہادر کے عہد میں چونکہ جملہ ارکان دولت وہی تھے لہذا کچھ دنوں سب کام درست رہے اُسکے قریب مشیرالملک دیوان کا بھی انتقال ہوگیا اور میرعالم بہادر اور افسران انگریزی کی سفارش سے مدارالمہام مقرر ہوے اُنکے وقت میں چونکہ یہ غفرانمآب کے زمانہ سے دخیل کار تھے کوئی کام بگڑتا ہوا نہ معلوم ہوا اُنہوں نے راجہ چندولال کو اپنا پیشکار کیا وہ مادام الحیات میر صاحب مرحوم کے اُنکے پیش دست رہے اُس کے بعد جب منیرالملک بہادر دیوان ہوے تو مرجع کار راجہ چندولال قرار پائے اور تمام معاملات مالی و ملکی اور سرداران انگریزی کا سوال و جواب انہیں کی ذات کے ساتھ متعلق ہوا اور یہ امر قرار پایا کہ سرکار انگریزی پیشکار کی معاون رہے اسکی یہ وجہ ہے کہ وہاں نمک حرام لوگوں نے یہ ثابت کردیا تھا کہ حضور متلون المزاج ہیں اور دیوان کا عمل نجوم و رمل پر ہے اور نواب سلطنت مآب نے سکوت اختیار کیا ہے اور جناب وزارت دستگاہ نے صرف تحریر دیوانی پر اکتفا کیا ہے اسلئے راجہ چندولال ریاست نواب نظام الملک بہادر کے مختار مقرر ہوے لکھا ہے کہ سرکار عظمت مدار

ضمیمہ نمبر ۱

نتیجہ ظلم کے بیان میں

کو اس بات کا سخت افسوس رہا بلکہ ارباب کونسل نے راجہ چندولال کو اختیارات کے دینے میں بہت تامل کیا آخر کار اس بات پر رضامندی ہوئی کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر کے تمام اختیارات امور ریاست کے جانشین کو دیئے جائیں چونکہ راجہ مذکور بد قول اور رشوت ستان اور مصرف تہا جیساکہ اُسکے حالات میں مذکور ہوا اور افسران انگریزی کی تحریرات سے بہی یہی ظاہر ہوتا ہے چنانچہ لکہا جاتا ہے کہ چندولال کے عہد سے بدنظمی شروع ہوئی تہی کہ اب زمانہ نواب ناصر الدولہ بہادر خلد اللہ ملکہ کا ہے اور انحطاط ریاست کا باعث نافہمی کارپردازان ریاست کے جسقدر کہ ہے ناظرین کتاب پر ظاہر ہوگا اسواسطے کہ راجہ مذکور کے بعد جو ہوا اسی طرز پر ہوا بلکہ ہر کہ آمد براں مزید کرد مگر ایک شمس الامرا بہادر سو اُنکو اہلکاروں نے پانچ ماہ کے عرصہ میں ایسا ناخوش کردیا کہ وہ مدار المہامی سے کنارہ کش ہوگئے خدا تعالی سے درستی کی اُمید ہے وہ چاہیگا تو رحم فرمائیگا اور خلقت اپنی اپنے مدارج کے موافق آسودہ حال اور فارغ البال رہے گی۔ رسل مذکور رزیڈنٹ حیدرآباد کو باوجودیکہ چندولال سے بہت موافقت تہی جو مشار الیہ کے حالات میں اُسنے لکہا ہے۔

رسل بہادر کی تحریر راجہ چندولال کے حق میں

اگرچہ راجہ چندولال کے وقت میں ہر کارخانہ ریاست سرکار دولتمدار آصفی کا زوال پر تہا لیکن مشار الیہ کے تردد و فکر سے کچہ کچہ چلا جاتا تہا اُسکی بدعملی کر قطع نظر نہایت حیرت ہے کہ مہمات سرکاری کا کیونکر بخوبی انجام دیتا تہا اور جنگ مرہٹہ میں کیونکر جمیعت معقول تیار کی تہی اور بغیر طلب

ہنگامہ کانپور کے بیان میں

خزانہ حضور سے اور بلاتائید غیر کے سرانجام دیا تھا راجہ مذکور طرز و طریقہ خانگی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتا تھا - بردبار معاملہ فہم محنت کش تجویزات میں معاملات میں نہایت رسا والا کوئی اس سے خوب نظر نہیں آتا تھا اپنی ذات سے اجراے امور ریاست میں سرگرم ذی ثروت نہایت سخی و خیرات کرنے والا شخص ہر چند کہ مہمات ریاست کی بوجہ احسن مومی الیہ سے غیر ممکن تھا معہذا کوئی شخص اسکے سوا ہر چند قابل سرانجام دہی ریاست بندگان عالی کے میسر نہوا لیکن ریاست میں عیب مرجان ریاست کی بگلی سے عائد ہوا ہے اور اسکی اصلاح سواے دخل و حکومت سرکار عظمت مدار کے نہوئی اگر کوئی شخص حضور کے ملازموں میں سے قابلیت اجراے امور ریاست کی رکھتا ہو تو بلا شبہہ اسکو دیوان کرنا بہتر ہے لیکن کوئی میسر نہیں ہوتا ہے انتہی - لارڈ جنرل ہسٹنگس صاحب بہادر گورنر نے ۲۲ - جنوری ۱۸۲۰ء کو موافق لکھنے رزیڈنٹ بہادر کے یہ حکم دیا کہ واسطے صلاح اور نصیحت اور ضبط اور صحت امور خانگی ریاست آصفیہ کے تم سعی بلیغ کرو اور تمہیں خرچ و اخراجات کی تخفیف اور اجراے انصاف و افزایش محاصل و اداے تنخواہ سپاہ وغیرہ کے ساعی و معاون رہو مگر بشرط اطمینان راجہ چندو لال طرف سرکار عظمت مدار کے کہ یہ امداد تمہاری واسطے شرط وفاداری اور کمک اور سرگرمی کے ہے والا فلا - پس رزیڈنٹ بہادر نے جو پیشکار جی سے دیکھا کیا وے فوراً ان ایام میں تمام تعلقدارونکو بلوا کر عدم تعدی و ظلم و رعایا میں تاکید شدید کی اور اہل فریاد اور ارباب استغاثہ کو حکم دیا کہ دار القضار میں رجوع کریں اور ایک مکان وسیع واسطے عدالت کے مقرر کیا رسل صاحب بہادر نے یہ سب کیفیت بطریق سفارش راجہ کو لکھکر غرہ ستمبر ۱۸۲۰ کو روانہ کیا کہتے ہیں کہ اسی تاریخ کو انکی تبدیلی ہوئی اور بعض یہ کہتے ہیں کہ دسمبر کے

صینہ میں ہوئی ہے اور اُنہوں نے سنہ رواں میں ڈکٹروں کے پیشگاہ سے حکم موقوفی کا سنکر نوکری سے استعفا دیدیا اسلئے کہ اُنہوں نے چوروں کو مارا تھا جو اُنکے اس عہدہ سے نہایت بعید تھا۔ جب رسل صاحب کے بعد ٹشکلف صاحب آئے ہیں تو بوجہ دوستی چند دلیل کے رسل صاحب نے خلاف دستور کے اپنے آنے تک ٹشکلف صاحب کا انتظار کیا اور عندالملاقات نیکخواہی وخیر سگالی راجہ کے بیان کرکے روانہ جانب مقصود کا ہوا واضح ہو کہ صاحب موصوف نشی آدمی تھے۔ سب ایلچیوں سے زیادہ سرکار دولتمدار کے خیرخواہ باوجود اسکے کسی امر میں سرکار عظمت مدار کا بھی نقصان نہیں کیا چنانچہ ایکوقت محض بلحاظ خیر سگالی سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کے بلحاظ کسی امر دیگر کے ایک مسودہ اس مضمون کا کہ واسطے رفع ابتری ملک حضور کے عمال انگریزی اپنے سرکار دولتمدار سے مقرر ہوں۔ اس قصد سے گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں ولیم پامر صاحب کے نزدیک جو سرکار نظام کے ملازم تھے روانہ کیا اور یہ کہا کہ اسمیں اگر نقصان سرکار نظام الملک بہادر کا ہو تو مجھے اطلاع دو ولیم پامر صاحب نے دوسرا مسودہ لکھا اور صاحب موصوف کی اجازت سے روانہ کیا اور لارڈ صاحب بہادر نے اسکو منظور کیا چونکہ رسل صاحب حشمت جنگ تعلیم یافتہ تھے انکا طرز حشمت جنگ کے قریب قریب تھا۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ثابت جنگ کے پیشدست اُنکے چھوٹے بھائی تھے اور آخر عہد میں سدنی صاحب پیشدست ہوے۔ ثابت جنگ کی مدت سفارت نو سال ہے۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری ٹشکلف صاحب بہادر سفیر پنجم اور اُنکے بعض خصائل

سر چارلس منتظم الدولہ ٹشکلف صاحب بہادر کو ثابت جنگ کے بعد لارڈ ہیسٹنگز صاحب بہادر نے

چٹھی ہولاک صاحب

بخدمت جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر

دربابِ فتح ہندوستان عالی

ماموکیا بعد ورود بہادر موصوف نے خدمت منشی گری اور ہندوستانیوں سے وکالت کو حکم موقوف کرکے سرکار عظمت مدار کے سوال وجواب کا سلسلہ خود اپنی ذات سے اور نیز اپنے مصاحب صاحبان انگریزی کے واسطے سے جاری وقائم رکھا اور ۲- فروری سنہ ۱۸۲۱ء میں لارڈ گورنر صاحب بہادر کو ایک نامہ لکھا جسکی نقل یہ ہے۔

نامہ مٹکاف صاحب بہادر آمی لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر

رسل صاحب کا یہ عمل تھا کہ فریادیونکی عرض سنی اور اُنکی دادرسی دیوان تک کروادی اور اُنکا سلسلہ ابتک جاری ہے اور تمام امور کی درستی ہنوز بیان کی باقی ہے اور امداد کی توقع دیوان سے نہیں ممکن البتہ واسطے اصلاح مملکت کے یہ ممکن ہے کہ کارپردازان انگریزی مقرر کئے جاویں لیکن مجھکو اس امر کا خیال ہے کہ ہمکو اس امر کی ممانعت ہے کہ یہ بات برابر ے سے حکومت و مرجیت کے ہاتھہ سے رئیس و دیوان کے ہے بلحاظ اس امر کے یہ ارادہ نہیں ہے کہ ہم سرکار عظمت مدار میں ایسا سوال پیش نہ کریں انتہا۔

واضح ہو کہ جواب اس نوشتہ کا مٹکاف صاحب بہادر کو یہ آیا کہ تم نے جو لکھا تھا تو نواب لارڈ گورنر صاحب بہادر کے پیشگاہ میں بہت پسند آیا کہتے ہیں کہ سوا اسکے کہ مٹکاف صاحب نے اپنے زمانہ سفارت میں راجہ چندو لال کی شکایت اور مقدمات حیدرآباد کی ابتری اور اپنی تجویزات دربارہ اصلاح ریاست سرکار دولتمدار آصفیہ کو بہت لکھی ازانجملہ جو کہ راقم کے دیکھنے میں آئی میں راقم اسکو اسجگہ بیان کرتا ہے اور راجہ چندو لال سے جو وقت سفارت کے فیمابین رزیڈنٹ

صاحب سرکار عظمت مدار پیشکار سرکار دولتمدار کے ناموافقت رہی۔

تحریر مٹکلف صاحب بہادر راجہ چندولال کے حق میں

کوئی دیوان واسطے جاری کرنے ہمارے کاموں اور امورات ریاست کے سوای راجہ چندولال کے دوسرا قابل تر نہوگا اگرچہ یہ شخص واسطے اُمور ریاست کے لائق ہے مگر بڑا خرچیلا اور غارتگر شخص ہے اور منجملہ اُسکے بدترین اعمال کی ناراستی قول کے کہ اول رعیت کو واسطے زراعت کے قول دیدیتا ہے اور بعد تیاری زراعت کے اپنے اقرار کو فراموش کرکے جو کچھ منظور ہوتا ہے جبرًا اور قہرًا اُسکو وصول کرلیتا ہے اُسنے اپنا یہی طریقہ اور وتیرہ مقرر کر رکھا ہے اگرچہ یہ شخص قابل استقلال کی نہیں ہے تاہم اُس سے بہتر اُس ریاست میں متصور نہیں معلوم ہوتا کہ جسکی توقع کریں یہ کارکن معاملہ فہم اور محنت کش شخص ہے باوجود تمام عیبوں کے بہ نسبت دوسروں کے سب سے اولیٰ اور انسب ہے اگرچہ راجہ چندولال نے ریاست و دولت جمع نکی مگر یہ نقصان سابق سے ہی مرہٹان پیشین کا ڈالا ہوا ہے ہرچند کہ اس سے درستی ہوگی خیر بہرحال بالفعل واسطے انصرام امور ریاست کے یہی کافی ہے اور حضور پُرنور امور ریاست سے کنارہ کش ہو کر انہیں خفیہ منظور ہو کہ راجہ چندولال کو معزول کر دینا چاہئے لیکن کبھی ہم سے ظاہر نکیا گو بسبب زیادہ طلبی اور رشوت ستانی اور ودرخرچی مال سرکار کے کارپرداز کا موقوف کرنا بہتر ہے لیکن پھر نہایت دشواریاں پیش آئینگی اور اُسکے بعد غیر ممکن ہے کہ اتنا ہی معاملہ فہم اس ریاست میں بہم پہنچ سکے انتہا۔

اور نیز صاحب بہادر نے یہ بھی لکھا کہ سن رواں یعنی ۱۸۲۰ء میں کہ کلکٹر اپنے ممالک محروسہ میں سرکار دولتمدار نواب نظام الملک کے لئے واسطے نہونے بدگلی کے مقرر کر سکتے ہیں کہ اسوقت محصول زراعت کا سوائے اور فروعات کے ایک کروڑ ننانوے لاکھ تینتیس ہزار پانچسو پچاس روپیہ خرچ اور قرض تنخواہ کا مع دیگر اخراجات کے ایک کروڑ پچھتر لاکھ گیارہ ہزار چار سو روپیہ تھا باقیہ چودہ لاکھ بائیس ہزار ایکسو پچاس روپیہ خزانہ میں داخل ہوا کرتے ہیں اور اب تو آمدنی سے خرچ بہت زیادہ ہے باوجودیکہ راجہ چندولال کو گذرے ہوے ایک عرصہ ہوا بدانتظامی اُس سے زیادہ ہے خیر جب راجہ چندولال تشکلف صاحب سفیر سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کی جانب سے نالاں تھے تو ولیم پالمر صاحب کے ذریعہ سے ایک خط لارڈ ہسٹنگس صاحب بہادر کو دربارہ فریاد و دخل ایلچی کے ریاست سرکار دولتمدار کے مقدمات میں غرہ اگست ۱۸۲۲ء میں مخفی طور پر روانہ کیا - اُس خط کے مضمون کا خلاصہ کہ جو راجہ چندولال نے بنام لارڈ جنرل صاحب بہادر گورنر کلکتہ کے روانہ کیا ہرچند کہ آنوالا مناقب کو سفیران سابق کی نوشت اور ارشادات کے ذریعہ سے مجھہ نیازمند کی بداعمالیوں سے آگاہ ہیں فی الحال جو امر درپیش ہے وہ گذارش کیا جاتا ہے جیسے کہ تشکلف صاحب بہادر حیدرآباد کے رزیڈنٹ مقرر ہوکے آئے ہیں حتی المقدور نیازمند اُنکی رضامندی کا جویاں رہتا ہے اور ہمیشہ اُنکی تجویز کو برقرار رکہنے والا اور آمدنی وخرچ اور ترقی ملک حضور کا ساعی ہے چنانچہ جسوقت کہ صاحب بہادر نے کہا کہ سرکار کے عاملین رعایا پر ظلم و تعدی بہت کرتے ہیں اور تم دونوں تجاہل عارفانہ کرتے ہیں اب میں اس امر کا بندوبست کرنے والا ہوں ہرچند کہ یہ تجویز نیازمند کو گوارا نہ تھی لیکن صاحب بہادر کی خوشی سے نیازمند نے اس امر کو قبول و منظور کرلیا اُنکے اجراے کار میں (۲۲۰۰۰۰) لاکھ روپیہ

سالیانہ تشخیص مین سے کم ہوگئے اور بارہ لاکھ روپیہ بقایا کے جو فی الواقع وصول ہونے کے قابل تھے معاف کردیئے نیازمندنے اس تخفیف عظیم کو تا جاے نالش کی رزیڈنٹ بہادر کو میری طرف سے جائز کہا اور واسطے کمی کے تاکہ خرچ آمدنی سے زیادہ نہو سپاہ اور دوسرے کارخانے اکتالیس روپے کے موقوف کردیے اور سولہ لاکھ روپیہ سال بسال ساہوکارونکو واسطے اداے قرضہ سرکار اور تنخواہ فوج ضروری کے مقرر کئے اور تعلقدارونسے اس امر کے مچلکے لکھواے گئے کہ ایک حبہ بھی زیادہ تقاوی سے وصول نہ کریں تاہم رزیڈنٹ صاحب نیازمند پر اعتقاد نہیں رکھتے ہیں اسوجہ سے نیازمند کے ساتھ دشمن امرا اور سپاہ کے خصوصًا اُن لوگونکی آمیزش سے جو فی الحال تخفیف کے سبب سے نیازمند سے ناراض ہیں اپنی بحالی کے اشتہار سے درپے اختلال امور ریاست کے ہیں اور علاوہ ازیں منکلف صاحب نے حضور میں نیازمندکے اوپر نالش کی ہے اور تنہا ملاقات کا ارادہ رکھتے ہیں نہیں معلوم کہ اس سے زیادہ کیا کہا چاہتے ہیں ترقی اور پرداخت نیازمندکی صرف تائید پر سرکار عظمت مدار کے ہے ورنہ انسان واحد سے مثل کمترین کے عہدہ برائی سرانجام مہمات کے نہایت دشوار ہے - اب نیازمندکی دلی خواہش یہ ہے کہ مادام الحیات کہ دونوں سرکارونکی خدمت گذاری کا شیوہ فراموش نہ کرے اور جناب والا مناقب کو خوب معلوم ہے کہ روز ہنگامۂ جنگ پونا کے نیازمندنے کسقدر سعی بلیغ کی ہے کہ جسکا ثمرہ اس ملک کی ترقی ہوا افسوس اور نہایت حیرت کی بات ہے کہ باوجود توقع اور امداد سابق کے اب تمام عالم میں مشہور ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کا غیر نیازمندسے مخالف ہے اس سبب سے تمام معاندین آمادہ واسطے خونریزی کے ہورہے ہیں لہذا نیازمند جمیع اطراف وجوانب سے پریشان اور عجائبات زمانہ میں گرفتار ہے اور جابجا اعدا کی بحالی کا

چرچا ہو رہا ہے اور دشمن لوگ فتنہ وفساد کے درپے ہیں اسوجہ سے اندیشہ ہے کہ مبادا مقدمات ریاست میں کچھہ خلل واقع ہو پس واسطے دفع تردد ہذا اور واسطے رفع کدورت اور خنگی رزیڈنٹ صاحب کے پارنٹ صاحب کے نہایت کوشش کی کہ اس مقصد کو پہنچوں کہ سفیر صاحب کی مہربانی اور توجہ سے سب کو معلوم ہو جاے اور دشمن ومخالفین اپنے فتنہ وفساد سے باز رہیں اور کسی قسم کا خلل امور ریاست اور نیز نیاز مند کے معاملات میں واقع نہو بلکہ خود نیاز مند مٹکاف صاحب بہادر کے پاس گیا اور مدارج ممکن الآداب اور اطاعت کے بجالایا تاہم کوئی تدبیر کارگر نہوئی اور کچھہ بہی عنایت نہ کی اور سوای آثار بے اعتباری کے کچھہ بہی ظہور میں نہ آیا اور ملاقات کے قبل دو مرتبہ چٹھی بہی صاحب موصوف کی خدمت میں لکہی اُنکا جواب بہی نہ دیا چنانچہ نقل ملفوف منیقہ ہذا ہے ملاحظہ فرمائے لہذا نیاز مند نے اپنی آبرو وعزت کی حفاظت کے لئے اسقدر جرأت کی ہے اب جو کچھہ میرے حق میں جناب والا مناقب ارشاد فرمائیں اُسکی تعمیل کو اپنی بہبودی دارین جانکر عملدرآمد کروں زیادہ حد ادب ۔

اسکا جواب لارڈ گورنر صاحب بہادر نے ۲۴ مئی سنہ رواں میں یہ تحریر فرماکر روانہ کیا خط تمہارا آیا اور کاغذات ملفوفہ پہونچے ولیم پالمر صاحب کی معرفت بہیجنا نامناسب تہا اسلئے کہ تاجر ہیں آیندہ اس سے احتیاط رکہنا ایلچی کو حکم ہوا ہے کہ وہ مقدمات ریاست میں دخیل ہوں اور یہ کہ جو کیفیت تم چاہو بخوشی روانہ کرو لیکن بمشورہ ومعرفت ایلچی کے ہو یا معرفت سکرٹری خفیہ نویس کے تو بلاشبہہ ہم فوراً مضمون خط کی طرف متوجہ ہونگے اور تم نے جو اپنے ذہن میں ہماری مخالفت سمجہی یہ تمہاری غلط فہمی ہے ہمکو تمہارے ساتھہ پورا اطمینان خاطر ہے اور ہمیشہ ہماری امداد تمہے ضرور متصور ہے مگر سفیر کو لکہا جائیگا چنانچہ اکتوبر کی بارہویں تاریخ سنہ ۱۸۲۰ع میں مٹکاف

صاحب کو اس امر کی تاکید لکھی گئی کہ جسکا خلاصہ یہ ہے تم نے جو لکھا تھا کہ راجہ چندولال نے میرو ورپڑہ بشورہ ولیم پالمر صاحب کے آپکو لکھا ہے تو معلوم ہوا ہمنے باب الضاف کو بند نہیں کیا ہے جس طرف سے جسکا دل چاہے آوے ہندی آدمی جسکا زیادتی کسی معرفت سے داد چاہنے کو ڈرتا ہے اسلیے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ جب وہ اس امر سے واقف ہوگا تو خواہ مخواہ وہ دوچند اُسکی بُرائی کا خواہاں ہوگا۔ واضح ہو کہ مٹکلف صاحب بہادر کی ایلچی گری میں سوال و جواب کے مقدمات میں بہت حجت و تکرار رہی آخرکار کونسل میں کوٹ دوکروں کے معز الیہ کا دخل سرکار دولتمدار آصفیہ کی مہمات میں ناپسند آیا اور صاحب بہادر نے بتقابلہ راجہ چندولال کے سرخروئی و کامیابی نہیں حاصل کی غرض دسمبر کی ۱۲ - تاریخ سنہ رواں میں ملک پیشور کی تقسیم کے باب میں معرفت مٹکلف صاحب بہادر کے ایک عہدنامہ لکھا گیا جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے۔

خلاصہ مضمون عہدنامہ یازدہم مورخہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۲۲ء

تمام دعوے اور مطالب درخواست چوتھ وغیرہ کے جو ریاست آصفیہ سے راؤپنڈت پردہان [illegible] محو و محکوک ہوے اور سرکار دولتمدار آصفیہ کو چوتھ کی رقم پہنچانے سے فراغ ہوا اور نیز جو تعلقات [illegible] سے پیشتر علاقہ پیشوا میں تھے کہ جسکی کل تشخیص (۵۶۹۲۷۵) روپے اور موازی آٹھ آنہ ہوتے [illegible] بر[illegible] سرکار دولتمدار آصفیہ کو حکومت دائمی کے ساتھ تفویض کیے گئے اور نیز تعلقات سابق کہ جو قبضہ میں [illegible] ناگپور کے تھے اور اُسکی رقم تین لاکھ تیرہ ہزار سات سو تینتالیس روپیہ آٹھ آنہ آتے تھے مع قلعجات [illegible] گڈہ اور زنالہ اور زنجیر بندی جبال کے کہ وہ قلعہ اسیر کے متعلق ہیں سرکار آصفیہ کے

سپرد کیے گئے تعلقات انبڑ اور ایلورہ جو پیشتر راجہ بلھار راؤ کے قبضہ میں تہے اور محصول سالانہ اُسکا ایک لاکھ نواسی ہزار تین سو تین روپیہ آٹھ آنہ ہے حکومت میں حضور کے ہمیشہ کے لیئے دیئے گئے اور یہی جو ملک نواب مسبوق الالقاب نے اپنی طرف سے مغرب کی طرف یا کنارے دریائے سمینا کی جانب واقع ہے حقوق احمدنگر اور اُسکے متعلقات سے چار لاکھ اکتیس ہزار سات سو پانچ روپیہ آٹھ آنہ سالانہ کے سرکار کمپنی بہادر کے حوالے کئے گئے۔ واضح ہو کہ از روے حساب کے جو روپیہ چوتھ کا سرکار کی طرف باقی تہا اُسقدر ملک وضع کر لیا گیا۔ اور نیز تمام حقوق اور ملک جو مشارکت میں جانب مشرق کنارے پر دریاے رود کے سمت راست پر واقع ہے وہ معہ چہتر ہزار روپئے سالانہ کے نواب ممدوح سرکار کمپنی بہادر کے سپرد کریں یا راجہ ناگپور کی حکومت میں دیویں اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ بابا و سیانی بٹور وہن کا جو چوتھ میں مقرر تہا حضور اقرار کرتے ہیں کہ اسکو سال بسال پہنچایا کرینگے ایضاً نواب نظام الملک بہادر اقرار کرتے ہیں کہ تمام انعامات اور خیرات جو پیشوا کی طرف سے چوتھ پر مقرر تہے اور وہ تعلقات پیشتر موہی الیہ کے قبضہ میں تہے اب چونکہ سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی سپرد ہو گئے ہیں با بدولت اُنکو بحال اور جاری رکھینگے چنانچہ تہنامہ ہذا اکیسویں ماہ حال سنہ الیہ مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۸ ہجری میں طرفین کی مہر و دستخط مرتسم اور منتقش ہوا۔ پس سنہ ۱۸۰۵ء میں لارڈ گورنر جنرل ہیسٹنگس بہادر ولایت کو روانہ ہوئے اور اُسی سال لارڈ ایمرست بہادر اُنکی جگہ پر گورنر جنرل ہو کر آئے اور چونکہ سنہ ۱۸۰۸ء مطابق سنہ ۱۲۲۳ ہجری کے فیمابین منتظم الدولہ رزیڈنٹ حیدر آباد اور صاحب کوٹھی ولیم آمر صاحب وغیرہ کے مناقشہ واقع ہوا اسلیئے وہ سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی ایلچی گری سے موقوف ہو کر دہلی میں کسی بڑے کام پر مقرر کئے گئے اسواسطے کہ وہ فریاد ہر مرتبہ اور جب

ایلچی مخالف ہوگا تو ہم تک فریاد کس طرح پہونچیگی۔

واضح ہو کہ شکلف صاحب بہادر اہل قلم نہایت ذی رتبہ تھے اور بھرت پور کی جنگ میں اُنہوں نے بہت ناموری حاصل کی تھی اور جب وارد حیدرآباد ہوئے تھے تو نیابت لارڈ گورنر بہادر کی بیشتر اُمور ان سے متعلق رہتے تھے اور سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی ایلچی گری سے پیشتر دہلی کی ایلچی گری کر چکے تھے۔ کہتے ہیں کہ صاحب موصوف ہر چند کہ بظاہر ہندوستانیوں سے اخلاق کے ساتھ پیش آتے تھے مگر در باطن بہت کنارہ کش تھے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ بہادر مذکور کے پیشدست اوگلاسدنی صاحب بہادر تھے اُنکے بعد بارنٹ صاحب بہادر ہوے۔ شکلف صاحب بہادر کی ایلچی گری کا زمانہ چار برس ہیں۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری مسٹر مارٹین جنرل بہادر سفیر ہشتم اور بعض اُنکے خصائل

شکلف صاحب کے بعد مسٹر مارٹین ۱۸۳۰ء مطابق ۱۲۴۶ ہجری ماہ صفر کی ۱۴ تاریخ بروز چہارشنبہ [حیدر]آباد کی کوٹھی میں داخل ہوئے اُنہوں نے عبدالحسن منشی قدیم اور اپنے ہمراز کو بنگالہ سے طلب کیا اور شرف الدین خان کو [اس خد]مت پر مامور کردیا اور ریاست سرکار دولتمدار نظامیہ کے متعلق راجہ چندو لال پیشکار کی شان میں یوں لکھا

تحریر مارٹین بہادر

جو [ر]اہ نعلبندی کہ مفسدوں کی تنبیہ اور ممالک محروسہ حضور کے ہنگاموں کے فرو کرنے کے لئے

مامور ہے ہمکو تمناسہ کی روسے کوئی شرط اجازت کی نہیں پائی جاتی جس سے سرکار موصوف کی غلطی کو بہلاح کرلینے کے لئے دخل دیں اور سپاہ مذکور سے کام لیں معہذا جو کچھ کہ دخل دیا گیا ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ مرجعان کاروبار ظلم وتعدی نہ کرسکیں اور سوا اسکے باقی تمام اقوال سدنم بہادر اور رسل صاحب بہادر کے جو کہ ابھی دونوں صاحبوں کے احوال میں راقم نے شرح وار بیان کیا ہے اُنہوں نے دوبارہ اپنی طرف سے وہی اقوال اور تمام کیفیت زمانہ گذشتہ وحال کی روانہ کی۔

کہتے ہیں کہ عرصہ قلیل میں منشی مذکور اور صاحبان کوٹھی ولیم پالمر صاحب کے مابین آزردگی ہوگئی اور رزیڈنٹ بہادر نے منشی مذکور کی طرفداری کی صاحبان کوٹھی نے صدر کو لکھا وہاں عند التحقیق صاحبان رزیڈنٹ کی بے انصافی ثابت ہوئی اور اُنہوں نے وہانسے نالش لکھی پس منشی مذکور برطرف اور شرف الدینخاں وکالت سے معزول ہوئے اور ۱۸۲۲ء مطابق ۱۲۳۸ ہجری میں کپتان ڈیوس صاحب کو اس سبب سے کہ اُنہوں نے جوانان سپاہ کنٹنجنٹ کے مسلمانوں کی ڈاڑھیاں منڈوائی تھیں ایک سپاہی خدایار خاں نے جوش غیرت اور غلبہ حرارت مذہبی سے موضع انبا پر کالیکٹ میں مار ڈالا اور صدرنشین اُنکی جگہ پر مقرر ہوئے اور ۱۸۲۳ء مطابق ۱۲۳۹ ہجری کے لارڈ ہسٹ بہادر ولایت کو روانہ ہوگئے اور مٹکلپ صاحب جو اس عرصہ میں حیدرآباد سے وہاں جا پہونچے تھے گورنری کا سرانجام دینا اُنکے ذمہ کیا گیا پھر چند روز کے بعد لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر کو سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر سے عہدہ گورنری کلکتہ کا عنایت ہوا اور ۱۸۲۹ء مطابق ۱۲۴۵ ہجری کے نواب سکندر جاہ بہادر نے انتقال کیا اور نواب ناصر الدولہ بہادر میر فرخندہ علیخاں آصف جاہ چہارم مدظلہ العالی خلف الصدق مغفرت منزل رونق افزا مسند ریاست ہوئے مارٹین صاحب بہادر نے صدر کو لکھا کہ یہ رئیس بہت

خوش مزاج اور لئیق ہے اس مژدہ سے تمام ارباب کونسل خوش ہوئے چنانچہ عنقریب اسکا ذکر ہوگا۔
انشاء اللہ تعالی پس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل نے مارٹینگ صاحب کو اسوجہ سے کہ
انہوں نے منشی اور وکیل مذکور بصدر کی طرفداری کی تھے اور کوٹھی ولیم پالمر صاحب کے مخالفت
سنہ ۱۸۳۰ء مطابق سنہ ۱۲۴۶ ہجری کے طلب کرکے دہلی میں ایک عمدہ کام پر منسوب کیا کہتے ہیں کہ وقت
تفویض اس کام کے لارڈ صاحب بہادر موصوف نے رزیڈنٹ صاحب بہادر کو صاف لکھا تھا کہ ہم نے
تمکو یہ عمدہ ترقی کی وجہ سے نہیں دیا ہے بلکہ اسوجہ سے کہ جو طریقہ تمنے حیدرآباد میں اختیار کیا تھا وہ سرکار
کو سود مند نہ تھا اسواسطے اسجگہ سے تمہاری برخاستگی عمل میں آئی اور یہ بھی صاحب کتاب کا مقولہ ہے
کہ اکثر لارڈ گورنر جنرل ولیم بنٹنک صاحب بہادر نے اپنے تجویز نامجات میں بہت سے الزامات ولیم
صاحب کو دیے ہیں واضح ہو کہ صاحب مذکور اہل قلم سے تھے اور ایلچی گری حیدرآباد سے پیشتر منصف
عدالت صدر کلکتہ کے عمدہ دار تھے جاننا چاہیے کہ اصل نوشتہ میں نام صاحب مذکور کے پشیدستوں
کے نہ تھے شاید اول دفعہ بارنٹ صاحب بہادر بعدہ مالکم صاحب بہادر تھے جیساکہ قرینہ دلالت کرتا ہے
مگر ایک جگہ راقم نے ایسا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ بعد رخصت مارٹیم صاحب کے دوسرے سفیر آنے تک بارنٹ
صاحب مذکور مشغول اجرار کار تھے اور پالمر صاحب بہادر ایسا کہتے تھے کہ اسوقت بارنٹ صاحب مر چکے
تھے مارٹیم صاحب کے پشیدست کالون صاحب اور اوشا صاحب تھے کالون صاحب کی غیبت میں
اوشا صاحب اجرار کار کرتے رہے مارٹیم صاحب کی اجرار سفارت پانچ برس ہیں۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل اسٹیوٹ صاحب بہادر سفیر نہم اور بعض اُن کے خصائل

کرنل اسٹیوٹ صاحب بہادر سنہ ۱۸۲۳ء مطابق سنہ ۱۲۳۶ ہجری ۱۹۔ جمادی الاول کو ان روزوں

حضور پرنور مسند آرائے ریاست تھے آئے اور خلوت مبارک میں شرف اندوز ملازمت ہوئے واضح ہو کہ سرکار عظمت مدار کو سرکار دولتمدار کی پرداخت نہایت ملحوظ خاطر ہے چنانچہ بعد رحلت نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل کے جب آصف جاہ چہارم ریاست مآب ناصر الدولہ بہادر مختار ریاست نظامیہ کے ہوئے اہالیان دولت سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر بہت خوش ہوئے اس واسطے کہ انکو یقین ہوا تھا کہ اب ریاست مذکور کی بدانتظامی جو کارپردازوں کی وجہ سے ہے دور ہو جائیگی چنانچہ کوٹ ڈاکٹروں نے چند سطر جو سرکار بنگالہ کے نام سے اس باب میں ستائیسویں جنوری ۱۸۲۹ء مطابق ۱۲۴۴ھ کو لکھی ہیں بیان کی جاتی ہیں۔

ترجمہ مژدہ ہائے جلوس نواب ریاست مآب ناصر الدولہ بہادر

مژدہ اول ہم خوش ہوئے کہ بعد انتقال نواب سکندر جاہ بہادر کے اُنکے فرزند نواب ناصر الدولہ بہادر جنکو پہلے سابق سے ولیعہد مقرر کیا تھا بدون کسی کے اختلاف کے بے وقت مسند نشین ہوئے۔

مژدہ دوم ہم دیکھتے ہیں کہ رزیڈنٹ مارٹیم صاحب بہادر اپنے نزدیک ان رئیس کو خوش مزاج اور قابل سمجھتے ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ بات تجربہ اور امتحان سے صداقت کو پہونچیگی۔

مژدہ سوم اول عمل رئیس ہذا کا یہ ہے کہ انہوں نے انکو اپنی خواہش سے خبردار کر دیا کہ ملک کی نگہبانی انکو سپرد کیجاوے اور تمام ملک محروسہ میں دخل اور تصرف ہمارے افسر و کارندے ہے اور ہماری خواہش مستحکم سے بھی تمکو ہمیشہ سے خبر ہے کہ مرجعیت مقدمات ریاست دکن کے افسران انگریزی کی طرف سے بے ضرورت طول نہ پکڑے اور بجز و خواہش حضور کے تتمے جو اقبال کیا توقع ہے

کر یہ فراست سے خالی نہ تہا لیکن یہ متصور تہا کہ اس امر عظیم کے اختیار کرنے سے پیشتر انتظار کرنا چاہیئے تہا تاکہ حوصلہ حضور کا امتحان ہوتا۔

مژدہ چہارم واسطے پرداخت اقوال محاصل کر جو شرطیں کہ طرفین سے کی گئیں تمام و کمال ہماری مطبوع خاطر ہوئیں اور ان شرطونکا باصرار بجا لانا جو تم نے اپنے ہاتھ میں رکھا وہ بھی پسند آیا۔

مژدہ پنجم تمنے جو حضور کو اطلاع دی کہ ہمکو خواہش دیوان ضابطہ کے مقرر کرنے کی نہیں ہے آپ خود دیوان حال کو بحال رکہیں خواہ دوسرا مقرر کرلیں کچہہ دخل نہ دیا جاویگا دونوں صورتونمیں کوئی حادثہ برپا نہوگا تہیں افسوس اس اقرار کا ہوگا خیر مضائقہ نہیں ہے اسٹورٹ صاحب کے زمانہ ایلچی گری میں شرف الدینخاں نے پیروکالت کی درخواست کی تہی اگرچہ کرنیل صاحب بہادر کو اس امر میں کچہہ تامل نہ تہا مگر انکی بے اعتدالیوں کی وجہ سے راجہ چندو لال نے عذر کیا اور راجیشر راؤ کو وکیل مقرر کیا اور بعد راجہ مذکور کے لالجی منشی کو یہ خدمت سپرد کی اور بعد انتقال منشی صاحب کے شیو پرشاد کو مامور فرمایا اس صاحب عالیشان کے وقت میں کوٹہی ولیم پارمل صاحب وغیرہ کا قرضہ سرکار دولتمدار آصفیہ پر تہا حضور پر نور نے بحساب سو آٹھ آنہ سیکڑہ کہ اتنا ہی سب کا کول کا پیشکش ہوتا تہا گذاشت دیکہکر فیصلہ کرلیا۔

ترجمہ نقل دستاویز حضور فیض گنجور درباب گذاشت پیشکش سیکاکول

جو قرضہ کہ جنگ کے سبب سے لیا گیا تہا چونکہ اسوقت اسکا ادا کرنا مناسب دیکہا گیا اسواسطے حضور اس دستاویز کے ذریعہ سے نزدیک سرکار کمپنی بہادر کے ۱۲۲۳ء فصلی کے بعوض ایک کروڑ

سولہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار چہ سو چھیاسٹھ روپیہ کی گذشت سالانہ سہکاگول کی جو ساٹھ روپیہ ہے دیتے ہیں
مورخہ ۲۹ سفر ۱۲۵۰ھ ہجری مطابق ۱۸۳۵ء جب لارڈ جنرل ولیم بنٹنک بہادر گورنر دہلی ولایت کو چلے گئے
اور انکی جگہ لارڈ اکلینڈ بہادر گورنر ہوکر آئے انھوں نے ۱۸۳۸ء مطابق ۱۲۵۴ھ ہجری میں کرنل اسٹورٹ
صاحب کو طلب کیا چونکہ صاحب بہادر ان روزوں بیمار ہوگئے تھے ہواخوری کے لئے حیدرآباد سے کیپ
گڈہوپ کو روانہ ہوے چونکہ بہت ضعیف تھے وہیں انکا انتقال ہوگیا صاحب موصوف ایک نیک اور
بے شر آدمی تھے ایک ہاتھ انکا جب خلیج عرب میں چوروں سے لڑائی ہوپڑی تھی اور وہانکے جہاز پر آپڑے تھے
اڑگیا اور چند عرصہ تک مالکم بہادر انکے پیشدست رہے انکے بعد کامرن بہادر ہوے مدت وکالت انکی آٹھ
برس ہے۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری جنرل فریزر صاحب بہادر سفیر ہشتم

جنرل فریزر صاحب بہادر بکمال ہوشیار اور خیرخواہ ہر دو سرکار کو اسٹورٹ صاحب کے
بعد لارڈ اکلینڈ بہادر نے ۱۸۳۸ء مطابق ۱۲۵۴ھ ہجری کے حیدرآباد کی سفارت پر تجویز کیا اور آپنے
۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ ہجری ماہ نومبر مطابق شہر معظم کے افغانستان کی لڑائی کے لئے آمادگی کی
اور ۱۲۵۶ھ ہجری میں کہ ان روزوں گورنر کلکتہ لارڈ جنرل النبرو صاحب بہادر تھے راجہ چندولال
پیشکاری سے موقوف اور راجہ رام بخش انکی جگہ مقرر ہوے اور سراج الملک ضرورتاً حضور کی طرف
سے رزیڈنٹ بہادر کے پاس وکیل مقرر ہوے اور ۱۲۶۲ھ ہجری میں سراج الملک خود دیوان ہوے
اور راجہ رام بخش معطل ہوگیا اور مدار المہامی میں معز الیہم کے سرکار دولتمدار پر تیتیس لاکھ روپیہ
بابت تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ قرض ہوگئے اور ۱۲۶۳ھ ہجری میں رزیڈنٹ جنرل فریزر کوٹھی سے

تیسرا باب

تبدیل آب و ہوا کے لئے بلدہ سے روانہ ہوے اور کرنل جان کو ولایت سے آئے اور نواب نظام الملک
آصف جاہ رابع کی ملازمت حاصل کی اور اُنکے آنیکا سبب یہ ہوا کہ مالکم بہادر اور اُنکے باہم ناموافقت
تھی اُنکے نوشتہ جات سے لارڈ گورنر جنرل کو معلوم ہوا کہ حضور اور اُنکے مابین بنتی نہیں ہے کہ
وہ دیوان کی تائید کرتے ہیں اور خود بدولت اُنسے ناراض ہیں سو کرنل موبہادر کو صرف اس امر کی
دریافت کے لئے روانہ کیا تھا پس فریزر مذکور کو لکھا کہ برائے چندے ایک طرف کو جاؤ اور مالکم کو
بھی ایک طرف بھجوا دیا تھا چند روز میں وہ تو جمیع مقدمات سے خبردار ہو کر چنانچہ دفتر دوم میں بیان
کیا گیا ہے خوش و خرم لارڈ گورنر کے پاس چلے گئے اور رزیدنٹ بہادر داخل مکانات کوٹھی ہوے اور
آخر سنہ حال میں حضور فیض گنجور نے سراج الملک بہادر کو خدمت دیوانی اور نیز خدمت وکالت بھی
موقوف کر دیا پھر وہ چند عرصہ تک رشید الملک کے اور چند عرصہ تک شیف جنگ خلف امجد الملک بہادر وکیل
منشی رہے سن بعد سنہ ۱۲۶۵ ہجری میں شمس الامرا بہادر امیر کبیر دیوان ہوے اسوقت تک سات لاکھ روپیہ
سرکار عظمت مدار کمپنی کا قرضہ بابت تنخواہ کنٹنجنٹ کے ہو گیا تھا گو جناب وزارت مآب نے اُسکے ادا کرنے
کے لئے تدبیر معقول نکالی تھی مگر ظہور میں نہ آئی کیونکہ بہت جلد کام اُنکے قبضہ اختیار سے باہر نکل گیا چنانچہ
دفتر دوم میں بیان کیا گیا ہے بقول بعضے سنہ الیہ میں پانچ رجمنٹ سواروں کی اور آٹھ رجمنٹ پیدلوں کی
اور چار کمپنیاں گولہ اندازوں کی یعنی چار ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل مابقی اور لوگ جملہ نو ہزار تین سو ستاون
نفر سپاہ کنٹنجنٹ سے ملازم سرکار دولتمدار کو شمار میں آئے اور دس چھاؤنیاں ایلچپور اورنگ آباد۔
مومن آباد گلبرگہ۔ ہنگولی۔ وارنگل۔ کمتھ۔ لنگسور۔ بلانہ۔ بلارم۔ یعنی اضلاع پر مقرر ہوئیں اور اسکا
سالانہ خرچ تقریباً چالیس لاکھ روپیہ محسوب ہوا اور بقول دیگر ایضاً جمع نو ہزار تین سو ستاون نفر اور بموجب

کتاب اندازہ سوار ان و رسالے ٹلسری چار کمپنی پیدل کی اور آٹھ رجمنٹ لیکن بموجب اظہار متصدیان سرکار نامدار امیر کبیر بہادر جنکے استصواب سے تا ایام خدمت دیوانی ماہ بماہ تنخواہ دیجاتی تہی راقم نے جو دریافت کیاہے سو بموجب سنہ ھ کے اوضح یہ ہے کہ چار افسر گیارہ ہزار پانسو چھپن نفر دو ہزار سات سو اٹھانوے راس اسپ ایک زنجیر نو نفر شتر نعل ماہوار دو لاکھ بہتر ہزار آٹھ سو ستر روپیہ چھ آنہ پونے چھ پائی نورش یعنی اخراجات متفرقہ تینتیس ہزار بہتر روپیہ تیرہ آنہ ساڑھے دس پائی جمع تین لاکھ پانچ ہزار نو سو تینتالیس روپیہ چار آنہ سوا چار پائی ہوئے پس عرصہ قلیل یعنی پانچ مہینے کئی روز میں جناب امیر کبیر بہادر نے بہی خدمت مدار المہامی سے استعفا چاہا حضور پرنور نے انکا معروضہ پذیرا کیا اور راجہ رام بخش دوبارہ پیشکار ہوا اور تیرہ مہینہ تک پیشکار رہا اس عرصہ میں جو علو کہ مخالفان دولت کا رہاہے اسکی شرح میں نامہ نگار کی زبان خامہ عاجز اور قاصر ہے معہذا جسقدر کہ ہوسکا دفتر ثانی میں بیان کیا گیا من بعد سنہ ۱۲۶۵ ہجری میں بتاریخ چہارم ذالحجہ بروز سہ شنبہ دربار ہوا جنرل فریزر نے حاضر ہوکر ریاست کی بہت سی حسن و قبیح گوشگذار حضور فیض گنجور کی اور اسی روز راجہ صاحب پہر معزول کر دیے گئے اور کئی روز تک مدار المہامی کا کام معطل رہا اس عرصہ میں یکم صفر سنہ ۱۲۶۶ ہجری میں سر جارج برکلی کی سی بی صاحب بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار فوج مدراس عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر کی فرمایش سے کوٹھی میں داخل ہوئے اور ۱۰ تاریخ ماہ حال کی حضور فیض گنجور رونق افزاے آصف نگر تھے کہ بڑے صاحب آئے چونکہ اسوقت خود بدولت کرسی پر تشریف رکھتے تھے رزیڈنٹ بہادر کو بہی کرسی عنایت کی اور دیر تک ریاست کے مقدمات میں گفتگو رہی اور کمپنی بہادر کے قرضے کے متعلق کہ بہتر لاکھ روپیہ ہوگیا تہا اطمینان فرمایا اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر بدون ملاقات بندگان عالی کے

۲۰ تاریخ بروز چہار شنبہ مچھلی بندر کو روانہ ہوے اور اُسکی وجہ یہ ہوئی کہ جنرل فریزر صاحب نے گذارش کی کہ وہ ضعیف ہیں نیچے نہیں بیٹھہ سکتے اُنکو کرسی عنایت کیجیے خود نے فرمایا میں کرسی نہ دونگا اس ضمن میں پہر اداے قرضہ کے لئے ارشاد کیا کہ ہم باون روز کے بعد تمہارا معاوضہ پہونچا دینگے اور امیر کبیر کو طلب کرکے مشورہ کیا مصلحت ہذا میں بموجب معروضہ امیر ممدوح کے چالیس لاکھ روپیہ سے زیادہ ارکان دولت نے حسب استعداد ہر ایک ملازم دولتمدار کے رقم تجویز کی اور جناب امیر کبیر بہادر نے خود بہی ایک لاکھ روپیہ پر اپنی نشانی کردی اور سات لاکھ روپیہ کاغذ میں جمع بہی ہوگیا پہر جنگ آوری خان کی خلل اندازی سے معاملہ برہم ہوگیا اور باون روز گذر گئے اور عوض نہ پہونچ سکا تب بندگان عالی نے جنرل فریزر سے کہا کہ ہم قرضہ کے عوض میں لاکھ روپیہ ماہوار دیا کرینگے رزیڈنٹ بہادر نے قبول نہ کیا اور عرض کیا کہ مجھے لارڈ گورنر جنرل بہادر کا حکم یکمشت لینے کا ہے اور آپ ایسا فرماتے ہیں تو اچھا بہتر ہے وہانکو لکھیے وہ کیا جواب دیتے ہیں خود نے فرمایا کہ ہماری طرف سے تم ہی وکیل ہوکر لکھہ بھیجو پہر رزیڈنٹ بہادر نے گذارش کیا مجھے ارباب گورنمنٹ نے ملزم ٹہیرایا ہے وہ کہتے ہیں کہ وصول زر قرضہ میں رزیڈنٹ تامل کرتا ہے اسلئے میں نہیں لکھہ سکتا آپ مختار ہیں من بعد چونکہ تقاضا رزیڈنٹ بہادر کا دیوان قائم کرنے اور قرضہ ادا کرنے اور قوم عرب کے خارج کرنے میں روز بروز بڑہتا جاتا تہا خود نے فرمایا کہ ارکان دولت ہماری مرضی کے موافق نہیں ہیں اب ہم چاہتے ہیں کہ کسی غریب منصبدار کو یہ خدمت دیں اور خود متوجہ ہوکر اُس سے کام لیں اور بڑے صاحب نے باریاب خدمت ہوکر اسکی قباحتیں گذارش کیں اور عرض کیا کہ ایسے عظیم الشان امر کے لئے کوئی خاندانی شخص چاہیے۔ تب امجد الملک ثانی سیف جنگ بہادر ابن امجد الملک بہادر مغفور اور شہباز الملک ثانی رونق علیخان بہادر خلف شہباز الملک بہادر

مرحوم اور ظفر الدولہ ہمایون جنگ اور مرزا محمد حسین خان بہادر منتخب ہوئے اس میں حضور فیض گنجور نے ایک شخص مجہول الجسم مسمی گنیش راؤ راجہ پرتاب ونت کی اولاد سے جو گوشہ گزین تہا گہر سے یاد فرماکر جمیع مراتب دیوانی اُسکو سمجہادئے اور اشتہار دیا کہ بدولت انہیں سرفراز کرتے ہیں اور کچھ جمعیت اُسکے لئے متعین کردی اور امیر الملک برادر منیر الملک بہادر کی حویلی اُسکی بود و باش کے لئے عنایت کی اور ایک سرپوش مرحمت فرمایا اور ربیع الثانی کی ۱۳ تاریخ بارہ ساعت نجومی کے بعد رشید الملک کے ہمراہ رزیڈنٹ صاحب بہادر کے پاس روانہ کیا تمام جمعیت دیوانی کی ہمراہ رکاب گنیش راؤ کے تہی اور وہ عماری میں سوار سرپیچ بندہی ہوئی کوٹہی کو گیا تمام ارکان دولت حاضر دربار اور تمام اہالی شہر قادر بیچون کی قدرت کے مفرادر سر جنبان تھے کہتے ہیں جب وہ کوٹہی پر گیا اور رزیڈنٹ بہادر سے ملاقات کی تو انہوں نے بندوبست ریاست اور اداے قرضہ کے متعلق گفتگو کی اُسنے کہا میں تارک الدنیا مرد آزادہ ہوں اور یہ امور ریاست کے ہیں میں ان سے کیا واقف ہوں خود بدولت نے اپنی عنایت سے آپ کے پاس بہجوایا ہے مجہے اسکی خواہش نہیں ہے رزیڈنٹ صاحب بہادر نے سنکر بہت تعریف کی اور آفرین کہا اور حضور میں لکہا اس سے کیا بندوبست ہوگا وہ خود کہتا ہے کہ میں ناواقف ہوں چونکہ شام کے وقت دیر ہوگئی تہی اسلئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ رزیڈنٹ بہادر نے بٹہلاکر اسکی تصویر کہچوائی مدت سے خریطہ لارڈ گورنر جنرل بہادر کا موقوف تہا جنرل رزیڈنٹ کے نام صرف چٹہی آیا کرتی تہی جس میں ریاست کے مقدمات مندرج ہوا کرتے تھے اور چونکہ جنرل رزیڈنٹ بہادر سے خود نے پہلے یہ فرمایا تہا کہ ہمنے یہ بات تجویز کی ہے کہ ممالک محروسہ میں سے بقدر اخراجات سپاہ کنٹجنٹ اپنے تعلقجات سرکار عظمت مدار کے سپرد کردینگے تاکہ بار بار نہ کہنا پڑے اور ہمارے اہلکار اسکے تردد سے آسودہ رہیں

تیرہوان باب

عجائبات کے بیان میں

اور رزیڈنٹ بہادر نے اس امر سے لارڈ گورنر بہادر کو اطلاع کی تھی اسپر ۱۹ تاریخ سے ربیعوں میں چند تختے کاغذ کے جن میں لکھے ہوے نام اور محاصل اور نقشے معہ دیہات وحدود اُن دیہات کے جو قبول خاطر کارپردازان سرکار کمپنی بہادر کے تھے اور ایک نمیقہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا اسمی بندگان عالی نزدیک رزیڈنٹ بہادر کے آیا اور رزیڈنٹ بہادر نے بذریعہ رقعہ کے ۲۱- تاریخ ماہ مذکور کی اسکی نقل حضور فیض گنجور کر حضور میں بہجوادی- واضح ہو کہ وہ نمیقہ گنجان خط سے اچہا ایک جز تھا اور اس میں تین امر کی فہمایش تھی اول ادائے زرقرض کا تقاضا کہ تاحال اسّی لاکھ روپیہ ہوتا ہے وہ الکمشت عنایت فرماے جائیں اور مبلغان مذکور کے ادا ہونے تک ملک برار کا سپرد کیا جاوے- دوئم تاکید کسی لئیق دیوان کے تقرر کی تھی- سوئم سرکار دولتمدار کے ممالک محروسہ سے قوم عرب کا خارج کرنا اسلئے کہ اُنکی گستاخیاں سرکار عظمت مدار سے غیر مطبوع اور ناپسندیدہ تہیں بنظر طوالت اُس نمیقہ کا حال لکہا جاتا ہے-

حاصل نمیقہ گورنر جنرل لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر اسمی حضور فیض گنجور مورخہ ششم ماہ جون ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲۶۷ہجری

ملک آنوالاقدر کا عمال کی تعدی سے ویران ہے اور عربوں کی خونریزی سے بندگان خدا نالاں ہے آخرکار یہ بات سرکار کمپنی کو ناگوار گذریگی اور جب وہاں سے ضبط ونسق کے لئے حکم ہوگا پہر کوئی آپ کا عذر پیش نہ جاویگا- تب حضور نے سراج الملک بہادر کو بلوا کر مشورہ لیا اُنہوں نے عرض کیا کہ اگر پیرومرشد غلام کو سرفراز کریں تو سب طرح سے جواب دہی ہوسکتی ہے تب خود بدولت نے

غلام حیدر خان جمدۃ الدولہ سے مشورہ لیا وہ بولے کہ سراج الملک بہادر کی نسبت شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو یہ خدمت ارزانی رکھنی اولی ہے خود نے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو طلب فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ تم سے ہو سکتا ہی کہ بالفعل ملک بھی بچ جاوے اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر بھی راضی ہو جائین شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے گزارش کی کہ یہ میرے امکان سے باہر ہے تب خود بدولت نے فرمایا پھر کیا کرنا چاہیے محتشم الیہم نے عرض کیا کہ بالفعل ملک اونکو دیکر اقرار نامہ لکھوا لینا چاہیے اوسکے بعد روپیہ تجویز کر کے بھجوا دیا جائے اور اپنا ملک واپس کر لیا جائے خود نے فرمایا سراج الملک تو ہر قسم کے بند و بست کا ذمہ کرتے ہین وہ خاموش ہو رہے تب اہل دفاتر کی رضامندی سے ستائیسوین تاریخ غلام نقی خان کو معزول کیا اور رشید الملک کو وکالت کی خدمت پر مامور کیا اور رزیڈنٹ بہادر کے پاس بھجوا کر کہلا بھیجا کہ ہم سراج الملک کو دیوان کرتے ہین اونہون نے کہا بہت مناسب ہی حاصل کلام اٹھائیسوین کو بہادر معز الیہم یاد کیے گئے اور ایک سرپیچ الماس کی اونکو عنایت کی اور دوبارہ نیابت دیوانی سے ممتاز فرمایا سب لوگون نے معز الیہم کی طرف رجوع کیا اور تہنیت کی نذرین پیش کین چنانچہ اس سرفرازی کا قطعۂ تاریخ بطور تعمیہ کے نامہ نگار نے یون لکھا ہے قطعہ ناصر الدولہ بہادر آفتاب مکرمت ❊ باز بر دستور اول گشت چون پرتو فگن ❊ از سر وقت گذشتہ ہجر تاریخش نوشت ❊ بار دیگر شد سراج الملک دیوان دکن۔ اسکے بعد یکم رمضان المبارک بروز شنبہ دربار ہوا بڑے صاحب آئے اور نقشہ کے وہ کاغذات پیش کیے اور جواب چاہا خود بدولت نے فرمایا کہ ہمنے سراج الملک کو مدار المہام مقرر کیا ہے وہ جواب دینگے بعد اسکے پاندان عطردان آیا اور دربار برخاست ہوا اور حضور نے لارڈ گورنر بہادر کو اونکے نامہ کے جواب مین اسطرح زیب رقم فرمایا۔

حاصل اتحاد نامہ حضور فیض گنجور بجواب نمیقہ گورنر جنرل لارڈ

ڈل ہوسی صاحب بہادر

اب ہمنے دوبارہ سراج الملک کو دیوان مقرر کیا ہے اور وہ تمام ممالک محروسہ سرکار بابدولت و ادای قرضہ سرکار کمپنی بہادر کے انتظام کے ذمہ دار ہو گئے ہین انشاء اللہ تعالیٰ جلد ادا کر دینگے اور سرکشونکو بھی اونکی بے اعتدالیون کے متعلق سخت تہدید کی گئی ہے وہ بار دیگر مصدر اپنی حرکات قدیم کے نہونگے ورنہ سزای معقول بجالیگی فقط
پس سراج الملک نے حال ماہوار سپاہ کنٹنجنٹ کی تو ماہ بماہ کر دی اور آٹھ لاکھ پندرہ ہزار روپیہ تعلقدارون اور جاگیردارون سے وصول کر کے ادا کئے اور چونکہ جمدۃ الملک غلام حید رخانکی تحویل تین تعلقات سرکاری بہت سے تھے اون سے بھی کچھ چاہا خان موصوف نے گذاشت کر دی وہ بھی ساہوکارون کے حوالے کر کے سات لاکھ پندرہ ہزار اور روے اوسمین تین لاکھ بابت نقصان ہنڈویات اور باقی اصل مین ایسے ہی پندرہ لاکھ تیس ہزار دیوان کی طرف سے ہوے پھر دس ہزار ساہوکارون سے دلوائے بعد حضور فیض گنجور نے اپنی خاوندی سے سات لاکھ روپیہ ہلچری سکہ کے قلعہ گول کنڈہ سے منگوا کر مرحمت فرمائے اوسکو مدار المہام نے فی صدی بائیس روپیہ بڑتی سے مہاجنون کے ہاتھ فروخت کر دیا جسکے آٹھ لاکھ پینتیس ہزار ہوے اس مین مہاجنونکو نفع ہو گیا اور سرکار کا نقصان ہوا بعض نے بمبئی کو بھیجکر تیس بلکہ پینتیس روپیہ سیکڑا نفع اوٹھایا اور بعضون نے جو سکور اور کدوال کو روانہ کیا چالیس سے زیادہ اور پچاس سے کم نفع اوٹھایا اور سکہ باغ چلنی سکور و کدوال کا تخمیناً دو روپیہ سیکڑا تھا اٹھارہ روپیہ ہو گیا اور ہنڈوی کی ضرورت کی وجہ سے اسکا رخ جو فیصدی پچیس روپیہ تھا تقریباً چالیس روپیہ ہو گیا اسمین چالیس کی ادائی مین سرکار و تنخواہدار کو چار کا نقصان ہوا
پھر محرم الحرام کی تیسری تاریخ سنہ ۱۲۶۶ ہجری مین سراج الملک الوال کو گئے اور چار روز وہان رہکر

رزیڈنٹ بہادر کی فہمائش کرائی اور رقم مذکور پا بجا کر دی پس ولیم پالمر نے غلام حیدر خان مذکور کو رقعہ لکھا کہ دوسرا وعدہ بھی قریب ہوا ہر صورت ادا ہو تو بہتر ہے ورنہ سرکار دولتمدار کا نقصان ہوگا اونہون نے وہ رقعہ حضور مین گذرانا اونہون نے ملاحظہ کر کے پھر ماہ مذکور کی ۱۵ تاریخ جواہر کی قسم سے ایک ہار کنٹھی ایک چغہ ایک سرپیچ ایک طرہ ایک جفت دستبند اور کچھ زر وسیم سے مدار المہام کی استعانت کی اسکو بھی ڈیٹن صاحب پاس پانچ لاکھ روپیہ پر گرو کر دیا اور اٹھارہ مین تاریخ سراج الملک بہادر نے حاضر دربار ہو کر دو نذرین حسن خدمت سابقہ اور عنایت لاحقہ کی پیش کین چونکہ ہنوز زر قرض ادا نہین ہوا تھا پھر ولیم پالمر نے سراج الملک بہادر کو رقعہ لکھا کہ تمنے روپیہ پہنچانے مین نمک حلالی سرکار دولتمدار کے خلاف کیا ہے فریزر صاحب اس کوفت سے بیمار ہو رہے ہین آخر کار وہی آتش در کاسہ ہوگا سراج الملک بہادر نے اس رقعہ مین کمی بیشی کر کے حضور مین گذرانا تب حضور نے ماہ ربیع الاول کی ۹ تاریخ پارہ الماس ناتراشیدہ جو کوہ نور سے بھی بڑا تھا جسکا ذکر دفتر دوم مین ہو چکا ہے اونکو عطا کیا اس ہیرے کو مہاجنون کے حوالہ کر دیا جن سے دس لاکھ روپیہ پہلے لئے تھے اور دو لاکھ اور لئے یہ بھی بارہ لاکھ حضور کی طرف سے ہوئے ایسے ہی چالیس لاکھ پچہتر ہزار روپیہ سات مہینے کی مدت مین یعنی نصف رقم کوٹھی کو روانہ ہوئی باقی کا تقاضہ تھا کہ قضای کردگار ربیع الثانی کی ۹ تاریخ اکبر جاہ بہادر کا انتقال ہوگیا چونکہ وہ مالدار تھے اونکے خزانہ سے اٹھارہ لاکھ روپیہ نکلا اسمین سے اول مرتبہ ماہ مذکور کی ۲۸ تاریخ دس لاکھ اور دوسری مرتبہ دو لاکھ جسمین کچھ اشرفیان اور کچھ نقد تھا حسب الارشاد والا مدار المہام نے بار کر کے کوٹھی پر بھجوایا پھر چھانوے ہزار بالمکند کے پاس سے دلوا ئے اور چھ ہزار غلام حیدر خان سے پھر پچہتر ہزار

کی اور اشرفیان مین اسیطرح اُڑتالیس لاکھہ بائیس ہزار حضور فیض گنجور کیطرف سے پہونچ گیا کل
روپیہ چوپن لاکھہ باون ہزار ہوا اس مین کمی ماہوار رہا ہے ثانی فوج کی سات لاکھہ اس عرصہ مین دو مہینے
جمادی الثانی الیہ تک اور چڑہ گئے تھے اوسکے بعد سراج الملک ماہ شعبان مین حضور کے پاس
خلوت مین آبیٹھے حضور طرح دیگئے اور چند روز کے بعد فرمایا اپنے گھر جاؤ یہان بیٹھے ہوے کیا کرتے ہو
وہ حسب الارشاد اسی فکر مین گھر کو چلے گئے اسکے بعد یہ ہوا کہ چند چٹھیان جو دیوانی مین سے بڑے صاحب
کے پاس بہجوائی گئی تہین وہ جہوٹی نکلین اور اونکے کئے رقعونکا جواب بہی نہ پہونچا اسمین صاحب بہادر
نے مختار ریاست سے خفا ہوکر صدر مین اونپر نالش کی چونکہ دیوانی سابق مین وہ مختار ریاست
سے بہت موافق اور حضور فیض گنجور کے دربار مین ساعی رہتے تھے اور وہان بہی ہمیشہ تعریف لکہا کرتے
تھے اور دیوانی مین اوسکے خلاف ہوا اور شکایت لکہی تو کوٹ آف ڈرکٹران لندن کے نزدیک
اونکی بات مین تناقض ثابت ہوا اور تعجب سے وہ کہنے لگے یہ کیا بات ہے اول وہ کیا سمجہتے تہے
اور یہ کیا ہوا خفیہ نویس نے اس کیفیت سے صاحب بہادر کو آگاہ کیا اسوجہ سے وہ خدمت
سفارت سے برداشتہ خاطر ہوگئے کسی عذر کے منتظر تہے کہ اوسی اثنا مین اونکے بہائی کا
انتقال ہوگیا اور اوسکی میراث صاحب بہادر کی طرف منتقل ہوئی صاحب بہادر نے یہ خبر سنتے
ہی اوسکا ذکر کیا اور حیدرآباد کی سفارت سے استعفا چاہا اور جب وہانسے اوسکی منظوری کا
جواب آگیا تو سراج الملک بہادر کو رقعہ لکہا اور اپنے استعفا دینے سے آگاہ کیا سراج الملک نے
حضور مین اطلاع کی اور صاحب بہادر دوسرے سفیر کے تجویز ہوکر آنے تک ڈیلوڈسن صاحب
بہادر اپنے پیشدست کو خدمت وکالت سپرد کرکے ربیع الاول کی چھبیسوین تاریخ ۱۲۶۹ ہجری مطابق

چہٹی جنوری ۱۸۵۲ عیسوی کے صاحب بہادر رنے کوٹہی سے مدارج کی طرف کوچ کیا
اور وہان سے روانہ ولایت ہوئے سرکار کمپنی بہادر سے اونکو جرنیلی کی پنشن جسکے بارہ سو
یا پندرہ سو ہوتے ہین مقرر ہو گئی اب وہ آسودہ حال ہین بعد برخاست انکے وہان کسی شخص نے
میاک دیگر صاحب بہادر سکرٹری اعظم سے پوچھا کہ آپنے انکے واسطے کچھ نہ لکھا جب کوئی صاحب
استعفا چاہتے ہین یا مرجاتے ہین تو اونکے حسن خدمات اور اخلاق پسندیدہ کو ملک کو چاہتے ہین
اور اشتہار دیتے ہین وہ بولے انکے واسطے اور کچھ نہ لکھا گیا اسیکو غنیمت سمجھین فقط واضح ہو کہ
جب سراج الملک بہادر نے تو نگاہداشت سے عربونکی جمعیت زیادہ کردی تو فریزر نے اونسے
تو کچھ نہین کہا مگر بمبئی مین لکھکر اشتہار دیا کہ کوئی عرب روزگار کے لئے حیدر آباد کو نہ جانے
پاوے لارڈ گورنر نے سنکر کہا یہ کیا بات ہے وہ ہمارے قصور وار نہین ہین ہر شخص تلاش معاش
کرتا ہے اور جبکہ فیما بین ہمارے اور شیخ مسقط کے تہنامہ ہے تو یہ بات نامناسب ہے
دوسرا یہ کہ تعلقداران امراوتی و ابدلاباد کے قتال و جدال کی باب مین کچھ نہین کہا جب سراج
الملک نے ایک سے نذرانہ لیا اور احکام کر دیا ہنوز اُسکا عمل نہوا تہا پہر دوسرے سے نذرانہ لیا اور احکام کر دیا تیسری یہ کہ
دوبارہ رقعونکا جواب سراج الملک نے نہ لکھا جب صدر مین اطلاع ہوئی تو یہ امر حضور کیطرف منسوب ہوا آخر کار
صاحب مذکور سراج الملک کی طرف سے بہت تنگ آگئے اور یہ حال ہوگیا کہ جب کوئی سراج الملک
کا نام لیتا تہا تو وہ کہتے تہے جب کوئی سراج الملک کا نام لیتا ہے تو میرے دل مین کانٹے
کی طرح کھٹکتا ہے ۔ مدت سفارت جنرل فریزر کی پندرہ برس ہے یہ بہی جاننا چاہیے
کہ اول پیشدست جنرل فریزر کے مالکم تہے اوسکے بعد ہیوبول ہوئے اور سکے

بعد چند عرصہ مین نیوبول کو سل کی بیماری ہو گئی تو اونہون نے ڈیوڈسن بہادر کو اپنا نایب کیا اور آپ روانہ ہو گئے اور وہین بیماری سے انتقال کیا اور وہ نایب منیب ہو گئے اور نیابت مین دوسرے سفیر کے آنے تک انکو کام کرنے مین دشواری ہوئی اور امورات سفارت کا اجرا اہم معلوم ہوا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے

ذکر سوانحات ایام نیابت ڈیوڈسن

واضح ہو کہ ڈیوڈسن نے بعد روانہ ہونے جنرل فریزر کے حضور کی ملاقات کا ارادہ کیا اور اس مضمون کا رقعہ بندگان عالی کی خدمت مین لکھکر سراج الملک کے پاس بھجوادیا جسکا ترجمہ بعینہ یہ ہے نواب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کا خیر خواہ کو یہ حکم صادر ہوا ہے کہ حضور فیض گنجور مین گزارش کیجاوے کہ وطیرہ حال سرکار حیدرآباد کا گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کو بنسبت زمانہ سابق از روے واجبی زیادہ ناپسند آیا ہے اس سبب سے کہ اقرار حضور فیض گنجور کا پورا نہوا اور وہ جو کچھ سرکار عالی پر عمل کرنا لازم ہے اس سے بے پرواہی ظاہر ہوتی ہے لیکن یہ اول مرتبہ ہے اور اسوقت سے کہ فیما بین ہر دو سرکار کے اتحاد و یگانگت مربوط ہے دیوان کے ساتھ بیگانگی ہے اور رزیڈنٹ بہادر کے خط و کتابت کے بالکل لحاظ کرنے اور اس طور کی اہانت بنسبت سفیر سرکار صدر کے نواب گورنر جنرل قبول نہین کر سکتے ہین اب نواب گورنر جنرل نے کرنل لو صاحب بہادر کو حیدرآباد کی رزیڈنسی پر مقرر کیا ہے اور صاحب موصوف کی لیاقت اور قابلیت پر سرکار صدر کو مدت سے بالکل اعتبار ہے اور اس سے پہلے ہی صاحب مذکور حضور کے دربار مین تھوڑے عرصہ تک رہے ہین نواب

گورنر جنرل بہادر نے اجلاس کونسل مین کرنل لو کے بارہ مین حکم دیا ہے کہ کلکتہ مین حاضر ہووین
اور بالذات گورنر جنرل صاحب بہادر سے حکم مطلب اقصیٰ جو صاحب مذکور پر محول ہوگا حاصل کرین
اور جو حکم اظہار مراتب کا حضور کی طرف سے صاحب کو ہوگا گورنر جنرل بہادر استدعا رکھتے ہین کہ
حضور فیضگنجور سنجیدگی کے ساتھ سمجھادین کہ اونکے ساتھ خود حضور اور ریاست عالی کی بہت اغراض
متعلق ہین سراج الملک بہادر نے سوچا کہ یہ صاحب ہمیشہ میری طرف کم توجہ رکھتے ہین ایسا نہو کہ انکی
او حضور کی ملاقات مین کسی جانب سے میری کارپردازی مین لغزش راہ پاوے اور خلل
پیدا ہو اس امر کی تحقیق کرنی چاہیے پس اس امر کی تحقیق کے لیے سراج الملک کوٹھی کو گئے
اور ڈیوڈسن سے ملاقات کی ڈیوڈسن نے ادہر اودہر کی باتین کین اور پاندان اور عطردان
دیکر اونکو رخصت کردیا لیکن کوئی راز دلی اونکے روبرو نہ کہا اور چلتے وقت رقعہ کے جواب
کے باب مین بہت تاکید کی دل مین اونکے چونکہ شبہ تھا اس لیے تامل کیا اور حضور سے
بالکل اطلاع نکی جب مدار المہام کی طرف سے دو ہفتہ کی تاخیر ہوئی ڈیوڈسن بہادر میر امام
کی معرفت ربیع الثانی کی چوتھی تاریخ باریاب حضور ہوے اور اپنا اشتیاق ملازمت معرض
بیان مین لائے حضور نے فرمایا یہان آنے سے تمکو کون مانع تھا اونہون نے عرض کیا مینے
پیشتر سرکار کے مدار المہام سے کہا تھا جب اودہر سے دیر ہوئی تو لارڈ گورنر جنرل کے
احکام ضروری چونکہ گزارش کرنے تھے اس لیے بتوسل اور ارکان دولت کے باریابی حاصل کی
اور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے خط کا ترجمہ پیش کیا امین ہر چند ریاست کے بہت کچھ بندوبست
لکھے ہوے تھے لیکن اون سب کا حاصل یہ ہے جو راقم نے پانچ قلم مین قلمبند کیا ہے۔

حاصل ترجمہ خط لارڈ گورنر جنرل بہادر گذرانیدہ ڈیوڈسن

پہلا قلم - ہمنے کرنل جان لو صاحب کو جنرل فریزر صاحب کی جگہہ پر ایلچی کرکے آپکے حضور مین بہیجا ہے یہ صاحب ہمارے نہایت معتمد ہین سفارت کا کام بہت اچھی طرح بجالاوینگے اور آپ بہی پیشتر سے ان سے واقف ہین اور وہ بہی حضور کے مزاجدان اور آئین اطاعت سے ماہر ہین البتہ آپ اون سے خوش رہین گے ۔

دوسرا قلم - بہت رقعے میجر ڈیوڈسن کے استصواب سے گزرانے گئے اور اونکا جواب باصواب نہ پہونچا اسواسطے ہم سراج الملک کے چال چلن سے بہت ناخوش ہوئے کہ اونہون نے غرور دولت کے نشہ مین ہمارے رقعہ کا جواب نہین دیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپکی سرکار مین ہمارا کچھہ اعتبار نہین باقی رہا اور یہ بات گورنمنٹ کے روبرو بڑے ہتک کی ہے - یا دوسرے قلم کا مضمون یہ ہے کہ ہمارے ایلچی نے بہت رقعے لکھے اور اونکے جواب نہین ملے آپ نے نئی ترکیب نکالی ہے یہ حرف صرف آپ کے اوپر ہے ۔

تیسرا قلم - مین نے کرنل لو کو آپکی ریاست کے بندوبست کی تمام باتین جو کونسل لندن مین ٹھہری ہین اچھی طرح سے سمجھا کر روانہ کیا ہے اور چلتے وقت روبرو بلاکر سب کہہ چکا ہون اونہون نے جیسا میری زبان سے سُنا ہے ویسا ہی عرض کرینگے ۔

چوتھا قلم - مدت سے سنا جاتا ہے کہ آپکے ملک مین اکثر دنگا اور فساد رہا کرتا ہے اور خونریزی بہت ہوا کرتی ہے اور رعیت آزاری سپاہ نافرمانبردار کی روز افزون ہے

اور کئی بار گوش گزار بھی کیا گیا مگر ہمارے کہنے سے آپ کے دل پر کچھ اثر نہوا اور اب جو ہم نے لکھا ہی بطور یگانگت کے لکھا ہے پھر نہ لکھینگے یہ تحریر آخر ہے۔

پانچوان قلم ہمنے آپکو ادای دین سرکار کمپنی بہادر کے باب مین کئی بار گوش گزار کیا مگر ہنوز کچھ اوسکا بندوبست نہوا اور اب جو اصل بات ہے بیان کیجاتی ہے اس مین آپ خوب غور کرلین جو روپیہ کمپنی بہادر کا بابت ماہانہ فوج فاضل رہ گیا ہے سو یہ کچھ سودی دین لین کا نہین ہے اور آپکی سرکار مین دیر تک رہنے سے کچھ نفع بھی متصور نہین ہے لہذا کرنل لو وہان آتے ہی جس طرح سے جلد رقم وصول ہو ویسا ہی بندوبست کرینگے بلکہ سب کام سے زیادہ تحصیل زر کیطرف متوجہ ہونگے۔ انتہی۔

بعد ملاحظہ کے ڈیوڈسن نے زبانی بھی قرض کا تقاضہ کیا تب خود بدولت نے فرمایا ہماری ریاست مین اس دفعہ خسارہ ہے بتدریج یہ روپیہ ادا ہوگا اور کیا اندیشہ ہے ہم سود دینے کو بھی تو کہتے ہین ڈیوڈسن نے گزارش کی کہ اگر ہمکو یکمشت رقم ملجاوے تو ہم سود سے بھی فروگذاشت کرینگے اور یہ کہکر رخصت ہوئے من بعد مدار المہام پر تقاضاے سخت شروع کیا اس عرصہ مین ایک حادثہ جدید وقوع مین آیا جس کا بیان مفصل یہ ہے کہ غلام قوی خان نام ایک تعلقدار ساکن بلدہ اول مقروض ایک عرب صالح بن اعزبی کا تھا پھر اس نے اپنی جاگیرات فتح چند مارواڑی کے پاس جو بازار کوٹھی کا رہنے والا تھا گرو رکھوائین بعد اسکے اُس عرب نے ایک روز خان مذکور پر تقاضای سخت کرکے بجبر اوسکو ساہوکار کے گھر لے آیا اور اپنا قرض اوس سے مانگا ساہو مذکور نے اس معاملہ کو برا سمجھا اور فوراً اوسکی جاگیرات عمر بن اعوذ کے پاس رہن رکھکر اپنا روپیہ جسقدر ہوا کالکال لیا پھر چند روز کے بعد صالح مذکور ایک روز فتح چند کے پاس آیا اور اپنا قرض مانگا اُسنے جوابدیا

کہ میرے اور اس تعلقدار کے داد وستد موقوف ہے اب اسکی جاگیرات عمرین اعوذ کے پاس ہین مجھہ سے کچھہ علاقہ نہین عرب یہ بات سنکر خفا ہوا اور یہ کہکر کہ مین اپنا قرض تجھہ سے لونگا چلاگیا پس درپے قابو کے تہا کہ اثنار راہ مین ایک مرتبہ فتح چند اوسکو ملگیا اوس نے چاہا کہ پکڑلون فتح چند کے ساتھہ بہی راٹہور کے جوان تھے آپس مین خوب تلوار چلی عرب بہی کچھہ زخمی ہوئے اور راٹہور مارے گئے لیکن مہاجن مذکور نکل گیا اور اوس کا داوٴ نہ چلا پہر کچھہ عرصہ گذرا تہا کہ حسین ساگر مین کسی کی شادی کی تقریب درپیش ہوئی اون لوگون نے متعلقان ماڑواڑی کی دعوت کی اور اتمام شادی کے بعد جب واپس آئے تو سکندرآباد سے چلتے وقت بسبب خوف وہراس عرب کے وہان کے کمشنر سے یہ کہکر ڈیوڈسن کا ایک چپراسی اپنے ہمراہ لے لیا تاکہ اوسکی رعایا سے اثنار راہ مین کوئی حائل نہ آنے پائے اور جب توپ کے سانچے کے قریب پہونچے تو وہان وہ عرب سراغ مین چند جوان اپنے ہمراہ لئے ہوئے بیٹھا تہا دفعتًا اوسنے انکو گہیر لیا اور چپراسی کی کچھہ پرواہ نہ کی چونکہ متعلقان مہاجن مذکور کے ساتہہ راٹہور کے جوان تہے باہم ہتہیار چلا دونین سے دو راٹہور مارے گئے اور عرب متعلقان مذکور کو پکڑ کر شہر مین لے آئے اور اپنی قید مین رکھا جب باوجود ہونے اُس چپراسی کے عربون نے اونکو گرفتار کرلیا تو کمشنر نے سنکر ڈیوڈسن کو طلب آسامیونکے لئے کہلا بہیجا اور صاحب بہادر مذکور نے سراج الملک بہادر کو رقعہ لکہا کہ اس اس طرح سے ایسا ایسا وقوع مین آیا بہتر ہے کہ آپ جلد آسامیون کو بہجوادین ورنہ اس کا فساد بڑہیگا اور حسین ساگر کا کمشنر مع جمعیت شہر مین اگر آسامیونکو لیجائیگا۔ اولاً سراج الملک بہادر نے آسامیونکو اپنے پاس بلاکر بہت کچھہ سمجہایا مگر اونہون نے نہ مانا آخر کار سراج الملک بہادر طوعًا وکرہًا خود قرض کے ذمہ دار

ہوگئے اوسوقت ساہو مذکور کی رہائی ہوئی اور سب آسامی خلاص ہوکر اپنے گھر آئے۔ اسی اثنا مین کرنل لو کی آمد آمد کی خبر گرم ہوئی اور امرا ے دولت استقبال کے لئے روانہ ہوئے۔

ذکر سوانحات ایام ایلچی گری کرنل جان لو سفیر نہم اور اس مین دس دربار مین

کرنل جان لو موسم گرما کے اوائل مین دو شنبہ کے روز جمادی الاول کی چھبیسوین تاریخ ۱۲۶۹ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۸۵۳ عیسوی مین صبح کے ساڑھے چھ بجے بعد داخل کوٹھی ہوئے گیارہ توپ کی سلامی ہوئی سب لوگون کو معلوم ہوگیا کہ شاہ انگلینڈ کا سفیر آیا اوسکے دوسرے روز برما کے فتح ہونے کی سرکار عظمت مدار مین خبر آئی اوسکی خوشی مین اکیس فیر ہوئے ہمراہ مذکور کی اونتیسوین تاریخ سراج الملک بہادر سفیر کی ملاقات کے لئے کوٹھی کو گئے ڈیوڈسن نے اونکا استقبال کیا اور مکان مین لے گئے۔ پس مدار المہام اور سفیر مذکور مین ملاقات ہوئی خیر و عافیت کے کلمات کے بعد سراج الملک بہادر نے ایک فرد بیباقی زر وین کی کرنل جان لو کو دی کرنل مذکور نے فرد کو دیکھکر کہا کہ ہمکو اون باتون سے کچھ غرض نہین ہم اپنے زر کی سبیل چاہتے ہین جلد اسکی سبیل ہونی چاہئے تمنے جو رقعات اس باب مین فریزر صاحب کو لکھے ہین وہ سب ہمنے دیکھے ہین یہ باتین تمہاری سب اونہین کے ساتھ مناسب تہین ہمکو تحمل نہین ہے یہ کہکر فرد مذکور ڈیوڈسن صاحب بہادر کے حوالے کردی سراج الملک بہادر نے رزیڈنٹ سے کہا کہ اس امر کے بندوبست کا قول ٹھہر چکا ہے آجکل مین آپکی باریابی حضور فیض گنجور مین بندگان عالی کے

کمپنی کا بیان

ہوگی تو خود بدولت کے روبرو سب معلوم ہوجائیگا پھر کرنل جان لو بولے ہمکو باریابی کی جلدی نہین
سبیل زر سے کام ہے پس سراج الملک بہادر نے بدستور جیسا کہ جنرل فریزر کے وقت مین
جب جاتے تھے میز کھا گرایا کرتے تھے ایسا ہی اب بھی چاہا لیکن کرنل مذکور نے فقط پاندان
عطردان دیکر رخصت کیا اس سے سراج الملک بہادر بہت متشوش او سقیم الحواسی کی حالت مین
سوار ہوکر گھر چلے آئے اور رزیڈنٹ صاحب بہادر ہذا کو مثل سفیر گذشتہ کے اپنی طبیعت کے
موافق نہ پایا یہ کیفیت حضور کے بندگان عالی کو بھی معلوم ہوئی پس جمادی الاولی کی یکم تاریخ
کرنل جان لو کی باریابی مقرر ہوئی اور اس کے ایک روز قبل نقل احکام لارڈ گورنر جنرل
صاحب کی داخل ہوئی خود بدولت نے خورشید جنگ کو یاد فرماکر سب نقل سنی اور اسکے
علی الصباح ہفتہ کے روز سراج الملک بہادر مع سالار جنگ بہادر کے کرنل مذکور کی کوٹھی
تک لانے کو گئے اس دفعہ آپ اور کئی سرداروں نے ملکر وہین کھانا کھایا۔ واضح ہو کہ اثنار
کھانے مین سراج الملک بہادر نے چند کلمات اپنی راستی اور صداقت کے بیان کیے اسپر
ڈیوڈسن نے کہا تم اتنے بڑے عہدے پر ہو اور تعجب ہے کہ تمکو اپنی زبان کا کچھ پاس نہین
اسکی احتیاط کرو پھر بعد فراغ طعام کرنل نے کہا تم آگے چلو ہم بھی تمھارے پیچھے پیچھے
آتے ہین پس سراج الملک بہادر وہان سے اوٹھکر سوار ہوئے اور دیوانخانہ حال مین آبیٹھے
پھر تھوڑی دیر کے بعد کرنل جان لو اور کئی سردار اور ایک منشی جملہ نو آدمی خلوت گرامی مین حاضر
ہوئے اور بندگان عالی کے حضور مین اطلاع کی گئی خود بدولت نے سب کو مع سراج الملک
بہادر کے طلب فرمایا۔

پہلا دربار واضح ہو کہ دربار ہذا مین اول طرفین سے رسوم خیر و عافیت ادا ہوئی پہر حضور فیضگنجور نے آب و ہوا ملک کی کیفیت دریافت کی پہر خلوت کا حکم ہوا سراج الملک بہادر اور انگریز لوگ باہر آئے تنہائی مین کرنل مذکور نے لارڈ گورنر جنرل صاحب کا عریضہ پیش کیا حضور نے اوسکو لیکر داخل توشکخانہ علاقہ امیر الدولہ فرمایا پہر حضور نے کرنل مذکور سے دریافت فرمایا کہ سراج الملک نے جو ہنڈویان ساڑہے تین لاکھہ روپیہ کی تمکو دی تہین تم نے اونکو کیون واپس کر دیا کرنل نے عرض کیا وہ ہنڈویان وعدہ و وعید وحیلہ و حوالہ کی ہین ہمکو زر نقد آئے تقاضہ سپاہ کا سخت ہے اب تامل نہین ہو سکتا اور یہ بہی گذارش کی کہ سراج الملک ۳۴ لاکھہ ۳۰ ہزار کئی سو روپیہ بابت عوض مابقی سپاہ کنٹنجنٹ کے بیان کرتے ہین ہم بہی اپنا حساب دیکھہ لینگے اسکی سبیل جلد ہونی چاہئے خود بدولت نے فرمایا چار مہینے تامل کرو اس عرصہ مین ہم سب ادا کر دینگے اور ماہوار ماہ بماہ پہونچا رہیگا کرنل نے کہا اب تامل نہین ہوتا پہر سراج الملک بہادر کو طلب فرمایا اور اون سے ارشاد کیا دیوانی کا دفتر لیکر ڈیوڑہی پر حاضر ہوے اور بالفعل تیس لاکھہ روپیہ کی سبیل کر دو اور ماہوار ماہ بماہ پہونچائی جائے اسکا بندوبست کرو جو باقی رہجائیگا آئندہ اوسکی بہی کچھہ شکل نکل آویگی تب کرنل نے عرض کیا کہ ہم اسقدر مدت تک تامل کیواسطے نہین آئے ہین اور عربون کے مقدمہ مین گفتگو شروع کی اور اونکے فساد اور خونریزیون سے اطلاع دی خود بدولت نے اس بات مین فرمایا فی الحال اسکا ارادہ مت کرو فوراً بلوہ ہو جائیگا چند روز کے بعد ہم تم صلاح کر کے اسکو بہی صاف کر لینگے - پہر کچھہ جنرل فریزر کا ذکر آیا کرنل نے عرض کیا اونکی جنرلی پنشن سرکار کمپنی سے ٹہر گئی ہے وہ فروری کی دسوین تاریخ چینا پٹن سے جہاز پر بیٹھکر روانہ ولایت کے ہوئے پس

پاندان اور عطردان آیا اور کرنل کو عنایت ہوا وہ رخصت ہوکر کوٹھی کو چلے گئے اور چند روز بعد سراج الملک بہادر سے اون عربون کے بارہ مین تقاضہ کیا جو فتح چند مارواڑی کے مدعی تھے اس اثنا مین ایک منصبدار کہ چند روز اوس سے قبل اوسکے ایک دختر ماری گئی تھی جس کا ذکر دفتر دوم مین ہوا ہے کرنل رزیڈنٹ بہادر کے پاس مستغیث ہوا کہ ایک روہی جو عبداللہ بن علی کا خسر ہوتا ہے لڑکی کو اوس شخص کی نہ معلوم کس فریب سے لے گیا ہم سب گھر والے تلاش مین تھے کہ لڑکی کہان چلی گئی اوسکو کیا ہوا دو روز کے بعد مار کر اوس بے جرم و بے خطا کی لاش رات کے وقت دروازہ کے روبرو لاکر رکھدی مدت سے امیدوار قصاص کا ہون - رزیڈنٹ صاحب بہادر نے اس معاملہ کے دریافت کرنے کو بہی لکھا سراج الملک بہادر نے اعراب کے جمعدارون کو فراہم کرکے تقاضہ کے طور پر بڑے صاحب بہادر کو اطلاع کی اور قاتلان راشور کے بہجوانے کے لئے خوب فہمائش کردی اونہون نے اسکی مطلق پرواہ نہ کی اور طرح طرح کی سرکشیان کرنے لگے - انجام کار سراج الملک بہادر نے صالح بن اغوبی کو چہ سو عرب پر جمعدار مقرر کیا - تب وہ اس بات پر راضی ہوئے کہ معاملہ کی تحقیقات موافق قاعدہ اہل اسلام کے ہو - اور صالح بن اغوبی کو کوٹھی پر روانہ کردیا سرکار دولت مدار سے دو عالم قصاص خون کے دریافت کرنے کے لئے مقرر ہوکر مومی الیہ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور فتح چند مارواڑی کی طرف سے وکیل مقرر کیا گیا - پس کوٹھی پر چند صاحب لوگون کے سامنے دوسرے تیسرے روز معاملہ کے متعلق تحقیقات ہونے لگی - اور منصبدار کا مقدمہ یون روگردان ہوا - کہ ایک کم بخت شاگرد

غرض جس وقت اون کا عجب حال ہوا بعض بہین بیابان و دریا مین گر کر ڈوب گئین بہت سے زخمی ہوگئے اور بہت سے مقتول کوئی کسی طرف کو بہاگ گئے کوئی زخمی ہوئے کئی ... کوئی کشتی ہی سے بہت گئے تب اسیطرح جو بعض آدمی اس مصیبت سے بچ کر بہین رہ گئے وہ اودہ کے علاقہ کے ایک قریہ مین جا پہونچے وہان کے باشندون

ناخلف نے کہ وہ بھی منصبداروں مین سے تہا مدار المہام کے حسب الامر دعوت کا حیلہ کر کے یا تنخواہ وغیرہ وغیرہ کا فریب دیکر کوٹھی سے لے آیا اور سکے داخل ہوتے ہی دیوانخانہ خاص مین تمام منصب داروں نے بہلار کہا اور حضور فیض گنجور کی طرف سے سب حضرات موصوف الصدر فہمائش کرنے لگے مگر وہ اس بات پر راضی نہوا اس کے ساتھ ہی منصبدار مذکور کے متعلق وہان فریاد ہوئی رزیڈنٹ بہادر نے اونکو اطمینان و تسلی دیکر کہا اور یہ کہا کہ ہم تمہارے واسطے لکہینگے تم اپنی داد کو پہونچے گا۔ اور سراج الملک نے اوس رومی کو بلا کر چند روز تک الماس بن غالب کے قہوہ خانے مین رکہا۔ لیکن کچھ نہوا آخر وہ بدنصیب تمام باتون سے محروم ہو کر چلا گیا۔ چند روز کے بعد وہ رومی خود بخود مرگیا اور علاوہ اسکے بہت سے لوگ عربون کے وہان فریادی تہے۔ اسکے بعد یہ معاملہ تو سرد ہوگیا مگر سپاہیونکی تنخواہ کا تقاضہ خوب گرم ہوا۔ اور کرنل جان لو صاحب بہادر ہفتہ کے روز بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کو دربار مین آئے اور شریک جلسہ ہوئے۔

دوسرا دربار۔ حاضر ہوتے ہی رزیڈنٹ بہادر نے تنخواہ کے مقدمہ مین عرض کیا اول خود نے فرمایا کہ عرصہ چار ماہ مین تمہارے زر بقایا کی سبیل کردیجائیگی اور آئندہ ماہ بماہ ملتی رہے گی ہم ایسا بندوبست کئے دیتے ہین بعد کو تخلیہ مین ایسا فرمایا کہ بلحاظ عہد و پیمان اور اتحاد کے تمہاری سرکار کمپنی کی جمعیت ہمارے لام پر کام آئیگی جان لو صاحب نے عرض کیا بالفعل سکندر آباد کی جمعیت انہین کام کے لئے ہے تب حضور پرنور نے فرمایا کیا الوال اور سپاہ حسین ساگر کی جمعیت ایک ہی ہے ہان اتنا فرق ہے کہ الوال کی فوج کی تنخواہ ہم نقد دئے جاتے ہین

اور حسین ساگر کی سپاہ کے مشاہرہ مین ملک سپرد کر دیا ہے جان لو صاحب نے اسکا جواب کچھہ نہ دیا پہر حضور بولے کہ چندولال کے حین حیات مین رزیڈنٹ نے مجھسے کہکر کرنول پر فوج روانہ کی تھی چنانچہ وہ ملک اب کمپنی کے علاقہ مین ہے اسکا جواب بھی جان لو صاحب نے کچھہ نہ دیا بعد بندگان عالی کی مداخل کا ذکر فرماتے رہے سن سناکر جان لو صاحب بولے کہ ان امورات کا بندوبست جبتک نہو گا کہ کوئی دیوان خیرخواہ مین نہ کیا جاوے اور جو مدار المہام بالفعل ہین اون سے ہرگز توقع نہین ہو سکتی پہر حضور نے فرمایا کہ تمہاری تنخواہ کے باب مین ہمنے اپنے دیوان کو بہت تاکید کی ہے جانلو صاحب نے عرض کیا اونکو یاد فرمایئے تب حضور پر نور نے سراج الملک بہادر کو جو باہر بیٹھے تھے طلب کر کے ایسا ارشاد کیا کہ انکے ماہوار کا ایسا مضبوط راستہ نکالدو جس سے ماہ بماہ ملتی رہے اور پانچ ماہ مین بقایا بھی ادا کر دو اوسوقت سراج الملک بہادر نے ایک چٹھی جیب سے نکال کر دکھلائی اور کہا یہ تجویز ہوئی ہے جان لو صاحب نے کہا مجھے اعتبار نہین ہے تب سراج الملک نے حضور سے عرض کیا کہ دو تین روز مین دس لاکھہ روپیہ ادا ہوئے جاتے ہین اوسوقت کرنل جانلو صاحب نے سراج الملک کی طرف متوجہ ہو کر ایسا کہا کہ اگر تم اس وعدہ پر روپیہ ادا نہ کرو گے تو تمہارا منہ کالا ہو گا حضور نے فرمایا نہین جی ضرور ادا کر دئے جاینگے اور دربار برخاست ہوا۔ چونکہ جانلو صاحب نے گذشتہ اور دربار حال مین آداب حضور کا نشست و برخاست اور گفتگو مین مثل سفیران سابق کے لحاظ نہ کیا اکثر گستاخانہ اور بے باکانہ کلمات سے پیش آئے اس لئے خود بدولت چندروز تک بہت آزردہ خاطر رہے اور دلپرملال کا بہت اثر رہا اس ضمن مین جائداد تنخواہ فوج کے مقدمہ مین لارڈ گورنر جنرل صاحب کا دوسرا خط پہونچا رزیڈنٹ بہادر نے فوراً اوسکی نقل حضور عالی مین

فرخ آباد کی سرگذشت کا بیان

پیش کیا چنانچہ اوسکے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔

خلاصہ مضمون خط لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر اسمی حضور پرنور در باب طلب تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ

سپاہ کنٹنجنٹ کی تنخواہ مین ہم چھتیس لاکھہ روپیہ کا ملک لیا چاہتے ہین علحدہ فرد کے موافق آپ اوسکو ہمارے دو وکیلون کے سپرد کردین ایک جدید عہدنامہ جو اسکے متعلق تجویز ہوا ہے اوسپر طرفین کی مہرین ہوجانی چاہئیں واضح ہو کہ اس عہدنامہ مین نو مدات ہین اون سب کا حاصل یہ ہے۔

خلاصہ عہدنامہ جدید

تمام تہنامے سابق بدستور بحال و برقرار رہینگے۔ تمام امورات مین الوال کی جمعیت سرکار دولتمدار کی موید رہیگی۔ بشرط واجبی جہان سرکار دولتمدار کا حکم ہوگا وہان جائیگی۔ یہان سے تمام سپاہ کنٹنجنٹ کی موقوف ہوجائیگی اور بنظر گذشتہ کے تخفیف ہوکر صرف دو ہزار سوار اور پانچہزار پلٹنین اور چار کمپنیان آرٹلیری یعنی جنسی توپخانہ کی بحال و برقرار رہینگی اور انکی تنخواہ مین تعلقات تعدادی چھتیس لاکھہ روپیہ بموجب تجویز سابق سرکار کمپنی کے سپرد کردیجائینگی۔ آئندہ مطالبہ باید گرفت سرکار عظمت مدار کا جسکا ذمہ سرکار عالی نے کیا ہے نہوگا۔ رقم چوتھہ اور سالیانہ ایا دیسائی کا مطالبہ نہوگا جس تاریخ کہ تعلقات مذکور سرکار کمپنی بہادر کے تفویض ہون گے اوس وقت جو رقم کہ تعلقہ دارون نے پیشگی دیہات سے تحصیل کی ہوگی وہ سرکار عالی کی طرف عاید ہوگی۔ تہنامہ سابق مین کنٹنجنٹ کی جمعیت جو کہ ماہدولت کے علاقہ مین مندرج تھی اب وہ علاقہ مذکور سے موقوف ہوکر جمعیت سکندرآباد کی طرح سرکار کمپنی بہادر کے متعلق رہیگی۔ اس عہدنامہ مین یہ بھی مندرج تھا کہ نواب نظام الملک اپنا مہری تہنامہ

لارڈ گورنر جنرل کے پاس روانہ کرین اور جیسا تہنامہ کہ خود کو منظور ہو بالفعل مہری رزیڈنٹ کا لیلیز تیس روز کی میعاد مین بموجب تہنامہ سرکار دولتمدار کے ایک دوسرا تہنامہ مہری سرکار عظمت مدار کا لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے حضور پرنور سے آنے کے بعد رزیڈنٹ صاحب کا تہنامہ موقوف اور مستررد ہو جائیگا۔ حضور پرنور نے جب اسکو ملاحظہ فرمایا متردد ہوئے اور مدار المہام بھی بہت مشوش رہے اور کوئی جواب معقول اونکی درخواست کا تجویز نہوا نہایت فکر مند ہوئے تب ایکروز شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو یاد فرماکر تہنامہ دکھلایا اور اوسکے مضمون سے مطلع کیا اور تدبیر مشاورہ فرماتے رہے من بعد رجب کی اکیسوین تاریخ روز شنبہ سنہ الیہ مین کرنل جان لو صاحب بہادر حضور پرنور مین باریاب ہوئے۔

تیسرا دربار۔ اس دربار مین عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر بھی باریاب تھے اور سراج الملک بہادر بھی حاضر تھے از سر نو تہنامہ حضور پرنور کے روبرو پڑہا گیا اور کرنل جان لو صاحب ہر ہر لفظ کے معنی ہر ہر فقرہ کے مضمون اور حاصل و مراد سے اطلاع کرتے رہے اور تعلقہ چھتیس لاکھ روپیہ کی درخواست پیش کی اور عہدنامۂ جدید کی توثیق چاہی حضور پرنور نے ملک کے خسارہ اور کمی مداخل کی حالت بیان کی اور فرمایا کہ چار ماہ کے عرصہ مین ہم گذشتہ کا فیصلہ کر دینگے اور آئندہ ماہ بماہ تنخواہ ملتی رہیگی کرنل جان لو صاحب نے کہا تنخواہ کنٹجنٹ کے باب مین دس برس سے ایسے ہی عذر و حیلے ہوئے چلے جاتے ہین اس عرصۂ بعید اور مدت مدید مین شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی دیوانی مین صرف پانچ ماہ تک برابر ملتی رہی ہے اس مقدمہ مین بار بار حضرت سے عرض کرنا ہمکو مناسب نہین ہے ہر وقت روپیہ کا طلب کرنا طرفین کی رنجش کا باعث ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ جب ہم آیا کرین تو اخلاص

کی گفتگو فیما بین ہوا کرے تب خود بدولت نے فرمایا کہ تم فقط تنخواہ کے عوض مین صرف ملک لیا چاہتے ہو ہم چار ماہ مین اس کا فیصلہ کر دینگے اور سر دست چار لاکھہ روپیہ زر نقد بھجوائے دیتے ہین اسپر سراج الملک بہادر نے کہا کہ تین لاکھہ روپیہ غلام بھی داخل کرتا ہے کرنل جان لو صاحب نے سنکر عرض کیا کہ مدار المہام کے کہنے سے حضرت ہمسے اقرار کرتے ہین اگرچہ ہمکو یقین ہے کہ مدار المہام کی وعدہ خلافی ظاہر ہو جائیگی لیکن اس سے آپکے ارشاد مین فرق آئیگا خود نے فرمایا نہین جی بلاشبہ پہونچائے جاینگے ایسے ہی چار گھڑی تک برابر نشست رہی اسمین چند سوال جواب ہوئے پس خود بدولت برخاست ہوئے اور کرنل جان لو صاحب رخصت ہوکر کوٹھی کو چلے گئے۔

چوتھا دربار۔ پھر ستائیسوین تاریخ ماہ الیہ روز شنبہ کو علاقہ داران سرکار عظمت مدار سے کرنل جان لو صاحب اور ڈیوڈسن صاحب مع دو منشیون کے اور امرا سرکار دولتمدار سے عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر باریاب حضور لامع النور ہوئے اور رزیڈنٹ بہادر نے ملک طلب کرنے کے باب مین عرض معروض شروع کی اور کہا کہ ملک کے دینے مین حضرت کا کچھہ نقصان نہین ہے پچاس لاکھہ روپیہ جو سرکار عظمت مدار کا بقایا ہے گذاشت ہو جائیگا اور آئندہ کو ماہ بماہ کا تقاضا موقوف ہوگا پھر بھی خود بدولت نے وہی چار ماہ کا وعدہ فرمایا تب کرنل جان لو صاحب نے عرض کیا کہ اس مقدمہ مین کس طرح لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو لکھا جائے وہ وعدہ جو اس سے پیشتر چار لاکھہ اور تین لاکھہ کا چار روز مین ادا ہونے کا ہوا تھا کچھہ عمل مین نہین آیا اگر یہی رقومات وعدہ کے موافق پہونچ جاتین تو لارڈ گورنر کو لکھنے کا موقع تھا اسیطرح سے بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی آخر کار کرنل جان لو صاحب نے گذارش کیا کہ خیر ہم نے فرض کیا کہ اگر ہمکو ملک دوام کیلئے

عنایت ہو بطور تعلقہ کے ہی سپرد ہو جائے لیکن اس تقدیر پر چالیس لاکھ کا ملک تجویز ہوگا اسواسطے
کہ اس صورت مین بقایا کے عوض سود بہی لیا جاویگا اور رہبت رام اور آپا دیسائی کا سالیانہ اور چوتھہ
وغیرہ بہی موقوف ہوگی اور اوسکا حساب کتاب ہم بلاشبہ داخل سرکار کیا کرینگے اور بعد آبادی ملک
کے جو رقم کہ اضافہ ہوگی موافق حساب کے ہمیشہ خزانہ سرکاری مین داخل کیا کرینگے یہ معروضہ کرنل
جان لو کا سنکر بندگان عالی نے فرمایا کہ ملک بطور تعلقہ کے سپرد کرنا یا دوام کے لیئے دینا دونون
برابر ہین اور تمہارے حساب کتاب کا کیا دیکہنا ہے کیا لینا ہے اور یہ بہی ارشاد فرمایا کہ ہمارے تمہارے
تہنامہ کو واقع ہوئے ابہی سو برس کا عرصہ نہین گذرا ہے ہم چاہتے ہین کہ اسقدر تو آرام سے رہین اسپر
بڑے صاحب نے گزارش کیا کہ ہم چاہتے ہین آپ ہمیشہ آرام سے رہین کبہی آپ سے کسی نوع کا تقاضہ
نہ کہین بار بار روپیہ کا طلب کرنا بڑے شرم کی بات ہے جب ہم حاضر ہوا کرین تو آپ سے سیر شکار کی
گفتگو رہا کرے ہر وقت تقاضہ کی صورت اچہی نہین ہے اس اثنا رمین اقتدار الملک بہادر نے کہا کہ
آجتک ہر ایک مدار المہام پر حضرت کی ایسی ہی تاکید رہی کہ اگر ایک مرتبہ سپاہ رکاب اور اقربایان سرکار
کی تنخواہ مین تامل ہو تو مضائقہ نہین مگر سپاہ کنٹنجنٹ کی تنخواہ ماہ بماہ دیجائے یہ صورت کارپردازون کی
ناعاقبت فہمی کے سبب سے ہوئی ہے ورنہ فرمان حضرت کا تو ایسا ہی ہے جیسا کہ مین نے بیان
کیا تب کرنل جان لو نے عرض کیا ہمکو کارپردازون سے کیا مطلب ہے صرف حضرت کی ذات سے
تعلق ہے جب خود بدولت نے فرمایا کہ جسوقت ہم بذات خود اس کام کی طرف متوجہ تھے اوسوقت
تمہاری ماہوار ماہ بماہ پہونچتی تہی ڈیوڈسن صاحب نے عرض کیا کہ اوسوقت کی بہی باقی رہ گئی ہے
پوری نہین پہونچی ہان مگر شمس الامرا بہادر امیر کبیر کی عملداری مین برابر پہونچتی رہی ہے بلکہ فاضل

پہونچتا ہے پہر خود نے فرمایا کہ ہمارے وقت کی تمہاری رسیدات موجود ہین اور حکم دیا کہ سیف جنگ کو بلاؤ
سیف جنگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انکی باقی اوسوقت بہی رہ گئی ہے اس مین سراج الملک بہادر
بولے کہ اپنے عمل مین غلام نے بہی کچہ باقی نہین رکہا ماہ بماہ پہونچاتا رہا ہے کرنل جان لو نے کہا جہوٹ
کہتے ہو بہت سی باقی رہی ہے پہر اقتدار الملک بہادر نے عرض کیا کہ والد کی عملداری مین انکو ماہ بماہ عوض
پہونچتا رہا اسپر حضور نے فرمایا کہ شاید دو تین مہینے پہونچے ہونگے جب پہر ڈیوڈسن صاحب نے عرض کیا نہین
برابر پانچ مہینے پہونچے ہین بلکہ اُس سے فاضل پہونچا ہے حساب حاضر ہے کرنل جان لو بولے اسی
بات پر تو شمس الامرا بہادر امیر کبیر ہمارے صد تک نیک نام رہے افسوس ہے کہ آپ نے ایسے
امیر کبیر کو موقوف فرمایا پہر حضور پر نور نے اس تقریر کو چہوڑکر فرمایا کہ ہم اس باب مین شاہ فرنگ کو عرضی
لکہین گے کرنل جان لو کے سننے مین شاہ فرانس آیا اس لئے وہ بولے شاہ فرانس کو لکہکر جواب
منگوانے سے قبل ہم آپکا ملک ضبط کئے لیتے ہین تب خود بدولت نے فرمایا شاہ فرانس کو نہین شاہ
انگلینڈ کو لکہین گے کرنل جان لو نے عرض کیا کہ اچہا آپ بلاشبہ لکہئے ۔ یہ مقدمہ بغیر اطلاع
کمپنی بہادر کے نہین ہوا ہے پہر حضور نے فرمایا کہ یہ جمعیت کنٹنجنٹ کی تہنا مہ مین ہمیشہ کے لئے نہین ہے
بلکہ جسوقت کسی قوی دشمن سے مقابلہ ہو یا کوئی سرکشی اختیار کرے اوسوقت اس سپاہ کا ہونا ضرور
ہے اور اب ہند و دکن مین ہمارے مقابلہ مین کوئی ایسا شخص نہین ہے جس کا اندیشہ ہو سب جگہہ
تمہارا اختیار ہے تب کرنل جان لو نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا اگر آپکو اس جمعیت کا رکہنا منظور نہین ہے
تو ابہی جواب دیدیا جاوے ہم موقوف کئے دیتے ہین ہمارا بقایا ہمکو دیدیجئے اور خود نے فرمایا
کہ مین اس مقدمہ مین ہان یا نہین کہہ نہین سکتا کرنل جان لو نے اوسوقت عرض کیا یہ بات میری

سمجھ مین نہین آتی خود بدولت نے فرمایا اس کا مدعا یہ ہے کہ لارڈ گورنر جنرل بہادر ملک کے لینے مین اختیار رکھتے ہین سب کا سب لے لین کوئی مانع نہین کرنل جان لو نے عرض کیا کہ لارڈ گورنر جنرل بہادر کو اگر یہ بات منظور ہوتی تو اس رقم کا تقاضہ نہ کرتے سال دو سال اور تامل کرکے جب کرور دو کرور روپیہ ہو جاتا تب سالم ملک اپنے قبضہ مین کر لیتے اونکو یہ بات منظور نہین تہی اسواسطے تہوڑی رقم کا تقاضہ کرکے اس کا فیصلہ تہوڑے سے ملک پر چاہتے ہین ملاحظہ تو فرمایئے چالیس لاکھ روپیہ معاف ہو کر آئندہ کسی نوع کا تقاضہ نہین رہا اس مین کچھ نقصان نہین ہے خود بدولت نے فرمایا اگرچہ بظاہر تمکو ہمارا نقصان نظر نہین آتا مگر فی الحقیقت اس مین بہت بڑا نقصان ہے اور ہمکو رقم کی معافی منظور نہین ہے اور جو ملک اس مقدمہ مین تم چاہتے ہو ہم دے سکتے ہین لیکن اپنے امیرون سے صلاح ومشورت کرکے ہم کہینگے کرنل جان لو بولے بہتر ہے اور چار روز تامل کیا جا سکتا ہے خوب دریافت فرماکے ارشاد کیجیے غرض پانچ گھڑی تک اس قسم کی گفتگو رہی اور دربار برخاست ہوا اوسکے بعد خود بدولت نے غور فرمایا کہ یہ مقدمہ نہایت سخت ہے اور صلاح کے لئے شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو یاد فرمایا دوسرے روز بہادر موصوف مع فرزندان حاضر دربار خدمت فیضدرجت ہوئے اوسدن خود بہت سے کلمات طیبات حفاظت ملکی کے باب مین اور تدبیر رفع قرض کے بہادر موصوف سے ارشاد کرتے رہے اور جناب محتشم الیہم بہی تمام قباحتین جو درپیش تہین اور کارپردازون کی نافرمانی کا بیان کرتے رہے اور بخوبی تمام ریاست کے حسن و قبح سمجھائے تب خود بدولت نے شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے فرمایا کہ اب تمہارے بغیر اس مقدمہ کا فیصلہ نہین ہو سکتا تم اسکا انتظام کرو کل ہم دفتر والون کو بلواتے ہین اون سے حساب کتاب سمجھلو

اسکے بعد مجلس برخاست ہوگئی پس اوسی روز سراج الملک بہادر اور دفتر والون کو حکم پہونچا کہ کل کے دن حساب کتاب لیکر حاضر دربار ہون چنانچہ دوسرے روز حسب ارشاد شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع اہل دفتر باریاب ہوئے دفتر والون نے تمام حساب کتاب وصولباقی تنخواہ سپاہ گشتمنجنٹ کا ملاحظہ مین پیش کیا سراج الملک بہادر بہی عرض کرتے رہے بعد بہت کچہ گفتگو کے اہل دفتر کو حکم ہوا کہ تم امیر کبیر کے پاس جاؤ جس طرح وہ کہین ویسے عمل کرو اوسوقت شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے عرض کیا کہ انکا آنا میرے پاس ضروری نہین ہے باوجود فرمان بردار اور مطیع ہونے انکے دیوان سے آجتک تجویز نہو سکی اب میرے پاس آکر کیا کرینگے یہی اولی و انسب ہے کہ پیر و مرشد ہی دیوان سے اسکی تجویز ٹھہراکر اسکی سبیل کرین تب حضور نے فرمایا کہ تم کل رزیڈنٹ کے پاس جاؤ اور اونکو فہمایش کرو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے عرض کیا کہ میرے جانیکا وہان کچہ کام نہین ہے حضرت کچہ انکی تجویز کرکے اطلاع دین سراج الملک بہادر بولے کہ انکا وہان تشریف لیجانا ضرور ہے یعنے حسب الحکم حضرت کے رزیڈنٹ لکہا ہے کہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر حضرت کی طرف سے تشریف لاتے ہین اور وہ آپ کی ملاقات کے منتظر ہین اس پر شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے فرمایا کہ اچہا اگر تم کہتے ہو تو مجبوری ہے پس خود بدولت اوٹھے اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور سراج الملک بہادر اور سب اہل دفتر برخاست ہوکر اپنے اپنے گہر کو روانہ ہوئے۔ من بعد اوسی روز شمس الامرا بہادر امیر کبیر کو حضور عالی کا حکم پہونچا کہ ہم ملک تمہاری سپرد کرتے ہین تم کل ہمسے ملو اور رزیڈنٹ کو سمجہاؤ پس حسب الارشاد دوسرے روز شمس الامرا بہادر امیر کبیر باریاب حضور ہوئے اور باہم مشاورہ ہوکر یہ امر قرار پایا کہ ملک برار کا

شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے سپرد ہوکر اونکا مقابلہ رزیڈنٹ بہادر سے ہو جائے اسپر شمس الامرا بہادر
امیر کبیر نے عرض کیا کہ حضرت کا ارشاد درست ہے لیکن جب یہ ملک میرے سپرد ہوگا تو کارکنان
ریاست جو بدظن ہین اس مین سو طرح سے رخنہ انداز ہونگے اور کام کو برابر نہ چلنے دینگے خود بدولت
نے فرمایا نہین ہم اس کا بھی بندوبست کر دینگے تم رزیڈنٹ پاس جاؤ اور اپنا وعدہ کر آؤ آخیر شعبان
کی تیسری تاریخ بروز پنجشنبہ شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان کوٹھی پر تشریف لے گئے رزیڈنٹ بہادر
اونکے آنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کیا اور نہایت تعظیم اور توقیر کے ساتھہ ملے اور
بہت کچھہ ملاقات کا اشتیاق بیان کیا بعد ان کلمات اشتیاق کے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جو حکم بندگانعالی
کا تھا پہونچایا اور بہت عمدگی سے اوس مقدمہ مین رزیڈنٹ بہادر کے فہمایش کی رزیڈنٹ بہادر نے امیر کبیر
سے کہا کہ مقدمہ ہذا لندن کی کونسل مین طے ہوا ہے اور ملک کو لینے کی تجویز وہان سے ہو آئی ہے یہ تجویز
میری یا لارڈ گورنر بہادر کی نہین ہے چنانچہ نوشتہ لارڈ گورنر بہادر کے اسباب مین حاضر ہین اور
چھتیس ہزار کا ملک اگر خود بدولت دیدالین تو اوس مین طرفین کی آسایش ہے باوجود اسکے جب آپ اسقدر
مین آئے ہین تو بپاس خاطر آپ کے یہ قبول کیا جاتا ہے کہ ملک برار بطور تعلقہ کے میرے اور
آپ کے سپرد ہو آپ اور ہم بالاتفاق بندوبست کرلینگے یا نام سے آپکے ہو مگر ایک ہمارا افسر
یعنی ضلعدار رہا کرے یہ بھی فقط بپاس خاطر آپکے قبول کیا جاتا ہے اوسکے بعد پاندان عطردان
آیا اور کمال سرور کے ساتھہ مجلس برخاست ہوئی اوسکے دوسرے روز شمس الامرا بہادر امیر کبیر
نے مع فرزندان باریاب حضور ہوکر سرو شفقہ کرنل جان لو صاحب کا گذارش کیا خود بدولت نے
فرمایا یہ دو عملہ کی بات بہتر نہین ہے اس مین آئندہ بہت رخنے پیدا ہونگے شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے

عرض کیا کہ اگر حضرت انکا معروضہ کسی طرح بھی پذیرا نکرینگے تو کیا انجام ہوگا یہ انکا تیسرا معروضہ ہے آپ اسکو بھی قبول نہین فرماتے اب مین اونکو کیا جواب دونگا۔ پس خود بدولت نے فرمایا کہ تم انکو یہ جواب دو کہ خود نے ایسا فرمایا ہے کہ ہم دو چار روز کے عرصہ مین تمکو باریابی مین سمجھا دینگے ہر چند کہ یہ بات اچھی تھی اور چونکہ خود شمس الامرا بہادر امیر کبیر سے فرما چکے تھے کہ ہم ملک برار تمہاری پیرو کرتے ہین تم جاؤ اور اونہین سمجھا کر نخواہ کنٹنجنٹ کا ذمہ اپنا کر آؤ ضرور ایسا ہی کرتے لیکن جملہ ارکان دولت کو شمس الامرا بہادر امیر کبیر کا بیچ مین پڑنا اور فیصلہ اس مقدمہ کا جو سالہا سال سے اوبھا ہوا تھا اونکے استصواب سے ہونا اور اونکا نیکنام کرانا گوارا نہین تھا اسلئے خود بدولت کے مزاج کو پھیر دیا اور بعض بیان کرتے ہین کہ سراج الملک بہادر نے اسطرح خود بدولت کا اطمینان کرا دیا کہ آپ ملک اونکو دیدین خانہ زاد اسکے معاوضہ مین بہت سے دیہات جاگیرداروں کے ضبط کرکے داخل خالصہ کردیگا اونکا محاصل اس سے زیادہ ملتا رہیگا تعجب ہے کہ وہ سرکار کے جاگیردار تھے یا غیر خیر پانچوین تاریخ پھر امیر کبیر شمس الامرا بہادر مع فرزندان کوٹھی پر تشریف لے گئے اور خود بدولت کا ارشاد کرنل جان لو سے ظاہر کیا وہ بولے کہ حضرت کا ارادہ ملک دینے کا نہین ہے کاش یہی ہمکو صاف معلوم ہو جاوے کہ ملک دیتے ہین یا نہین آپ ضرور دریافت کرکے مجھ سے کہدین شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے جواب دیا کہ ملک کے دینے نہ دینے کی گفتگو طرفین کی رنجش کا باعث ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود ملک آپکو دیدینگے تب کرنل جان لو بولے کہ ہم ابھی مدار المہام کو بلواتے ہین اور اون سے کہکر جواب منگوا لیتے ہین شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے کہا کہ مین نے صرف جو ارشاد کہ خود بدولت کا

ہوا تھا آپتک پہونچا دیا۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ واضح ہو کہ اوسیوقت کرنل جان لو نے واسطے طلب سراج الملک بہادر کے چپراسی کو روانہ کیا اور شمس الامرا بہادر امیر کبیر اپنی دولت سرا کی طرف تشریف فرما ہوئے اور تیسرے پہر کو سراج الملک بہادر حسب الطلب رزیڈنٹ صاحب کی کوٹھی کو گئے اور ملاقات کی رزیڈنٹ بہادر نے کہا کہ خود ہمکو ملک دیتے ہین یا نہین اس کا جواب صاف دو اور جب تک اس کا جواب نہ ملے گا ہمارے تمہارے درمیان نامہ و پیغام موقوف رہیگا اتنے مین ڈیوڈسن بولے پونا پر صدر کا حکم آچکا ہے کہ گوروں کی دو پلٹنین حیدرآباد کو جانے کو تیار رہین جب وہ آجائینگے یہ سوال وجواب نہ رہیگا پھر کچھ اور ہی معاملہ ہوگا اس سے سراج الملک بہادر کو اندیشہ ہوا اور کہا کہ حضور برہان الدین کا کہنا بہت مانتے ہین اون سے کہلواتا ہون اور اوٹھکر اپنے گھر چلے آئے اور باریاب خدمت ہو کر رزیڈنٹ بہادر کا معروضہ پیش کیا خود بدولت نے فرمایا اچھا جس مین انکی خوشی ہووے ہمکو بھی منظور ہے ملک اونکی سپرد کردو تب سراج الملک بہادر ساتوین تاریخ یہ جواب لیکر کوٹھی کو گئے اور رزیڈنٹ صاحبکو اطلاع کی

پانچوان دربار

اس کے بعد شعبان کی بارہوین تاریخ بروز شنبہ مطابق اکیسوین ماہ مئی ۱۸۵۳ء اٹھارہ سو ترپن عیسوی کرنل جان لو آئے اور باریاب خدمت حضور ہوئے اس دربار مین عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر ہر دو فرزندان شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور سراج الملک بہادر مدار المہام اور اعتصام الملک عوض بیگی اور ایک منشی سرکار عظمت مدار انگریزی حاضر تھے اونکے روبرو جدید عہدنامہ تیار ہو کر آیا سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کی طرف سے عہدنامہ پر خود نے خاص اپنی مہر ثبت فرمائی

اور سرکار عظمت مدار کمپنی بہادر کے تہنامہ پر رزیڈنٹ صاحب نے اپنی مہر اس اقرار پر کردی کہ تیس روز کی میعاد مین تہنامہ مہری بالارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتہ کا سنگوا کر داخل حضور فیض گنجور کردیا جائے اوسکے بعد مہری تہنامہ اپنا مین واپس کرلونگا لیکن راجہ نانک بخش نے چونکہ مہر کے وقت انگریزی کاغذ کو تر نہین کیا تہا مہر بندگان عالی کی صاف و روشن نہ اوٹہی نیز بدستور محمد فخر الدین عرف ننامیان خزانہ دار کوٹہی نے ہرچند کہ تین بار تر کرکے سکہ چہکایا مگر رزیڈنٹ بہادر کی مہر بہی نمایان نہین ہوئی پہر عوض بیگی کو حکم ہوا کہ اسکو کہولوا در پڑہو۔

خلاصہ مضمون تہنامہ جدید بابت تفویض ملک بعوض تنخواہ کنٹنجنٹ مورخہ بارہوین شعبان سنہ ۱۲۶۹ ہجری مطابق اکیسوین ماہ مئی سنہ ۱۸۵۳ عیسوی

سرکار نظام کے ممالک محروسہ مین سے چالیس لاکہہ کا ملک سوائے اخراجات صادر و وارد و سپاہ سہ بندی وغیرہ کے صوبہ بیجاپور و صوبہ برار و صوبہ اورنگ آباد کے تعلقات سے واسطے ادائے سود بقایا اور ماہوار آیندہ سپاہ کنٹنجنٹ رزیڈنٹ انگریزی کے حوالہ کیا گیا اسکی جمع خام رقم قریب پچاس لاکہہ روپیہ کے ہے شرط یہ ہے کہ ہر سال ان تعلقجات کے مداخل و محاصل کا حساب دین مشاہرہ و سود بقایا کے ہونے کے بعد جسقدر رکہ بچے جو رزیڈنٹ ہوا وسکو داخل خزانہ سرکار نظام کردیا کرے اور جاگیرات اس روپیہ کے اندازہ مین شریک نہین ہین انگریز اونکا دعوی نہ کرین اور جبتک خسارہ دور نہو باقی روپیہ کی طلب سرکار آصفیہ سے نہو فقط ان دیہات کے محاصل سے اوسکا سود ہی سال بسال لیا کرین اور کسی مہم اور معرکہ مین بخلاف

عہدنامہ سابق کے جب فوج کشی کا اتفاق پڑے اوسکا خرچ سرکار دولتمدار آصفیہ سے طلب نکرین اور سپاہ کنٹنجنٹ ضرورت کے وقت جانفشانی مین کسی طرح کا عذر نہ کرے اور ہر امر مین بشرط دریافت واجبی مدد ومعاون سرکار کی رہے اور تعلقات مفوضہ کی حدود پر جو تعلقات کہ علاقہ نظام کے ہین اون مین بالکل مداخلت نہوگی اور جمعیت معمولی مین تخفیف ہوکر بقدر دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل ہمیشہ کو بحال رہینگے فقط واضح ہو کہ جب عومن بیگی نے سر دربار یہ مضمون پڑھکر سُنایا اور اوسکی عبارت تمام کی مدار المہام نے اوسکو لیکر دست خاص سے نشان اختتام کے کروائے اور جہان جہان کہ مدات تفصیل کی تہی وہ موقع تاریخ لکھے جانے کے تہے اون کو چھوڑوا دیا اور قلمبند نہین کروایا ایک مقام پر عہدنامہ کی عبارت مین سہو کاتب سے درکار کی جگہہ لفظ درگاہ کا تہا خود کی نگاہ اوسپر پڑگئی آپ نے قلم اصلاح سے ہاے ہوز کو راے مہملہ بنا دیا اور اوسکو لیکر رزیڈنٹ بہادر نے بہی اپنا مہری کاغذ پیش کیا اور وہ سرکار دولت مدار مین داخل ہوا اسکے بعد حضور نے سراج الملک بہادر کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اگر تمہاری دیوانی مین فوج انگریزی کی تنخواہ برابر پہونچتی رہتی تو یہ صورت ملک کے نکلجانے کی کیون پیش آتی اور ہمارے اور انگریزی ایلچی کے فیمابین گفتگو نامناسب کیون آتی تمہاری دانائی نے اس درجہ کو پہونچایا پہر کرنل جان لو کی طرف مخاطب ہو کر بولے کہ یہ اگر تمہارا قرضہ ادا کردیتے تو کیا تم ملک ہم سے لے سکتے تہے کرنل جان لو بولے کہ آپ کے دیوان اور اہل کارون کی کوشش سے ادائیگی قرضہ کی ممکن نہ تہی اس لئے ہمنے طوعاً وکرہاً تحویل ملک کی فکر کی ورنہ کیا حاجت تہی کہ ملک آپکے دست قدرت سے نکلتا پہر خود نے مکرر فرمایا کہ بالفرض اگر روپیہ پہونچ جاتا تو تم کیا کرتے

کرنل جان لو نے کہا کہ اسکے عوض مین ملک نہ لیتے اسکے بعد خود برخاست ہوئے اور رزیڈنٹ بہادر بخوشی تمام اپنی فرودگاہ پر واپس ہوئے اور ارباب شہر اور متعلقان سرکار آزردہ خاطر ہوگئے جو سنتا تھا افسوس کرتا تھا لیکن ماما جمیلہ کا اس مین فائدہ ہوگیا کہ اوسکو تنگوارم چھ ہزار کی جاگیر دیوان کی سعی سے حضور سے عنایت فرمائی مدارالمہام نے اوسکو طمع دیگر کہلوایا جس سے مزاج خود بدولت کا ملک کے دینے پر مائل ہوا اس کے پانچوین روز سراج الملک بہادر سترہوین تاریخ بروز پنجشنبہ دو گھڑی رات گئے اس سپنجی سرائے سے گذر گئے اور تمام دلی آرزوئین اپنے ساتھ لے گئے۔ سبحان اللہ تدبیر اور چیز ہے اور تقدیر اور چیز۔ اس ملک کے دینے مین مرجعیت اور تمام ملک کی آسودگی جو اونکو منظور ہوگی سو کل پانچ روز کے لئے ہوئی کہتے ہین کہ بسبب شرب مدام کے کئی روز سے ضعف دل اور گردے کی بیماری سرالیہم کو ہوگئی تھی واللہ اعلم بالصواب چنانچہ مادۂ تاریخ ہردو سانحہ کا راقم کے قطعہ ہذا سے یہ ہے ؎

کرد تحریر چون قلم بگرفت	ہجر تاریخ از سر افسوس
جملہ ملک برادا وبرفت	این بگو آخرش سراج الملک

جب سپاہ کمپنی کا یہ حال ہوا تو جمیع رکاب کا کیا حال ہوگا سوائے عربون کے بلدہ مین کوئی خوش نہین۔ بعد انکے انتقال کے دیوان مقرر فرمانے کے باب مین رزیڈنٹ بہادر کی عرضی آئی خود بدولت نے اوسکے جواب مین لکھا کہ ریاست کے بڑے بڑے کام درپیش ہین ایک ماہ کے عرصہ مین ہم تجویز کرکے تمکو اطلاع دینگے اور اوسوقت تک جو مقدمات تمہارے ہونگے

سرکار عالی سے اجرا ہوتے رہینگے۔ پھر دوبارہ اکیسوین تاریخ رزیڈنٹ نے اطلاع کی کہ اسقدر تامل نہین ہوسکتا مقدمات تہنامہ کے بہت سے امور لارڈ گورنر جنرل بہادر کے پاس پیش ہونے والے ہین اونکے انفصال کے لیے جلد کوئی دیوان دیرینہ اور عاقل معتمد علیہ ہونا چاہیے پس حضور تجویز ہی مین تھے کہ اہل دفاتر اور کارپردازان سرکار نے فوراً سراج الملک بہادر کی والدہ سے گفتگو کرکے سالارجنگ بہادر بن اشجع الملک بہادر مرحوم کو تجویز کرکے عرض کی اور خود بدولت کے مزاج کو کہہ سنکر اونکی سرفرازی پر آمادہ کردیا تب بندگان عالی نے اپنی طرف سے بہی راجہ نرندر بہادر ابن راجہ بالاپرشاد ابن راجہ چندولال کو پیشکاری کے لیے ممتاز فرمایا اور سالارجنگ بہادر کے لیے حکم ہوا اچہا ہمنے سرفراز کیا لیکن سراج الملک کی طرف ہمارا دو کرور روپیہ آتا ہے وہ تم ادا کردو اور وقت اونکے دس لاکہہ روپیہ سالانہ دیا کرنا اور راجہ نرندر بہادر سے کہلا بہیجا کہ تم نے ہم سے بعد معزولی راجہ رام بخش کیواسطے سرفرازی پیشکاری کے تیس لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار نامہ لکہدیا تہا وہ کہان ہے اونہون نے عرض کیا سیف جنگ کے پاس ہے حکم ہوا لاؤ۔ واضح ہو کہ جب وہ اقرارنامہ پیش ہوا ویسا ہی ایک قرارنامہ جدید سع اور ایک اقرارنامہ کے کہ بالفعل اٹہائی لاکہہ روپیہ نقد دینا ہوگا لکہواکر منگوایا اور بعد داخل ہونے دونون نوشتون کے واسطے اطلاع رزیڈنٹ بہادر کے وہ یاد کیے گئے۔

چھٹا دربار

روز شنبہ ۲۲ تاریخ ماہ حال کی کرنل جان لو حسب الارشاد آئے اور سالارجنگ بہادر اور راجہ نرندر پرشاد بہادر بہی باریاب خدمت ہوئے خود بدولت نے اون کو بٹہلایا

اور کرنل جان لوے ارشاد کیا کہ ہم نے دیوانی کے لئے سالارجنگ کو اور
پیشکاری کے لئے راجہ نرندر پرشاد کو انتخاب کیا ہے یہ سرکار مابدولت کی یقیناً
کفایت کرینگے۔ کرنل مذکو نے خیال کیا کہ یہ مقدمہ انکا ہی ازروے شرط عہدنامہ کے آئین
رزیڈنٹ کا کہنا ضروری نہیں ہے اور ارکان دولت نے پیشتر سے چھوٹے صاحب اور
ڈوریا صاحب وغیرہ مصاحبان کرنل جان لوسے بہی موافقت کرلی تہی وہ باہم اول ہی کرنل
جان لوسے پکہہ کہہ آئے تھے پس کرنل مذکور خاموش ہورہے تاہم اتنا کہدیا کہ ان سے
یہ کام ہوسکیگا حضور نے فرمایا کہ یہ عہدہ انکے خاندان سے چلا آتا ہے البتہ یہی کرینگے
اور ہم نے تمہاری عجلت کے سبب انہیں مقرر کیا ہے پس کرنل جان لو اسکو خود بدولت کی
مرضی پر رکھکر برخاست ہوئے اور پاندان عطردان دیکر رخصت ہوئے بعد روانہ ہونے کے
دیوان آویزہاے زمرد کی پہنچی سے اور پیشکار آویزہاے یاقوت کے سرپیچ سے سرفراز ہوئے
اور اہل دفتر کو حکم ہوا کہ سالارجنگ بہادر کے پاس حاضر رہیں دیوان سے فرمایا کہ جو رقعہ رزیڈنٹ
کا آوے بدون ہماری اطلاع کے اوس کا جواب نہ لکھا جاوے تب دیوان نے عرض
کیا کہ بعض مقدمات ضروری ایسے ہوتے ہین جنکا جواب اوسی وقت لکھنا پڑتا ہے اطلاع
ہونے تک کیونکر تامل کیا جاویگا تو بہی خود بدولت نے فرمایا کہ اول ہمکو اطلاع ہونا
شرط ہے پہر جواب لکھنا چاہیے دیوان اسکا اقبال کرکے رخصت ہوئے اور خود بہی برخاست
ہوگئے۔ پس سالارجنگ بہادر دیوان اور راجہ نرندر پرشاد اپنے اپنے اب وجد کی میراث پر
قایم ہوئے۔ بعد دو ہفتے کے تہنیت نامہ کا جواب لارڈ گورنر جنرل بہادر کے پاس سے آیا

رزیڈنٹ بہادر نے حاضر ہونے کی درخواست کی حکم ہوا اچھا حاضر ہو۔

ساتوان دربار

پندرھوین تاریخ رمضان المبارک سنہ مذکور بروز شنبہ کرنل جان لو اور تین صاحب لوگ جنمین چند کلکٹر بھی تھے وہ تعلقات مفوضہ پر مقرر کئے گئے تھے اور منشی رزیڈنٹی مع خازن خزانہ حاضر خدمت ہوئے بمجرد اطلاع کے خود بدولت نے یاد فرمایا رزیڈنٹ بہادر مع اپنے ہمراہیون کے اور سالارجنگ بہادر دیوان اور راجہ نرندر پرشاد پیشکار باریاب مجرا ہوئے اور کرنل جان لو نے خریطہ لارڈ گورنر جنرل بہادر کا بنام حضور کے پیش کیا جس مین تعریف دانائی اور فہم اور اتحاد طرفین کا ازدیاد و استحکام مندرج تھا اور اوسکے ساتھہ ہی لارڈ گورنر جنرل بہادر کا مہری تہنانامہ بھی تھا۔

نقل خریطہ لارڈ جنرل ڈلہوسی صاحب بہادر گورنر کلکتہ بنام نامی نواب آصف جاہ نظام الملک ناصر الدولہ بہادر

درین ولا مخلص بوصول عہدنامہ با دستخط آن عالی شان مرقوم ہشتم ماہ جون ۱۸۵۳ء یکہزار و ہشتصد و پنجاہ و سہ عیسوی کمال خورسند و خوشنود گردید صاحب رزیڈنٹ از طرف گورنمنٹ ہند دستخط بران عہدنامہ کردہ اند بحال و منظور داشتیم و از روے عہدنامہ مذکور رابطہ یگانگت و اتحاد دیکہ از قدیم فیما بین ہر دو سرکار عالیہ مربوط و محکم است

زیادہ تر استحکام پذیرفت وازین فائدہ طرفین انطہور خواہد آمد ہر آئنہ ہیچو کا جندی آن کرمفرما موافقت بالطبع

آن والاقدر را نسبت این سرکار پایدار نیکو دریافتم ونیز از تحریر پذیرفتن اقرار نامہ جدید ضابطہ کمال دانش وفراست

آن والاقدر در دل خلاص منزل جا گرفت چہ از روی اقرار نامہ مذکور نفع بسبب بہ محاصل آن کرمفرما افزونی

خواہد پذیرفت ونیز موجب مزید آسائش آن والاقدر خواہد گردید وحفظ وحراست قدر و منزل رئیسانہ

آن عالیشان بخوبی خواہد شد ونگہداشت فوج کنٹنجنٹ بوجہ احسن کردہ خواہد شد فوج مذکور بطوریکہ در عہدنامہ

مندرج است ہمیشہ بوقت ضرورت بکار سرکار آنعالیشان خواہد آمد وابقای قرارات گورنمنٹ ہند در باب امداد

آنوالاقدر از فوج سب سدیری ہمیشہ بعمل خواہد آمد وجمیع وجوہ نزاع وخلاف از میان خواہد برخاست توقع

قوی چنانست کہ روابط وموافقت وارتباط کہ از ایام قدیم فیما بین سرکارین بودہ ہموارہ بلا ہیچگونہ خلل

بہمان طریق در آیندہ جاری خواہد بود ترصد کہ ہمیشہ مخلص را خواہان مژدہ خیر وعافیت مزاج والای خود

تصور نمودہ بارقام اطلاع آن ممنون وشادمان میفرمودہ باشند زیادہ ایام جمعیت وشادمانی بکام باد۔

واضح ہو کہ وہ تہنیت نامہ جو طرف سے حضور بندگان عالی کے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو گیا تھا تو وہ صرف

سادہ کاغذ پر تھا گورنر جنرل صاحب بہادر نے اسی مضمون کا اپنا مُہری تہنیت نامہ بہت عمدہ مطلا اور مجلا

کاغذ پر لکھوا کر اور چونکہ تہنیت نامہ پر حضور پرنور کی خاص مہر جسپیدہ نہوئی تھی اسکی ہی نقل دوسرے ویسی ہی

کاغذ پر فرماکر ہمراہ نیقہ ہذا کے واسطے تجدید مہر کے بھجوادی تھی بعد سماعت فرمانے نیقہ مذکورہ خود بدولت

نے تہنیت نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر موصوف لیکر اعتصام الملک عرض بیگی کو دیدیا اونہوں نے پڑھنا شروع

کیا مدت تک منقول عنہ کو واسطے مقابلہ کے ملاحظہ فرماتے رہے جب عرض بیگی سبق سے تحقیق تک عرض خدمت

کرچکا مدعا اسکا بھی دریافت فرماکر نانک بخش سے کہا کہ اچھا اسپر مہر کردو چنانچہ نانک بخش نے دوبارہ اوس پر

کلان مہر حضور فیض گنجور کی کر کے کرنل جان لو صاحب کے حوالے کی اور تہنا مہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا
داخل مہر خانہ ہوا اور حسب التجویز سراج الملک بہادر کے تعلقات مفوضہ میں کی پانچ لاکھ روپیہ کی تہی سو وہ بہی دیا
ندایں منتخب ہوکر شریک تہنا مہ کئے گئے اور اسقدر دیہات سپرد اونکے ہوئے پس کرنل جان لو صاحب نے عرض کی کہ تہنا مہ سابق جنرل کا
جو لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر پاس ہے واپس آویگا خود بدولت نے فرمایا اسکے آنے کی کچہ حاجت نہیں مضمون مونوں کا واحد ہے
پہر کرنل جان لو صاحب نے پیچ باعنایت ہونے جواب لیطہ کے عرض کیا آپنے فرمایا کہ عنایت ہوگا بعد اسکے کرنل جانلو صاحب نے
کہا کہ سیف الملک فرزند حقیقی جہان پرور بیگم صاحبہ مغفورہ جو ہماری کوٹہی پر آئی تہیں ہمنے بدون اطلاع آپکے
اونسے ملنے کا عذر کیا خود بدولت نے فرمایا کہ سابق میں تمام صاحبزادوں کے ماہوار دو دو ہزار روپیہ تہے من بعد راجہ چندولال نے
دو ہزار روپیہ اضافہ کردئے ہیں اس سبب سے بدیر وصولی ہوتی ہے اسکی شکایت لائی ہونگی اور سوائے اوسکے جو جواہر کہ
اونکی والدہ او غلام سیدان کا جسقدر کہ کوٹہہ جات میں اونکی ماں کے ہے اوسکے ضم کرنے کا ارادہ ہے اسلئے آئی ہونگی پہر
طرف اقتدار الملک بہادر کے جو باریاب تہے متوجہ ہوکر ایسا فرمایا کہ میر عالم علی نے جو جائداد اقربا اونکی تجویز کردی ہے اوسکی جلد
سبیل ہونی چاہئے واضح ہو کہ مراد اس سے اوس رقم کی طلب تہی جو شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے پندرہ لاکھ روپیہ
لکہدئے تہے اس قرار سے کہ اوسکے آنک ہر سال دو لاکھ داخل خزانہ ہوا کرینگے جیسا کہ دفتر دوم میں بیان کیا گیا ہے
پس فرنگی صاحب لوگونکو پاندان ملا اور سب کے سب رخصت ہوگئے من بعد راجہ نریندر پرشاد سے متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ تم
کیا کرتے ہو اونہوں نے عرض کی کہ غلام سالار جنگ بہادر کے پاس حاضر رہکر داخل و مخارج دیکہا کرتا ہے خود
بدولت نے فرمایا کہ تم بطور اپنے دادا کے اپنے گہر میں بیٹہکر داخل و مخارج دیکہا کرو پہر راجہ نانک بخش کو ایک
رقم سرخطی دو ہزار روپیہ کی جو دیوانی سے آئی تہی بابتہ فرزندی علاقہ کروڑگیری کے عنایت ہوئی
راجہ مذکور نے نذر اس عطیہ کی گذرانی اور برخاست ہوئی جملہ قلمرو سے سرکار دولتمدار نواب نظام الملک

بہادر کے ان درباروں مین چوالیس لاکھہ کا ملک بعد وضع اخراجات کے سپرد نمایان کمپنی بہادر کے ہوا اور رقم خام اسکی پچاس لاکھہ روپیہ ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ جب یہ تمام مقدمات طی ہو چکے اور سب طرح معاملہ سیاہ کنٹنجنٹ کا گذشتہ وحال وآئندہ فیصلہ پایا خبر روانگی کرنل جان لو صاحب کی گرم ہوئی اور اشتہار پائی۔ آٹھوان دربار۔ چنانکہ چوتھی تاریخ شوال کی روز شنبہ خود بدولت رونق افزائی سفر نگر تھے کہ صاحب بہادر وہان آئے اور باریابی مین بعد خیر وعافیت طرفین کی عرض کی کہ لارڈ گورنر بہادر صاحب کلکتہ نے مجھے یاد فرمایا ہے اب میری روانگی درپیش ہے اس لئے وہانکی کونسل مین ایک رسم کی جائے خالی ہوئی ہے اور اُس جای پر مین مقرر ہوا ہون خود بدولت نے فرمایا کہ تمہاری روانگی کب ہوگی اونہون نے فرمایا کہ تین چار مہینہ مین ہوگی تب خود فرمایا کہ تمہاری طلب بہت جلد ہوئی اونہون نے عرض کیا کہ مین تابع حکم لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا ہون اور میرا جانا وہان سرکار کے حقمین بہت بہتر اور مناسب ہے اس لئے کہ جب مین داخل کونسل ہونگا ایسا مقدمات مین سرکار عالی کے ساعی ومساعی رہونگا اسیطرح کی چند باتین کرکے کرنل جان لو صاحب نے تخلیہ چاہا اور خلوت مین یون گذارش کی کہ لالہ بہادر فقرو ارحال سرکار عالیمین بس مختار اور دا ئر سائر ہے دیوان اور پیشکار کا کوئی حکم اجرا نہین ہوتا اور ممالک محروسہ مین سرکار عالی کے ظلم اور تشدد عربون اور روہیلونکا بہت ہے بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ تہوڑے عرصہ مین ملک تصرف سے سرکار عالی کے نکلجاوے اور اون نوجوان اہلکارون سے اسکا بندوبست ہونا دشوار اور اب ریاست مین آپ کی امرایان سرکار سے کوئی نہین رہا ہے الا ایک شمس الامرا بہادر امیر کبیر ایسے ہین الغرض چند باتین اِیجادلی کرکے مرخص ہوا اور ہنوز تیاری روانگی کی تھی

کہ قبل رخصت ہونے کے اسی ضمن مین اطلاع سے خود کی کرنل صاحب نے جو تعلقات سرکار دولتمدار نواب نظام الملک بہادر کے کہ قریب حدود تعلقات مقبوضہ سرکار عظمت مدار انگریزی کے واقع ہین عدالت اور فوجداری بھی قایم کر دینگے نوان دربار پھر اکیسوین تاریخ ذیقعدہ کی روز شنبہ کرنل جان لو صاحب باریاب ہوئے اور وہ عہد نامہ سابق کا مُہری بندگان عالی سے کم نمایان جو روانہ کلکتہ ہوا اور اوس کے واپس آنیکا اقرار تھا چونکہ وہ قبل اس دربار کے مسترد ہو چکا تھا داخل حضور فیض گنجور کئے اور احکام گورنمنٹ کا بیچ باب نظم و نسق ریاست کے نام سے صاحب رزیڈنٹ کے آیا تھا ترجمہ اوسکا بھی ملاحظہ فرماوین اور مقدمہ مین بلجانے تنخواہ اقربایان سرکار عالی کے عرض کی اور تشدد سے عربون اور روہیلون کے اطلاع دی ان امورات کا بند و بست ضرور ہے خود بدولت نے فرمایا کہ عدالت مقرر ہوئی سے ہوجائیگا پھر سالار جنگ بہادر نے عرض کیا کہ ہنگامہ روہیلونکا شہر مین بہت ہے خود بدولت نے فرمایا کہ دو ہزار جوان کرناٹک سے تو نگہداشت کر کے اوسکا بند و بست کرو اور کوتوالی مین بھی جمعیت کم ہے وہان بھی افزائش اہم ہے پس کرنل صاحب نے عرض کی کہ صالح عربی پر ہمارے آئین بموجب قصاص خون کا ثابت ہوا ہے وہ قابل پھانسی دینے کے ہے اور یہانکے علما اپنی دریافت کے موافق خون بہا لینا اور ہمیشہ کو قید کرنا لکھدیا ہے چنانچہ نوشتہ انکا حاضر ہے پس عرب مذکور واسطے حبس دوام کے حوالے ہمارے ہونا خود فرمایئے دائم الحبس کرنا کیا ضرور ہے شہر بدر کر دیتے ہین کرنل جانلو صاحب بولے اگر اخراج منظور ہے تو بھی ہمارے حوالے ہونا چاہیے علاقہ داران کمپنی بہادر بمبئی کو لیجاکر جہاز پر سوار کر دینگے تب خود بدولت نے فرمایا کہ تمہارے حوالے کرنا کیا ضرور علاقہ داران

تیسرا دفتر
حکام مختلفہ کے بیان مین

سرکار عالی وہان تک لے جائینگے اور جہاز پر بٹھلا کر روانہ کر دینگے پہر کرنل جان لو صاحب نے عرض کی کہ انشاء اللہ تعالی بعد دو سال کے تعلقات مفوضہ سے اخراجات ماہوار جمعیت اور سود بقایا وضع ہوکر بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ داخل خزانہ سرکار عالی ہوا کرینگے تب خود کا ارشاد ہوا کہ تم نے کس طور سے رقم کی افزائش کی اس سے ما بدولت کو بہی اطلاع دو ہم اس سے اتفاق کرینگے اس پر کرنل جان لو صاحب نے گذارش کی کہ آپکی سرکار عالی مین ویسا کوئی کارکن نہین کہ بخوبی تنسیق ممالک محروسہ کی کرے اگر کوئی ایسا ہوتا تو تعلقات مفوضہ ہم بھی اوسی کے حوالے کرتے جو کلکٹر علاقہ کمپنی بہادر کے اب تعلقات مین مقرر ہین سب ہوشیار و کاردان ہین کفایت شعاری اون کی آئندہ معلوم ہوگی من بعد کرنل جان لو صاحب نے میر عبد اللہ نام برادر میر محمد حسین خان داماد مستقیم الدولہ کی سفارش کی کہ یہ شخص بہت قابل اور عاقل ہے لکھنؤ مین بہت دنون میرے ساتھہ رہا ہے مین خوب واقف ہون حضرت بپاس خاطر میرے الطاف فرمائین خود نے سنکر جواب دیا کہ ابھی تم نہین جانتے یہ شخص بالکل ناکارہ اور خراب ہے پس کرنل جان لو صاحب چپ ہو رہے اور رخصت چاہی اور چلتے وقت ایسا کہا کہ اب رزیڈنٹ ہوکر ایسے صاحب آنے والے ہین آپ ضرور و بہو نکا بندوبست کرین اور ہر ہفتہ کو حاضر جناب ہونگا۔

دسوان دربار

پس حسب وعدہ اٹھائیسوین تاریخ ماہ مذکور کی روز شنبہ کرنل جان لو صاحب آئے اور حضور پر نور سے ملکر مرخص ہوئے من بعد دوسری ذی الحجہ کو سنہ الیہ مین کوٹھی رزیڈنسی سے روانہ کلکتہ ہوئی

تیسرا دفتر
حکام مختلفہ کے بیان مین

اہل اخبار لکھتے ہین کہ کونسل مین کلکتہ کی جملہ آٹھہ اسم مقرر ہوئے ان مین سے کلکرٹ نام ایک صاحب بیمار ہوکر واسطے حصول صحت مزاج کے ولایت کو چلے گئے اونکی جاے پر کرنل جان لو صاحب کی تجویز ہوئی مدت سفارت کرنل جان لو صاحب کی چہہ مہینے چہہ دن - اب نامہ نگار ایک فصل مین سہ قطعہ نامجات واسطے معلوم ہونے سنوات اونکے موبموفصل کرکے اس دفتر کو بہی تمام کرتا ہے تا سیاق و سباق نظم و نثر عبارت کا اسوقت کے ناظرین پر ظاہر و باہر ہو اللہ تعالی بنا کو اس اتحاد کی کہ موجب آسایش خلق کا ہے استحکام بخشے

فصل نامہ نواب غفران مآب نظام الملک میر نظام علی خان بہادر

بہ مسٹر ہسٹکس صاحب بہادر

خط مرسلہ موصول گردید انچہ مساعی جمیلہ خود در باب مراسم یکجہتی و وفاق و استقرار لوازم یکرنگی و اتفاق سمت ارقام پذیرفتہ بود بوضوح پیوست الحق مابدولت را نیز یقین کلی حاصل ست کہ آن شہامت مرتبت از صمیم قلب و دہن امر ساعی اند و از انجا کہ خلوص نیت و صفاے عقیدت در انصرام مہام تاثیر تمام دارد مطمح نظر آنست کہ انشاء اللہ تعالی بمحاسن سعی و اہتمام آن پردہ کشاے غوامض صداقت و ہواخواہی بنیاد این مصادقت انجا برارفع قرار گیرد کہ آثار ثبات و قیام و اطوار دوام و استحکام آن ہموارہ سمت ازدیاد ارتفاع پذیرد و انچہ از روانگی خود بسبب ناسازی مزاج و موقوف بودن اکثر مہمات بر مشاورہ بالمشافہہ با بادشاہ و وزیر والا دستگاہ ولایت خود ترقیم یافتہ بود نظر بر اینکہ آن شہامت مرتبت در او راک

ھفتم شعبان

وقایق فہم وفراست بالغ نگاہ وبمقتضاے دوربینی وکاردانی از اکثر ضوابط وروابط این سرزمین چنانچہ باید مطلع وآگاہ اند برخاطرما بدولت بسیار گران آمد لیکن چون صحت مزاج مقدم وانتظام امور ریاست اولی واہم است مضایقہ نیست تعالیٰ شانہ درکنف حفظ و حمایت خود بمنزل مقصود رساند ومراجعت بکام یابی خاطر خواہ بزودی صورت ظہور گیرد قلمی شدہ بود کہ ارادۂ آن شہامت مرتبت اینست کہ وقت رسیدن جلالت قدر و عظمت منزلت این خاندان عالیشان ومراتب اتحاد ودوستی ما بدولت راچنان خاطر نشان بادشاہ وارکان دولت کمپنی نمایند کہ موجب رونق امور فیمابین واستحکام بنیان اتحاد طرفین وثمر رفاہیت عباد وامنیت بلاد دست شود ما بدولت رانیز انضباط قوانین بادشاہی واستقامت آئین سلطنت سلاطین آن سرزمین کہ در متانت وصیانت امور قرارداد بے نظیر اندہمین ازمدتہا مرکوز خاطر بود چنانچہ قبل ازین در دفعات در قولنامہ کہ درستی آن روبکار است ایماے باین امر شدہ بود الحال کہ روانگی آن شہامت مرتبت از حسن اتفاق روداد است وبہ ثبوت پیوستہ کہ آن شہامت مرتبت نیز از دل وجان در انصرام این کار ساعی اند اتحاد نامہ کہ از فحواے روایح محبت ویگانگی بشام ادراک رسد بنام شاہ والاجاہ بقلم آمدہ۔ بایک حلقہ انگشتری الماس بوزن و سربمہر موافق رسم این دیار بطریقہ ہدیہ ارسال یافت یقین ست کہ آن شہامت مرتبت برطبق نوشتۂ خود سعی بلیغ در تاسیس مبانی اخلاص وتشیید ارکان اختصاص بظہور آوردہ قولنامہ جدید راکہ روبکار ہست بدستخط آن بادشاہ خورشید کلاہ استحکام خواہند داد تا مدام ابواب اتحاد طرفین مفتوح وہموارہ

پاس رسوم یکرنگی و یکجهتی از جانبین ملحوظ و منظور باشد انچه بطریق اجمال رقمزده کلک صداقت رسلک شده بود که کاروبار خدمات متعلقه ولایت حسب ایمای مابدولت بعمل خواهند آورد بتفصیل این پیامهای زبانی شهامت و جلالت دستگاه خود میسر جانشین که در فنون سفارت بجامعیت تمام دیده شده مشروحاً مفهوم گردید پیداست که واسطه شده اگر بخوبترین وجهی سرانجام این امر خطیر نمایند کلید افتتاح ابواب وفاق و اتفاق همین است چنانچه از فحوای هر فقره مکتوب انگریزی که بخط خود بنام مشارالیه ارقام نموده بودند دلگرمی و اهتمام و رانصرام کارهای مابدولت بوضوح انجامید چو آن شهامت مرتبت درین دیار مدتها سکونت ورزیده از تحقیقت و مرجعیت طبیعت هرکس حقیقت هر شخص بیکم و کاست اطلاع بهم رسانیده اند چنانچه از حقیقت ملک کرناتک حیدرآباد وغیره که حق ذاتی موروثی مابدولت است و بوجهی چند در تصرف دیگران رفته نیز کماحقه مطلع اند لهذا درین باب بعضی مراتب مستر جانسین فرموده سابق نوپانیده شده بود الحال نیز منفصل از نوشته مشارالیه سمت وضوح خواهد یافت سعی بلیغ در کرسی نشین ساختن مقدمات مرقومه مستر موصی الیه لازم دانند تا حق بمرکز قرار گیرد و همیشه ریاض صداقت و وفاق سرسبزی و شادابی روزافزون پذیرد دیگر مرقوم بود که مستر کم فرس که بدانای ستودگی انصاف و بآن شهامت مرتبت کمال اتحاد دارند جانشین نموده اند و از مشارالیه خاطرجمعی ست که همیشه در ازدیاد استحکام روابط فیما بین سرکار مابدولت و کمپنی ساعی خواهند بود و یقین است که آن شهامت مرتبت شخصی را که جانشین خود مقرر کرده اند البته بخوبی با تصف و بانتظام کارها پسندیده و شایسته خواهند بود.

تحریر از قیس
حکام مختلف کے سلاطین

نامه از طرف نواب غفران مآب نظام الملک میر نظام علیخان

بپادشاه انگریز

کوکب دولت واقبال واختر شوکت واجلال بادشاه خورشید کلاه معدلت دستگاه والا شان فرخنده دودمان طرازنده اریکه رفعت وعظمت فرازنده الویه ابهت وحشمت مالک ممالک نام آوری سالک مسالک عدل گستری ممهد قوانین جهانداری مشید قواعد کامگاری ناهج مناهج ارجمندی عارج معارج سربلندی کامگار کشور نامداری شهریار اقلیم عالی تباری شعشعه افروز افسر واورنگ رونق آموز دانش وفرهنگ جارج سوم بادشاه گریت برتن وغیره ولایت فرنگ از افق حصول امانی وآمال طالع ولامع باد - امابعد نوشته کلک فصاحت سلک میگردد که مشاهده محاسن اوضاع واطوار که مقناطیس قلوب بالغ نظران کامل عیار است از بدو مخالطت رعایای ولایت فرانسیس وجزائر انگریزیه باهل این دیار وحصول آگهی رصانت قوانین ومتانت آداب وآئین سلاطین آنسرزمین علی الخصوص انضباط واستحکام لوازم مصادقت ووفاق وثبات وقیام ورسم موالفت واتفاق که در نظر دقیقت شناسان مراتب کمالات بنی نوع انسان سرآمد فضائل وبهترین خصائل است وبالتخصیص تذکار مکارم صفات ومآثر ملکات آن شهریار کامگار نامدار که در تهذیب ضوابط ایالت وسرداری وترکیب روابط جهانبانی ومعدلت گستری ومزیت نصفت از امثال واقران برالسنه وافواه جمهور رندکو رود راطراف واکناف این نه طاق لاجوردی رواق بسمت اشتهار ورجحان از سائر جهانداران معروف ومشهور است

همیشه خاطر تودد مظاهر را مائل تحریک سلسلهٔ محبت و وداد و راغب تاسیس محبت و اتحاد داشت
اما از انجاکه هر امرے موقوف بر وقت خویش میباشد دریبولا امارت و ایالت مرتبت شهامت
و بسالت منزلت رفیع الشان سمو المکان مسٹر هشتین عماد الدوله بهادر که بحسن معاشرت و نیکنذاتی اهالی
اینجا را بر تبه از خود راضی داشته که اکثر روسا و حکام بلاد هندوستان از روانگی مشار الیه افسرده
خاطر و دلگران اند عزیمت خدمت آن بادشاه والاجاه نمود تشئید ارکان موالات بتاسیس بنیان
مراسلات بوساطت آن رمز شناس دقائق فطانت و آگهی پرده کشاے غوامض صداقت و هوا
خواهی مناسب نمود و وافقی امور قرار داد که بمزید تشئید این رسائل چه مراس مخصوص بود بمعروضه
منشور مشار الیه حواله نموده شد تا بنیان این بنا عظمت انتما بر قواعد قرار گیرد که دست سوانح حدثان
از دامان تخلل بنیانش کوتاهی پذیرد و محکم نهاد و دو تجا بو ایک حلقه و انگشتری الماس موافق رسم
این دیار بر سبیل هدیه ابلاغ یافت ترصد که قبول خاطر تلطف آثر بوده همواره ابواب مراسلات
طرفین طریقهٔ انیقهٔ اتحاد و یکرنگی از جانبین مرعی و مسلوک باشد زیاده ایام دولت بکام باد۔

نامه از طرف مغفرت منزل سکندر جاه بهادر بنام لارڈ مارننگٹن بهادر

مکتوب مرغوب موالات اسلوب متضمن کیفیت آگهی مراتب ارقام شهامت و جلالت دستگاه فرزند
محبت پیوند فخر الدوله موتمن الملک مسٹر جیمس کلیس کرک پاترک حشمت جنگ بهادر از مقولی معانی
امر مجوزه یعنی وجه قرارے سالیانهٔ سیکاکول وغیره و ملاحظه نمودن نقل عنایتنامهٔ موسوم بهادر
موصوف مشعر بر ابراے دعوی مذکور بعد نظر اطلاع کافی و ادراک وافی با بدولت علت غائی
و مقاصد معنوی شرتہ موافقت و مساوات فیما بین دولتین و منافع و قواعدے که از اجرا شرتہ

حصول تحفه بیش بها

ندبور رعایه حال این سرکار شو و متصور گردید و یقین حاصل شد که این امور از روی ایصال حقوق
موروثی بلا خلش و هنگامه در این سرکار و صیانت ممالک محروسه از آسیب سوء عزمی و زیاده طلبی
معاندان بیرونی و از خطرات مخاصمت و بغاوت مخالفان درونی سرحدات ممالک و توسیع و تجمیع
مملکت و ازدیاد جاه و ارتقاے اقتدار و عظمت و شوکت و قدر و منزلت این ریاست در میان
بیکدیگر ریاستهای هندوستان و دکن و فواید و نتایج لابدی مترتبه موافقت کلی واقع فیما بین دولتین
بوقوع آمده و اینکه اهالی سرکار آنریبل کمپنی انگریز بهادر که لوازم تردد و مساعی در انجاح اینهمه فواید
عظمی عائد حال این سرکار شو و بعمل آورند صرف بمقتضاے مستلزمات وفا پرستی نبود بلکه از
تیقن این معنی هم بود که خیر و خوبی سرکار انگریز بهادر بلا تفاوت و مغایرت مسایل خیر و خوبی و صیانت
و حفاظت جمیع سرکاران متعهده سرکار منصوب است و فوائد یکه از روے موافقت سرکار ذوالاقتدار
انگریز بهادر عائد حال این سرکار شده اند آن منیع الشان آنرا و نیز ادراک ما بدولت هر قدر که باشد
بجاے بدل کافی و عوض وافی ترددات و تدبیر اینکه بذریعه آن اینهمه فوائد بحصول انجامیده متصور
دارند درینصورت آن سمو المکان را بدرجه ممنون و مشکور و علو همتی تصور ساخته در باب عدم اقبال
امر مجوزه اعنی معاف و مرفوع القلم شدن وجهت فراری ندبور معذور داریم مهنداد در ازاے چنین
دلیل جلیل خیر طلبیهای ما بدولت نسبت سرکار انگریز بهادر و محبت و التفات باطنی نسبت بذات آن منیع
الشان و مراتب شکر و احسان و امتناع که بدل بظهور آمده دریافته یقین تصور نمائیم که استعذار آن سمو
المکان در باب عدم اقبال امر مجوزه مزبوره که از دلائل بلند حوصلگی ما بدولت و براے سرکار کمپنی
انگریز بهادر فایده تمام دارد نظر بر رعایت و پاسداری همان قوانین معدلت تضمین و آئین نصفت قرین

[illegible]

که همواره دستور العمل سرکار ذو الاقتدار کمپنی انگریز بهادر نسبت بسرکار دولتمدار ما بدولت بوده است
نسبت دیگر وحشمت جنگ بهادر را مر شفقت اثر را که از اوله عدیم البدل قدردانی وحسن تدبیرات سرکار کمپنی
انگریز بهادر ومحبت دلی ما بدولت ، ونسبت بسرکار موصوف تصور نموده از طرف سرکار موصوف قبول داشتند
خیلی بجا وموقع بوده رفتار وروبه بهادر موصوف درین مقدمه که فی الحقیقت کار هر دو سرکار دران مشتمل
است بموجب افزایش اعتبار بر ان منیع الشان ومستوجب تحسین وآفرین از طرف این سرکار منصوراست
بوصول گردید مضامین مندرجه تماما وکلها موضوح ومکشوف ومفهوم گشته مسرور ومبتهج ساخت
بر ارباب فهم وفراست واصحاب عقل وگیاست که حقیقت سنج محاسن مصالح ریاست ودقیقه یاب ابراج
انتظام مهمات دولت اند مخفی ومحتجب نخواهد بود که عمده فوائد دنیا واصل الاصول انتفاعات هر دو دولت
عظمی آوازه عظمت ونام آوری وصیت علو همت وبلند حوصلگی اشتهار عدل وانصاف وانتشار آثار
حسن نیت وبذل واسعاف است که هیچ فائده وانتفاعی بآن نمی رسد ونیز اینمعنی کمال وضوح
دارد که رونق سرسبزی هر دو دولت وارتفاع معارج عظمت وشوکت منحصر بر ازدیاد واتحاد
رؤسا عظیم الشان واستحکام بنیان وفاق از اهل اقتدار است الحمد لله والمنه که درین آوان
میمنت اقتران این مراتب از هر دو سرکار دولتمدار از حسن اتفاقات قسمی بظهور پیوست که هیچیک
از عوام وخواص بل احد الناس را شائبه بوریب نمانده یعنی قسمی که معانی ومر فوع القلمی وجه تقرری
سالیانه سیکاکول وغیره ازین طرف دلیل خوض معانی بلند بدستیاری همت رؤسا مطمح نظر بودن
مطالب ارجمندی پایداری حسن نیت حقیقت انتما وبرهان راسخ البنیان باسم مراسم یگانگی واتحاد
وسعی در افزایش سواد یکجهتی وودادا است بهمان قسم از مستغد ر بودن منیع الشان باقبال این معنی

پاسداری مراتب یگانگی و یکرنگی و حفظ لوازم واحدیت و یکتادلی و بامر اعانت قوانین معدلت تضمین و
رعایت ضوابط نصفت قرین دستور العمل سرکار ابد نبل کمپنی انگریز بهادر دلنشین عام و خاص بکمال حسن و
خوشنمائی گردید از انجا که ما بدولت و عظمت و نام آوری و فوائد و انتفاعات و خوبی و بهتری هر دو سرکار
را بمقتضای واحدیت بدرجه مساوات میدانیم که اگر امر اول اولا موجب خوشی خاطر گردید امر ثانی
نیز ثانیاً باعث خورمی و خورسندی گشت و اینهمه حسن و خوشنمائی بمحض میامن عقل متین و خرد دوربین
و کار آگاهی و دقیقه سنجی و حق شناسی و حق گزینی و حق پرستی و اصابت رای حسن تدبیر آن منیع الشان
بمنصهٔ شهود جلوه گر گردید الحق اصابت رای و حسن تدبیر و صیانت مطالب ارجمند و خوض معانیها
بلند و حفظ ناموس ریاست و پاس نام آوری دولت و سلوک شیوه مرضیه دانش و بینش و التزام
سجیهٔ رضیه خیر اندیشی جانبین از ان سمو المکان مشهود و معاین گردیده و میگیرد و هر چه درینباب گفته شود
و بزبان قلم صدق رقم در آید از هزار یکی و از بسیار اندکی خواهد بود اما انچه در باب استحسان و یه شهامت
و جلادت دستگاه فرزند محبت پیوند موتمن الملک فخر الدوله حشمت جنگ بهادر بیرجمیس کلیس کرک پاتر
رقمزدهٔ خامهٔ حقیقت طراز گردید این معنی ظاهر و باهر و از روی تجارت سیر و تواتر خبر و اثر مشهور و مقرر
است که وجود مردم صلاح اندیش که در ازدیاد ایتلاف و اتحاد و افزایش مدارج صدق و صداد و
مساعی جمیله بتقدیم رسانند دلیل پایداری دولت و برهان سلمی ترقی معارج انتظام امور ریاست
است الحمد لله که مصداق این معنی در فرد واحد یعنی بهادر موصوف بوجه احسن یافته شد آری
مراتب دولتخواهی بهادر موصوف مرضی و مستحسن و باعث رونق دولت و قوت بازوی اقتدار میدانیم
و همواره از مجالست و موانست بهادر موصوف مسرور و محفوظ ایم پیوسته خواهان خیریت ها دانسته

بایصال نمایق موالات سرور دارند زیاده چه نوشته شود تمت الکتاب بعون الملک الوهاب

وهو عالم بالصواب

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ بھی ایک قطعہ مادہ تاریخ اس کتاب کا ہے میر گلزار علیخان نام ہوش تخلص ابن میر داود خان معصوم سید علوی تلمیذ مولف سے قطعہ

چو این نسخه از ہجر ترتیب یافت — شده نامور از دکن تا بسند
پے سال تاریخ کردم چو فکر — خرد گفت ای ہوش تاریخ ہند

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار جناب سید محسن حسین سخی امروہی خوشنویس مطبع ہٰذا

یہ مطبع وہ ہے جس مین چھپتی رہی — بہت خوشخط و صاف ہر اک کتاب
مگر جب نظر میری اسپر پڑی — تو ہر حرف مین پائی موتی کی آب
یہ چھپوائی جس نے سدا خوش رہے — جو حاسد ہو وہ جلکے ہووے کباب

سخی لکھہ دو تم صاف یہ سال طبع
چھپی ہے یہ تاریخ بھی لاجواب